

شیخ علی رحمان فرماتے ہیں کہ علامہ مفتی نے حدیث کی بڑی کتب سے اصول سنت کے بارے میں جتنی احادیث کو جمع فرمایا اس سے زیادہ کسی نے نہیں کیا
احمد عبدالجواد رحمان کہتے ہیں جس نے اس کتاب کا مطالعہ کیا گویا کہ اس نے حدیث کی شر سے زائد کتابوں کا مطالعہ کیا

اُردو ترجمہ

کنز العمال

فی سنن الأقوال والأفعال

مستند کتب سے رواۃ حدیث سے متعلق کلام حوالہ کے ساتھ شامل کتاب ہے

تالیف

علامہ علاء الدین علی منقعی بن حسام الدین ہندی برهان پوری
متوفی ۷۵۰ھ

مقدمہ، عنوانات، نظر ثانی، تصحیحات

مولانا مفتی احسان اللہ شائق صاحب

استاذ و معین مفتی جامعہ الرشید احسن آباد کراچی

دارالاعتدال

اُردو بازار ایم اے جناح روڈ کراچی پاکستان فون: 32631861

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
قُلْ أَطِيعُوا اللّٰهَ
وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی اربنہ
معدت البریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب و سنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق و اجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

✉ KitaboSunnat@gmail.com

🌐 www.KitaboSunnat.com

کنز العمال

شیخ چلبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ علامہ مفتی نے حدیث کی بڑی کتب سے اصول سنت کے بارے میں جتنی احادیث کو جمع فرمایا اس سے زیادہ کسی نے نہیں کیا
احمد عبد الجواد رحمہ اللہ کہتے ہیں جس نے اس کتاب کا مطالعہ کیا گویا کہ اس نے حدیث کی شتر سے زائد کتابوں کا مطالعہ کیا

اُردو ترجمہ

کنز العمال

فی سنن الأقوال والأفعال

مستند کتب میں روایۃ حدیث سے متعلق کلام تلاش کر کے حوالہ کے ساتھ شامل کتاب ہے

حصہ ہفتم

تالیف

علامہ علاء الدین علی منقہ بن حسام الدین
ہندی برحان پوری
سنی ۱۰۱۰ھ

مقدمہ، عنوانات، نظر ثانی، تصحیحات

مولانا مفتی احسان اللہ شاق صاحب

استاذ و معین مفتی جامعۃ الرشید احسن آباد کراچی

دارالاشاعت
اُردو بازار ایم ایے جٹ روڈ
کراچی پاکستان 2213788

اردو ترجمہ و تحقیق کے جملہ حقوق ملکیت بحق دارالاشاعت کراچی محفوظ ہیں

باہتمام : خلیل اشرف عثمانی
طباعت : ستمبر ۲۰۰۹ء علمی گرافکس
بخنامت : 704 صفحات

قارئین سے گزارش

اپنی حتی الوسع کوشش کی جاتی ہے کہ پروف ریڈنگ معیاری ہو۔ الحمد للہ اس بات کی نگرانی کے لئے ادارہ میں مستقل ایک عالم موجود رہتے ہیں۔ پھر بھی کوئی غلطی نظر آئے تو ازراہ کرم مطلع فرما کر متون فرمائیں تاکہ آئندہ اشاعت میں درست ہو سکے۔ جزاک اللہ

﴿..... ملنے کے پتے.....﴾

ادارہ اسلامیات ۱۹۰۔ انارکلی لاہور
بیت العلوم 20 نا بھہ روڈ لاہور
مکتبہ رحمانیہ ۱۸۔ اردو بازار لاہور
مکتبہ اسلامیہ گامی اڈا۔ ایبٹ آباد
کتب خانہ رشیدیہ۔ مدینہ مارکیٹ راجہ بازار راولپنڈی

ادارۃ المعارف جامعہ دارالعلوم کراچی
مکتبہ معارف القرآن جامعہ دارالعلوم کراچی
بیت القرآن اردو بازار کراچی
مکتبہ اسلامیہ مین پور بازار۔ فیصل آباد
مکتبہ المعارف محلہ جنگلی۔ پشاور

﴿انگلینڈ میں ملنے کے پتے﴾

ISLAMIC BOOK CENTRE
119-121 HALLIWELL ROAD
BOLTON, BL1 3NE

AZHAR ACADEMY LTD.
54-68 LITTLE ILFORD LANE
MANOR PARK, LONDON E12 5QA

﴿امریکہ میں ملنے کے پتے﴾

DARUL-ULOOM AL-MADANIA
182 SOBIESKI STREET
BUFFALO, NY 14212, U.S.A

MADRASAH ISLAMIAH BOOK STORE
6665 WINTLIFE, HOUSTON,
TX-77074, U.S.A.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عرض مترجم

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على امام المتقين وخاتم النبيين نبينا محمد صلى الله عليه وسلم وعلى آله وصحبه وعلى من تبعهم باحسان الى يوم الدين.

اما بعد! نہایت نازک اور آزمائش کن حالات میں، میں نے یہ معمولی سی خدمت انجام دی ہے چونکہ زلزلہ کی تباہ کاریاں اور احباب و اخوان کا بھرپور صدقہ قلب زخمی پر نمک پاشی کیے ہوئے تھا اور میں عرصہ دس (۱۰) ماہ سے علمی حلقوں سے یا علمی کام سے کنارہ کش تھا حالانکہ دل میں علمی کام کا شوق موجزن تھا۔ ہمہ حالات کسی طرح کبھی علمی کام میں نخل تھے جناب محترمی مولانا محمد اصغر مغل نے مجھے کنز العمال جلد آٹھ کا ترجمہ کرنے کی نوید سنائی تو میں خوشی سے چل اٹھا۔ پھر نہ آؤ دیکھا نہ تاؤ اور نہ ہی حالات کے خلل کی طرف دل و دماغ کو جانے دیا اللہ کا نام لے کر کام شروع کیا، گو کہ اس کی تکمیل میں تاخیر ہوئی لیکن کچھ باعث تاخیر بھی تو تھا۔ ہم نے حتی المقدور والوسع ترجمہ کرنے میں بھرپور سعی کی ہے پھر بھی اگر کسی جگہ کچھ کمی رہ گئی ہو تو درگزر کر کے اصحاب اشاعت کا تبین اور مترجم کو آگاہ کر دیا جائے۔ چونکہ یہ احادیث کا مجموعہ ہے اس میں کمی یا بیشی باعث جرم ہے۔ میں محترم ظلیل اشرف عثمانی رئیس مکتبہ دارالاشاعت اور مولانا محمد اصغر مغل کے لیے دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ دارین میں انہیں اجر عظیم عطا فرمائے۔

آمین ثم آمین

العبد الضعیف

محمد یوسف تنولی کثیر

فہرست عنوانات..... حصہ ہفتم

۳۳	المسائل	۵	عرض مترجم
۳۳	از قسم الاقوال	۲۱	حرف شین
۳۳	باب اول... نبی کریم ﷺ کے حلیہ (صورت مبارکہ وغیرہ) کے بیان میں	۲۱	شفعہ، شہادت (گواہی) اور حضور ﷺ کی عادات مبارکہ
۳۳	رسول اللہ ﷺ سے بااخلاق تھے	۲۲	کتاب الشفعة من الاقوال
۳۵	دوسرا باب... عبادت سے متعلق عبادات نبویہ کا بیان	۲۳	الاکمال
۳۵	پہلی فصل... طہارت اور اس کے متعلقات کے بیان میں	۲۳	شریک کو اطلاع دیئے بغیر فروخت کرنے کی ممانعت
۳۶	ہر کام کو دائیں طرف سے شروع کرنا	۲۳	کتاب الشفعة... از قسم افعال
۳۷	گندگی کو دور کرنا	۲۳	کتاب الشہادت... گواہی
۳۸	غسل	۲۳	قسم الاقوال
۳۸	بیت الخلاء اور اس کے آداب	۲۵	فصل اول... شہادت (گواہی) کی ترغیب و فضیلت میں
۳۹	تیمم	۲۵	فصل دوم... جھوٹی شہادت کی وعید کے بیان میں
۴۰	دوسری فصل	۲۶	الاکمال
۴۱	قرأت	۲۶	فصل سوم... بعض احکام شہادت کے بیان میں
۴۲	اصلوٰۃ... فرض نماز	۲۷	شہادت (گواہی) الاکمال
۴۲	السنن	۲۷	جھوٹی شہادت... الاکمال
۴۵	اذان کا جواب مسنون ملل ہے	۲۷	کتاب الشہادت... قسم افعال
۴۵	دخول المسجد	۲۹	فصل... شہادت کے احکام اور آداب کے بارے میں
۴۶	صلوٰۃ الجمعة	۳۰	عورتوں کی گواہی کا مسئلہ
۴۶	ذکر	۳۲	عورت کی گواہی کا معتبر ہونا
۴۷	استقامت	۳۲	تزکیہ اشہود (گواہوں پر جرح)
۴۷	صلوٰۃ النوافل (تہجد)	۳۳	جھوٹا گواہ
۴۷	چاشت کی نماز	۳۳	کتاب الشركة... از قسم افعال
			الکتاب الثالث... من حرف الشین

صفحہ نمبر	فہرست عنوان	صفحہ نمبر	فہرست عنوان
۷۲	نکاح	۴۸	صلوٰۃ الکسوف... سورج گرہن کی نماز
۷۳	القسم... بیویوں کے ساتھ انصاف کا برتاؤ	۴۸	تیسری فصل... دعا کے بیان میں
۷۴	مباشرت اور اس کے متعلق آداب	۴۹	مصیبت کے وقت کی دعا
۷۴	طب اور جھاڑ پھونک	۵۰	استسقاء... بارش کی دعا
۷۶	نیک فالی	۵۱	ہوا اور آندھی
۷۶	چوتھا باب... اخلاق، افعال اور اقوال کے بارے میں	۵۲	الرعء... گرج اور چمک
۷۷	شکر	۵۲	التعویذ
۷۸	ہنسی مذاق	۵۳	رویت مال... چاند دیکھنے کا بیان
۷۸	غضب	۵۳	چاند دیکھنے کے وقت یہ پڑھے
۷۹	سخاوت	۵۴	متفرق دعائیں
۷۹	فقر و فاقہ	۵۴	چوتھی فصل... روزے کے بیان میں
۷۹	گھر سے نکلتے وقت کی عادات شریفہ	۵۶	روزے کے بارے میں معمولات
۸۰	کلام... گفتگو	۵۷	اعتکاف
۸۱	الحلف... قسم	۵۷	یوم العید
۸۲	اشعار کے ساتھ تمثیل	۵۸	چوتھی فصل... حج کے بیان میں
۸۲	متفرق اخلاق کے بیان میں	۵۹	پانچویں فصل... جہاد اور اس کے متعلقات کے بیان میں
۸۳	نزول وحی	۶۰	حضور ﷺ کا جنگی ساز و سامان
۸۳	نشست و برخاست	۶۱	آداب سفر کا بیان
۸۴	صحبت (مجالست) سے متعلق اخلاق و عادات	۶۱	تیسرا باب... ذاتی زندگی سے متعلق حضور ﷺ کی عادات
۸۵	سلام، مصافحہ اور اجازت	۶۲	اور معیشت کا بیان
۸۶	العطاس (چھینک)	۶۲	طعام
۸۶	نام اور کنیت	۶۲	پینا
۸۶	میت کی تدفین	۶۲	نیند... استراحت
۸۷	نماز جنازہ (اور اصحاب بدر و شجر کی فضیلت)	۶۷	حالت جنابت میں سونے کے لئے وضو
۸۷	قبروں کی زیارت	۶۸	سونے سے پہلے کا عمل
۸۷	متفرقات	۶۹	لباس
۸۸	کتاب الشمائل... از قسم الافعال	۶۹	لباس کو دائیں طرف سے پہننا
۸۸	باب فی حلیۃ ﷺ... آپ ﷺ کے حلیہ مبارکہ کا بیان	۷۰	خوشبویات
۸۹	آپ علیہ السلام کے جامع صفات	۷۱	زیب و زینت
۹۳	آپ علیہ السلام کا قدم مبارک	۷۱	طاق عدد میں سر مر لگانا

صفحہ نمبر	فہرست عنوان	صفحہ نمبر	فہرست عنوان
۱۲۷	رسول اللہ ﷺ کی تدفین	۹۳	دست مبارک کا نرم ہونا
۱۲۸	حضور ﷺ کا ترکہ (میراث) کا بیان	۹۵	شامل نبوی کا بیان
۱۲۹	انبیاء کا ترکہ صدقہ ہوتا ہے	۹۷	باب نبی کریم ﷺ کی عادات شریفہ کے بیان میں
۱۳۰	متفرق احادیث	۹۷	عبادات میں حضور ﷺ کی عادات کا بیان
۱۳۱	حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی ثابت قدمی	۹۹	ایک رکعت میں سات لمبی سورتیں
۱۳۲	حضرت علی رضی اللہ عنہ نے غسل دیا	۱۰۰	مختلف امور میں نبی ﷺ کی عادات شریفہ کا بیان
۱۳۲	غسل کے بارے میں وصیت فرمانا	۱۰۰	طعام
۱۳۵	مرض الموت میں جبرئیل علیہ السلام کی تیمارداری	۱۰۰	لباس
۱۳۶	وفات کی کیفیت	۱۰۰	باب ... اخلاقیات کے متعلق
۱۳۷	نبی ﷺ کو کفن آنے کا بیان	۱۰۰	آپ ﷺ کے زہد کا بیان
۱۳۸	قبر مبارک میں اتارنے والے	۱۰	رسول اللہ ﷺ کی دنیا سے بے رغبتی
۱۴۰	رسول اللہ ﷺ کا آخری دیدار	۱۰۲	حضور ﷺ کے گھر والوں کا فاقہ
۱۴۲	آخری وقت میں لب مبارک پر دعا	۲۰۲	حضور ﷺ کے فقر و فاقہ کا بیان
۱۴۲	جیش اسامہ رضی اللہ عنہ	۱۰۶	تین دوستوں کا فاقہ
۱۴۵	جنازہ پڑھنے کی کیفیت	۱۰۷	حضور ﷺ کے لباس کی حالت
۱۴۶	غسل کی کیفیت	۱۰۹	حضور ﷺ کی مسکراہٹ
۱۴۷	حرف ص (الصاد)	۱۰۹	نبی کریم ﷺ کی سخاوت
۱۴۷	نماز ... روزہ	۱۱۰	حضور ﷺ کے اخلاق ... صحبت اور ہمسی مذاق میں
۱۴۷	کتاب الصلوٰۃ ... از قسم الاقوال	۱۱۱	آپ ﷺ کا تحمل و بردباری
۱۴۷	باب اول ... نماز کی فضیلت اور اس کے وجوب کے	۱۱۳	متفرق عادات نبوی ﷺ
	بیان میں	۱۱۵	آپ علیہ السلام کے سینے کی خوشبو
۱۴۷	پہلی فصل ... نماز کے وجوب کے بیان میں	۱۱۶	آپ ﷺ کا بجز واکساری
۱۴۸	آدمی اور کفر کے درمیان فرق	۱۱۸	آپ ﷺ کا حکم
۱۴۹	قیامت کے روز سب سے پہلے نماز کا سوال ہوگا	۱۱۸	آپ ﷺ کا امت کا خیال فرمانا
۱۵۰	الاکمال	۱۲۰	شامل ... عادات نبوی ﷺ
۱۵۰	دوسری فصل ... نماز کی فضیلت کے بیان میں	۱۲۰	حضور ﷺ کی عمر مبارک
۱۵۱	نماز کے وقت اللہ کی توجہ	۱۲۰	حضور ﷺ کی وفات اور میراث کا ذکر
۱۵۳	فجر اور عصر کی اہمیت	۱۲۲	تکفین و تدفین
۱۵۳	اللہ تعالیٰ کا قرب سجدہ میں	۱۲۳	حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو خواب میں تین چاند نظر آئے
۱۵۵	نماز میں گناہوں کا کفنا	۱۲۴	حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا فرط غم

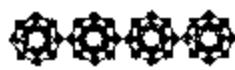
صفحہ نمبر	فہرست عنوان	صفحہ نمبر	فہرست عنوان
۱۷۶	سترہ (آٹ) کا بیان	۱۵۵	نماز کے فضائل ... از الاکمال
۱۷۶	نمازی کے سامنے سے گزرنے والے کو روکے	۱۵۸	وضو سے گناہوں کا معاف ہونا
۱۷۸	الاکمال	۱۵۹	کثرتِ سجود کی ترغیب
۱۷۹	نمازی کے آگے سے گزرنے پر وعیدیں	۱۶۰	الاکمال
۱۸۰	چوتھی فرع ... اجتماعی، انفرادی، مستحب اور مکروہ	۱۶۱	فرض نمازوں سے لناہ معاف ہونا
	اوقات کا بیان	۱۶۲	نمازی کا عذاب سے محفوظ ہونا
۱۸۰	اجتماعی	۱۶۳	نمازی جنت میں داخل ہوگا
۱۸۰	الاکمال	۱۶۶	نماز نمازی کو عادیتی ہے
۱۸۱	نماز کے اوقات بالترتیب اور بالترتیب	۱۶۶	ہر نماز دوسری نماز تک کے لئے کفارہ ہے
۱۸۱	فجر کی نماز کا وقت اور اس سے متعلق آداب، سنن اور فضائل	۱۶۶	انتظار الصلوٰۃ ... نماز کا انتظار
۱۸۲	اول وقت ... از الاکمال	۱۶۶	از الاکمال
۱۸۲	آخری وقت ... الاکمال	۱۶۸	الترہیب عن ترک الصلوٰۃ
۱۸۳	الاسفار	۱۶۸	نماز چھوڑنے پر وعیدات ... من الاکمال
۱۸۳	الاکمال		دوسرا باب ... نماز کے احکام، ارکان، مفصلات اور مکمل
۱۸۴	الفصائل	۱۶۸	نماز کرنے والی چیزوں کے بیان میں
۱۸۴	الاکمال	۱۶۹	فصل اول ... نماز کے باہر کے احکام
۱۸۶	سنت فجر		پہلی فرع ... ستر عورت (شرمگاہ کی پردگی) اور لباس کے
۱۸۶	الاکمال	۱۶۹	متعلق آداب اور ممنوع چیزوں کے بیان میں
۱۸۷	ظہر کی نماز سے متعلق احکام	۱۷۰	ستر کے آداب
۱۸۹	الاکمال	۱۷۰	ممنوعات (لباس)
۱۸۹	ظہر کی نماز ٹھنڈے وقت میں پڑھنا	۱۷۱	الاکمال
۱۸۹	الاکمال	۱۷۳	دوسری فرع ... قبلہ رو ہونے کے بیان میں
۱۹۰	ظہر کی سنن ... الاکمال	۱۷۳	الاکمال
۱۹۰	عصر کی نماز سے متعلق احکام	۱۷۳	تیسری فرع ... جگہ، اس کے ممنوعات اور سترہ کے بیان میں
۱۹۱	الاکمال	۱۷۳	جگہ
۱۹۲	عصر کی سنت ... الاکمال	۱۷۴	الاسطوان ... ممنوع مقامات صلوٰۃ
۱۹۲	مغرب کی نماز سے متعلق احکام و فضائل	۱۷۴	الاکمال
۱۹۴	الاکمال	۱۷۵	قبرستان یا قبر کے پاس نماز پڑھنا
۱۹۴	مغرب کی سنت ... الاکمال	۱۷۵	الاکمال
۱۹۶	عشاء کا وقت اور عشاء کی نماز سے متعلق احکام و فضائل	۱۷۶	حمام یا سونے والے اور بوضو کے پیچھے نماز پڑھنا

صفحہ نمبر	فہرست عنوان	صفحہ نمبر	فہرست عنوان
۲۲۱	حجود اور اس سے متعلقات	۱۹۷	الاعمال
۲۲۳	الاکمال	۱۹۸	مسواک کی تاکید
۲۲۴	سات اعضاء پر سجدہ کریں	۱۹۹	منافق پر عشاء کی نماز بھاری ہوتی ہے
۲۲۵	سجدہ سہو	۲۰۰	وتر کا وقت اور دیگر احکام و فضائل
۲۲۶	سجدہ سہو کا طریقہ	۲۰۱	وتر کی قضا
۲۲۷	الاکمال	۲۰۱	الاکمال
۲۲۸	جب نماز میں شک ہو جائے	۲۰۲	وتر کی نماز کی اہمیت
۲۲۹	سجدہ شکر... الاکمال	۲۰۲	دعائے قنوت... الاکمال
۲۲۹	قعود اور اس میں تشہد پڑھنے کا بیان	۲۰۲	استحباب کا وقت
۲۳۰	الاکمال	۲۰۵	مکروہ اوقات کا بیان
۲۳۱	تشہد پڑھتے وقت انگلی سے اشارہ کرنا	۲۰۵	شیطان کا سورج کو کندھا دینا
۲۳۱	نماز کا سلام پھیرتے وقت ہاتھ سے اشارہ کرنے کی ممانعت	۲۰۶	الاکمال
۲۳۲	الاکمال	۲۰۷	نماز فجر کے بعد نفل ممنوع ہے
۲۳۲	دوران تشہد حضور اکرم ﷺ پر درود پڑھنا	۲۰۹	فصل ثانی نماز کے ارکان کے بیان میں
۲۳۳	قعدہ کی حالت میں ممنوع چیزوں کا بیان	۲۰۹	فرع اول نماز کی صفت اور اس کے ارکان
۲۳۳	الاکمال نماز سے فارغ ہونا	۲۰۹	الاکمال
۲۳۳	سلام	۲۱۱	دوسری فرع نماز کے متفرق ارکان میں
۲۳۳	الاکمال	۲۱۱	تکبیر اولیٰ
	تیسری فصل... نماز کے مفسدات، ممنوعات اور نماز کے	۲۱۱	الاکمال
۲۳۵	آداب اور مباح امور کے بیان میں	۲۱۳	قیام اور اس سے متعلقات
۲۳۵	پہلی فرع... مفسدات کے بیان میں	۲۱۳	قرائت اور اس سے متعلقات
۲۳۵	نماز میں ہر طرح کی باتیں ممنوع ہیں	۲۱۵	مقتدی کی قراءت
۲۳۶	الاکمال	۲۱۵	الاعمال
۲۳۷	دوسری فرع... نماز میں مسنون چیزوں کا بیان	۲۱۷	غلبہ نیند کی حالت میں تلاوت نہ کرے
	قبلہ رو اور دائیں بائیں تھوکنے... ناک صاف کرنا اور	۲۱۷	آمین
۲۳۸	پیشانی پونچھنا	۲۱۸	الاکمال
۲۳۷	نماز میں تھوکنے کی ممانعت	۲۱۸	رکوع و سجود کا بیان
۲۳۸	الاکمال	۲۱۹	رکوع و سجود پورا کرنا لازم ہے
۲۳۹	نماز میں ادھر ادھر متوجہ ہونا	۲۱۹	الاکمال
۲۳۹	نماز میں نگاہ نیچی رکھیں	۲۲۱	رکوع کا مسنون طریقہ

صفحہ نمبر	فہرست عنوان	صفحہ نمبر	فہرست عنوان
۲۵۹	معذور کی نماز..... از الاکمال	۲۴۰	الاکمال
۲۵۹	عورت کی نماز..... الاکمال	۲۴۱	دونوں ہاتھوں کی انگلیاں ایک دوسرے میں ڈالنا
۲۶۰	صلوۃ الخوب..... الاکمال	۲۴۱	الاکمال
۲۶۰	چوتھا باب..... جماعت اور اس کے متعلق احکام	۲۴۲	نماز میں چوری..... الاکمال
۲۶۰	فصل اول..... جماعت کی ترغیب میں	۲۴۲	سب سے بڑا چور نماز میں چوری کرنے والا ہے
۲۶۱	جماعت کا ثواب پچیس گنا زیادہ ہے	۲۴۳	متفرق ممنوع امور کا بیان
۲۶۲	اندھیرے میں مسجد جانے والوں کو بشارت	۲۴۳	غلبہ نیند کی حالت میں نماز نہ پڑھے
۲۶۳	الاکمال	۲۴۵	الاکمال
۲۶۵	چالیس دن تک جماعت کی پابندی	۲۴۷	تیسری فرغ..... نماز کے آداب کے بیان میں
۲۶۷	ہر قدم پر اجر و ثواب	۲۴۷	نماز سے پہلے کھانا تناول کرنا
۲۶۸	وخصو سے بھی گناہ معاف ہوتے ہیں	۲۴۷	الاکمال
۲۷۲	مسجد کی فضیلت	۲۴۷	مدافعتہ الاضہین
۲۷۲	جماعت چھوڑنے کی وعید	۲۴۷	پیشاب پاخانے وغیرہ سے پہلے فراغت حاصل کرنا
۲۷۳	الاکمال	۲۴۸	الاکمال
۲۷۴	جماعت سے نماز پڑھنے والے شیطان پر غالب	۲۴۹	نماز میں امیدوں کو مختصر کرنا
۲۷۴	دوسری فصل..... امامت اور اس سے متعلق	۲۴۹	متفرق آداب کے بیان میں
۲۷۴	پہلی فرغ..... ترہیب (امامت کی وعید) اور آداب میں	۲۴۹	الاکمال
۲۷۴	امامت کی ترغیب میں	۲۵۰	نماز میں خشوع و توجہ
۲۷۵	الاکمال	۲۵۱	قابل قبول نماز کی حالت
۲۷۶	امامت سے متعلق وعید	۲۵۲	چوتھی فرغ..... نماز میں جائز امور کا بیان
۲۷۶	امام کے ضامن ہونے اور اس کے احوال اور دعا میں اس کے	۲۵۲	الاکمال
۲۷۶	آداب کا بیان	۲۵۳	مسجد میں داخل ہوتے ہوئے پاکی کا خیال کرنا
۲۷۷	الاکمال	۲۵۳	دوسرا باب..... فوت شدہ نمازوں کی قضاء کے بیان میں
۲۷۷	امام نماز کا ضامن ہے	۲۵۵	نماز میں غفلت سے احتیاط
۲۷۷	صفات الامام اور اس کے آداب	۲۵۵	الاکمال
۲۷۸	مقتدیوں کی خاطر نماز میں تخفیف	۲۵۶	تیسرا باب..... مسافر کی نماز کے بارے میں
۲۷۹	الاکمال	۲۵۷	مسافر مثنیٰ وغیرہ پر قصر کرے گا
۲۸۰	بلگی نماز پڑھانا	۲۵۷	الاکمال
۲۸۱	دوسری فرغ..... مقتدی سے متعلق آداب کا بیان	۲۵۸	الجمع..... دو نمازوں کو ایک وقت میں پڑھنا
۲۸۲	امام کی پیروی لازم ہے	۲۵۸	الاکمال

صفحہ نمبر	فہرست عنوان	صفحہ نمبر	فہرست عنوان
۳۰۶	الاکمال	۲۸۳	الاکمال
۳۰۷	متفرق ممنوع امور کا بیان	۲۸۴	نماز میں امام سے آگے نہ بڑھے
۳۰۸	مسجد میں گمشدہ چیز تلاش کرنے کی ممانعت	۲۸۶	مقتدی کی قراءت الاکمال
۳۰۸	الاکمال		تیسری فرع صفوں کو سیدھا کرنے، صفوں کی فضیلت،
۳۰۹	جوؤں کو قتل کرنا	۲۸۷	آداب اور صفوں سے نکلنے کی ممانعت کے بیان میں
۳۱۰	الاکمال	۲۸۷	صفوں کی فضیلت کے بیان میں
۳۱۰	مسجد میں مباح (جائز) امور کا بیان	۲۸۸	نماز میں امام کے قریب کھڑا ہونا
۳۱۰	النجیہ من الاکمال	۲۸۹	صف اول کی فضیلت
۳۱۱	فصل عورتوں کے مسجد جانے کے متعلق احکام	۲۹۰	آداب
۳۱۱	ممانعت ازالا اکمال	۲۹۱	صفیں سیدھی نہ کرنے پر وعید
۳۱۱	اذن (اجازت)	۲۹۱	الاکمال
۳۱۲	چوتھی فصل اذان، اس کی ترغیب اور آداب میں	۲۹۲	فرشتوں کی مانند صف بندی
۳۱۲	اذن کی ترغیب	۲۹۳	صفوں میں ترتیب
۳۱۳	اذن کی فضیلت	۲۹۴	چوتھی فرع جماعت حاصل کرنے میں
۳۱۴	اذن کہنے کی فضیلت	۲۹۶	نمازوں کو وقت میں ادا کرنا
۳۱۵	الاکمال	۲۹۷	الاکمال
۳۱۵	امام و مؤذن کے حق میں دعا	۲۹۸	مسبق کا بیان الاکمال
۳۱۸	اذن کی آواز سے شیطان بھاگتا ہے	۲۹۹	جماعت چھورنے کے اعذار
۳۱۹	مؤذن کے آداب	۲۹۹	الاکمال
۳۲۰	الاکمال	۲۹۹	تیسری فصل مسجد کے فضائل، آداب اور ممنوعات
۳۲۳	الاکمال	۲۹۹	مسجد کے فضائل
۳۲۵	جماعت میں حاضر نہ ہونا بد بختی ہے	۳۰۰	مسجد کی تعمیر کرنے کی فضیلت
۳۲۵	چھٹا باب جمعہ کی نماز اور اس سے متعلقات کے بیان میں	۳۰۱	الاکمال
۳۲۶	فصل اول جمعہ کے فضائل اور اس کی ترغیب میں	۳۰۲	جنت میں گھر بنانا
۳۲۷	جمعہ کے روز مسلمانوں کی مغفرت	۳۳۲	آداب
۳۲۸	الاکمال	۳۰۴	الاکمال
۳۳۰	جمعہ کی موت سے عذاب قبر سے نجات	۳۰۵	مسجد میں پیشاب کرنے کی ممانعت
۳۳۱	فصل ثانی جمعہ کے وجوب اور اس کے احکام میں	۳۰۵	الاکمال
۳۳۳	الاکمال		مسجد میں گندگی پھیلانے اور ناک کی ریش صاف کرنے
۳۳۳	نماز جمعہ کا وجوب	۳۰۵	اور وہاں سے کنکریاں نکلنے کی ممانعت

صفحہ نمبر	فہرست عنوان	صفحہ نمبر	فہرست عنوان
۳۶۰	گھر والی کو تہجد کے لئے بیدار کرنا	۳۳۳	ترک جمعہ پر وعیدات
۳۵۹	الاکمال	۳۳۳	الاکمال
۳۶۲	رات کو تین سو آیات پڑھنا	۳۳۵	جمعہ ترک کرنے والا منافق ہے
۳۶۳	خانقلین میں شمار نہ ہونا	۳۳۶	تیسری فصل جمعہ کے آداب میں
۳۶۴	تیسری فرغ۔۔۔ چاشت کی نماز	۳۳۷	جمعہ میں جلدنی آنے کی فضیلت
۳۶۵	چاشت کی نماز کی فضیلت	۳۳۸	الاکمال
۳۶۶	اشراق کی نماز	۳۳۸	فرشتوں کی سجد میں حاضری
۳۶۶	چاشت کی نماز۔ الاکمال	۳۳۹	متفرق آداب۔ الاکمال
۳۶۷	دس لاکھ نیکیاں	۳۴۰	جمعہ کی نماز سے گناہوں کی مغفرت
۳۶۸	زوال شمس کے نوافل۔ الاکمال	۳۴۱	چوتھی فصل۔ جمعہ میں ممنوع باتوں کا بیان
۳۶۸	تیسری فصل مختلف اسباب اور اوقات کے نوافل	۳۴۲	الاکمال
۳۶۸	صلوٰۃ الاستحارہ	۳۴۳	خطبہ کے آداب۔ الاکمال
۳۶۹	صلوٰۃ الحاجت	۳۴۳	جمعہ کی سنت۔ الاکمال
۳۶۹	صلوٰۃ الاستحارہ۔ الاکمال	۳۴۳	پانچویں فصل۔ جمعہ کے دن غسل کے بارے میں
۳۷۰	تراویح کی نماز	۳۴۴	گسل جمعہ کا اہتمام
۳۷۰	الاکمال	۳۴۵	الاکمال
۳۷۰	صلوٰۃ ایح		چھٹی فصل۔ جمعہ کے دن مبارک ساعت کے تعیین کے
۳۷۱	الاکمال	۳۴۸	بارے میں
۳۷۲	سورج گرہن، چاند گرہن اور سخت ہوا چلتے وقت کی نماز	۳۴۹	الاکمال
۳۷۳	الاکمال	۳۵۰	جمعہ کے بعد کی دعائیں
۳۷۵	گرہن کے وقت اللہ تعالیٰ کو شہادت سے یاد کرے	۳۵۰	ساتواں باب نفل نمازوں کے بارے میں
۳۷۵	ہوا کا تیز چلنا	۳۵۰	فصل اول۔۔۔ نوافل سے متعلق ترغیبات اور فضائل
۳۷۶	الاکمال	۳۵۱	نفل نماز گھر میں پڑھنا
۳۷۶	بارش کی طلب اور قحط کے اسباب	۳۵۲	الاکمال
۳۷۷	الاکمال	۳۵۳	دوسری فصل۔ سنن مؤکدہ اور نوافل میں
		۳۵۳	فرغ اول۔ سنن کے بارے میں
		۳۵۴	الاکمال
		۳۵۵	دوسری فرغ۔ قیام اللیل (تہجد کے نوافل)
		۳۵۶	تہجد کا اہتمام کرنا
		۳۵۸	رات کی نماز دو رکعت



بسم اللہ الرحمن الرحیم حرف شین

اس میں تین مضامین ہیں۔

شفعہ، شہادت (گواہی) اور حضور ﷺ کی عادات مبارکہ

کتاب الشفعة من الاقوال

۱۷۶۸۵۔ بر مشترک شے زمین ہو یا گھر ہو یا باغ (وغیرہ) ہو تو اس میں شفیعہ ہے۔ کسی حصہ دار کو جائز نہیں کہ اس کو فروخت کر دے جبکہ دوسرے حصہ دار کو پیش کش نہ کرے۔ پھر دوسرا لے لے یا چھوڑ دے۔ لہذا اگر وہ (دوسرا کسی کو فروخت کرنے سے) منع کر دے تو وہی اس کو خریدنے کا زیادہ حقدار ہے۔ ورنہ وہ (کسی کو بھی فروخت کرنے کی) اجازت دے دے۔ مسلم، ابو داؤد، نسائی عن جابر رضی اللہ عنہ تنبیہ:..... تفصیلات فقہی کتب میں ملاحظہ فرمائیں۔

۱۷۶۸۶۔ شفیعہ اونٹ کی رسی کھولنے کی مانند ہے۔ ابن ماجہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ فائدہ:..... مشترک شی زمین جائیداد وغیرہ کو فروختگی کے وقت پہلے حصہ دار کو پیش کرنا ضروری ہے۔ اس سے حصہ دار فروخت کنندہ واجب الذمہ عہدہ سے بری الذمہ ہو جاتا ہے۔ زوائد (علی ابن ماجہ) میں اس روایت پر ضعف کا حکم لگایا گیا ہے۔
۱۷۶۸۷۔ جب زمین تقسیم کر لی جائے اور اس کی (ملکیتی) حدود متعین ہو جائیں تو اس میں شفیعہ (خلط) نہیں رہتا۔

ابو داؤد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۷۶۸۸۔ جس کے پاس کوئی (مشترک) زمین یا باغ ہو تو وہ اس کو فروخت نہ کرے تا وقتیکہ اس کو اپنے شریک پر پیش نہ کر دے۔

۱۷۶۸۹۔ جس کے باغ میں کوئی حصہ دار ہو تو وہ اپنا حصہ فروخت نہ کرے جب تک کہ اپنے حصہ دار کو پیش نہ کر دے۔

مسند احمد، ترمذی، مستدرک الحاکم عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۷۶۹۰۔ جس کا کوئی حصہ دار ہو اس کے گھر یا باغ میں تو اس کو فروخت کرنا جائز نہیں جب تک کہ اپنے حصہ دار کو اطلاع نہ کر دے۔ اگر وہ لینے پر رضامند ہو تو خرید لے ورنہ چھوڑ دے۔ مسلم عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۷۶۹۱۔ جس کے پاس کوئی باغ یا زمین ہو وہ اس وقت تک اس کو فروخت نہ کرے جب تک اپنے حصہ دار پر اس کو پیش نہ کر دے۔

ابن ماجہ عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۷۶۹۲۔ جس کے پاس زمین ہو اور وہ اس کو فروخت کرنا چاہے تو پہلے اپنے ہمسایہ کو پیش کش کر دے۔ ابن ماجہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۷۶۹۳۔ شریک کا شریک پر شفعہ نہیں رہتا جب وہ خریدنے میں پہل کر جائے اور نہ بچے اور نائب کا شفیعہ میں کوئی حق ہے۔

ابن ماجہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

- کلام: ابن ماجہ نے کتاب الشفوعہ میں ۲۵۰۱ رقم الحدیث پر اس کی تخریج فرمائی اور یہ روایت ضعیف ہے۔
- ۱۷۶۹۳ شفعہ (خلیط) ان جائیداد وغیرہ میں ہوتا ہے جس کی حدود متعین نہ ہوں۔ لیکن جب (ہر حصہ دار کی) حدود متعین ہو جائیں تو کوئی شفعہ نہیں رہتا۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن عمر رضی اللہ عنہ
- ۱۷۶۹۵ شفعہ غلام میں اور ہر (مشترک) شے میں ہوتا ہے۔ ابوبکر فی الغیلابات عن ابن عباس رضی اللہ عنہ
- ۱۷۶۹۶ جب کوئی شخص زمین فروخت کرنا چاہے تو پہلے اپنے پڑوسی کو پیش کرے۔ مسند ابی یعلیٰ، الکامل لابن عدی عن ابن عباس
- ۱۷۶۹۷ گھر کا پڑوسی پڑوسی کے گھر (کو خریدنے) کا زیادہ حقدار ہے۔
- انسائی، مسند ابی یعلیٰ، ابن حبان عن انس رضی اللہ عنہ، مسند احمد، ابو داؤد، ترمذی عن سمرة رضی اللہ عنہ
- ۱۷۶۹۸ گھر کا ہمسایہ شفعہ کا زیادہ حق دار ہے۔ مسند احمد، الکبیر للطبرانی عن سمرة رضی اللہ عنہ
- ۱۷۶۹۹ گھر کا ہمسایہ گھر کا زیادہ حق دار ہے دوسروں کے مقابلے میں۔ ابن سعد عن الشرید بن سوید
- ۱۷۷۰۰ ہمسایہ متصل ہونے کی وجہ سے (خریدنے کا) زیادہ حق دار ہے۔
- بخاری، ابو داؤد، نسائی، ابن ماجہ عن ابی رافع، نسائی، ابن ماجہ عن الشرید بن سوید
- ۱۷۷۰۱ ہمسایہ ہمسائے کے شفعہ کا زیادہ حقدار ہے۔ وہ (فروخت کرنے سے قبل) اس کا انتظار کرے گا خواہ وہ غائب ہو، جب کہ (دونوں شریک فی طریق ہوں یعنی) دونوں کا راستہ ایک ہو۔ مسند احمد، الکامل لابن عدی عن جابر رضی اللہ عنہ
- ۱۷۷۰۲ شریک (فروخت کیے جانے والے) حصہ کا زیادہ حق دار ہے، خواہ کوئی بھی ہو۔ ابن ماجہ، عن ابی رافع رضی اللہ عنہ
- ۱۷۷۰۳ شریک شفعہ دائر کرنے والا ہے اور شفعہ ہر (منقولہ وغیر منقولہ) شے میں ہوگا۔
- ترمذی، شعب الایمان للبیہقی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ
- ۱۷۷۰۴ بچا اپنے شفعہ کے حق پر قائم رہے گا جب تک بالغ نہ ہو جب بلوغت کو پہنچ جائے تو اس کو اختیار ہوگا کہ (فروخت ہونے والی زمین وغیرہ کو خرید کر) لے لے یا چھوڑ دے۔ (الاولیٰ للطبرانی عن جابر رضی اللہ عنہ
- ۱۷۷۰۵ شفعہ صرف گھر میں ہے یا زمین میں۔ شعب الایمان للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

الاکمال

- ۱۷۷۰۶ حصہ دار ہر (حصہ) شے میں شفعہ کا حق رکھتا ہے۔ مصنف عبدالرزاق عن ابن ابی ملیکہ مرسلًا
- ۱۷۷۰۷ غیر مقسوم (مشترک) شے میں ہر حصہ دار شفعہ کا حق رکھتا ہے۔ لیکن جب (تقسیم کے ساتھ ہر ایک حصہ دار کی) حدود متعین ہو جائیں اور راستے بھی جدا ہو جائیں تو کسی (حصہ دار) کو شفعہ کا حق نہیں۔ مؤطا امام مالک رحمۃ اللہ علیہ الشافعی عن الزہری عن ابی سلمۃ وسعید بن اسیب مرسلًا، السنن للبیہقی، ابن حبان، ابن عساکر عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، الشعبی، السنن للبیہقی عن جابر رضی اللہ عنہ
- ۱۷۷۰۸ رسول اللہ ﷺ نے (ایسی زمینوں میں) شفعہ کا فیصلہ فرمایا جو توزیع نہیں ہوئیں اور ان کی حدود معلوم نہیں۔
- مسند ابی داؤد الطیالسی عن جابر رضی اللہ عنہ
- ۱۷۷۰۹ رسول اللہ ﷺ نے کسی نوجو سے (شفعہ کا) فیصلہ فرمایا۔ مسند احمد عن علی رضی اللہ عنہ و ابن مسعود رضی اللہ عنہ معا
- ۱۷۷۱۰ حضور ﷺ نے ہمسائے کے لیے شفعہ کا فیصلہ فرمایا۔ نسائی عن جابر رضی اللہ عنہ
- ۱۷۷۱۱ جب حدود واقع ہو جائیں اور راستے جدا ہو جائیں تو پھر ان میں شفعہ کا کسی کو حق نہیں۔
- ترمذی حسن صحیح، السنن للبیہقی عن جابر رضی اللہ عنہ، الکبیر للطبرانی عن زید بن ثابت رضی اللہ عنہ

۱۷۱۲۔۔۔ جو شخص اپنی زمین یا گھر فروخت کرے تو زمین کا پڑوسی اور گھر کا پڑوسی اس کو خریدنے کا زیادہ حق دار ہے جب وہ اس کی قیمت ادا کر سکے۔
الکبیر للطبرانی عن سمرۃ رضی اللہ عنہ

شریک کو اطلاع دیے بغیر فروخت کرنے کی ممانعت

۱۷۱۳۔۔۔ جس کے باغ (وغیرہ) میں کوئی دوسرا حصہ دار ہو تو وہ اپنا حصہ فروخت نہ کرے جب تک حصہ دار کو پیش کش نہ کر دے۔

ترمذی منقطع، مستدرک الحاکم عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۷۱۴۔۔۔ جس کے باغ (وغیرہ) میں کوئی شخص اس کا پڑوسی ہو یا حصہ دار ہو تو وہ اس کو فروخت کرنے سے پہلے اس پر پیش کر دے۔

الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۷۱۵۔۔۔ پڑوسی ملی ہوئی جگہ کا زیادہ حق دار ہے جو بھی ہو۔ الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۷۱۶۔۔۔ (رسول اللہ ﷺ نے شفعہ کا فیصلہ فرمایا) ہر مشترک شئی میں جو تقسیم نہیں ہوئی، گھر ہو یا باغ۔ کسی بھی حصہ دار کو (اپنا حصہ) فروخت کرنا جائز نہیں جب تک اپنے شریک کو اطلاع نہ کر دے۔ پھر شریک لے یا چھوڑ دے۔ اگر اس نے بغیر اطلاع کے فروخت کر دیا تو شریک خریدنے والے سے خریدنے کا حق باقی رکھتا ہے۔ مسند احمد، نسائی، عن جابر رضی اللہ عنہ
۱۷۱۷۔۔۔ ہمسایہ اپنی ملی ہوئی جگہ کا زیادہ حق دار ہے جب وہ اس کا ضرورت مند ہو۔

مسند احمد، الکبیر للطبرانی، السنن لسعيد بن منصور عن الشريد بن سويد

۱۷۱۸۔۔۔ شفعہ کا حق بچہ کو ہے نہ غائب کو اور نہ ایک حصہ دار کو دوسرے حصہ دار پر شفعہ کا حق ہے جب وہ اس کو پہلے خریدنے کی اطلاع دیدے۔ اور شفعہ رسی کھولنے کے مترادف ہے۔

الکبیر للطبرانی، شعب الایمان للبیہقی، الخطیب فی التاریخ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

کلام:۔۔۔۔۔ یہ حدیث امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب السنن الکبریٰ میں باب رولیتہ الفاظ منکرۃ یذکرہا بعض الفقہاء فی مسائل الشفعۃ میں تخریج فرمائی ہے۔ جس سے اس کے درجہ ضعف کی طرف بھی اشارہ ہوتا ہے۔

۱۷۱۹۔۔۔ نصرانی کو شفعہ کا حق نہیں۔ الکامل لابن عدی، شعب الایمان للبیہقی عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:۔۔۔۔۔ امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب الشفعہ میں اس کی تخریج فرمائی ہے۔ ابو احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں احادیث مظلمہ جدا و خاصۃ اذا روی عن الثوری۔ یہ انتہائی تاریک روایات ہیں (بوجہ ضعیف و منکر ہونے کے) اور خصوصاً جب کہ ثوری سے نقل کی جائیں۔ امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ مجمع الزوائد ۵۹۴ میں فرماتے ہیں امام طبرانی نے اپنی معجم الاوسط میں اس کو روایت فرمایا ہے اور اس میں ایک راوی تامل بن کحج ہے جس کو ابو حاتم کے علاوہ اکثر حضرات نے ضعیف قرار دیا ہے۔

کتاب الشفعہ از قسم افعال

۱۷۲۰۔۔۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: جب حدود متعین ہو جائیں اور (حصہ دار) اپنے حقوق (حصوں) کو جان لیں تو پھر

ان کے درمیان شفعہ باقی نہیں رہتا۔ مصنف عبدالرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ، الطحاوی، السنن للبیہقی

۱۷۲۱۔۔۔ شخص رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے قاضی شریح رحمۃ اللہ علیہ کو فرمان شاہی لکھا کہ ہمسائیگی

کے ساتھ شفعہ کا فیصلہ کرو۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۷۲۲۔۔۔ ابن ابی ملیکہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہر (مشترک) شئی میں شفعہ کا فیصلہ فرمایا۔ مصنف عبدالرزاق

۱۷۷۲۳..... ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: شفعہ پانی (کنوئیں چشمے وغیرہ) راستے اور کھجور کے شگوفے میں نہیں ہوتا۔ (جس سے کھجور کے درختوں پر پھل آتا ہے)۔ مصنف عبدالرزاق

۱۷۷۲۴..... شععی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے پڑوس کے ساتھ (شفعہ کا) فیصلہ فرمایا۔ مصنف عبدالرزاق

۱۷۷۲۵..... حکم رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ انہوں نے ایک شخص سے سنا کہ حضرت علی اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمسائیگی کے ساتھ شفعہ کا فیصلہ فرمایا۔ مصنف عبدالرزاق، مسند احمد، الدورقی

۱۷۷۲۶..... ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے مروی ہے کہ ابان بن عثمان رضی اللہ عنہ اپنے والد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے متعلق روایت کرتے ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

شفعہ کنوئیں میں ہے اور نہ کھجور کے شگوفے میں۔ اور حد فاصل ہر طرح کے شفعہ کو منقطع کر دیتی ہے۔ ابو عبیدہ، شعب الایمان للبیہقی
۱۷۷۲۷..... حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا ارشاد مبارک ہے: جب حدود متعین ہو جائیں تو کسی چیز کے انتظار کا حکم نہیں اور کوئی شفعہ نہیں۔

الطحاوی

۱۷۷۲۸..... حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے: جب زمین میں حدود متعین ہو جائیں تو اس میں شفعہ نہیں رہتا۔ اور کنوئیں اور کھجور کے شگوفے میں شفعہ نہیں رہتا۔ مؤطا امام مالک، مصنف عبدالرزاق، شعب الایمان للبیہقی

۱۷۷۲۹..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے: جب زمین تقسیم ہو جائے اور حدود طے ہو جائیں تو اس میں شفعہ نہیں رہتا۔ مصنف عبدالرزاق

کتاب الشہادت..... گواہی

قسم الاقوال

اس میں تین فصیں ہیں۔

فصل اول..... شہادت (گواہی) کی ترغیب و فضیلت میں

۱۷۷۳۰..... اے (لوگو!) کیا میں تم کو اچھے گواہ کی خبر نہ بتاؤں؟ وہ شخص جو اپنی شہادت خود پیش کر دے قبل اس سے کہ اس سے شہادت کا مطالبہ کیا جائے۔

مؤطا امام مالک، مسند احمد، ابو داؤد مسلم، ترمذی، عن زید بن خالد الجہنی

۱۷۷۳۱..... بابتین شہادت وہ ہے جس کا مطالبہ کیا جانے سے قبل وہ شہادت (گواہی) پیش کر دی جائے۔

الکبیر للطبرانی عن زید بن خالد الجہنی

۱۷۷۳۲..... سب سے اچھا شاہد (گواہ) وہ شخص ہے جو اپنی شہادت خود پیش کر دے قبل اس سے کہ اس سے اس کا مطالبہ کیا جائے۔

ابن ماجہ عن زید بن خالد

۱۷۷۳۳..... گواہوں کا اکرام کرو۔ اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے (اہل حقوق کے) حقوق ادا کرواتے ہیں اور ان کے طفیل ظلم کو دفع کرتے ہیں۔

البانیاسی فی جزئہ، الخطیب فی التاریخ، ابن عساکر عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

کلام:..... علامہ مناوی رحمۃ اللہ علیہ فیض القدر میں فرماتے ہیں اس روایت میں عبداللہ بن موسیٰ متفرد ہیں۔ اور ان کو محدثین نے ضعیف قرار دیا ہے۔ (فیض القدر ۲/۹۴)

فصل دوم..... جھوٹی شہادت کی وعید کے بیان میں

- ۱۷۷۳۳ میں ظلم پر شاہد نہیں بن سکتا۔ بخاری، مسلم، نسائی، عن النعمان رضی اللہ عنہ بن بشیر
فائدہ:..... ایک صحابی حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میری بیوی کی خواہش ہے کہ میں اس کی اولاد کو باغ ہبہ کروں اور آپ
اس پر گواہ بن جائیں۔ آپ نے اس سے دریافت فرمایا کیا تم اپنی دوسری اولاد کو (جو دوسری بیوی سے ہے) کو بھی اس کے برابر وصیت کرنا
چاہتے ہو؟ صحابی نے عرض کیا: نہیں، یا رسول اللہ! تب آپ نے ارشاد فرمایا: میں ظلم پر گواہ نہیں بن سکتا۔
۱۷۷۳۵ میں انصاف پسند ہوں (اور) انصاف پر ہی گواہ بننا پسند کرتا ہوں۔ ابن قانع عنہ عن ابیہ

الاکمال

- ۱۷۷۳۶ مجھے ظلم پر گواہ نہ بناؤ۔ ابن حبان عن النعمان بن بشیر
۱۷۷۳۷ مجھے صرف انصاف (کی بات) پر گواہ بناؤ۔ میں ظلم (کی بات) پر گواہ نہیں بن سکتا۔ ابن حبان
۱۷۷۳۸ جھوٹے گواہ کے قدم (قیامت کے روز) ہل نہ سکیں گے حتیٰ کہ اللہ پاک اس کے لئے جہنم واجب کر دیں۔
حلیۃ الاولیاء، ابن عساکر عن ابی عمر رضی اللہ عنہ
۱۷۷۳۹... جھوٹا شاہد نیکس وصول کرنے والے کے ساتھ جہنم میں جائے گا۔ مسند الفردوس للذہبی عن المغیرہ
۱۷۷۴۰... کاذب گواہ کے قدم ہل نہ سکیں گے جب تک اللہ پاک اس کے لئے جہنم واجب نہ کر دیں۔ ابن ماجہ عن ابی عمر رضی اللہ عنہ
کلام:..... زوائد (ابن ماجہ) میں ہے کہ اس کی سند میں محمد بن القرات ایک راوی ہے۔ جس کے ضعف پر اتفاق کیا گیا ہے اور امام احمد رحمۃ
اللہ علیہ نے اس کو جھوٹا قرار دیا ہے۔
۱۷۷۴۱ اے لوگو! جھوٹی گواہی شرک کے برابر ہے۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

فاجتنبوا الرجس من الاوثان واجتنبوا قول الزور

- (مسند احمد، ترمذی غریب عن ایمن بن خریم، مسند احمد، ابو داؤد، ابن ماجہ عن خریم بن فاتک)
۱۷۷۴۲ جس نے کوئی (جھوٹی) شہادت دے کر کسی مسلمان کا مال اپنے لیے حلال کیا یا کسی کا (ناجائز) خون بہایا تو یقیناً اس نے اپنے لیے
جہنم واجب کر لی۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ
کلام:..... علامہ بیہقی نے مجمع الزوائد ۴۰۷ میں اس کو نقل فرمایا: اس میں ایک راوی حسین بن قیس متروک (نا قابل اعتبار) ہے۔
۱۷۷۴۳ جس نے شہادت چھپائی جب اس کو شہادت کے لیے بلایا گیا تو وہ ایسا ہے گویا اس نے جھوٹی شہادت دے دی۔
الکبیر للطبرانی عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ
کلام:..... امام بیہقی نے مجمع میں ۴۰۷ پر اس کو نقل فرمایا اور فرمایا اس میں ایک راوی عبد اللہ بن صالح ہے جو ثقہ اور مامون ہے اور ایک
جماعت نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے۔

فصل سوم..... بعض احکام شہادت کے بیان میں

- ۱۷۷۴۴ کسی بدوی (دیہاتی) کی شہادت شہری پر درست نہیں۔ ابو داؤد، ابن ماجہ، مستدرک الحاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۷۷۴۵۔ شک والے کی شہادت جائز نہیں اور نہ بغض اور کینہ رکھنے والے کی۔ ابن عساکر، شعب الایمان للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
 ۱۷۷۴۶۔ مسلمانوں کی شہادت ایک دوسرے کے لیے درست ہے لیکن علماء کی شہادت ایک دوسرے پر درست نہیں۔ اس لیے کہ وہ آپس میں
 حسد رکھتے ہیں۔ الحاکم فی التاریخ عن جبیر بن مطعم

۱۷۷۴۷۔ خیانت دار مرد کی شہادت جائز ہے اور نہ عورت کی۔ اور نہ ایسے مرد کی جس پر شرعی حد (سزا) قائم ہو چکی ہو اور نہ ایسی عورت
 کی۔ نہ کسی کینہ رکھنے والے شخص کی۔ اس پر جس سے وہ کینہ رکھتا ہے، نہ جھوٹی گواہی میں آزمائے ہوئے شخص کی، نہ کسی زیر کفالت شخص کی
 ان کے لیے جن کے زیر کفالت وہ رہتا ہے۔ اور نہ ظنین (شک کرنے والے) کی ولاء (غلامی) میں اور نہ قرابت (رشتہ داری) میں۔

ترمذی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا
 کلام:..... امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب الشہادات میں رقم ۲۲۹۸ پر اس کو نقل فرما کر اس کے متعلق غریب (ضعیف) ہونے کا حکم عائد
 فرمایا ہے۔

۱۷۷۴۸۔ اے ابن عباس! بہر حال شہادت صرف ایسی چیز پر دینا جو تمہارے لیے اس آفتاب کے مثل روشن ہو۔ شعب الایمان للبیہقی

شہادت (گواہی)..... الاکمال

۱۷۷۴۹۔ بہترین شاہد (گواہ) وہ شخص ہے جو تقاضا کیے جانے سے قبل از خود اپنی شہادت پیش کر دے۔

مصنف عبدالرزاق عن ابن میسرہ بلاغاً

۱۷۷۵۰۔ جس کے پاس کوئی شہادت ہو تو وہ یہ نہ کہے کہ میں تو حاکم کے سامنے ہی شہادت دوں گا بلکہ وہ شہادت دیدے شاید (فریق مخالف
 اپنی ناجائز بات سے) رجوع کر لے پاوے تا دم و پیشمان ہو جائے۔ الدیلمی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۷۷۵۱۔ قوم کی شہادت (حقیقت دکھتی ہے) اور مومنین زمین پر اللہ کے گواہ ہیں۔ ابن ماجہ، مسند ابی یعلیٰ عن انس رضی اللہ عنہ

۱۷۷۵۲۔ اے ابن عباس! گواہ صرف ایسی بات پر بننا جو تجھ پر اس آفتاب کی طرح روشن ہو۔

مستدرک الحاکم وتعقب عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۷۷۵۳۔ اللہ تعالیٰ نے حق میں دو گواہوں کے ساتھ فیصلہ (کا حکم) فرمایا۔ لہذا اگر (دعویٰ دار) دو گواہوں کو پیش کر دے تو اپنا حق حاصل
 کر لے گا۔ اور اگر صرف ایک گواہ پیش کرے گا تو اس گواہ کے ساتھ اپنی قسم بھی پیش کرے۔ الدارقطنی فی الافراد عن ابن عمرو

۱۷۷۵۴۔ کسی ملت کی شہادت دوسری ملت پر جائز نہیں سوائے ملت اسلام کے، ملت اسلام کی شہادت تمام ملل پر جائز ہے۔

الشیرازی فی الالقباب، بخاری و مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۷۷۵۵۔ خائن (خیانت کرنے والے) مرد و عورت کی شہادت جائز نہیں اور نہ کسی اپنے بھائی سے کینہ رکھنے والے بھائی کے خلاف شہادت
 جائز ہے۔ اور نہ کسی گھر والوں کی زیر کفالت رہنے والے شخص کی شہادت اس گھر والوں کے حق میں جائز ہے۔ ان کے علاوہ اوروں کے حق میں
 جائز ہے۔ مصنف عبدالرزاق، مسند احمد عن ابن عمرو

۱۷۷۵۶۔ فریق مخالف کی شہادت (مخالف کے خلاف) جائز نہیں اور نہ شک میں مبتلا شخص کی (شک کی بناء پر) شہادت جائز ہے اور قسم مدعی
 علیہ (جس کے خلاف دعویٰ دائر کیا گیا اس) پر ہے۔ ابو داؤد فی مراسیلہ، شعب الایمان للبیہقی عن طلحہ بن عبد اللہ بن عوف مرسل

۱۷۷۵۷۔ حالت اسلام میں جس پر حد طاری ہو چکی ہو اس کی شہادت جائز نہیں۔ ابن جریر عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۷۷۵۸۔ خائن مرد کی شہادت جائز ہے اور نہ خائن عورت کی۔ نہ کینہ رکھنے والے کی اپنے بھائی کے خلاف اور نہ اسلام میں بدعت اختیار کرنے
 والے مرد و عورت کی شہادت جائز ہے۔ مصنف عبدالرزاق عن عمر بن عبدالعزیز بلاغاً

جھوٹی شہادت..... الاکمال

۱۷۷۶۰..... خبردار! جس شخص نے جھوٹی گواہی کے لیے اپنے آپ کو قاضی کے سامنے بنا کر پیش کیا اللہ تعالیٰ قیامت کے روز تارکول کی قمیض کے ساتھ اس کو مزین فرمائیں گے اور آگ کی لگام اس کے منہ میں ڈالیں گے۔ ابن عساکر عن ابراہیم بن ہدیبہ عن انس رضی اللہ عنہ
۱۷۷۶۱..... جس نے کسی مسلمان پر ایسی شہادت جس کا وہ اہل نہیں تو وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لے۔

۱۷۷۶۲..... جس نے جھوٹی شہادت دی اس پر اللہ کی لعنت ہے۔ اور جو دو آدمیوں کے درمیان ثالث (فیصلہ کرنے والا) بنا اور اس نے انصاف نہیں کیا تو اس پر بھی اللہ کی لعنت ہے۔ ابو سعید النقاش فی کتاب القضاة عن عبد اللہ بن جواد
۱۷۷۶۳..... جو شخص کسی قوم کے ساتھ چلا (اور اپنے افعال سے ان کو یہ باور کرایا) کہ وہ شاہد ہے (اور ان کے حق میں شہادت دے گا) حالانکہ وہ شاہد نہیں ہے تو پس وہ جھوٹا شاہد ہے۔ جس نے کسی جھگڑے میں بغیر علم کے کسی کی اعانت کی وہ اللہ کی ناراضگی میں رہے گا حتیٰ کہ اس سے باز آجائے اور مؤمن سے قتال (لڑائی) کرنا کفر ہے اور اس کو گالی دینا فسق ہے۔ السنن للبیہقی عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ
۱۷۷۶۴..... جھوٹے گواہ کے قدم قیامت کے دن اہل نہ سکیں گے حتیٰ کہ آگ اس کے لیے واجب کر دی جائے۔

ابو سعید النقاش عن انس رضی اللہ عنہ، السنن للبیہقی، مسند رک الحاکم عن ابن عمر رضی اللہ عنہ
۱۷۷۶۵..... جھوٹے شاہد کے قدم (قیامت کے روز اپنی جگہ سے) نہ ہلیں گے حتیٰ کہ وہ جہنم میں اپنا ٹھکانہ بنا لے۔

ابو سعید النقاش فی القضاة عن ابن عمر رضی اللہ عنہ
۱۷۷۶۶..... جھوٹی گواہی دینے والے کے قدم (اپنی جگہ سے) نہ ہلیں گے جب تک اس کے لیے جہنم کا حکم نہ دیدیا جائے۔

۱۷۷۶۷..... جھوٹے گواہ کے قدم نہ ہلیں گے جب تک اس کو جہنم کی خوشخبری نہ دے دی جائے۔
النقاش، ابن عساکر عنہ

کلام..... امام بیہقی نے مجمع الزوائد ۴/۲۰۰ پر اس روایت کی تخریج فرمائی اور فرمایا اس روایت کو امام طبرانی نے اوسط میں روایت کیا ہے۔ لیکن اس میں ایسے راوی ہیں جن کو میں نہیں جانتا۔

کتاب الشہادات..... قسم الافعال

فصل..... شہادت کے احکام اور آداب کے بارے میں

۱۷۷۶۸..... (مسند صدیق رضی اللہ عنہ) ابی الضحیٰ سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت معدی کرب رضی اللہ عنہ سے گواہی طلب کی اور فرمایا تو پہلا شخص ہے جس سے میں نے اسلام میں سب سے پہلے گواہی طلب کی۔ ابن سعد
۱۷۷۶۹..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے نکاح میں ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی کو بھی جائز قرار دیا۔ الدارقطنی فی الافراد

۱۷۷۷۰..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کافر، بچے اور غلام کی شہادت جائز ہے جبکہ وہ اس حالت میں شہادت نہ دیں۔ بلکہ کافر مسلمان ہونے کے بعد شہادت دے، بچہ بڑا ہونے کے بعد اور غلام آزاد ہونے کے بعد شہادت دے اور ادائیگی

شہادت کے وقت ان کا عادل ہونا بھی شرط ہے۔

ابن شہاب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ سنت (سے ثابت) ہے۔ مصنف عبدالرزاق

۱۷۷۱۔ ابو عثمان رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ جب ابو بکر رضی اللہ عنہ اور ان کے دو ساتھیوں نے حضرت مغیرہ بن شعبہ (گورنر) پر (زنا کی) گواہی دی تو چوتھے نمبر پر زیاد گواہی کے لیے سامنے آیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (الہامی بات) ارشاد فرمائی: ان شاء اللہ یہ آدمی صحیح گواہی ہی دے پائے گا۔ چنانچہ اس نے کہا: میں نے تیز تیز سانپوں کی آواز سنی اور بری مجلس دکھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا: کیا تو نے سلائی کو سرمہ دانی میں داخل ہوتا دیکھا؟ زیاد نے انکار میں جواب دیا۔ چنانچہ بقیہ (گواہ بھی جھوٹے پڑ گئے اور وہ چار شہادتوں کی تعداد پوری نہ کر سکے اس لیے) آپ رضی اللہ عنہ نے ان کو (تہمت کی سزا میں کوڑے مارنے کا) حکم دیا اور ان کو کوڑے مارے گئے۔

مصنف ابن ابی شیبہ، بخاری، مسلم

۱۷۷۲۔ زہری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: اہل عراق کا خیال ہے کہ حد لگے ہوئے (سزا یافتہ) کی شہادت (گواہی) جائز نہیں ہے۔ (سنو!) میں شہادت دیتا ہوں کہ مجھے فلاں شخص یعنی سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ نے خبر دی کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرمایا تھا کہ تم تو بہ کر لو تمہاری تو بہ قبول کی جائے گی۔

الشافعی، السنن لسعید بن منصور، ابن جریر، بخاری، مسلم

۱۷۷۳۔ ابن شہاب (زہری رحمۃ اللہ علیہ) سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے جب ان تین لوگوں پر حد تہمت جاری کی جنہوں نے حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ پر (جھوٹی) شہادت دی تھی، اس کے بعد آپ رضی اللہ عنہ نے ان تینوں سے تو بہ کرنے کو فرمایا۔ لہذا دو حضرات نے تو رجوع کر لیا (اور تو بہ کر لی، جس کے نتیجہ میں) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان دونوں کو مقبول الشہادت قرار دیا جبکہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے انکار کر دیا۔ (اس بناء پر کہ وہ اپنی شہادت کو سچا سمجھتے رہے) لہذا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو مردود الشہادۃ قرار دے دیا۔ الشافعی، عبدالرزاق، بخاری، مسلم

۱۷۷۴۔ محمد بن عبید اللہ ثقفی سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے یہ فرمان (شاہی گورنروں اور قاضیوں کو) لکھا کہ جس شخص کے پاس کوئی شہادت ہو اور اس نے حادثہ کو دیکھ کر اس وقت شہادت نہیں دی یا جب اس کو حادثہ کا علم ہوا تب اس نے شہادت نہیں دی۔ پھر (اگر کبھی وہ شہادت دیتا ہے) تو درحقیقت کینہ پروری کی وجہ سے شہادت دیتا ہے۔

مصنف عبدالرزاق، السنن لسعید بن منصور، بخاری، مسلم

۱۷۷۵۔ ابن شہاب (زہری رحمۃ اللہ علیہ) سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے نو مولود بچے کے رونے میں عورت کی

شہادت کو بھی جائز فرمایا۔ رواہ عبدالرزاق

۱۷۷۶۔ حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا:

ابو بکر، شبل بن معبد، نافع بن الحارث اور زیاد نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے اس بات کی گواہی دی (جو ان کے زعم میں) بصرہ میں حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ سے سرزد ہوئی تھی (یعنی زنا کی)۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے زیاد کے علاوہ بقیہ حضرات پر حد تہمت جاری کی۔ زیاد کو اس لیے چھوڑا کیونکہ انہوں نے شہادت مکمل نہیں دی تھی۔ رواہ ابن سعد

۱۷۷۷۔ ابن ابی ذئب سے مروی ہے کہ انہوں نے ابو جابر بیاضی سے ایک ایسے شخص کے بارے میں سوال کیا جو ایک مرتبہ ایک شہادت دے، دوبارہ اس کے خلاف شہادت دے؟ تو ایسے شخص کا کیا حکم ہے؟ ابو جابر بیاضی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: میں نے حضرت ابن المسیب رحمۃ اللہ علیہ سے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(جو شخص دو مختلف شہادتیں پیش کرے تم) اس کے پہلے قول کو تسلیم کرو۔ (صاحب کتاب مصنف عبدالرزاق) فرماتے ہیں: اس روایت کو ابن ابی ذئب سے جن لوگوں نے روایت کیا ہے اور مجھے یہ روایت بیان کی ہے ان کا آپس میں اختلاف ہے بعض حضرات کا کہنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ

نے ارشاد فرمایا: پہلے قوال کو لو۔ جبکہ بعض حضرات کا خیال ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے دوسرا قول تسلیم کرنے کا حکم دیا ہے۔ مصنف عبدالرزاق ۱۷۷۸۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے بازار میں ایک شخص کو یہ منادی (اعلان) کرنے کے لیے بھیجا کہ کسی خصم کی شہادت قبول ہے اور نہ ظننہ کی۔ پوچھا گیا: یا رسول اللہ! خصم کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: السجار لنفسہ یعنی اپنے (گناہوں کے ساتھ) اپنی جان پر ظلم کرنے والا۔ پوچھا گیا: اور ظننہ کیا ہے؟ فرمایا: متہم فی الدین یعنی جس کی دین داری کے بارے میں تہمت الزام ہو۔ مصنف عبدالرزاق ۱۷۷۹۔ ابن ابی ملیکہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ابن جدعان کے آزاد کردہ غلام ابن صہیب کہتے ہیں کہ لوگوں نے دو گھروں اور ایک حجرے کے بارے میں یہ دعویٰ کیا کہ یہ رسول اللہ ﷺ نے صہیب رضی اللہ عنہ کو عطا فرمائے تھے۔ مروان (حاکم) نے پوچھا: اس بات پر تمہارے پاس کوئی گواہ ہے؟ لوگوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا نام لیا۔ مروان نے آپ رضی اللہ عنہ کو بلایا آپ رضی اللہ عنہ نے اسی طرح شہادت دی کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ دو گھر اور ایک حجرہ صہیب رضی اللہ عنہ کو عطا کیا تھا۔ چنانچہ مروان نے آپ رضی اللہ عنہ کی شہادت پر اس کا فیصلہ کر دیا۔

مصنف عبدالرزاق

عورتوں کی گواہی کا مسئلہ

۱۷۷۸۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما کا ارشاد ہے: صرف عورتوں کی شہادت کسی مسئلہ میں جائز نہیں سوائے ایسے مسئلہ کے جن پر صرف عورتیں ہی مطلع ہو سکتی ہیں، یعنی عورتوں کی مخفی باتوں مثلاً حمل اور حیض وغیرہ کے بارے میں۔ مصنف عبدالرزاق

۱۷۷۸۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جب تمہارے پاس کسی سے متعلق کوئی شہادت ہو اور وہ تم سے اس کے بارے میں سوال کرے تو اس کو خبر دے دو۔ اور یوں نہ کہو کہ میں تو صرف امیر کے روبرو ہی شہادت پیش کروں گا بلکہ تم اس کو شہادت سنا دو شاید وہ اپنی بات سے رجوع کر لے یا محتاط ہو جائے۔ مصنف عبدالرزاق

۱۷۷۸۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص نے رسول اکرم ﷺ سے شہادت کے بارے میں سوال کیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم سورج کو دیکھتے ہو پس اس کے مثل واضح چیز پر شہادت دو یا چھوڑ دو۔ ابو سعید النقاش فی القضاة

۱۷۷۸۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک جھوٹی بات کی وجہ سے ایک آدمی کی شہادت کو مسترد فرما دیا۔ کلام:..... النقاش، اس میں نوح بن ابی مریم روایت کرتے ہیں ابراہیم الصائغ سے۔ اور یہ دونوں راوی متروک ہیں۔

۱۷۷۸۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: قسم گواہ کے ساتھ ہے۔ اگر اس (مدعی) کے پاس گواہ نہ ہو تو مدعی علیہ پر قسم ہوگی۔ جب وہ قابض ہو۔ پھر اگر مدعی علیہ قسم اٹھانے سے انکار کرے تو مدعی پر قسم ہوگی۔ رواہ بخاری، مسلم

فائدہ:..... یعنی جب کوئی شخص کسی پر کسی چیز کا دعویٰ کرے تو اس کے ذمے دو گواہ پیش کرنا واجب ہیں۔ اگر وہ صرف ایک گواہ پیش کرے گا تو وہ گواہ کے ساتھ دوسرے گواہ کی جگہ قسم اٹھائے گا۔ اور اگر دعویٰ کرنے والے کے پاس ایک گواہ بھی نہ ہو تو یعنی جس پر دعویٰ دائر کیا گیا ہے اور وہ اس دعویٰ سے انکار کرتا ہے وہ منکر قسم اٹھائے گا جبکہ وہ چیز اس کے قبضہ میں ہو۔ اگر مدعی علیہ منکر قسم اٹھانے سے انکار کرے تو پھر مدعی قسم اٹھائے گا اور

اس کی قسم پر فیصلہ صادر کیا جائے گا۔ الشافعی، بخاری، مسلم

۱۷۷۸۔ غنش رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ گواہ کے ساتھ قسم اٹھانے کو بھی ضروری قرار دیتے تھے۔

الشافعی، السنن للبیہقی

۱۷۷۸۔ جعفر بن محمد اپنے والد سے اور وہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ابو بکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم اجمعین ایک گواہ کی گواہی اور مدعی کی قسم کے ساتھ فیصلہ فرمایا کرتے تھے۔ رواہ السنن للبیہقی

۱۷۷۸۔ محمد بن صالح سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ گواہوں کو جدا جدا کر دیا کرتے تھے۔ تاکہ وہ ایک دوسرے کے ساتھ موافقت

نہ کر لیں۔ رواہ السنن للبیہقی

۱۷۷۸۸..... عاقرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ غیر محتون کی شہادت درست قرار نہ دیتے تھے۔ رواہ السنن للبیہقی
 ۱۷۷۸۹..... شععی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ (اپنے دور خلافت میں) بازار کی طرف نکلے
 وہاں ایک نصرانی کو دیکھا کہ آپ رضی اللہ عنہ کی زرہ فروخت کر رہا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنی زرہ پہچان لی اور فرمایا یہ تو میری زرہ ہے۔
 چلو میرے اور تمہارے درمیان مسلمانوں کا قاضی (حج) فیصلہ کرے گا۔ اس وقت مسلمانوں کے قاضی قاضی شریع تھے۔ امیر المؤمنین حضرت علی
 رضی اللہ عنہ کو دیکھا تو اپنی مسند قضاء سے اٹھ گئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنی جگہ بٹھایا اور خود ان کے سامنے نصرانی کے ساتھ کھڑے ہو گئے۔
 حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر میرا خصم (مخالف) مسلمان ہوتا تو میں اس کے ساتھ کھڑے میں ضرور کھڑا ہو جاتا۔ لیکن میں نے رسول
 اکرم ﷺ سے سنا ہے کہ ان لوگوں کے ساتھ نہ مصافحہ کرو، نہ سلام میں پہل کرو، نہ ان کے مریضوں کی عیادت کرو، نہ ان پر نماز جنازہ پڑھو اور ان کو
 تنگ راستوں میں چلنے پر مجبور کرو اور ان کو ذلیل کرو جیسے اللہ نے ان کو ذلیل کر رکھا ہے۔

اے شریع میرے اور ان کے درمیان فیصلہ کرو۔ حضرت شریع رحمۃ اللہ علیہ نے۔ نصرانی سے پوچھا: اے نصرانی تو کیا کہتا ہے؟ نصرانی بولا: میں
 امیر المؤمنین تو تو نہیں جھٹلاتا مگر زرہ میری ہی ہے۔ حضرت شریع رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہ کو فرمایا: آپ کو ان سے زرہ
 لینے کا حق نہیں جب تک آپ گواہ پیش نہ کریں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: شریع نے سچ کہا۔ نصرانی بولا: میں شہادت دیتا ہوں کہ یہ احکام
 انبیاء ہی کی طرف سے ملتے ہیں۔ دیکھو امیر المؤمنین اپنے قاضی کے پاس آتا ہے اور انہی کا قاضی انہی کے خلاف فیصلہ کرتا ہے۔ اے
 امیر المؤمنین! اللہ کی قسم! یہ زرہ آپ کی ہے۔ ایک مرتبہ کسی لشکر میں آپ کے پیچھے پیچھے ہولیا تھا۔ آپ کی یہ زرہ آپ کے میاں لے اونٹ پر سے
 کھسک کر نیچے گر گئی تھی اور میں نے اٹھائی تھی۔ اب میں (اسلام قبول کرتا ہوں اور) شہادت دیتا ہوں کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
 حضرت علی نے ارشاد فرمایا: جب تم مسلمان ہو گئے ہو تو یہ زرہ تمہاری ہوئی اور پھر آپ رضی اللہ عنہ نے اس کے علاوہ ایک عمدہ گھوڑا بھی اس نو مسلم کو
 بہ فرما دیا۔ رواہ البیہقی، ابن عساکر

۱۷۷۹۰..... شععی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ جنگ جمل میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی زرہ کھو گئی جو ایک شخص کو ل گئی اور اس نے فروخت کر
 ڈالی۔ وہ زرہ ایک یہودی شخص کے پاس دیکھی گئی۔ چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ قاضی شریع کے پاس اس کا فیصلہ لے کر گئے۔ حضرت علی رضی
 اللہ عنہ کے حق میں حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور آپ کے غلام قنبر نے شہادت پیش کی۔ قاضی شریع رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو
 فرمایا: مجھے حسن رضی اللہ عنہ کے بجائے کوئی اور گواہ پیش کیجئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم حسن کی شہادت کو ٹھکراتے ہو؟ قاضی شریع
 رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: نہیں، مگر میں نے آپ ہی سے سنا ہے کہ بیٹے کی شہادت باپ کے حق میں جائز نہیں۔ ابن عساکر

۱۷۷۹۱..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: بچے کی شہادت بچے پر اور غلام کی شہادت غلام پر جائز ہے۔ رواہ مسدد
 ۱۷۷۹۲..... اسود بن قیس اپنے بزرگوں سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے چوری کے معاملہ میں اندھے کی شہادت کو جائز قرار
 نہیں دیا۔ مصنف عبدالرزاق

عورت کی گواہی کا معتبر ہونا

۱۷۷۹۳..... عبد اللہ بن نجیح سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دایہ عورت کی شہادت کو نو مولود بچے کے رونے نہ رونے میں معتبر
 قرار دیا۔ مصنف عبدالرزاق، السنن لسعید بن منصور، السنن للبیہقی
 کلام:..... امام تہذیبی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو ضعیف قرار دیا ہے۔ کنز ج ۷ ص ۲۵۔
 ۱۷۷۹۴..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرمایا: طلاق، نکاح، حدود اور خون میں عورت کی شہادت جائز نہیں۔ اور صرف عورت کی

شہادت ایک درہم کے مسئلہ میں بھی جائز نہیں جب تک عورت کے ساتھ کوئی مرد نہ ہو۔ مصنف عبدالرزاق ۱۷۷۹۵ ابراہیم بن یزید تمیمی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے اپنی ایک زہرہ ایک یہودی کے پاس پائی جو اس نے اٹھالی تھی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو پہچان لیا اور فرمایا: یہ تو میری زہرہ ہے جو میرے خاکستری اونٹ سے گر گئی تھی۔ یہودی نے کہا: یہ میری زہرہ ہے اور میرے ہاتھ میں ہے۔ اور میرے اور تمہارے درمیان مسلمانوں ہی کا قاضی اس کا فیصلہ کرے گا۔ پس یہ لوگ قاضی شریح کے پاس آئے۔ قاضی شریح رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو آتے دیکھا تو اپنی جگہ سے اٹھ گئے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اس کی جگہ آکر بیٹھ گئے۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اگر میرا مخالف فریق مسلمان ہوتا تو میں اس کے ساتھ بیٹھتا، لیکن میں نے رسول اکرم ﷺ سے سنا ہے ارشاد فرمایا:

تم ان کے ساتھ ایک مجلس میں برابر نہ بیٹھو، ان کے مریضوں کی عیادت نہ کرو، ان کے جنازوں کی مشایعت نہ کرو، راستوں میں ان کو تنگ جگہ میں چلنے پر مجبور کرو۔ اگر وہ تم کو گالی دیں تو تم ان کو مارو، اگر وہ تم کو ماریں تو ان سے قتال کرو۔

پھر حضرت قاضی شریح رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: یا امیر المؤمنین آپ کیا چاہتے ہیں؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میری زہرہ میرے اونٹ سے گر گئی تھی جو اس یہودی نے اٹھالی ہے۔ پھر قاضی شریح رحمۃ اللہ علیہ نے یہودی سے پوچھا: اے یہودی تو کیا کہتا ہے؟ یہودی نے کہا: یہ میری زہرہ ہے اور میرے قبضہ میں ہے۔ پھر قاضی شریح نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کہا: اے امیر المؤمنین اللہ کی قسم! آپ سچ کہتے ہیں، یقیناً یہ آپ ہی کی زہرہ ہے۔ مگر پھر بھی آپ کو دو گواہ پیش کرنا ضروری ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے غلام قنبر اور اپنے بیٹے حسن رضی اللہ عنہ کو بلایا۔ دونوں نے یہ گواہی دی کہ یہ آپ رضی اللہ عنہ کی زہرہ ہے۔ قاضی شریح رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: (یا امیر المؤمنین) آپ کے غلام قنبر کی گواہی تو ہم درست تسلیم کر لیتے ہیں لیکن آپ کے بیٹے کی شہادت کو ہم تسلیم نہیں کرتے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے قاضی شریح کو فرمایا: تیری ماں تجھے روئے تم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ روایت سنا تے ہوئے نہیں سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا: حسن اور حسین اہل جنت کے جوانوں کے سردار ہیں؟ قاضی شریح رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: جی ہاں اللہ جانتا ہے۔ (یہ بات برحق ہے) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم میرے جنت کے سردار کی شہادت کو جائز قرار نہیں دیتے؟ قاضی شریح نے فیصلہ سنا تے ہوئے یہودی کو فرمایا: تم زہرہ لے لو۔ یہودی نے کہا: واہ! امیر المؤمنین میرے ساتھ مسلمانوں کے قاضی کے پاس آئے اور قاضی نے ان کے خلاف فیصلہ دیا اور امیر المؤمنین اس پر راضی ہیں۔ اے امیر المؤمنین! اللہ کی قسم! آپ سچ بولتے ہیں یہ زہرہ آپ کی ہے۔ آپ کے اونٹ سے گر گئی تھی جو میں نے اٹھالی تھی۔ میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں۔ "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" حضرت علی رضی اللہ عنہ نے وہ زہرہ سابق یہودی نو مسلم کو ہبہ کر دی اور سات سو درہم انعام عطا کیا۔ وہ نو مسلم ہمیشہ آپ کے ساتھ رہا حتیٰ کہ جنگ صفین میں آپ کے ہمراہ لڑتے ہوئے شہید ہو گیا۔

الحاکم فی الکنی، حلیۃ الاولیاء، ابن الجوزی فی الواعیات

کلام:..... یہ روایت ضعیف ہے اور اعمش بن ابراہیم کی حدیث ہے۔ حکیم اس کی روایت میں متفرد ہیں۔ قاضی شریح کی اولاد نے عن شریح عن علی کے واسطے سے اس کے مثل روایت نقل کی ہے۔

۱۷۷۹۶..... سعید بن المسیب حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے ایسے غلام اور ایسے نصرانی کے متعلق نقل کرتے ہیں جن کے پاس کوئی شہادت ہو پھر غلام آزاد ہو جائے اور نصرانی مسلمان ہو جائے تو ان کی شہادت جائز ہے اور مقبول ہے جب تک اس سے پہلے مسترد نہ کی جائے۔ سمویہ

۱۷۷۹۷..... امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی بلاغیات میں سے ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: قصص کی شہادت جائز ہے اور نہ ظنن کی۔ (مالک) دنساحت کے لیے دیکھئے روایت ۱۷۷۹۸۔

تزکیۃ الشہود (گواہوں پر جرح)

۱۷۷۹۸..... خرشہ بن الحر سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے سامنے ایک شہادت پیش کی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس شخص کو فرمایا: میں تجھے نہیں جانتا اور یہ بات تیرے لیے کوئی نقصان دہ بھی نہیں ہے کہ میں تجھے نہیں جانتا۔ ایسے کسی شخص کو پیش کرو جو تم کو جانتا ہو۔ حاضرین میں سے ایک شخص نے عرض کیا: میں اسی شخص کو جانتا ہوں۔ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے اس شخص سے پوچھا تم اس کے متعلق کیا بات جانتے ہو؟ آدمی نے عرض کیا: یہ صاحب عدل اور صاحب فضل انسان ہے۔ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیا یہ تمہارا اس قدر قریبی پڑوسی ہے کہ تم اس کی رات اور دن کی مصروفیات اور اس کے آنے اور جانے کو جانتے ہو؟ عرض کیا: نہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیا تم نے اس کے ساتھ درہم و دینار کا کوئی لین دین کیا ہے جس سے اس کا تقویٰ معلوم ہو؟ عرض کیا: نہیں۔ پوچھا: کیا اس کے ساتھ کوئی سفر کیا ہے جس سے اس کے عمدہ اخلاق سامنے آئے ہوں؟ عرض کیا: نہیں تب آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر تم اس کو نہیں جانتے۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے شہادت دینے والے کو فرمایا: ایسے شخص کو لاؤ جو تم کو جانتا ہو۔

(المخلص فی امالیہ، السنن للبیہقی)

جھوٹا گواہ

۱۷۷۹۹..... مکحول اور ولید بن ابی مالک سے مروی ہے، فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جھوٹے گواہ کے بارے میں اپنے عمال و کھاتہ داروں کو چالیس کوڑے مارے جائیں اس کے چہرے پر کالک لٹی جائے، اس کا سر گنجا کیا جائے، اس کو شہر میں پھرایا جائے اور پھر طویل مدت تک اس کو محبوس کر دیا جائے۔ مصنف عبدالرزاق مصنف ابن ابی شیبہ، السنن لسعد بن منصور، السنن للبیہقی

۱۷۸۰۰..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرمایا: کوئی شخص اسلام میں جھوٹی گواہی کی بناء پر ہرگز قید نہیں کیا جائے گا اور ہم صرف عادل شخص کی شہادت قبول کریں گے۔ مالک، عبدالرزاق، ابو عبید فی الغریب، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی

۱۷۸۰۱..... حضرت عبداللہ بن عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک جھوٹے گواہ کو پیش کیا گیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو دکھانے کے لیے ایک پورا دن رات تک اس کو روکے رکھا اور یہ فرماتے رہے کہ یہ فلاں شخص ہے جو جھوٹی گواہی دیتا ہے اس کو پہچان لو۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو کوڑے مارے پھر قید کر دیا۔ مسدد، السنن للبیہقی

۱۷۸۰۲..... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے جان بوجھ کر جھوٹی گواہی دینے والے پر لعنت فرمائی۔ النقاش

۱۷۸۰۳..... ایمن بن خرم سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ رسول اکرم ﷺ خطبہ ارشاد فرمانے کے لیے کھڑے ہوئے اور تین مرتبہ یہ ارشاد فرمایا: اے لوگو! جھوٹی گواہی اللہ کے ساتھ شرک کرنے کے مترادف ہے۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

فاجتنبوا الرجس من الاوثان واجتنبوا قول النور. الحج: ۳۰

سو بچو بتوں کی گندگی سے اور بچو جھوٹ کی بات سے۔ مسند احمد، ترمذی، البغوی، ابن قانع، ابونعیم

کلام:..... امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ روایت ضعیف ہے اور ہم ایمن بن خرم کا رسول اکرم ﷺ سے سماع ثابت ہونا نہیں جانتے۔ کنز ج ۷ ص ۲۹۔

۱۷۸۰۴..... علی بن الحسین (امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ) سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جب کسی جھوٹے گواہ کو پکڑ لیتے تو اس کو اس کے خاندان کے پاس بھیجتے اور یہ اعلان کروا دیتے یہ جھوٹا گواہ ہے اس کو پہچان لو اور دوسروں کو بھی بتا دو پھر آپ اس کا راستہ چھوڑ دیتے۔

شعب الایمان للبیہقی

کتاب الشریکۃ..... از قسم الافعال

۱۷۸۰۵..... (مسند صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ) امام زہری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ان سے ایک ایسے شخص کے بارے میں سوال کیا گیا جو اپنے بیٹے کے ساتھ کسی مال میں شریک ہو اور وہ اپنے بیٹے کو کہے:

میرے اور تمہارے درمیان جو مال مشترک ہے اس میں سے سو دینار میں تم کو دیتا ہوں۔ امام زہری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ایسے شخص کے بارے میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ فیصلہ فرمایا: کہ یہ جائز نہیں حتیٰ کہ وہ سارا مال جمع کر لے اور پھر (تقسیم کر کے) جدا ہو جائے۔

مصنف عبدالرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ

الکتاب الثالث..... من حرف الشین

الشمائل

عادات مبارکہ نبی کریم ﷺ جن کو امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب جامع صغیر میں ذکر فرمایا۔

از قسم الاقوال

اس میں چار ابواب ہیں۔

باب اول..... نبی کریم ﷺ کے حلیہ (صورت مبارکہ وغیرہ) کے بیان میں

۱۷۸۰۶..... رسول اللہ ﷺ گورے، خوبصورت اور میانہ رو جسم کے مالک تھے۔ مسلم، ترمذی فی الشمائل عن ابی الطفیل
۱۷۸۰۷..... رسول اکرم ﷺ اپنی ذات میں شاندار اور لوگوں کے نزدیک بھی شاندار اور عظیم ترین انسان تھے۔ آپ کا رخ زیبا چودھویں کے چاند کی طرح چمکتا تھا۔ میانہ قد سے قدرے طویل قامت تھے اور لائے قد والے کی طرح نہ تھے۔ سراقہ بڑا اور مناسب تھا۔ سر کے بال گھنے اور قدرے گھنگھریالے تھے۔ اگر سر کے بالوں میں از خود سہولت مانگ نکل آئی تو نکال لیتے ورنہ جب کنگھی میسر ہوتی تو اس وقت نکالتے۔ آپ کے سراقہ کے بال زیادہ سے زیادہ کانوں کی لو سے متجاوز تھے۔ آپ کا رنگ نہایت چمکدار تھا۔ کشادہ پیشانی کے مالک تھے۔

آپ کی ابروئیں باریک، لمبی، بالوں سے بھری ہوئیں اور ایک دوسرے سے جدا تھیں۔ دونوں ابروؤں کے درمیان ایک رگ تھی جو غصہ کے وقت پھڑکتی تھی، آپ کی ناک بلندی مائل تھی۔ اس سے ایک نور اور (روشنی) بلند ہوتی تھی۔ (درحقیقت وہ روشنی ناک کی اپنی چمک دمک تھی) جس کی وجہ سے ناک بلند محسوس ہوتی تھی۔ آپ کی ریش مبارک گھنی تھی۔ آپ کے رخسار مبارک نرم تھے گوشت لٹکے ہوئے نہ تھے۔ آپ کا دہن مناسب کشادہ تھا۔ آپ کے سامنے کے دندان مبارک باریک آبدار اور قدرے کھلے کھلے تھے، سینے سے ناف تک بالوں کی ایک باریک لکیر تھی۔ آپ کی گردن مبارک خوبصورتی میں خالص چاندی کی جیسی گردن تھی۔ آپ کے تمام اعضاء مناسب، پر گوشت اور گٹھے ہوئے تھے۔

آپ ﷺ کا شکم مبارک سینے کے برابر تھا اور آپ کا سینہ چوڑا اور کاندھے مبارک بڑے اور فراخ تھے۔ آپ کے جوڑے پر گوشت، مضبوط، بالوں سے عاری اور خوبصورت تھے۔ لبہ (سینے پر ہار پڑنے کی جگہ) سے ناف تک بالوں کا ایک باریک خط تھا۔ اس کے علاوہ پستان اور شکم مبارک بالوں سے صاف تھا۔

بازو اور شانے مبارک پر بال تھے۔ اونچا سینا تھا۔ کلائیوں دراز تھیں۔ کشادہ ہتھیلیاں تھیں۔ دونوں ہاتھ اور پاؤں پر گوشت تھے۔ انگلیاں مناسب لمبی تھیں۔ پاؤں کے پنجوں اور ایڑیوں کے درمیان کی جگہ شگاف تھا چلتے وقت زمین پر یہ حصہ نہ پڑتا تھا۔ یعنی تلوے گہرے تھے۔ دونوں پاؤں یوں ہموار اور صاف شفاف تھے کہ پانی ان پر ٹھہرتا نہیں تھا۔ جب آپ چلتے تو قدم مبارک قوت سے اکھاڑتے تھے اور گویا جھکتے ہوئے قدم مبارک اٹھاتے تھے۔ آہستہ اور نرمی کے ساتھ چلتے تھے۔ کشادہ کشادہ قدم اٹھاتے تھے۔ جب آپ چلتے تو گویا بلندی سے پستی کی طرف اتر رہے ہیں۔ جب آپ کسی طرف متوجہ ہوتے تو کن انکھیوں سے نہیں بلکہ پورے سراپا کے ساتھ متوجہ ہوتے تھے۔ آپ کی نظریں پست رہتی تھیں۔ آسمان سے زیادہ زمین کی طرف نظریں زیادہ مرکوز رہتی تھیں۔ آپ کا زیادہ دیکھنا صرف ملاحظہ فرمانا ہوتا تھا۔ (یعنی گھور کر مسلسل نہ دیکھتے تھے) آپ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے آگے نہ چلتے تھے اور جو آپ کو ملتا آپ سلام میں پہل کرتے تھے۔

ترمذی فی الشمال، الکبیر للطبرانی، شعب الایمان للبیہقی عن ہندبن ابی ہالہ
۱۷۸۰۸..... حضور ﷺ گوری رنگت کے مالک تھے گویا چاندی سے ڈھالے گئے ہیں۔ اور بال مبارک آپ کے گھنگھریالے تھے۔

ترمذی فی الشمال عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
۱۷۸۰۹..... حضور اقدس ﷺ مائل بہ سرخی گوری رنگت والے تھے۔ آپ کی آنکھوں کی پتلی انتہائی سیاہ اور دراز چمکیں تھیں۔

البیہقی فی الدلائل عن علی رضی اللہ عنہ
۱۷۸۱۰..... آپ ﷺ صاف شفاف گوری رنگت مائل بہ سرخی والے تھے۔ آپ کا سر اقدس بڑا اور خوبصورت تھا، چمکدار پیشانی اور ابروؤں کے درمیانی کشادگی اور دراز چمکیوں کے ساتھ حسین چہرے کے مالک تھے۔ البیہقی عن علی رضی اللہ عنہ

۱۷۸۱۱..... حضور اقدس ﷺ سب سے زیادہ حسین اور خوبصورت اور سب سے زیادہ اچھے اخلاق کے مالک تھے۔ نہ بہت زیادہ لمبے اور نہ پست قدم تھے۔ (بلکہ لوگوں کے درمیان چلتے ہوئے معجزانہ طور پر سب سے زیادہ وجہ اور قد آور معلوم ہوتے تھے)۔ بخاری، مسلم عن البراء رضی اللہ عنہ

۱۷۸۱۲..... حضور اقدس فدائے ابی وامی ﷺ سب سے اچھے چال ڈھال والے تھے۔ ابن سعد عن عبد اللہ بن بریدہ مرسلًا

۱۷۸۱۳..... حضور اکرم ﷺ تمام انسانوں میں سب سے زیادہ عمدہ اخلاق کے مالک تھے۔ مسلم، ابو داؤد عن انس رضی اللہ عنہ

۱۷۸۱۴..... حضور اقدس ﷺ سب سے زیادہ حسین، سب سے زیادہ سخی اور سب سے زیادہ بہادر تھے۔

بخاری، مسلم، ترمذی، ابن ماجہ عن انس رضی اللہ عنہ

رسول اللہ ﷺ سب سے بااخلاق تھے

۱۷۸۱۵..... حضور اقدس ﷺ سب سے زیادہ اچھی صفات والے اور سب سے زیادہ حسن و جمال والے تھے۔ مائل بہ درازی میانہ قدم والے تھے۔ دونوں شانوں کے درمیان کشادگی والے اور نرم و خوبصورت رخساروں والے تھے۔ آپ کے بال مبارک انتہائی سیاہ اور آنکھیں سرگیں اور دراز چمکیوں والی تھیں۔ جب آپ چلتے تو پورے قدموں کے ساتھ چلتے اور جلدی کی وجہ سے آدھا پاؤں نہ دیکھتے تھے۔ جب شانہ مبارک سے چادر اتارتے تو لگتا گویا چاندی کا جسم کھل گیا ہو۔ جب آپ ہنستے تو دندان مبارک چمکتے تھے۔ البیہقی فی الدلائل عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۷۸۱۶..... حضور اقدس ﷺ فدائے ابی وامی و دلیہای چمکدار صاف شفاف رنگت کے مالک تھے۔ آپ کا پسینہ موتیوں کی مانند چمکتا تھا۔ جب آپ چلتے گویا قدرے جھکتے ہوئے نیچے کو اتر رہے ہیں۔ مسلم عن انس رضی اللہ عنہ

۱۷۸۱۷..... حضور اقدس ﷺ کنواری لڑکی سے زیادہ ہا حیا تھے، جس قدر وہ اپنے پردے میں شرم و حیا کی پیکر ہوتی ہے اس سے زیادہ حیا رکھنے والے تھے۔ مسند احمد، بخاری، مسلم، ابن ماجہ عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۷۸۱۸..... حضور اکرم ﷺ لوگوں کی تکلیف پر سب سے زیادہ صبر کرنے والے تھے۔ ابن سعد عن اسماعیل بن عباس مرسلًا

۱۷۸۱۹..... حضور ﷺ کے سامنے کے دانت قدرے کشادہ (اور آبدار) تھے۔ جب آپ کلام کے لیے لب وافر ماتے تو یوں محسوس ہوتا گویا آپ کے دانتوں کے درمیان سے نور کی کرنیں پھوٹ رہی ہیں۔ ترمذی فی الشمائل، الکبیر للطبرانی، البیہقی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۷۸۲۰..... حضور اقدس ﷺ سے اچھی داڑھی اور مونچھ والے تھے۔ الکبیر للطبرانی عن العلاء بن خالد

۱۷۸۲۱..... حضور اقدس ﷺ کی مہر نبوت آپ کی کمر مبارک میں گوشت کا ابھرا ہوا ایک حصہ تھی۔

ترمذی فی الشمائل عن ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ

۱۷۸۲۲..... حضور اقدس ﷺ کی مہر نبوت گوشت کا ابھرا ہوا ایک سرخ ٹکڑا تھا جو کبوتری کے انڈے کی مانند تھا۔

ترمذی عن جابر بن سمرة رضی اللہ عنہ

۱۷۸۲۳..... حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام قوم میں درمیانہ قد و قامت کے مالک تھے، نہ بہت لمبے اور نہ بہت پست قامت تھے۔ چمکتی ہوئی صاف شفاف رنگت والے تھے، نہ بالکل چٹے سفید اور نہ گندم گوں سانولے تھے۔ آپ کے بال سخت ٹھنکھریا لے بھی نہ تھے اور نہ بالکل سیدھے تھے۔ (بلکہ کسی قدر ٹھنکھریا لے خمدار تھے)۔ بخاری، مسلم، ترمذی، عن انس رضی اللہ عنہ

۱۷۸۲۴..... آپ ﷺ چوڑے اور دراز بازوؤں والے تھے آپ کے شانے چوڑے چکے تھے اور آپ کی آنکھوں کی پلکیں دراز تھیں۔

البیہقی عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

۱۷۸۲۵..... آپ ﷺ باریک پنڈلیوں والے تھے۔ ترمذی، مستدرک الحاکم عن جابر بن سمرة رضی اللہ عنہ

۱۷۸۲۶..... آپ ﷺ کی ڈاڑھی مبارک کے بال گھنے اور گنجان تھے۔ مسلم عن جابر بن سمرة رضی اللہ عنہ

۱۷۸۲۷..... حضور اکرم ﷺ کا چہرہ مبارک آفتاب اور ماہتاب کی مانند چمکتا تھا، آپ ﷺ کا چہرہ اقدس گول (اور کتابی) تھا۔

مسلم عن جابر بن سمرة رضی اللہ عنہ

۱۷۸۲۸..... حضور ﷺ کو پسینہ زیادہ آتا تھا۔ مسلم عن انس رضی اللہ عنہ

۱۷۸۲۹..... حضور ﷺ کے بال کانوں تک لمبے تھے۔ ترمذی فی الشمائل، ابن ماجہ عن عائشة رضی اللہ عنہا

۱۷۸۳۰..... حضور ﷺ کا بڑھا پا تقریباً بیس بالوں تک محدود تھا۔ ترمذی فی الشمائل، ابن ماجہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۷۸۳۱..... حضور ﷺ (خوبصورتی کی حد تک) بڑے سر اور بڑے ہاتھوں اور قدموں والے تھے۔ بخاری عن انس رضی اللہ عنہ

۱۷۸۳۲..... حضور ﷺ کا وہانہ اقدس مناسب حد تک بڑا تھا۔ آپ کی آنکھوں کی سفیدی انتہائی سفید اور قدرے مائل بہ سرخی تھی اور آپ کی ایڑیاں پتلی اور سبک رو تھیں۔ مسلم، ترمذی عن جابر رضی اللہ عنہ بن سمرة

۱۷۸۳۳..... حضور ﷺ مناسب اور بڑے سروا لے اور گنجان داڑھی والے تھے۔ البیہقی عن علی رضی اللہ عنہ

دوسرا باب..... عبادت سے متعلق عادات نبویہ کا بیان

اس باب میں چھ فصلیں ہیں

پہلی فصل..... طہارت اور اس کے متعلقات کے بیان میں

۱۷۸۳۴..... حضور اکرم ﷺ کا جب وضو فرمایا لیتے تو ایک چلو پانی لے کر اپنی شرمگاہ پر چھڑک لیتے تھے۔

مسند احمد، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، مستدرک الحاکم عن الحکم بن سفیان

۱۷۸۳۵..... حضور نبی کریم ﷺ جب وضو فرماتے تو موضع سجود (جن اعضاء پر سجدہ ہوتا ہے ان) کو پانی کے ساتھ خوب فضیلت دیتے یعنی ان پر

خوب پانی بہاتے تھے۔ (اسراف کی حد سے بچتے ہوئے۔ الکبیر للطبرانی عن الحسن، مسند ابی یعلیٰ عن الحسن رضی اللہ عنہ

۱۷۸۳۶۔۔۔۔۔ جب آپ ﷺ وضو فرماتے تو اپنی انگلیوں کو (ہاتھ دھوتے وقت) ہلا لیتے تھے۔ ابن ماجہ عن ابی رافع

۱۷۸۳۷۔۔۔۔۔ جب آپ ﷺ وضو فرماتے تو اپنی کہنیوں پر پانی گھماتے تھے۔ الدارقطنی عن جابر رضی اللہ عنہ

فائدہ:۔۔۔۔۔ یعنی چلو میں پانی لے کر چلو کو اوپر اٹھا کر پانی نیچے بازو پر گراتے تھے جس سے پانی کہنیوں پر گھوم کر گرتا تھا۔ واللہ اعلم بالصواب۔

۱۷۸۳۸۔۔۔۔۔ حضور اکرم ﷺ جب وضو فرماتے تو پانی کے ساتھ اپنی ڈاڑھی مبارک کا خلال کرتے تھے۔

مسند احمد، مستدرک الحاکم عن بلال رضی اللہ عنہ، ابن ماجہ، مستدرک الحاکم عن انس رضی اللہ عنہ، الکبیر للطبرانی عن ابی

امامہ وعن ابی الدرداء عن ام سلمة، الاوسط للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۷۸۳۹۔۔۔۔۔ حضور اکرم ﷺ جب وضو فرماتے تو ایک چلو پانی لے کر زخرف کی طرف سے ڈاڑھی مبارک میں ڈال کر خلال کرتے اور فرماتے تھے

مجھے میرے پروردگار نے ایسا ہی حکم دیا ہے۔ ابو داؤد، مستدرک الحاکم، عن انس رضی اللہ عنہ

۱۷۸۴۰۔۔۔۔۔ حضور اکرم ﷺ جب وضو فرماتے تھے تو اپنے رخساروں کو کسی قدرے رگڑتے اور پھر انگلیاں پھیلا کر ڈاڑھی کے نیچے سے خلال

فرماتے تھے۔ ابن ماجہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۷۸۴۱۔۔۔۔۔ حضور اکرم ﷺ جب وضو فرماتے تو پھر (گھر ہی میں) دو رکعت نماز ادا کر کے نماز (پڑھانے) نکل جاتے تھے۔

ابن ماجہ عن عائشة رضی اللہ عنہا

۱۷۸۴۲۔۔۔۔۔ حضور ﷺ جب وضو فرماتے تو (آخر میں پاؤں دھوتے وقت) چھنگلیاں (انگلیوں کی سب سے چھوٹی انگلی) کو پاؤں کی انگلیوں کے

درمیان رگڑتے تھے۔ ابو داؤد، ترمذی، ابن ماجہ عن المستورد

۱۷۸۴۳۔۔۔۔۔ حضور ﷺ وضو فرماتے کے بعد اپنے کپڑے (رومال وغیرہ) کے پلو کے ساتھ چہرہ صاف کر لیتے تھے۔

ترمذی عن معاذ رضی اللہ عنہ

کلام:۔۔۔۔۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب الطہارت باب فی التمدل بعد الوضوء، رقم ۵۲ پر اس روایت کو تخریج فرمایا اور اس کے بعد

فرمایا ہذا حدیث غریب و اسنادہ ضعیف۔ یہ حدیث ضعیف ہے اور اس کی سند ضعیف ہے۔

۱۷۸۴۴۔۔۔۔۔ حضور ﷺ کے پاس ایک کپڑے کا ٹکڑا تھا (رومال کی مانند) وضو کے بعد اس کے ساتھ اعضاء صاف کر لیتے تھے۔

ترمذی، مستدرک الحاکم عن عائشة رضی اللہ عنہا

کلام:۔۔۔۔۔ ترمذی کتاب الطہارۃ باب رقم ۴۰ و رقم الحدیث ۵۳ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ روایت ضعیف ہے اس میں سلیمان بن

ارقم (ضعیف) راوی ہے۔

۱۷۸۴۵۔۔۔۔۔ حضور ﷺ اپنی طہارت میں کسی پرکھی نہ کرتے تھے (کہ دوسرا پانی وغیرہ ڈالے اور آپ وضو کرتے جائیں) اور نہ اپنے صدقے میں

کسی پر بھروسہ کرتے بلکہ از خود صدقہ کیا کرتے تھے۔ ابن ماجہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۷۸۴۶۔۔۔۔۔ حضور ﷺ آگ پر پکے ہوئے کھانے کو تناول فرماتے پھر وضو کیے بغیر (پہلے وضو کے ساتھ) نماز ادا فرماتے تھے۔

الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

ہر کام کو دائیں طرف سے شروع کرنا

۱۷۸۴۷۔۔۔۔۔ حضور ﷺ طہارت میں، جوتا پہننے میں، سواری سے اترنے چڑھنے میں اور غرض ہر کام میں دائیں طرف کو مقدم کرنے کو پسند کرتے تھے۔

مسند احمد، مسلم، بخاری، مسلم، ترمذی، ابن ماجہ، نسائی، ابو داؤد عن عائشة رضی اللہ عنہا

- ۱۷۸۳۸ حضور ﷺ بلی کے لیے پانی کا برتن نیز ہا کر دیتے تھے۔ بلی پانی پی لیتی تو آپ بچے ہوئے پانی کے ساتھ وضو کرتے تھے۔
- ۱۷۸۳۹ حضور اکرم ﷺ صفر (ایک پودا جس کے پتے خس کی مانند ہوتے ہیں) سے رنگے ہوئے برتن میں وضو کرنے کو پسند فرماتے تھے۔
ابن سعد عن زینب بنت جحش
- ۱۷۸۵۰ حضور اقدس ﷺ اپنی کسی بیوی کا بوسہ لے لیتے پھر بغیر وضو کے نماز ادا فرما لیتے تھے۔
مسند احمد، ابو داؤد، نسائی عن عائشة رضی اللہ عنہا
- ۱۷۸۵۱ حضور ﷺ وضو کے بعد اپنے کپڑے کے پلو کے ساتھ چہرہ مبارک پونچھ لیتے تھے۔ الکبیر للطبرانی عن معاذ رضی اللہ عنہ
- ۱۷۸۵۲ حضور ﷺ (بغیر ٹیک بیٹھے بیٹھے) اس قدر سو جاتے کہ منہ سے (خراٹے کی مانند) پھونکنے کی آواز آتی پھر کھڑے ہو کر بغیر وضو کے نماز ادا فرما لیتے تھے۔ مسند احمد عن عائشة رضی اللہ عنہا
- ۱۷۸۵۳ حضور ﷺ ہر نماز کے وقت (تازہ) وضو فرمایا کرتے تھے۔ مسند احمد، بحاری عن انس رضی اللہ عنہ
- ۱۷۸۵۴ حضور ﷺ آگ پر یکے ہوئے کھانے کو تناول فرمانے کے بعد وضو کرتے تھے۔ الکبیر للطبرانی عن ام سلمة
- فائدہ: ... یعنی ہاتھ دھوتے اور تکی کرتے نہ کہ پورا وضو فرماتے تھے۔ والد علم بالصواب۔ یا پہلے زمانے میں مامست النار سے وضو کمال فرماتے تھے لیکن بعد میں یہ حکم منسوخ ہو گیا۔ اور مامست النار سے وضو نہ کرنے کا عمل آخر تک رکھا۔
- ۱۷۸۵۵ حضور ﷺ وضو فرماتے پھر اپنی کسی بیوی کا بوسہ بھی لے لیتے تو بغیر وضو کے نماز پڑھ لیتے تھے۔
مسند احمد عن عائشة رضی اللہ عنہا
- ۱۷۸۵۶ حضور ﷺ راستے کی گندگیوں پر پاؤں پڑنے سے وضو نہ فرماتے تھے۔ الکبیر للطبرانی عن ابی امامہ
- فائدہ: ... کوئی گندگی کپڑوں یا جسم وغیرہ پر لگ جائے تو اس سے وضو نہیں ٹوٹتا بلکہ اس کو دھونا صاف کرنا ضروری ہے۔
- ۱۷۸۵۷ حضور اکرم ﷺ ایک ایک، دو دو اور تین تین مرتبہ وضو کرتے تھے ہر ایک طریقہ اپناتے تھے۔ الکبیر للطبرانی عن معاذ رضی اللہ عنہ
- فائدہ: ... یعنی کبھی اعضا، وضو صرف ایک ایک مرتبہ دھوتے اور کبھی دو دو اور کبھی تین تین مرتبہ دھوتے تھے۔ اس سے زائد اسراف ہے۔
- ۱۷۸۵۸ حضور ﷺ جب مسواک کر لیتے تو حاضرین میں سے سن رسیدہ کو مسواک عطا فرماتے اور جب اپنا جھوٹا دودھ پانی وغیرہ کسی کو دیتے تو دائیں طرف والے کو ترجیح دیتے۔
- ۱۷۸۵۹ حضور ﷺ جب اپنے گھر میں داخل ہوتے تو مسواک کرنے کے ساتھ پہل فرماتے تھے۔
مسلم، ابو داؤد، نسائی، اس ماجہ عن عائشة رضی اللہ عنہا
- ۱۷۸۶۰ حضور ﷺ وضو کے بچے ہوئے پانی کے ساتھ مسواک فرمایا کرتے تھے۔ مسند ابی یعلیٰ عن انس رضی اللہ عنہ
- ۱۷۸۶۱ آپ ﷺ مایہ اسوۃ و السلام (دانتوں پر) عرضا مسواک فرماتے (یعنی ایک باجھ سے دوسری باجھ کی طرف مسواک کیجئے تھے نہ کہ اوپر سے نیچے کی طرف) اور آپ (پانی وغیرہ) چسپی چسپی پیتے تھے۔ تین مرتبہ دوران نوش سانس لیتے تھے اور فرماتے تھے: یہ زیادہ خوشسوار اور اچھا ہے۔
الغوی، ابن قانع، الکبیر للطبرانی، ابن السنی، ابو نعیم فی الطب، عن بہز، شعب الایمان للبیہقی عن ربیعہ بن اکثم

گندگی کو دور کرنا

آپ ﷺ زخربوئی کی ساتھ منیٰ و اتار دیتے تھے پھر اس کپڑے میں نماز پڑھ لیتے تھے۔ اور خشک منیٰ کو کھرج کر اس کپڑے میں نماز پڑھ لیتے تھے۔
مسند احمد عن عائشة رضی اللہ عنہا

غسل

۱۷۸۶۳... حضور ﷺ ایک صاع (ساڑھے تین سیر پانی) کے ساتھ غسل فرمایا کرتے تھے اور ایک مد (دو رطل اہل عراق کے نزدیک ایک رطل اور ایک تہائی رطل اہل حجاز کے نزدیک۔ خلاصہ کلام تقریباً ایک سیر پانی سے کچھ کم) کے ساتھ وضو فرمایا کرتے تھے۔

بخاری، مسلم، ابوداؤد عن انس رضی اللہ عنہ

۱۷۸۶۴... حضور ﷺ غسل کے بعد وضو نہیں فرمایا کرتے تھے۔

(مسند احمد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، مستدرک الحاکم عن عائشة رضی اللہ عنہا)

ترمذی حسن صحیح ہے۔

۱۷۸۶۵... (بیوی سے مباشرت کے وقت محض) شرم گاہوں کے بل جانے سے بھی غسل فرمایا کرتے تھے۔ الطحاوی عن عائشة رضی اللہ عنہا

بیت الخلاء اور اس کے آداب

۱۷۸۶۶... حضور ﷺ جب قضاء حاجت کا ارادہ فرماتے تو دو رنکل جاتے تھے۔

ابن ماجہ عن بلال بن الحارث، مسند احمد، نسائی، ابن ماجہ عن عبدالرحمن بن ابی قراہ

۱۷۸۶۷... حضور ﷺ قضاء حاجت کا ارادہ فرماتے تو جب تک زمین کے قریب نہ ہو جاتے کپڑا نہ اٹھاتے تھے۔

ابوداؤد، ترمذی عن انس رضی اللہ عنہ وعن ابن عمر رضی اللہ عنہ، الاوسط للطبرانی عن جابر رضی اللہ عنہ

کلام:..... ابوداؤد نے کتاب الطہارت باب کیف التکشف عند الحاجة رقم ۱۴۴ پر اس کو تخریج فرمایا اور ارشاد فرمایا یہ روایت ضعیف ہے۔ اور مسل۔

۱۷۸۶۸... حضور اکرم ﷺ جب پیشاب کرنے کا ارادہ فرماتے اور سخت زمین پر آجاتے تو لکڑی لے کر زمین کھود کھود کر نرم کر لیتے پھر اس میں پیشاب کرتے۔ (تا کہ پھینکیں نہ اڑیں)۔ ابوداؤد فی مراسیلہ والحارث عن طلحة بن ابی قنان مرسلًا

۱۷۸۶۹... حضور ﷺ جب بیت الخلاء سے نکلتے تو فرماتے: غفرانک (اے اللہ میں تیری مغفرت کا طلبگار ہوں)۔

مسند احمد، ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، صحیح ابن حبان، مستدرک الحاکم عن عائشة رضی اللہ عنہا

۱۷۸۷۰... حضور ﷺ جب (قضاء حاجت کے بعد) خلاء سے نکلتے تو یہ دعا پڑھتے:

الحمد لله الذي اذهب عني الاذى وعافاني.

تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جس نے مجھ سے گندگی دور کی اور مجھے عافیت بخشی۔

ابن ماجہ عن انس رضی اللہ عنہ، نسائی عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۱۷۸۷۱... حضور ﷺ قضاء حاجت کر کے نکلتے تو یہ دعا (بھی) پڑھتے تھے:

الحمد لله الذي احسن الي في اوله و آخره.

تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جس نے میرے ساتھ اول میں بھی اور آخر میں اچھائی اور خیر کا معاملہ کیا۔ ابن السنی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۷۸۷۲... حضور ﷺ جب بیت الخلاء جانے کا ارادہ فرماتے تو انگلی (جس پر محمد رسول اللہ کندہ تھا) نکال کر رکھ دیتے تھے۔

ابن ماجہ، ابوداؤد، نسائی، ترمذی، ابن حبان عن انس رضی اللہ عنہ

۱۷۸۷۳... حضور ﷺ جب بیت الخلاء جانے کا ارادہ فرماتے تو یہ دعا پڑھتے:

اللهم انى اعوذ بك من الخبث والخبائث .

اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں خبیث جنوں اور جنیوں سے۔

مسند احمد، بخاری، مسلم، ابو داؤد، ابن ماجہ، نسائی، ترمذی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۷۸۷۴۔ حضور ﷺ بیت الخلاء میں جانے کا ارادہ فرماتے تو یہ دعا پڑھتے:

بسم الله اللهم انى اعوذ بك من الخبث والخبائث . مصنف ابن ابی شیبہ

۱۷۸۷۵۔ حضور ﷺ جب بیت الخلاء جانے کا ارادہ فرماتے تو یہ دعا پڑھتے:

اللهم انى اعوذ بك من الرجس النجس الخبيث المخبث الشيطان الرجيم .

اے اللہ میں گندے ناپاک، نجفی خبیث شیطان مردود سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

ابو داؤد فی مراسیلہ عن الحسن مرسلًا، ابن السنی عن انس رضی اللہ عنہ، ابو داؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ عن بریدہ مرسلًا

۱۷۸۷۶۔ حضور اکرم ﷺ جب بیت الخلاء جاتے تو جوتے پہن لیتے اور سر مبارک ڈھانپ لیتے تھے۔

ابن سعد عن حبيب بن صالح مرسلًا

۱۷۸۷۷۔ جب آپ بیت الخلاء داخل ہوتے تو یہ دعا پڑھتے:

اللهم انى اعوذ بك من الرجس النجس الخبيث المخبث الشيطان الرجيم

اور جب بیت الخلاء سے نکلتے تو یہ دعا پڑھتے:

الحمد لله الذى اذاقنى لذته وابقى فى قوته واذهب عنى اذاه

تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جس نے کھانے کی لذت چکھائی اس کی قوت مجھ میں باقی رکھی اور اس کی گندگی مجھ سے دور کر دی۔

ابن السنی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۷۸۷۸۔ جب آپ خلاء میں داخل ہوتے تو یہ کلمہ پڑھتے: يا ذا الجلال . ابن السنی عن عائشة رضی اللہ عنہا

۱۷۸۷۹۔ جب قضائے حاجت کا ارادہ فرماتے تو دو رکعت پڑھتے۔

ترمذی، ابو داؤد، نسائی، ابن ماجہ مستدرک الحاکم عن المغیرة قال الترمذی حسن صحيح

۱۷۸۸۰۔ حضور ﷺ قضائے حاجت کے لیے یونہی جگہ تلاش کرتے تھے جس طرح سفر میں پڑاؤ ڈالنے کے لیے تلاش کرتے تھے۔

الاوسط للطبرانی عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

۱۷۸۸۱۔ حضور ﷺ اپنی مقعد کو تین مرتبہ دھوتے تھے۔ ابن ماجہ عن عائشة رضی اللہ عنہا

۱۷۸۸۲۔ حضور ﷺ حاجت کے لیے بلند جگہ یا کھجور کے جھنڈ کا پردہ زیادہ پسند فرماتے تھے۔

مسند احمد، مسلم، ابو داؤد، ابن ماجہ عن عبد الله بن جعفر

تیمم

۱۷۸۸۳۔ حضور ﷺ پاک مٹی کے ساتھ تیمم فرماتے تھے اور ہاتھوں اور منہ کے مسح میں ایک مرتبہ سے زیادہ شرب نہیں مارتے تھے۔

الكبير للطبرانی عن معاذ رضی اللہ عنہ

۱۷۸۸۴۔ حضور ﷺ جب اپنے اہل خانہ کے ساتھ مباشرت کر لیتے اور اٹھنے کی ہمت نہ ہوتی تو دیوار پر ہاتھ مار کر تیمم کر لیتے تھے۔

الاوسط للطبرانی عن عائشة رضی اللہ عنہا

دوسری فصل

- ۱۷۸۸۵..... حضور ﷺ سب سے ہلکی نماز پڑھنے والے تھے امامت میں۔ مسلم، ترمذی، نسائی عن انس رضی اللہ عنہ
 ۱۷۸۸۶..... حضور اکرم ﷺ لوگوں کو نماز پڑھانے میں سب سے ہلکی نماز پڑھانے والے تھے اور جب تنہا نماز پڑھتے تو سب سے لمبی نماز پڑھنے
 والے تھے۔ مسند احمد، مسند ابی یعلیٰ عن ابی واقد
 ۱۷۸۸۷..... حضور اکرم ﷺ جب نماز کی ابتدا فرماتے تو یہ ثناء پڑھتے تھے:

سبحانک اللہم وبحمدک وتبارک اسمک وتعالیٰ جدک ولا الہ غیرک

ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ، مستدرک الحاکم عن عائشہ رضی اللہ عنہا، نسائی، ابن ماجہ، مستدرک الحاکم عن ابی سعید،
 الکبیر للطبرانی عن ابن مسعود وعن واثلہ

- ۱۷۸۸۸..... جب سردی سخت ہوتی تو آپ نماز (جمعہ) جلد پڑھا لیتے اور جب گرمی سخت ہوتی تو نماز (دن) کو ٹھنڈا کر کے پڑھاتے تھے۔
 بخاری و نسائی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۷۸۸۹..... جب آپ نماز سے لوٹتے (یعنی سلام پھیرتے) تو تین مرتبہ استغفار کرتے تھے پھر یہ دعا پڑھتے تھے:

اللہم انت السلام ومنیک السلام تبارکت یا ذا الجلال والاکرام

اے اللہ تو سلامتی والا ہے اور تجھ ہی سے سلامتی ہے تو بابرکت ہے اے بزرگی اور کرم والے۔

مسند احمد، مسلم، ابن ماجہ، ترمذی، ابوداؤد، نسائی عن ثوبان رضی اللہ عنہ

- ۱۷۸۹۰..... جب آپ ﷺ نماز پڑھ لیتے تو اس جگہ سے اٹھ جاتے (اور بقیہ نماز وہاں نہیں پڑھتے تھے)۔ ابوداؤد عن یزید بن الاسود
 ۱۷۸۹۱..... (جس زمانے میں حضور ﷺ مشرکین پر بددعا کرتے تھے تو) صبح کی نماز میں دوسری رکعت کے رکوع سے سر اٹھانے کے بعد قنوت
 (نازلہ پڑھتے تھے)۔ محمد بن نصر عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۷۸۹۲..... حضور اکرم ﷺ رکوع کرتے تو اپنی پشت مبارک کو بالکل سیدھا ہموار کر لیتے تھے کہ اگر اس پر پانی ڈالا جاتا تو وہ ٹھہر جاتا۔

ابن ماجہ عن وابصہ، الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ وعن ابی ہریرہ وعن ابی مسعود رضی اللہ عنہما

کلام:..... ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو کتاب اقامۃ الصلوٰۃ باب الركوع فی الصلوٰۃ رقم ۸۷۳ پر اس کو تخریج فرمایا اور زوائد ابن ماجہ
 میں سے کہ اس روایت کی اسناد میں طلحہ بن زید ایسا راوی ہے جس کے متعلق بخاری وغیرہ فرماتے ہیں یہ منکر الحدیث ہے اور احمد بن المدینی رحمۃ
 اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ شخص حدیث گھڑتا ہے۔

- ۱۷۸۹۳..... حضور اکرم ﷺ جب رکوع کرتے تو یہ کلمات تین مرتبہ پڑھتے: سبحان ربی العظیم وبحمدہ اور جب سجدہ کرتے تو یہ کلمات
 تین مرتبہ پڑھتے: سبحان ربی الاعلیٰ وبحمدہ۔ ابوداؤد عن عقبہ بن عامر

۱۷۸۹۴..... حضور اکرم ﷺ جب رکوع فرماتے تو اپنی انگلیوں کو کھول لیتے تھے۔ اور جب سجدہ کرتے تو انگلیوں کو ملا لیتے تھے۔

مستدرک الحاکم، شعب الایمان للبیہقی عن وائل بن حجر

کلام:..... قال الحاکم صحیح علی شرط مسلم ووافقه الذہبی.

- ۱۷۸۹۵..... حضور اکرم ﷺ جب سجدہ کرتے تو پیٹ کو رانوں سے دور اوپر کر لیتے تھے اور ہاتھ علیحدہ کر لیتے تھے حتیٰ کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی
 دکھائی دیتی تھی۔ مسند احمد عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۷۸۹۶..... حضور اکرم ﷺ جب سجدہ کرتے تو عمامہ مبارک کو پیشانی سے اوپر کر لیتے تھے (تا کہ سجدہ میں پیشانی زمین پر نکلے)۔

ابن سعد عن صالح بن حران مرسلًا

۱۷۸۹۷۔ حضور اکرم ﷺ نماز سے سلام پھیرتے تو تین مرتبہ یہ آیات (دعا یہ انداز میں) پڑھتے:

سبحان ربك رب العزة عما يصفون وسلام على المرسلين والحمد لله رب العالمين

مسند ابی یعلیٰ عن ابی سعید

۱۷۸۹۸۔ حضور اکرم ﷺ جب سلام پھیرتے تو صرف اس دعا کو پڑھنے کی بقدر تشریف فرماتے تھے:

اللهم انت السلام ومنك السلام تباركت يا ذا الجلال والاكرام

مسلم، ابن ماجہ، نسائی، ابوداؤد، ترمذی عن عائشة رضی اللہ عنہا

۱۷۸۹۹۔ حضور اکرم ﷺ جب صبح کی نماز پڑھ لیتے تو اپنی جائے نماز پر تشریف فرما رہتے حتیٰ کہ سورج طلوع ہو۔

مسند احمد، مسلم، ترمذی، نسائی، ابوداؤد عن جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ

۱۷۹۰۰۔ حضور اکرم ﷺ جب لوگوں کو صبح کی نماز پڑھا لیتے تو ان کی طرف چہرہ اقدس کے ساتھ متوجہ ہوتے اور پوچھتے: کیا تم میں کوئی مریض ہے جس کی میں عیادت کروں؟ اگر جواب انکار میں ملتا تو پھر دریافت فرماتے: کیا تمہارا کوئی جنازہ ہے جس کی مشایعت کروں؟ پھر بھی جواب

میں انکار ملتا تو پھر ارشاد فرماتے: کیا کسی شخص نے کوئی خواب دیکھا ہے؟ دیکھا ہے تو وہ بتائے۔ ابن عساکر عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۷۹۰۱۔ حضور اکرم ﷺ فجر کی دو رکعت (سنت) ادا فرما لیتے تو اپنی دائیں کروٹ پر لیٹ جاتے۔ بخاری عن عائشة رضی اللہ عنہا

۱۷۹۰۲۔ حضور اکرم ﷺ جب نماز پڑھتے تو پوری نماز خوب اچھی طرح اور کامل نماز ادا فرماتے تھے۔ مسلم عن عائشة رضی اللہ عنہا

قراءت

۱۷۹۰۳۔ حضور اکرم ﷺ جب یہ آیت تلاوت فرماتے: سبح اسم ربك الاعلیٰ (اپنے پروردگار اعلیٰ کے نام کی تسبیح کر) تو آپ یہ کلمات

پڑھتے: سبحان ربی الاعلیٰ۔ ابوداؤد، مستدرک الحاکم عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۷۹۰۴۔ حضور ﷺ جب یہ تلاوت فرماتے:

غير المغضوب عليهم ولا الضالين.

تو اتنی آواز کے ساتھ آمین کہتے کہ پہلی صف والے اس کو سن لیتے۔ ابوداؤد عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۷۹۰۵۔ حضور اکرم ﷺ جب یہ آیت تلاوت فرماتے:

أليس ذلك بقادر على ان يحيى الموتى

کیا وہ ذات اس پر قادر نہیں کہ مردوں کو زندہ کر دے!

تو آپ ﷺ ارشاد فرماتے: بلی۔ کیوں نہیں۔ یونہی جب آپ یہ آیت تلاوت کرتے: أليس الله باحكم الحاكمين کیا اللہ حاکموں کا حاکم

نہیں ہے؟ تب بھی آپ فرماتے: بلی۔ کیوں نہیں۔ مستدرک الحاکم، شعب الایمان للیہقی

۱۷۹۰۶۔ حضور اکرم ﷺ جب کسی آیت خوف کی تلاوت فرماتے تو اس سے اللہ کی پناہ مانگتے جب کسی آیت رحمت کی تلاوت فرماتے تو اس کا

سوال کرتے اور جب ایسی کسی آیت پر گزرتے جس میں اللہ کی پاکی کا بیان ہوتا تو اللہ کی تسبیح کرتے۔

مسند احمد، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ عن حذیفہ رضی اللہ عنہ

۱۷۹۰۷۔ حضور اکرم ﷺ (دوران نماز) جب کسی ایسی آیت پر گزرتے جس میں جہنم کا ذکر ہوتا تو یہ فرماتے:

ويل لاهل النار اعوذ بالله من النار.

بلاکت ہے اہل جہنم کے لیے میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں جہنم سے۔ ابن قانع عن ابی لیلیٰ

۱۷۹۰۸..... حضور اکرم ﷺ کی قراءت مدأہوتی تھی جس میں ترجیح نہ ہوتی تھی۔ الکبیر للطبرانی عن ابی بکرہ رضی اللہ عنہ
فائدہ:..... آج کل کے پیشہ ور قاریوں کی طرح ایک ہی آیت کو کبھی پست اور کبھی بلند، کبھی ایک قراءت میں تو کبھی دوسری قراءت میں نہیں
پڑھتے تھے۔ بلکہ مد کے ساتھ یعنی ترتیل کے ساتھ ٹھہر ٹھہر کر روانی کے ساتھ پڑھتے جاتے تھے۔

۱۷۹۰۹..... حضور اقدس ﷺ اس سورت کو پسند فرماتے تھے: سبح اسم ربک الاعلیٰ. مسند احمد عن علی رضی اللہ عنہ

۱۷۹۱۰..... حضور اکرم ﷺ تین دنوں سے کم میں کبھی قرآن پورا نہ فرماتے تھے۔ ابن سعد عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۷۹۱۱..... حضور ﷺ نماز میں آیات کو تیار کرتے تھے۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عمرو

فائدہ:..... یعنی خاص نمازوں میں خاص خاص سورتوں کو پڑھا کرتے تھے۔

۱۷۹۱۲..... کان یعقد التسبیح حضور اکرم ﷺ نماز میں تسبیح (کا شمار) باندھتے تھے۔ ترمذی، نسائی، مستدرک الحاکم عن ابن عمرو
فائدہ:..... انگلیوں پر یا کسی اور طرح شمار کرنا مراد نہیں کیونکہ یہ مکروہ ہے بلکہ یادداشت کے ساتھ تین تین یا پانچ پانچ یا سات سات وغیرہ پڑھا
کرتے تھے۔

۱۷۹۱۳..... حضور ﷺ اپنی قراءت کو آیت کر کے پڑھا کرتے تھے۔ الحمد للہ رب العالمین. پڑھ کر سانس لیتے پھر الرحمن الرحیم
پڑھ کر سانس لیتے اسی طرح آخر تک پڑھتے تھے۔ ترمذی، مستدرک الحاکم عن ام سلمہ

کلام:..... امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کتاب القراءات باب فی فاتحہ الكتاب رقم ۲۹۲۷ پر اس روایت کو خرّج فرمایا اور فرمایا غریب یہ روایت ضعیف ہے۔

۱۷۹۱۴..... حضور اکرم ﷺ قراءت میں مد کے ساتھ قرآن پڑھتے تھے۔

مسند احمد، نسائی، ابن ماجہ، مستدرک الحاکم عن انس رضی اللہ عنہ

الصلوة..... فرض نماز

۱۷۹۱۵..... حضور اکرم ﷺ جب (فرض) نماز پڑھ لیتے تو اپنے دائیں ہاتھ کو سر پر پھیرتے اور یہ دعا پڑھتے تھے:

بسم اللہ الذی لا الہ غیرہ الرحمن الرحیم، اللہم اذهب عنی الوم والحزن.

الخطیب لی التاريخ عن انس رضی اللہ عنہ

۱۷۹۱۶..... حضور اکرم ﷺ سفر میں فجر کی نماز پڑھتے تو کچھ دیر کے لیے بغیر سواری کے پیدل چلا کرتے تھے۔

حلیۃ الاولیاء، شعب الایمان للبیہقی عن انس رضی اللہ عنہ

السنن

۱۷۹۱۷..... ظہر کی نماز میں حضور اکرم ﷺ سے قبل الظہر چار رکعات سنتیں چھوٹ جاتیں تو بعد الظہر دو سنتوں کے بعد ان کو ادا فرمالتے تھے۔

ابن ماجہ عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۷۹۱۸..... حضور اکرم ﷺ ظہر سے قبل کی چار رکعات سنت اور فجر سے قبل کی دو رکعات سنت کبھی نہ چھوڑتے تھے۔

بخاری، ابوداؤد، نسائی عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۷۹۱۹..... حضور اکرم ﷺ فجر کی دو رکعات سنت سفر میں چھوڑتے تھے اور نہ حضر میں، صحت میں اور نہ مرض میں، ہمیشہ ان پر مواظبت فرماتے تھے۔

التاریخ للخطیب عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۷۹۲۰..... حضور اکرم ﷺ ظہر سے قبل دو رکعتیں، ظہر کے بعد دو رکعتیں، مغرب کے بعد ٹھہر میں دو رکعتیں اور عشاء کے بعد دو رکعتیں نماز سنت

پڑھا کرتے تھے۔ اور جمعہ کے بعد کوئی نماز (مسجد میں) نہ پڑھا کرتے تھے حتیٰ کہ گھر میں آجاتے پھر دو رکعتیں سنت ادا فرماتے تھے۔

۱۷۹۲۱۔۔۔ زوال شمس کے بعد اور ظہر (کے فرض) سے قبل چار رکعات (سنت) ادا فرماتے تھے اور ان کے درمیان (یعنی دو رکعات کے بعد) سلام پھیر کر فصل نہیں کرتے تھے۔ اور ارشاد فرماتے تھے: جب آفتاب کا زوال ہو جاتا ہے تو آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔

۱۷۹۲۲۔۔۔ حضرت بلال (حبشی) اقامت میں جب قدامت الصلوة (نماز کھڑی ہوگئی) کہتے تو حضور اقدس ﷺ اٹھ کھڑے ہوتے اور تکبیر کہتے۔ (سمویہ، الکبیر للطبرانی عن ابن ابی اوفی)

۱۷۹۲۳۔۔۔ حضور اکرم ﷺ نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو ہاتھوں کو بلند کرتے (اور تکبیر تحریمہ کہتے)۔ ترمذی عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۷۹۲۴۔۔۔ حضور اکرم ﷺ نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو دائیں ہاتھ کی انگلی کے ساتھ بائیں انگلی کو تھام لیتے تھے۔ الکبیر للطبرانی عن وائل بن حجر

۱۷۹۲۵۔۔۔ حضور اکرم ﷺ نماز کی طاق رکعت سے اٹھتے تو اس وقت تک کھڑے نہ ہوتے جب تک (سجدے سے اٹھ کر) سیدھے ہو کر بیٹھ

نہ جاتے۔ ابو داؤد، ترمذی حسن صحیح عن مالک ابن الحویرث

۱۷۹۲۶۔۔۔ حضور اکرم ﷺ رکوع یا سجدے میں ہوتے تو یہ کلمات (بھی) پڑھتے تھے:

سبحانک و بحمدک استغفرک و اتوب الیک۔ الکبیر للطبرانی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۷۹۲۷۔۔۔ حضور اکرم نماز کے لیے تکبیر (تحریمہ) کہتے تو ہاتھ کی انگلیاں کھول لیتے تھے۔

ترمذی، مستدرک الحاکم عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ، قال الترمذی حسن

۱۷۹۲۸۔۔۔ حضور اکرم ﷺ نماز میں بسا اوقات ہاتھ اپنی ڈاڑھی پر رکھ لیتے تھے بغیر بے کار کے۔ الکامل لابن عدی، شعب الایمان للبیہقی

۱۷۹۲۹۔۔۔ حضور ﷺ کے پاس ایک برنجی تھی، جس کو اپنے ساتھ رکھتے تھے جب نماز پڑھتے تو (سترہ کے طور پر) آگے گاڑ لیتے تھے۔

الکبیر للطبرانی عن عصمة بن مالک

۱۷۹۳۰۔۔۔ حضور ﷺ نے جس جگہ فرض نماز ادا کی ہوتی پھر اس جگہ کوئی ایک رکعت نماز بھی نہ پڑھتے۔

الدارقطنی فی الافراد عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۷۹۳۱۔۔۔ حضور اکرم ﷺ نمازیوں کے درمیان ہوتے تو سب سے زیادہ نماز پڑھنے والے ہوتے اور ذکرین میں ہوتے تو سب سے زیادہ ذکر کرنے والے ہوتے تھے۔ ابونعیم فی امالیہ، الخطیب فی تاریخ، ابن عساکر عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۷۹۳۲۔۔۔ حضور اکرم ﷺ کو مغرب کی نماز سے کوئی چیز کھانا وغیرہ غافل نہیں کرتی تھی۔ الدارقطنی عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۷۹۳۳۔۔۔ حضور اکرم ﷺ سفر میں ظہر اور عصر اسی طرح مغرب اور عشاء کو اکٹھا پڑھا کرتے تھے۔ مسند احمد، بخاری عن انس رضی اللہ عنہ

۱۷۹۳۴۔۔۔ حضور اکرم ﷺ کی خواہش ہوا کرتی تھی کہ فرض نماز میں آپ کے پیچھے قریب ترین مہاجرین اور انصار کھڑے ہوں تاکہ وہ آپ کے

احوال کو محفوظ رکھ سکیں۔ مسند احمد، نسائی، ابن ماجہ، مستدرک الحاکم عن انس رضی اللہ عنہ

۱۷۹۳۵۔۔۔ حضور ﷺ پسند کرتے تھے کہ کوئی دباغت دی ہوئی کھال ہو جس پر آپ نماز پڑھیں۔ ابن سعد عن المغیرہ رضی اللہ عنہ

۱۷۹۳۶۔۔۔ حضور ﷺ باغوں میں نماز پڑھنے کو (بہت) پسند فرماتے تھے۔ ترمذی عن معاذ رضی اللہ عنہ

کلام:..... امام ترمذی نے کتاب ابواب الصلوة باب ماجاء فی الصلوة فی الحیطان رقم ۳۳۴ پر اس کو تخریج فرمایا اور فرمایا یہ روایت ضعیف ہے۔ اور یوں بھی یہ روایت امام ترمذی کی متفرد روایات میں سے ہے۔

۱۷۹۳۷۔۔۔ حضور اکرم ﷺ پہلی صف کے لیے تین مرتبہ استغفار فرماتے تھے اور دوسری صف کے لیے ایک مرتبہ۔

مسند احمد، مستدرک الحاکم عن العریاض

- فائدہ:..... اس روایت سے صف اول کی اہمیت اور فضیلت معلوم ہوتی ہے اور اسی شی کو ذہن نشین کرانا نبی کریم ﷺ کو مقصود تھا۔
- ۱۷۹۳۸..... حضور ﷺ شی زمین پر (بغیر کسی کپڑے وغیرہ کے بچھائے) سجدہ فرماتے تھے۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ
- ۱۷۹۳۹..... حضور اکرم ﷺ نماز میں (دوران تشہد شہادت کی انگلی کے ساتھ) اشارہ فرماتے تھے۔ مسند احمد، ابو داؤد عن انس رضی اللہ عنہ
- ۱۷۹۴۰..... حضور اکرم ﷺ جو تلوں میں نماز ادا فرمایا کرتے تھے۔ مسند احمد، بخاری، مسلم، نسائی عن انس رضی اللہ عنہ
- ۱۷۹۴۱..... حضور اکرم ﷺ کھجور کی چٹائی پر نماز پڑھ لیا کرتے تھے۔ بخاری، ابو داؤد، نسائی، ابن ماجہ عن میمونۃ
- ۱۷۹۴۲..... حضور ﷺ سواری پر (نفل) نماز پڑھ لیتے تھے خواہ اس کا رخ کسی طرف بدلتا جائے پھر جب فرض نماز کا ارادہ فرماتے تو سواری سے اتر کر قبلہ رو ہو کر نماز ادا فرماتے۔ بخاری، مسلم، ترمذی، ابو داؤد، نسائی، ابن ماجہ عن جابر رضی اللہ عنہ
- ۱۷۹۴۳..... حضور اکرم ﷺ مغرب اور عشاء کے درمیان (نفل) نماز ادا فرماتے تھے۔ الکبیر للطبرانی عن عبید مولیٰ (غلام) رسول اللہ ﷺ
- ۱۷۹۴۴..... حضور اکرم ﷺ عصر کی نماز کے بعد (نفل) نماز ادا فرماتے تھے اور (دوسروں کو) اس سے منع فرماتے تھے اور مسلسل (نماز روزہ) کرتے تھے اور دوسروں کو اس سے باز رکھتے تھے۔ ابو داؤد عن عائشہ رضی اللہ عنہا
- کلام:..... ابو داؤد درجۃ اللہ علیہ نے کتاب الصلوٰۃ باب الصلوٰۃ بعد العصر رقم ۱۲۸۰ پر اس کو تخریج فرمایا ہے۔ اس کی سند میں محمد بن اسحاق بن یسار راوی متکلم فیہ ہے۔
- ۱۷۹۴۵..... حضور اکرم ﷺ چٹائی اور دباغت دی ہوئی کھال پر نماز پڑھ لیا کرتے تھے۔
- مسند احمد، ابو داؤد، مستدرک الحاکم عن المغیرۃ رضی اللہ عنہ
- ۱۷۹۴۶..... حضور اکرم ﷺ چادر پر نماز پڑھ لیا کرتے تھے۔ ابن ماجہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ
- ۱۷۹۴۷..... حضور اکرم ﷺ نماز پڑھتے اور حسن و حسین رضی اللہ عنہما کھیل کود رہے ہوتے اور آپ کی پشت مبارک پر چڑھ کر بیٹھ جاتے تھے۔
- حلیۃ الاولیاء عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ
- ۱۷۹۴۸..... حضور ﷺ نماز میں دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ کے اوپر رکھا کرتے تھے۔ اور بعض اوقات نماز میں ڈاڑھی کو بھی چھولیا کرتے تھے۔
- شعب الایمان للبیہقی عن عمرو بن الحرث
- ۱۷۹۴۹..... حضور اکرم ﷺ نماز میں جمائی لینے کو مکروہ خیال کرتے تھے۔ الکبیر للطبرانی عن ابی امامۃ
- ۱۷۹۵۰..... حضور اقدس ﷺ (اوائل اسلام میں) نماز میں دائیں بائیں التفات فرمایا کرتے تھے لیکن پیچھے کبھی گردن نہ موڑتے تھے۔
- نسائی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ
- ۱۷۹۵۱..... حضور اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام نماز میں پہلے مردوں کو پھر بچوں کو اور ان کے بعد عورتوں کو رکھتے تھے۔
- شعب الایمان للبیہقی عن ابی مالک الاشعری
- ۱۷۹۵۲..... حضور اکرم نبی کریم ﷺ سفر میں قصر نماز پڑھتے اور پوری بھی پڑھتے، اور روزہ چھوڑتے بھی اور رکھتے بھی۔
- الدارقطنی، شعب الایمان للبیہقی عن عائشہ رضی اللہ عنہا
- ۱۷۹۵۳..... حضور اکرم ﷺ نماز کا سلام پھیر کر دائیں طرف سے مڑتے تھے۔ مسند ابن یعلیٰ عن انس رضی اللہ عنہ
- ۱۷۹۵۴..... حضور اکرم ﷺ رات کے اول، درمیان اور آخر میں بھی وتر پڑھ لیا کرتے تھے۔ مسند احمد عن ابی مسعود رضی اللہ عنہ
- ۱۷۹۵۵..... حضور اکرم ﷺ اہانت پر وتر پڑھ لیا کرتے تھے۔ بخاری، مسلم عن ابن عمر رضی اللہ عنہ
- ۱۷۹۵۶..... حضور ﷺ (کی زندگی) کا آخری کلام یہ تھا:
- نماز! (کی حفاظت کرو) نماز! (کی حفاظت کرو) اپنے غلام باندیوں کے بارے میں اللہ سے ڈرو۔
- ابو داؤد، ابن ماجہ، عن علی رضی اللہ عنہ

اذان کا جواب مسنون عمل ہے

۱۷۹۵۷ حضور اکرم ﷺ جب مؤذن کی آواز سنتے تو جیسے وہ کہتا آپ بھی جواب میں وہی کلمات ارشاد فرماتے۔ لیکن جب مؤذن حسی علی الصلوٰۃ اور حسی علی الفلاح کہتا تو آپ علیہ السلام فرماتے: لا حول ولا قوۃ الا باللہ. مسند احمد عن ابی رافع

۱۷۹۵۸ حضور اکرم ﷺ کے دو مؤذن تھے: حضرت بلال اور حضرت ابن ام مکتوم نابینا صحابی رضی اللہ عنہما۔

مسلم عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۷۹۵۹ حضور ﷺ جب مؤذن کو شہادت دیتے ہوئے سنتے تو فرماتے وانا وانا (یعنی میں بھی یہی شہادت دیتا ہوں)۔

ابوداؤد، مستدرک الحاکم عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۷۹۶۰ حضور اکرم ﷺ جب مؤذن کو حسی علی الفلاح کہتے ہوئے سنتے تو یہ دعا پڑھتے: اللھم اجعلنا مفلحین (اے اللہ ہم کو کامیاب بنا)۔

ابن السنی عن معاویۃ رضی اللہ عنہ

دخول المسجد

۱۷۹۶۱ حضور اکرم ﷺ جب مسجد میں داخل ہوتے تھے تو یہ دعا پڑھتے تھے:

اعوذ باللہ العظیم وبوجہہ الکریم وسلطانہ القدیم من الشیطان الرجیم.

میں اللہ کی پناہ لیتا ہوں جو عظمت والا ہے، اس کے چہرے کی پناہ لیتا ہوں جو کریم والا ہے اور اس کی بادشاہت کی پناہ لیتا ہوں جو ہمیشہ سے ہے شیطان مردود سے۔

پھر حضور ﷺ نے پوچھا کافی ہے یہ دعا؟ راوی کہتے ہیں میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بندہ جب یہ دعا پڑھتا ہے تو شیطان کہتا ہے یہ شخص آج سارا دن مجھ سے محفوظ ہو گیا۔ ابوداؤد عن ابن عمرو

۱۷۹۶۲ حضور اکرم ﷺ جب مسجد میں داخل ہوتے تھے تو یہ دعا پڑھتے تھے:

بسم اللہ والسلام علی رسول اللہ اللھم اغفر لی ذنوبی وافتح لی ابواب رحمتک.

اللہ کے نام سے (مسجد میں داخل ہوتا ہوں) اور سلام ہو اللہ کے رسول پر، اے اللہ! میرے گناہوں کی مغفرت فرما اور اپنی رحمت کے دروازے مجھ پر کھول دے۔

اسی طرح جب مسجد سے نکلتے تو یہ دعا پڑھتے تھے:

بسم اللہ والسلام علی رسول اللہ اللھم اغفر لی ذنوبی وافتح لی ابواب فضلك.

مسند احمد، ابن ماجہ، الکبیر للطبرانی عن فاطمۃ الزھراء رضی اللہ عنہا

۱۷۹۶۳ حضور ﷺ مسجد میں داخل ہوتے تو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر درود و سلام پڑھتے پھر یہ دعا پڑھتے:

رب اغفر لی ذنوبی وافتح لی ابواب رحمتک.

اور جب مسجد سے نکلتے تو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر درود و سلام پڑھتے اور یہ دعا پڑھتے:

رب اغفر لی ذنوبی وافتح لی ابواب فضلك. ترمذی عن فاطمۃ

۱۷۹۶۴ حضور ﷺ جب مسجد میں داخل ہوتے تو یہ دعا پڑھتے:

بسم اللہ اللھم صل علی محمد (وازواج محمد) ابن السنی عن انس رضی اللہ عنہ

صلوٰۃ الجمعة

- ۱۷۹۶۵..... حضور اکرم ﷺ جمعہ کے بعد دو رکعت (سنت) نہ ادا کرتے تھے اور نہ مغرب کے بعد دو رکعت (سنت) ادا کرتے تھے جب تک اپنے گھر میں نہ آجاتے۔ الطیالسی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ
- ۱۷۹۶۶..... حضور اکرم ﷺ جمعہ سے قبل چار رکعات (اور جمعہ کے بعد چار رکعات ادا کرتے تھے) ان کے درمیان کوئی فصل نہیں فرماتے تھے۔
- ابن ماجہ، عن ابن عباس رضی اللہ عنہ
- ۱۷۹۶۷..... حضور ﷺ جمعہ کے دن (خطبہ کے بعد) منبر سے اترتے اور کوئی شخص کوئی سوال پوچھ بیٹھتا تو آپ اس سے بات چیت فرماتے پھر اپنے مصلیٰ کی طرف جاتے اور نماز پڑھاتے۔ مسند احمد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، ابو داؤد، مستدرک الحاکم عن انس رضی اللہ عنہ
- ۱۷۹۶۸..... حضور اکرم ﷺ اکثر جمعوں کو غسل فرمایا کرتے اور کبھی چھوڑ دیا کرتے تھے۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ
- ۱۷۹۶۹..... حضور اکرم ﷺ جمعہ کے دن خطبوں کو لمباناہ کرتے تھے۔ ابو داؤد، مستدرک الحاکم عن جابر بن سمرة
- ۱۷۹۷۰..... حضور ﷺ منبر پر چڑھ کر بیٹھ جاتے تھے پھر مؤذن اذان دیتا پھر آپ کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرماتے پھر بیٹھ جاتے پھر کھڑے ہو کر (دوسرا) خطبہ ارشاد فرماتے۔ ابو داؤد عن ابن عمر رضی اللہ عنہ
- ۱۷۹۷۱..... حضور اکرم ﷺ کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرمایا کرتے تھے اور دونوں خطبوں کے درمیان بیٹھ جاتے تھے۔ اور خطبوں میں قرآن کی آیات پڑھتے اور لوگوں کو وعظ و نصیحت کیا کرتے تھے۔ مسند احمد، مسلم، ابو داؤد، نسائی، ابن ماجہ عن جابر بن سمرة رضی اللہ عنہ
- ۱۷۹۷۲..... ہر جمعہ میں آپ (خطبہ کے اندر) سورۃ قاف پڑھا کرتے تھے۔ ابو داؤد عن بنت الحارثہ بن النعمان
- ۱۷۹۷۳..... حضور ﷺ جمعہ کے روز، عید الفطر، عید الاضحیٰ اور عرفہ کے روز (ضرور) غسل فرمایا کرتے تھے۔
- مسند احمد، ابن ماجہ، الکبیر للطبرانی عن الفاکہ بن سعد
- ۱۷۹۷۴..... حضور ﷺ خطبہ ارشاد فرماتے تو آپ کی آنکھیں سرخ ہو جاتی تھیں، آواز بلند ہو جاتی تھی، آپ کا غصہ عروج پر پہنچ جاتا تھا یوں محسوس ہوتا تھا گویا کسی غار نگر لشکر سے ڈرار ہے ہوں کہ وہ صبح کو حملہ آور ہونے والا شام کو حملہ آور ہونے والا ہے۔
- ابن ماجہ، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن جابر رضی اللہ عنہ
- ۱۷۹۷۵..... حضور ﷺ جنگ کے دوران خطبہ دیتے تو کمان ہاتھ میں لے کر خطبہ دیتے تھے۔ اور جب جمعہ کے دن خطبہ دیتے تو عصا کے ساتھ خطبہ دیتے تھے۔ ابن ماجہ، مستدرک الحاکم، بخاری، مسلم عن سعد القرظ
- ۱۷۹۷۶..... حضور ﷺ جب خطبہ دیتے تو نیزہ یا عصا کے ساتھ خطبہ دیتے تھے۔ الشافعی عن عطاء مرسلأ
- ۱۷۹۷۷..... حضور ﷺ جب منبر پر چڑھتے تو سلام کرتے تھے۔ ابن ماجہ عن جابر رضی اللہ عنہ
- ۱۷۹۷۸..... حضور ﷺ جمعہ کے دن جب منبر کے قریب پہنچتے تو پاس بیٹھے ہوئے لوگوں کو سلام کرتے۔ پھر منبر پر چڑھ جاتے تو بیٹھنے سے قبل لوگوں کی طرف رخ انور کر کے سب کو سلام کرتے۔ (شعب الایمان للبیہقی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ)
- ۱۷۹۷۹..... حضور ﷺ منبر پر چڑھ جاتے تو لوگ اپنے چہرے آپ کی طرف کر لیتے تھے۔ ابن ماجہ عن ثابت رضی اللہ عنہ

ذکر

- ۱۷۹۸۰..... حضور اکرم ﷺ ہر وقت اللہ کا ذکر کرتے رہتے تھے۔ مسلم، ابو داؤد، ترمذی ابن ماجہ عن عائشہ رضی اللہ عنہا
- ۱۷۹۸۱..... حضور اکرم ﷺ (لداہ اسی وامی و عشرتی) کثرت کے ساتھ ذکر کرتے، لغو (اسی مذاق کی) بات کم کرتے، نماز لمبی کرتے،

خطبہ مختصر کرتے، ناک بھوں چڑھاتے اور نہ بڑائی کرتے اسی بات سے کہ محتاج، مسکین اور غلام کے ساتھ چل کر اس کی حاجت روائی کریں۔
نسائی، مستدرک الحاکم، عن ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ، مستدرک الحاکم عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

استقامت

۱۷۹۸۲..... حضور اکرم ﷺ کو سب سے اچھا عمل وہ لگتا تھا جس پر عمل کرنے والا مداومت کرے۔ بخاری، ابن ماجہ عن عائشہ رضی اللہ عنہا
۱۷۹۸۳..... حضور اکرم ﷺ کے نزدیک سب سے اچھا عمل وہ ہوتا تھا جس پر دوام اور ہیچنگی کے ساتھ عمل کیا جائے خواہ وہ تھوڑا ہو۔
ترمذی، نسائی عن عائشہ وام سلمہ رضی اللہ عنہما

صلاة النوافل (تہجد)

۱۷۹۸۴..... حضور اکرم ﷺ جب تہجد کی نماز پڑھتے تو ہر دو رکعتوں کے بعد سلام پھیرتے تھے۔ ابن نصر عن ابی ایوب رضی اللہ عنہ
۱۷۹۸۵..... حضور اکرم ﷺ جب تہجد کے لیے کھڑے ہوتے تو دانتوں کو مسواک ملتے تھے۔
مسند احمد، بخاری، مسلم، ابو داؤد، نسائی، ابن ماجہ عن حذیفہ رضی اللہ عنہ
۱۷۹۸۶..... حضور کریم ﷺ رات کو تہجد کی نماز کے لیے اٹھتے تو پہلے ہلکی سی دو رکعت نماز پڑھتے تھے۔ مسلم عن عائشہ رضی اللہ عنہا
۱۷۹۸۷..... حضور اکرم ﷺ جب تہجد کی نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو کبھی بلند آواز میں تلاوت کرتے اور کبھی پست آواز میں۔
ابن نصر عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ
۱۷۹۸۸..... جس رات حضور ﷺ معرض یا کسی وجہ سے سوتے رہ جاتے تو دن میں بارہ رکعت نوافل ادا فرماتے تھے۔
مسلم، ابو داؤد عن عائشہ رضی اللہ عنہ
۱۷۹۸۹..... حضور اکرم ﷺ رات کو تیرہ رکعت نماز پڑھتے تھے (تین رکعت) دن میں وتر اور دو رکعت فجر کی سنتیں ہوا کرتی تھیں۔
بخاری، مسلم، ابو داؤد عن عائشہ رضی اللہ عنہا
۱۷۹۹۰..... حضور نبی کریم ﷺ کبھی بھی رات کی (تہجد) کی نماز نہیں چھوڑا کرتے تھے۔ کبھی مریض یا کسل مند ہو جاتے تو بیٹھ کر ادا فرمالتے تھے۔
ابو داؤد، مستدرک الحاکم عن عائشہ رضی اللہ عنہا
۱۷۹۹۱..... حضور نبی کریم ﷺ رات کو دو دو رکعت نماز پڑھتے تھے پھر لوٹتے تو مسواک کرتے تھے۔
مسند احمد، نسائی، ابن ماجہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ
۱۷۹۹۲..... حضور اکرم ﷺ رات کو تہجد کی نماز پڑھنا بہت پسند کرتے تھے۔ الکبیر للطبرانی عن نجدب رضی اللہ عنہ
۱۷۹۹۳..... حضور اکرم ﷺ مرغ کی آواز سننے تو اٹھ کھڑے ہوتے تھے۔ مسند احمد، بخاری، مسلم، ابو داؤد، نسائی عن عائشہ رضی اللہ عنہا
۱۷۹۹۴..... حضور اکرم ﷺ رات کو اس قدر طویل قیام فرمایا کرتے تھے کہ آپ کے قدم مبارک درما (کر پھٹنے کو ہو) جاتے۔
بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ عن المغیرہ رضی اللہ عنہ

چاشت کی نماز

۱۷۹۹۵..... حضور اکرم ﷺ (چاشت) کی نماز چار رکعت ادا فرماتے تھے اور جب اللہ چاہتا اس سے زائد بھی کر دیتے تھے۔
مسند احمد، مسلم عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۷۹۹۶۔ حضور اکرم ﷺ چاشت کی چھ رکعات نماز پڑھا کرتے تھے۔ ترمذی فی الشمائل عن انس رضی اللہ عنہ

صلوٰۃ الکسوف..... سورج گرہن کی نماز

۱۷۹۹۷۔ جب سورج یا چاند گرہن ہو جاتا تو آپ ﷺ نماز شروع کر دیتے حتیٰ کہ سورج یا چاند کھل جاتا (تب آپ نماز پوری کرتے)۔

الکبیر للطبرانی عن النعمان بن بشیر

۱۷۹۹۸۔ سورج گرہن کی نماز کے وقت حضور اکرم ﷺ غلام آزاد کرنے کا حکم دیتے تھے۔ ابو داؤد، مستدرک الحاکم عن اسماء

تیسری فصل..... دعا کے بیان میں

۱۷۹۹۹۔ جب حضور ﷺ کو کوئی اہم مسئلہ پیش آ جاتا تو آسمان کی طرف سرائٹھاتے اور کہتے: سبحان اللہ العظیم۔ اور جب دعا میں انتہائی آہ

وزاری کرتے تو یہ فرماتے: یا حی یا قیوم۔ ترمذی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۸۰۰۰۔ جب آپ ﷺ کو کوئی پریشان کن امر پیش آ جاتا تو یہ کلمات پڑھتے:

لا الہ الا اللہ العظیم الحلیم الکریم سبحان اللہ رب العرش العظیم الحمد للہ رب العالمین۔

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ بردبار کریم ذات ہے، پاک ہے وہ اللہ جو عرش عظیم کا پروردگار ہے۔ تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جو تمام

جہانوں کا پروردگار ہے۔ مسند احمد عن عبداللہ بن جعفر

۱۸۰۰۱۔ جب حضور اکرم ﷺ کو پریشان کن بات پیش آتی تو نماز پڑھتے تھے۔ مسند احمد، ابو داؤد عن حذیفہ رضی اللہ عنہ

۱۸۰۰۲۔ حضور اکرم ﷺ کو جب کسی قوم سے کوئی خطرہ درپیش ہوتا تو یہ دعا پڑھتے:

اللہم انا نجعلک فی نحورہم ونعوذ بک من شرورہم

اے اللہ ہم تیری ذات کو ان کے مقابلے میں کرتے ہیں اور ان کے شر و فساد سے تیری پناہ مانگتے ہیں۔

مسند احمد، ابو داؤد، مستدرک الحاکم، شعب الایمان للبیہقی عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ

۱۸۰۰۳۔ جب حضور ﷺ کو کوئی مصیبت اور تکلیف پیش آتی تو یہ کلمات ورد زبان ہو جاتے:

یا حی یا قیوم برحمتک استغیث۔

اے زندہ! اے تھامنے والے تیری رحمت کے ساتھ میں فریاد کرتا ہوں۔ (مستدرک الحاکم عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۰۰۴۔ حضور ﷺ پر جب کوئی رنج یا غم نازل ہوتا تو یہ کلمات پڑھتے:

یا حی یا قیوم برحمتک استغیث۔ مستدرک الحاکم عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۸۰۰۵۔ حضور اقدس ﷺ مصیبت کے وقت یہ کلمات پڑھا کرتے تھے:

لا الہ الا اللہ العظیم الحلیم لا الہ الا اللہ رب العرش العظیم لا الہ الا اللہ رب السموات السبع ورب الارض

ورب العرش الکریم۔

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو عظیم (اور) بردبار ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو عرش عظیم کا پروردگار ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود

نہیں جو ساتوں آسمانوں کا رب، زمین کا رب اور عرش کریم کا رب ہے۔

مسند احمد، بخاری، مسلم، ترمذی، ابن ماجہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

الکبیر للطبرانی میں یہ اضافہ ہے:

- اصرف عنی شر فلان
(اے پروردگار!) مجھ سے فلاں شخص کے شر کو دفع کر۔
- ۱۸۰۰۶..... حضور اکرم ﷺ کو جب کوئی اہم مسئلہ درپیش ہوتا تو (از خود) داڑھی مبارک پر ہاتھ جاتا۔
- ابن السنی و ابو نعیم فی الطب عن عائشة رضی اللہ عنہا، ابو نعیم عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ
۱۸۰۰۷..... حضور اکرم ﷺ کو جب کوئی رنج و غم پیش آتا تو داڑھی کو اپنے ہاتھ سے پکڑ کر اس کو دیکھتے رہتے۔
- الشیرازی عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ
۱۸۰۰۸..... جب آپ ﷺ کو کوئی سختی پیش آتی تو دعا کے لیے اس قدر بلند ہاتھ اٹھاتے کہ بغلوں کی سفیدی دکھائی دیتی۔
- مسند ابی یعلی عن البراء رضی اللہ عنہ

مصیبت کے وقت کی دعا

- ۱۸۰۰۹..... حضور اقدس ﷺ کو جب کوئی غم یا مصیبت لاحق ہوتی تو یہ فرماتے:
- حسبی الرب من العباد، حسبی الخالق من المخلوقین، حسبی الرازق من المرزوقین، حسبی اللہ الذی
ہو حسبی، حسبی اللہ ونعم الوکیل حسبی اللہ لا الہ الا هو علیہ توکلت وهو رب العرش العظیم۔
پروردگار مجھے بندوں کی طرف سے کافی ہے، خالق مجھے مخلوق کی طرف سے کافی ہے، رازق مجھے رزق کے محتاجوں کی طرف
سے کافی ہے، مجھے اللہ کافی ہے وہی مجھے کفایت کرتا ہے، مجھے اللہ کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے، مجھے اللہ کافی ہے جس کے
سوا کوئی معبود نہیں اسی پر میں بھروسہ کرتا ہوں اور وہی عرش عظیم کا پروردگار ہے۔
- ابن ابی الدنیا فی الفرج من طریق الخلیل بن مرہ عن فقیہ اہل الاردن بلاغا
۱۸۰۱۰..... صبح و شام حضور اکرم ﷺ یہ کلمات پڑھتے تھے:
- اللہم انی اسألك من فجأة الخیر و اعوذ بک من فجأة الشرفان العبد لا یدری ما یفجأہ اذا اصبح
و اذا امسى۔
اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اچانک خیر کا اور تیری پناہ مانگتا ہوں اچانک شر سے۔ بے شک بندہ نہیں جانتا کہ صبح و شام کیا
اچانک پیش آجاتا ہے۔ مسند ابی یعلی و ابن السنی عن انس رضی اللہ عنہ
۱۸۰۱۱..... صبح اور شام کے وقت حضور نبی کریم ﷺ یہ دعا پڑھتے تھے:
- اصبحنا علی فطرة الاسلام و کلمة الاخلاص و دین نبینا محمد و ملة ابینا ابراهیم حنیفا مسلماً و ما کان
من المشرکین
ہم نے صبح (اور شام) کی فطرت اسلام، کلمہ اخلاص، اپنے پیغمبر محمد (ﷺ) کے دین اور اپنے باپ ابراہیم (علیہ السلام) کی ملت پر
اور آپ مشرکین میں سے نہیں تھے۔ مسند احمد، الکبیر للطبرانی عن عبدالرحمن بن ابزی
۱۸۰۱۲..... حضور اکرم ﷺ جب کسی شے کے لیے نیک دعا کرتے تو اس کا اچھا اس شخص کو، اس کی اولاد کو اور اس کی اولاد کو بھی پہنچاتا تھا۔
- مسند احمد، عن حدیفة رضی اللہ عنہ
۱۸۰۱۳..... حضور اکرم ﷺ جب کسی کے لیے دعا کرتے تو اپنی ذات سے ابتداء کرتے تھے۔ الکبیر للطبرانی عن ابی ایوب رضی اللہ عنہ
۱۸۰۱۴..... حضور اکرم ﷺ جب دعا کرتے تو ہاتھ اٹھالیتے اور دعا کے بعد دونوں ہاتھ چہرے پر پھیر لیتے۔ ابو داؤد عن یزید

۱۸۰۱۵..... حضور اکرم ﷺ جب دعا کرتے تو ہاتھوں کا اندرونی حصہ اپنے چہرے کی طرف کر لیتے۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ
۱۸۰۱۶..... حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس جب کسی کا ذکر ہوتا اور آپ اس کے لیے دعا کرتے تو پہلے اپنے آپ کے لیے دعا کرتے تھے۔

ترمذی، نسائی، ابو داؤد، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن ابی بن کعب

۱۸۰۱۷..... حضور اکرم ﷺ دعائیں ہاتھ اٹھاتے تو انکو اس وقت تک نہیں گراتے تھے جب تک ان کو اپنے چہرے پر نہیں پھیر لیتے تھے۔

ترمذی، مستدرک الحاکم عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۸۰۱۸..... حضور ﷺ جب (اللہ سے) سوال کرتے تو ہتھیلیوں کا اندرونی حصہ اپنے چہرے کی طرف کر لیتے اور جب پناہ مانگتے تو ہاتھوں کی پشت اپنے چہرے کی طرف کر لیتے۔ مسند احمد عن السائب بن خلاد

۱۸۰۱۹..... حضور اکرم ﷺ اکثر یہ دعا فرمایا کرتے تھے:

یا مقلب القلوب ثبت قلبی علی دینک۔

اے دلوں کو پلٹنے والے میرے دل کو اپنے دین پر ثابت قدم فرما۔

حضور ﷺ سے جب اس کی وجہ دریافت کی گئی تو ارشاد فرمایا:

کوئی آدمی ایسا نہیں جس کا دل اللہ کی دو انگلیوں کے درمیان نہ ہو، جس کے دل کو وہ چاہتا ہے سیدھا کر دیتا ہے اور جس کے دل کو چاہتا ہے کج

کر دیتا ہے۔ ترمذی عن ام سلمة رضی اللہ عنہا

۱۸۰۲۰..... حضور اکرم ﷺ اکثر یہ دعا مانگا کرتے تھے:

ربنا اتنا فی الدنیا حسنة و فی الآخرة حسنة و قنا عذاب النار

اے ہمارے رب ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا کر اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچا۔

مسند احمد، بخاری، مسلم، ابو داؤد عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۰۲۱..... حضور اقدس ﷺ جامع (کلمات والی) دعائیں پسند فرماتے تھے اور غیر جامع دعاؤں کو چھوڑ دیتے تھے۔

ابو داؤد، مستدرک الحاکم عن عائشة رضی اللہ عنہا

۱۸۰۲۲..... حضور نبی کریم ﷺ اپنی دعا اس کلمے کے ساتھ شروع فرماتے تھے۔

سبحان ربی العلی الاعلیٰ الوہاب۔ مسند احمد، مستدرک الحاکم عن سلمة بن الاکوع

۱۸۰۲۳..... حضور اکرم ﷺ مسلمان فقیروں کے طفیل مدد مانگتے تھے۔ مصنف ابن ابی شیبہ، الکبیر للطبرانی عن امیة بن خالد بن عبد اللہ

۱۸۰۲۴..... آپ ﷺ جس شخص کو اپنے ساتھیوں کی خدمت کرنے والا سمجھتے اس کے لئے دعائے خیر کرتے تھے۔

ہناد عن علی بن ابی رباح مرسلًا

الاستسقاء..... بارش کی دعا

۱۸۰۲۵..... حضور ﷺ جب بارش کی دعا مانگتے تو یہ دعا کرتے:

اللهم اسق عبادک وبهائمک وانشر رحمتک واحی بلدک المیت

اے اللہ! اپنے بندوں کو اور جانوروں کو پانی کے ساتھ سیراب کر، اپنی رحمت عام کر اور اپنے مردہ شہروں کو زندگی بخش۔

ابو داؤد عن عمرو بن شعيب

۱۸۰۲۶..... حضور ﷺ جب بارش کی دعا مانگتے تو یہ دعا پڑھتے۔

اللهم انزل في ارضنا بركاتها وزينتها وسكنها وارزقنا وانت خير الرازقين.

اے اللہ! ہماری سرزمین میں برکت اور زینت نازل فرما اور ہمیں رزق عطا فرما۔

بے شک آپ بہترین رزق عطا فرمانے والے ہیں۔ ابو عوانہ، الکبیر للطبرانی عن سمرة رضی اللہ عنہ
۱۸۰۲۷..... پہلی بارش میں حضور اکرم ﷺ کھلے میں آکر نہاتے تھے اور ازار کے سوا اپنے تمام کپڑے نکال دیتے تھے۔

حلیۃ الاولیاء عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۰۲۸..... حضور اکرم ﷺ بارش کو دیکھتے تو یہ دعا کرتے اللهم صیباً نافعا۔ اے اللہ! نفع دہ بارش عطا فرما۔

بخاری عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۸۰۲۹..... جب کسی جگہ بارش سے وادی بہہ پڑتی تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے چلو اس وادی کی طرف جس کو اللہ نے پاکیزہ کر دیا ہے ہم

بھی اس کے ساتھ سے پاک ہوں اور اس پر اللہ کی حمد کریں۔ الشافعی شعب الایمان للبیہقی عن یزید ابن الہاد مرسلأ
۱۸۰۳۰..... حضور اکرم ﷺ ان گھاٹیوں کی طرف نکل آیا کرتے تھے۔ (جہاں سے پانی اکٹھا ہو کر نیچے وادیوں میں جاتا تھا)۔

ابوداؤد، ابن حبان عن عائشہ رضی اللہ عنہا

ہوا اور آندھی

۱۸۰۳۱..... جب باد شمال چل پڑتی تو آپ ﷺ فرماتے۔

اللهم انی اعوذ بک من شر ما ارسلت فیہا.

اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس شر سے جو اس ہوا میں بھیجا گیا ہے۔ ابن السنی الکبیر للطبرانی عن عثمان بن ابی العاص
کلام:..... اس روایت کے علامہ بیہقی نے مجمع الزوائد ۱۰/۱۳۵ میں نقل فرمایا اور فرمایا: اس کو بزار نے روایت کیا ہے اور اس میں ایک راوی ابو شیبہ
عبدالرحمن بن اسحاق ضعیف ہے۔

۱۸۰۳۲..... جب ہوا تیز اور سخت چل پڑتی تو حضور اکرم ﷺ یہ دعا پڑھتے:

اللهم انی اسألك خیرھا وخیر ما فیہا وخیر ما ارسلت بہ، واعوذ بک من شرھا وشر ما فیہا وشر ما
ارسلت بہ.

اے اللہ میں تجھ سے اس ہوا کی خیر جو کچھ اس میں ہے اس کی خیر اور جس چیز کے ساتھ اس کو بھیجا گیا ہے اس کی خیر کا سوال
کرتا ہوں۔ اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس ہوا کے شر سے، جو کچھ اس میں ہے اس کے شر سے اور جس چیز کے ساتھ اس کو بھیجا

گیا ہے اس کے شر سے۔ مسند احمد، مسلم، ترمذی عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۸۰۳۳..... جب آندھی شدت اختیار کر جاتی تو حضور اکرم ﷺ آندھی کی طرف رخ فرما کر گھٹنوں کے بل بیٹھ جاتے اور ہاتھ دراز کر کے یہ
دعا کرتے:

اللهم انی اسألك من خیر هذه الریح وخیر ما ارسلت بہ واعوذ بک من شرھا وشر ما ارسلت بہ اللهم
اجعلھا رحمة ولا تجعلھا عذابا اللهم اجعلھا ریا حاولا تجعلھا ریا حاً.

اے اللہ! میں تجھ سے اس ہوا کی خیر اور جو چیز دے کر یہ ہوا بھیجی گئی ہے اس کی خیر کا سوال کرتا ہوں اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس
ہوا کے شر اور جو چیز دے کر یہ ہوا بھیجی گئی ہے اس کے شر سے۔ اے اللہ! اس ہوا کو رحمت بنا دے اور اس کو عذاب نہ بنا۔ اے اللہ اس
کو خیر کی ہوا میں بنا دے اور اس کو ہلاکت والی آندھی مت بنا۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام: علامہ شامی نے مجمع الزوائد میں ۱۰-۱۳۵ پر اس کو نقل فرمایا اور فرمایا: اس میں ایک راوی حسن بن قیس متروک ہے جبکہ بقیہ روای ثقہ تیں۔

۱۸۰۳۳۔۔۔۔۔ جب ہو آندھی کی صورت میں شدت اختیار کر جاتی تو یہ دعا فرماتے۔

اللهم لقحها ولا عقيما.

اے اللہ! اس ہو کو بار آور بنا اور اس کو بانجھ اور بیکار نہ بنا۔ ابن حبان مستدرک الحاکم عن سلمة بن الاكوع

الرعد (گرج اور چمک)

۱۸۰۳۵ حضور اکرم ﷺ جب گرج اور کڑکڑاہٹ کی آواز سنتے تو یہ دعا کرتے:

اللهم لا تقتلنا بغضبك ولا تهلكنا بعذابك وعافنا قبل ذلك

اے اللہ! ہمیں اپنے غضب کے ساتھ ہلاک نہ فرما، نہ اپنے عذاب کے ساتھ تباہ کر دینا بلکہ اس سے پہلے ہی اپنی عافیت کی پناہ میں لے لے۔

مسند احمد، ترمذی، مستدرک الحاکم عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

التعوذ

۱۸۰۳۶۔۔۔۔۔ حضور اقدس ﷺ مصیبت کی شدت، بدبختی کے آنے، بری تقدیر اور دشمنوں کے خوش ہونے سے اللہ کی پناہ مانگتے تھے۔

بخاری، مسلم، نسائی عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

۱۸۰۳۷۔۔۔۔۔ حضور اقدس ﷺ پانچ چیزوں سے اللہ کی پناہ مانگتے تھے بزدلی سے، کجخوی سے، بری عمر سے، سینے کے فتنے سے اور قبر کے عذاب سے۔

ابو داؤد نسائی، ابن ماجہ عن عمر رضی اللہ عنہ

۱۸۰۳۸۔۔۔۔۔ حضور اقدس ﷺ جنوں سے اور انسان کی بری نظر سے اللہ کی پناہ مانگتے تھے حتیٰ کہ معوذتین سورتیں نازل ہو گئیں، پھر آپ ان کے

ساتھ تعوذ فرمانے لگے اور دوسری چیزوں کے ساتھ تعوذ کرنا چھوڑ دیا۔ ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، الضیاء عن ابی سعید

۱۸۰۳۹۔۔۔۔۔ حضور اکرم ﷺ اچانک موت سے خدا کی پناہ مانگتے تھے اور آپ کو یہ بات بہت پسند تھی کہ انسان موت سے قبل مرض الموت میں

بتلا ہو جائے۔ الکبیر للطبرانی عن ابی امامة رضی اللہ عنہ

رویت ہلال (چاند کی کھنکھانے کا بیان)

۱۸۰۴۰۔۔۔۔۔ حضور اکرم ﷺ جب نیا چاند دیکھتے تو تین بار فرماتے ہلال خیر و رشد آمنت بالذی خلقت۔ خیر اور بھلائی کا چاند ہے، میں

ایمان لایا اس ذات پر جس نے تجھے خلقت بخش، پھر یہ دعا پڑھتے:-

الحمد لله الذي ذهب بشهر كذا وجاء بشهر كذا.

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو فلاں مہینے کو لے گیا اور فلاں مہینے کو لے آیا۔ ابو داؤد عن قتادہ بلاغاً، ابن السنی عن ابی سعید

۱۸۰۴۱۔۔۔۔۔ حضور اکرم ﷺ نئے ماہ کا چاند دیکھتے تو فرماتے: ہلال خیر و رشد۔ یہ بھلائی اور کامیابی کا چاند ہے پھر تین مرتبہ یہ دعا پڑھتے:

اللهم انى اسألك من خير هذا.

اے اللہ میں تجھ سے اس (ماہ) کی خیر کا سوال کرتا ہوں۔

اور تین بار یہ دعا پڑھتے۔

اللهم انى اسالك من خير هذا الشهر وخير القدر. واعوذ بك من شره.
اے اللہ! میں تجھ سے اس ماہ کی خیر کا اور تقدیر کی خیر کا سوال کرتا ہوں اور اس کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

الكبير للطبراني عن رافع بن خديج

۱۸۰۳۲... حضور اکرم ﷺ نے ماہ کا چاند دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے:

اللهم اهله علينا باليمن والايمان والسلامة والاسلام ربى وربك الله.

اے اللہ! اس چاند کو ہم پر برکت اور ایمان کے ساتھ سلامتی اور اسلام کے ساتھ طلوع کر اور اے چاند میرا اور تیرا رب اللہ ہے۔

مسند احمد، ترمذی، مستدرک الحاکم عن طلحة

۱۸۰۳۳... حضور اکرم ﷺ جب نیا چاند دیکھتے تو فرماتے۔

الله اكبر الله اكبر الحمد لله لاحول ولاقوة الا بالله اللهم انى اسالك من خير هذا الشهر واعوذ بك
من شر القدر ومن شريوم المحشر

اللہ سب سے بڑا ہے اللہ سب سے بڑا ہے، تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں۔ کسی برائی سے بچنے کی ہمت اور کسی نیکی اور بھلائی کی قوت صرف اللہ کی مدد کے ساتھ ممکن ہے۔ اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس ماہ کی خیر کا اور تیری پناہ مانگتا ہوں تقدیر کے شر اور قیامت کے دن کے شر سے۔ مسند احمد، الكبير للطبراني عن عبادة بن الصامت

۱۸۰۳۴... حضور اقدس ﷺ جب چاند دیکھتے تو فرماتے۔

اللهم اهله علينا بالامن والايمان والسلامة والاسلام والتوفيق لماتحب وترضى ربنا وربك الله.

اے اللہ! اس چاند کو ہم پر امن اور ایمان، سلامتی اور اسلام کے طلوع کر اور اس چیز کی توفیق کے ساتھ جس کو تو چاہے اور جس سے تو راضی ہو (اے چاند) ہم سب کا اور تیرا رب اللہ ہے۔ الكبير للطبراني عن ابن عمر رضى الله عنه

کلام:..... امام بیہقی نے مجمع الزوائد ۱۰-۱۳۹ پر اسکو روایت کیا اور فرمایا اس میں ایک راوی عثمان بن ابراہیم حلبی ضعیف ہے۔ جبکہ بقیہ رواۃ ثقہ ہیں۔

چاند دیکھنے کے وقت یہ پڑھے

۱۸۰۳۵... حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام جب چاند دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے۔

اللهم ادخله عيونا بالامن والايمان والسلامة والاسلام والسكينة والعافية والرزق الحسن.

اے اللہ! اس ماہ کو ہم پر امن، ایمان، سلامتی، سکینہ، عافیت اور اچھے رزق کے ساتھ طلوع کر۔ ابن سنی عن جدیر المسلمی

۱۸۰۳۶... حضور ﷺ چاند دیکھ لیتے تو اپنا چہرہ اس سے پھیر لیتے۔ ابو داؤد عن قتادة مرسلًا

۱۸۰۳۷... حضور اکرم ﷺ نیا چاند دیکھتے یہ دعا فرماتے۔

هلال خير ورشد، الحمد لله الذى ذهب بشهر كذا وجاء بشهر كذا. اسالك من خير هذا الشهر
ونوره وبركته وهداه وطهوره ومعافاته.

خیر اور بھلائی کا چاند ہے، تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے فلاں ماہ کو پورا کر دیا اور فلاں ماہ کو طلوع کر رہا ہے۔ اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس ماہ کی خیر کا، اس کے نور کا، اس کی برکت کا اس کی ہدایت کا، اس کی پاکی کا اور اس کی عافیت کا۔

ابن السنی عن عبدالله بن مطرف

۱۸۰۴۸۔ حضور اقدس ﷺ جب چاند دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے۔

اللهم اجعله هلال يمن و رشد أمنت بالله الذي خلقك فعدلك فتبارك الله احسن الخالقين.
اے اللہ! اس چاند کو برکت اور بھلائی کا سرچشمہ کر، میں ایمان لایا اس ذات پر جس نے تجھے پیدا کیا اور تجھے خوبصورت اور درست بنا یا پس با برکت ہے اللہ جو سب سے اچھا پیدا کرنے والا ہے۔ ابن السنی عن انس رضی اللہ عنہ

متفرق دعائیں

۱۸۰۴۹۔ جب رجب کا مہینہ داخل ہوتا تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام یہ دعا پڑھتے۔

اللهم بارک لنا فی رجب و شعبان و بلغنا رمضان.
اے اللہ! ہم کو رجب اور شعبان میں برکت عطا فرما، اور ہم کو رمضان کا مہینہ نصیب کر۔ اور رجب جمعہ کی رات ہوتی تو فرماتے یہ روشن رات ہے اور روشن دن ہے۔ شعب الایمان للبیہقی، ابن عساکر عن انس رضی اللہ عنہ
۱۸۰۵۰۔ حضور اکرم ﷺ کو یہ بات بہت پسند تھی کہ تین مرتبہ دعا کرتے اور تین مرتبہ استغفار کرتے۔

مسند احمد، ابو داؤد عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۸۰۵۱۔ جب کوئی قوم اپنے صدقات (زکوٰۃ وغیرہ) لے کر آتی تو حضور ﷺ کو یہ دعا دیتے، اللهم صل علی آل فلان۔ اے اللہ! فلاں قوم پر رحمت نازل فرما۔ مسند احمد، بخاری، مسلم، ابو داؤد، نسائی، ابن ماجہ عن ابن ابی اوفیٰ

۱۸۰۵۲۔ حضور اکرم ﷺ جب کسی قوم پر بددعا کرتے یا کسی کے لئے دعا کرتے تو رکوع کے بعد قنوت (نازلہ) پڑھتے۔

بخاری عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۸۰۵۳۔ حضور اکرم ﷺ جب کسی کام کا ارادہ کرتے، اللهم حولی و اختزلی اے اللہ میرے لئے خیر فرما اور صحیح بات پسند فرما۔

ترمذی عن ابی بکر رضی اللہ عنہ

کلام:..... امام ترمذی رحمہ اللہ نے کتاب الدعوات میں اسکو تخریج کر کے اس پر غریب ضعیف کا حکم فرمایا ہے۔

۱۸۰۵۴۔ حضور اکرم ﷺ آسمان کی طرف نگاہ اٹھاتے تو یہ دعا کرتے:

یا مصرف القلوب ثبت قلبی علی طاعتک.

اے دلوں کو پلٹنے والے: میرے دل کو اپنی اطاعت پر ثابت قدم فرما۔ ابن السنی عن عائشہ رضی اللہ عنہا

چوتھی فصل..... روزے کے بیان میں

۱۸۰۵۵۔ حضور اکرم ﷺ جب روزہ افطار کرتے تو یہ فرماتے۔

ذهب الظلماء، وابتلت العروق، وثبت الاجران شاء الله.

تشنگی رفع ہوئی، آنتیں تر ہو گئیں اور اجر انشاء اللہ ثابت ہو گیا۔ ابو داؤد، مستدرک الحاکم عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۸۰۵۶۔ حضور ﷺ جب روزہ افطار کرتے تو فرماتے:

اللهم لك صمت و علی رزقک افطرت

اے اللہ! میں نے تیرے لئے روزہ رکھا اور تیرے رزق پر روزہ کھولا۔ ابو داؤد، عن معاذ بن زھرة مرسلأ

۱۸۰۵۷۔ حضور اکرم ﷺ جب روزہ افطار کرتے تو یہ دعا کرتے۔

اللهم لك صمت وعلى رزقك افطرت فتقبل مني انك انت السميع العليم
اے اللہ! میں نے تیرے لئے روزہ رکھا، تیرے رزق کے ساتھ افطار کیا، پس مجھ سے اس کو قبول فرما۔ بے شک تو سننے والا (اور)

جاننے والا ہے۔ الکبیر للطبرانی، ابن انس عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۸۰۵۸... حضور علیہ السلام افطار کے وقت یہ دعا کرتے تھے:

الحمد لله الذي اعانني فصمت ورزقني فافطرت

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے میری مدد کی تو میں روزہ رکھ سکا اور جس نے مجھے رزق دیا تو میں روزہ کھول سکا۔

ابن السنی، شعب الایمان للبیہقی عن معاذ رضی اللہ عنہ

۱۸۰۵۹... حضور علیہ السلام (صبح کو) گھر تشریف لاتے اور پوچھتے کیا کچھ کھانا ہے؟ اگر جواب انکار میں ملتا تو فرماتے میں روزہ دار ہوں۔

ابوداؤد عن عائشة رضی اللہ عنہا

۱۸۰۶۰... جب رمضان کا مہینہ آجاتا تو حضور ﷺ ہر اسیر (قیدی) کو آزاد کر دیتے اور ہر سائل کو خیرات دیتے۔

شعب الایمان للبیہقی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ، ابن سعد عن عائشة رضی اللہ عنہا

۱۸۰۶۱... جب رمضان کا ماہ داخل ہو جاتا تو حضور اقدس ﷺ اپنی ازار باندھ لیتے پھر اس وقت تک اپنے بستر پر تشریف نہ لاتے جب تک رمضان نہ رخصت ہو جاتا۔ شعب الایمان للبیہقی

۱۸۰۶۲... جب رمضان کا ماہ شروع ہوتا تو حضور اقدس ﷺ کا رنگ متغیر ہو جاتا، نماز میں کثرت ہو جاتی، دعاؤں میں آہ وزاری بڑھ جاتی اور آپ کا رنگ پھیکا پڑ جاتا تھا۔ شعب الایمان للبیہقی

۱۸۰۶۳... اگر تازہ کھجوریں میسر ہوتیں تو حضور اقدس ﷺ انہی کے ساتھ روزہ افطار کرتے اور اگر تر کھجوریں نہ ہوتیں تو خشک (پرانی) کھجوروں کے ساتھ روزہ افطار کرتے۔ عبد بن حمید عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۸۰۶۴... جب حضور اقدس ﷺ روزہ دار ہوتے تو (غروب شمس کے وقت) کسی شخص کو حکم دیتے اور وہ بلند ٹیلہ پر کھڑا ہو جاتا جب وہ کہتا کہ سورج غروب ہو گیا ہے تو آپ روزہ افطار کر لیتے۔ مستدرک الحاکم عن سہل بن سعد، الکبیر للطبرانی عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۱۸۰۶۵... (رمضان کے علاوہ) حضور اکرم ﷺ پیر اور جمعرات کا روزہ کثرت کے ساتھ رکھتے تھے۔ آپ ﷺ سے اس کی بابت پوچھا گیا تو ارشاد فرمایا: ہر پیر اور جمعرات کو اعمال پیش کئے جاتے ہیں تب اللہ پاک ہر مسلمان کو بخش دیتے ہیں سوائے دو ان شخصوں کے جو آپس میں بول

چال بند کئے ہوئے ہوں ان کے متعلق اللہ جل شانہ فرماتے ہیں انکو چھوڑے رکھو۔ مسند احمد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۸۰۶۶... حضور اکرم ﷺ کے اکثر روزے ہفتہ اور اتوار کو ہوا کرتے تھے اور آپ فرماتے تھے یہ دو شریکین کی عید کے دن ہیں میں چاہتا ہوں کہ (روزہ رکھ کر) ان کی مخالفت کروں۔ مسند احمد، الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی عن ام سلمة رضی اللہ عنہا

۱۸۰۶۷... افطار کے لئے سورج غروب ہونے پر دو آدمیوں کی شہادت قبول فرماتے تھے۔

الضعفاء للعقیلی عن ابن عباس و ابن عمر رضی اللہ عنہم

۱۸۰۶۸... حضور اکرم ﷺ ایام بیض (چاند کی تیرھویں، چودھویں اور پندرھویں) کے روزے سفر میں چھوڑتے تھے اور نہ حضر میں۔

الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۸۰۶۹... حضور اکرم ﷺ مغرب کی نماز ادا نہ فرماتے تھے جب تک افطار نہ کر لیتے خواہ ایک گھونٹ پانی سے کیوں نہ ہوں۔

مستدرک الحاکم، شعب الایمان للبیہقی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۰۷۰... حضور اکرم ﷺ افطار میں پینے کے سانچہ ابتداء کرتے تھے اور بغیر سانس لئے مسلسل نہ پیتے تھے بلکہ دو یا تین سانسوں میں پیتے تھے۔

الکبیر للطبرانی عن ام سلمة رضی اللہ عنہا

- ۱۸۰۷۱..... حضور اکرم ﷺ افطار کے وقت پر کھجور کے ساتھ ابتداء فرماتے تھے۔ نسائی عن انس رضی اللہ عنہ
فائدہ:..... کھجور کی موجودگی میں کھجوروں کے ساتھ افطار فرماتے تھے لیکن کھجور نہ ہونے کی صورت میں پانی کو ترجیح دیتے تھے۔
- ۱۸۰۷۲..... حضور اکرم ﷺ پیر اور جمعرات کے روزے رکھنے کی جستجو میں رہتے تھے۔ ترمذی، نسائی عن عائشة رضی اللہ عنہا
- ۱۸۰۷۳..... حضور اکرم ﷺ پیر اور جمعرات کا روزہ رکھتے تھے۔ ابن ماجہ عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ
- ۱۸۰۷۴..... حضور اکرم ﷺ تین کھجوروں یا ایسی چیز کے ساتھ افطار کرنے کو پسند کرتے تھے جس کو آگ پر نہ پکایا گیا ہو (پھل فروٹ وغیرہ)۔
مسند ابی یعلیٰ عن انس رضی اللہ عنہ
- ۱۸۰۷۵..... بعض اوقات حضور ﷺ کو فجر کا وقت ہو جاتا اور آپ اپنے اہل کے ساتھ جنبی حالت میں ہوتے پھر آپ غسل کرتے اور روزہ دار ہو جاتے۔
مؤطا امام مالک، بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، ابو داؤد عن عائشة رضی اللہ عنہا و ام سلمة رضی اللہ عنہا
- ۱۸۰۸۲..... حضور اکرم ﷺ (یہ بھی) پسند فرماتے تھے کہ دودھ کے ساتھ روزہ کشائی فرمائیں۔ الدارقطنی عن انس رضی اللہ عنہ
- ۱۸۰۸۷..... حضور اکرم ﷺ عاشورا (دس محرم) کا روزہ رکھتے تھے اور اس کا حکم بھی فرماتے تھے۔ مسند احمد عن علی رضی اللہ عنہ
- ۱۸۰۷۸..... حضور اکرم ﷺ ہر مہینے کے ابتدائی تین دنوں کے روزے (بھی) رکھتے تھے اور ایسا تو بہت کم ہوتا تھا کہ جمعہ کے دن روزہ نہ رکھیں۔
ترمذی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

روزے کے بارے میں معمولات

- ۱۸۰۷۹..... حضور اقدس ﷺ نو ذی الحجہ، عاشوراء، ہر مہینے کے تین دن یعنی پہلے پیر اور دوسرے ہفتہ کے پیر اور جمعرات کے روزے رکھتے تھے۔
مسند احمد، ابو داؤد، نسائی عن حفصہ
- ۱۸۰۸۰..... حضور اکرم ﷺ ایک ماہ کے ہفتہ، اتوار اور پیر کے روزے رکھتے اور دوسرے ماہ کے منگل، بدھ اور جمعرات کے روزے رکھتے تھے۔
ترمذی عن عائشة رضی اللہ عنہا
- ۱۸۰۸۱..... حضور اکرم ﷺ کو یہ بات پسند تھی کہ تازہ کھجوروں کی موجودگی میں انہی کے ساتھ روزہ کھولیں اور ان کی عدم موجودگی میں خشک (پرانی) کھجوروں کے ساتھ روزہ افطار کریں اور انہی کے ساتھ افطار ختم کریں اور آپ ﷺ طاق عدد میں کھجوریں کھاتے تھے یعنی تین یا پانچ یا سات۔
ابن عساکر عن جابر رضی اللہ عنہ
- ۱۸۰۸۲..... حضور اکرم ﷺ مغرب ادا کرنے سے قبل تر کھجوروں کے ساتھ روزہ افطار فرماتے تھے اگر تر و تازہ کھجوریں میسر نہ ہوتیں تو پرانی خشک کھجوروں کے ساتھ روزہ افطار کر لیتے تھے۔ اگر وہ بھی نہ ہوتیں تو پانی کے چند چسکیاں لے لیتے۔
مسند احمد، ابو داؤد، ترمذی، عن انس رضی اللہ عنہ
- ۱۸۰۸۳..... حضور اقدس ﷺ روزہ کی حالت میں بوسہ لے لیتے تھے۔
مسند احمد، بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، ابو داؤد عن عائشة رضی اللہ عنہا
- ۱۸۰۸۴..... حضور اقدس ﷺ ہر روزہ کی حالت میں۔ مہ آنکھوں میں لگاتے تھے۔
الکبیر للطبرانی، السنن للبیہقی عن ابی رافع رضی اللہ عنہ
- ۱۸۰۸۵..... حضور اقدس ﷺ کو (رمضان کے بعد) روزہ رکھنے کے لئے پسندیدہ مہینہ شعبان تھا۔ ابو داؤد عن عائشة رضی اللہ عنہا
- ۱۸۰۸۶..... حضور اکرم ﷺ جب کسی قوم کے پاس روزہ افطار فرماتے تو انکو (دعا یہ انداز میں فرماتے تمہارے پاس روزہ داروں نے افطار کیا، تمہارا کھانا متقیوں نے کھایا اور ملائکہ نے تمہارے ہاں نزول کیا۔ مسند احمد، السنن للبیہقی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۰۸۷ حضور اکرم ﷺ کس کے پاس روزہ کھولتے تو انکو یہ فرماتے روزہ داروں نے تمہارے ہاں روزہ افطار کیا اور ملائکہ نے تم پر رحمت بھیجی۔
الکبیر للطبرانی عن ابن الزبیر

اعتکاف

حضور اکرم ﷺ اعتکاف کا ارادہ فرماتے تو پہلے فجر کی نماز پڑھاتے پھر اپنے (مختلف) اعتکاف کی جگہ) میں داخل ہو جاتے۔

ابوداؤد، ترمذی عن عائشة رضی اللہ عنہا

۱۸۰۸۹ حضور اکرم ﷺ اعتکاف کی حالت میں مریض کی عیادت فرمالتے تھے۔ ابوداؤد، عن عائشة رضی اللہ عنہا

۱۸۰۹۰ جب عشرہ اخیرہ داخل ہوتا تو حضور ﷺ اپنی ازار سخت باندھ لیتے (رمضان کا) راتوں کو جاگتے اور اپنے گھر والوں کو بھی جگاتے۔

بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ عن عائشة رضی اللہ عنہا

۱۸۰۹۱ حضور اکرم ﷺ جب مقیم ہوتے تو رمضان کے آخری دس دنوں کا اعتکاف فرماتے اور اگر حالت سفر میں ہوتے تو آئندہ سال کے بیس

دنوں کا اعتکاف فرماتے تھے۔ مسند احمد عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۰۹۲ حضور اکرم ﷺ آخری عشرہ میں اس قدر محنت و ریاضت کرتے تھے جو اور دنوں میں نہ کرتے تھے۔

مسند احمد، مسلم، ترمذی، ابن ماجہ عن عائشة رضی اللہ عنہا

یوم العید

۱۸۰۹۳ حضور ﷺ عید کے دن (عید کے لئے) گھر سے نہ نکلتے تھے جب تک کچھ کھاپی نہ لیتے اور عید الاضحیٰ کے دن کچھ نہ کچھ کھاتے تھے جب

تک اپنی قربانی ذبح نہ کریں۔ مسند احمد، ترمذی، مستدرک الحاکم، ابوداؤد عن بریدہ رضی اللہ عنہ، قال الترمذی غریب

۱۸۰۹۴ حضور علیہ السلام عید سے قبل کوئی (نفلی) نماز نہ پڑھتے تھے پھر جب گھر واپس آجاتے تو دو رکعت گھر میں پڑھا کرتے۔

ابن ماجہ عن ابی سعید

۱۸۰۹۵ حضور ﷺ یوم الفطر کو (عید کے لئے) نہ نکلتے تھے حتیٰ کہ سات کھجوریں کھا لیتے۔ الکبیر للطبرانی، عن جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ

۱۸۰۹۶ عید کے روز حضور ﷺ اپنے کسی گھر کے فرد کو نہ چھوڑتے تھے بلکہ سب کو (عید کے لئے) نکال لاتے تھے۔

ابن عساکر عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۸۰۹۷ حضور اکرم ﷺ عید کے دن نماز عید کے لئے نکلنے سے قبل زکوٰۃ (صدقۃ الفطر) کی ادائیگی کا حکم دیا کرتے تھے۔

ترمذی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۸۰۹۸ حضور اکرم ﷺ اپنی بیٹیوں اور بیویوں کو عیدین میں نکلنے کا حکم دیتے تھے۔ مسند احمد عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۸۰۹۹ حضور اکرم ﷺ عید کے روز پیدل نکلتے تھے اور پیدل واپس تشریف لاتے تھے۔ ابن ماجہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

کلام:..... زوائد ابن ماجہ میں ہے کہ اس روایت کی سند میں عبدالرحمن بن عبداللہ عمری ضعیف راوی ہے۔

۱۸۱۰۰ حضور اکرم ﷺ عیدین میں پیدل نکل جاتے تھے اور بغیر اذان اور بغیر اقامت کے نماز عید ادا فرماتے پھر دوسرے راستے سے واپس

تشریف لاتے۔ ابن ماجہ عن ابی رافع

۱۸۱۰۱ عیدین میں حضور ﷺ تلیل اور تکبیر بلند آواز میں پڑھتے ہوئے نکلتے تھے۔ شعب الایمان للبیہقی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ و اللہ اکبر اللہ اکبر واللہ الحمد۔

یہ کلمات تکبیر تشریح ہیں ان میں تہلیل و تکبیر کا مجموعہ ہے۔ جن کو پڑھتے ہوئے عیدین میں نکلنا چاہیے۔

۱۸۱۰۲... عید الفطر کے روز حضور علیہ السلام کے لئے دفن بجایا جاتا تھا۔ مسند احمد، ابن ماجہ عن قیس بن سعد کلام:..... فائدہ زوائد ابن ماجہ میں ہے کہ قیس کی حدیث صحیح ہے اور اس کے رجال سب ثقہ ہیں۔

۱۸۱۰۳... عیدین کے خطبہ کے دوران حضور ﷺ کثرت کے ساتھ تکبیر کہتے تھے۔ ابن ماجہ، مستدرک الحاکم عن سعد القرظ

۱۸۱۰۵... عید الفطر کے روز حضور اکرم ﷺ جس راستے سے نکلتے واپس دوسرے راستے سے تشریف لاتے تھے۔

ترمذی، مستدرک الحاکم عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۸۱۰۶... جب عید کا دن ہوتا تو حضور ﷺ مخالف راستہ استعمال فرماتے تھے۔ بخاری عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۸۱۰۷... عیدین کے لئے کوئی اذان نہ دی جاتی تھی۔ مسلم، ابوداؤد، ترمذی عن جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ

چوتھی فصل..... حج کے بیان میں

۱۸۱۰۸... حضور اکرم ﷺ جمار (شیطانوں کو نکلنے کے لئے پیدل آتے جاتے تھے۔ ترمذی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۸۱۰۹... حضور اقدس ﷺ حجرہ عقبہ کی رمی فرماتے ہوئے ٹھہرتے نہ تھے بلکہ گزرتے چلے جاتے تھے۔ ابن ماجہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۸۱۱۰... حضور اقدس ﷺ تلبیہ سے فارغ ہو کر اللہ سے اس کی رضا اور مغفرت کا سوال کرتے تھے۔ اور اللہ کی رحمت کے طفیل جہنم سے پناہ مانگتے تھے۔

۱۸۱۱۱... یوم الترویہ سے ایک دن پہلے (یعنی سات ذی الحجہ کو) حضور اکرم ﷺ لوگوں کو خطبہ دیتے اور حج کے احکام سے روشناس کراتے تھے۔

مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۸۱۱۲... حضور اکرم ﷺ بیت اللہ کی طرف نظر ڈالتے تو یہ دعا فرماتے۔

اللہم زد بیتک هذا تشریفاً وتعظیماً وتکریماً وبراً ومہابة.

اے اللہ اپنے اس گھر کو زیادہ سے زیادہ، شرف، عظمت، کرامت بزرگی اور بڑے عطا فرما۔ الکبیر للطبرانی عن حذیفہ بن اسید

۱۸۱۱۳... عرفہ کے روز آپ ﷺ کی اکثر دعا یہ ہوتی تھی:

لا الہ الا اللہ وحده لا شریک له، له الملك وله الحمد بیده الخیر وهو علی کل شیء قدیدر. عن ابن عمرو

۱۸۱۱۴... حضور ﷺ اسلام (بوسہ) صرف حجر اسود اور رکن یمانی کا فرماتے تھے۔ نسائی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۸۱۱۵... حضور اکرم ﷺ اپنی قربانی اپنے ہاتھ سے ذبح فرمایا کرتے تھے۔ مسند احمد عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۱۱۶... حضور اکرم ﷺ دو سینگوں والے خوبصورت مینڈھوں کی قربانی دیا کرتے تھے اور ذبح کے وقت ان پر اللہ کا نام لیتے اور تکبیر کہتے۔

مسند احمد، بخاری، مسلم، نسائی، ابن ماجہ عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۱۱۷... حضور اکرم ﷺ ایک بکری اپنے تمام اہل خانہ کی طرف سے ذبح کر دیا کرتے تھے۔ مستدرک الحاکم عن عبد اللہ بن ہشام

۱۸۱۱۸... حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام محرم ہونے کی حالت میں اپنی بیوی کا بوسہ لے لیتے تھے۔

الخطیب فی تاریخ عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۸۱۱۹... حضور اکرم ﷺ احرام باندھنے کا ارادہ فرماتے تو اپنے پاس موجود سب سے اچھی خوشبو لگا لیتے تھے۔ مسلم عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۸۱۲۰... حضور اکرم ﷺ رکن کا اسلام کرتے تو اس کو چومتے تھے اور اپنا دایاں رخسار اس پر رکھ دیتے تھے۔

السنن للبیہقی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۸۱۲۱..... حضور ﷺ عرفہ کے روز فجر کی نماز سے ایام تشریق کے آخری دن کی نماز عصر تک تکبیر تشریق پڑھا کرتے تھے۔

السنن للبیہقی عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۸۱۲۲..... حضور اقدس ﷺ ملتزم کے ساتھ اپنے چہرے اور سینے کو چمٹالیا کرتے تھے۔ السنن للبیہقی عن ابن عمرو

۱۸۱۲۳..... حضور اکرم ﷺ اپنی قربانی عید گاہ میں ذبح کیا کرتے تھے۔ بخاری، ابو داؤد، نسائی، ابن ماجہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۸۱۲۴..... حضور اکرم ﷺ جب بیت اللہ کا طواف فرماتے تو ہر چکر میں حجر اسود اور رکن یمانی کا استلام کرتے (یعنی بوسہ لیتے)۔

مسند رک الحاکم عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

پانچویں فصل..... جہاد اور اس کے متعلقات کے بیان میں

۱۸۱۲۵..... حضور اکرم ﷺ جب کسی سر یہ یا جیش کو روانہ فرماتے تو دن کے شروع میں روانہ فرماتے۔ ابو داؤد، ترمذی، ابن ماجہ عن صخر

۱۸۱۲۶..... حضور ﷺ جب کسی کو امیر بنا کر بھیجتے تو اس کو ارشاد فرماتے خطبہ مختصر رکھنا اور سحر انگیز کلام تھوڑا کرنا۔

الکبیر للطبرانی عن ابی امامہ رضی اللہ عنہ

۱۸۱۲۷..... حضور اکرم ﷺ جب اپنے اصحاب میں سے کسی کو اپنے کسی حکومتی معاملات میں روانہ فرماتے تو اس کو حکم دیتے: لوگوں کو خوشخبری دو اور

ان کو نفرت نہ دلاؤ اور آسانی و سہولت پیش کرو اور لوگوں کو تنگی میں نہ ڈالو۔ ابو داؤد عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ

۱۸۱۲۸..... حضور اکرم ﷺ جب کسی غزوہ میں ہوتے تو ارشاد فرماتے:

اللهم انت عضدی وانت نصیری (بک احوال و بک اصول) و بک اقاتل

اے اللہ! تو میرا بھروسہ ہے اور تو میرا مددگار ہے۔ (تیری مدد کے ساتھ میں درست حالت میں ہوں اور تیری مدد کے ساتھ ہی

میں حملہ کرتا ہوں) اور تیری مدد کے ساتھ میں قتال کرتا ہوں۔

مسند احمد، ابو داؤد، ترمذی، ابن ماجہ، ابن حبان، الضیاء عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۱۲۹..... میں نے رسول اللہ ﷺ کو (حالت جنگ میں) دیکھا کہ سیاہ کپڑوں میں ملبوس ہیں اور آپ کا جھنڈا سفید ہے۔

ابو داؤد عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۸۱۳۰..... حضور ﷺ کسی کو والی (شہر یا کسی لشکر کا امیر) نہ بناتے تھے جب تک اس کو نماز نہ باندھ دیتے اور دائیں جانب کی طرف اس کا شملہ لٹکا دیتے۔

الکبیر للطبرانی عن ابی امامہ رضی اللہ عنہ

۱۸۱۳۱..... حضور اکرم ﷺ کو یہ بات پسند تھی کہ زوال شمس کے وقت دشمن سے ٹڈ بھٹیر ہو۔ الکبیر للطبرانی عن ابن ابی اوفی

۱۸۱۳۲..... حضور ﷺ قتال کے وقت شور و غوغا کو ناپسند کرتے تھے۔ (الکبیر للطبرانی، مسند رک الحاکم عن ابی موسیٰ

۱۸۱۳۳..... حضور اکرم ﷺ کے پاس جب مال غنیمت آتا تو اسی دن تقسیم فرما دیا کرتے تھے بال بچوں والے کو دو حصے دیتے اور تہاؤات کو ایک

حصہ دیا کرتے تھے۔ ابو داؤد، مسند رک الحاکم عن عوف بن مالک

۱۸۱۳۴..... حضور اکرم ﷺ کے پاس جب قیدی لائے جاتے تو ایک گھر کے قیدیوں کو ایک ہی جگہ عطا فرماتے تھے تاکہ ان کو جدانہ کر دیں۔

مسند احمد، ابن ماجہ عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۸۱۳۵..... جب آپ کسی کو بیعت فرماتے تو اس کو تلقین فرماتے کہ حتی الامکان تم ان باتوں پر عمل کرو گے۔ مسند احمد عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۱۳۶..... جب آپ کسی لشکر کو رخصت فرماتے تو یہ فرماتے:

استودع اللہ دینکم و امانتکم و خواتیم اعمالکم۔

میں تمہارے دین تمہاری امانت اور تمہارے آخری اعمال کو اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔ ابو داؤد، مستدرک الحاکم عن عبد اللہ بن یزید الخطمی ۱۸۱۳۷۔ حضور اکرم ﷺ کا جب کسی غزوہ کا ارادہ ہوتا تو آپ (اصل جگہ کے علاوہ) کہیں اور کا خیال گمان کرواتے۔ (تا کہ دشمن کو پتہ نہ چل جائے اور جاسوس جا کر اطلاع نہ پہنچادیں)۔ ابو داؤد، مستدرک الحاکم عن کعب بن مالک

حضور ﷺ کا جنگی ساز و سامان

۱۸۱۳۸۔ حضور ﷺ کے پاس ایک تلوار تھی جس کا دستہ چاندی کے کام سے آراستہ تھا۔ تلوار کی میان کا نچلا حصہ چاندی کا تھا اور تلوار میں ایک حلقہ بھی چاندی کا تھا اس تلوار کا نام ذوالفقار تھا۔ حضور ﷺ کی ایک کمان تھی جس کا نام ذوالسد اوتھا (یعنی سیدھا نشانہ مارنے والی) حضور ﷺ کا ایک ترکش تھا جس کا نام ذوالجمع تھا (یعنی تیروں کو جمع کرنے والا) حضور ﷺ کی ایک زرہ تھی جو پتیل سے رنگی ہوئی تھی اور اس کا نام ذات الفضول تھا۔ حضور ﷺ کی ایک برچھی تھی جس کا نام البغاء تھا۔ (یعنی سیراب کرنے کا چشمہ) حضور ﷺ کی ایک ڈھال تھی جس کا نام الذقن (بمعنی ٹھوڑی) تھا۔ حضور ﷺ کا ایک سرخ زرد رنگ کا گھوڑا تھا جس کا نام مرتجز تھا۔ (بمعنی مسلسل ہنہنا کر حملہ کرنے والا) اسی طرح ایک سیاہ رنگ کا گھوڑا تھا جس کا نام سبک تھا (بمعنی پانی کی طرح چلنے والا) حضور ﷺ کی ایک زین تھی جس کا نام راح تھا۔ (بمعنی راحت)۔ حضور ﷺ کی ایک مادہ خچر تھی شیرنی کی مانند جس کا نام دلدل تھا (بمعنی بڑی اہم سواری) حضور اکرم ﷺ کی ایک اونٹنی تھی جس کا نام قصوی تھا (بمعنی آخری حد تک جانے والی) حضور ﷺ کا ایک گدھا تھا جس کا نام یغفور تھا۔ (بمعنی خاکستری رنگ والا) حضور ﷺ کی ایک چٹائی تھی جس کا نام الکز تھا (بمعنی خشک) حضور ﷺ کا ایک نیزہ تھا جس کا نام نمر تھا (بمعنی غضبناک) حضور ﷺ کا ایک ڈونگہ (برتن) تھا جس کا نام صادر تھا (بمعنی اترنے والا یعنی ہر وقت دستیاب) حضور ﷺ کا ایک آئینہ تھا جس کا نام مدہ تھا۔ (بمعنی راستہ دکھانے والا) حضور ﷺ کی ایک قمیچی تھی جس کا نام جامع تھا اور حضور ﷺ کی کمان والی لکڑی کی ایک چھڑی تھی۔ جس کا نام مشوق تھا (بمعنی تپلی لمبی شاخ)۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۸۱۳۹۔ حضور ﷺ کا ایک گھوڑا تھا جس کا نام مرتجز تھا۔ ایک اونٹنی تھی قصوی نامی۔ ایک مادہ خچر تھی دلدل نامی، ایک گدھا تھا عفیر نامی، ایک زرہ تھی ذات الفضول نامی، اور ایک تلوار تھی ذوالفقار نامی۔ مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی عن علی رضی اللہ عنہ

۱۸۱۴۰۔ حضور اکرم ﷺ کا ایک گدھا تھا جس کا اسم گرامی عفیر تھا۔

مسند احمد، عن علی رضی اللہ عنہ، الکبیر للطبرانی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۸۱۴۱۔ حضور اکرم ﷺ کا ایک گھوڑا الحیف نامی (چونکہ اس کی دم لمبی تھی جو زمین کو ڈھانپ لیتی تھی اس لیے اس کو الحیف کہتے تھے)۔

بخاری عن سہل بن سعد

۱۸۱۴۲۔ حضور اکرم ﷺ کا ایک گھوڑا ظرب نامی تھا (بمعنی ابھرنے والا) اور دوسرا گھوڑا الزاز تھا (بمعنی سخت لڑائی والا)۔

السنن للبیہقی عن سہل بن سعد

۱۸۱۴۳۔ حضور ﷺ کی ایک اونٹنی عضباء نامی تھی۔ (بمعنی جس کا خادمہ دگار ہو) ایک مادہ خچر تھی شہباء نامی ایک خاکستری گدھا تھا جس کا نام یغفور تھا اور ایک باندی حضرتہ تھی۔ السنن للبیہقی عن جعفر بن محمد عن ابیہ مرسلًا

۱۸۱۴۴۔ حضور اکرم ﷺ گدھے پر بغیر کسی پالان وغیرہ کے سوار ہو جاتے تھے۔ ابن سعد عن حمزة بن عبد اللہ بن عتبہ مرسلًا

۱۸۱۴۵۔ حضور اکرم ﷺ اپنے پیچھے کسی کو بٹھا لیتے تھے۔ اپنا کھانا زمین پر رکھ لیتے تھے اور غلام وغیرہ کی دعوت قبول کر لیا کرتے تھے اور گدھے پر سواری فرمایا کرتے تھے۔ مستدرک الحاکم عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۱۴۶۔ حضور اکرم ﷺ گدھے پر سواری فرمایا کرتے تھے، اپنے جوتے ہی لیا کرتے تھے۔ اپنی قمیص کو پیوند لگا لیا کرتے تھے۔ اون پین لیتے تھے اور یہ ارشاد فرمایا کرتے تھے:

- جس شخص نے میری سنت سے اعراض کیا اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں۔ ابن عساکر عن ابی ایوب رضی اللہ عنہ
- ۱۸۱۴۷..... حضور ﷺ مادہ گھوڑی کو فرس کہا کرتے تھے۔ ابو داؤد، مستدرک الحاکم عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ
- ۱۸۱۴۸..... حضور ﷺ گھوڑے کی تضمیر فرمایا کرتے تھے۔ مسند احمد، عن ابن عمر رضی اللہ عنہ
- فائدہ:..... گھوڑے کو پہلے خوب چارہ کھلا کر موٹا تازہ کیا جاتا ہے پھر اس کو بقدر کفایت چارہ دے کر سدھایا جاتا ہے۔
- ۱۸۱۴۹..... حضور ﷺ شکرال گھوڑے کو ناپسند فرماتے تھے۔ مسند احمد، مسلم، ترمذی، ابو داؤد، نسائی، ابن ماجہ عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ
- فائدہ:..... شکرال وہ گھوڑا جس کی تین ناگلیں ایک رنگ کی ہوں اور چوتھی کسی اور رنگ کی۔

آداب سفر کا بیان

- ۱۸۱۵۰..... حضور ﷺ سفر کا ارادہ فرماتے تو یہ دعا کرتے:
- اللهم بک اصول و بک احوال و بک أسیر.
- اے اللہ! میں تیری مدد کے ساتھ حملہ کرتا ہوں اور تیری مدد کے ساتھ اچھی حالت میں ہوتا ہوں اور تیری قوت کے ساتھ قید کرتا ہوں۔ مسند احمد عن علی رضی اللہ عنہ
- ۱۸۱۵۱..... حضور ﷺ کو سفر میں آخر رات پڑتی تو دائیں کروٹ سو جاتے اور اگر صبح سے تھوڑی دیر قبل آرام کا ارادہ کرتے تو دائیں ہتھیلی پر سر رکھ لیتے اور کلائی کو کھڑا کر لیتے۔ مسند احمد ابن حبان، مستدرک الحاکم عن ابی قتادہ رضی اللہ عنہ
- ۱۸۱۵۲..... حضور ﷺ جب سفر سے واپس تشریف لاتے تو پہلے مسجد میں اترتے اور وہاں دو رکعت نماز ادا فرماتے پھر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے حالات کی خبر لیتے اس کے بعد اپنی بیویوں کے پاس تشریف لاتے۔ الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم عن ابی ثعلبہ
- ۱۸۱۵۳..... حضور اقدس ﷺ سفر سے واپس رنجہ قدمی فرماتے تو پہلے گھر کے بچوں کے ساتھ محبت فرماتے۔
- مسند احمد، مسلم، ابو داؤد عن عبد اللہ بن جعفر
- ۱۸۱۵۴..... حضور ﷺ جب کسی غزوہ، حج یا عمرہ سے واپس تشریف لاتے تو ہر بلند جگہ پر تین تکبیریں کہتے پھر فرماتے:
- لا الہ الا اللہ وحده لا شریک له له الملك وله الحمد وهو على كل شىء قدير آتون تائبون عابدون ساجدون، لربنا حامدون، صدق اللہ وحده ونصر عبده وهزم الاحزاب وحده، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لئے ساری بادشاہی ہے اور اسی کے لئے تمام تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، ہم لوٹنے والے ہیں، توبہ کرنے والے ہیں، عبادت کرنے والے ہیں، سجدہ کرنے والے ہیں، اپنے رب کی حمد و بڑائی بیان کرنے والے ہیں بے شک اللہ نے اپنا وعدہ سچا کر دکھایا اور اپنے بندے کی مدد کی اور تمام لشکروں کو تنہا شکست دی۔

- مؤطا امام مالک، مسند احمد، بخاری، مسلم، ابو داؤد، نسائی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ
- ۱۸۱۵۵..... حضور ﷺ جب کسی جگہ پڑاؤ ڈالتے تو وہاں سے کوچ نہ فرماتے جب تک وہاں ظہر کی نماز ادا نہ فرماتے۔

- مسند احمد، ابو داؤد، نسائی عن انس رضی اللہ عنہ
- ۱۸۱۵۶..... حضور اکرم ﷺ جب سفر میں کسی جگہ فروکش ہوتے یا اپنے گھر میں واپس تشریف لاتے تو اس وقت تک تشریف نہ فرماتے تھے جب تک دو رکعت نماز ادا نہ کر لیتے تھے۔ الکبیر للطبرانی عن فضالہ بن عبید
- ۱۸۱۵۷..... حضور اکرم ﷺ جب کسی جگہ پڑاؤ ڈالتے تو جب تک وہاں دو رکعت نماز نہ پڑھ لیتے اس وقت تک وہاں سے کوچ نہ فرماتے تھے۔

السنن للبیہقی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۱۵۸ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام جب کسی جگہ عارضی پڑاؤ ڈالتے تو اس کو دو رکعت نماز کے ساتھ الوداع کہتے تھے۔

مستدرک الحاکم عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۱۵۹..... حضور ﷺ جب کسی شخص کو الوداع کہتے تو اس کا ہاتھ تھام لیتے تھے، پھر اس وقت تک از خود نہ چھوڑتے تھے جب تک وہ خود آپ کا ہاتھ نہ چھوڑ دیتا اور آپ اس کو رخصت کرتے ہوئے یہ فرماتے:

استودع الله دينك وامانتك خواتيم عملك.

میں اللہ کو سپرد کرتا ہوں تیرا دین، تیری امانت اور تیرے آخری اعمال۔

ترمذی، مسند احمد، نسائی، ابن ماجہ، مستدرک الحاکم عن ابی عمر رضی اللہ عنہ

۱۸۱۶۰..... حضور ﷺ رات کو اپنے گھر واپس نہ آتے تھے۔ مسند احمد، بخاری، مسلم، نسائی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۱۶۱..... پانچ چیزیں سفر میں اور نہ حضر میں حضور ﷺ سے جدا نہ ہوتی تھیں، آئینہ، سرمہ دانی، کنکھی، مسواک، کھلانے کی چھوٹی چھڑی۔

السنن للبیہقی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۱۶۲..... حضور ﷺ سفر میں پیچھے رہتے تھے اور کمزور کو آگے بلا تے تھے اور پیچھے رہ جانے والے کو ساتھ بٹھا لیتے تھے۔ اور ان کے لئے دعائے خیر کرتے تھے۔ ابو داؤد، مستدرک الحاکم عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۸۱۶۳..... جب آپ ﷺ غزوہ کے لئے نکلتے تو جمعرات کا دن نکلنے کے لئے پسند فرماتے تھے۔ مسند احمد، بخاری عن کعب بن مالک

۱۸۱۶۴..... حضور ﷺ جمعرات کے دن سفر کرنے کو پسند فرماتے تھے۔ الکبیر للطبرانی عن ام سلمة رضی اللہ عنہا

تیسرا باب..... ذاتی زندگی سے متعلق حضور ﷺ کی عادات اور معیشت کا بیان

طعام

۱۸۱۶۵..... حضور ﷺ کو بکری کے گوشت میں اس کا اگلا حصہ (دستی وغیرہ) زیادہ پسند تھا۔

ابن السنی و ابونعیم فی الطب، السنن للبیہقی عن مجاہد مرسلًا

۱۸۱۶۶..... حضور اکرم ﷺ کو محبوب سالن سرکہ تھا۔ ابونعیم عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۸۱۶۷..... حضور ﷺ کو پسندیدہ ترین کھانوں میں سے روٹی کا شریڈ اور حبیس کا شریڈ تھا۔ ابو داؤد، مستدرک الحاکم عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام:..... امام ابو داؤد نے کتاب الاطعمۃ باب فی اکل البزید میں اسکو تخریج فرمایا اور اس پر ضعیف ہونے کا حکم عائد کیا ہے۔ امام منذری رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس کی سند میں ایک مجہول شخص ہے عیون المعبودۃ ۱۰-۲۵۶۔

فائدہ:..... جیس وہ کھانا ہے جو کھجور، پنیر، گھی، آنا یا موٹی پستی ہوئی گندم کے ساتھ تیار کیا جاتا ہے۔

۱۸۱۶۸..... حضور اکرم ﷺ کو سب سے زیادہ گوشت والی ہڈی بکری کی دستی پسند تھی۔

مسند احمد، ابو داؤد، ابن السنی، ابونعیم عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۸۱۶۹..... حضور اکرم ﷺ کو بکری کے بازو (دستی) کا گوشت بہت پسند تھا۔ ابو داؤد عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۸۱۷۱..... حضور اکرم ﷺ کو دونوں دستی اور شانے کا گوشت بہت پسند تھا۔ ابن السنی و ابونعیم فی الطب عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۸۱۷۲..... حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں کوئی کھانا پیش کیا جاتا تو آپ پوچھتے، یہ ہدیہ ہے یا صدقہ؟ پس اگر کہا جاتا صدقہ ہے، تو آپ اپنے اصحاب رضی اللہ عنہم کو فرماتے: کھاؤ اور خود تناول نہ فرماتے۔

اور اگر کہا جاتا: یہ ہدیہ ہے تو آپ بھی ہاتھ آگے بڑھا دیتے اور اپنے اصحاب کے ساتھ مل کر کھاتے۔

بخاری، مسلم، نسائی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۸۱۷۳..... حضور اکرم ﷺ کے پاس طعام لایا جاتا تو اپنے قریب سے تناول فرماتے اور اگر پھل وغیرہ پیش کیا جاتا تو آپ کا ہاتھ گھومتا رہتا۔

التاریخ للخطیب عن عائشة رضی اللہ عنہا

۱۸۱۷۴..... حضور ﷺ کھانے سے فراغت کے بعد اپنی تین انگلیوں کو چاٹ لیتے تھے۔

مسند احمد، مسلم، ترمذی، ابوداؤد، نسائی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۱۷۵..... حضور اکرم ﷺ جب کھانا تناول فرماتے تو آپ کی انگلیاں سامنے کے کھانے سے تجاوز نہیں کرتی تھیں۔ البخاری فی تاریخ عن

جعفر بن ابی الحکم مرسلًا، ابو نعیم فی المعرفة عن الحکم بن رافع بن یسار الکبیر للطبرانی عن الحکم بن عمرو الغفاری

۱۸۱۷۶..... حضور اکرم ﷺ جب کھانا تناول فرماتے یا پانی نوش فرماتے تو یہ دعا کرتے:

الحمد لله الذي اطعم وسقى وسوغه وجعل له مخرجًا

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے کھلایا اور پلایا اور انگوٹھ کی نکلنے کا راستہ بنایا۔

ابوداؤد، نسائی، صحیح ابن حبان عن ابی ایوب رضی اللہ عنہ

۱۸۱۷۷..... حضور اکرم ﷺ دن کو کھانا کھا لیتے تو شام کو نہ کھاتے تھے اور جب شام کو کھا لیتے تو صبح کو نہ کھاتے تھے۔ حلیۃ الاولیاء عن ابی سعید

۱۸۱۷۸..... حضور اکرم ﷺ کے سامنے سے جب دسترخوان اٹھایا جاتا تو آپ یہ دعا پڑھتے:

الحمد لله حمداً كثيراً طيباً مباركاً فيه الحمد لله الذي كفانا وأروانا غير مكفي ولا مكفور ولا مودع

ولا مستغنى عنه ربنا

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو کثرت کے ساتھ ہوں، پاکیزہ بابرکت ہوں۔ تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے ہم کو

(کھلا کر) کفایت بخشی اور ہمیں سیر کر دیا جبکہ اس ذات کو کوئی کفایت کرنے والا نہیں، اور ہم اس کا شکر ادا کرتے ہیں اس کی

نعمتوں کے امیدوار ہیں اور ان کے محتاج ہیں اے ہمارے پروردگار۔

مسند احمد، بخاری، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

۱۸۱۷۹..... حضور سرکارِ دو عالم ﷺ جب کھانے سے فراغت فرما لیتے تو یہ دعا پڑھتے:-

الحمد لله الذي اطعمنا وسقانا وجعلنا من المسلمين.

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے ہم کو کھلایا پلایا اور ہم کو مسلمانوں میں سے بنایا۔

مسند احمد، ترمذی، نسائی، ابوداؤد، ابن ماجہ الضیاء عن ابی سعید

۱۸۱۸۰..... حضور اکرم ﷺ کھانے سے فراغت کے بعد یہ دعا فرمایا کرتے تھے:-

اللهم لك الحمد اطعمت وسقيت واشبعت وأرويت فللك الحمد غير مكفور ولا مودع

ولا مستغنى عنك.

اے اللہ! تمام تعریفیں تیرے لئے ہیں تو نے کھلایا پلایا اور سیر طعام کیا اور سیر آب کیا پس تمام تعریفیں تیرے لئے ہیں آپ کی نعمتوں

کا انکار نہیں اور نہ آپ کی نعمتوں کو رخصت ہے۔ اور نہ آپ سے بے نیازی ہے۔ مسند احمد، عن رجل من بنی سلیم

۱۸۱۸۱..... جب حضور اکرم ﷺ کو کھانا قریب کیا جاتا تو آپ بسم اللہ کہتے اور جب کھانے سے فارغ ہو جاتے تو یہ دعا پڑھتے:-

اللهم انك اطعمت وأسقيت وغنيت وأقنيت وهديت وإحييت اللهم فللك الحمد على ما أعطيت

اے اللہ! تو نے خلایا، پلایا، بے نیاز کیا، مالدار کیا، ہدایت بخشی، اور زندگی بخشی، اے اللہ تیرے لئے ہی سب تعریفیں ہیں ان چیزوں پر جو تو نے عطا فرمائیں۔ (مسند احمد عن رجل خادم النبی ﷺ)

- ۱۸۱۸۲..... حضور ﷺ کا ایک بڑا پیالہ تھا جس کے چار تھامنے والے حلقے (کنڈے) تھے۔ الکبیر للطبرانی عن عبد اللہ بن بسر
- ۱۸۱۸۳..... حضور ﷺ کا ایک بڑا پیالہ تھا جس کو غراء کہا جاتا تھا اور چار اشخاص اس کو اٹھاتے تھے۔ ابو داؤد عن عبد اللہ بن بسر
- ۱۸۱۸۴..... حضور اقدس ﷺ لبسن، پیاز اور کراٹ (ایک بودار سبزی) نہ کھاتے تھے، کیوں کہ آپ کے پاس ملائکہ آتے تھے اور جبریل امین آپ سے بات چیت فرمایا کرتے تھے۔ حلیۃ الاولیاء، الخطیب فی التاریخ عن انس رضی اللہ عنہ
- ۱۸۱۸۵..... حضور اکرم ﷺ کی گردے اور گونہ نہ کھایا کرتے تھے اور نہ ان کو حرام قرار دیتے تھے۔

ابن صصری فی امالیہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

- ۱۸۱۸۶..... حضور ﷺ ٹیک لگا کر نہ کھاتے اور نہ آپ کے پیچھے دو آدمی چلتے تھے۔ مسند احمد عن ابن عمرو
- ۱۸۱۸۷..... حضور اقدس ﷺ پر یہ اس وقت تک نہ کھاتے تھے جب تک صاحب ہدیہ کھانے کو نہ کہتا اس (زہر آلود) بکری کی وجہ سے جو آپ کو (خیبر کی فتح) کے موقع پر ہدیہ کی گئی تھی۔ الکبیر للطبرانی عن عمار بن یاسر
- ۱۸۱۸۸..... حضور ﷺ کھانے اور پینے کی چیز میں (ٹھنڈا وغیرہ کرنے کی غرض سے) پھونک نہیں مارتے تھے اور نہ برتن میں سانس لیتے تھے۔

ابن ماجہ عن انس رضی اللہ عنہ

- ۱۸۱۸۹..... حضور ﷺ کے پاس کیڑا لگی کھجور لائی جاتی تو آپ ﷺ اسے صاف کرتے اور اس میں سے کیڑے نکال دیتے۔

ابو داؤد عن انس رضی اللہ عنہ

- ۱۸۱۹۰..... حضور اکرم ﷺ دائیں ہاتھ میں تازہ کھجور لے لیتے اور بائیں ہاتھ میں خر بوزہ پھر کھجور اور خر بوزہ ملا کر کھاتے اور یہ حضور ﷺ کا پسندیدہ ترین پھل تھا۔ الاوسط للطبرانی، مستدرک الحاکم، ابو نعیم فی الطب عن انس رضی اللہ عنہ
- ۱۸۱۹۱..... حضور اقدس ﷺ خر بوزہ کو تازہ کھجور کے ساتھ تناول فرمایا کرتے تھے۔

ابن ماجہ عن سہل رضی اللہ عنہ بن سعدی، ترمذی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا، الکبیر للطبرانی عن عبد اللہ بن جعفر

- ۱۸۱۹۲..... حضور اقدس ﷺ تازہ کھجوریں تناول فرماتے اور گھلیاں طاق میں ڈال دیتے تھے۔ مستدرک الحاکم عن انس رضی اللہ عنہ
- ۱۸۱۹۳..... انگوروں کو گچھے گچھے کی صورت میں تناول فرماتے تھے۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ
- ۱۸۱۹۴..... حضور اقدس ﷺ خر بوزے کو تازہ کھجور کے ساتھ تناول فرماتے تھے اور ارشاد فرماتے یہ دونوں عمدہ چیزیں ہیں۔

الطیالسی عن جابر رضی اللہ عنہ

- ۱۸۱۹۵..... حضور ﷺ ہدیہ تناول فرماتے تھے لیکن صدقہ نہ تناول فرمایا کرتے تھے۔

مسند احمد، الکبیر للطبرانی عن سلمان بن سعد عن عائشۃ رضی اللہ عنہا وعن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

- ۱۸۱۹۶..... حضور اقدس ﷺ ککڑی کھیرہ کو تازہ کھجور کے ساتھ تناول فرمایا کرتے تھے۔

مسند احمد، بخاری، مسلم، ترمذی، ابن ماجہ، ابو داؤد، نسائی عن عبد اللہ بن جعفر

- ۱۸۱۹۷..... حضور ﷺ تین انگلیوں کے ساتھ تناول فرمایا کرتے تھے۔ اور ہاتھوں کو پونچھنے (یا دھونے) سے قبل چاٹ لیا کرتے تھے۔

مسند احمد، مسلم، ابو داؤد عن کعب بن مالک

- ۱۸۱۹۸..... حضور اقدس ﷺ خر بوزہ کو تازہ کھجور کے ساتھ تناول فرماتے تھے اور ارشاد فرماتے تھے۔ اس کی گرمی اس کی ٹھنڈک کے ساتھ ختم کی جائے اور اس کی ٹھنڈک کو اس کی گرمی کے ساتھ ختم کیا جائے۔ ابو داؤد، السنن للبیہقی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۸۱۹۹..... حضور اکرم ﷺ کو خر بوزہ تازہ کھجور کے ساتھ تناول فرمانا، بہت مرغوب تھا۔ ابن عساکر عن عائشة رضی اللہ عنہا
۱۸۲۰۰..... حضور اقدس ﷺ تین انگلیوں کے ساتھ تناول فرمایا کرتے تھے اور چوتھی انگلی کے ساتھ بھی مدد لے لیا کرتے تھے۔

الکبیر للطبرانی عن عامر بن ربیعۃ

۱۸۲۰۱..... حضور اقدس ﷺ اپنے دائیں ہاتھ کو کھانے، پینے، وضو کرنے، لباس پہننے اور لینے دینے کے لئے استعمال کرتے تھے اور بائیں ہاتھ کو ان کے علاوہ اور کاموں کے لئے استعمال کرتے تھے۔ مسند احمد، عن حفصۃ رضی اللہ عنہا
۱۸۲۰۲..... حضور اقدس ﷺ کو خر بوزے اور تر کھجور کو ایک ساتھ تناول فرماتے تھے۔ مسند احمد، ترمذی فی الشمال عن انس رضی اللہ عنہ
۱۸۲۰۳..... حضور اکرم ﷺ کدو کو پسند فرماتے تھے۔ مسند احمد، ترمذی فی الشمال، نسائی، ابن ماجہ عن انس رضی اللہ عنہ
۱۸۲۰۴..... پھلوں میں سے حضور ﷺ کو انگور اور خر بوزہ پسند تھا۔ ابو نعیم فی الطب عن معاویہ بن یزید عبسی
۱۸۲۰۵..... حضور اکرم ﷺ منھی شے اور شہد کو پسند فرمایا کرتے تھے۔ بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، ابو داؤد عن عائشۃ رضی اللہ عنہا
۱۸۲۰۶..... حضور اکرم ﷺ ککڑی کو پسند فرماتے تھے۔ الکبیر للطبرانی عن الربیع بنت معوذ
۱۸۲۰۷..... حضور ﷺ کھن کھجور کو پسند فرماتے تھے۔ ابو داؤد، ابن ماجہ عن ابی ہریرہ
۱۸۲۰۸..... حضور ﷺ کو جو کی روٹی اور باس تیل یا گھی کے کھانے پر بھی بلا لیا جاتا تھا۔ ترمذی فی الشمال عن انس رضی اللہ عنہ
۱۸۲۰۹..... حضور اقدس ﷺ کھجور اور دودھ کو طیبین (دوسب سے عمدہ چیزیں) فرمایا کرتے تھے۔ مستدرک الحاکم عن عائشۃ رضی اللہ عنہا
۱۸۲۱۰..... حضور اقدس ﷺ پچا کھچا کھانا بھی رغبت سے کھایا کرتے تھے۔

مسند احمد، ترمذی، فی الشمال، مستدرک الحاکم عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۲۱۱..... حضور اقدس ﷺ کدو کو رغبت کے ساتھ کھاتے تھے۔ مسند احمد، ابن حبان عن انس رضی اللہ عنہ
۱۸۲۱۲..... حضور اقدس ﷺ اس بات کو پسند فرماتے تھے کہ کھانے کے درمیانی بالائی حصہ سے کھایا جائے۔ الکبیر للطبرانی عن سلمی
۱۸۲۱۳..... حضور اقدس ﷺ کھانے کو گرم حالت میں کھانا پسند کرتے تھے جب تک اس کی بھاپ نہ اڑ جائے۔ الکبیر للطبرانی عن جویریۃ
۱۸۲۱۴..... حضور اقدس ﷺ گوہ کا کھانا پسند کرتے تھے۔ التاريخ للخطیب عن عائشۃ رضی اللہ عنہا
۱۸۲۱۵..... حضور اکرم ﷺ بکرے کی سات (۷) چیزیں کھانا مکروہ خیال کرتے تھے۔
پتا، مثانہ، آنت (او جزی) ذکر (شرم گاہ)، خصیتین، غدہ (کھال اور گوشت کے درمیان کسی بیماری سے پیدا ہونے والے غدود) اور خون۔

بکری کا سامنے کا حصہ (بازو) حضور اکرم ﷺ کو زیادہ پسند تھا۔

الایوسط للطبرانی، عن ابن عمر، السنن للبیہقی عن مجاہد مرسلًا، الکامل لابن عدی، السنن للبیہقی عن مجاہد عن ابن عباس رضی اللہ عنہ
۱۸۲۱۶..... حضور اقدس ﷺ گدوں کا کھانا بھی مکروہ سمجھتے تھے کیوں کہ ان کا مقام پیشاب کے مقام کے قریب ہوتا ہے۔

ابن السنن فی الطب عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۸۲۱۷..... حضور اکرم ﷺ کو کھجوروں میں عجوبہ سب سے زیادہ پسندیدہ کھجور تھی۔ ابو نعیم عن ابن عباس

۱۸۲۱۸..... پھلوں میں پسندیدہ پھل تازہ کھجور اور خر بوزہ تھا۔

الکامل ابن عدی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا، العوقانی فی کتاب الطبیخ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۸۲۱۹..... جب حضور اکرم ﷺ کے پاس موسم کا پہلا پھل آتا تو اس کو اپنی آنکھوں سے لگاتے پھر ہونٹوں سے اس کے بعد یہ دعا پڑھتے:

اللہم کما اریتنا اولہ فارنا اخرہ۔

اے اللہ جیسے تو نے اس پھل کا شروع دکھایا اس کا آخر بھی دکھا۔

پھر اس کے بعد قریب موجود کسی بھی بچے کو وہ پھل عنایت فرمادیتے۔

ابن السنی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ، الحکیم عن انس رضی اللہ عنہ

پینا

۱۸۲۲۱..... حضور اقدس ﷺ کو پسندیدہ ترین پانی ٹھنڈا میٹھا پانی تھا۔ (مسند احمد، ترمذی، مستدرک الحاکم عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۸۲۲۲..... حضور علیہ السلام کو محبوب مشروب میٹھا اور ٹھنڈا تھا۔ ابن عساکر عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۸۲۲۳..... تمام پینے کی چیزوں میں حضور کے نزدیک محبوب ترین شی دودھ تھا۔ ابونعیم فی الطب عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۸۲۲۴..... حضور اقدس ﷺ کو جب دودھ پیش کیا جاتا تو فرماتے یہ برکت ہے (یا برکتیں ہیں)۔ ابن ماجہ عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۸۲۲۵..... پینے کی چیزوں میں شہد بھی آپ ﷺ کو بہت مرغوب تھا۔ ابن السنی و ابو نعیم فی الطب عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۸۲۲۶..... حضور ﷺ پانی نوش فرما کر یہ دعا کرتے:-

الحمد لله الذي سقانا عذبا فراقا برحمته ولم يجعله ملحا اجاجا بذنوبنا.

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے ہم کو میٹھا و ملائم پانی اپنی رحمت کے ساتھ پلایا اور اس کو ہمارے گناہوں کی وجہ سے کھارا اور نمکین نہیں بنایا۔ حلیۃ الاولیاء عن ابی جعفر مرسلأ

۱۸۲۲۷..... حضور ﷺ پانی پیتے تو دوران نوش تین مرتبہ سانس لیتے، اور فرماتے یہ طریقہ زیادہ خوشگوار بہل اور سیر کرنے والا ہے۔

مسند احمد، بخاری، مسلم عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۲۲۸..... حضور ﷺ پانی پیتے تو دو مرتبہ سانس لیتے تھے۔ ترمذی، ابن ماجہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام:..... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ روایت ضعیف ہے۔

۱۸۲۲۹..... حضور ﷺ جب پانی پیتے تو تین مرتبہ سانس لیتے اور ہر سانس میں بسم اللہ کہتے اور آخر میں اللہ کا شکر ادا کرتے۔

ابن السنی، الکبیر للطبرانی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۸۲۳۰..... حضور ﷺ کے پاس ایک شیشے کا پیالہ تھا جس میں آپ پانی پیتے تھے۔ ابن ماجہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام:..... زوائد ابن ماجہ میں ہے کہ اس کی سند میں مندل بن علی اور محمد بن اسحاق دونوں ضعیف راوی ہیں۔

۱۸۲۳۱..... حضور ﷺ چشموں کی طرف سے پانی منگواتے تھے اور پیتے تھے اور اس میں مسلمانوں کے ہاتھوں کی برکت کی امید کرتے تھے۔

(کیوں کہ چشمے پر تمام لوگ آتے جاتے ہیں اور پانی استعمال کرتے ہیں)۔ الاوسط للطبرانی، حلیۃ الاولیاء عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۸۲۳۲..... حضور ﷺ کے لئے برقیان سے میٹھا پانی لایا جاتا تھا۔ مسند احمد، ابو داؤد، مستدرک الحاکم عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۸۲۳۳..... حضور ﷺ تین سانسوں میں پانی پیتے تھے پہلے بسم اللہ پڑھتے اور آخر میں الحمد للہ کہتے۔ ابن السنی عن نوفل بن معاویۃ

نیند (استراحت)

۱۸۲۳۴..... حضور اقدس ﷺ جب بستر پر جاتے تو اپنے دائیں ہاتھ کو دائیں رخسار کے نیچے رکھتے تھے۔ الکبیر للطبرانی عن حفصہ رضی اللہ عنہا

۱۸۲۳۵..... رات کے وقت جب حضور ﷺ بستر پر لیٹتے تو اپنا ہاتھ اپنے رخسار کے نیچے رکھتے پھر کہتے:

باسمک اللهم احی و باسک اموت

اے اللہ! میں تیرے نام کے ساتھ مرتا ہوں (سوتا ہوں) اور تیرے نام کے ساتھ جیتا ہوں (جاگتا ہوں)۔

اور جب جاگتے تو کہتے:

الحمد لله الذي احيانا بعد ما اماننا واليه النشور.

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے ہم کو موت دینے کے بعد زندہ کیا اور اسی کی طرف اٹھ کر جانا ہے۔ مسند احمد، مسلم، نسائی،

عن البراء، مسند احمد، بخاری، ترمذی، ابو داؤد، نسائی، ابن ماجہ عن حذیفہ، مسند احمد، بخاری، مسلم عن ابی ذر رضی اللہ عنہ
۱۸۲۳۶..... حضور اکرم ﷺ رات کو جب بستر پر لیٹتے تو یہ دعا پڑھتے:

بسم الله وضعت جنبی، اللهم اغفر لی ذنبی و اخصأ شیطانی، وفك رهانی وثقل ميزانی واجعلنی فی
الندی الاعلیٰ

اللہ کے نام کے ساتھ میں نے پہلو ڈالا۔ اے اللہ! میرے گناہوں کی مغفرت فرما، میرے شیطان کو خائب و خاسر کر، میری گردن کو
آزاد کر، میرے میزان عمل کو وزن دار کر اور مجھے ملاءِ اعلیٰ میں شامل کر دے۔ ابو داؤد، مستدرک الحاکم عن ابی الازھر

۱۸۲۳۷..... حضور ﷺ جب بستر پر جاتے تو سورہ کافرون پڑھتے۔ الکبیر للطبرانی، عن عباد بن اخضر

۱۸۲۳۸..... حضور ﷺ جنبی حالت میں سونے کا ارادہ کرتے تو اپنی شرم گاہ کو دھو لیتے اور نماز کی طرح کا وضو کر لیتے۔

بخاری، مسلم، ابو داؤد، نسائی، ابن ماجہ عن عائشة رضی اللہ عنہا

حالت جنابت میں سونے کے لئے وضو

۱۸۲۳۹..... حضور ﷺ جب جنبی حالت میں سونے کا ارادہ کرتے تو نماز کا وضو کرتے اور اگر اس حالت میں کھانے پینے کا ارادہ ہوتا تو اپنے ہاتھوں

کو دھو کر کھاپی لیتے۔ ابو داؤد، نسائی، ابن ماجہ عن عائشة رضی اللہ عنہا

۱۸۲۴۰..... حضور اقدس ﷺ جب سونے کا ارادہ کرتے تو اپنے دائیں ہاتھ کو اپنے رخسار کے نیچے رکھ کر یہ دعائیں مرتبہ پڑھتے:

اللهم قنی عذابک یوم تبعث عبادک.

اے اللہ! مجھ اپنے عذاب سے بچائیے گا جس دن تو اپنے بندوں کو جمع کرے گا۔ ابو داؤد عن حفصہ رضی اللہ عنہا

۱۸۲۴۱..... حضور اکرم ﷺ اپنے بستر پر جاتے تو یہ دعا پڑھتے:

الحمد لله الذي اطعمنا وسقانا و كفانا و اوانا فكم ممن لا كافي له ولا مؤوى له.

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے ہم کو کھلایا اور پلایا اور ہم کو (ہر بات میں) کفایت بخشی اور ہم کو ٹھکانا دیا۔ پس کتنے لوگ ہیں جن کی

کفایت کرنے والا کوئی نہیں اور نہ ان کو کوئی ٹھکانہ دینے والا۔ مسند احمد، مسلم، ترمذی، ابو داؤد، نسائی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۲۴۲..... حضور ﷺ فداہ ابی وامی کو جب رات کے پہر بھوک کی وجہ سے تکلیف اور پریشانی لاحق ہوتی تو یہ کلمات پڑھتے:

لااله الا الله الواحد القهار رب السموات والارض وما بينهما العزيز الغفار.

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے زبردست ہے آسمانوں اور زمین اور ان دونوں کے درمیان کا پروردگار ہے، غالب ہے، بخشنے والا ہے۔

نسائی، مستدرک الحاکم عن عائشة رضی اللہ عنہا

۱۸۲۴۳..... حضور اکرم ﷺ کی جب رات کو آنکھ کھلتی تو یہ دعا پڑھتے:

رب اغفر وارحم واهد للسبيل الاقوم

اے پروردگار مغفرت فرما، رحم فرما اور درست راہ کی ہدایت بخش۔ محمد بن نصر لی الصلوٰۃ عن ام سلمہ

۱۸۲۴۴..... حضور ﷺ جب سوتے تھے تو منہ سے پھونکنے کی آواز آتی رہتی تھی۔ مسند احمد، بخاری، مسلم عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۸۲۳۵..... حضور اقدس ﷺ جب سوتے تو اپنے دائیں ہاتھ کو اپنے رخسار کے نیچے رکھ لیتے اور یہ دعا پڑھتے:

اللهم قني عذابك يوم تبعث عبادك. مسند احمد، ترمذی، نسائی عن البراء، مسند احمد، ترمذی عن حذیفہ

رضی اللہ عنہ، مسند احمد، ابن ماجہ عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۸۲۳۶..... حضور اقدس ﷺ جب کسی شخص کو چہرے کے بل سویا ہوا پاتے اور دیکھتے کہ اس کی سرین سے کپڑا کھسک گیا ہے تو اس کو لات مار کر

اٹھاتے اور فرماتے سونے کی یہ ہیئت اللہ کو سب سے زیادہ ناپسند ہے۔ مسند احمد، عن الشریذ بن سوید

۱۸۲۳۷..... حضور ﷺ کی رات کو جب بھی آنکھ کھلتی تو مسواک ضرور فرماتے۔ ابن نصر عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۸۲۳۸..... حضور اقدس ﷺ رات یا دن کو جب بھی نیند فرماتے اور آنکھ کھلتی تو مسواک ضرور فرماتے تھے۔

مصنف ابن ابی شیبہ، ابو داؤد عن عائشة رضی اللہ عنہا

۱۸۲۳۹..... حضور اقدس ﷺ سونے سے پہلے مسواک ضرور کیا کرتے تھے۔ ابن عساکر عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۸۲۴۰..... حضور اقدس ﷺ سوتے وقت اپنے سر ہانے مسواک ضرور رکھتے تھے۔ پھر جب اٹھتے تو مسواک سے شروعات کرتے۔

مسند احمد، مستدرک الحاکم محمد بن نصر عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۸۲۴۱..... حضور اقدس ﷺ جب تک سورہ بنی اسرائیل اور سورہ زمر نہ تلاوت فرمالتے تھے سوتے نہ تھے۔

مسند احمد، ترمذی، مستدرک الحاکم عن عائشة رضی اللہ عنہا

۱۸۲۴۲..... حضور اقدس ﷺ سورہ الم سجدہ اور سورہ تبارک الذی پڑھے بغیر سوتے نہ تھے۔

مسند احمد، ترمذی، نسائی، مستدرک الحاکم عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۸۲۴۳..... حضور اقدس ﷺ کا بستر ایسا ہوتا تھا جیسا کسی انسان کے لیے قبر میں چھایا جاتا ہے اور جائے نماز آپ کے سر ہانے ہوتی تھی۔

ترمذی فی الشمائل عن حفصہ رضی اللہ عنہا

۱۸۲۴۴..... حضور ﷺ کا بستر کھردے اُون کا ہوتا تھا۔ ترمذی فی الشمائل عن حفصہ رضی اللہ عنہا

۱۸۲۴۵..... حضور اقدس ﷺ کا ایک لکڑی کا بڑا برتن ہوتا تھا جو آپ کی چار پائی کے نیچے رکھا رہتا تھا آپ رات کے وقت اس میں پیشاب کرتے تھے۔

ابو داؤد، نسائی، مستدرک الحاکم عن امیہ بنت رقیقہ

۱۸۲۴۶..... حضور اقدس ﷺ کا تکیہ جس کو رات کے وقت سر کے نیچے رکھتے تھے چمڑے کا ہوتا تھا اور اس میں کھجور کی چھال بھری ہوتی تھی۔

مسند احمد، ابو داؤد، ترمذی، ابن ماجہ عن عائشة رضی اللہ عنہا

سونے سے پہلے کا عمل

۱۸۲۴۷..... حضور اقدس ﷺ کی کوئی بھی بیوی سونے کا ارادہ کرتی تو آپ ﷺ اس کو حکم فرماتے کہ تینتیس مرتبہ الحمد للہ کہے، تینتیس مرتبہ سبحان اللہ

اور تینتیس مرتبہ اللہ اکبر کہے۔ ابن مندہ عن حلبس

۱۸۲۴۸..... حضور اقدس ﷺ ناموں کے حساب سے تعبیر دیا کرتے تھے۔ البزاد عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۲۴۹..... حضور اقدس ﷺ کو اچھے خواب پسند تھے۔ (مسند احمد، نسائی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۲۳۶۰..... حضور اقدس ﷺ جنسی حالت میں بھی سو جاتے اور پانی کو چھوتے تک نہ تھے۔

مسند احمد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ عن عائشة رضی اللہ عنہا

۱۸۲۶۱..... حضور اقدس ﷺ سردیوں میں جمعہ کی رات گھر میں بسر کرتے تھے اور گرمیوں میں جمعہ کی رات گھر سے نکل جاتے تھے۔ اور جب نیا

لباس زیب تن کرتے تو اللہ کی حمد کرتے اور دو رکعت نماز پڑھتے اور پرانے کپڑے بھی پہنتے تھے۔

الخطیب فی التاريخ، ابن عساکر عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۸۲۶۲..... گرمیوں میں باہر ہوتے تو جمعہ کی رات کو باہر ہنا چاہتے تھے اور سردیوں میں گھر میں جانا چاہتے تو جمعہ کی رات کو داخل ہونا پسند کرتے تھے۔

ابن السنی و ابونعیم فی الطب عن عائشة رضی اللہ عنہا

لباس

۱۸۲۶۳..... حضور اکرم ﷺ کا پسندیدہ رنگ سبز تھا۔ الارسط للطبرانی، ابن السنی، ابونعیم فی الطب عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۲۶۴..... حضور اقدس ﷺ کو کپڑوں میں پسند نہیں تھی۔ ابوداؤد، ترمذی، مستدرک الحاکم عن ام سلمة رضی اللہ عنہا

۱۸۲۶۵..... حضور اکرم ﷺ کو کپڑوں میں محبوب یعنی چادر تھی۔ بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۲۶۶..... رنگائی میں حضور ﷺ کو زرد رنگ پسند تھا۔ الکبیر للطبرانی عن ابن ابی اوفی

۱۸۲۶۷..... حضور اقدس ﷺ جب نیا کپڑا پہنتے تو اس کا نام لیتے یعنی نہیں ہے یا عمامہ یا چادر پھر یہ دعا پڑھتے:

اللهم لك الحمد انت كسوتيه اسالك من خيره وخير ما صنع له واعوذ بك من شره وشر ما صنع له.

اے اللہ! تیرے لیے تمام تعریفیں ہیں تو نے مجھے اس لباس کے ساتھ زینت بخشی۔ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس لباس کی خیر کا اور

جس کے لیے اس کو بنایا گیا ہے اس کی خیر کا اور تیری پناہ مانگتا ہوں اس کے شر سے اور اس کے لیے اس کو بنایا گیا ہے اس کے شر سے۔

مسند احمد، ابوداؤد، ترمذی، مستدرک الحاکم عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۸۲۶۸..... حضور اقدس ﷺ جب نیا کپڑا پہنتے تو جمعہ کے دن پہنا کرتے تھے۔ الخطیب فی التاريخ عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۲۶۹..... حضور اقدس ﷺ جب عمامہ پہنتے تو دونوں شانوں کے درمیان شملہ لٹکا دیتے تھے۔ ترمذی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۸۲۷۰..... حضور اقدس ﷺ کو سر پر گھماتے اور سر کے پچھلے حصے کی طرف دبا دیتے تھے اور شانوں کے درمیان اس کی چوٹی چھوڑ دیتے تھے۔

الکبیر للطبرانی، شعب الایمان للبیہقی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

لباس کو دائیں طرف سے پہننا

۱۸۲۷۱..... حضور اقدس ﷺ کی قمیص پہنتے تو دائیں طرف سے شروع کرتے تھے۔ (مثلاً پہلے دایاں بازو پہنتے)۔ ترمذی عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

۱۸۲۷۲..... حضور ﷺ کی قمیص (جبرگی مانند) ٹخنوں سے اوپر تک ہوتی تھی۔ اور آستینیں انگلیوں کے برابر ہوتی تھیں۔

مستدرک الحاکم عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۸۲۷۳..... حضور ﷺ کی قمیص کی آستینیں پہنچوں تک ہوتی تھیں۔ ابوداؤد، ترمذی عن اسماء بنت یزید

۱۸۲۷۴..... حضور اقدس ﷺ کی ایک چادر تھی جس کو آپ عیدین اور جمعہ میں پہنتے تھے۔ السنن للبیہقی عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۸۲۷۵..... حضور ﷺ کی ایک چادر تھی جو ورس (ایک گھاس ہے تیل کی مانند جس سے رنگائی کی جاتی ہے) اور زعفران کے ساتھ رنگی ہوئی تھی آپ

ﷺ اس کو زیب تن فرما کر اپنی عورتوں کے پاس جاتے تھے۔ جب ایک کی باری ہوتی تو اس پر پانی کے چھینٹے مار لیتے۔ جب دوسری بیوی کی باری

ہوتی پھر پانی کے چھینٹے مار لیتے اور جب تیسری کی باری ہوتی تو پھر پانی کے چھینٹے اس پر مار لیتے تھے۔ (اسی طرح سب کے ساتھ کرتے)۔

الخطیب فی التاريخ عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۲۷۶..... حضور ﷺ لباس میں حریر کی جو آمیزش ہوتی تھی اس کو چن چن کر نکال دیتے تھے۔ مسند احمد عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

۱۸۲۷۷... حضور اقدس ﷺ ازار کو سامنے کی طرف سے قدرے جھکا لیتے تھے اور پیچھے کی طرف سے قدرے اٹھا لیتے تھے۔

ابن سعد عن یزید بن حبیب مرسلأ

۱۸۲۷۸... حضور ﷺ سر پر اکثر و بیشتر (عمامہ اور ٹوپی کے نیچے) کوئی کپڑا ضرور رکھتے تھے (جو سر کے میل کو جذب کرتا رہتا تھا)۔

ترمذی فی الشمانل، شعب الایمان للبیہقی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۲۷۹... حضور اکرم ﷺ اکثر سر پر کپڑے کا ٹکڑا رکھتے تھے اور تیل کثرت کے ساتھ استعمال کرتے تھے اور ڈاڑھی مبارک کو کنگھی کرتے تھے۔

شعب الایمان للبیہقی عن سہل بن سعد

۱۸۲۸۰... حضور اکرم ﷺ اپنی بیٹیوں کو ریشم اور دیباچ کی اوڑھنیاں سر پر ڈالتے تھے۔ ابن النجار عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۸۲۸۱... حضور اقدس ﷺ اپنی سرخ چادر کو غیدین اور جمعہ میں زیب تن فرمایا کرتے تھے۔ السنن للبیہقی عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۸۲۸۲... حضور اقدس ﷺ چھوٹی آستینوں اور چھوٹے دامن کی قمیص بھی پہنا کرتے تھے۔ ابن ماجہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام:..... زوائد ابن ماجہ میں ہے کہ اس روایت کی سند میں مسلم بن کیسان کوئی ایک راوی ہے جس کے ضعیف ہونے پر سب کا اتفاق ہے۔ اس وجہ سے یہ روایت ضعیف ہے۔

۱۸۲۸۳... حضور ﷺ کُنوں سے اوپر دامن کی اور انگلیوں کے پوروں تک آستینوں والی قمیص زیب تن فرمایا کرتے تھے۔

ابن عساکر عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۸۲۸۴... حضور اقدس ﷺ سفید ٹوپی پہنا کرتے تھے۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۸۲۸۵... حضور اقدس ﷺ سر پر چپک جانے والی سفید ٹوپی پہنا کرتے تھے۔ ابن عساکر عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۸۲۸۶... حضور اکرم ﷺ ٹوپی عمامہ کے ساتھ اور بغیر عمامہ کے بھی پہنا کرتے تھے اور عمامہ بھی بغیر ٹوپی کے باندھ لیا کرتے تھے۔ نیز یمنی ٹوپی بھی

پہنا کرتے تھے جو سفید اور موٹی سلی ہوتی تھیں۔ جبکہ جنگوں میں کانوں تک ڈھانپنے والی (دھات کی) ٹوپی پہنتے تھے۔ بسا اوقات یوں بھی کرتے

کہ ٹوپی سر سے اتار کر بطور سترہ کے سامنے رکھ لیتے اور پھر نماز پڑھ لیتے۔ حضور اکرم ﷺ کی عادات شریفہ میں سے یہ بات بہت اہم تھی کہ

آپ اپنے اسلحہ جات، جانور مویشی اور ساز و سامان کا نام رکھ دیتے تھے۔ الرویانی، ابن عساکر عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۸۲۸۷... حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں کوئی وفد آتا تو آپ خود بھی اچھے کپڑے زیب تن فرماتے اور اپنے اصحاب کو بھی اس کی ہدایت فرماتے تھے۔

البعوی عن جندب بن مکث

خوشبویات

۱۸۲۸۸... حضور اقدس ﷺ کو فاعیہ خوشبو بہت پسند تھی۔ الاوسط للطبرانی عن شعب الایمان للبیہقی عن انس رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... فاعیہ حناء کی کلی کو کہتے ہیں۔ نیز وہ پھول جو حناء کی شاخ کو الٹا گاڑنے سے نکلتا ہے اور وہ حناء سے زیادہ اچھا ہوتا ہے۔ اور یوں بھی

فاعیہ ہر خوشبودار کلی کو کہتے ہیں۔

۱۸۲۸۹... حضور اقدس ﷺ کے پاس جب خوشبودار تیل آیا جاتا تو پہلے اس سے چائے پھر اس کو لگا لیتے تھے۔

ابن عساکر عن سالم بن عبد اللہ بن عمر، والقاسم مرسلأ

۱۸۲۹۰... حضور اقدس ﷺ کی ایک خوشبو تھی جس سے آپ خوشبو لگایا کرتے تھے۔ ابوداؤد عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۲۹۱... حضور اکرم ﷺ خوشبو کو رو نہیں کرتے تھے۔ مسند احمد، بخاری، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۲۹۲... حضور اقدس ﷺ مشک لیتے اور اپنے سر اور ڈاڑھی پر مل لیتے تھے۔ مسند ابی یعلیٰ عن سلمقین الاکوع

۱۸۲۹۳..... حضور اقدس ﷺ اپنی عورتوں کے گھروں سے خوشبو کی تلاش میں رہتے تھے۔ الطیالسی عن انس رضی اللہ عنہ
 ۱۸۲۹۴..... حضور اکرم ﷺ خالص اگر (لکڑی) کے دھوئیں کے ساتھ خوشبو لیتے تھے اور کبھی کانور کے ساتھ ملا کر اس کی دھوئی کی خوشبو لیتے تھے۔
 مسلم عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۸۲۹۵..... حضور اکرم ﷺ کو فاغیہ خوشبو بہت پسند تھی۔ مسند احمد عن انس رضی اللہ عنہ
 ۱۸۲۹۶..... عمدہ خوشبو حضور ﷺ کو نہایت مرغوب تھی۔ ابو داؤد، مستدرک الحاکم عن عائشہ رضی اللہ عنہا
 ۱۸۲۹۷..... حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حناء کی بونا پسند تھی۔ مسند احمد، ابو داؤد، نسائی عن عائشہ رضی اللہ عنہا
 فائدہ:..... فاغیہ خوشبو آپ کو پسند تھی وہ حناء کی کلی یا اور پھولوں کی کلی کی خوشبو کہلاتی ہے جبکہ حناء (مہندی) پسپی ہوئی جو ہاتھوں پر لگاتے ہیں اس کی بو آپ کو پسند نہ تھی۔
 ۱۸۲۹۸..... حضور اقدس ﷺ جہاں کہیں جاتے تھے آپ کے جسم کی عمدہ خوشبو پہلے ہی وہاں آپ کی آمد کی خبر پہنچا دیتی تھی۔

ابن سعد عن ابراہیم مرسلأ
 ۱۸۲۹۹..... حضور اقدس ﷺ جب تیل لگاتے تھے تو پہلے اپنی بائیں ہتھیلی پر تیل ڈال لیتے تھے پھر (دائیں ہاتھ کی انگلیوں کے ساتھ) پہلے ابروؤں پر پھر آنکھوں پر اور پھر سر پر لگاتے تھے۔ الشیرازی فی الالقباب عن انس رضی اللہ عنہ

زیب وزینت

۱۸۳۰۰..... حضور اقدس ﷺ آئینہ میں اپنا چہرہ دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے:

الحمد لله الذي سوى خلقى فعدله وكرم صورته وجهي فحسنها وجعلني من المسلمين.
 تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھے اچھی حالت پر پیدا کیا، ٹھیک ٹھیک بنا یا میرے چہرے کو عزت بخشی اور اس کو حسین بنایا اور مجھے مسلمانوں میں سے بنایا۔ ابن السنی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۳۰۱..... حضور اقدس ﷺ آئینہ دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے:

الحمد لله الذي حسن خلقى وخلقى وزان منى ماشان من غيرى.

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے میری تخلیق اچھی کی اور میرے اخلاق اچھے بنائے اور اوروں کی جو چیزیں عیب دار بنائیں وہ میرے لیے زینت دار حسین و جمیل بنائیں۔

حضور اکرم ﷺ جب سرمہ لگاتے تو دو دو سلا نیاں دونوں آنکھوں میں لگاتے اور ایک سلائی دونوں آنکھوں میں لگاتے۔ حضور جب جوتا پہنتے تھے تو پہلے دائیں پاؤں میں پہنتے تھے۔ اور جب جوتے نکالتے تو پہلے بائیں جوتا نکالتے۔ جب مسجد میں داخل ہوتے تو پہلے اپنا دایاں پاؤں مسجد میں داخل کرتے اور چپے کے دینے لینے میں (دایاں ہاتھ اور) دائیں طرف کو پسند کرتے تھے۔ مسند ابی یعلیٰ، الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ
 ۱۸۳۰۲..... یہ بات حضور اقدس ﷺ کو نہایت شاق اور ناگوار گزرتی تھی کہ آپ کے بدن سے کسی طرح کی بدبو آئے۔

ابو داؤد عن عائشہ رضی اللہ عنہا

طاق عدو میں سرمہ لگانا

۱۸۳۰۳..... حضور ﷺ نیسوں کی مخالفت میں بائیں کورنٹ کا حکم دیتے تھے۔ (مثلاً سفید بالوں کو مہندی کے خضاب کا حکم دیتے تھے)۔

الکبیر للطبرانی عن عتبہ بن عبد

۱۸۳۰۴..... حضور اقدس ﷺ سر ملگاتے تو طاق عد میں لگاتے تھے اور جب دھونی کی خوشبو لیتے وہ بھی طاق مرتبہ لیتے۔

مسند احمد عن عقبہ بن عامر

۱۸۳۰۵..... حضور اقدس ﷺ کی ایک ہر مردانی تھی ہر رات اس سے تین سلائیاں دائیں آنکھ میں اور تین سلائیاں بائیں آنکھ میں لگاتے تھے۔

(ترمذی، ابن ماجہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ)

۱۸۳۰۶..... حضور اقدس ﷺ کی انگوٹھی چاندی کی تھی اور چاندی کا گنیزہ جیشی (سیاہ) تھا۔ مسلم عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۳۰۷..... حضور اقدس ﷺ کی انگوٹھی چاندی کی اور اس کا گنیزہ بھی چاندی کا تھا۔ بخاری عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۳۰۸..... حضور ﷺ کو یہ بات ناگوار تھی کہ انگوٹھی کی نمائش کی جائے۔ الکبیر للطبرانی عن عبادہ بن عمرو

۱۸۳۰۹..... حضور اقدس ﷺ کی انگوٹھی دائیں ہاتھ میں پہنتے تھے (تاکہ دائیں کو فضیلت ملے)۔

بخاری، ترمذی عن ابن عمر، مسلم، نسائی عن انس رضی اللہ عنہ، مسند احمد، ترمذی، ابن ماجہ عن عبد اللہ بن جعفر

۱۸۳۱۰..... حضور اقدس ﷺ (کبھی) بائیں ہاتھ میں (بھی) انگوٹھی پہن لیتے تھے۔ مسلم عن انس، ابو داؤد عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۸۳۱۱..... حضور اقدس ﷺ دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے پھر اس کو بائیں ہاتھ میں بدل لیتے تھے۔

الکامل لابن عدی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ، ابن عساکر عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۸۳۱۲..... حضور اقدس ﷺ چاندی کی انگوٹھی پہنا کرتے تھے۔ لداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وسلم

الکبیر للطبرانی عن عبد اللہ بن جعفر

۱۸۳۱۳..... انگوٹھی کا گنیزہ حضور اقدس ﷺ صلی اللہ علیہ وسلم کے اندرونی حصے کی طرف رکھتے تھے۔ ابن ماجہ عن انس رضی اللہ عنہ وعن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۸۳۱۴..... حضور اقدس ﷺ جب بال صاف کرتے تھے تو نورہ (چونے کے پاؤڈر) کے ساتھ بال صاف کرتے اور پہلے اپنی شرمگاہ کے بال خود

صاف کرتے پھر باقی جسم کے اضافی بال آپ کے اہل خانہ صاف کرتے۔ ابن ماجہ عن ام سلمہ رضی اللہ عنہا

۱۸۳۱۵..... حضور ﷺ چونے کے ساتھ بال صاف کرتے اور زبرنارف اور شرمگاہ کے بال اپنے ہاتھ سے صاف کرتے۔

ابن سعد عن ابراہیم وعن حبیب بن ابی ثابت مرسلأ

۱۸۳۱۶..... حضور ﷺ ہر ماہ چونا استعمال فرماتے اور ہر پندرہ دن میں اپنے ناخن کاٹ لیتے تھے۔ ابن عساکر عن ابن عمر

۱۸۳۱۷..... حضور اقدس ﷺ حمام میں داخل ہوتے اور چونا استعمال کرتے تھے۔ ابن عساکر عن واللہ

۱۸۳۱۸..... حضور اقدس ﷺ اپنی ریش مبارک کے عرض و طول سے (زائد بال کاٹ) لیتے تھے۔ ترمذی عن ابن عمرو

۱۸۳۱۹..... حضور اکرم ﷺ بال اور ناخن دُفن کرنے کا حکم دیتے تھے۔ الکبیر للطبرانی عن وائل بن حجر

۱۸۳۲۰..... حضور اقدس ﷺ انسان کی سات چیزیں دُفن کرنے کا حکم دیتے تھے: بال، ناخن، خون، حیض کے کپڑے، کپڑے وغیرہ، دانت،

خون کے اٹھڑے اور پیدائش کے وقت کی بیجے کی جھلی۔ الحکیم عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۸۳۲۱..... حضور ﷺ موچھوں کو تراش (کر بنا کر) لیتے تھے۔ الکبیر للطبرانی عن ام عیاش، حضور ﷺ کی آزاد کردہ باندی

۱۸۳۲۲..... حضور اقدس ﷺ اپنے ناخن کاٹ لیتے تھے، اپنی موچھیں ہلکی کر لیتے تھے اور یہ دونوں کام جمعے کے دن نماز جمعہ کے لیے جانے سے

قبل کرتے تھے۔ شعب الایمان للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۸۳۲۳..... جو شخص اسلام لے آتا تھا آپ ﷺ اس کو خنہ کرانے کا حکم دیتے تھے خواہ وہ شخص اسی سال کی عمر کو پہنچ چکا ہو۔ الکبیر للطبرانی عن قتادۃ الرہاوی

نکاح

۱۸۳۲۴..... حضور اقدس ﷺ جب کسی خاتون کی شادی کرنا چاہتے تو پردے کے پیچھے سے اس سے بات کرتے اور پوچھتے: اے بیٹی! فلاں شخص

تھے پیغام نکاح دیتا ہے اگر تو اس کو ناپسند کرتی ہے تو ناں کر دے کیونکہ کوئی شخص ناں کرنے سے شرم نہیں کرتا اور اگر تو اس کو پسند کرتی ہے تو تیرا خاموش رہنا ہی اقرار ہے۔ الکبیر للطبرانی عن عمر رضی اللہ عنہ

۱۸۳۲۵..... حضور اقدس ﷺ جب کسی عورت کو پیغام نکاح دیتے تو فرماتے فلاں عورت کو سعد بن عبادہ کے پیالے کا ذکر کرو۔

ابن سعد عن ابی بکر بن محمد بن محمد بن عمرو بن حزم وعن عاصم بن عمر بن قتادہ مرسلًا فائدہ:..... یہ پیالہ ترید سے بھر اسعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ ہر روز حضور ﷺ کو بھیجتے تھے۔ اور کسی عورت کو نکاح کے پیغام دینے کا انتہائی مہذب طریقہ حضور ﷺ اختیار کرتے تھے کہ اگر وہ اس پیالے میں ہمارے ساتھ اکل و شرب کرنا چاہے تو بتا دے۔

۱۸۳۲۵..... حضور اکرم ﷺ جب کسی عورت کو پیغام نکاح دیتے اور انکار ہو جاتا تو دوبارہ اصرار نہیں کرتے تھے۔ چنانچہ ایک مرتبہ کسی خاتون کو پیغام بھجوایا لیکن اس نے انکار کر دیا بعد میں اس نے ہاں کہلوایا بھیجی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہم نے تو تیرے علاوہ دوسرا بستر لے لیا ہے۔

ابن سعد عن مجاہد مرسلًا

۱۸۳۲۷..... حضور اکرم ﷺ اپنی عورتوں کے ساتھ خلوت فرماتے تو تمام انسانوں میں سب سے زیادہ نرم اور سب سے زیادہ ہنسنے بولنے اور مسکرانے والے ہوتے تھے۔ ابن سعد و ابن عساکر عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۸۳۲۸..... جب کوئی شخص شادی کرتا اور آپ ﷺ اس کو مبارک باد دیتے تو فرماتے اللہ تجھے برکت دے اور اس میں تیرے لیے برکت رکھے اور تم دونوں کو خیر و بھلائی کے ساتھ اکٹھا رکھے۔

مسند احمد، ترمذی، نسائی، ابو داؤد، ابن ماجہ، مستدرک الحاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۸۳۲۹..... حضور ﷺ کسی کی شادی کراتے یا خود شادی فرماتے تو خشک کھجوریں تقسیم کرتے تھے۔ السنن للبیہقی عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۸۳۳۰..... حضور اکرم ﷺ شادی کا حکم دیتے تھے اور تنہائی کی زندگی سے انتہائی سختی کے ساتھ ممانعت فرماتے تھے۔

مسند احمد عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۳۳۱..... حضور ﷺ عورتوں کو نکاح کا پیغام دیتے اور فرماتے تم کو یہ ملے گا یہ ملے گا اور سعد کا پیالہ تم کو میری طرف سے ملتا رہے گا۔

الکبیر للطبرانی عن سہل بن سعد

۱۸۳۳۲..... حضور ﷺ غمی نکاح کو ناپسند کرتے تھے جب تک کہ دف نہ بجایا جاتا۔ مسند عبد اللہ بن احمد عن ابی حسن المازنی

۱۸۳۳۳..... حضور ﷺ کو یہ بات ناپسند تھی کہ عورت کو خالی ہاتھ دیکھیں کہ اس میں مہندی اور خضاب کا رنگ نہ ہو۔

السنن للبیہقی عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۸۳۳۴..... حضور اکرم ﷺ اہل و عیال پر بہت مہربان تھے۔ الطیالسی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۳۳۵..... حضور اقدس ﷺ اپنی لخت جگر فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کی خوشبو بہت زیادہ سونگھتے تھے (اس طرح کے ان کے ماتھے پر بوسہ دیتے تھے)۔

ابن عساکر عن عائشہ رضی اللہ عنہا

القسم (بیویوں کے ساتھ انصاف کا برتاؤ)

۱۸۳۳۶..... حضور ﷺ کے پاس کوئی چیز (ہدیہ) لائی جاتی تو آپ تمام گھر والیوں کو تقسیم کرتے تھے تاکہ ان کے درمیان امتیاز اور فرق نہ ہو۔

مسند احمد عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۸۳۳۷..... حضور ﷺ جب سفر کا ارادہ کرتے تو اپنی عورتوں کے درمیان قرعہ نہ ڈالتے اور جس کا نام نکلتا اس کو اپنے ساتھ سفر پر لے جاتے۔

بخاری، مسلم، ابو داؤد، ابن ماجہ عن عائشہ رضی اللہ عنہ

۱۸۳۳۸..... حضور ﷺ اپنی عورتوں کے درمیان (ہر چیز کی) تقسیم فرمادیا کرتے تھے اور عدل کے ساتھ کام لیتے تھے اور بارگاہ رب العزت میں عرض کرتے تھے:

اے اللہ! جس چیز کا میں مالک ہوں اس میں میری یہ تقسیم ہے، سو جس چیز (محبت قلبی) کا میں مالک نہیں بلکہ تو مالک ہے اس میں مجھے ملامت نہ فرما۔ مسند احمد، ابو داؤد، نسائی، ترمذی، ابن ماجہ، مستدرک الحاکم عن عائشة رضی اللہ عنہا
۱۸۳۳۹..... حضور اقدس ﷺ جب بکری ذبح فرماتے تو ارشاد فرماتے یہ (کچھ) خدیجہ کی سہیلیوں کو دے آؤ۔ مسلم عن عائشة رضی اللہ عنہا

مباشرت اور اس کے متعلق آداب

۱۸۳۴۰..... حضور اکرم ﷺ اپنی کسی بیوی کے ساتھ مباشرت (آرام) فرمانا چاہتے اور وہ حائضہ ہوتی تو اس کو ازار باندھنے کا حکم دیدیتے۔ پھر اس کے ساتھ ہم بستر ہو جاتے۔ بخاری، ابو داؤد عن میمونۃ رضی اللہ عنہا
۱۸۳۴۱..... حضور اقدس ﷺ جب کسی حائضہ بیوی کے ساتھ کچھ مباشرت کا ارادہ فرماتے تو اس کی شرمگاہ پر کپڑا ڈال دیتے تھے۔

ابو داؤد عن بعض امہات المؤمنین
۱۸۳۴۲..... جب کسی بیوی کو آشوب چشم کا عارضہ لاحق ہو جاتا تو اس وقت تک اس کے پاس نہ جاتے جب تک وہ صحیح نہ ہو جاتی۔
ابو نعیم فی الطب عن ام سلمۃ رضی اللہ عنہا
۱۸۳۴۳..... حضور ﷺ اپنی بیویوں کے ساتھ ازار کے اوپر مباشرت فرما لیتے تھے جب کہ وہ حائضہ ہوتی تھیں۔

مسلم، ابو داؤد عن میمونۃ رضی اللہ عنہا
۱۸۳۴۴..... حضور ﷺ ایک ہی گھڑی میں رات اور دن میں اپنی بیویوں کے پاس چکر لگالیتے تھے۔ بخاری، نسائی عن انس رضی اللہ عنہ
۱۸۳۴۵..... حضور ﷺ ایک رات میں ایک غسل کے ساتھ تمام عورتوں کے پاس ہوتے تھے۔

مسند احمد، بخاری، مسلم، ابو داؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ عن انس رضی اللہ عنہ
۱۸۳۴۶..... حضور اقدس ﷺ تین مرتبہ کے خون کو ناپسند کرتے تھے تین مرتبہ کے بعد مباشرت فرما لیتے تھے۔
الکبیر للطبرانی عن ام سلمۃ رضی اللہ عنہا

۱۸۳۴۷..... حضور ﷺ جب عورتوں کے پاس جاتے تو چارزانوں بیٹھتے اور بیوی کو بوسہ دیتے۔ ابن سعد عن ابی اسید الساعدی
۱۸۳۴۸..... حضور اقدس ﷺ (بیوی کی) زبان کو چوسا کرتے تھے۔ الترفقی فی جزئہ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

طب اور جھاڑ پھونک

۱۸۳۴۹..... حضور اکرم ﷺ جب بیمار ہو جاتے تو ایک منھی کلونجی لے کر پھانک لیتے اور پھر پانی میں شہد ملا کر نوش کر لیتے۔

الخطیب فی تاریخ عن انس رضی اللہ عنہ
۱۸۳۵۰..... جب کسی شخص کو سر میں درد ہوتا تو آپ ﷺ اس کو حکم فرماتے کہ جاؤ سچھنے (سینگلی) لگواؤ۔ اور جب کسی کے پاؤں میں تکلیف ہوتی تو فرماتے جا اور پاؤں میں مہندی لگالے۔ الکبیر للطبرانی عن سلمیٰ امراة ابی رافع
۱۸۳۵۱..... حضور ﷺ کو بخار ہو جاتا تو پانی کا ایک مشکیزہ منگواتے اور اس کو اپنے سر پر ڈالتے اور غسل کر لیتے۔

الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم عن سمرۃ رضی اللہ عنہ
۱۸۳۵۲..... بسا اوقات آپ کو آدھاسر درد ہو جاتا تو آپ ایک دودن باہر نہ نکلتے۔ ابن السنی و ابو نعیم فی الطب عن بریدۃ رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... باہر نہ نکلنے سے مراد گھر اور مسجد کے علاوہ اور جگہ کے لئے نہ نکلنا ہے۔

۱۸۳۵۳ حضور ﷺ کو جب بھی کوئی زخم یا کانٹا لگتا تو اس پر مہندی لگا لیتے تھے۔ ابن ماجہ عن سلمیٰ ام رافع مولاة، آزاد کردہ باندی

۱۸۳۵۴ حضور ﷺ سر میں پھینچنے لگواتے اور اس کو ام مغیث کہتے۔ التاريخ للخطیب عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۸۳۵۵ حضور ﷺ اخد عین (گردن کی دونوں جانبوں میں مٹھی رگ) میں اور کاہل (گردن کی پشت پر پشت کے بالائی حصہ) میں پھینچنے

لگواتے تھے۔ اور چاند کی سترہ، انیس اور اکیس تاریخوں میں پھینچنے لگواتے تھے۔ ترمذی، مسند رک الحاکم عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۳۵۶ حضور اقدس ﷺ پھینچنے لگواتے تھے۔ بخاری، مسلم عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۳۵۷ حضور ﷺ سر میں اور شانوں کے درمیان پھینچنے لگواتے اور ارشاد فرماتے: جوان (جگہوں کے) خونوں کو نکلوادے تو اس کو کوئی نقصان نہ

ہوگا خواہ وہ کسی چیز کے لیے کوئی علاج نہ کرے۔ ابو داؤد، ابن ماجہ عن ابی کثیر

۱۸۳۵۸ حضور اقدس ﷺ نرمی کے ساتھ چڑھتے تھے اور پیری کے پتوں کے ساتھ سر دھولیا کرتے تھے۔ ابن سعد عن ابی جعفر مرسل

۱۸۳۵۹ حضور ﷺ داغ لگوانے کو ناپسند کرتے تھے اور گرم کھانے کو بھی ناپسند فرماتے تھے اور ارشاد فرماتے تھے: ٹھنڈا کھانا کھاؤ اس میں

برکت ہے اور گرم کھانے میں برکت نہیں ہے۔ حلیۃ الاولیاء عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۳۶۰ حضور ﷺ ہر رات سر نہ لگاتے تھے، ہر مہینہ پھینچنے لگواتے تھے اور ہر سال دو اپیتے تھے۔

الکامل لابن عدی عن عائشة رضی اللہ عنہا

۱۸۳۶۱... جب آپ ﷺ کے گھر والوں کو بخار آجاتا تو حساء بنانے کا حکم دیتے (آنے کے ساتھ کچھ بھی ملا کر بنایا جانے والا کھانا) اور پھر اس کو

پسکی چسکی پینے کا حکم دیتے اور ارشاد فرماتے یہ رنجیدہ کے دل کو جوڑتا ہے اور بیمار کے دل سے بیماری کو یوں کھینچ لیتا ہے جس طرح تمہارے

چہرے سے میل کو پانی دھو دیتا ہے۔ ترمذی، ابن ماجہ، مسند رک الحاکم عن عائشة رضی اللہ عنہا

۱۸۳۶۲ حضور اکرم ﷺ بیمار ہو جاتے تو معوذتین پڑھ کر اپنے آپ پر دم کر لیتے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: جب مرض شدت کی

صورت اختیار کر جاتا تو میں یہ سورتیں پڑھ کر آپ کے ہاتھوں پر دم کر کے آپ کے ہاتھوں کو آپ کے جسم پر پھیرتی تھی آپ کے ہاتھوں کی برکت

نی وجہ سے۔ بخاری، مسلم، ابو داؤد، ابن ماجہ عن عائشة رضی اللہ عنہا

۱۸۳۶۳ حضور اقدس ﷺ صبح کی نماز پڑھ لیتے تو اہل مدینہ اپنے اپنے برتنوں میں پانی بھر کر لاتے اور آپ ہر برتن میں ہاتھ ڈبو تے جاتے۔

(پھر وہ اپنے ساتھ یہ برکت والا پانی لے جاتے)۔ مسند احمد، مسلم عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۳۶۴ حضور ﷺ بیمار پڑ جاتے تو جبرئیل علیہ السلام آپ پر ان کلمات کے ساتھ دم کرتے تھے:

بسم اللہ یبریک ومن کل داء یشفیک ومن شر حاسد اذا حسد وشر کل ذی عین.

اللہ کا نام لیتا ہوں جو آپ کو اس مرض سے بری کرے گا اور آپ کو ہر بیماری سے شفاء دے گا اور ہر حاسد کے شر سے جب وہ حسد کرے اور

بہ بد نظر کے شر سے آپ کو شفاء دے گا۔ مسلم عن عائشة رضی اللہ عنہا

۱۸۳۶۵ جب حضور ﷺ کو آشوب چشم کا مرض ہو جاتا یا آپ کے کسی صحابی کو تو آپ ﷺ یہ کلمات پڑھتے:

اللہم متعنی ببصر واجعله الوارث منی وأرنی فی العدو ثاری وانصرنی علی من ظلمنی.

اے اللہ! میری آنکھوں کے ساتھ فائدہ دے اور اس بینائی کو میرے آئندہ تک سلامت رکھ! اور دشمن میں مجھے اپنا انتقام دکھا اور میرے

ظالم دشمن پر میری مدد فرما۔ ابن السنی مسند رک الحاکم عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۳۶۶ جب حضور اقدس ﷺ کو آنکھوں میں کسی تکلیف کا احساس ہوتا تو یہ دعا کرتے:

اللہم ناریک لی فیہ ولا تضروہ.

اے اللہ! مجھے اس میں برکت دے اور اس کو نقصان نہ پہنچنے دے۔ ابن السنی عن حکیم بن حزام

۱۸۳۶۷..... حضور ﷺ کو جب کسی شے کا خوف ہوتا تو یہ کلمات پڑھتے:

اللہ اللہ اللہ ربی لا شریک لہ.

اللہ! اللہ! اللہ! میرا رب ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ نسائی عن ثوبان رضی اللہ عنہ

۱۸۳۶۸..... حضور اقدس ﷺ کے اہل خانہ میں سے کوئی بیمار ہو جاتا تو معوذتین کی سورتیں پڑھ کر دم کر دیتے۔ مسلم عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۸۳۶۹..... حضور ﷺ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو حکم دیتے کہ بد نظری سے جھاڑ پھونک کریں۔ مسلم عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۸۳۷۰..... حضور ﷺ اپنے اصحاب کو بخارا اور ہر طرح کے درد میں یہ کلمات پڑھنا سکھاتے تھے:

بسم اللہ الكبير اعوذ بالله العظيم من شر كل عرق نعار ومن شر حر النار.

اللہ کے نام سے جو بڑا ہے، میں اللہ عظمت والے کی پناہ لیتا ہوں ہر پھڑکنے والی رگ سے اور جہنم کی گرمی (بخار) سے۔

مسند احمد، ترمذی، مستدرک الحاکم عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام:..... امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ روایت ضعیف ہے کیونکہ اس کی سند میں ابراہیم بن اسماعیل بن ابی جیبہ ضعیف ہے۔

۱۸۳۷۱..... حضور ﷺ جھاڑ پھونک کے کلمات پڑھنے کے بعد پھونک دیا کرتے تھے۔ ابن ماجہ عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۸۳۷۲..... جب حضور ﷺ کسی مریض کے پاس آتے یا کوئی مریض آپ کے پاس لایا جاتا تو یہ کلمات پڑھتے:

اذهب البأس رب الناس واشف انت الشافی لا شفاء الا شفاءک شفاء لا یغادر سقما.

اے اللہ! بیماری کو دفع فرما، اے لوگوں کے رب! اور شفاء بخش بے شک تو شفاء دینے والا ہے، کوئی شفاء نہیں تیری شفاء کے سوا ایسی

شفاء جو بیماری قطعاً چھوڑے۔ ترمذی، ابن ماجہ عن عائشہ رضی اللہ عنہا

نیک فالی

۱۸۳۷۳..... حضور اکرم ﷺ نیک فالی لیتے تھے لیکن بد فالی نہ لیتے تھے اور اچھے نام کو پسند فرماتے تھے۔

مسند احمد عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۸۳۷۴..... حضور ﷺ جب کسی کام کے لیے نکلتے تو آپ کو یہ بات پسند تھی کہ کوئی آپ کو سا راشد یا نجیع (اے بھلائی والے، اے فلاح

و کامیابی پانے والے) کہہ کر پکارے۔ ترمذی، مستدرک الحاکم عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۳۷۵..... حضور ﷺ ناموں پر تعبیر دے دیا کرتے تھے۔ مسند البزار عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۳۷۶..... حضور اقدس ﷺ کو نیک فال پسند تھا اور بد شکونی انتہائی ناپسند تھی۔

ابن ماجہ عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ، مستدرک الحاکم عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۸۳۷۷..... حضور ﷺ بد فالی نہ لیتے تھے جبکہ نیک فالی لیا کرتے تھے۔ الحکیم والبقوی عن ہریرہ رضی اللہ عنہ

چوتھا باب..... اخلاق، افعال اور اقوال کے بارے میں

۱۸۳۷۸..... حضور ﷺ کا اخلاق قرآن تھا۔ مسند احمد، مسلم، ابو داؤد عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۸۳۷۹..... حضور ﷺ کو جھوٹ سے انتہائی نفرت تھی۔ شعب الایمان للبیہقی عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۸۳۸۰..... حضور ﷺ جب کوئی عمل کرتے تو بہت اچھی طرح پابندی کے ساتھ اس کو برقرار رکھتے۔ مسلم، ابو داؤد عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۸۳۸۱..... حضور ﷺ کو جب علم ہوتا کہ آپ کے گھر والوں میں سے کسی نے جھوٹ بولنے کا ارتکاب کیا ہے تو آپ اس سے مسلسل کنارہ کشی

فرماتے رہتے جب تک کہ وہ اس جھوٹ سے توبہ ظاہر نہ کرے۔ مسند احمد، مستدرک الحاکم عن عائشة رضی اللہ عنہا
 ۱۸۳۸۲..... حضور ﷺ کی خدمت میں کوئی شخص آتا اور آپ اس کو سرور اور خوش دیکھتے تو اس کا ہاتھ تھام لیتے۔ ابن سعد عن عکرمہ مرسل
 ۱۸۳۸۳..... جب حضور ﷺ کو کسی شخص کی طرف سے کوئی ناگوار بات پہنچتی تو یوں نہ کہتے کہ فلاں شخص کو کیا ہو گیا کہ ایسا کہتا ہے۔ بلکہ یوں ارشاد
 فرماتے: لوگوں کا کیا حال ہو گیا ہے کہ ایسے ایسے کہتے ہیں۔ ابو داؤد عن عائشة رضی اللہ عنہا
 ۱۸۳۸۴..... جب حضور اقدس ﷺ کسی بات سے راضی ہوتے تو سکوت (فرمانے کے ساتھ اس کا اظہار) کرتے تھے۔

ابن مندہ عن سهل بن سعد الساعدي اخی سهل

۱۸۳۸۵..... آپ ﷺ خادم سے (دل لگی کی باتوں میں) یہ بھی فرماتے تھے: کیا تم کو کسی چیز کی کوئی ضرورت ہے۔ مسند احمد عن رجل

۱۸۳۸۶..... جب حضور ﷺ کو کوئی بات ناگوار گزرتی تو چہرے میں اس کا اثر دکھائی دیتا تھا۔ الارسط للطبرانی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۳۸۷..... حضور ﷺ بہت کی بیہوشی سے کسی سے باز پرس نہ فرماتے تھے۔ اور نہ کسی کا الزام کسی پر قبول فرماتے تھے۔

حلیۃ الاولیاء عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۳۸۸..... حضور ﷺ اپنے پاس سے لوگوں کو دفع نہ فرماتے تھے اور نہ لوگ آپ کے پاس سے دوسروں کو ہٹاتے تھے۔

الکبیر للطبرانی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۳۸۹..... حضور ﷺ کسی شخص سے ایسی صورت میں ملاقات نہ فرماتے تھے جس کو وہ ناپسند کرتا ہو۔

مسند احمد، الادب المفرد للبخاری، ابو داؤد، نسائی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۳۹۰..... حضور ﷺ مزہم کا پانی منگواتے تھے۔ ترمذی، مستدرک الحاکم عن عائشة رضی اللہ عنہا

شکر

۱۸۳۹۱..... جب حضور اقدس ﷺ کو کوئی خوش کن معاملہ پیش آتا تو یہ دعا پڑھتے:

الحمد لله الذي بنعمته تتم الصالحات.

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس کی نعمت کی بدولت خوشیاں پوری ہوتی ہیں۔

اور جب کوئی ناگوار بات پیش آجاتی تو فرماتے:

الحمد لله على كل حال

ہر حال میں اللہ کی تعریف ہے۔ ابن السنی فی عمل یوم وليلة، مستدرک الحاکم عن عائشة رضی اللہ عنہا

۱۸۳۹۲..... جب رسول اکرم ﷺ کو کوئی خوشی پہنچتی تو آپ کا چہرہ چمک اٹھتا گویا چاند کا ککڑا ہے۔ بخاری، مسلم عن کعب بن مالک

۱۸۳۹۳..... جب رسول اللہ ﷺ کو کوئی خوشگوار بات پیش آتی تو اللہ کے شکر میں سجدہ ریز ہو جاتے۔

ابو داؤد، ابن ماجہ، مستدرک الحاکم عن ابی بکر رضی اللہ عنہ

۱۸۳۹۴..... جب حضور اقدس ﷺ کو پسندیدہ بات پیش آتی تو یہ دعا پڑھتے:

الحمد لله الذي بنعمته تتم الصالحات

اور جب کوئی ناگوار بات پیش آتی تو فرماتے:

الحمد لله على كل حال (رب اعوذ بك من حال اهل النار)

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں (اے رب میں اہل جہنم کے حال سے تیری پناہ مانگتا ہوں)۔ ابن ماجہ عن عائشة رضی اللہ عنہا

کلام: روایت کا آخری ٹکڑا الگ حدیث ہے جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے اور اس کی سند میں موسیٰ بن عبیدہ ضعیف راوی ہے۔

ہنسی مذاق

- ۱۸۳۹۵ جب حضور اقدس ﷺ کو ہنسی آتی تو منہ پر ہاتھ رکھ لیتے تھے۔ البغوی عن والدمرة
 ۱۸۳۹۶ حضور اقدس ﷺ ہنسی کی آواز کو بلند نہیں ہونے دیتے تھے۔ الکبیر للطبرانی عن جابر بن سمرة رضی اللہ عنہ
 ۱۸۳۹۷ حضور ﷺ طویل سکوت اور قلیل ہنسی والے تھے۔ مسند احمد عن جابر بن سمرة رضی اللہ عنہ
 ۱۸۳۹۸ حضور ﷺ میں ہنسی مذاق بہت کم تھا۔ التاریخ للخطیب، ابن عساکر عن ابن عباس رضی اللہ عنہ
 ۱۸۳۹۹ حضور اکرم ﷺ لوگوں میں سب سے زیادہ ہنس مکھ انسان تھے اور سب سے زیادہ اچھے دل کے مالک تھے۔
 الکبیر للطبرانی عن ابی امامة
 ۱۸۴۰۰ حضور اقدس ﷺ سب سے زیادہ خوش طبع انسان تھے۔ ابن عساکر عن انس رضی اللہ عنہ
 ۱۸۴۰۱ حضور اکرم ﷺ جب بھی کوئی بات کرتے تو مسکراتے تھے۔ مسند احمد عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ
 ۱۸۴۰۲ حضور اکرم ﷺ مسکراہٹ کی حد تک ہنستے تھے۔ مسند احمد، ترمذی، مستدرک الحاکم عن جابر بن سمرة رضی اللہ عنہ
 ۱۸۴۰۳ حضور اقدس ﷺ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی پچی زینب کے ساتھ کھیلتے اور اس کو محبت کے ساتھ یازینب یازینب بار بار فرماتے تھے۔
 الضیاء عن انس رضی اللہ عنہ

غضب

- ۱۸۴۰۴ حضور اکرم ﷺ کو جب استادہ (کھڑے ہونے کی) حالت میں غصہ آ جاتا تو بیٹھ جاتے۔ اور اگر بیٹھنے کی صورت میں غصہ آ جاتا تو کروٹ کے بل لیٹ جاتے اور اس طرح غصہ فرو ہو جاتا۔ ابن ابی الدنیا فی ذم الغضب عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ
 ۱۸۴۰۵ حضور اکرم ﷺ غصہ ہوتے تو کوئی آپ پر جرات نہ کر سکتا تھا سوائے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے۔
 حلیۃ الاولیاء، مستدرک الحاکم عن ام سلمة رضی اللہ عنہا
 ۱۸۴۰۶ حضور اکرم ﷺ غصہ ہوتے تو آپ کے رخسار سرخ ہو جاتے۔ الکبیر للطبرانی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ عن ام سلمة رضی اللہ عنہا
 ۱۸۴۰۷ حضور اکرم ﷺ کسی کو سرزنش کے وقت کہتے تھے: کیا ہو گیا اس کو، اس کا سر خاک آلود ہو۔
 مسند احمد، بخاری عن انس رضی اللہ عنہ
 ۱۸۴۰۸ حضور اکرم ﷺ سخت پکڑ والے انسان تھے۔ ابن سعد عن محمد بن علی مرسلأ
 ۱۸۴۰۹ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا جب غصہ ہو جاتیں تو حضور اقدس ﷺ ان کو ٹھنڈا فرماتے اور ارشاد فرماتے: اے عویش (پیار کی وجہ سے عائشہ نام کی تصغیر) یوں کہو:

اللهم رب محمد اغفر لی ذنبی و اذهب غیظ قلبی واجرنی من مضلات الفتن

اے اللہ! اے محمد کے پروردگار! میرے گناہ بخش دے اور میرے دل کا غصہ فرو کر دے اور مجھے گمراہ کن فتنوں سے پناہ دیدے۔

ابن السنی عن عائشة رضی اللہ عنہا

سخاوت

- ۱۸۳۱۰ حضور اقدس ﷺ نہایت مہربان تھے اور جب بھی آپ کے پاس کوئی (حاجت مند) آتا تو ضرور اس کو (کچھ عنایت فرماتے، نہ ہوتا تو اس کو) وعدہ دیتے اور اس کو پورا کرتے جب آپ کے پاس کچھ ہوتا۔ الادب المفرد للبخاری عن انس رضی اللہ عنہ
- ۱۸۳۱۱ حضور اقدس ﷺ سے جب بھی کسی چیز کا سوال کیا جاتا تو اس کو انکار نہ فرماتے تھے۔ مسند احمد عن ابی اسید الساعدی
- ۱۸۳۱۲ حضور ﷺ آئندہ کل کے لیے کوئی چیز اٹھانہ رکھتے تھے۔ ترمذی عن انس رضی اللہ عنہ
- کلام:..... امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو کتاب الترمذی باب ماجاء فی معیشتہ النبی ﷺ رقم ۳۳۶۲ پر تخریج فرمایا اور اس کو غریب (ضعیف) ہونے کا حکم لگا دیا۔
- ۱۸۳۱۳ حضور اقدس ﷺ سے جب کسی چیز کا سوال کیا جاتا تو اس کو ضرور عطا کرتے یا خاموش ہو جاتے۔

مستدرک الحاکم عن انس رضی اللہ عنہ

فقر وفاقہ

- ۱۸۳۱۴ حضور اکرم ﷺ کو بسا اوقات اس قدر رردی کھجوریں بھی میسر نہ ہوتی تھیں جو شکم پری کر دیں۔ الکبیر للطبرانی عن النعمان بن بشیر
- ۱۸۳۱۵ حضور اکرم ﷺ کو بھوک کی شدت کی وجہ سے پیٹ پر پتھر باندھنے کی نوبت آ جاتی تھی۔ ابن سعد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
- ۱۸۳۱۶ حضور اقدس ﷺ مسلسل کئی کئی راتیں پیٹ لپیٹ کر (بھوک میں) کاٹتے تھے۔ اور آپ کے اہل خانہ رات کو کچھ بھی کھانے کے لیے نہ پاتے تھے اور ان حضرات کی روٹی زیادہ تر جو کی ہوتی تھی (اور وہ بھی اکثر میسر نہ ہوتی تھی)۔

مسند احمد، ترمذی، ابن ماجہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

گھر سے نکلتے وقت کی عادات شریفہ

۱۸۳۱۷ حضور اکرم ﷺ گھر سے نکلتے تو یہ دعا پڑھتے:

بسم اللہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ التکلان علی اللہ.

اللہ کے نام سے، بدی سے بچنے کی، نیکی کرنے کی قوت صرف اللہ کی مدد کے ساتھ ہے اور اللہ ہی پر بھروسہ ہے۔

ابن ماجہ، مستدرک الحاکم، ابن السنی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام:..... زوائد ابن ماجہ میں ہے کہ اس روایت میں عبد اللہ بن حسین ایک راوی ہے جس کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے ضعیف قرار دیا ہے۔

۱۸۳۱۸ حضور اکرم ﷺ جب گھر سے نکلتے تھے تو یہ دعا پڑھتے تھے:

بسم اللہ تو کلت علی اللہ، اللهم انا نعوذ بک من ان نزل او نضل او نظلّم او نظلم او نجھل او یجھل علینا

اللہ کے نام سے، میں نے اللہ پر بھروسہ کیا۔ اے اللہ ہم تیری پناہ مانگتے ہیں اس بات سے کہ (سیدھی راہ سے) پھسل جائیں یا گمراہ ہو جائیں یا کسی پر ظلم کریں یا ہم خود ظلم کرنے والے بن جائیں یا ہم جہالت کا ارتکاب کریں یا ہمارے ساتھ کوئی جہالت کا

برتاؤ کرے۔ ترمذی، ابن السنی عن ام سلمہ رضی اللہ عنہا

۱۸۳۱۹ حضور اقدس ﷺ جب اپنے گھر سے نکلتے تھے تو یہ دعا پڑھتے تھے:

بسم الله، رب اعوذ بك من ان ازل او اضل او اظلم، او اظلم، او اجهل او يجهل على

مسند احمد، نسائی، ابن ماجہ، مستدرک الحاکم عن ام سلمة رضی اللہ عنہا

ابن عسا کرنے یا اضافہ کیا ہے:

او ان ابغی او ان یبغی علی.

یا میں کسی پر زیادتی کروں یا مجھ پر زیادتی کی جائے۔

۱۸۲۲۰..... حضور اقدس ﷺ جب اپنے گھر سے نکلے تو یہ دعا پڑھتے:

بسم الله تو کلت علی الله لا حول ولا قوة الا بالله، اللهم انی اعوذ بك ان اضل او اضل او ازل او ازل

او اظلم لو اظلم او اجهل او يجهل علی او ابغی او یبغی علی. الکبیر للطبرانی عن بریدة رضی اللہ عنہ

۱۸۲۲۱..... حضور اقدس ﷺ جب راہ چلتے تو ادھر ادھر متوجہ نہ ہوتے تھے۔ مستدرک الحاکم عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۸۲۲۲..... جب حضور اقدس ﷺ چلتے تو آپ کے اصحاب آپ سے آگے چلتے تھے۔ اور آپ کے پیچھے چلنے کیلئے فرشتوں کا راستہ چھوڑ دیتے تھے۔

(ابن ماجہ، مستدرک الحاکم عن جابر رضی اللہ عنہ)

۱۸۲۲۳..... حضور اقدس ﷺ جب چلتے تو تیزی کے ساتھ چلتے تھے حتیٰ کہ آپ کے پیچھے سے کوئی شخص دوڑنے کی سی ہیئت میں چل کر بھی آپ کو

نہ پاسکتا تھا۔ ابن سعد عن بریدة بن مرثد مرسلًا

۱۸۲۲۴..... حضور اقدس ﷺ جب چلتے تو قدم کو قوت سے اکھاڑتے تھے۔ الکبیر للطبرانی عن ابی عبدة

۱۸۲۲۵..... حضور اقدس ﷺ جب چلتے تھے تو یوں محسوس ہوتا تھا گویا اوپر سے نیچے اتر رہے ہیں۔

ابوداؤد، مستدرک الحاکم عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۲۲۶..... حضور اقدس ﷺ چلتے ہوئے اپنے پیچھے متوجہ نہ ہوتے تھے اور نہ دیکھتے تھے۔ بعض اوقات ایسا بھی ہوتا تھا کہ آپ کی چادر کسی

درخت میں اٹک جاتی پھر بھی آپ اس طرف نہ دیکھتے تھے بلکہ آپ کے اصحاب چادر درخت سے چھڑاتے تھے۔

ابن سعد، الحکیم، ابن عساکر عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۸۲۲۷..... حضور اکرم ﷺ ایسی چال کے ساتھ چلتے تھے کہ معلوم ہوتا تھا آپ نہ عاجز ہیں اور نہ ست رو۔ ابن عساکر عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۸۲۲۸..... حضور اکرم ﷺ کو یہ بات ناپسند تھی کہ کوئی آپ کے پیچھے چلے بلکہ دائیں یا بائیں (کسی کا چلنا گوارا) فرمالتے تھے۔

مستدرک الحاکم عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۸۲۲۹..... حضور اقدس ﷺ دباغت شدہ اور رنگی ہوئی بغیر بالوں والی کھال کے جوتے پہن لیتے تھے اور اپنی ریش مبارک کو ورس (قل کی مانند

گھاس جس سے رنگائی کی جاتی ہے) کے اور زعفران کے ساتھ زرد رنگ لیتے تھے۔ بخاری، مسلم، ابوداؤد عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۸۲۳۰..... حضور اکرم ﷺ کو یہ بات ناپسند تھی کہ جوتوں میں سے کہیں سے بھی پاؤں کا کچھ حصہ نظر آئے۔

الزهد للامام احمد عن زیاد بن سعد مرسلًا

۱۸۲۳۱..... حضور اقدس ﷺ کے جوتوں کے اوپر دوپٹے ہوتے تھے (جو ایک دوسرے کو کراس کرتے تھے)۔ ترمذی عن انس رضی اللہ عنہ

کلام (گفتگو)

۱۸۲۳۲..... حضور اقدس ﷺ کی گفتگو ظہر ظہر کر اور زری کے ساتھ ہوتی تھی۔ ابوداؤد عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۸۲۳۳..... حضور اقدس ﷺ کا کلام ایسا صاف سہرا ہوتا تھا کہ ہر سننے والا کچھ لیتا تھا۔ ابوداؤد عن عائشة رضی اللہ عنہا

- ۱۸۴۳۴..... حضور اقدس ﷺ جب کوئی بات ارشاد فرماتے تو تین مرتبہ اس کو دہراتے تھے حتیٰ کہ اس کو اچھی طرح سمجھ لیا جاتا۔ اور جب حضور ﷺ کسی قوم کے پاس آتے تو تین مرتبہ ان کو سلام کرتے تھے۔ مسند احمد، بخاری، ترمذی عن انس رضی اللہ عنہ
- ۱۸۴۳۵..... حضور اقدس ﷺ جب کسی بات کو تین مرتبہ ارشاد فرماتے تو کسی کو دو بارہ پوچھنے کی ضرورت نہ رہتی تھی۔ الشیرازی عن ابی حذرہ
- ۱۸۴۳۶..... حضور اقدس ﷺ بات کو تین مرتبہ دہراتے تھے تاکہ اس کو اچھی طرح سمجھ لیا جائے۔ ترمذی، مستدرک الحاکم عن انس رضی اللہ عنہ
- ۱۸۴۳۷..... حضور اقدس ﷺ تین بار کلام کو دہرا لیتے تو پھر اس کو کوئی نہ پوچھتا تھا۔ ابن قانع عن زیاد بن سعد
- ۱۸۴۳۸..... حضور اقدس ﷺ اس طرح بات چیت فرماتے کہ اگر کوئی شمار کرنے والا شمار کرنا چاہتا تو شمار کر لیتا تھا۔

بخاری، مسلم، ابو داؤد عن عائشة رضی اللہ عنہا

۱۸۴۳۹..... حضور اقدس ﷺ سے جب بھی کسی شی کے بارے میں سوال کیا جاتا آپ اس کو ضرور انجام دیتے تھے۔

الکبیر للطبرانی عن طلحة رضی اللہ عنہ

۱۸۴۴۰..... ایسا نہ ہوتا تھا کہ حضور اقدس ﷺ کسی کام کے متعلق اس کو ممتاز فرمادیں۔ چنانچہ جب آپ سے کسی چیز کے متعلق سوال کیا جاتا اور آپ کا ارادہ کرنے (اور دینے) کا ہوتا تو ہاں (نعم) فرمادیتے۔ اور اگر ارادہ نہ ہوتا تو خاموش ہو جاتے۔ ابن سعد عن محمد بن الحنفیہ مرسل

۱۸۴۴۱..... حضور اقدس ﷺ زیادہ سوالات کو ناپسند کرتے تھے اور ان کو معیوب بتاتے تھے۔ لیکن جب ابورزین سوال کر ہی بیٹھتا تو اس کو اچھی طرح قبول کرتے۔ الکبیر للطبرانی عن ابی رزین

۱۸۴۴۲..... حضور اقدس ﷺ اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ کسی شخص کو تیز آواز میں بولتا سنتے بلکہ حضور اقدس ﷺ کو یہ بات پسند تھی کہ پست آواز میں بات کی جائے۔ الکبیر للطبرانی عن ابی امامہ

۱۸۴۴۳..... حضور ﷺ کی آخری گفتگوؤں میں سے یہ بات بھی تھی:

اللہ لعنت کرے یہود و نصاریٰ پر جنہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مساجد بنا لیا۔ سرزمین عرب میں دو دین کبھی باقی نہ رہیں گے۔

السنن للبیہقی عن ابی عبیدہ ابن الجراح

۱۸۴۴۴..... حضور اکرم ﷺ کا آخری کلام یہ تھا:

نماز! نماز! اور اللہ سے اپنے غلام باندیوں کے بارے میں ڈرو۔ ابو داؤد، ابن ماجہ عن علی رضی اللہ عنہ

۱۸۴۴۵..... حضور اکرم ﷺ کے آخری کلاموں میں سے یہ بھی تھا:

میرا پروردگار بزرگی والا بلند مرتبہ والا ہے میں نے پیغام رسالت پہنچا دیا۔

اس کے بعد رسول اکرم ﷺ وفات کر گئے۔ مستدرک الحاکم عن انس رضی اللہ عنہ

الحلف (قسم)

۱۸۴۴۶..... حضور اکرم ﷺ قسم میں انتہائی تاکید فرماتے تو یوں فرماتے: قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں ابوالقاسم کی جان ہے۔

مسند احمد عن ابی سعید

۱۸۴۴۷..... حضور اقدس ﷺ جب قسم اٹھا لیتے تھے تو اس کو توڑتے نہ تھے حتیٰ کہ کفارہ قسم نازل ہو گیا۔ (پھر قسم توڑتے تو اس کا کفارہ ادا فرمادیتے)۔

مستدرک الحاکم عن عائشة رضی اللہ عنہا

۱۸۴۴۸..... حضور اقدس ﷺ (تاکیداً) قسم اٹھاتے تو یوں فرماتے: قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے۔

ابن ماجہ عن رفاعہ الجہنی

کلام:..... زوائد ابن ماجہ میں ہے کہ اس روایت کی سند ضعیف ہے۔
۱۸۴۴۹..... حضور اقدس ﷺ کی اکثر قسموں میں سے یہ قسم ہوتی تھی:

لاومصرف القلوب.

ہرگز نہیں، قسم ہے دلوں کو پھیرنے والے کی! ابن ماجہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

اشعار کے ساتھ تمثیل

۱۸۴۵۰..... جب حضور اقدس ﷺ کو کسی خبر کا انتظار ہوتا اور وہ دیر ہو جاتی تو طرفہ شاعر کا یہ بیت پڑھتے:

ویأتیک بالاخبار من لم تزود.

اور تیرے پاس ایسا شخص خبریں لے کر آئے گا جو توشہ کا محتاج نہیں۔ مسند احمد عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۸۴۵۱..... حضور اقدس ﷺ اس شعر کے ساتھ مثال دیتے تھے:

ویأتیک بالاخبار من لم تزود. الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ، ترمذی عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۸۴۵۲..... حضور اکرم ﷺ اس شعر کے ساتھ بھی تشبیہ دیتے تھے:

کفی بالاسلام والشیب للمراء ناہیا.

آدمی کو منکرات سے باز رکھنے کے لیے اسلام اور بڑھا پا بہت ہے۔ ابن سعد عن الحسن مرسلأ

متفرق اخلاق کے بیان میں

۱۸۴۵۳..... حضور اقدس ﷺ جب کسی شخص کو (خوش کرنے کے لیے) کوئی تحفہ پیش کرنا چاہتے تو اس کو زمزم کا پانی پلاتے تھے۔

حلیۃ الاولیاء عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۸۴۵۴..... حضور اقدس ﷺ کو کوئی ضرورت پیش آتی اور اس کو بھولنے کا ڈر ہوتا تو اپنی چھنگلیاں میں یا اپنی انگلیوں میں کوئی دھاگہ باندھ لیتے تھے۔

ابن سعد، الحکیم عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۸۴۵۵..... حضور اقدس ﷺ جب کسی کا نسب بیان کرتے تو اس کی نسبت میں معد بن عدنان بن ادد سے تجاوز نہ کرتے تھے اور فرماتے تھے:

سب بیان کرنے والوں نے جھوٹ باندھے ہیں، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وقرونا بین ذلک کثیرا.

اور اس کے درمیان بہت سے زمانے (والے) گزرے ہیں۔ ابن سعد عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۸۴۵۶..... حضور اقدس ﷺ جب بازار میں داخل ہوتے تو یہ دعا پڑھتے تھے:

اللهم انی اسألك من خیر هذه السوق وخیر ما فیها واعوذ بک من شرها وشر ما فیها. اللهم انی

اعوذ بک ان أصیب فیها یمینا فاجرة أو صفقة خاسرة.

اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس بازار کی خیر کا اور جو کچھ اس بازار میں ہے سب کی خیر کا اور تیری پناہ مانگتا ہوں اس کے شر

سے اور جو کچھ اس میں ہے سب کے شر سے اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ بازار میں کسی جھوٹی قسم یا گھانے کے

سودے کا ارتکاب کر بیٹھوں۔ الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم عن بریدة رضی اللہ عنہ

کلام:..... امام حاکم نے مستدرک میں ۵۳۹۱ پر اس کو تخریج فرمایا اور امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے اس پر یہ تعلیق فرمائی ہے کہ اس روایت میں

مسروق بن المرزبان ہے جو حجت نہیں ہے۔

- ۱۸۳۵۷..... حضور اقدس ﷺ جب سہیل کو دیکھتے تو فرماتے: اللہ پاک سہیل پر لعنت کرے وہ عشر وصول کرنے والا تھا جس کی وجہ سے مسخ ہو گیا۔
ابن السنی عن علی رضی اللہ عنہ
- ۱۸۳۵۸..... حضور اقدس ﷺ جب کھڑے ہوتے تو اپنے ایک ہاتھ کے سہارے کھڑے ہوتے تھے۔ الکبیر للطبرانی عن وائل بن حجر
- ۱۸۳۵۹..... حضور اقدس ﷺ شراب پینے کی سزا میں جوتے اور چھڑی کے ساتھ مارتے تھے۔ ابن ماجہ عن انس رضی اللہ عنہ
- ۱۸۳۶۰..... حضور ﷺ کو اترج پھل کود کھنا اچھا لگتا تھا اور سرخ کبوتر کود کھنا بھی اچھا لگتا تھا۔ ابو داؤد، الکبیر للطبرانی، ابن السنی، ابونعیم فی الطب عن ابی کبشہ، ابن السنی و ابونعیم عن علی رضی اللہ عنہ، ابونعیم عن عائشہ رضی اللہ عنہا
- ۱۸۳۶۱..... حضور اقدس ﷺ کو سبزہ اور جاری پانی کی طرف دیکھنا پسند تھا۔ ابن السنی و ابونعیم عن ابن عباس رضی اللہ عنہ
- ۱۸۳۶۲..... حضور ﷺ کو کھجور کی خشک ٹہنی کا ہاتھ میں لینا پسند تھا۔ مستدرک الحاکم عن ابی سعید
- ۱۸۳۶۳..... حضور اقدس ﷺ کو کھجور کی شاخ پسند تھی اور اس کا کچھ ٹکڑا آپ کے ہاتھ میں رہتا تھا۔ مسند احمد، ابو داؤد عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

نزول وحی

- ۱۸۳۶۴..... جب حضور اقدس ﷺ پر وحی نازل ہوتی تھی تو اپنا سر مبارک جھکا لیتے اور آپ کے اصحاب بھی سر جھکا لیتے تھے۔ جب وحی ختم ہو جاتی تو سر اٹھا لیتے تھے۔ مسلم عن عبادۃ الصامت
- ۱۸۳۶۵..... جب حضور اقدس ﷺ پر وحی نازل ہوتی تھی تو اس کی شدت کے آثار آپ کے چہرے پر نظر آتے اور چہرے کا رنگ بدل جاتا تھا۔
مسند احمد، مسلم عن عبادۃ بن الصامت
- ۱۸۳۶۶..... حضور اقدس ﷺ پر جب وحی نازل ہوتی تھی تو آپ کے چہرے کے پاس شہد کی مکھیوں کی بھنھناہٹ سنائی دیتی تھی۔
مسند احمد، ترمذی، مستدرک الحاکم عن عمر رضی اللہ عنہ
- ۱۸۳۶۷..... جب حضور اقدس ﷺ پر وحی نازل ہوتی تھی تو ایک گھڑی تک آپ مدہوش رہتے تھے نشہ آور کی طرح۔ ابن سعد عن عکرمہ مرسلًا
- ۱۸۳۶۸..... حضرت جبرئیل علیہ السلام حضور اقدس ﷺ کے پاس تشریف لاتے اور بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھتے تو حضور اقدس ﷺ کو معلوم ہو جاتا کہ نازل ہونے والی چیز کوئی سورت ہے۔ مستدرک الحاکم عن ابن عباس رضی اللہ عنہ
- ۱۸۳۶۹..... حضور اقدس ﷺ پر جب وحی نازل ہوتی تھی تو آپ گراں بار ہو جاتے اور آپ کی پیشانی سے یوں پسینہ پھوٹتا تھا گویا موتی گر رہے ہیں خواہ سردی کا زمانہ ہو۔ الکبیر للطبرانی عن زید بن ثابت رضی اللہ عنہ
- ۱۸۳۷۰..... حضور اقدس ﷺ پر جب وحی نازل ہوتی تو آپ کے سر میں درد ہو جاتا تھا پھر آپ ﷺ سر پر مہندی کا لپ کرتے تھے۔
ابن السنی و ابونعیم فی الطب عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ
- ۱۸۳۷۱..... حضور اقدس ﷺ سورت کا ختم اس وقت تک نہیں کرتے تھے جب تک بسم اللہ الرحمن الرحیم نازل نہ ہو جاتی۔
ابو داؤد عن ابن عباس رضی اللہ عنہ
- ۱۸۳۷۲..... حضور اقدس ﷺ حضرت جبرئیل علیہ السلام سے پانچ پانچ (آیات) قرآن کی سیکھتے تھے۔ شعب الایمان عن عمر رضی اللہ عنہ

نشست و برخاست

- ۱۸۳۷۳..... حضور اقدس ﷺ بیٹھتے تو ہاتھوں کا جبوہ بنا لیتے تھے۔ ابو داؤد، السنن للبیہقی عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

فائدہ:.....اکڑوں بیٹھ کر دونوں ہاتھ ٹانگوں کے گرد ڈال کر ہاتھوں سے سہارے بیٹھنا جب وہ کہلاتا ہے۔ نبی کریم ﷺ یہ کام کبھی ہاتھوں کے بجائے کپڑے رومال وغیرہ سے بھی لے لیتے تھے۔

۱۸۴۷۴..... حضور ﷺ جب بھی بیٹھ کر بات کرتے اکثر آسمان کی طرف نگاہ اٹھا کر دیکھتے تھے۔ ابو داؤد عن عبد اللہ بن سلام مرسلًا

۱۸۴۷۵..... حضور اقدس ﷺ جب بھی بیٹھ کر ارشاد فرماتے تو جوتے نکال دیتے۔ شعب الایمان للبیہقی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۴۷۶..... حضور ﷺ جب بھی نشست فرماتے تو آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حلقہ بنا کر آپ کے پاس بیٹھ جاتے تھے۔

البزار عن قرة بن ایاس

۱۸۴۷۷..... حضور اکرم ﷺ جب مجلس فرماتے اور پھر اٹھنا چاہتے تو دس پندرہ بار اللہ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگتے۔ (یعنی استغفار

کرتے) اور پھر اٹھ جاتے۔ ابن السنی عن ابی امامة رضی اللہ عنہ

۱۸۴۷۸..... حضور اقدس ﷺ جب مجلس سے کھڑے ہوتے تو بیس مرتبہ استغفار کرتے اور قدرے بلند آواز سے کرتے۔

ابن السنی عن عبد اللہ بن حضرمی

۱۸۴۷۹..... حضور اقدس ﷺ جب بھی مجلس سے کھڑے ہوتے تو یہ کلمات پڑھتے:

سبحانک اللہم ربی وبحمدک لا الہ الا انت استغفرک واتوب الیک۔

پاک ہے تیری ذات اے اللہ! میرے پروردگار! اور تیرے لیے ہی سب تعریفیں ہیں، تیرے سوا کوئی معبود نہیں میں تجھ سے اپنے

گناہوں کی مغفرت طلب کرتا ہوں اور ان سے توبہ کرتا ہوں اور فرماتے جو شخص بھی مجلس سے اٹھتے ہوئے یہ کلمات کہے تو اس کی

مجلس کی تمام خطائیں اور فضول باتیں معاف کر دی جائیں گی۔ مستدرک الحاکم عن عائشة رضی اللہ عنہا

۱۸۴۸۰..... حضور اقدس ﷺ کسی تاریخ گھر میں تشریف نہ فرماتے تھے جب تک چراغ نہ جلا دیا جائے۔ ابن سعد عن عائشة رضی اللہ عنہا

۱۸۴۸۱..... حضور اقدس ﷺ اکڑوں بیٹھ کر ٹانگوں کے گرد ہاتھوں کو باندھ لیا کرتے تھے۔ الکبیر للطبرانی عن ایاس بن معاویة

۱۸۴۸۲..... حضور اقدس ﷺ زمین پر بیٹھ جایا کرتے تھے اور زمین پر کھانا کھا لیتے تھے، بکری کا دودھ دودھ لیتے تھے اور جو کی روٹی پر دعوت دینے

والے غلام کی دعوت بھی قبول فرما لیتے تھے۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

صحبت (مجالست) سے متعلق اخلاق و عادات

۱۸۴۸۳..... حضور اقدس ﷺ اپنے (مسلمان) بھائیوں میں سے کسی کو تین ایام تک مفقود (غیر حاضر) پاتے تو اس کے متعلق سوال کرتے تھے پھر

الغرغائب ہوتا تو اس کے لیے دعا کرتے اور کہیں حاضر ہوتا تو جا کر اس کی زیارت فرماتے اور اگر مریض ہوتا تو اس کی عیادت فرماتے تھے۔

مسند ابی یعلیٰ عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۴۸۴..... حضور اقدس ﷺ جب کسی مریض کے پاس عیادت کے لیے تشریف لے جاتے تو اس کو فرماتے:

لا بأس طهور ان شاء اللہ

کوئی ڈر کی بات نہیں، ان شاء اللہ پاکی (وشفاء) نصیب ہوگی۔ بخاری عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۸۴۸۵..... حضور اقدس ﷺ کسی مریض کی عیادت تین دن کے بعد ہی فرماتے تھے۔ ابن ماجہ عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۴۸۶..... حضور اقدس ﷺ سے جب کوئی صحابی ملاقات کے لیے حاضر ہوتا اور پھر (ملاقات کے بعد) اٹھ کھڑا ہوتا تو آپ بھی اس کے ساتھ

اٹھ کھڑے ہوتے اور اس وقت اس کا ساتھ نہ چھوڑتے جب تک وہ آدمی خود ہی نہ چلا جاتا۔ اور جب کوئی صحابی ملاقات کرتا اور آپ ﷺ کا ہاتھ

تھامنا چاہتا تو آپ اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں دے دیتے اور اس وقت تک نہ چھڑاتے تھے جب تک وہ خود ہی نہ چھوڑ دیتا تھا۔ اور اگر کوئی آدمی

ملاقات کے وقت آپ کا کان اپنی طرف کر لیتا تو آپ کان اس کی طرف کر دیتے اور خود نہ چھڑاتے تھے جب تک وہ خود ہی نہ چھوڑ دیتا تھا۔ (اس طرح وہ راز و نیاز کی برکت حاصل کرتا تھا)۔ ابن سعد عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۲۸۷۔ جب کوئی شخص حضور ﷺ سے ملاقات کرتا تو آپ شفقت کے ساتھ اس پر ہاتھ پھیرتے اور اس کو دعائے خیر کر دیتے۔

نسائی عن حذیفہ رضی اللہ عنہ

۱۸۲۸۸۔ حضور ﷺ انصار کی زیارت کو جاتے اور ان کے بچوں کو سلام کرتے اور ان کے سروں پر دست شفقت پھیرتے تھے۔

نسائی، ابن ماجہ عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۲۸۹۔ حضور اقدس ﷺ کے پاس بچوں کو لایا جاتا تو آپ ان کو اپنے پاس بٹھاتے اور ان کو کھانے کی کوئی موجود چیز کھجور وغیرہ چبا کر دیتے اور ان کے لیے دعائے خیر فرماتے تھے۔ بخاری، مسلم، ابو داؤد عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۸۲۹۰۔ حضور اقدس ﷺ بچوں پر اور گھروالوں پر سب سے زیادہ رحم فرمانے والے تھے۔ ابن عساکر عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۲۹۱۔ حضور ﷺ بے سہارا کمزور مسلمانوں کے پاس تشریف لے جاتے تھے ان کی زیارت کرتے ان کے مریضوں کی عیادت کرتے اور ان کے جنازوں میں حاضر ہوتے تھے۔ مسند ابی یعلیٰ، الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم عن سہل بن حنیف

۱۸۲۹۲۔ حضور اقدس ﷺ (اپنے چچا) حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی یوں تعظیم فرمایا کرتے تھے جس طرح بیاباب کی تعظیم کرتا ہے۔

مستدرک الحاکم عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام:..... صحیح وافقہ الذہبی - ۳۲۵/۳۔

۱۸۲۹۳۔ حضور اقدس ﷺ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو یوں دیکھتے تھے جس طرح بیاباب کو دیکھتا ہے۔ آپ ﷺ کی تعظیم و توقیر کرتے اور آپ کی قسموں کو پورا کرتے تھے۔ مستدرک الحاکم عن عمر رضی اللہ عنہ

کلام:..... المستدرک ۳۳۳/۳۔ امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ روایت جزء البانیاس میں غلو کے ساتھ ہے جبکہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث سے اس کے مثل صحیح روایت منقول ہے اور داؤد اور ابی اس میں متروک ہے۔

۱۸۲۹۴۔ حضور اقدس ﷺ لوگوں کے درمیان صلہ رحمی کے لیے ہدیہ کا حکم دیتے تھے۔ ابن عساکر عن انس رضی اللہ عنہ

سلام، مصافحہ اور اجازت

۱۸۲۹۵۔ حضور اقدس ﷺ جب کسی کے گھر کے دروازے پر تشریف لاتے تو دروازے کے روبرو نہ کھڑے ہوتے تھے بلکہ چوکھٹ کے دائیں یا بائیں جانب رک جاتے اور (نکلنے والے کو) السلام علیکم السلام علیکم کہتے۔ مسند احمد، ابو داؤد عن عبد اللہ بن بسر

کلام:..... ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو کتاب الادب باب کم مرۃ یسلم الرجل فی الاستئذان ۵۱۶۳ پر تخریج فرمایا اور امام منذری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس کی سند میں بقیہ بن الولید ایک راوی ہے جس کے بارے میں کلام کیا گیا ہے۔ عون ۹۰/۱۴

۱۸۲۹۶۔ حضور اقدس ﷺ دروازے پر دستک ناخنوں کے ساتھ دیا کرتے تھے۔ الحاکم فی الکنی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۲۹۷۔ حضور اقدس ﷺ بچوں کے پاس سے گزرتے تو ان کو سلام کرتے تھے۔ بخاری عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۲۹۸۔ حضور اقدس ﷺ خورتوں کے پاس سے گزرتے تو ان کو بھی سلام کرتے تھے۔ مسند احمد عن جریر رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... چونکہ وہ مسلمان عورتیں حضور اقدس ﷺ کو جانتی تھیں اور آپ سے پردہ بھی کرتی تھیں اس لیے آپ ﷺ ان پر سلامتی بھیجتے تھے۔

۱۸۲۹۹۔ حضور ﷺ اپنے اصحاب کے ساتھ ملاقات کرتے تو ان کے ساتھ مصافحہ اس وقت تک نہ کرتے تھے جب تک ان کو سلام نہ کر لیں۔

الکبیر للطبرانی عن جندب

- ۱۸۵۰۰..... حضور ﷺ بیعت کرنے میں عورتوں کے ساتھ مصافحہ نہ کرتے تھے۔ مسند احمد عن ابن عمرو
- ۱۸۵۰۱..... حضور اقدس ﷺ کپڑے کے ساتھ عورتوں سے مصافحہ کرتے تھے۔ الاوسط عن معقل بن یسار
- فائدہ:..... فداہ ابی وامی حضور اقدس ﷺ نے کبھی کسی نامحرم عورت کو نہیں چھوا۔ اور اس روایت کا مطلب ہے کہ آپ ﷺ پر وہ کی آڑ میں ایک کپڑے کا سر عورتیں پٹڑ لیتی تھی اور دوسرا سر حضور ﷺ تھام لیتے تھے یوں آپ عورتوں سے بیعت کرتے اور ان سے قول دہرا لیتے تھے۔

العطاس (چھینک)

- ۱۸۵۰۲..... حضور اکرم ﷺ کو چھینک آتی تو آپ اللہ کی حمد کرتے (اور الحمد للہ کہتے) آپ کو بروحمک اللہ کہا جاتا تو آپ یہ دیکھ کر اللہ ویصلح بالکم فرماتے۔ الکبیر للطبرانی عن عبد اللہ بن جعفر
- ۱۸۵۰۳..... حضور اقدس ﷺ کو چھینک آتی تو ہاتھ یا کپڑا منہ پر رکھ لیتے تھے۔ اور آواز کو پست رکھتے تھے۔
- ابو داؤد، ترمذی حسن صحیح، مستدرک الحاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
- ۱۸۵۰۴..... حضور اقدس ﷺ مسجد میں تیز آواز کے ساتھ چھینکنے کو مکروہ سمجھتے تھے۔ السنن للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

نام اور کنیت

- ۱۸۵۰۵..... حضور اقدس ﷺ کے پاس جب کوئی ایسا شخص حاضر ہوتا جس کا نام آپ کو پسند نہ ہوتا تھا تو اس کا نام بدل دیتے تھے۔
- ابن مندہ عن عبید بن عبد
- ۱۸۵۰۶..... حضور اقدس ﷺ جب کوئی برنامہ سنتے تو اس کو اچھے نام سے بدل دیتے تھے۔ ابن سعد عن عروۃ مرسلہ
- ۱۸۵۰۷..... حضور ﷺ کو یہ بات پسند تھی کہ آدمی کو اچھے نام اور اچھی کنیت کے ساتھ پکارا جائے۔
- مسند ابی یعلیٰ، الکبیر للطبرانی، ابن قانع، الباوردی عن حنظلہ بن حذیم
- ۱۸۵۰۸..... حضور اکرم ﷺ برے نام کو بدل دیا کرتے تھے۔ ترمذی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا
- ۱۸۵۰۹..... حضور اکرم ﷺ کو جب کسی کا نام یاد نہ رہتا تو اس کو یا ابن عبد اللہ (اے بندۂ خدا کے بیٹے!) کہہ کر پکارتے۔
- ابن السنی عن حارثۃ الانصاری

میت کی تدفین

- ۱۸۵۱۰..... حضور اکرم ﷺ جب کسی میت کو لحد میں اتارتے تو یہ دعا پڑھتے:
- بسم اللہ وباللہ وفی سبیل اللہ وعلیٰ ملۃ رسول اللہ.
- ہم اللہ کے نام سے، اللہ کی مدد کے ساتھ، اللہ کی راہ میں اور رسول اللہ کی ملت پر اس کو قبر میں اتارتے ہیں۔
- ابو داؤد، ترمذی، ابن ماجہ، السنن للبیہقی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ
- ۱۸۵۱۱..... حضور اقدس ﷺ جب کسی جنازے میں حاضر ہوتے تو اکثر خاموش رہتے اور دل ہی دل میں کچھ پڑھتے رہتے۔
- ابن المبارک، ابن سعد عن عبدالعزیز بن ابی رواد مرسلہ

- ۱۸۵۱۲... حضور اقدس ﷺ جب کسی جنازے میں حاضر ہوتے تو آپ پر غم کی کیفیت طاری ہوتی اور اکثر پست آواز میں کچھ پڑھتے رہتے۔
 الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ
 ۱۸۵۱۳... حضور اقدس ﷺ کسی جنازے کی مشایعت فرماتے تو آپ کا رنج و غم بڑھ جاتا کلام کم ہو جاتا اور دل ہی دل میں کثرت کے ساتھ
 (دعائیں) پڑھتے۔ الحاکم فی الکنی عن عمران بن حصین
 ۱۸۵۱۴... حضور اکرم ﷺ میت کی تدفین سے فارغ ہوتے تو اس پر کھڑے ہو جاتے اور ارشاد فرماتے: اپنے بھائی کے لیے استغفار کرو اور اللہ
 سے اس کے لیے ثابت قدمی کی دعا کرو کیونکہ ابھی اس سے سوال جواب ہوں گے۔ ابو داؤد عن عثمان رضی اللہ عنہ

نماز جنازہ (اور اصحاب بدر و شجر کی فضیلت)

- ۱۸۵۱۵... حضور اقدس ﷺ کے پاس جب ایسے شخص کا جنازہ لایا جاتا جس نے جنگ بدر اور (شجرہ) صلح حدیبیہ میں شرکت کی ہوتی تو اس پر نماز
 جنازہ پڑھتے ہوئے تو تکبیریں کہتے، اور اگر ایسا جنازہ لایا جاتا جس نے جنگ بدر میں یا صلح حدیبیہ میں کسی بھی ایک معرکہ میں شرکت کی ہوتی تو
 اس پر نماز جنازہ پڑھتے ہوئے سات تکبیریں کہتے اور اگر ایسا کسی کا کوئی جنازہ لایا جاتا جس نے جنگ بدر یا صلح حدیبیہ میں بھی شرکت نہ کی ہوتی تو
 اس پر چار تکبیریں کہتے۔ (ابن عساکر عن جابر رضی اللہ عنہ)

قبروں کی زیارت

- ۱۸۵۱۶... حضور اقدس ﷺ کا جب قبرستان پر سے گزر رہتا تو اہل قبرستان کو مخاطب ہو کر یہ دعا پڑھتے:

السلام علیکم اهل الدیار من المؤمنین والمؤمنات والمسلمین والمسلمات والصالحین والصالحات
 وانا ان شاء اللہ بکم لاحقون۔

اے (بوسیدہ) گھروں والو! مؤمن مردو اور مؤمن عورتو! مسلمان مردو اور مسلمان عورتو! تم سب پر سلام ہو۔ انشاء اللہ ہم بھی تم لوگوں
 کے ساتھ ملنے والے ہیں۔ ابن السنی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

- ۱۸۵۱۷... حضور اقدس ﷺ جب قبرستان میں داخل ہوتے تو یہ دعا پڑھتے:

السلام علیکم ایہا الارواح الفانیة والابدان البالیة والعظام النخرة التي خرجت من الدنیا وھی باللہ
 مؤمنة اللہم ادخل علیہم روحاً منک وسلاماً منا۔

اے فناء ہونے والی روحو! بوسیدہ جسمو! ریزہ ریزہ ہو جانے والی ہڈیو! جو دنیا سے ایمان کی حالت میں نکلے ہو تم سب پر سلام ہو۔
 اے اللہ! ان پر اپنی طرف سے رحمت اور ہماری طرف سے سلام نازل فرما۔ ابن السنی عن ابن مسعود

متفرقات

- ۱۸۵۱۸... حضور اقدس ﷺ اپنے کپڑے ہی لیا کرتے تھے، اپنے جوتے گانٹھ لیتے تھے اور وہ تمام کام کر لیا کرتے تھے جو مرد اپنے گھروں میں
 کرتے ہیں۔ مسند احمد عن عائشہ رضی اللہ عنہا
 ۱۸۵۱۹... حضور اقدس ﷺ کی تاریکی میں اسی طرح دیکھتے تھے جس طرح دن کے اجالے میں دیکھتے تھے۔
 البیہقی فی الدلائل عن ابن عباس رضی اللہ عنہ، الکامل لابن عدی عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۸۵۲۰... حضور اکرم ﷺ گھر کے کام کر لیتے تھے اور اکثر سینے پر ونے کا کام کرتے تھے۔ ابن سعد عن عائشة رضی اللہ عنہا
 ۱۸۵۲۱... حضور اکرم ﷺ اپنے کپڑے دھو لیتے تھے، اپنی بکری کا دودھ دہ لیتے تھے اور اپنے کام خود انجام دے لیتے تھے۔

حلیۃ الاولیاء عن عائشة رضی اللہ عنہا

۱۸۵۲۲... حضور اکرم ﷺ بری اور شری قوم کے ساتھ بھی فس مکھ اور خوش کلام ہو کر ملتے تھے تاکہ ان کے دل اسلام کی طرف مائل ہوں۔

الکبیر للطبرانی عن عمرو بن العاص

۱۸۵۲۳... حضور اقدس ﷺ (اپنی بیوی کی) زبان کو چوستے تھے۔ الترفی فی جزء ہ عن عائشة رضی اللہ عنہا

کتاب الشمائل..... از قسم الافعال

جس کو شیخ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب ”جمع الجوامع“ میں ذکر فرمایا۔

باب فی حلیۃ ﷺ..... آپ ﷺ کے حلیہ مبارکہ کا بیان

۱۸۵۲۴... (مسند صدیق رضی اللہ عنہ) ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک راہب کچھ بیٹھے ہوئے لوگوں کے پاس آیا اور اس نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے گھر کا ٹھکانہ پوچھا۔ اس کو گھر کی رہنمائی کر دی گئی۔ راہب حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر بولا: مجھے نبی (کریم ﷺ) کا حلیہ مبارکہ کا بیان کرو۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

حضور نبی کریم ﷺ نہ بہت لمبے تھے اور نہ کوتاہ قامت، آپ کی رنگت سرخی مائل گوری تھی۔ آپ کے بال قدرے گھنگھریالے تھے۔ ناک لمبی اور ستواں تھی۔ پیشانی کشادہ و فراخ تھی۔ رخسار ہموار اور خوبصورت تھے۔ ابروئیں باریک اور لمبی تھیں۔ آنکھوں کی سفیدی سفید اور سیاہی انتہائی سیاہ تھی۔ سامنے کے دانت قدرے کشادہ تھے۔ آپ کی گردن مبارکہ گویا چاندی کی صراحی تھی۔ دونوں شانوں کے درمیان مہر نبوت تھی۔ حضور اقدس ﷺ کا یہ حلیہ مبارکہ سن کر راہب (نے اسلام قبول کر لیا اور) بولا:

اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمدًا رسول اللہ

پھر وہ سابق راہب بہت اچھا مسلمان ثابت ہوا۔ الزوزنی، عبدالرزاق

۱۸۵۲۵... حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا کہ رسول اکرم ﷺ ہموار رخساروں والے (کتابی چہرے کے مالک) تھے۔ ابن عساکر

۱۸۵۲۶... حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: رسول اللہ ﷺ کا چہرہ اقدس کامل چمکتے چاند کی ٹکیہ تھا۔

ابونعیم فی الدلائل

۱۸۵۲۷... ام ہانی رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ (فتح مکہ کے موقع پر) مکہ تشریف لائے تو آپ کے بالوں کی چار مینڈھیاں بنی ہوئی تھیں۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۸۵۲۸... قتادہ عن مظرف عن عائشہ رضی اللہ عنہا کی سند کے ساتھ مروی ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

حضور اقدس ﷺ کو سیاہ تمامہ مبارکہ ہدیہ میں آیا۔ آپ ﷺ نے وہ عمامہ پہنا اور پوچھا: اے عائشہ تم کو یہ مجھ پر کیسا لگ رہا ہے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کے چہرے پر اس کا حسن کس قدر بڑھ گیا ہے۔ اس کی سیاہی آپ کے چہرہ انور کی سفیدی پر اور آپ کے چہرہ انور کی سفیدی اس کی سیاہی پر خوب خوب گھل رہی ہے۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ اس میں مزین ہو کر لوگوں کے درمیان پہنچ گئے۔ ابن عساکر رحمۃ اللہ علیہ

۱۸۴۹ حضرت عائشہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے ارشاد فرماتی ہیں: حضور اقدس ﷺ کا چہرہ اقدس بالکل (لٹھے کی طرح) سفید نہ تھا بلکہ آپ کا چہرہ خوبصورت چمکدار رنگت والا تھا۔ ابن جریر

۱۸۵۳۰ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں آپ خوبصورت بالوں والے تھے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۸۵۳۱ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: حضور اقدس ﷺ خوبصورت چوڑی اور دراز کلائیوں والے، لمبی پلکوں والے اور چوڑے کاندھے والے تھے۔ پورے سراپا کے ساتھ متوجہ ہوتے تھے اور پورے سراپا کے ساتھ مڑ جاتے تھے۔ لغو اور بے کار باتوں سے کوسوں دور رہنے والے اور بازاروں میں شور و شغب سے اجتناب فرمانے والے تھے۔ ابو داؤد الطیالسی، مسند احمد، البیہقی فی الدلائل

۱۸۵۳۲ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر گوشت ہتھیلیوں اور پر گوشت قدموں والے حسین و جمیل چہرے کے مالک تھے۔ آپ کے بعد میں نے کوئی ایسا حسین و جمیل انسان نہیں دیکھا۔ حضور ﷺ (میانہ قد و قامت کے باوجود) جب بھی کسی کے ساتھ چلتے تو اس سے لمبے معلوم ہوتے تھے۔ ابن عساکر

۱۸۵۳۳ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضور اقدس ﷺ اپنے اصحاب کے درمیان تکیہ لگائے ہوئے رونق افروز تھے کہ ایک دیہاتی شخص آپ کی مجلس میں حاضر ہوا اور پوچھنے لگا: تم میں سے عبدالمطلب کی اولاد کون ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: یہ سفید و سرخ رنگت والے جو ٹیک لگائے بیٹھے ہیں۔ اور واقعی رسول اللہ ﷺ خالص سفید مائل بہ سرخی رنگت والے تھے۔ ابن عساکر

۱۸۵۳۴ ابو قرق صاف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ حسین جسم والے تھے اور آپ کے جسم میں زائد (اور فالتو) گوشت پوست نہ تھا۔ بال قدرے گھنگھریا لے اور قدم مبارک بچھے ہوئے اور ہموار تھے۔ ابن عساکر

آپ علیہ السلام کے جامع صفات

۱۸۵۳۵ بند رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی ذات میں شاندار اور لوگوں کے نزدیک بھی بڑے رتبے والے انسان تھے۔ آپ کے رخ اقدس سے چودھویں کے چاند کی طرح کرنیں پھوٹی تھیں۔ میانہ قد سے قدرے طویل قامت تھے اور بالکل لمبے قد والے نہ تھے، سر مبارک بڑا تھا۔ سر کے بال قدرے گھنگھریا لے تھے۔ بالوں میں از خود مانگ نکل آتی تو نکال لیتے ورنہ جب گھنگھی میسر ہوتی تو اس وقت نکال لیتے۔ آپ کے بال کانوں کی لو سے لمبے تھے۔ آپ کا رنگ نہایت چمکدار تھا اور آپ کی پیشانی فراخ اور کشادہ تھی۔ آپ کی ابروئیں باریک، لمبی، گھنی اور ایک دوسرے سے جدا تھیں۔ دونوں ابروؤں کے درمیان ایک رگ تھی جو غصہ کے وقت پھڑک اٹھتی تھی۔ آپ کی ناک لمبی تھی اور اس سے خوبصورتی کی وجہ سے کرنیں پھوٹی محسوس ہوتی تھیں۔ جس کی وجہ سے غور سے نہ دیکھنے والے کو ناک لمبی معلوم ہوتی تھی۔ آپ کی ریش مبارک گھنی تھی۔ آپ کے رخسار نرم و ہموار تھے لٹکے ہوئے گوشت والے نہ تھے۔ آپ کا دہن مناسب حد تک کشادہ تھا آپ کے دندان سامنے والے قدرے کشادہ کشادہ تھے۔ سینے سے ناف تک بالوں کی پتلی اور لمبی لکیر تھی۔ آپ کی گردن مبارک خوبصورتی میں خالص چاندی کی مورتی جیسی گردن تھی۔ آپ کے تمام اعضاء مناسب، پر گوشت اور گٹھے ہوئے تھے آپ ﷺ کا سینہ اور پیٹ دونوں برابر تھے۔ آپ کا سینہ چوڑا اور کشادہ تھا۔ دونوں کاندھوں کے درمیان مناسب فاصلہ تھا۔ آپ کے جوڑ جوڑ پر گوشت، مضبوط، بالوں سے عاری اور خوبصورت تھے۔ لبہ (حلق) سے ناف تک بالوں کی ایک باریک لکیر تھی۔ اس کے علاوہ پستان اور شکم مبارک بالوں سے صاف تھا۔ بازوؤں اور شانوں پر کچھ کچھ بال تھے۔ اور آپ کا سینہ ابھرا ہوا تھا۔ دراز کلائیوں اور کشادہ ہتھیلیوں والے تھے۔ ہتھیلیاں اور قدم مبارک گوشت سے بھرے ہوئے تھے۔ (مخروط اور) لمبی انگلیاں تھیں۔ پاؤں کے پنجوں اور ایڑیوں کے درمیان تلوے اوپر کواٹھے ہوئے تھے جو چلتے وقت زمین پر نہ پڑتے تھے۔ دونوں پاؤں یوں ہموار اور چکنے تھے کہ پانی ان پر ٹھہرتا نہیں تھا۔ جب آپ چلتے تھے تو قدم مبارک قوت سے اکھاڑتے تھے۔ اور زمی کے ساتھ چلتے تھے، کشادہ کشادہ قدم اٹھاتے تھے۔ جب چلتے تو یوں محسوس ہوتا گویا اوپر سے نیچے

اتر رہے ہیں۔ جب آپ کسی طرف متوجہ ہوتے تو پورے سراپا کے ساتھ متوجہ ہوتے تھے۔ آپ کی نگاہیں پست رہتی تھیں۔ آسمان کی نسبت زمین پر نظریں زیادہ مرکوز رہتی تھیں۔ آپ کا زیادہ سے زیادہ دیکھنا ایک لمحہ کو ملاحظہ فرمانا ہوتا تھا (کسی کو گھور کر مسلسل نہیں دیکھتے تھے) اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے پیچھے چلتے تھے۔ جو ملتا اس کو پہلے خود سلام کرتے تھے۔ حضور ﷺ مسلسل رنجیدہ اور دائمی فکر میں غرق رہتے تھے، آپ کو (کسی پل) راحت و آرام نہ تھا۔ آپ ﷺ بغیر حاجت کے بات چیت نہ فرماتے تھے۔ اکثر اوقات خاموشی کے ساتھ رہتے تھے۔ خوش مزاجی کے ساتھ بات شروع کرتے اور ختم کرتے تھے۔ جامع کلام کیا کرتے تھے۔ ایسا واضح اور صاف سہرا کلام فرماتے تھے کہ اس میں کوئی فالتو بات ہوئی تھی اور نہ وہ اتنی مختصر ہوتی تھی کہ بات سمجھ میں نہ آئے۔ نرم اخلاق والے تھے، سخت خوئے اور نہ کسی کی اہانت کرنے والے تھے۔ نعمت کی قدر کیا کرتے تھے خواہ وہ معمولی سی کیوں نہ ہو۔ کسی نعمت میں کوئی عیب نہ نکالتے تھے کھانے پینے کی چیزوں میں نہ زیادہ تعریف کرتے تھے اور مذمت تو بالکل نہ کرتے تھے۔ دنیا آپ کو غصہ میں نہ لاسکتی تھی اور نہ آپ کو دنیا سے کوئی سروکار تھا۔ جب حق کے ساتھ کوئی ظلم ہوتا تو پھر کوئی آپ کو پہچان نہ سکتا تھا اور نہ اس وقت آپ کے غصہ کے آگے کوئی چیز ٹھہر سکتی تھی۔ جب تک آپ حق کی خاطر بدلہ نہ لے لیتے حق کا دفاع نہ فرمالتے آپ کے غضب کا یہی حال رہتا۔ لیکن حضور اقدس ﷺ اپنی ذات کے لیے کبھی کسی پر غصہ ہوتے تھے اور نہ اس کے لیے انتقام لیتے تھے۔ حضور اقدس ﷺ جب اشارہ فرماتے تو پوری ہتھیلی کے ساتھ اشارہ فرماتے تھے۔ جب کسی چیز میں عجب مبتلا ہوتے تو اس کو بدل ڈالتے اور جب بات کرتے تو (دلائل کے ساتھ) اس کو مؤکد اور منسوب کرتے۔ بات فرماتے وقت بائیں انگوٹھے کو دائیں ہتھیلی پر مارتے (اور اس سے بات کی پختگی مقصود ہوتی تھی) جب غصہ ہوتے تو اعراض برتتے۔ جب خوش اور مسرور ہوتے تو نگاہیں جھک جاتی تھیں۔ ہنسنے کی زیادہ سے زیادہ حد مسکراہٹ ہوتی تھی۔ (سخاوت میں) بادلوں کی طرح برستے تھے۔ جب گھر تشریف لے جاتے تو اپنے اوقات کو تین حصوں میں منقسم فرمالتے تھے۔ ایک حصہ اللہ کے لیے، ایک حصہ گھر والوں کے لیے اور ایک حصہ اپنی راحت و آرام کے لیے وقف کر لیتے تھے۔ پھر اپنے حصہ میں سے بھی کچھ وقت لوگوں کے لیے نکال لیتے تھے۔ اور یہ خاص وقت عام لوگوں کی بھلائی کے لیے خرچ کرتے۔ حضور اکرم ﷺ عام لوگوں سے بچا کر کچھ ذخیرہ اندوزی نہ کرتے تھے۔ امت کے لیے آپ ﷺ کی سیرت مبارکہ کا یہ پہلو بہت خاص تھا کہ آپ نے اپنے مال اور جان کو ان کے لیے وقف فرما دیا تھا۔ اور جو شخص دین میں جس قدر فضیلت کا حامل ہوتا تھا وہ اسی قدر زیادہ آپ کی عنایات کا مرکز ہوتا تھا۔ ان میں سے کوئی ایک آدھ حاجت والا ہوتا، کوئی دگنی حاجت و ضروریات کا محتاج ہوتا اور کچھ لوگوں کی حاجتیں اور ضرورتیں بہت زیادہ ہوتی تھیں۔ چنانچہ آپ ﷺ ان سب کی حاجات کو روا فرماتے اور ان کو پورا کرنے کا بندوبست فرماتے تھے۔

لوگوں سے پوچھ پوچھ کر ان کے مسائل حل فرماتے اور ان کو یہ بھی فرماتے کہ تم میں سے جو حاضر باش ہیں وہ غائب اور غیر موجودوں کو خبر پہنچائیں اور جو ان میں سے حاجت مند ہیں ان کی حاجتیں میرے سامنے لائیں ارشاد فرماتے کہ جس شخص نے کسی حاجت مند کی حاجت کو بادشاہ تک پہنچایا جس کو وہ خود نہ پہنچا سکتا تھا تو اللہ پاک اس حاجت پہنچانے والے کو قیامت کے دن ثابت قدم رکھیں گے۔ بشرطیکہ وہ بادشاہ کے سامنے صرف حاجت مند کی حاجت ہی کو ذکر کرے۔ اور اس کی حاجت کے سوا کچھ اور قبول نہ کرے۔ ایسے لوگ اپنے پیچھے والوں کے لیے گویا چارے پانی وغیرہ کی تلاش میں نکلنے والے ہیں اور ان میں طبیعتوں کے سوا کچھ فرق نہیں ہے۔ وہ لوگ درحقیقت اپنے لوگوں کے لیے رہنما ہیں۔ حضور اقدس ﷺ اپنی زبان کے موتیوں کو خزانہ کرتے تھے ہاں مگر جہاں کسی کی مدد مقصود ہوتی تھی وہاں ان موتیوں کو نچھاور کرتے تھے۔ آپ ﷺ لوگوں کے دلوں کو محبت کے رشتے میں جوڑتے تھے۔ ان کو تفرقہ میں پڑنے سے بچاتے تھے۔

حضور ﷺ قوم کے سردار کی عزت و تکریم فرماتے تھے اور اسی کو ان پر دوبارہ سردار مقرر فرمادیتے تھے۔ لوگوں کو تکلیف اور اذیت سے بچاتے اور ان کی حفاظت و چوکیداری فرماتے تھے اور کسی کے ساتھ بد خلقی یا سختی سے پیش نہ آتے تھے۔ اپنے اصحاب کی خبر گیری کرتے تھے۔ لوگوں سے ان کے مشاغل و مصروفیات کو پوچھتے رہتے تھے۔ اچھے اور بھلے مانس کی تحسین اور اچھائی کرتے اس کو تنویر پہنچاتے۔ بد کو برائی سے ڈانتے اس کو برائی میں پڑنے سے کمزور کرتے۔ اعتدال کو سامنے رکھتے، اختلاف سے اجتناب برتتے تھے۔ کبھی غافل

و بے پروا نہ ہوتے تھے اس ڈر سے کہ کہیں لوگ غفلت کا شکار نہ ہو جائیں برائی کی طرف مائل نہ ہو جائیں۔ ہر حال آپ کے ہاں انجام کو پہنچتا تھا۔ حق سے کوتاہی برتتے اور نہ اس سے تجاوز کرتے تھے۔ لوگوں میں شریف اور عمدہ لوگ آپ کے قریب ترین رہتے تھے۔ آپ کے ہاں سب سے زیادہ فضیلت والا وہ ہوتا تھا جو سب کے لیے زیادہ خیر خواہ اور نفع رساں ہوتا۔ اور آپ کے نزدیک عظیم ترین شخص وہ ہوتا تھا جو لوگوں کے ساتھ غمخواری برتنے والا اور ان کے دکھ سکھ بانٹنے والا ہوتا تھا۔ آپ ﷺ اپنی نشست و برخاست صرف خدا کو یاد کرنے والوں کے پاس رکھتے تھے۔ ادھر ادھر خود بیٹھتے تھے اور نہ اپنے اصحاب کو بیٹھنے دیتے تھے۔ جب کسی منعقد مجلس میں پہنچتے تو جہاں بیٹھنے کی جگہ ملتی بیٹھ جاتے تھے اور دوسروں کو بھی اسی کا حکم دیتے تھے۔ حضور اقدس ﷺ اپنی مجلس کے سارے شرکاء کو ان کی عزت و مرتبہ دیتے تھے چنانچہ کوئی شخص یہ گمان نہ کر سکتا تھا کہ فلاں شخص حضور ﷺ کے نزدیک مجھ سے زیادہ عزت و مرتبہ والا ہے۔ جو کوئی شخص آپ کے پاس آ کر بیٹھتا یا کسی ضرورت کے تحت آپ کے پاس آتا تو آپ اپنے آپ کو اس کے ساتھ رو کے رکھتے حتیٰ کہ وہ خود ہی خوشدلی کے ساتھ لوٹ جاتا۔ جو کوئی شخص کسی حاجت کا آپ سے سوال کرتا اس کو رد نہ فرماتے اور اس کی حاجت پوری نہ فرما سکتے تو نرمی و محبت کے بیٹھے بول کے ساتھ اس کو جواب دیتے۔ سب لوگ آپ کے ہاں سے فراخی و کسادگی اور اچھے اخلاق کا برتاؤ پاتے تھے۔ جس کے نتیجے میں آپ ان کے شفیق باپ اور وہ آپ کے بیٹے بن گئے تھے۔ حقیقت میں تمام لوگ آپ کے ہاں برابر تہہ والے تھے۔ حضور اقدس ﷺ کی مجلس بردباری، شرم و حیا، صبر اور امانت داری کی مجلس ہوا کرتی تھی۔ آپ کی مجلس میں آواز بلند ہوتی تھی اور نہ کسی کی عزت پر آج آتی تھی اور نہ کسی کی لغزش پر نوک جھونک ہوا کرتی تھی، سب لوگ تقویٰ و تواضع کے ساتھ باہم برابری، ہمدردی و غم خواری کا برتاؤ کرتے تھے۔ سب لوگ بڑے کی تعظیم کرتے تھے اور چھوٹے پر شفقت کرتے تھے۔ حضور اکرم ﷺ ہمیشہ کشادہ روئی اور نرم اخلاق کے ساتھ ملتے جلتے تھے۔ نرم گوشہ اور نرم رویہ رہتے تھے۔ آپ ﷺ بدخلق نہ تھے، نہ سخت خوتھے، نہ شور و شغب کرنے والے، نہ فحش بات کرنے والے تھے، نہ عیب لگانے والے تھے اور نہ خوش آمد و مدح کرنے والے تھے۔ حضور اکرم ﷺ ناپسند چیزوں سے غفلت برتتے تھے۔ کوئی امید و آسرا رکھنے والا آپ سے ناامید نہ ہوتا تھا۔ اور نہ ناکام ہو کر واپس لوٹتا تھا۔ لوگوں کو تین باتوں میں آزاد چھوڑ دیا تھا۔ یعنی کسی کی مذمت کرتے تھے اور نہ اس کو عار دلاتے تھے نہ کسی کی بری بات کی نوہ میں رہتے تھے اور ہمیشہ اسی موضوع میں گفتگو فرماتے تھے جس میں کسی ثواب کی امید ہوتی تھی۔ حضور اقدس ﷺ کلام ارشاد فرماتے تو حاضرین مجلس اپنے سروں کو جھکالیتے تھے گویا ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہیں۔ جب حضور اقدس ﷺ بات کرتے تو سب خاموش ہو جاتے اور جب آپ خاموش ہوتے۔ تب ہی لوگ اپنی بات کرتے۔ حاضرین مجلس آپ کی موجودگی میں کسی بات پر تنازع نہ کرتے تھے۔ جو کوئی آپ کی خدمت میں کوئی بات کرتا تو سب خاموش ہو جاتے جب تک وہ فارغ نہ ہو۔ سب کی بات آپ کے ہاں بڑے کی بات ہوتی تھی۔ حضور اقدس ﷺ اس بات پر ہنستے تھے جس پر دوسرے ہنستے تھے۔ اور اس پر تعجب فرماتے تھے جس پر دوسرے تعجب فرماتے تھے۔ حضور اکرم ﷺ غریب کی بات پر صبر کرتے خواہ وہ بولنے میں ظلم کرتا اور آپ کے اصحاب اس کو آپ کے پاس سے کھینچتے، آپ ان کو فرماتے جب کوئی حاجت والا اپنی حاجت کا سوال کرے تو (اس کو زجر و تنبیہ کے بجائے) صحیح بات کی طرف رہنمائی کرو۔ حضور اقدس ﷺ کسی سے تعریف کو قبول نہ فرماتے تھے ہاں مگر اس شخص سے جو کسی احسان کا بدلہ اتارنا چاہتا۔ آپ ﷺ کسی کی بات کو کاٹتے نہ تھے حتیٰ کہ وہ (خود ہی بات پوری کر لیتا) یا ناجائز بات کرتا تب آپ اس کو منع فرمادیتے یا اٹھ کھڑے ہوتے۔ حضور ﷺ چار چیزوں پر سکوت فرماتے تھے: علم، حذر (احتیاط)، تدبر اور فکر (ان چار چیزوں کی سوچ میں خاموش رہتے تھے) تدبر تو لوگوں کو دیکھنے اور سننے میں فرماتے تھے، فکر دنیا کی فانی چیزوں اور آخرت کی باقی چیزوں میں فرماتے تھے۔ اور بردباری اور صبر کا آپ کو خزانہ نصیب ہوا تھا پس کوئی شی آپ کو کمزور کر سکتی تھی اور نہ آپ کو اکتاہٹ اور جھنجھلاہٹ صبر چھوڑنے پر مجبور کر سکتی تھی۔ احتیاط آپ کو چار چیزوں میں ملتی تھی۔ اچھی چیز کو لینے میں تاکہ اس کی اقتداء و پیروی کی جائے، برائی کو چھوڑنے میں تاکہ اس سے روکا جائے، امت کی اصلاح میں اپنی رائے میں احتیاط کرنا اور امت کے لیے دنیا و آخرت کی بھلائی جمع کرنا۔

ترمذی فی الشمال، الرویانی، الکبیر للطبرانی، البیہقی فی الدلائل، شعب الایمان للبیہقی، ابن عساکر

۱۸۵۳۶..... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ کسی قدر گھنگھریا لے بالوں والے تھے۔ آپ کے بال نہ تو بہت ہی سخت گھنے تھے اور نہ بالکل لمبے سیدھے۔ تو مذی فی الشمال

۱۸۵۳۷..... جبیر بن مطعم سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاؤں پر بال تھے۔ البیہقی فی الدلائل

۱۸۵۳۸..... جبضم بن ضحاک سے مروی ہے کہ میں نے عداء رضی اللہ عنہ بن خالد سے پوچھا: کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیا تو میں نے عرض کیا حضور ﷺ کے اوصاف بیان کرو۔ انہوں نے فرمایا: حضور ﷺ خوبصورت مونچھ (اور ڈاڑھی) والے تھے۔

الکبیر للطبرانی، ابن عساکر

۱۸۵۳۹..... ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کا چہرہ دیکھا تو میں نے کہا یہ تو ہرقل کا دینار ہے۔

عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۸۵۴۰..... حسن رحمۃ اللہ علیہ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو چاندنی رات میں دیکھا آپ پر یمنی چادر پڑی ہوئی تھی میں آپ کو اور چاند کو دیکھنے لگا آخر آپ ﷺ میری آنکھوں میں چاند سے زیادہ مزین نظر آئے۔

(ابن عساکر) ابن عساکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ روایت جابر بن سمرہ سے محفوظ ہے۔

۱۸۵۴۱..... جابر بن عبد اللہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو سرخ جوڑے میں دیکھا اس کے بعد میں نے آپ سے زیادہ کسی کو حسین نہیں دیکھا۔ ابن شاہین فی الافراد، ابن عساکر

۱۸۵۴۲..... حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بھری ہوئی پنڈلیوں والے اور بھرے ہوئے قدموں والے تھے میں نے آپ سے زیادہ کوئی حسین شخص نہیں دیکھا۔ الرؤیانی، ابن عساکر

۱۸۵۴۳..... جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایک کھلی ہوئی چاندنی رات میں دیکھا آپ کے جسم پر سرخ جوڑا میں کبھی آپ کو دیکھا اور کبھی چاند کو آخر آپ ﷺ میری آنکھوں میں چاند سے زیادہ حسین نچ گئے۔ رواہ ابو نعیم

۱۸۵۴۴..... جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے اپنے سر کے (اگلے حصے) اور ڈاڑھی کے بال الجھا رکھے تھے پھر آپ نے بالوں میں تیل لگایا اور نگلی کی تو آپ کے بالوں کی کیفیت واضح نہیں ہوئی۔ پھر جب بال پراگندہ اور چمکتے گئے تو بال واضح ہو گئے اور کھل گئے تب میں نے جانا کہ حضور اکرم ﷺ کے داڑھی اور سر میں بہت زیادہ بال ہیں۔ اور میں نے آپ کے شانہ اقدس کے اوپری حصہ میں کبوتر کے انڈے کے برابر مہربوت دیکھی جو آپ کے جسم سے مشابہت رکھتی تھی۔ رواہ ابن عساکر

۱۸۵۴۵..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ گویا میں رسول اللہ ﷺ کے بالوں کی طرف دیکھ رہا ہوں آپ کے بال یہاں تک آ رہے ہیں۔ پستانوں پر ہاتھ کا اشارہ کرتے ہوئے۔ الکبیر للطبرانی

۱۸۵۴۶..... حضرت براء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو سرخ جوڑے میں بالوں کو سنوارا ہوا دیکھا پس میں نے پھر آپ سے زیادہ کوئی حسین نہیں دیکھا۔ رواہ ابن عساکر

۱۸۵۴۷..... حضرت براء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ (سرخ مائل) بہت سفید رنگت والے، گھنے بالوں والے تھے آپ کے بال آپ کے شانوں کو چھوتے تھے۔ ابن عساکر

۱۸۵۴۸..... ابوالاسحاق سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت براء رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا رسول اللہ ﷺ کا چہرہ تلوار کی طرح لوہے جیسا تھا؟ تو انہوں نے فرمایا: نہیں بلکہ رسول اللہ ﷺ کا چہرہ چاند جیسا تھا۔ رواہ ابن عساکر

۱۸۵۴۹..... حضرت براء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اکرم سے زیادہ حسین بالوں والا اور زیادہ خوبصورت دوسرخ جوڑوں میں کوئی اور نہیں دیکھا۔ رواہ ابن عساکر

آپ علیہ السلام کا قدم مبارک

۱۸۵۵۰۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: رسول اکرم ﷺ حسین و معتدل جسم کے مالک تھے۔ نہ بالکل لمبے تھے اور نہ کوتاہ قد بلکہ میاں نہ قد والے (اور ہمیشہ عام لوگوں سے زیادہ قد اور معلوم ہوتے تھے) (سفید رنگت میں) گندم گوں (سرخ مائل) رنگت والے تھے۔ آپ کے بال مبارک قدرے گھنگھر یا لے تھے جب آپ چلتے تو آگے کو کسی قدر جھکے ہوئے چلتے تھے۔ رواہ ابن جریر

۱۸۵۵۱۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے کبھی کوئی چیز حضور ﷺ کی ہتھیلی سے زیادہ نرم نہیں چھوئی خواہ وہ ریشم ہو یا دیباچ اور نہ میں نے کبھی کوئی خوشبو رسول اللہ ﷺ کی خوشبو سے زیادہ اچھی سونگھی مشک ہو یا عنبر۔ رواہ ابن جریر

۱۸۵۵۲۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ (سفید رنگت والے مائل بہ) گندم گوں رنگت تھے۔

مسند ابی یعلیٰ و ابن جریر

۱۸۵۵۳۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: حضور اکرم ﷺ (چمکدار) سفید رنگت والے تھے گویا چاندی سے ڈھالے گئے ہیں۔

رواہ ابن عساکر

۱۸۵۵۴۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ میاں نہ قد و قامت والے تھے، نہ لمبے اور نہ کوتاہ قد تھے۔ حضور ﷺ کے بال کانوں تک تھے، نہ بالکل سخت پھلے دار تھے۔ اور نہ بالکل سیدھے تھے۔ (سفید رنگت والے) گندم گوں تھے۔ جب چلتے تھے تو گویا آگے کو جھکتے ہوئے چلتے تھے۔ مسند ابی یعلیٰ، ابن عساکر

۱۸۵۵۵۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں میں سب سے زیادہ خوبصورت ڈھانچے والے تھے، سب سے زیادہ خوبصورت چہرے والے تھے، سب سے زیادہ اچھے رنگ والے تھے۔ سب سے زیادہ اچھی خوشبو والے تھے اور سب سے زیادہ اچھی ہتھیلی والے تھے۔ آپ کے (جمہ) بال کانوں کی لوتک تھے۔ پھر حضرت انس رضی اللہ عنہ نے اپنے رخساروں پر ہاتھ پھیرتے ہوئے فرمایا آپ کی ڈاڑھی یہاں سے یہاں تک بھری ہوئی تھی۔ جب چلتے تھے آگے کو کسی قدر جھک کر چلتے تھے۔ درمیانہ قد و قامت کے مالک تھے، نہ بالکل لمبے تھے اور نہ بالکل کوتاہ قد، آپ کی سفید رنگت مائل بہ گندمی تھی۔ رواہ ابن عساکر

۱۸۵۵۶۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے بال کانوں کی آدھی لوتک چھوڑ رکھے تھے اور جب آپ چلتے تھے تو گویا ٹیک لگا کر آگے کو جھکتے ہوئے چلتے تھے۔ رواہ ابن عساکر

۱۸۵۵۷۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا رنگ سفید، داڑھی گھنی، سر بڑا، ناک کی طرف والے گوشہ چشم سرخ، پلکیں گھنی، ہاتھ پاؤں اور پنڈلیاں بھری ہوئیں، سینے سے ناف تک بالوں کی لمبی لکیر، قد میاں نہ، طویل نہ کوتاہ اور قدرے لمبے تھے۔ آپ کو پسینہ بہت آتا تھا۔ جب چلتے تھے تو قدم قوت سے اٹھاتے تھے گویا کسی بلندی پر چڑھ رہے ہیں۔ میں نے آپ سے پہلے اور نہ آپ کے بعد آپ جیسا کوئی حسین دیکھا۔ رواہ ابن عساکر

دست مبارک کا نرم ہونا

۱۸۵۵۸۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ہاتھوں سے زیادہ نرم کسی چیز کو نہیں چھوا۔ اور نہ رسول اللہ ﷺ سے زیادہ کوئی اچھی خوشبو سونگھی میں رسول اللہ ﷺ کی صحبت میں دس سال رہا۔ آپ نے مجھے کبھی نہیں فرمایا کہ یہ کیوں کیا اور یہ کیوں نہیں کیا وغیرہ وغیرہ۔ رواہ ابن عساکر

۱۸۵۵۹۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، آپ رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے تھے:

اللہ پاک نے ہر نبی کو سفید اور خوبصورت چہرے والا بنا کر بھیجا نیز عالی حسب و نسب اور عمدہ آواز والا بنا کر بھیجا۔ تمہارے نبی ﷺ بھی سفید اور خوبصورت چہرے والے، اعلیٰ حسب و نسب والے اور عمدہ آواز والے تھے۔ آپ ﷺ قرأت کھینچ کر تریل کے ساتھ فرماتے تھے اور ترجیح (ایک ہی وقت میں ایک ہی آیت کو مختلف آوازوں اور قرأتوں) میں نہیں پڑھتے تھے۔

ابن مردویہ، ابوسعید الاعرابی فی معجمہ، الخرائطی فی اعتلال القلوب

۱۸۵۶۰... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں:

حضور ﷺ پیر کے روز بارہ ربیع الاول کو رحلت فرما گئے۔ جمعرات کی صبح کو اچانک ایک بوڑھا راہب عالم ہمارے پاس آیا اور بولا میں بیٹے مقدس کے علماء سے تعلق رکھتا ہوں۔ پھر اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مخاطب کر کے فرمایا: اے علی! مجھے رسول اللہ ﷺ کی صفات یوں بیان کرو گویا میں آپ ﷺ کو اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہوں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

آپ ﷺ نہ بالکل لمبے اور نہ کوتاہ قد تھے بلکہ عام لوگوں سے زیادہ قد آور تھے۔ سرخی مائل سفید رنگت والے تھے۔ گھنگھریا لے بالوں والے تھے، آپ کے بال کانوں کی لوتک جا رہے تھے، ہموار پیشانی والے اور ہموار رخساروں والے، ملی ہوئی جنوہیں والے۔ آپ کی آنکھیں بڑی اور سیاہ تھیں۔ (سیدھی انگلیوں اور سیدھے ناخنوں والے تھے) ناک کا بانہ بلند تھا۔ سینے سے ناف تک بالوں کی ایک لمبی لکیر تھی۔ سامنے کے دانتوں میں کشادگی تھی۔ داڑھی گھنی تھی۔ آپ کی گردن چاندی کی صراحی جیسی تھی۔ آپ کی ہنسلوں میں گویا سونا چلتا تھا۔ آپ ﷺ کے چہرہ انور پر پسینہ موتیوں کی طرح چمکتا تھا۔ ہاتھ اور پاؤں بھرے بھرے تھے سینے پر جو بالوں کی لمبی لکیر تھی اس کے علاوہ کمر اور پیٹ پر بال نہ تھے آپ کے منہ سے مشک کی خوشبو پھوٹی تھی۔ آپ ﷺ جب کھڑے ہوتے تو فضیلت و شرافت میں سب پر حاوی ہو جاتے تھے۔ جب چلتے تھے تو گویا کسی چٹان سے پاؤں اکھاڑ رہے ہیں (یعنی قوت سے قدم اٹھاتے تھے سستی و کاہلی سے قدم کھینچتے نہ تھے) جب کسی طرف متوجہ ہوتے تو پورے سراپا کے ساتھ متوجہ ہوتے جب نیچے اترتے تو محسوس ہوتا گویا کسی نشیبی وادی میں اتر رہے ہیں تمام انسانوں میں سب سے زیادہ پاکیزہ اخلاق والے تھے۔ آپ کا ہاتھ تمام لوگوں میں سب سے زیادہ نخی تھا۔ آپ سے پہلے آپ جیسا کوئی نہیں گذرا اور نہ آپ کے بعد آپ جیسا کوئی بھی آسکتا ہے۔

یہ اوصاف سن کر اسرائیلی عالم بولا: اے علی! میں نے تورات میں بھی آخری نبی کی یہی نشانی پڑھی ہے۔ پس میں یقین کے ساتھ کلمہ اسلام

پڑھتا ہوں۔

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ رواہ ابن عساکر

۱۸۵۶۱... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے یمن کی طرف بھیجا۔ ایک دن یمن میں لوگوں کو خطبہ دے رہا تھا۔ یہود کا ایک عالم کھڑا ہوا، اس کے ہاتھ میں کچھ دستاویزات تھیں اور وہ ان کو دیکھ رہا تھا: پھر وہ بولا: (اے علی!) ہم کو ابوالقاسم (ﷺ) کے اوصاف بیان کرو۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے کہنا شروع کیا:

حضور اقدس ﷺ نہ کوتاہ قد تھے اور نہ بہت لمبے۔ آپ کے بال مبارک نہ سخت چھلے دار تھے اور نہ بالکل سیرھے۔ بلکہ آپ قدرے گھنگھریا لے اور سیاہ بالوں والے تھے۔ آپ ﷺ کا سر اقدس بڑا تھا۔ سفید رنگت سرخی کے ساتھ ملی ہوئی تھی۔ چوڑے اور دراز بازوؤں والے تھے۔ ہاتھ پاؤں گوشت سے بھرپور تھے۔ حلق کے نیچے ہڈی سے لے کر ناف تک بالوں کی لمبی اور باریک سی لکیر تھی۔ آپ کی پلکیں لمبی (اور گھنی) تھیں۔ جنوہیں ملی ہوئی تھیں۔ پیشانی سیدھی اور ہموار تھی۔ دونوں شانوں (کندھوں) کے درمیان فاصلہ تھا۔ چلتے تو گویا (جھکے ہوئے) نیچے کو اتر رہے ہیں۔ میں نے آپ سے پہلے آپ جیسا کوئی دیکھا اور نہ آپ کے بعد آپ جیسا کوئی دیکھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ پھر خاموش ہوئے تو یہودی عالم نے کہا: اور کچھ بھی بیان کرو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: فی الحال میرے ذہن میں یہی تھا

یہودی عالم نے کہا: آپ کی آنکھوں میں کچھ سرخی تھی۔ آپ کی ڈاڑھی خوبصورت (اور بھری ہوئی) تھی۔ حسین دہانہ تھا، کان مکمل (اور حسین تھے) پورے متوجہ ہوتے اور پورے مڑتے تھے۔ حضرت علیؓ نے فرمایا: قسم اللہ کی! یہ بھی آپ کی صفات تھیں۔ عالم بولا: اور کچھ؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا اور کیا؟ عالم بولا: آپ حیا دار تھے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ تو میں نے کہا تھا کہ آپ قدرے جھکے ہوئے چلتے تھے گویا نیچے کو اتر رہے ہیں۔ یہودی عالم بولا: یہ صفات میں نے اپنے آباء و اجداد کی دستاویزات میں آخری نبی کی پائی ہیں نیز ہم نے یہ بھی لکھا دیکھا ہے کہ وہ نبی اللہ کے حرم، اللہ کے امن کی جگہ اور اس کے گھر کے پاس نبی بنا کر بھیجے جائیں گے پھر وہ دوسرے حرم کی طرف ہجرت کریں گے جس کو وہ خود حرم قرار دیں گے اور اس کی حرمت بھی اللہ کے حرم کے برابر ہوگی۔ نیز ہم نے یہ بھی لکھا پایا ہے کہ آپ ایسی قوم کی طرف ہجرت کریں گے جو آپ کے مددگار و انصار ہوں گے اور عمرو بن عامر کی اولاد ہوں گے۔ وہ کھجوروں کے باغات والے ہوں گے اور ایسی سرزمین میں فروکش ہوں گے جہاں ان سے پہلے یہود بھی آباد ہوں گے۔ حضرت علیؓ نے ارشاد فرمایا: ہاں ہاں یہی ہمارے اللہ کے رسول ہیں۔ یہودی عالم بولا: پس میں بھی شہادت دیتا ہوں کہ وہ نبی ہیں، اللہ کے رسول ہیں اور وہ تمام انسانوں کی طرف بھیجے گئے ہیں۔ پس میں اسی (دین اسلام) پر زندگی گزاروں گا اور اسی پر مروں گا اور ان شاء اللہ اسی (دین) پر اٹھایا جاؤں گا۔

ابن سعد، ابن عساکر

۱۸۵۶۲..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ صاف شفاف رنگت اور گھنی ڈاڑھی والے تھے۔ البیہقی فی الدلائل
۱۸۵۶۳..... تافع بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ہم کو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم ﷺ کے اوصاف (حلیہ) بیان فرمائے۔ ارشاد فرمایا:

آپ ﷺ نہ بہت لمبے تھے اور نہ کوتاہ قد۔ آپ سفید رنگت مائل بہ سرخی والے تھے۔ بڑا سرا اور گھنی ڈاڑھی تھی۔ آپ کثیر اور لمبے دار بالوں والے تھے۔ ہاتھ پاؤں پر گوشت تھے۔ بازو اور کلائیوں چوڑی، دراز اور پر گوشت تھیں۔ سینے پر بالوں کی لمبی لکیر تھی جب چلتے تو قوت سے قدم اٹھاتے اور تھوڑا جھک کر چلتے تھے گویا کسی نشیب میں اتر رہے ہوں۔ میں نے آپ سے پہلے اور نہ آپ کے بعد آپ جیسا کوئی (حسین و جیل) شخص دیکھا۔ ابن جریر، البیہقی فی الدلائل، مسند ابی یعلیٰ، ابن عساکر

۱۸۵۶۴..... حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا سرخی سے ملا ہوا سفید رنگ تھا۔ آپ کی آنکھوں کی پتلیاں نہایت سیاہ تھیں۔ پلکیں دراز تھیں۔ آپ کا قد بہت لمبا نہ تھا بلکہ عام لوگوں سے قدرے لمبے تھے۔ جو شخص آپ کو دیکھتا حیران ہو جاتا تھا۔ آپ کے بال کسی قدر گولائی لیے ہوئے تھے۔ آپ چوڑے چکلے کا ندھے والے تھے۔ آپ کے سینے میں بالوں کی لمبی لکیر تھی۔ ہاتھ پاؤں کا گوشت بھرا ہوا تھا۔ آپ کا پسینہ موتیوں کے دانے محسوس ہوتے تھے۔ جب چلتے تو کچھ جھک کر چلتے تھے گویا اوپر سے نیچے کو اتر رہے ہیں۔ میں نے آپ جیسا کوئی حسین نہیں دیکھا نہ پہلے نہ بعد میں۔ ابن جریر، البیہقی فی الدلائل، ابن عساکر

شمال نبوی کا بیان

۱۸۵۶۵ یوسف بن مازن رابسی سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: ہمیں رسول اللہ ﷺ کے اوصاف بیان کیجئے:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: رسول اللہ ﷺ سرخی مائل گوری رنگت والے تھے۔ آپ بڑے سر، روشن پیشانی، سامنے کے کشادہ دانت اور دراز پلکوں کے مالک تھے۔ بہت لمبے نہ تھے اور نہ کوتاہ قد، بلکہ قدرے دراز قد تھے۔ جب قوم کے ساتھ تشریف لاتے تو سب سے وجیہ اور قد آور معلوم ہوتے تھے۔ ہاتھ پاؤں گوشت سے بھرے ہوئے تھے۔ چلتے وقت قوت سے قدم اٹھاتے تھے۔ اور نشیب میں اترتے ہوئے محسوس ہوتے تھے اور پسینہ آپ کے چہرے پر چمکتے ہوئے موتیوں جیسا لگتا تھا۔ البیہقی فی الدلائل، ابن عساکر

۱۸۵۶۶..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے حضور اکرم ﷺ کی صفت کے بارے میں سوال کیا گیا: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: حضور اقدس ﷺ سفید رنگت والے قدرے سرخی مائل تھے۔ آپ کی آنکھیں بڑی بڑی اور نہایت سیاہ تھیں۔ آپ کے بال سیدھے (اور قدرے خم دار) تھے جو کانوں کی لو کو چھوتے تھے۔ سینے پر ناف تک بالوں کا باریک خط تھا۔ آپ کے رخسار نرم و نازک تھے۔ ریش مبارک گنجان اور گھنی تھی۔ آپ کی گردن چاندی کی صراحی کی مانند تھی۔ آپ کے سینے پر بالوں کے خط کے سوا سینے اور پشت پر مزید بال نہ تھے۔ ہاتھ پاؤں پر گوشت تھے۔ جب چلتے تھے گویا پشت کی طرف اتر رہے ہیں اور پاؤں گویا چٹان سے اٹھا رہے ہیں۔ (یعنی اٹھا اٹھا کر رکھ رہے ہیں نہ کہ ہموار زمین پر گھسیٹ رہے ہیں) آپ ﷺ جب کسی طرف متوجہ ہوتے تھے تو پورے وجود کے ساتھ متوجہ ہوتے تھے۔ آپ کے چہرے پر پسینہ چمکتے موتی محسوس ہوتے تھے۔ آپ کے سینے کی خوشبو مشک سے زیادہ اچھی محسوس ہوتی تھی۔ آپ ﷺ نہ بہت لمبے تھے اور نہ کوتاہ قامت، نہ عاجز و کمزور اور نہ گھٹیا انسان تھے بلکہ میں نے آپ جیسا عظیم انسان پہلے دیکھا اور نہ بعد میں کبھی دیکھا۔

البیہقی فی الدلائل، ابن عساکر

۱۸۵۶۷..... یوسف بن مازن سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سوال کیا: کہ نبی کریم ﷺ کا حلیہ (کیسا تھا؟) ہمیں بیان فرمادیجئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: آپ ﷺ نہ بہت لمبے تھے (اور نہ کوتاہ قد) بلکہ میانہ قد سے قدرے اونچے تھے۔ جب آپ کھڑے ہوتے تو تمام لوگوں (سے وجیہہ اور قد آور محسوس ہوتے تھے اور سب پر چھا جاتے تھے۔ انتہائی صاف ستھری گوری رنگت والے تھے۔ سر بڑا، روشن پیشانی، دانت باریک، آبدار، سفید اور سامنے والے دانت کچھ کھلے کھلے تھے۔ پاؤں اور نخنے گٹھے ہوئے تھے۔ جب چلتے تھے تو مضبوطی کے ساتھ چلتے تھے گویا نیچے کو اتر رہے ہیں۔ پسینے کے قطرے آپ کے چہرے پر موتیوں کی طرح چمکتے تھے۔ میں نے آپ ﷺ جیسا حسین و جمیل پہلے اور نہ کبھی بعد میں دیکھا۔ الدور فی

۱۸۵۶۸..... آل علی بن ابی طالب کے ایک فرزند ابراہیم بن محمد سے مروی ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ جب نبی کریم ﷺ کے اوصاف بیان فرماتے تھے تو یہ ارشاد فرماتے تھے:

حضور اقدس ﷺ نہ بہت اونچے لمبے تھے اور نہ بالکل پست قد تھے۔ بلکہ لوگوں میں سب سے قد آور معلوم ہوتے تھے۔ آپ کے بال نہ بالکل سخت چھلے دار تھے اور نہ بالکل سیدھے لمبے بلکہ کسی قدر گولائی لیے ہوئے سیدھے بال تھے۔ نہ آپ موٹے تھے اور نہ آپ کے چہرے پر گوشت لٹکا ہوا تھا، آپ کا چہرہ گول (اور کتابی) تھا۔ آپ ﷺ سرخی مائل سفید رنگت والے تھے۔ آنکھوں کی پتلیاں نہایت سیاہ تھیں اور آنکھیں بڑی بڑی تھیں۔ پلکیں دراز تھیں۔ مضبوط اور گٹھے ہوئے اعصاب کے مالک تھے۔ سینے پر بالوں کے باریک خط کے سوا سینے اور کمر پر اور بال نہ تھے۔ ہاتھ اور پاؤں گوشت سے بھرے ہوئے تھے۔ جب چلتے تھے تو قدم اکھاڑ کر رکھتے تھے۔ اور قدرے جھک کر چلتے تھے۔ کسی طرف دیکھتے تو پورے وجود کے ساتھ متوجہ ہو جاتے تھے۔ دونوں شانوں کے درمیان مہر نبوت تھی۔ آپ ﷺ خاتم النبیین تھے۔ سب سے زیادہ سخی دست تھے۔ سب سے زیادہ کشادہ سینے والے تھے۔ سب سے زیادہ سچ بولنے والے تھے۔ سب سے زیادہ وفادار دوست تھے۔ سب سے زیادہ ہنس مکھ اور نرم مزاج انسان تھے۔ سب سے زیادہ عزت والے خاندان والے تھے۔ جو آپ کو اچانک دیکھتا مرعوب ہو جاتا تھا۔ جو آپ کے ساتھ کچھ دیر کے لیے ساتھ رہ لیتا وہ آپ سے محبت کرنے لگ جاتا تھا۔ آپ کی صفت بیان کرنے والا ہر ایک شخص کہتا تھا کہ میں نے آپ جیسا کوئی عظیم و خوبصورت انسان نہیں دیکھا۔ پہلے اور نہ بعد میں۔

ترمذی و اسنادہ متصل، هشام بن عمار فی البعث، الکجی، الدلائل للبیہقی

یارب صل وسلم دائماً ابداً

علی حبیب خیر الخلق کلہم

۱۸۵۶۹..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نہ کوتاہ قد تھے اور نہ بالکل لمبے۔ گنجان ڈائھی اور بڑے سر کے مالک تھے۔ ہاتھ پاؤں پر گوشت تھے۔ چہرہ میں سرخی کی طرف میلان تھا۔ سینے پر ناف تک بالوں کا طویل اور باریک خط تھا۔ چوڑی اور دراز کلائیوں اور بازوؤں والے

تھے۔ جب چلتے تھے تو قوت کے ساتھ چلتے تھے اور پستی میں اترتے معلوم ہوتے تھے۔ میں نے آپ سے پہلے اور آپ کے بعد آپ جیسا کوئی شخص نہیں دیکھا۔ ابو داؤد الطیالسی، مسند احمد، العدنی، ابن منیع، ترمذی حسن صحیح، ابن ابی عاصم، ابن جریر، ابن حبان، مستدرک الحاکم، البیہقی فی الدلائل، السنن لسعید بن منصور

جزی اللہ عنا محمدًا ما ہوا ہلہ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ سلم تسلیما کثیرًا
۱۸۵۷۰..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ زہیر بن ابی سلمی کا شعر (نبی کریم ﷺ کی شان میں) پڑھتے تھے جو زہیر نے ہرم بن سان کے لیے پڑھا تھا:

لو کنت فی شیئ سوی بشر
کنت الممضی للیۃ البدر

اگر آپ انسان کے سوا کچھ اور ہوتے تو چودھویں رات کو روشن کرنے والے ہوتے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور آپ کے ہم نشین کہتے: درحقیقت یہ صفت رسول اللہ ﷺ کی تھی کوئی اور ایسا نہیں تھا۔ ابوبکر ابن الانباری فی اعالیہ

۱۸۵۷۱..... حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے حضور ﷺ کی صفت پوچھی گئی تو آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:
حضور اقدس ﷺ سرخی مائل سفید رنگت والے تھے۔ آنکھیں بڑی اور سیاہ تھیں۔ ریش مبارک گھنی اور گنجان تھی۔ کانوں تک بال تھے۔ سینے پر ناف تک بالوں کا باریک خط تھا۔ آپ کی گردن گویا چاندی کی صراحی تھی۔ سینے پر ناف تک بالوں کی باریک لکیر کے سوا جسم پر زائد بال نہ تھے۔ انگلیاں، پاؤں اور ہتھیلیاں گوشت سے بھرے ہوئے تھے۔ جب کسی طرف متوجہ ہوتے تو مکمل وجود کے ساتھ متوجہ ہو جاتے تھے۔ جب چلتے تھے تو ایسا محسوس ہوتا تھا گویا چٹان پر سے قدم اٹھا رہے ہیں اور نشیب میں اتر رہے ہیں۔ جب کسی قوم کے پاس آتے تو فضیلت و شرافت کے ساتھ سب سے وجیہ اور قد آور معلوم ہوتے تھے۔ آپ کا پسینہ مشک سے زیادہ خوشبودار ہوتا تھا۔ میرے ماں باپ کی قسم میں نے آپ جیسا کوئی نہیں دیکھا، پہلے اور نہ بعد میں۔ رواہ ابن عساکر

۱۸۵۷۲..... حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان سے کسی شخص نے کہا: میرے بال بہت زیادہ (لمبے) ہیں۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ سے زیادہ (لمبے) اور اچھے بالوں والے تھے۔ مصنف ابن ابی شیبہ
۱۸۵۷۳..... حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو (اس وقت) دیکھا جب آپ کے ساتھ صرف پانچ غلام، دو عورتیں اور صرف حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ (اسلام لائے) تھے۔ رواہ ابن عساکر

باب نبی کریم ﷺ کی عادات شریفہ کے بیان میں

عبادات میں حضور ﷺ کی عادات کا بیان

۱۸۵۷۴..... حضرت عائشہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ (ساری ساری رات عبادت میں) کھڑے رہتے تھے حتیٰ کہ قرآن نازل ہو گیا۔

فائدہ:..... سورہ منزل نازل ہوئی تو اس میں آپ کو رات کو عبادت میں کھڑے ہونے کا حکم دیا گیا تھا سوائے کچھ حصہ آرام کرنے کے۔ پھر آپ اس قدر نفل نماز میں کھڑے رہتے کہ آپ کے پاؤں مبارک درما جاتے تھے۔ پھر سورہ طہ نازل ہوئی جس میں آپ کو کہا گیا کہ قرآن اس لیے نازل نہیں ہوا کہ آپ مشقت میں پڑ جائیں۔ پھر آپ نے رات کی عبادت میں کچھ تخفیف فرمائی۔ رواہ النسائی

۱۸۵۷۵..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ (عبادات میں) کھڑے رہتے تھے حتیٰ کہ آپ کی ٹانگیں (درما کر) پھٹنے

وہو جاتی تھیں۔ رواہ ابن النجار

۱۸۵۷۶۔۔۔ اسامہ بن ابی عطاء سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کے پاس تھا۔ اتنے میں سوید بن غفلہ رضی اللہ عنہما تشریف لے آئے۔ نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا: مجھے خبر پہنچی ہے کہ آپ نے ایک بار رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز ادا فرمائی ہے؟ حضرت سوید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں بلکہ نئی بار پڑھی ہے۔ جب نبی کریم ﷺ کو اذان کی آواز کانوں میں پڑتی تھی تو اس وقت (آپ ہر شی سے) ایسے (غافل) ہو جاتے تھے گویا کسی کو جانتے ہی نہیں ہیں۔ رواہ ابن عساکر

۱۸۵۷۷۔۔۔ صفوان بن معطل سلمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں ایک سفر میں رسول اکرم ﷺ کے ساتھ تھا۔ ایک رات میں نے آپ کی نماز کی نوہلی۔ آپ نے عشاء کی نماز ادا کی پھر سو گئے۔ جب آدھی رات بیت گئی تو اٹھ گئے اور سورۃ آل عمران کی آخری دس آیات تلاوت فرمائیں اور سو گئے۔ پھر تھوڑی دیر بعد اٹھے، مسواک کی، وضو کیا اور پھر دو رکعت نماز ادا فرمائی۔ مجھے نہیں معلوم کہ قیام، رکوع، سجدوں میں کون سی چیز زیادہ لمبی تھی (کیونکہ ہر ایک میں بہت دیر تک مشغول رہے) پھر آپ ﷺ اٹھ گئے اور سو گئے۔ پھر دوبارہ بیدار ہوئے اور دوبارہ سورۃ آل عمران کی وہی آخری دس آیات تلاوت فرمائیں اور اٹھ کھڑے ہوئے، مسواک کی پھر کھڑے ہوئے اور وضو کیا اور دو رکعت نماز ادا فرمائی معلوم نہیں کہ ان میں قیام، رکوع یا سجدے کون سی چیز زیادہ لمبی تھی۔ پھر اٹھ کر سو گئے۔ پھر بیدار ہوئے اور پہلے کی طرح عمل کیا اور مسلسل اسی طرح آپ کرتے رہے حتیٰ کہ آپ نے گیارہ رکعت نماز ادا فرمائیں۔ رواہ ابن عساکر

فائدہ:..... اس میں آٹھ رکعت تہجد کی نماز ہوئی اور تین رکعت وتر کی نماز ہوئی۔

۱۸۵۷۸۔۔۔ ربیعہ بن کعب السلمی سے مروی ہے کہ میں حضور اکرم ﷺ کے حجرے کے دروازے کے پاس رات گزارتا تھا۔ جب رسول اللہ ﷺ رات کے وقت کھڑے ہوتے میں آپ کو ہمیشہ یہ فرماتے ہوئے سنا کرتا تھا:

سبحان اللہ رب العالمین سبحان ربی العظیم وبحمدہ

پاک ہے جنانوں کا پروردگار پاک ہے میرا رب عظمت والا، اسی کے لیے تمام تعریفیں ہیں۔

مصنف عبدالرزاق، ابن ابی شیبہ، مسند رک الحاکم

۱۸۵۷۹۔۔۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ہم جب بھی چاہتے کہ رسول اللہ ﷺ کو نماز پڑھتا ہوا دیکھیں تو اس طرح دیکھ لیتے تھے اور جب بھی ہمیں خواہش ہوتی کہ آپ کو فارغ دیکھیں تو فارغ دیکھ لیتے تھے۔ رواہ ابن النجار

۱۸۵۸۰۔۔۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس قدر عبادت فرمائی کہ پرانے مشگیزے کی طرح (سوکھ کر کمزور) ہو گئے تھے۔ لوگوں نے آپ سے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کو اس قدر مشقت کی کیا ضرورت ہے؟ کیا اللہ نے آپ کے اگلے اور پچھلے سب گناہ معاف نہیں کر دیئے؟ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تو پھر کیا مجھے اپنے پروردگار کا شکر گزار بندہ نہیں بننا چاہیے؟ رواہ ابن النجار

۱۸۵۸۱۔۔۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اس قدر نماز میں کھڑے رہتے تھے کہ آپ کے قدم مبارک اور پنڈلیوں پر ورم آجاتا تھا۔ آپ کو کہا گیا: کیا اللہ نے آپ کے اگلے اور پچھلے سب گناہ معاف نہیں کر دیئے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تو کیا میں اپنے پروردگار کا شکر گزار بندہ نہ ہوں۔ رواہ ابو داؤد

۱۸۵۸۲۔۔۔ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ کبھی اس قدر روزے رکھتے کہ کہا جانے لگتا کہ آپ کسی دن بھی روزہ نہیں چھوڑیں گے۔ پھر کبھی روزہ رکھنے کو اس قدر طویل مدت تک چھوڑ دیتے کہ کہا جانے لگتا کہ آپ تو روزہ رکھیں گے ہی نہیں۔

نسائی، مسند ابی یعلیٰ، السنن لسعد بن منصور

۱۸۵۸۳۔۔۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہر قدم پر اللہ کا ذکر کرتے تھے۔ ابن شاہین فی التروغیب فی الذکر کلام:..... اس روایت میں بشر بن الحسین عن الزبیر بن عدی کا طریق منقول ہے علامہ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں بشر بن الحسین اصہبانی عن الزبیر بن عدی کا طریق نسوہ باطل ہے۔ کنز ج ۷ صفحہ ۱۸۰

۱۸۵۸۴..... عبد اللہ بن قیس بن مخرمہ بن المطلب بن عبد مناف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی (رات کی) نماز دیکھی۔ آپ نے دو دو رکعات نماز پڑھی۔ حتیٰ کہ تیرہ رکعات پڑھ لیں۔ آخر میں ایک رکعت کے ساتھ وتر کر لیا تھا۔ ہر دو رکعت پہلے والی دو رکعات سے مختصر ہوا کرتی تھی۔ اسی طرح نماز پڑھتے پڑھتے آپ فارغ ہو گئے اور پھر دائیں کروٹ پر استراحت فرمانے کے لیے لیٹ گئے۔

ابن سعد، البغوی

ایک رکعت میں سات لمبی سورتیں

۱۸۵۸۵..... ابن جریج رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ مجھے عبد الکریم نے ایک شخص کے متعلق خبر دی کہ وہ شخص کہتا ہے کہ مجھے نبی کریم ﷺ کے کسی اہل خانہ کے فرد نے خبر دی کہ اس نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ رات گزاری۔

چنانچہ نبی کریم ﷺ رات کو کھڑے ہوئے اور قضائے حاجت سے فارغ ہوئے۔ پھر مشکیزے کے پاس آئے اور اس سے پانی بہا کر تین بار ہاتھ دھوئے۔ پھر وضو کیا پھر ایک ہی رکعت میں سات لمبی سورتیں قراءت فرمائیں۔ مصنف عبدالرزاق

۱۸۵۸۶..... اسود بن یزید سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے حضور ﷺ کی (رات کی) نماز کے بارے میں پوچھا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا: حضور اقدس ﷺ رات کے اول پہر سو جاتے تھے اور آخری پہر اٹھ کھڑے ہوتے تھے، جس قدر مقدر میں لکھا ہوتا نماز ادا فرماتے پھر نماز سے فارغ ہو کر اپنے بستر پر چلے جاتے۔ پھر سو جاتے بغیر پانی کو چھوئے۔ پھر جب اذان کی پہلی آواز سنتے تو اٹھ کھڑے ہوتے اور جنبی ہوتے تو غسل فرماتے اگر جنبی نہ ہوتے تو نماز کے لیے وضو فرماتے پھر دو رکعت نماز (سنت محمد) ادا فرماتے۔ پھر نکل کر فجر کی نماز پڑھاتے۔ السنن لسعد بن منصور

۱۸۵۸۷..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ قعدہ (التحیات) کی حالت میں قراءت فرماتے پھر جب رکوع فرمانا چاہتے تو (قیام فرماتے اور) کھڑے ہو جاتے جس قدر کہ کوئی چالیس آیات پڑھ لے۔ رواہ ابن النجار

۱۸۵۸۸..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ (نفل نماز کے) قیام کی حالت میں جب قراءت کرتے کرتے تھک جاتے تو رکوع کر لیتے پھر دو سجدے کر کے قعدہ میں بیٹھ جاتے اور جس قدر ممکن ہوتا اسی حالت میں قرآن پڑھتے پھر جب رکوع کا ارادہ ہوتا تو اٹھ کھڑے ہوتے (یعنی قیام فرماتے) اور کچھ تھوڑی بہت تلاوت فرماتے پھر رکوع اور سجدے کر کے نماز پوری فرماتے۔

ابن شاہین فی الافراد

۱۸۵۸۹..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ عشاء کی نماز کے بعد سے فجر ہونے تک گیارہ رکعات نماز پڑھ لیتے تھے۔ ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیرتے اور آخر میں ایک رکعت (ملا کر) وتر بنا لیتے تھے۔ آپ اپنے سجدوں میں سر اٹھانے سے قبل پچاس آیات کے بقدر توقف فرماتے تھے۔ ابن جریر

۱۸۵۹۰..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ رات کو چھ رکعات نماز ادا فرماتے تھے۔ ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیرتے تھے اور بیٹھ کر تسبیح و تکبیر (کے ساتھ ذکر اللہ) میں مشغول رہتے۔ پھر کھڑے ہو کر دو رکعات نماز پڑھتے۔ ابن جریر

۱۸۵۹۱..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ رات میں تیرہ رکعات نماز پڑھتے تھے۔ پانچ رکعات کے ساتھ وتر ادا فرماتے تھے اور صرف آخری رکعات میں بیٹھتے تھے۔ پھر سلام پھیر دیتے تھے۔ ابن جریر

فائدہ:..... آٹھ رکعات تو تہجد کی ہوتی تھیں پھر تین رکعات وتر کی اس کے بعد دو رکعت فجر کی سنتیں ہوا کرتی تھیں۔ تین رکعت وتر کی ادائیگی میں ملویل قعدہ آخری رکعت میں کرتے تھے جس سے اس رکعت کا پہلی دو رکعات کے ساتھ اتصال ہوتا تھا۔

مختلف امور میں نبی ﷺ کی عادات شریفہ کا بیان

طعام

- ۱۸۵۹۲ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے لیے بکری کا دودھ دوہا آپ ﷺ نے دودھ نوش فرمایا پھر پانی کا چلو لے کر کئی کی اور فرمایا: دودھ میں کچھ چکنا بٹ ہے۔ رواہ ابن جریر
- ۱۸۵۹۳ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کو بکری کے گوشت میں دستیوں کا گوشت سب سے مرغوب تھا۔ رواہ ابن عساکر
- ۱۸۵۹۳ یحییٰ بن ابی کثیر سے مروی ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ (جو انصار کے سردار تھے) کی طرف سے ہر روز نبی کریم ﷺ کے پاس جہاں کہیں کسی بھی بیوی کے پاس ہوتے تھے ایک (بڑا) پیالہ آتا تھا۔ رواہ ابن عساکر

لباس

- ۱۸۵۹۵ حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے مروی ہے کہ میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس تھا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے ابوالقاسم (ؓ) کو دیکھا۔ آپ کے جسم اطہر پر ایک شامی جبہ تھا جس کی آستینیں بھی تنگ تھیں۔ ابن سعد، سندہ صحیح
- ۱۸۵۹۶ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے آپ کے جسم پر ایک زرد قمیص، ایک زرد چادر اور زرد ہی عمامہ تھا۔ ابن عساکر، ابن النجار
- کلام: اس روایت کی سند میں سلیمان بن ارقم ایک راوی ہے جو متروک (اور ناقابل اعتبار) ہے۔

باب اخلاقیات کے متعلق

آپ ﷺ کے زہد کا بیان

- ۱۸۵۹۷ (مسند صدیق رضی اللہ عنہ) حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا۔ اچانک میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ اپنے پاس سے کسی چیز کو دفع کر رہے ہیں اور مجھے ایسی کوئی شئی نظر نہیں آرہی۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کسی شئی کو اپنے پاس سے دفع کر رہے ہیں حالانکہ مجھے تو کچھ دکھائی نہیں دے رہا۔ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: دنیا میرے سامنے بن سنور کر آئی تھی۔ میں نے کہا: مجھ سے پرے ہٹ، تو مجھے نہیں پاسکتی۔ البزار وضعف
- روایت ضعیف ہے۔

رسول اللہ ﷺ کی دنیا سے بے رغبتی

- ۱۸۵۹۸ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے پانی منگوایا۔ آپ کے پاس ایک برتن لایا گیا جس میں پانی اور شہد (ملا ہوا) تھا۔ وہ برتن آپ کے ہاتھ پر رکھا گیا تو آپ رو پڑے اور گریہ و زاری کرنے لگے۔ اس قدر روئے کہ اس پاس کے لوگ بھی رونے لگے۔ آخر لوگوں نے آپ سے پوچھا کہ آپ کو کس چیز نے اس قدر رلا یا ہے؟ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا آپ اپنے سے کسی چیز کو پرے ہٹاتے ہوئے پرے ہٹ فرمانے لگے۔ جبکہ میں نے آپ کے پاس

کچھ نہیں دیکھا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ آپ کس چیز کو ہٹا رہے ہیں جبکہ مجھے کوئی چیز نظر نہیں آرہی؟ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ دنیا اپنی تمام تر رئیسینوں کے ساتھ مزین ہو کر میرے پاس آئی ہے میں نے اس کو دور کرنے کا کہا تو وہ ہٹ گئی اور لوٹ کر جاتے ہوئے کہنے لگی: اللہ کی قسم! آپ تو مجھ سے بچ گئے ہیں لیکن آپ کے بعد آنے والے مجھ سے نہیں بچ سکیں گے۔ پھر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ فرمانے لگے پس مجھے یہی ڈر ہوا کہ یہ دنیا مجھے چمٹ گئی ہے۔ اس بات نے مجھے رلا دیا۔ مستدرک الحاکم، حلیۃ الاولیاء، شعب الایمان للیہقی

۱۸۵۹۹..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا آپ ﷺ کھجور کی ٹوکری پر لیٹے ہوئے تھے بقیہ جسم کا حصہ زمین پر تھا، چمڑے کا تکیہ سر کے نیچے تھا جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔ آپ کے سر کے اوپر چھت میں دباغت کے لیے ایک کھال لٹکی ہوئی تھی۔ کمرے کے ایک کونے میں قرظ (جس بوٹی سے دباغت دی جاتی ہے اس) کے پتے تھے۔ (آپ کی کل کائنات یہی تھی)۔ عباد

۱۸۶۰۰..... حضرت اسود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ حضور اکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوئے۔ آپ ﷺ کی بیماری میں مبتلا تھے۔ ایک قبطانی عبا پر لیٹے ہوئے تھے اون کا تکیہ جس میں اذخر (پودے کے پتے بھرے ہوئے تھے) سر کے نیچے تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں یا رسول اللہ! کسری و قیصر و بیاج پر لیٹتے ہیں اور آپ اس حال میں ہیں۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے عمر! کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ ان کے لئے دنیا ہو اور ہمارے لئے آخرت۔ عمر رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کو چھو کر دیکھا تو آپ بخار میں تپ رہے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: آپ اس قدر تیز بخار میں مبتلا ہیں حالانکہ آپ اللہ کے رسول ہیں؟ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس امت میں سب سے زیادہ مصیبت و آزمائش میں نبی ہوتا ہے۔ پھر اس کے بعد بہترین لوگ پھر ان کے بعد کے بہترین لوگ۔ اسی طرح پہلے انبیاء اور ان کی امتوں کا حال تھا۔ ابن خسرو

۱۸۶۰۱..... عمرو بن دینار اور عبید اللہ بن ابی یزید رضی اللہ عنہما سے مروی ہے دونوں حضرات ارشاد فرماتے ہیں: عبد نبوی میں حضور ﷺ کے گھر کی کوئی دیوار نہ ہوتی تھی۔ پھر بعد میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (اپنے دور خلافت میں) حضور کے گھر کی چار دیواری بنائی۔ عبید اللہ بن ابی یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ دیواریں بھی چھوٹی چھوٹی تھیں۔ پھر اس کے بعد حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے (اپنے دور خلافت میں) دیواریں بنائیں اور ان میں اضافہ کیا۔ رواہ ابن سعد

۱۸۶۰۲..... حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ حضور اکرم ﷺ کے پاس داخل ہوئے۔ آپ ﷺ کو چٹائی یا تخت پر لیٹا دیکھا جس کے اثرات آپ کے جسم پر نمایاں نظر آ رہے تھے۔ کمرے میں جانور کی کھال دباغت میں پڑی ہوئی تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ رو پڑے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: اے عمر! کیوں رو رہے ہو؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: آپ اللہ کے نبی ہیں۔ جبکہ قیصر و کسری (شاہان روم و فارس) سونے کے تختوں پر آرام کرتے ہیں۔ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے عمر! کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ ان کے لیے دنیا ہو اور ہمارے لیے آخرت۔ رواہ ابن سعد

۱۸۶۰۳..... حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ حضور اکرم ﷺ کے پاس داخل ہوئے آپ ﷺ کے بچھوئے کے بچھوئے پر استراحت فرما رہے تھے۔ جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔ کمرے میں کچھ کھالیں دباغت میں پڑی ہوئی تھیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ رونے لگے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: اے عمر! تم کو کس چیز نے رلا دیا؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میں اس بات پر رو رہا ہوں کہ کسری (شاہ ایران) ریشم، دیباچ اور حریر پر سوتے ہیں۔ اسی طرح قیصر بھی۔ اور آپ اللہ کے محبوب ہیں اس کے سب سے بہترین بندے ہیں اور اس حال میں جیسے کہ میں دیکھ رہا ہوں۔ حضور ﷺ نے فرمایا: اے عمر! نہ رو۔ لیکن اگر اللہ کے نزدیک دنیا کی حیثیت مکھی کے پر جتنی بھی ہوتی تو کسی کا فائدہ دنیا میں سے کچھ نہ ملتا۔ رواہ ابن سعد

۱۸۶۰۴..... حضرت عروہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے دروازے پر ایک پردہ پڑا ہوا تھا جس میں کچھ تصویریں تھیں۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے عائشہ! اس کو ہٹاؤ کیونکہ میں جب بھی اس کو دیکھتا ہوں مجھے دنیا یاد آتی ہے۔ رواہ ابن عساکر

۱۸۶۰۵..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب بھی مدینہ تشریف لائے تبھی مسلسل تین دن گندم کی روٹی سے پیٹ نہیں

ہجرتی کہ آپ اس دنیا سے رخصت ہو کر آخرت کے راستے پر چلے گئے۔ ابن جریر نے کہا کہ کبھی مسلسل دو دن جو کی روٹی سے پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ وفات پا گئے۔ ابن جریر

۱۸۶۰۶... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں: آل محمد (ﷺ) نے کبھی مسلسل دو دن جو کی روٹی سے پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ وفات پا گئے۔ ابن جریر

۱۸۶۰۷... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ وفات پا گئے حتیٰ کہ کبھی کھجور اور پانی سے بھی پیٹ نہیں بھرا۔ ابن جریر

۱۸۶۰۸... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ وفات فرما گئے اور کبھی دن میں دو مرتبہ روٹی اور زیتون کے تیل سے بھی پیٹ نہیں بھرا۔ ابن جریر

ابن النجار نے یہ الفاظ روایت کیے ہیں۔ اور روٹی اور گوشت سے۔

حضور ﷺ کے گھر والوں کا فاقہ

۱۸۶۰۹... حضرت عروہ رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ہم رسول اللہ ﷺ کے گھر میں چالیس چالیس دن تک اس حال میں رہتے تھے کہ چولہا نہیں جلتا تھا۔ اور نہ ہی چراغ جلتا تھا۔ میں نے عرض کیا: پھر کس چیز پر آپ لوگ زندگی بسر کرتے تھے؟ فرمایا: سو دین پر یعنی پانی اور کھجور پر۔ وہ بھی جب میسر ہوتی۔ ابن جریر

۱۸۶۱۰... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ہم ایک چاند دیکھتے، پھر دوسرا چاند دیکھتے پھر تیسرا چاند بھی دیکھ لیتے اور دو دو مہینے بسر ہو جاتے اور رسول اللہ ﷺ کے گھر میں آگ نہ جلتی تھی۔ حضرت عروہ نے عرض کیا: خالہ! پھر آپ کس چیز پر زندہ رہتی تھیں؟ فرمایا: ہمارے پڑوسی تھے، انصار! اور وہ بہترین پڑوسی تھے۔ ان کے پاس دودھ والی بکریاں ہوتی تھیں وہ ان کا دودھ حضور ﷺ کو بھیج دیا کرتے تھے۔ ابن جریر

۱۸۶۱۱... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ بکری کی ٹانگ ہدیہ میں بھیجی۔ میں اور رسول اللہ ﷺ اس کو کاٹ رہے تھے کسی نے پوچھا: آپ لوگوں نے چراغ کیوں نہیں جلا لیا تھا۔ فرمانے لگیں اگر ہمارے پاس جلانے کا تیل ہوتا تھا تو ہم اس کو (روٹی کے ساتھ) کھا لیتے تھے۔ ابن جریر

۱۸۶۱۲... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک انصاری عورت میرے پاس آئی اس نے رسول اللہ ﷺ کا بستر دیکھا کہ ایک عبا کو دوہرا کر کے بچھا رکھا ہے۔ پھر اس نے ایک بستر بھیج دیا جس میں اون بھری ہوئی تھی۔ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو پوچھا یہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا فلاں عورت نے بھیجا ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: اس کو واپس کر دو۔ اللہ کی قسم! اگر میں چاہتا تو میرے ساتھ سونے چاندی کے پہاڑ چلتے۔

پھر میں اس کو نہ لوٹاتا۔ اب مجھے اس کا گھر میں ہونا اچھا نہیں لگتا۔ یہ بات آپ ﷺ نے تین بار ارشاد فرمائی۔ الدیلمی

۱۸۶۱۳... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اللہ سے جانے لگے مگر گندم کی روٹی (پیٹ بھر کر) نہیں کھائی۔

المتفق للحطیب

۱۸۶۱۴... ابن اسلیم سے مروی ہے کہ مجھے میرے والد نے خبر دی کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ اوس بن حوشب انصاری کے گھر میں تشریف فرما تھے۔ آپ کی خدمت میں ایک لٹیا نما برتن لا کر آپ کے ہاتھ پر رکھ دیا گیا۔ آپ نے پوچھا یہ کیا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ دودھ اور شہد ہے۔ حضور ﷺ نے اس کو اپنے ہاتھ میں روک کر فرمایا: یہ دونوں مشروب ہم ان کو پی سکتے ہیں اور نہ اس کو حرام کہہ سکتے ہیں۔ جس نے اللہ کے لیے تو اضع برقی اللہ پاک اسے بلند کریں گے اور جس نے سرکشی کی اللہ پاک اسے توڑ دیں گے۔ اور جس نے اپنی گندرسر کی اچھی تدبیر کی اللہ اسے رزق پہنچائیں گے۔ رواہ ابن النجار

۱۸۶۱۵... عبد اللہ ہوزنی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے مؤذن حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے ملا۔ میں نے عرض کیا: اے بلال! مجھے بتاؤ کہ رسول اللہ ﷺ کے حانے کا کیا حال تھا؟ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: آپ کے پاس کوئی شی نہ ہوتی تھی۔ جب

سے اللہ نے آپ کو مبعوث کیا تھا وفات تک میں ہی آپ ﷺ کے کھانے پینے کا بندوبست کرتا تھا۔ جب نبی کریم ﷺ کے پاس کوئی ننگا بھوکا مسلمان آتا تو آپ مجھے حکم کر دیتے تھے میں قرض لے کر اس کو پہناتا اور کھلاتا پلاتا تھا۔ حتیٰ کہ ایک مشرک مجھے ملا اور بولا اے بلال! کسی اور سے قرض مت لیا کر۔ میرے پاس مال کی فراوانی ہے۔ جو ضرورت پڑے مجھ سے قرض لے لیا کرو۔ پس میں اس سے قرض لینے لگا۔ ایک دن میں وضو کر کے نماز کے لیے اذان دینے کو کھڑا ہوا۔ اتنے میں وہی مشرک تاجروں کی ایک جماعت کے ساتھ آیا اور مجھے دیکھ کر بولا: اے حبشی! میں نے کہا: لبیک۔ پھر وہ مجھ پر چڑھ دوڑا اور مجھے بہت برا بھلا کہا۔ بولا: تو جانتا ہے مقررہ مہینہ ہونے میں کتنا وقت رہ گیا ہے؟ میں نے کہا: قریب ہے۔ بولا: صرف چار دن رہ گئے ہیں اگر تم نے وعدہ ادا کی پورا نہ کیا تو میں اپنے حق کے بدلے تم کو پکڑ لوں گا۔ میں نے تم کو قرض اس لیے نہیں دیا کہ تم میرے نزدیک کوئی عزت دار شخص ہو اور نہ ہی تمہارے ساتھی کی میرے ہاں کوئی وقعت ہے میں نے تم کو قرض اس لیے دیا ہے کہ تم کو اپنا غلام بنا سکوں اور پھر تم سے اپنی بہریاں چرواؤں جو کام تم پہلے کرتے تھے۔

حضرت بلال رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پس میرے دل میں بھی دوسرے لوگوں کی طرح خطرات پیدا ہونے لگیں۔ پھر میں چلا اور اذان دی۔ حتیٰ کہ جب میں نے عشاء کی نماز پڑھ لی تو رسول اللہ ﷺ بھی اپنے گھر والوں کے پاس چلے گئے۔ میں اجازت لے کر حاضر خدمت ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے جس مشرک سے قرض لیا تھا وہ مجھے فلاں فلاں دھمکیاں دے گیا ہے۔ اور آپ کے پاس بھی کوئی بندوبست نہیں ہے کہ میرے قرض کا دفعیہ فرما سکیں اور نہ میرے پاس کوئی صورت ادا کی ہے۔ اور وہ مجھے رسوا کرنے پر تلا ہوا ہے آپ مجھے اجازت دیں میں ان قبیلوں کے پاس جاتا ہوں جو اسلام لائے ہیں شاید اللہ پاک آپ کو ادا کی صورت پیدا فرمادیں۔

حضرت بلال رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: چنانچہ میں اجازت لے کر پہلے اپنے گھر آیا۔ اپنی تلوار، اپنا تھیلا، اپنی ڈھال اور جوتے اٹھا کر اپنے سر ہانے کی طرف رکھ لیے اپنا چہرہ آسمان کی طرف کر کے آرام کے لیے لیٹ گیا۔ ہر تھوڑی دیر بعد جاگتا اور رات سر پر باقی ہوتی تو پھر سو جاتا حتیٰ کہ صبح کی پہلی پوچھی۔ میں نے نکلنے کا ارادہ کیا۔ لیکن ایک آدمی آوازیں دیتا ہوا آیا: اے بلال! حضور ﷺ کے دربار میں حاضری دو۔ میں آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ دیکھا کہ باہر چار اونٹنیاں سامان سے لدی بیٹھی ہیں۔ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچا اور حاضری کی اجازت لی۔ آپ ﷺ نے (مجھے اندر بلا کر ارشاد) فرمایا: خوشخبری ہو، اللہ نے تمہارا کام کر دیا ہے۔ میں نے اللہ عزوجل کا شکر ادا کیا۔ آپ نے فرمایا: کیا تم چار سامان سے لدی سواریوں کے پاس سے نہیں آئے؟ میں نے عرض کیا بالکل ضرور یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ سواریاں بھی اور ان پر بار کیا ہوا کپڑا اور اناج بھی تم کو آیا۔ یہ مال مجھے فدک کے سردار نے ہدیہ بھیجا ہے۔ تم ان کو اپنے قبضے میں لے لو اور ان سے اپنا قرض اتارو۔ چنانچہ میں نے قبیل ارشاد کی۔ سواریوں سے ان کا بار اتارا۔ ان کو چار ڈالا۔ پھر صبح کی نماز کے لیے اذان دینے کھڑا ہوا۔ پھر جب رسول اللہ ﷺ نے صبح کی نماز پڑھائی تو میں بقیع گیا اور کانوں میں انگلیاں دے کر بلند آواز سے پکارا: جس کا رسول اللہ ﷺ کے ذمہ کوئی قرض ہو وہ آجائے۔ پس لوگ (آتے رہے اور) میں خرید و فروخت کرتا رہا اور لوگوں کے قرض چکا تا رہا۔ حتیٰ کہ روئے زمین پر رسول اللہ ﷺ سے قرض کا مطالبہ کرنے والا کوئی باقی نہ رہا۔ اور پھر بھی میرے ہاتھ میں ڈیڑھ دو اوقیہ (چاندی) بچ گئی۔ پھر میں مسجد آیا جبکہ دن کا اکثر حصہ نکل گیا تھا۔ رسول اللہ ﷺ مسجد میں تنہا تشریف فرماتے۔ میں نے سلام کیا آپ نے مجھے جواب سے نوازا اور پوچھا تمہارے اس سامان نے کیا کام دیا؟ میں نے عرض کیا: اللہ نے رسول اللہ ﷺ کا سارا قرض اتار دیا ہے۔ آپ نے پوچھا کیا کچھ بچا ہے؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: دیکھ! مجھے اس سے بھی راحت دے۔ کیونکہ میں گھر واپس نہ جاؤں گا جب تک اس میں سے کچھ بھی باقی ہے؟ چنانچہ شام ہو گئی مگر ہمارے پاس کوئی حاجت مند نہیں آیا پھر عشاء کی نماز پڑھ کر رسول اللہ ﷺ نے مجھے بلایا اور پوچھا: کیا کچھ باقی ہے؟ میں نے عرض کیا سارا بقیہ مال اسی طرح جوں کاتوں موجود ہے، کوئی آیا ہی نہیں ہے۔ آخر حضور ﷺ نے وہ رات مسجد ہی میں گزاری اور پھر صبح ہوئی اور اگلے دن بھی آخر ہونے کو پہنچ گیا۔ پھر دو مسافر سوار آئے میں نے ان کو لے کر جا کر کھلایا پلایا اور لباس بھی دیا۔ پھر عشاء کے بعد آپ نے مجھے بلایا اور پوچھا: کیا ہوا؟ عرض کیا: اللہ نے آپ کو اس مال سے نجات اور راحت دے دی ہے۔ آپ نے (خوشی سے) اللہ اکبر کہا اور اللہ کی حمد و ثنا کی کہ کہیں موت آجاتی اور مال آپ کے پاس موجود رہتا۔ پھر میں آپ کے پیچھے بولیا اور آپ اپنے اہل خانہ کے پاس تشریف لے گئے اور ایک ایک بیوی کو جا کر سلام کیا حتیٰ کہ پھر اس بیوی کے پاس چلے گئے

جہاں رات گزارنے کی باری تھی۔ پس یہ ہے تمہارے سوال کا جواب۔ الکبیر للطبرانی
 ۱۸۶۱۶... حضرت حسن رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے پاس ایک فرشتہ آیا اور
 بولا: اے محمد! اللہ آپ کو سلام فرماتا ہے اور فرماتا ہے: اگر تم چاہو تو میں وادی بطناء کو تمہارے لیے سونے کا بنا دوں۔ حضور ﷺ نے اپنا سر آسمان کی
 طرف اٹھایا اور عرض کیا: اے پروردگار! میں ایک دن سیر ہو کر کھاؤں اور تیرا شکر کروں اور ایک دن بھوکا رہوں اور آپ سے سوال کروں (یہ مجھے
 زیادہ پسند ہے)۔ رواہ العسکری

۱۸۶۱۷... ابوالخثری حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی
 اللہ عنہ نے لوگوں کو ارشاد فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے کہ اس مال (بیت المال) میں سے ہمارا کیا حق ہے؟ لوگوں نے کہا: یا امیر المؤمنین! ہم نے
 آپ کو آپ کے گھر والوں کے کام کاج سے، آپ کی گذر بسر اور تجارت وغیرہ سے مشغول کر دیا ہے۔ پس آپ جو چاہیں لے لیں۔ حضرت عمر
 رضی اللہ عنہ نے مجھے فرمایا: آپ کیا کہتے ہیں؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لوگ آپ کو مشورہ دے چکے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے
 مجھے تاکید فرمایا: نہیں تم بتاؤ۔ میں نے کہا کہ آپ اپنے یقین کو گمان نہ بنا لیں (جس قدر خرچے کا آپ کو یقین ہے وہ لے لیں اور ظن و گمان کی بناء
 پر زائد نہ لیں) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر آپ خود میرے لیے حصہ نکال دیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے کہا: ہاں
 میں ضرور نکال دوں گا۔ کیا آپ کو وہ واقعہ یاد ہے کہ آپ کو نبی کریم ﷺ نے صدقات کی وصولی کے لیے بھیجا تھا۔ پھر آپ حضرت عباس بن
 عبدالمطلب کے پاس آئے انہوں نے آپ کو صدقہ (زکوٰۃ) دینے سے انکار کر دیا۔ پھر آپ دونوں کے درمیان کچھ تکرار ہوئی۔ آپ نے مجھے
 کہا: میرے ساتھ نبی ﷺ کے پاس چلو۔ تاکہ ہم دونوں عباس کے متعلق حضور کو خبر دیں۔ چنانچہ ہم دونوں حضور اقدس ﷺ کے پاس حاضر خدمت
 ہوئے۔ اس دن آپ کی طبیعت ناساز تھی (اس طبیعت کی ناسازی ہی پورے واقعہ کا خلاء ہے) چنانچہ ہم (بغیر بات چیت کیے) واپس
 ہو گئے۔ اگلے روز آپ کے پاس گئے تو آپ کو ہشاش بشاش پایا۔ تب میں نے آپ ﷺ کو حضرت عباس کے متعلق ساری خبر سنائی۔ حضور ﷺ نے
 آپ کو فرمایا: کہ (اے عمر) تم کو معلوم ہونا چاہیے کہ کسی کا چچا اس کے باپ کے قائم مقام ہوتا ہے (لہذا تم کو ان سے زیادہ بحث و مباحثہ کرنے کی
 بجائے مجھے خبر دینی چاہیے تھی) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پھر ہم نے آپ سے پچھلے دن آپ کی طبیعت کی ناسازی کی اور آج کے دن
 طبیعت کی خوشگواہی کی وجہ پوچھی۔

حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم جب پچھلے دن میرے پاس آئے تھے اس دن صدقہ کے مال میں سے دو دینار میرے پاس بچ گئے تھے جن کی
 وجہ سے میری طبیعت پران کا بار تھا۔ اور آج جب تم آئے ہو اور مجھے ہشاش بشاش اور خوش دیکھ رہے ہو اس کی وجہ بھی وہی دینار ہیں کیونکہ وہ (راہ
 خدا میں) خرچ ہو چکے ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ (بات سمجھ گئے اور) مجھے ارشاد فرمایا: میں دنیا و آخرت میں تمہارا شکر گزار ہوں۔

مسند احمد، مسند ابی یعلیٰ، الدورقی، السنن للبیہقی، مسند البراء

امام بزار فرماتے ہیں اس روایت کی سند میں حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ابوالخثری کے درمیان کوئی (ارسال ہے اور) کوئی راوی متروک ہے۔

حضور ﷺ کے فقر وفاقہ کا بیان

۱۸۶۱۸... (مسند صدیق رضی اللہ عنہ) یحییٰ بن جبید اللہ عن ابیہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ کی سند سے مروی ہے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
 فرماتے ہیں مجھے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے یہ واقعہ سنایا کہ ایک رات مجھ سے عشاء کا کھانا رہ گیا میں گھر والوں کے پاس آیا ان سے کچھ
 کھانے کو پوچھا انہوں نے کہا ایسی کوئی چیز گھر میں نہیں جو آپ کو پیش کر سکیں۔ پھر میں اپنے بستر پر کروٹ لے کر لیٹ گیا۔ لیکن بھوک نے نیند کو
 نہیں آنے دیا۔ آخر میں نے کہا: چلو مسجد میں چلتا ہوں نماز پڑھتا ہوں اور ذکر وغیرہ میں مشغول ہو کر اس تکلیف کو دفع کرتا ہوں۔ سو میں مسجد میں

کیا نماز پڑھنی پھر مسجد کے گوشہ میں ٹیک لگا کر بیٹھ گیا۔ میں اسی حال میں تھا کہ عمر بن خطاب بھی آگئے۔ انہوں نے پوچھا: کون؟ میں نے کہا: ابو بکر۔ انہوں نے پوچھا آپ کو اس وقت کس چیز نے یہاں بھیجا ہے؟ میں نے ان کو سارا واقعہ سنایا۔ انہوں نے فرمایا: اللہ کی قسم! مجھے بھی اسی چیز نے نکالا ہے جس نے آپ کو نکال کر یہاں بھیجا ہے۔ چنانچہ وہ بھی میرے پہلو میں بیٹھ گئے، ہم اسی حال میں بیٹھے تھے کہ نبی اکرم ﷺ بھی ادھر آ نکلے۔ اور ہمیں نہ پہچان کر پوچھا: کون لوگ ہیں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دینے میں مجھ پر سبقت لی اور عرض کیا ابو بکر اور عمر ہیں۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: تم کو کیا چیز اس وقت یہاں لائی ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں نکل کر مسجد میں آیا تو میں نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کا سایہ دیکھا پوچھنے پر انہوں نے فرمایا: ہاں میں ابو بکر ہوں۔ میں نے ان سے اس وقت یہاں آنے کی وجہ دریافت کی تو انہوں نے اصل حقیقت بتائی تب میں نے ان کو کہا کہ اللہ کی قسم مجھے بھی یہی چیز لانے والی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم مجھے بھی اسی چیز نے یہاں آنے پر مجبور کیا ہے جس نے تم کو مجبور کیا ہے۔ چلو ہم چلتے ہیں میرے واقف کار ابی اہیشم بن التیبان کے پاس۔ شاید وہاں ہم کو کوئی چیز کھانے کو مل جائے چنانچہ ہم نکل کر چاند کی روشنی میں چل پڑے اور ابو اہیشم کے باغ میں پہنچ کر ان کے گھر کا دروازہ بجایا۔ ایک عورت بولی: کون؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آواز دی یہ رسول اللہ ﷺ اور ابو بکر و عمر آئے ہیں۔ عورت نے دروازہ کھول دیا۔ ہم اندر داخل ہو گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: تمہارا شوہر کہاں ہے؟ عورت بولی: بنی حارثہ کے باغ سے بیٹھا پانی لینے گئے ہیں۔ ابھی آتے ہی ہوں گے۔ اور واقعی وہ آگئے انہوں نے ایک مشکیزہ اٹھایا: ہوا تھا۔ باغ میں داخل ہو کر انہوں نے مشکیزہ ایک کھوٹی پر لٹکا دیا۔ پھر ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: مرحبا خوش آمدید بہت اچھا کیا ایسے مہمان کسی کے ماں نہ آئے ہوں گے جو میرے ہاں تشریف لائے ہیں۔ پھر کھجور کا ایک خوش توڑ کر ہمارے سامنے پیش کر دیا۔ ہم چاند کی روشنی میں خوشے سے کھجور چن چن کر کھانے لگے۔ ابو اہیشم نے چھری تھامی اور بکریوں کے درمیان پھرنے لگے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: دودھ والی بکری کو ذبح نہ کرنا۔ پھر انہوں نے ایک بکری ذبح کی اور اس کی کھال اتاری اور بیوی کو فرمایا: کھڑی ہو۔ چنانچہ انہوں نے گوشت پکایا روٹی بنائی اور دیکھی میں گوشت کو کھانے لگی۔ نیچے آگ دھوکتی رہی حتیٰ کہ روٹی اور گوشت تیار ہو گیا۔ پھر انہوں نے ٹرید تیار کیا اور اس پر مزید گوشت اور سالن ڈالا اور ہمارے سامنے پیش کر دیا۔ ہم نے کھایا اور (خوب) سیر ہو گئے۔ پھر ابو اہیشم نے مشکیزہ اتارا جس کا پانی اب تک ٹنڈا ہو گیا تھا۔ انہوں نے برتن میں پانی ڈال کر حضور ﷺ کو کھمایا۔

حضور ﷺ نے پانی نوش فرمایا پھر وہ مجھے یعنی (ابو بکر) کو دیا۔ میں نے بھی پی کر عمر رضی اللہ عنہ کو دیدیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نوش فرمایا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں ہم گھروں سے نکلے اور ہمیں گھروں سے نکالنے والی شی صرف بھوک تھی۔ پھر ہم یہاں لوٹے اور یہ کھانا پایا۔ بے شک قیامت کے دن تم سے ان نعمتوں کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔ پھر حضور ﷺ نے واقعی کو فرمایا: کیا بات ہے تمہارے پاس کوئی خادم نہیں ہے جو تمہارا پانی وغیرہ بھر دیا کرے۔ انہوں نے عرض کیا: نہیں یا رسول اللہ! اللہ کی قسم! حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہمارے پاس غلام آئیں تو تم چلے آنا ہم تمہارے لیے کوئی غلام مہیا کر دیں گے، پھر کچھ ہی عرصہ گزرا ہوگا کہ حضور ﷺ کے پاس کچھ غلام آگئے۔ چنانچہ واقعی بھی آپ کے پاس پہنچے۔ آپ نے وجہ آمد دریافت کی۔ انہوں نے عرض کیا وہی وعدہ جو آپ نے مجھ سے فرمایا تھا: حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ غلام ہیں کھڑے ہو کر ان میں سے جو پسند کر لو۔ واقعی نے عرض کیا: آپ ہی میرے لیے پسند فرمادیں۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ غلام لے لو۔ لیکن اس کے ساتھ اچھا سلوک کرنا۔ واقعی اس غلام کو بیوی کے پاس لے گئے۔ بیوی نے غلام کے متعلق پوچھا تو واقعی نے سارا جرا کہہ سنایا۔ عورت نے پوچھا: تم نے آپ ﷺ کو کیا کہا؟ واقعی نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کہہ دیا تھا کہ آپ ہی میرے لیے غلام پسند کر دیں۔ بیوی نے کہا: یہ تم نے بہت اچھا کیا۔ پس جب حضور نے تم کو اس کے ساتھ حسن سلوک کا حکم دیا ہے تو اس کے ساتھ اچھا سلوک ہی روا رکھنا۔ واقعی نے بیوی سے پوچھا: اس کے ساتھ اچھا سلوک کیا ہونا چاہیے؟ بیوی نے کہا: اس کو آزاد کر دیں۔ واقعی نے کہا: یہ اللہ کے لیے آزاد ہے۔

(مسند ابی یعلیٰ، ابن مردودہ)

کلام: روایت کی سند میں یحییٰ اور اس کا والد دونوں ضعیف ہیں۔ مجمع الزوائد ۱۰/۳۱۹

۱۸۶۱۹ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کو اور حضرت عمر رضی

اللہ عنہ کو ارشاد فرمایا: چلو ہمارے ساتھ واقفی کے گھر چلو۔ چنانچہ ہم چاند کی روشنی میں واقفی کے گھر کے لیے چل پڑے حتیٰ کہ اس کے باغ میں گھر پر پہنچ گئے۔ واقفی نے ہم کو خوش آمدید اور مبارک باد دی۔ پھر چھری لے کر بکریوں میں چکر لگانے لگے رسول اللہ ﷺ نے ان کو فرمایا: دودھ والے جانور کو ذبح نہ کرنا۔ ابن ماجہ عن طارق بن شہاب

کلام: زوائد ابن ماجہ میں ہے کہ اس کی سند میں یحییٰ بن عبد اللہ ایک راوی ہے جس کی روایت کا کوئی اعتبار نہیں وہ واہمی الحدیث ہے۔
۱۸۶۲۰۔ (مسند عمر رضی اللہ عنہ) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو دیکھا کہ بھوک کی وجہ سے بے چینی میں ادھر ادھر کھڑے رہے ہیں۔ آپ کو اس قدر رردی کھجوریں بھی میسر نہ تھیں کہ جو شکم کو کفایت کر سکیں۔ مسند ابو داؤد، الطیالسی، ابن سعد، مسند احمد، مسلم، ابن ماجہ، ابو عوانہ، مسند ابی یعلیٰ، صحیح ابن حبان، ابن جریر، البیہقی فی الدلائل

تین دوستوں کا فاقہ

۱۸۶۲۱۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا: کہ ایک دن حضور اقدس ﷺ دوپہر کے وقت باہر نکلے تو ابو بکر رضی اللہ عنہ کو مسجد میں پایا حضور اکرم ﷺ نے ابو بکر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: اس وقت تم کو یہاں کس چیز نے آنے پر مجبور کیا؟ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: یا رسول اللہ! مجھے بھی اسی چیز نے یہاں آنے پر مجبور کیا ہے جس نے آپ کو یہاں آنے پر مجبور کیا ہے۔ اسی اثناء میں عمر بن خطاب بھی وہاں آگئے۔ حضور ﷺ نے ان سے بھی وہاں آنے کی وجہ دریافت کی۔ انہوں نے عرض کیا: مجھے بھی وہی چیز یہاں لائی ہے۔ جو آپ دونوں کو لائی ہے۔ پھر عمر بھی بیٹھ گیا۔ رسول اللہ ﷺ دونوں کو کچھ باتیں ارشاد فرماتے رہے۔ پھر آپ ﷺ نے دونوں حضرات سے دریافت فرمایا: کیا تم دونوں فلاں باغ تک چلنے کی سکت رکھتے ہو؟ وہاں کھانا پانی اور سایہ ملے گا۔ دونوں حضرات نے اثبات میں جواب دیا۔ لہذا آپ نے فرمایا: پھر چلو ہمارے ساتھ ابو الہیثم بن التیہان انصاری کے گھر۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: چنانچہ حضور ﷺ چل دیئے اور ہم بھی ان کے پیچھے ہو لیے۔ حضور ﷺ نے سلام کیا اور تین بار اجازت لی، ام الہیثم دروازے کے پیچھے کھڑی ہوئی حضور ﷺ کی آواز سن رہی تھی ان کی منشاء تھی کہ رسول اللہ ﷺ کے مبارک بول اور زیادہ سنیں۔ جب آخر حضور ﷺ لوٹے لگے تو ام الہیثم جھٹ نکلیں اور دروازے کی اوٹ سے بولیں کہ یا رسول اللہ! اللہ کی قسم! میں نے آپ کا سلام سنا تھا۔ بس میرے دل میں خواہش ہوئی کہ آپ کی مزید دعائیں ہم کو ملیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا: خیر ہے، پھر پوچھا: ابو الہیثم کہاں ہے مجھے نظر نہیں آرہے؟ ام الہیثم نے عرض کیا: قریب ہی ہیں، گھر کے لیے بیٹھا پانی بھرنے گئے ہیں۔ آپ اندر تشریف لے آئیے، وہ بھی آتے ہی ہوں گے ان شاء اللہ۔ پھر انہوں نے ہمارے لیے چٹائی بچھا دی۔ چنانچہ ابو الہیثم آئے تو ہم کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور ان کی آنکھیں بھی ہم سے ٹھنڈی ہو گئیں۔ وہ آکر فوراً ایک درخت پر چڑھے اور کھجور کا ایک خوشہ توڑ لائے۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: کافی ہے ابو الہیثم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ اور آپ کے ساتھی اس سے نرم اور سخت من پسند کھجوریں کھائیں۔ پھر وہ پانی لے کر آئے۔ ہم نے کھجوروں کے ساتھ پانی بھی پیا۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ وہ نعمتیں ہیں، جن کے بارے میں تم سے سوال کیا جائے گا۔ پھر ابو الہیثم کھڑے ہو کر بکری ذبح کرنے اٹھے۔ آپ ﷺ نے دودھ والی بکری ذبح کرنے سے اجتناب کا حکم دیا۔ ام الہیثم آنا گوندھنے اور روٹی پکانے میں مصروف ہو گئیں۔ حضور ﷺ، ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما نے اپنے سر قیلولہ (دوپہر میں آرام) کے لیے رکھ دیئے۔

جب کچھ دیر بعد وہ اٹھے تو کھانا تیار ہو چکا تھا۔ ان کے سامنے کھانا رکھا گیا۔ سب نے کھایا انہوں نے کھانا کھایا اور سیر ہو گئے اور اللہ کی حمد و ثناء اور شکر ادا کیا۔ پھر ام الہیثم نے بچا ہوا کھجوروں کا خوشہ سامنے رکھ دیا۔ انہوں نے کچی پکی کھجوریں کھائیں۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے ان کو سلام کیا اور ان کے لیے خیر کی دعا کی پھر ابو الہیثم کو فرمایا: جب تم کو خبر ملے کہ ہمارے پاس قیدی آئے ہیں تو آجانا۔ ام الہیثم نے آپ ﷺ سے عرض کیا: اگر آپ ہمارے لیے دعا کر دیں تو اچھا ہو۔ حضور ﷺ نے فرمایا:

افطر عندکم الصائمون واکل طعامکم الا برار وصلت علیکم الملائکة۔

روزے دار تمہارے پاس افطار کریں، تمہارا کھانا متقی لوگ کھائیں اور ملائکہ تم پر رحمتیں بھیجیں۔

ابوالہیثم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب مجھے خبر ملی کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس غلام آئے ہیں تو میں حاضر خدمت ہوا۔ آپ ﷺ نے مجھے ایک غلام عطا کیا۔ میں نے اس غلام کے ساتھ چالیس ہزار درہم پر مکاتب کا سودا کر لیا میں نے اس سے زیادہ برکت والا غلام کوئی نہیں دیکھا۔

البزار، مسند ابی یعلیٰ، الضعفاء للعقیلی، ابن مردویہ، البیہقی فی الدلائل، السنن لسعید بن منصور
۱۸۶۲۲..... ام ہانی رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے جب بھی رسول اللہ ﷺ کا شکم اطہر دیکھا تو مجھے کاغذوں کے پلندے یاد آگئے جو ایک دوسرے پر پیٹھے جاتے ہیں۔ الرویانی، الشاشی، ابن عساکر

۱۸۶۲۳..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں دسویں روز کے بعد پائے کھاتے تھے۔

الخطیب فی المتفق

حضور ﷺ کے لباس کی حالت

۱۸۶۲۴..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس دو موٹی کسی قدر سرخ چادریں تھیں جب حضور ﷺ دونوں میں ملبوس ہو کر بیٹھتے تو چادروں کا بوجھ محسوس کرتے تھے۔ ایک مرتبہ فلاں یہودی شام سے بز (ریشم) کا کپڑا لے کر آیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ سے عرض کیا: آپ کسی کو بھیج کر اس سے دو کپڑے خرید لیں اس شرط پر کہ جب سہولت ہوگی قیمت ادا کر دیں گے۔ حضور ﷺ نے کسی کو اس کام کے لیے بھیج دیا۔ یہودی بولا: مجھے معلوم ہے تم کیا چاہتے ہو؟ تم یہ کپڑے یا کہا میرا مال لے کر بھاگنا چاہتے ہو۔ حضور ﷺ نے (یہ سن کر) فرمایا: وہ جھوٹ بولتا ہے، وہ بخوبی جانتا ہے کہ میں ان میں سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا ہوں اور سب سے زیادہ امانت ادا کرنے والا ہوں۔ سانی، ابن عساکر

۱۸۶۲۵..... ابو سلمہ بن عبدالرحمن حضرت شفاء بنت عبداللہ سے روایت کرتے کہ فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے۔ میں آپ سے آپ کا حال پوچھنے لگی۔ اور شکوہ و شکایت بھی کیا (کہ مجھے کچھ دیتے نہیں) آپ بھی مجھ سے معذرت فرمانے لگے۔ پھر نماز کا وقت آ گیا۔ میں اپنی بیٹی کے گھر میں داخل ہوئی جو شہر حبیل بن حسنہ کے عقد میں تھیں۔ میں نے بیٹی کے شوہر شہر حبیل کو گھر میں موجود پایا تو اس کو ملامت و سرزنش کی کہ نماز کا وقت ہو گیا ہے (حضور ﷺ نماز کو چلے گئے ہیں) اور تم یہاں بیٹھے ہو۔ انہوں نے کہا: اے پھوپھی جان! مجھے برا بھلا نہ کہو۔ میرے پاس دو ہی کپڑے تھے۔ ایک کپڑا حضور ﷺ مانگے سے (عاریتاً) لے گئے ہیں۔ شفاء فرماتی ہیں: تب مجھے اپنے دل میں شرمندگی کا احساس ہوا اور کہنے لگی آپ ﷺ کا یہ حال ہے اور پھر کس کو زیب دیتا ہے کہ آپ کو ملامت کرے۔ رواہ ابن عساکر

۱۸۶۲۶..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ بیٹھ کر نماز پڑھ رہے تھے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں آپ کو بیٹھ کر نماز پڑھتا دیکھ رہا ہوں، آپ کو کیا تکلیف لاحق ہوئی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بھوک نے یہ حال کر دیا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں روپڑا۔ حضور ﷺ نے فرمایا: رونہ، بے شک قیامت کے دن کی سختی اور شدت بھوک کے کونہ پہنچے گی اگر وہ ثواب کی نیت سے صبر کرے۔ رواہ ابن النجار

۱۸۶۲۷..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنے گھر والوں کو کبھی تین دن مسلسل گندم کی روٹی کے ساتھ پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھلایا حتیٰ کہ دنیا سے جدا ہو گئے۔ ابن جریر

۱۸۶۲۸..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوا۔ آپ بیٹھ کر نماز ادا فرما رہے تھے۔ میں نے پوچھا: یا رسول اللہ! میں آپ کو بیٹھ کر نماز پڑھتا دیکھ رہا ہوں، آپ کو کیا تکلیف پیش آئی ہے؟ فرمایا: ابو ہریرہ! یہ بھوک ہے۔ میں روپڑا۔ آپ ﷺ

نے فرمایا: ابو ہریرہ! رومت بے شک حساب کتاب کی سختی قیامت کے روز بھوکے کو نہیں ہوگی جب وہ دنیا میں اس کے عوض ثواب کی امید (میں صبر) کرے۔ حنیۃ الاولیاء، الخطیب فی تاریخ، ابن عساکر

۱۸۶۲۹۔ ابن مندہ فرماتے ہیں: ہمیں خیمہ بن سلیمان، محمد بن عوف، بن سفیان طائی، حمصی، ابو عوف، شفیق مولیٰ عباس عن الہداری صحابی رضی اللہ عنہ۔ ہداری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: انہوں نے عباس کو سفید آنے وغیرہ نفیس چیزوں میں اسراف کرتے دیکھا تو فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی مگر ہمیں آپ نے گندم کی روٹی سے پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا۔ رواہ ابن عساکر

کلام:..... عباس بن الولید بن عبد الملک بن مروان (جن کا اوپر ذکر ہوا ان) کے غلام شقیق کہتے ہیں: ہداری سے روایت کرنے والے کا گمان ہے کہ ان کو حضور ﷺ کی صحبت میسر ہوئی ہے۔

ابن مندہ کہتے ہیں یہ روایت غریب ہے۔ (ضعیف ہے)۔ کہا جاتا ہے کہ امام احمد بن حنبل نے اس روایت کو محمد بن عوف سے سنا ہے۔ عبدالغنی بن سعید کہتے ہیں شقیق نے ہداری عن النبی ﷺ صرف ایک حدیث روایت کی ہے معلوم نہیں کہ اس کو محمد بن عوف طائی کے سوا کسی اور نے بھی روایت کیا ہے یا نہیں۔

۱۸۶۳۰۔ سناک بن حرب سے مروی ہے کہ میں نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا اپنے رب کی حمد (اور اس کا شکر) کرو۔ میں نے اکثر رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے کہ جھوک کی وجہ سے بل کھاتے تھے۔ آپ کو ردی کھجوریں بھی میسر نہ ہوتی تھیں جن سے آپ شکم پیری فرماتے اور اب تم طرح طرح کی کھجوروں اور مکھن کے بغیر خوش نہیں ہوتے ہو۔ رواہ الترمذی

۱۸۶۳۱۔ طلحہ بن عمرو شمری سے مروی ہے کہ ہم میں سے جب کوئی شخص مدینہ آتا تھا تو اگر مدینہ میں کوئی اس کا واقف کار ہوتا تو وہ اس کے پاس ٹھہر جاتا۔ ورنہ وہ صف میں آکر ٹھہرتا تھا۔ پس رسول اللہ ﷺ (صفہ کے) دو دو آدمیوں کو ساتھی بنا دیتے تھے۔ اور ہر روز ان ہر دو آدمیوں کو ایک مد کھجور دیتے تھے۔ طلحہ بن عمرو فرماتے ہیں: چنانچہ میں مدینہ آیا تو صفہ میں ایک شخص کے ساتھ ٹھہر گیا۔ ہم دونوں کو ہر روز ایک مد (دور طل) کھجوریں ملتی تھیں۔ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے کوئی نماز پڑھائی۔ جب آپ اونٹ لگے تو اہل صفہ میں سے ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کھجوروں نے ہمارے پیٹ جلا دیئے ہیں اور ہمارے جسموں پر ردی پڑنے لگی ہے۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ خطبہ ارشاد فرمانے کے لیے منبر پر چڑھ گئے۔ اللہ کی حمد و ثنا کی۔ پھر اپنے اور قوم کے مصائب کا ذکر کیا۔ حتیٰ کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں اور میرا ساتھی اٹھارہ دن رات تک اس حال میں رہے کہ ہمارا کھانا پیلو درخت کے (بے مزہ) پھل کے سوا کچھ کھانا نہیں تھا۔ حتیٰ کہ ہم مدینہ آ گئے۔ ہمارے انصاری بھائیوں نے ہمارے ساتھ کھانے میں ہمدردی و غم خواری کا برتاؤ کیا۔ ان کا زیادہ تر کھانا یہی کھجوریں ہیں۔ اللہ کی قسم! اگر میں گوشت اور روٹی پاتا تو ضرور تم کو کھلاتا۔ لیکن عنقریب تم ایسا زمانہ پاؤ گے جب تم کعبہ کے پردوں جیسا (ملائم) کپڑا پہنو گے۔ بڑے بڑے پیالوں میں تمہارے پاس صبح و شام کھانے آئیں گے۔ آج تم اس آنے والے دن سے بہتر ہو۔ کیونکہ آج تم بھائی بھائی ہو اور اس دن تم ایک دوسرے کی گردن اڑاؤ گے۔

رواہ ابن جریر

۱۸۶۳۲۔ عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ وفات پا گئے اور کبھی آپ اور آپ کے گھر والوں نے جو کی روٹی سے پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا۔ پس ہمارا خیال ہے کہ ہمارے لیے بہترین چیزوں کو موخر کر دیا گیا ہے۔ رواہ ابن جریر

۱۸۶۳۳۔ عقب بن مروان سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہم کو بصرہ کے منبر پر خطبہ ارشاد فرمایا: میں نبی ﷺ کے ساتھ ساتواں یا آٹھواں اسلام قبول کرنے والا شخص تھا۔ ہمارا کھانا صرف درخت کے پتے ہوتے تھے۔ حتیٰ کہ ہماری ہچیمیں پھیل گئی تھیں۔ ابو الفتح بن البطی فی فوائدہ

ابو الفتح فرماتے ہیں یہ حدیث وہم ہے، بلکہ یہ عتبہ کی اپنی حدیث ہے اور خطبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہے۔

۱۸۶۳۴۔ ابو قلابہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ سے مدینہ کے راستے میں دو پہر کے وقت ملا۔ میں نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، اس وقت (کڑی دوپہر میں) کس چیز نے آپ کو باہر

نکالا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے علی! مجھے بھوک نے تنگ کیا ہے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، کیا آپ انتظار کر سکتے ہیں جب تک کہ میں واپس آؤں۔ چنانچہ حضور ﷺ ایک دیوار کے سائے میں بیٹھ گئے۔ میں مدینے میں ایک شخص کے پاس آیا جس نے کھجور کے چھوٹے چھوٹے پودے لگائے تھے۔ میں نے اس سے بات کی کہ میں ان پودوں میں ایک ایک مٹکا پانی دیتا ہوں تم مجھے ہر مٹکے کے عوض ایک کھجور دو لیکن وہ کھجور نہ خشک سوکھی ہوئی ہو یا بغیر گٹھلی کے ہو اور نہ گندی اور ردی ہو۔ جب بھی میں ایک مٹکا پانی ڈالتا وہ ایک کھجور نکال کر رکھ دیتا۔ حتیٰ کہ ایک مٹھی کھجوروں کی جمع ہو گئی۔ پھر میں نے اس سے پوچھا: کیا تم مجھے گندے (ترکاری) کی ایک مٹھی دو گے؟ اس نے مجھے دے دی۔ پھر میں نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوا۔

آپ ﷺ (اسی جگہ) تشریف فرماتے تھے۔ آپ نے اپنے کپڑے کا ایک حصہ بچھا دیا میں نے وہ کھجوریں اس پر رکھ دیں۔ آپ ﷺ نے وہ کھجوریں تناول فرمائیں پھر فرمایا: تم نے میری بھوک مٹائی اللہ تمہاری بھوک مٹائے۔ الحافظ ابو الفتح ابن ابی الفوارس فی الافراد ۱۸۶۳۵۔ ام سلیم سے مروی ہے کہ ان کو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: صبر کرو۔ اللہ کی قسم! سات دنوں سے آل محمد کے گھروں میں کچھ نہیں ہے اور تین دن سے ان کے گھروں میں ہانڈی کے نیچے آگ نہیں جلائی گئی۔ اللہ کی قسم! اگر میں اللہ سے سوال کرتا کہ وہ تہامہ کے سب پہاڑوں کو سونا بنا دے تو اللہ پاک ضرور ایسا کر دیتے۔ الکبیر للطبرانی

حضور ﷺ کی مسکراہٹ

۱۸۶۳۶۔۔۔۔۔ حصین بن یزید کلبی سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو مسکرانے کے علاوہ کبھی ہنستے نہیں دیکھا۔ اور اکثر اوقات نبی کریم ﷺ بھوک کی شدت کی وجہ سے اپنے پیٹ پر پتھر باندھ لیتے تھے۔ ابن مندہ، ابو نعیم، ابن عساکر

نبی کریم ﷺ کی سخاوت

۱۸۶۳۷۔۔۔۔۔ (مسند عمر رضی اللہ عنہ) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا۔ اور کچھ سوال کیا۔ حضور ﷺ نے فرمایا: فی الحال میرے پاس کچھ نہیں ہے تم ایسا کرو کسی سے قرض لے لو جیسے ہی ہمارے پاس کچھ آئے گا ہم تم کو عطا کر دیں گے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے جو کچھ آپ کے پاس ہے عطا کر دیا۔ جو ہمارے پاس نہیں ہے اللہ نے ہمیں اسے دینے کا مکلف نہیں کیا۔ یہ بات حضور ﷺ کو ناگوار لگی۔ جس کا اثر آپ کے چہرے میں بھی محسوس ہوا۔ ایک انصاری شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! خرچ کیجئے اور عرش والے سے کمی کا ڈرنہ کیجئے۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ مسکرا دیئے حتیٰ کہ اس انصاری کے قول کا خوش گوار اثر آپ کے چہرے میں بھی دیکھا گیا۔ پھر

آپ نے ارشاد فرمایا: مجھے اسی کا حکم ملا ہے۔ ترمذی، فی الشمال، البزار، ابن جریر، الخرائطی فی مکارم الاخلاق، الضیاء للمقدسی ۱۸۶۳۸۔۔۔۔۔ سہل بن سعد سے مروی ہے کہ ایک عورت ایک چادر لے کر حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ حضرت سہل رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس چادر کے حاشیے بنے ہوئے ہیں (اور یہ عمدہ چادر ہے) عورت بولی: یا رسول اللہ! میں اس لیے حاضر ہوئی ہوں کہ آپ کو یہ چادر پہننے کے لیے دوں۔ حضور ﷺ نے وہ چادر لے لی اور آپ اس کے محتاج بھی تھے۔ لہذا آپ نے وہ چادر لے کر زیب تن فرمائی۔ اصحاب میں سے ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیسی عمدہ چادر ہے یہ آپ مجھے عنایت کر دیں تو! حضور ﷺ نے فرمایا: ہاں بالکل۔ (اور آپ نے وہ چادر اس صحابی کو عنایت فرمادی) جب آپ کھڑے ہو کر چلے گئے تو دوسرے اصحاب نے اس صحابی کو ملامت کی کہ تم نے اچھا نہیں کیا تم نے دیکھا تھا کہ رسول اللہ ﷺ اس چادر کے محتاج ہیں پھر تم نے وہ مانگ لی جبکہ تم کو معلوم ہے کہ حضور ﷺ سے جس چیز کا سوال کیا جاتا ہے آپ اس سے منع نہیں فرماتے۔ اس صحابی نے کہا: اللہ کی قسم! مجھے اس کام پر اس برکت کی امید نے مجبور کیا کہ حضور کے پہناوے کو میں لے لوں پھر اس میں مجھے کفن دیا جائے۔ ابن جریر

۱۸۶۳۹..... سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ کے لیے ایک سیارونی حلہ (جوڑا) بنایا گیا۔ جس کے کنارے سفید رکھے گئے۔ حضور ﷺ وہ پہن کر اپنے اصحاب کی طرف نکلے۔ آپ نے اپنی ران پر ہاتھ مارا اور فرمایا: دیکھتے نہیں کس قدر حسین حلہ ہے یہ؟ ایک اعرابی (دیہاتی) بولا: آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں یا رسول اللہ! یہ حلہ مجھے ہدیہ فرمادیں۔ اور رسول اللہ ﷺ سے جب بھی کسی چیز کا سوال کیا جاتا تھا کبھی لا (نہیں) نہیں کرتے تھے۔ لہذا آپ نے فرمایا: ہاں ٹھیک ہے۔ پھر آپ نے اس کو وہ حلہ عنایت فرمادیا۔ پھر (اپنے) دو پرانے کپڑے منگوائے اور پہن لیے پھر اس حلہ کے مثل دوسرا بننے کا حکم دیا۔ چنانچہ وہ بنا جانے لگا اسی دوران آپ وفات پا گئے۔ (اور وہ بنائی کے مرحلے ہی میں رہا)۔ رواہ ابن جریر

۱۸۶۴۰..... حضرت ثابت بن حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک سائل نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا آپ نے اس کے لیے ایک کھجور کا حکم دیا۔ سائل نے وہ کھجور لے کر پھینک دی۔ پھر دوسرا سائل آیا آپ نے اس کے لیے بھی ایک کھجور کا حکم دیا۔ اس نے کہا: سبحان اللہ! رسول اللہ ﷺ سے ملی ہوئی کھجور ہے۔ آپ ﷺ نے ایک باندی کو حکم دیا: ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس جاؤ اور اس کو کہو کہ جو تمہارے پاس چالیس درہم ہیں وہ اس سائل کو دے دے۔ شعب الایمان للبیہقی

۱۸۶۴۱..... حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک سائل نبی اکرم ﷺ کے پاس حاضر خدمت ہوا۔ آپ نے اس کو ایک کھجور عنایت فرمائی۔ آدمی بولا: سبحان اللہ! انبیاء میں سے ایک نبی ایک کھجور کا صدقہ کرتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہیں معلوم نہیں کہ اس میں بہت سے باریک باریک مشقال ہیں؟ پھر ایک دوسرا سائل آیا آپ نے اس کو بھی ایک کھجور عنایت فرمادی۔ اس نے کہا: انبیاء میں سے ایک نبی نے مجھے یہ کھجور عطا کی ہے۔ لہذا یہ کھجور جب تک میں زندہ ہوں مجھ سے جدا نہ ہوگی میں ہمیشہ اس کی برکت حاصل کرتا رہوں گا۔ پھر نبی ﷺ نے اس کے لیے بھلائی کا حکم دیا۔ پھر وہ شخص ہمیشہ مالدار ہوتا گیا۔ شعب الایمان للبیہقی

۱۸۶۴۲..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے کسی چیز کے بارے میں سوال نہیں کیا گیا پھر آپ نے (نہیں) فرمایا ہو۔ رواہ ابن عساکر

۱۸۶۴۳..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جب بھی رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا آپ نے کبھی لا (نہیں) نہیں فرمایا۔ رواہ ابن جریر

حضور ﷺ کا خوف خداوندی

۱۸۶۴۴..... ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ایک قاری کو یہ پڑھتے ہوئے سنا:

ان لدینا انکالا وجحیماً

ہمارے پاس (مختلف) عذاب اور دوزخ ہے۔

یہ سننا تھا کہ آپ بے ہوش ہو گئے۔ رواہ ابن النجار

حضور ﷺ کے اخلاق..... صحبت اور ہنسی مذاق میں

۱۸۶۴۵..... ابو الہیثم روایت کرتے ہیں اس شخص سے جس نے حضرت ابوسفیان بن حرب رضی اللہ عنہ سے سنا۔

حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ اپنی بیٹی (ام المؤمنین) ام حبیبہ کے گھر بیٹھے تھے اور رسول اللہ ﷺ سے مذاق فرمانے لگے۔ بولے: واللہ! میں نے آپ کو چھوڑ دیا تھا جس کی وجہ سے سارے عرب نے آپ کو چھوڑ دیا اور میں نے آپ کو اس قدر سینک مارے کہ لوگ کہنے لگے یہ کیا اس سر پر تو بال ہیں اور نہ سینک۔

ابوسفیان کہتے رہے، رسول اللہ ﷺ ہنستے رہے اور فرماتے رہے: اے ابو حذافہ! یہ تم کہہ رہے ہو۔ الزبیر بن بکر فی ابن عساکر

۱۸۶۳۶۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے ان سے سوال کیا کہ کیا حضور ﷺ مزاح فرماتے تھے؟ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں۔ اس شخص نے پوچھا: آپ کا مزاح کیسا ہوتا تھا؟ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی اکرم ﷺ نے اپنی کسی بیوی کو ایک بڑا کپڑا پہنایا اور فرمایا: اس کو پہن لے اور اس پر اللہ کا شکر کر اور اس کپڑے کو ذہن کی طرح کھینچتی پھر رواہ ابن عساکر کلام:..... یہ روایت ضعیف ہے۔

۱۸۶۳۷۔ سہل بن حنیف سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ کمزور اور غریب مسلمانوں کے پاس تشریف لاتے تھے، انکی زیارت کرتے، ان کے مریضوں کی عیادت کرتے اور ان کے جنازوں میں حاضری دیتے تھے۔ شعب الایمان للیہقی

۱۸۶۳۸۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ گذر رہے تھے میں بچوں کے ساتھ (کھیل کود میں) مصروف تھا۔ آپ نے میرا ہاتھ تھام لیا اور مجھے کوئی پیغام دے کر بھیجا۔ مجھے میری ماں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے راز کی کسی کو خبر نہ دینا۔ رواہ ابن عساکر

۱۸۶۳۹۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے کسی کام سے بھیجا میں بچوں کے پاس سے گذرا تو ان کے پاس بیٹھ گیا (اس وقت آپ کی عمر کم تھی) جب مجھے دیر ہو گئی تو رسول اللہ ﷺ (میری تلاش میں) نکلے اور بچوں کے پاس سے گذرے تو ان کو سلام کیا۔

مستدرک الحاکم

۱۸۶۵۰۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ دنیا میں کوئی ذات زیارت کے لیے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حضور ﷺ سے زیادہ پسند نہیں تھی۔ اس کے باوجود جب بھی آپ کو دیکھتے تو آپ کے استقبال میں کھڑے نہیں ہوتے تھے۔ کیونکہ کھڑے میں وہ حضور کی ناگواری کو جانتے تھے۔

رواہ ابن جریر

آپ علیہ السلام کا تحمل و بردباری

۱۸۶۵۱۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ ایک دن مسجد میں داخل ہوئے آپ کے جسم اقدس پر (ایک موٹی) نجرانی چادر پڑی تھی۔ ایک دیہاتی آپ کے پیچھے سے آیا اس نے آپ کی چادر کا کونا پکڑ کر کھینچا جس کی وجہ سے چادر آپ کی گردن میں کھینچ گئی۔ پھر دیہاتی بولا: اے محمد! ہمیں وہ مال دیں جو اللہ نے آپ کو دیا ہے۔ (اس کے باوجود) رسول اللہ ﷺ مسکراتے ہوئے اس کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اس کو مال وغیرہ کا حکم کرو۔ ابن جریر

۱۸۶۵۲۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں بچوں کے ساتھ تھا کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس سے گذرے تو آپ نے فرمایا: السلام علیکم اے بچو! اللہ یلمی

۱۸۶۵۳۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی دس سال تک خدمت کی لیکن اللہ کی قسم! حضور نے کبھی مجھے گالی دی (اور نہ برا بھلا کہا بلکہ) کبھی اف تک نہ کہا۔ نہ کبھی کسی کو ہونے کا کام پرفرمایا: کہ کیوں کیا اور نہ کبھی چھوٹے ہوئے کام پرفرمایا کہ یہ کام کیوں نہیں کیا۔

مصنف عبدالرزاق

۱۸۶۵۴۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی دس سال خدمت کی۔ اللہ کی قسم آپ نے مجھے کبھی کسی کیے ہوئے کام پر نہیں فرمایا کہ کیوں کیا اور اسے کسی کام پر جو میں نے نہ کیا ہو کہ کیوں نہیں کیا؟

نہ کبھی آپ نے مجھے ملامت کی اور اگر کبھی آپ کے کسی گھروالے نے ملامت کی بھی تو پس آپ نے یہ کہا آپ اس کو چھوڑ دیں۔ یا یہ کہا جو لکھا گیا ہے وہ ہو کر رہے گا اور جس کا فیصلہ ہو گیا وہ بھی انجام کو پہنچے گا۔

۱۸۶۵۵۔ اسید بن حضیر سے مروی ہے کہ ہم ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر خدمت تھے۔ اسید بن حضیر فرماتے ہیں میں لوگوں سے ہنسی مزاح کر رہا تھا۔ نبی ﷺ نے مجھے کوہے پر کچوکا لگایا پھر فرمایا: لو مجھ سے بھی بدلہ لے لو۔ اسید میں نے عرض کیا: بدلہ لوں؟ حالانکہ مجھ پر قیاس نہیں تھی

بلکہ آپ پر قیاس ہے۔ آپ ﷺ نے اپنی بیس اٹھادی۔ میں آپ کو چمٹ گیا اور آپ کے پہلو کو بوسے دینے لگا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میرا یہی ارادہ تھا۔ الکبیر للطبرانی

۱۸۶۵۶... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے ساتھ اٹھتے بیٹھتے تھے۔ میرا ایک بھائی تھا آپ اس کو فرماتے: اے ابوعمیر تمہاری فاختہ کا کیا ہوا اسی طرح آپ ہمارے لیے چادر بچھا دیا کرتے تھے اور اسی پر آپ نماز پڑھ لیتے تھے۔ مصنف ابن ابی شیبہ فائدہ:۔۔۔۔۔ یہ ابوعمیر چھوٹے بچے تھے انہوں نے ایک مرتبہ فاختہ پکڑی تھی جو اڑ گئی تھی اس پر آپ ان کو چھیڑتے تھے۔

۱۸۶۵۷... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ گالی گلوچ کرنے والے نہ تھے، نہ لعنت کرنے والے تھے اور نہ فحش اور لغو بات فرماتے تھے۔ (زیادہ سے زیادہ) کسی کو یہ کہتے تھے: کیا ہو گیا اس کی پیشانی مٹی میں ملے۔ بخاری، مسند احمد، العسکری فی الامثال

۱۸۶۵۸... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں دس سال حضور ﷺ کی خدمت میں رہا۔ میں نے ہر طرح کی خوشبو سونگھی لیکن رسول اللہ ﷺ کے انفاس معطر سے زیادہ اچھی کوئی خوشبو نہیں سونگھی۔ جب رسول اللہ ﷺ سے کوئی شخص ملاقات کرتا پھر اٹھنے لگتا تو آپ بھی اس کے ساتھ اٹھ کھڑے ہوتے۔ اور جب تک وہ خود نہ چلا جاتا اس کا ساتھ نہ چھوڑتے تھے۔ جب کوئی آپ کا ہاتھ تھامنا چاہتا تو آپ اس کو اپنا ہاتھ تھموادیتے اور پھر اس وقت تک نہ چھڑاتے جب تک وہ خود نہ چھوڑ دیتا تھا۔ ابن عساکر

۱۸۶۵۹... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے کسی شخص کو نہیں دیکھا کہ اس نے کان آپ کی طرف کیا ہو (تاکہ کوئی راز کی بات کرے) پھر آپ نے خود سر پھیر لیا ہو۔ بلکہ وہی شخص آخر آپ سے اپنا سر ہٹا لیتا تھا۔ اور میں نے رسول اللہ ﷺ کو نہیں دیکھا کہ آپ نے کسی کا ہاتھ تھاما ہو پھر آپ نے اپنا ہاتھ چھڑا لیا ہو۔ حتیٰ کہ وہ شخص خود ہی اپنا ہاتھ چھڑا لیتا اور آپ چھوڑ دیتے تھے۔ ابو داؤد، ابن عساکر

۱۸۶۶۰... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی سے مصافحہ کرتے تو اپنا ہاتھ اس وقت تک نہ چھڑاتے تھے جب تک وہ نہ چھوڑ دیتا تھا۔ نہ اپنا چہرہ اس سے پھیرتے تھے۔ اور حضور ﷺ کبھی اپنے سامنے بیٹھنے والے کے آگے گھٹنے نہیں کرتے تھے۔

(الرؤیانی، ابن عساکر، وهو حسن)

۱۸۶۶۱... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ بچوں کے پاس سے گذرے میں بھی اس وقت بچہ تھا۔ پھر آپ نے ہم کو سلام کیا۔

ابوبکر فی الغیلابیات، ابن عساکر

۱۸۶۶۲... عباد بن زہر سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا فرمایا: واللہ! ہم سفر میں اور حضر میں حضور ﷺ کے ساتھ رہے ہیں۔

آپ ہمارے مریضوں کی غیادت فرماتے تھے، ہمارے جنازوں کے پیچھے چلتے تھے۔ ہمارے ساتھ مل کر جنگ میں حصہ لیتے تھے، مال تھوڑا، بویا زیادہ، اس کے ساتھ ہمارے ساتھ ہمدردی و غم خواری برتتے تھے۔ اور اب کچھ لوگ مجھے آپ کی باتیں بتاتے ہیں ممکن ہے کہ ان میں سے کسی نے کبھی حضور کو دیکھا ہی نہ ہو۔ مسند احمد، البزار، المروری فی الجنائز، الشاشی، مسند ابی یعلیٰ، الضیاء للمقدسی

۱۸۶۶۳... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ کی کسی زوجہ مطہرہ نے آپ کو ہدیہ میں ایک ٹرید کا پیالہ بھیجا۔ آپ اس وقت کسی اور زوجہ مطہرہ کے گھر میں مقیم تھے۔ اس بیوی نے اسی پیالہ پر ہاتھ مار کر اس کو گرا دیا جس سے پیالہ ٹوٹ گیا۔ حضور ﷺ ٹرید ہاتھ سے اٹھا اٹھا کر پیالے میں ڈالنے لگے اور ساتھ میں فرماتے رہے تمہاری ماں مرے کھاؤ۔ پھر آپ نے کچھ توقف فرمایا حتیٰ کہ وہی بیوی دوسرا سالم پیالہ لے آئی۔ آپ نے وہ پیالہ لے کر اس بیوی کو بھیج دیا جس کا پیالہ ٹوٹا تھا۔ مصنف ابن ابی شیبہ

فائدہ:۔۔۔۔۔ یہ حضور کی محبت کی وجہ سے بیویوں کے آپس میں غیرت کا معاملہ تھا۔ اس بیوی سے یہ برداشت نہ ہوا کہ حضور میرے پاس ہوتے ہوئے کسی اور بیوی کے حانے کو بھی تناول فرمائیں۔ رضی اللہ عنہم۔

۱۸۶۶۴... خوات بن جہیر سے مروی ہے کہ ہم نے (سفر میں) رسول اللہ ﷺ کے ساتھ وادی مر الظہر ان میں پڑاؤ والا۔ میں وہاں اپنے خیمے سے باہر نکلا۔ دیکھا کہ چند عورتیں آپس میں بات چیت میں مصروف ہیں۔ مجھے ان کا حسن و جمال اچھا لگا۔ میں دوبارہ اپنے خیمے میں داخل

ہوا۔ اپنا تھیلا نکالا، پھر اس میں سے اپنا جوڑا نکالا اور زیب تن کر کے باہر نکلا اور ان عورتوں کے پاس جا بیٹھا۔ اتنے میں رسول اللہ ﷺ اپنے قبہ سے باہر نکلے۔ آپ نے مجھ سے پوچھا: اے ابو عبد اللہ! کس وجہ سے ان کے ساتھ بیٹھے ہو؟ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تو مرعوب اور پریشان ہو گیا۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرا اونٹ بدک گیا ہے۔ میں اس کے لیے رسی کی تلاش میں ان کے پاس آ گیا تھا۔ آپ ﷺ اپنے راستے ہو لیے۔ میں بھی آپ کے پیچھے چل پڑا۔ آپ ﷺ نے اپنی چادر اتاری اور پیلو کے جھنڈ میں داخل ہو گئے گویا میں اب بھی پیلو کے درختوں کے سبزے میں آپ کی پشت مبارک کی سفیدی کو چمکتا دیکھ رہا ہوں۔ آپ نے اپنی حاجت پوری کی۔ اور وضو کیا اور واپس ہو لیے۔ پانی آپ کی ریش مبارک سے سینہ اقدس پر گر رہا تھا۔ آپ نے مجھے دیکھ کر فرمایا: تمہارے اونٹ بدکنے کا کیا ہوا؟ پھر ہم اس جگہ سے کوچ کر گئے۔ دوران سفر جب بھی آپ ﷺ مجھے ملتے یہی بات ارشاد فرماتے: السلام علیک، اے ابو عبد اللہ! تمہارے اونٹ بدکنے کا کیا ہوا۔ جب میں نے یہ صورت حال دیکھی تو میں جلد ہی مدینہ آ گیا۔ مسجد اور نبی ﷺ کی مجالس سے دور رہنے لگا۔ جب کافی عرصہ اس طرح بیت گیا تو میں ایک مرتبہ خالی مسجد میں تھوڑی دیر کے لیے گیا۔ وہاں جا کر نماز کے لیے کھڑا ہو گیا۔ اسی دوران نبی ﷺ بھی اپنے حجرے سے نکل کر مسجد میں آ گئے۔ آپ نے ہلکی سی دو رکعت نماز ادا فرمائی۔ جبکہ میں نے اپنی نماز طویل کر دی تاکہ آپ جائیں اور مجھے اکیلا چھوڑ دیں۔ (یہ دیکھ کر) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ابو عبد اللہ! جس قدر ہو سکے نماز لمبی کر لے۔ میں بھی جانے والا نہیں ہوں جب تک تم نماز پوری نہیں کر لیتے۔ تب میں نے اپنے جی میں کہا: اللہ کی قسم! میں رسول اللہ ﷺ سے اپنے فعل پر معذرت کرتا ہوں اور آپ کے سینے کو صاف کرتا ہوں۔ چنانچہ میں نے نماز پوری کی، آپ نے فرمایا السلام علیک اے ابو عبد اللہ! تمہارے اونٹ بدکنے کا کیا ہوا؟ میں نے عرض کیا: قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے میں جب سے اسلام لایا ہوں۔ میرا اونٹ کبھی نہیں بدکا پھر آپ ﷺ نے تین بار ارشاد فرمایا: یرحمک اللہ اللہ تم پر رحم کرے، اس کے بعد کسی چیز پر آپ ﷺ نے مجھے نہیں ٹوکا۔ الکبیر للطبرانی

۱۸۶۶۵۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ (نگلی) زمین پر بیٹھ کر کھانا کھا لیتے تھے۔ بکری کا دودھ دوہ لیتے تھے۔ اور جو کی روٹی پر بھی (ادنیٰ) غلام کی دعوت قبول فرما لیتے تھے۔ رواہ ابن النجار

۱۸۶۶۶۔ قیس بن وہب سے مروی ہے کہ وہ بنی سراقہ کے ایک شخص سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت فرمایا: حضور ﷺ کے اخلاق کیسے تھے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: کیا تم قرآن نہیں پڑھتے ہو:

وانک لعلی خلق عظیم.

اور بے شک آپ عظیم اخلاق پر (قائم) تھے۔

پھر فرمایا ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ اپنے اصحاب کے ساتھ تھے۔ میں نے آپ کے لیے کھانا تیار کیا۔

حفصہ رضی اللہ عنہا نے بھی آپ کے لیے کھانا تیار کیا۔ لیکن حفصہ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے پہلے تیار کر لیا۔ میں نے باندی کو کہا تو جا اور حفصہ رضی اللہ عنہا کے کھانے کا پیالہ گرا دے۔ پس حفصہ رضی اللہ عنہا آپ کے سامنے کھانا رکھ رہی تھی کہ باندی نے ہاتھ مار کر کھانا گرا دیا۔ پیالہ بھی ٹوٹ گیا اور کھانا بکھر گیا۔ نبی ﷺ نے ٹوٹے پیالہ کو اٹھایا اور جو کچھ اس میں کھانا تھا وہ بھی زمین سے اٹھا اٹھا کر اس میں ڈالا۔ پھر آپ نے اپنے اصحاب کے ساتھ مل کر وہی کھانا تناول فرمایا۔ پھر میں نے اپنا پیالہ آپ کے پاس بھیج دیا۔ نبی اکرم ﷺ نے وہ پیالہ کھانے سے بھرا ہوا حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کو بھیج دیا اور کہلویا پیالہ پیالے کے بدلے ہے اور جو کچھ اس میں ہے وہ تم کھا لو۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے آپ کے چہرے پر اس فعل کی وجہ سے کوئی (ناگوار) اثرات نہیں دیکھے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

متفرق عادات نبوی ﷺ

۱۸۶۶۷۔ (مسند صدیق رضی اللہ عنہ) حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک جگہ اترے اور پڑاؤ ڈالا۔ وہاں

کی ایک عورت نے اپنے بیٹے کے ساتھ اپنی بکری دودھ دوہنے کے لیے بھیجی۔ آپ ﷺ نے دودھ دوہا۔ پھر لڑکے کو وہ دودھ دے کر فرمایا: اس کو اپنی ماں کے پاس لے جاؤ۔ چنانچہ اس کی ماں نے وہ دودھ پیا اور سیراب ہو گئی پھر وہ لڑکا دوسری بکری آپ ﷺ کے پاس لایا۔ آپ ﷺ نے اس کا دودھ بھی نکالا اور پھر اس کو نوش فرمایا پھر ابو بکر کو پلایا۔ لڑکا پھر ایک اور بکری لے آیا۔ آپ ﷺ نے اس کا دودھ نکالا اور نوش فرمایا۔

مسند ابی یعلیٰ

۱۸۶۶۸..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کے پاس داخل ہوا۔ آپ کے پاس آپ کا ایک چھوٹا حبشی غلام بیٹھا تھا جو آپ کی کمر دہا رہا تھا۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا آپ بیمار ہیں؟ حضور ﷺ نے فرمایا: اونٹنی نے گذشتہ رات مجھے گرا دیا تھا۔

الہزار، الکبیر للطبرانی، ابن السنی و ابونعیم معافی الطب، الضیاء للمقدسی

۱۸۶۶۹..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ کو تین بار آواز دی آپ نے ہر بار فرمایا: یالیک، یالیک، یالیک

مسند ابی یعلیٰ، حلیۃ الاولیاء، الخطیب فی تلخیص المتشابہ

کلام:..... اس روایت میں ایک راوی جبارہ بن المغلس ضعیف ہے۔

۱۸۶۷۰..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھ کر باتیں کرتے تھے۔ اسی طرح

مسلمانوں کے معاملات میں بات چیت کرتے تھے اور میں آپ کے ساتھ ہوتا تھا۔ رواہ مسدد

کلام:..... حدیث صحیح ہے۔

۱۸۶۷۱..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ گدھے پر سوار ہوتے تھے جس کا نام عفیر تھا۔

مسند احمد، السنن لسعید بن منصور

۱۸۶۷۲..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کا ایک گھوڑا تھا جس کا نام مرتجز تھا۔ ایک گدھا تھا جس کا نام عفیر تھا۔

ایک خچر تھا جس کا نام دلدل تھا۔ ایک اونٹنی تھی جس کا نام قصویٰ تھا۔ آپ کی تلوار زوالفقار اور زرہ ذات الفضول تھی۔

الجرجانی فی الجرجانیات، الدلائل للیہقی

۱۸۶۷۳..... حضرت عسکری اپنی کتاب امثال میں فرماتے ہیں: یحییٰ بن عبدالعزیز جلودی، محمد بن سہل، السہلوی، عمارۃ بن زید، زیاد بن خثیمہ،

سدی، ابی عمارۃ کی سند سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ بنی نہد بن زید حضور ﷺ کی خدمت میں آئے۔ کہنے لگے: ہم آپ کے

پاس تہامہ کے نشیبی علاقے سے آئے ہیں۔

اس کے بعد حضرت علی نے ان کے خطبے اور نبی ﷺ کے ان کو جواب کا ذکر فرمایا: پھر انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی ہم ایک باپ کی

اولاد ہیں۔ ایک ہی شہر میں پلے بڑھے ہیں۔ آپ عرب سے ایسی زبان میں بات چیت فرما رہے ہیں۔ جس کا اکثر حصہ ہم سمجھ نہیں پاتے۔ حضور

ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اللہ عزوجل نے مجھے ادب دیا ہے اور بہت اچھا ادب دیا ہے اور میں بنی سعد بن بکر میں پلا بڑھا ہوں۔

ابن الجوزی فی الواہیات، وقال لا یصح.

کلام:..... بقول امام ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ یہ روایت صحیح نہیں ہے۔ اور اس کو انہوں نے کتاب الواہیات میں ذکر فرمایا ہے۔

۱۸۶۷۴..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے عرب کا کوئی کلمہ نہیں سنا جو میں پہلے حضور ﷺ سے نہ سنا چکا ہوں۔ اسی طرح یہ کلمہ سات

حرف انفہ (وہ اپنی موت آپ مرا) میں نے آپ سے پہلے کسی سے نہیں سنا۔ رواہ العسکری

۱۸۶۷۵..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ عزوجل نے اپنے نبی کو مکہ میں (بعثت کے بعد) تیرہ سال تک رکھا۔

مسند رک الحاکم

۱۸۶۷۶..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کے قریب سے صدمتے کے اونٹ گذرے۔ آپ ﷺ نے ایک اونٹ کی

کمر سے کچھ بال لے لیے پھر فرمایا: میں ان بالوں کا ایک عام مسلمان سے زیادہ حق دار نہیں ہوں۔

مصنف ابن ابی شیبہ، مسند احمد، ابن منیع، العوارث، مسند ابی یعلیٰ، السنن لسعید بن منصور

۱۸۶۷۷..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ سب سے زیادہ جرأت مندوں کے مالک تھے۔ ابن جریر

۱۸۶۷۸..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے جھنڈے کا رنگ سیاہ تھا۔ الکبیر للطبرانی

۱۸۶۷۹..... غنہ بن الازہر، ابوالاسود نہدی سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ غار حراء میں گئے تو آپ کی پاؤں والی کسی انگلی میں کوئی چوٹ آئی۔ آپ نے انگلی کو میٹھا ہو کر فرمایا:

هل أنت الا اصبع دميت وفي سبيل الله مالقيت

تو ایک انگلی ہی تو ہے جو خون آلود ہو گئی اور اللہ کے راستے میں تجھے یہ تکلیف پیش آئی ہے۔ البغوی، ابن مندہ، ابو نعیم ابو نعیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں صحیح سند ہے جو ثوری، شعبہ، ابن عیینہ وغیرہ نے عن الاسود بن قیس عن جناب انجلی کے ساتھ روایت کی۔

۱۸۶۸۰..... اسود بن سربج سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا:

اما بعد!..... (تمام)

۱۸۶۸۱..... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز سے رک گئے۔ آپ کی ازواج کے سامنے کوئی چیز تھی اور وہ ایک دوسرے سے الجھ رہی تھیں۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے پاس حاضر خدمت ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! ان کے مونہوں میں مٹی ڈال لیں اور آپ نماز کے لیے آجائیے۔ رواہ ابن النجار

۱۸۶۸۲..... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ آئندہ کل کے لیے کوئی چیز ذخیرہ نہیں فرماتے تھے۔ رواہ الترمذی

۱۸۶۸۳..... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کے اصحاب نے آپ سے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس کی کیا وجہ ہے کہ آپ ہم میں سب سے اچھی اور صاف زبان والے اور عمدہ بیان کرنے والے ہیں؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: عربیت ناپید ہو گئی تھی۔ پھر جبرئیل علیہ السلام اس کو تروتازہ صورت میں میرے پاس لے کر آئے ہیں جیسے کہ وہ اسماعیل علیہ السلام کی زبان پر جاری تھی۔ رواہ ابن عساکر کلام:..... اس کی سند (واہ) بے کار ہے۔

۱۸۶۸۴..... حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ حضور ﷺ کی قرأت کیسی تھی؟ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: حضور ﷺ اپنی آواز کو مد کے ساتھ (کھینچ کر) پڑھتے تھے۔ رواہ ابن عساکر

۱۸۶۸۵..... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک غسل کے ساتھ تمام عورتوں کے پاس ایک رات میں ہوتے تھے۔

السنن لسعید بن منصور، مسند احمد، السنن للبیہقی، ترمذی، ابو داؤد، ابن ماجہ، نسائی

۱۸۶۸۶..... (عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابن جریج نے ہمیں خبر دی کہ مجھے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی طرف سے خبر ملی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے کیفیت عطا کی گئی ہے۔ آپ سے پوچھا گیا: کیفیت کیا ہے؟ فرمایا: مباشرت میں تمیں آدمیوں کی طاقت۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آپ کی نوبویاں تھیں اور آپ ایک ہی رات میں سب بیویوں کے پاس چلے جاتے تھے۔

مصنف عبدالرزاق

آپ علیہ السلام کے پسینے کی خوشبو

۱۸۶۸۷..... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ام سلیم نے مجھے صرف ان چند چیزوں کا وارث بنایا تھا: رسول اللہ ﷺ کی چادر، آپ کا پینے کا پیالہ، آپ ﷺ کی خیمے کی لکڑی، سل (جس پر مسالے وغیرہ پیسے جاتے ہیں) اس سل پر ام سلیم رضی اللہ عنہا راکھ (خوشبو) رسول اللہ ﷺ کے

پسینے کے ساتھ ملا کر پستی تھیں۔ رسول اللہ ﷺ ام سلیم کے گھر میں ان کے بستر پر ہوتے تھے پھر آپ پر وحی اترتی تھی تو آپ ﷺ اس قدر پسینہ پسینہ ہو جاتے تھے، جس طرح بخار زدہ ہو جاتا ہے۔ پھر ام سلیم اس پسینے اور راکم خوشبو کو ساتھ ملا کر پیس لیتی تھیں۔ رواہ ابن عساکر

۱۸۶۸۸..... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سب سے اچھے اخلاق والے انسان تھے۔ رواہ ابن عساکر

۱۸۶۸۹..... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ دعا کر رہے تھے، لگام آپ کی دو انگلیوں کے بیچ میں دبی ہوئی تھی۔ لگام چھوٹ کر گر گئی۔ آپ لگام اٹھانے کے لیے آگے کو جھکے اور انگوٹھے اور اس کے ساتھ والی انگلی کے ساتھ اٹھالی۔ (اور دعا کرتے ہی رہے)۔ (مصنف عبدالرزاق۔ اس میں ایک راوی ابان ہے)

۱۸۶۹۰..... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک چاشت کے وقت میں اپنی نوبیویوں کے پاس چکر لگا لیتے تھے۔ رواہ ابو نعیم

۱۸۶۹۱..... جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ اٹھتا بیٹھتا تھا۔ آپ طویل سکوت اور قلیل ہنسی والے تھے۔

رواہ ابن النجار

۱۸۶۹۲..... حبشی بن جنادہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سب سے زیادہ خوش اخلاق اور ہنس مکھ انسان تھے۔ رواہ ابن عساکر

کلام:..... اس روایت میں حصن بن مخارق راوی (واہ) لغو اور ناقابل اعتبار ہے۔

۱۸۶۹۳..... ابویسلیٰ کندی سے مروی ہے میں نے اس گھر کے مالک کو کہتے ہوئے سنا کہ میں منیٰ میں جب حضور ﷺ خطبہ دے رہے تھے، آپ سے ملا۔ میں نے آپ کی سواری کے کجاوے پر ہاتھ رکھا تو کجاوے کے گدے سے مشک کی خوشبو آ رہی تھی۔ رواہ ابو نعیم

۱۸۶۹۴..... حسین بن علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جس قدر بھی مخلوق پیدا فرمائی حضور ﷺ سب میں سے اچھی خلقت (اور اچھے اخلاق) والے تھے۔ الکامل لابن عدی، ابن عساکر

۱۸۶۹۵..... حنین بن یزید کلبی سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو ہنسنے میں صرف مسکراہٹ کی حد تک دیکھا اور اکثر اوقات نبی اکرم ﷺ بھوک کی وجہ سے اپنے پیٹ پر پتھر بھی باندھ لیتے تھے۔ ابن مندہ، ابو نعیم، ابن عساکر

۱۸۶۹۶..... قرۃ بن ایاس بن ہلال بن رباب مزنی سے مروی ہے کہ میں بچپن میں اپنے والد کے ہمراہ تھا کہ ہم حضور ﷺ کے پاس آئے۔ میں نے آپ کو کھلی ہوئی ازار میں دیکھا۔ الکبیر للطبرانی

۱۸۶۹۷..... عبدالرحمن اپنے والد کعب سے وہ اپنے والد سعد قرظ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ جنگ کے موقع پر اپنی کمان کے ساتھ ٹیک لگا کر خطبہ ارشاد فرماتے تھے۔ رواہ ابن عساکر

آپ ﷺ کی عجز و انکساری

۱۸۶۹۸..... حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز پڑھ لیتے تھے تو منہ ہی منہ میں کچھ پڑھتے تھے۔ بس کی ہم کو خبر نہ دیتے تھے ایک مرتبہ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ جب بھی نماز پڑھ لیتے ہیں تو پست آواز میں کچھ پڑھتے ہیں جو ہم کو سمجھ میں نہیں آتا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم نے مجھ سے سننے کی کوشش کی؟ صہیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے انبیاء میں سے کسی نبی کو یاد کیا۔ اللہ نے اس کو اسی کی قوم میں سے ایک لشکر عطا کیا تھا۔ اس نبی نے ایک مرتبہ ان کو دیکھ کر فرمایا تھا: کون ان کا مقابلہ کر سکتا ہے؟ تب اللہ پاک نے (بطور عتاب) اس پیغمبر کو فرمایا: اب اپنی قوم کے لیے تین باتوں میں سے کوئی ایک پسند کر لو۔ یا تو ہم ان پر کسی اور قوم میں سے دشمن مسلط کر دیں، یا عام موت یا عام بھوک سب کو آ جائے۔ پیغمبر نے اپنی قوم سے اس کا تذکرہ کیا اور ان سے مشورہ لیا۔ قوم نے کہا: آپ اللہ کے نبی ہیں، آپ ہی کوئی چیز اختیار فرمائیں۔ چنانچہ پیغمبر نماز کے لیے کھڑے ہوئے۔ یہ لوگ جب بھی کسی مصیبت کا شکار ہوتے تھے تو نماز میں مشغول ہو جاتے تھے۔ پیغمبر نے قوم کو نماز پڑھائی پھر دعا کی: اے اللہ اگر تو ان پر

ان کے کسی مخالف دشمن کو مسلط کرے یہ تو ہم کو منظور نہیں، بھوک بھی ہم کو قبول نہیں، ہاں موت کو ان پر مسلط فرمادے۔ لہذا اللہ پاک نے ان پر موت کی ہوا چلا دی۔ پس تین دنوں میں ستر ہزار افراد قلمہ اجل بن گئے۔ پس تب سے میں اندر ہی اندر یہ دعا کرتا ہوں:

اللہم بک أحوال و بک ااصول و لاقوة الا بک.

اے اللہ میں تیری مدد کے ساتھ ہی کسی چیز کا ارادہ کرتا ہوں، تیری مدد کے ساتھ کسی پر حملہ کرتا ہوں اور ہر طرح کی طاقت و قوت تیری مدد کے ساتھ ممکن ہے۔ السنن لسعيد بن منصور

۱۸۶۹۹..... حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جنگ حنین میں فجر کی نماز کے بعد ہونٹوں کو حرکت دیتے تھے۔ آپ کو کہا گیا: یا رسول اللہ! آپ ابھی ہونٹوں کو حرکت دینے لگے ہیں۔ پہلے آپ ایسا نہیں کرتے تھے۔ آپ کیا پڑھتے ہیں؟ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں یہ پڑھتا ہوں:

اللہم بک أحوال و بک ااصول و بک اقاتل.

دوسری روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں:

اللہم بک احوال و بک ااصول و بک اقاتل. ابن جریر

۱۸۷۰۰..... عداء بن خالد سے مروی ہے کہ میں اپنے والد کے ساتھ نکلا اور نبی اکرم ﷺ کو خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے دیکھا۔ رواہ ابو نعیم

۱۸۷۰۱..... ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی مانگ میں مشک دیکھی اور ہم رات کو حضور ﷺ کو آپ کی داڑھی میں لگی

ہوئی خوشبو سے پہچانتے تھے۔ الخفاف فی معجمہ، ابن النجار

۱۸۷۰۲..... ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ کے جوتے میں دوپٹی تھیں۔ الکامل لابن عدی

۱۸۳۳۱ پر یہ روایت گذر چکی ہے۔

۱۸۷۰۳..... ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: کیا بات ہے آپ ہم سے اچھی اور صحیح زبان کے مالک ہیں؟ حضور

ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے پاس جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے تھے انہوں نے آکر مجھے اسماعیل علیہ السلام کی زبان سکھا دی۔ المدیلمی

۱۸۷۰۴..... عبدالرحمن بن کیسان اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو بالائی کٹوئیں کے پاس نماز پڑھتے دیکھا ہے۔

التاریخ للبخاری، ابن عساکر

۱۸۷۰۵..... معاویہ بن حیدرہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے میری قوم کے چند افراد کو قید کر لیا۔ میری قوم میں سے ایک شخص نبی اکرم ﷺ کے

پاس حاضر ہوا۔ آپ اس وقت خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ اس نے کہا: اے محمد! میری قوم کے لوگوں کو آپ نے کس وجہ سے قید کر رکھا ہے؟ نبی اکرم

ﷺ خاموش ہو گئے۔ آدمی بولا: لوگ تو کہتے ہیں کہ آپ شرف و فساد کو روکتے ہیں، ادھر تو آپ خود اکیلے اس میں مبتلا ہیں۔ معاویہ بن حیدرہ رضی اللہ عنہ

فرماتے ہیں حضور ﷺ نے اس کو فرمایا: تم کیا کہتے ہو؟ تو میں بیچ میں آ کر دونوں کے درمیان نرم رویے اور افہام تفہیم کی کوشش کرنے لگا تا کہ آپ

ﷺ اس شخص کی سخت بات سن کر کہیں میری قوم کو بددعا نہ دے دیں جس کے خمیازے میں ان کے لیے ہمیشہ کے واسطے نوز و فلاح کے دروازے

بند ہو جائیں۔ چنانچہ حضور نبی کریم ﷺ مسلسل بات سننے سمجھنے لگے حتیٰ کہ آپ کو بات سمجھ آ گئی اور آپ نے ارشاد فرمایا: کیا ان لوگوں نے (اس کلمہ

اسلام) کو کہہ لیا ہے؟ یا ان میں سے کچھ ہی لوگوں نے کہہ لیا ہے؟ واللہ اگر ایسا ہے اور میں نے ان کو قید کیا تب تو ان کا وبال مجھ پر ہوگا اور ان پر کوئی

(قید و بند اور) سزا نہیں ہے۔ لہذا اس شخص کے ساتھیوں کو چھوڑ دو۔ مصنف عبدالرزاق

۱۸۷۰۶..... ابوالطفیل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ چند لوگوں کے ہمراہ جن میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بھی تھے گھر

تشریف لائے۔ (جس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا آپ کے گھر آنا جانا تھا)۔ التاريخ للبخاری، ابن عساکر

۱۸۷۰۷..... ابوطیخ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی قوم پر فتح یاب ہوتے تو تین دن تک وہاں ٹھہرتے۔ ابن النجار

۱۸۷۰۸..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ بدخلق تھے اور نہ بد زبان۔ اور نہ بازاروں میں شور و شغب کرنے

والے تھے۔ رواہ ابن عساکر

آپ ﷺ کا حکم

۱۸۷۰۹..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم لوگ صبح کے وقت رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مسجد میں بیٹھے رہتے تھے۔ جب رسول اللہ ﷺ اٹھ کر کھڑے ہو جاتے تو ہم بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہو جاتے اور جب تک رسول اللہ ﷺ اپنے گھر میں داخل نہ ہو جاتے ہم کھڑے ہی رہتے۔ یونہی ایک دن آپ ﷺ اٹھے تو ابھی مسجد کے درمیان تک ہی پہنچے تھے کہ ایک اعرابی آپ کو آ ملا۔ بولا: اے محمد! مجھے دو اونٹ دیجئے، کیونکہ یہ آپ اپنے مال سے دیتے ہو اور نہ اپنے باپ کے مال سے۔ ساتھ میں وہ اعرابی آپ کو چادر سے پکڑ کر (بدتمیزی کے ساتھ) کھینچنے لگا۔ حتیٰ کہ (چادر آپ کے گلے میں بل کھا گئی اور) آپ کی گردن سرخ ہو گئی۔ رسول اللہ ﷺ نے تین بار ارشاد فرمایا: نہیں، میں اللہ سے مغفرت مانگتا ہوں اور میں تمہاری یہ خواہش پوری نہیں کروں گا جب تک تم مجھے باندھ نہیں لو گے۔ (یعنی تم جس قدر بدتمیزی زیادہ کر لو میں پھر بھی تم کو ڈانٹ ڈپٹ نہیں کروں گا بلکہ تمہاری بات پوری کروں گا) پھر آپ ﷺ نے ایک آدمی کو بلایا اور اس کو فرمایا: اس آدمی کو دو اونٹ دے دو۔ ایک جو سے لدا ہو اور ایک کھجور سے۔ ابن جریر

۱۸۷۱۰..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے ساتھ مجالس میں اٹھتے بیٹھتے تھے اور ہم سے بات چیت کرتے تھے۔ آپ جب کھڑے ہوتے تو ہم بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہو جاتے تھے۔ حتیٰ کہ ہم آپ کو اپنی کسی بیوی کے گھر میں داخل ہوتا ہوا دیکھ لیتے۔

رواہ ابن النجار

۱۸۷۱۱..... حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا دایاں ہاتھ کھانے، پینے، پاکیزگی حاصل کرنے، کپڑے پہننے اور نماز کے (کاموں) کے لیے تھا اور بائیں ہاتھ دوسرے کاموں کے لیے تھا۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۸۷۱۲..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا دایاں ہاتھ کھانے پینے اور نماز کے لیے تھا۔ اور بائیں ہاتھ اور کاموں کے لیے تھا۔ مصنف ابن ابی شیبہ

آپ ﷺ کا امت کا خیال فرمانا

۱۸۷۱۳..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور ﷺ کو جب بھی دو کاموں کے درمیان اختیار دیا گیا، آپ ﷺ نے ہمیشہ آسان کام کو پسند کیا جب کہ وہ گناہ نہ ہو۔ اگر اس میں گناہ ہوتا تو سب سے زیادہ آپ اس سے دور بھاگنے والے تھے۔ اور حضور ﷺ نے اپنی ذات کے لیے کبھی کسی سے انتقام نہیں لیا مگر یہ کہ اللہ کی حرمت یا مال کی جارہی ہو تو تب آپ ضرور اس کے لیے انتقام لیتے تھے۔

مؤطا امام مالک، بخاری، مسلم، ابو داؤد، نسائی

۱۸۷۱۴..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کبھی کسی خادم کو مارا اور نہ کبھی کسی بیوی کو مارا۔ رواہ ابو داؤد

۱۸۷۱۵..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے کبھی کسی خادم کو یا کسی بیوی کو یا کسی کو بھی نہیں مارا الا یہ کہ جہاد فی سبیل اللہ کرتے ہوں (تو ضرور کافروں کو مارا ہے) نہ کبھی آپ نے اپنی ذات کے لیے کوئی انتقام لیا۔ خواہ انتقام کے لیے سامنے پیش کر دیا جائے باں مگر جب کبھی اللہ کی حرمتوں کو پامال کیا گیا تو آپ نے ضرور اللہ کے لیے انتقام لیا ہے۔ (مثلاً کسی اور فاطمہ نے چوری کی اور آپ نے اس کا ہاتھ کٹوایا) اور حضور ﷺ کو جب بھی دو چیزوں کے درمیان اختیار دیا گیا آپ نے ہمیشہ آسان شی کو قبول کیا الا یہ گناہ کی صورت ہو، اگر گناہ کی صورت ہوتی تو آپ سب سے زیادہ اس سے کوسوں دور بھاگنے والے تھے۔

مصنف عبدالرزاق، مسند احمد، عبد بن حمید، ابن عساکر

۱۸۷۱۶ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور ﷺ پر جب بھی کوئی ظلم ڈھایا گیا آپ نے کبھی کسی سے کوئی بدلہ نہیں لیا، لیکن جب اللہ کی حرمتوں میں سے کسی شی کو پامال کیا گیا تو آپ سب سے زیادہ اس کا بدلہ لینے والے تھے۔ اور جب بھی آپ کو دو چیزوں کے درمیان اختیار دیا گیا آپ نے ہمیشہ آسان شی کو قبول کیا۔ مسند ابی بعلی، ابن عساکر

۱۸۷۱۷ ابو عبد اللہ جدلی سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: حضور ﷺ کا اپنے گھر والوں کے ساتھ کیسا اخلاق تھا؟ انہوں نے فرمایا: آپ تمام انسانوں میں سب سے بہترین اخلاق کے حامل تھے۔ آپ نہ بدخلق تھے اور نہ نفس گو طعن تشنیع کرنے والے۔ نہ آپ بازاروں میں شور و شغب کرتے تھے اور نہ برائی کا بدلہ برائی سے لیتے تھے، بلکہ غفور و درگزر سے کام لیتے تھے۔

ابوداؤد الطیالسی، مسند احمد، ابن عساکر

۱۸۷۱۸ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ان سے حضور ﷺ کے اخلاق کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے یہ کہا: حضور ﷺ کا اخلاق قرآن تھا۔ قرآن (کے حکم) کی وجہ سے خوش ہوتے تھے اور اسی کی وجہ سے ناراض ہوتے تھے۔ ابن عساکر

۱۸۷۱۹ حضرت عمر رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا کہ جب آپ ﷺ اپنی بیویوں کے ساتھ خلوت میں ہوتے تھے تو کیا (اخلاق) برتتے تھے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: آپ ﷺ تمہارے مردوں کی طرح رہتے تھے، ہاں مگر وہ سب سے زیادہ کریم النفس اور سب سے زیادہ ہنسے مسکرانے والے تھے۔ الخرائطی، ابن عساکر

۱۸۷۲۰ عن شقیق عن جابر عن ام محمد سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں آپ ﷺ ہمارے جگہ میں نہ بیٹھتے تھے جب تک وہاں چراغ نہ جلا دیا جاتا تھا۔ رواہ ابن النجار

۱۸۷۲۱ عمر بن عبد العزیز، یوسف بن عبد اللہ بن سلام سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ جب بیٹھ کر بات چیت فرماتے تو اکثر آسمان کی طرف نگاہ اٹھاتے رہتے تھے۔ مستدرک الحاکم

۱۸۷۲۲ (مسند عبادة بن صامت) حضور ﷺ جب چاند دیکھتے تو یہ فرماتے:

اللہ اکبر اللہ اکبر لا حول ولا قوۃ الا باللہ اللہم انی اسألك خیر هذا الشهر واعد ذبک من شر القدر واعد ذبک من شر یوم المحشر۔

اللہ اکبر اللہ اکبر، اللہ کی مدد کے بغیر برائی سے اجتناب ممکن نہیں اور اللہ کی مدد کے بغیر نیکی پر قوت نہیں۔ اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس ماہ کی خیر و برکت کا۔ اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں تقدیر کے شر سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں حشر کے دن کے شر سے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۸۷۲۳ (مسند ابن مسعود رضی اللہ عنہ) حضور ﷺ کے پاس خمس (مال غنیمت کے پانچویں حصے) سے قیدی لائے جاتے تو آپ ایک گھر والے قیدیوں کو الگ الگ نہیں کرتے تھے۔ بلکہ آپ ناپسند کرتے تھے کہ ان کے درمیان جدائی ڈالیں۔

ابن ماجہ، ترمذی، نسائی، ابوداؤد

۱۸۷۲۴ حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ دو مہاجرین کے بڑے سردار اکیدر نے حضور ﷺ کو ایک منکاب دیا جس میں من تھا۔ اور اس دن اللہ کے نبی ﷺ اور آپ کے اہل خانہ کو اس کی سخت حاجت بھی تھی۔ لیکن آپ نے نماز پڑھ کر لوگوں کو بلانے کا حکم دیا۔ پھر وہ منکاب سب کے سامنے ایک ایک کر کے پیش کیا گیا۔ ہر آدمی اپنا ہاتھ ڈال کر اس سے نکالتا اور کھاتا۔ جب حضرت خالد بن ولید کی باری آئی تو انہوں نے بھی ہاتھ ڈالا اور کھایا انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! سب نے ایک ایک بار کھایا اور میں نے دو مرتبہ نکالا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: خود بھی کھاؤ اور اپنے گھر والوں کو بھی کھلاؤ۔ رواہ ابن جریر

۱۸۷۲۵ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کسی عورت کو پیغام نکاح دیتے، اس کے لیے مہر بتاتے اور اس کو حضرت سعد کے پیالے کی امید دیتے کہ میں جب بھی ان کی باری میں ان کے پاس آؤں گا میرے ساتھ سعد رضی اللہ عنہ کا شریک پیالہ بھی آئے گا۔ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کے پاس ہر رات جہاں بھی ہوں شریک کا بھرا پیالہ بھیجتے تھے۔ الرویانی، ابن عساکر

شماںل..... عادات نبوی ﷺ

حضور ﷺ کی عمر مبارک

۱۸۷۲۶... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ کو چالیس سال کی مدت میں نبوت عطا ہوئی۔ پھر آپ دس سال مکہ میں رہے اور دس سال مدینہ میں مقیم رہے اور ساٹھ سال کی عمر میں آپ کی وفات ہوئی۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۱۸۷۲۷... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ تریسٹھ سال کی عمر میں فوت ہوئے۔ رواہ ابو نعیم

۱۸۷۲۸... حضرت عکرمہ (تلمیذ ابن عباس رضی اللہ عنہ) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ پر چالیس سال کی عمر میں وحی کا نزول شروع ہوا۔ پھر آپ تیرہ سال مکہ میں مقیم رہے۔ مدینہ میں دس سال رہے اور تریسٹھ سال کی عمر میں آپ نے وفات پائی۔

رواہ ابن ابی شیبہ

۱۸۷۲۹... بنی ہاشم کے غلام حضرت عمار رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ چالیس سال کی عمر میں مدینہ ہجرت ہوئے۔ مکہ میں پندرہ سال اور مدینہ میں دس سال رہے۔ اور پنیسٹھ سال کی عمر میں انتقال فرمایا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۱۸۷۳۰... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ پر چالیس سال کی عمر میں وحی نازل ہونا شروع ہوئی۔ تیرہ سال مکہ میں رہے پھر آپ کو ہجرت کا حکم ملا تو آپ نے مدینہ کی طرف ہجرت فرمائی اور وہاں دس سال رہ کر وفات پائی۔ رواہ ابن النجار

۱۸۷۳۱... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی وفات ہوئی جب آپ تریسٹھ سال کی عمر میں تھے۔

ابو نعیم فی المعرفة

۱۸۷۳۲... حضرت سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ تریسٹھ سال کی عمر میں آپ ﷺ کا انتقال ہوا۔ ابو نعیم فی المعرفة

۱۸۷۳۳... قباث بن اشیم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ان سے پوچھا گیا کہ کیا آپ بڑے ہیں یا رسول اللہ ﷺ؟ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ مجھ سے بڑے ہیں اور میں آپ سے بیس سال پہلے پیدا ہوا تھا۔ رسول اللہ ﷺ عام الفیل میں پیدا ہوئے تھے۔ ان ہاتھیوں کے گوبر پر میری ماں مجھے لے کر کھڑی ہوئی تھی اور مجھے اس واقعے کی پوری سمجھ تھی۔ حضور ﷺ کو اس واقعے کی اطلاع چالیسویں سال دی گئی تھی۔

رواہ ابن عساکر

فائدہ:..... سورہ فیل میں اس واقعے کا ذکر ہے، عام الفیل یعنی ہاتھیوں والے سال۔ اس سال ابرہہ کافر بادشاہ نے ہاتھیوں کے لشکر کے ساتھ کعبہ اللہ پر حملہ کیا تھا جس میں اس کو دردناک شکست کا سامنا ہوا۔ اسی سال حضور ﷺ پیدا ہوئے۔ جبکہ قباث بن اشیم اس سال بیس سال کی عمر میں تھے۔ ابرہہ کی شکست کے بعد عرب کعبہ کے گرد اکٹھا ہوئے تو ان میں یہ بھی اپنی والدہ کے ساتھ وہاں کھڑے تھے۔

حضور ﷺ کی وفات اور میراث کا ذکر

۱۸۷۳۴... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو فرمایا: چلو ام ایمن کی زیارت کریں، جیسے نبی اکرم ﷺ ان کی زیارت کو جاتے تھے۔ (انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی پرورش فرمائی تھی یہ باندی آپ کو اپنے والد کی طرف سے ورثہ میں ملی تھی جس نے آپ نے بڑے ہو کر آزاد فرما دیا تھا۔) یہ حضرات ام ایمن کے پاس پہنچے تو وہ رو پڑیں۔

دونوں حضرات نے ان سے عرض کیا، اے ام ایمن! اللہ کے ہاں حضور کے لیے زیادہ خیر ہے۔ ام ایمن بولی: میں جانتی ہوں کہ اللہ کے ہاں آپ کے لیے زیادہ خیر ہے۔ لیکن میں اس بات پر رو رہی ہوں کہ آسمان کی خبریں ہم پر آنا بند ہو گئی ہیں۔ اس بات نے دونوں حضرات کو بھی برا بھلا

کر دیا (اور بھڑکا دیا) پھر دونوں حضرات بھی ام ایمن کے ساتھ خوب روئے۔ مصنف ابن ابی شیبہ، مسلم، مسند ابی یعلیٰ، ابو عوانہ ۱۸۷۳۵۔ ابن جریج سے مروی ہے کہ میرے والد بڑھ فرماتے ہیں: نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو یہ بات ذہن میں نہ آرہی تھی کہ حضور ﷺ کو کہاں دفن کریں؟ حتیٰ کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے نبی کی قبر وہیں بنتی ہے جہاں وہ مرتا ہے۔ چنانچہ پھر آپ ﷺ کا بستر (جس پر آپ وفات کے بعد آرام فرماتے تھے) وہاں سے ہٹایا گیا اور اسی بستر کی جگہ قبر کھودی گئی۔

عبدالرزاق، مسند احمد

کلام:..... امام ابن حجر اور امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ روایت منقطع ہے۔

۱۸۷۳۶۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضور ﷺ کی وفات ہو گئی تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ باہر نکلے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ لوگوں کو تقریر کر رہے تھے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو فرمایا: اے عمر! بیٹھ جاؤ۔ چنانچہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے حمد و ثناء کے بعد فرمایا:

اما بعد! جان لو! جو شخص محمد ﷺ کی عبادت کرتا تھا تو وہ سمجھ لے کہ محمد ﷺ وفات پا گئے ہیں۔ اور جو شخص اللہ کی عبادت کرتا تھا تو اللہ پاک زندہ ہیں کبھی مرے گئے نہیں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وما محمد الا رسول قد خلت من قبله الرسل افان مات او قتل انقلبتم على اعقابكم الخ
اور محمد صرف رسول ہی تو ہیں۔ آپ سے پہلے بہت سے رسول گذر چکے ہیں کیا پس اگر وہ وفات پا جائیں یا قتل ہو جائیں تو کیا تم اپنی ایڑیوں کے بل لئے مڑ جاؤ گے۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ کی قسم! ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ گویا پہلے لوگوں کو علم نہ تھا کہ اللہ پاک نے یہ آیت بھی نازل فرمائی ہے۔ حتیٰ کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اس کی تلاوت فرمائی۔ تب لوگوں کو اس کا پتہ چلا۔ تب ہر طرف ہر کوئی دوسرے کو اسی کی تلاوت کرتا سنے لگا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! جب میں نے یہ آیت حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے سنی تو بالکل میرے پاؤں کٹ گئے۔ میری ٹانگوں نے میرا جھوٹ اٹھانے سے انکار کر دیا۔ اور میں زمین ہوس ہو گیا۔ کہ نبی اکرم ﷺ واقعتاً وفات پا گئے ہیں۔

مصنف عبدالرزاق، ابن سعد، مصنف ابن ابی شیبہ، مسند احمد، العدنی، بخاری، ابن حبان، حلیۃ الاولیاء، السنن للبیہقی ۱۸۷۳۷۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ مقام سخ میں اپنی رہائش گاہ سے اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر مسجد آئے۔ اور کسی سے بات چیت کیے بغیر (حجرہ میں) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس پہنچے اور حضور ﷺ کی طرف بڑھے۔ آپ کو دیکھ کر چادر اوڑھے ہوئے (موت کی نیند سو رہے) تھے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے آپ کے چہرے سے کپڑا ہٹایا، آپ پر جھکے، آپ کو بوسہ دیا اور رونے لگے پھر فرمایا: میرا باپ آپ پر فدا ہو، اللہ کی قسم! اللہ پاک آپ پر دو موتیں کبھی جمع نہیں کرے گا اور ایک موت جو اللہ نے آپ کے لیے لکھ دی تھی وہ آپ نے پالی ہے۔ بخاری، ابن سعد، السنن للبیہقی

۱۸۷۳۸۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات ہو گئی تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ لوگوں کے تاثرات کا جائزہ لینے لگے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے غلام کو حکم دیا کہ جاؤ دیکھو لوگ کیا باتیں کر رہے ہیں، آ کر خبر دو۔ غلام نے واپس آ کر کہا: ہر طرف یہی چہ چہ ہے کہ محمد (ﷺ) وفات پا گئے ہیں۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو انتہائی صدمہ پہنچا اور آپ کی زبان پر یہ بات جاری ہو گئی اور میری کمر ٹوٹ گئی۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ مسجد میں بھی پہنچے تھے مگر لوگ گمان کرنے لگے آپ رضی اللہ عنہ نہیں پہنچے۔ ابن خسرو

۱۸۷۳۹۔ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب ہم رسول اللہ ﷺ کی تکفین وغیرہ کی تیاری میں مصروف ہوئے تو ہم نے تمام لوگوں پر دروازہ بند کر دیا۔ تب انصار نے آواز دی ہم آپ ﷺ کے تہیال والے ہیں اور ہمارا اسلام میں بھی اچھا مرتبہ ہے۔ (لہذا ہم کو اندر آنے کی اجازت دی جائے) قریش کہنے لگے: ہم آپ کے قبیلے والے ہیں۔ (ہمیں اندر آنے دیا جائے) تب حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ بولے ہم تم سب کو اللہ کا واسطہ دیتے ہیں۔ اگر تم اندر آ گئے تو حنمور کی تکفین تدفین میں بہت تاخیر ہو جائے گی۔ اس لیے اللہ کی قسم! صرف وہی شخص داخل

تکفین و تدفین

۱۸۷۴۰ علی بن الحسین سے مروی ہے کہ اس موقع پر انصار نے کہا: ہمارا حق ہے اور حضور ﷺ ہماری بہن کے بیٹے تھے (حضرت آمنہ انصار کے قبیلے بنی نجار سے تعلق رکھتی تھیں) اور اس کے علاوہ اسلام میں ہمارا ایک مقام ہے۔ چنانچہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ان کو بلا کر ارشاد فرمایا: آپ کی قوم آپ کی زیادہ حق دار ہے تم علی رضی اللہ عنہ اور عباس رضی اللہ عنہ سے بات کرو۔ آپ کے پاس وہی جاسکے گا جس کو یہ حضرات بلائیں گے۔ ابن سعد

۱۸۷۴۱..... موسیٰ بن محمد بن ابراہیم بن حارث تمیمی سے مروی ہے فرماتے ہیں: میں نے اپنے والد کا لکھا ہوا ایک مکتوب گرامی پایا جس میں لکھا تھا: جب حضور ﷺ کو کفن دیا گیا اور آپ کو چار پائی پر رکھ دیا گیا تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اندر داخل ہوئے اور بولے: السلام علیک ایہا النبی ورحمة اللہ وبرکاتہ ان دونوں حضرات کے ساتھ اور بھی لوگ داخل ہوئے جس قدر اس کمرے میں سانسکتے تھے۔ جو مہاجرین اور انصار دونوں گروہوں سے تعلق رکھتے تھے۔ انہوں نے بھی حضرات ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کی طرح سلام کیا۔ پھر سب نے صفیں بنالیں۔ حضرات ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہ حضور سے سامنے پہلی صف میں تھے۔ دونوں نے کہنا شروع کیا:

اللہم انا نشہد ان قد بلغ ما انزل الیہ ونصح لامتہ وجاهد فی سبیل اللہ حتی اعز اللہ دینہ وتمت

کلماتہ فآمن بہ وحدہ لا شریک لہ، فاجعلنا یا الہنا ممن یتبع القول الذی معہ واجمع بیننا و بینہ حتی

یعرفنا و نعرفہ فانہ کان بالمؤمنین رؤفاً رحیماً، لانتغی بالایمان بدلاً، ولا نشتری بہ ثمناً ابداً.

اے اللہ! ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ (سلی اللہ علیہ وسلم) نے حق رسالت ادا کر دیا، امت کے لیے پوری خیر خواہی برتی اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا حتیٰ کہ اللہ نے ان کے دین کو غالب کر دیا ان کے دین کے احکام مکمل ہوئے۔ آپ اللہ پر ایمان لے آئے جو وحدہ لا شریک ہے۔ اے اللہ! ہم کو ان لوگوں میں سے بنا جو اس کلام پر عمل کرتے ہیں جو ان کے ساتھ نازل ہوا۔ ہم کو اور انکو آپس میں جمع کر دے تاکہ یہ ہم کو پہچانیں اور ہم ان کو پہچانیں بے شک آپ علیہ السلام مؤمنین پر مہربان اور رحم کرنے والے ہیں۔ ہم ایمان کا کوئی بدل نہیں چاہتے، اور نہ اس کے عوض کوئی مال چاہتے کبھی بھی۔

بقیہ حضرات سب آمین آمین کہتے رہے۔ پھر یہ نکل جاتے اور دوسرے لوگ داخل ہو جاتے حتیٰ کہ یوں پہلے مردوں نے پھر عورتوں نے

پھر بچوں نے آپ پر درود و سلام بھیجا۔ جب نماز سے فارغ ہو گئے تو پھر آپ کی قبر کی جگہ کی بحث چھڑ گئی۔ ابن سعد

۱۸۷۴۲. حضرت عروہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہو گئی تو آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپس میں مشورہ

کرنے لگے کہ آپ کو کہاں دفن کریں۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ کو اسی جگہ دفن کر دو جہاں اللہ نے ان کی روح قبض فرمائی ہے۔

پس آپ کو بستر سمیت اس جگہ سے ہٹایا گیا اور اس کے نیچے قبر کھود کر آپ کو دفن کیا گیا۔ ابن سعد

۱۸۷۴۳. ابو سلمہ بن عبد الرحمن اور یحییٰ بن عبد الرحمن بن حاطب دونوں حضرات فرماتے ہیں کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا حضور

کو کہاں دفن کیا جائے؟ ایک کہنے والے نے کہا: منبر کے پاس دفن کیا جائے۔ کسی نے کہا: افس جگہ دفن کیا جائے جہاں کھڑے ہو کر آپ لوگوں کو

نماز پڑھاتے تھے۔ تب حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جہاں اللہ پاک نے آپ کی روح قبض فرمائی ہے وہیں آپ کو دفن کیا جائے۔ پس

وہاں سے بستر ہٹایا گیا اور اس جگہ گڑھا کھودا گیا۔ ابن سعد

۱۸۷۴۴. حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب نبی کریم ﷺ کی وفات ہوئی تو لوگوں میں یہ سوال اٹھا کہ آپ کو کہاں دفن کیا جائے

تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اسی جگہ جہاں آپ نے وفات پائی ہے۔ ابن سعد

کلام:.....سند صحیح ہے۔

۱۸۷۴۵..... ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب منگل کے روز رسول اللہ ﷺ کی تکفین وغیرہ سے فارغ ہوئے اور آپ کو آپ کے کمرے میں آپ کی چارپائی پر لٹا دیا گیا تو پھر مسلمانوں میں اختلاف ہوا کہ آپ کو کہاں دفن کیا جائے۔ کسی نے کہا: آپ کو مسجد میں دفن کر دیا جائے۔ کسی نے کہا: آپ کو اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے درمیان (جنت البقیع) میں دفن کیا جائے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے۔ جب بھی کوئی نبی فوت ہوا ہے اس کو اسی جگہ دفن کیا گیا ہے جہاں اس کی روح قبض ہوئی ہے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ کا بستر جس پر آپ نے وفات پائی تھی۔ وہاں سے ہٹایا گیا۔ پھر اس کے نیچے قبر کھودی گئی۔ رواہ ابن سعد

کلام:..... اس کی سند متصل اور روایت ثقہ ہیں مگر اس میں واقعی بھی ہے۔ لیکن شواہد اس کی روایت کے نقصان کو پورا کر رہے ہیں۔

۱۸۷۴۶..... عمر بن ذر سے مروی ہے کہ میں نے ابو بکر بن عمرو بن حفص کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میں نے اپنے دوست محمد ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ کبھی کوئی نبی نہیں مرا مگر وہ اسی جگہ دفن ہوا ہے جہاں اس کی وفات ہوئی ہے۔

رواہ ابن سعد

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو خواب میں تین چاند نظر آئے

۱۸۷۴۷..... قاسم بن عبد الرحمن سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے خواب میں اپنے کمرے میں تین چاند دیکھے۔ میں (اپنے والد) ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اور ان سے اس خواب کی تعبیر پوچھی تو آپ نے مجھی سے پوچھا تم نے اس کی کیا تعبیر لی ہے۔ میں نے عرض کیا کہ اس سے مراد اولاد رسول اللہ ﷺ ہے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ خاموش ہو گئے حتیٰ کہ جب نبی ﷺ وفات پا کر وہاں دفن ہو گئے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئیں تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ تیرے تین چاندوں میں سے سب سے اچھا چاند تھا جو رخصت ہو گیا۔ پھر ابو بکر پھر عمر سب کے سب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے کمرے میں ہی مدفون ہوئے۔

رواہ ابن سعد

۱۸۷۴۸..... یحییٰ بن سعید حضرت سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: میں نے عیند میں تین چاند دیکھے جو میرے کمرے میں آ کر گرے ہیں۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: خیر ہے۔ حضرت یحییٰ فرماتے ہیں: میں نے لوگوں کو بات کرتے سنا ہے کہ حضور ﷺ وفات کر گئے تو عائشہ رضی اللہ عنہا کے کمرے میں دفن ہوئے تو ابو بکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو فرمایا: یہ تیرے چاندوں میں سے ایک تھا جو سب سے اچھا چاند تھا۔ ابن سعد، مسدد

۱۸۷۴۹..... عبد الرحمن بن سعید بن ربیع سے مروی ہے کہ ایک دن حضرت علی رضی اللہ عنہ چادر اوڑھے ہوئے رنجیدہ و غمزہ حالت میں تشریف لائے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ان کو فرمایا: کیا بات ہے میں آپ کو رنجیدہ دیکھ رہا ہوں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے وہ تکلیف پیش آئی ہے جو آپ کو نہیں آئی۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: دیکھو سنو ان کی بات! میں تم لوگوں کو خدا کا واسطہ دیتا ہوں بتاؤ کیا تم نے کسی کو حضور ﷺ کی وفات پر مجھ سے زیادہ رنجیدہ دیکھا ہے؟ رواہ ابن سعد

۱۸۷۵۰..... انس بن رحمة اللہ علیہ سے مروی ہے کہ جب نبی ﷺ کی روح قبض ہوئی تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے اور بوسہ دے کر فرمایا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، آپ کی زندگی بھی کس قدر اچھی تھی اور آپ کی موت بھی کس قدر عمدہ ہے۔

ابن سعد، المروزی فی الجنائز

۱۸۷۵۱..... ابی رحمة اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ عین وفات کے وقت حضور کے پاس نہ تھے۔ بلکہ آپ کی وفات کے بعد آپ کے پاس آئے۔ آپ کے چہرے سے کپڑا ہٹایا آپ کی پیشانی کو چوما۔ پھر فرمایا: آپ کی زندگی اور موت کس قدر اعلیٰ تھی۔ آپ اللہ کے ہاں

اس سے زیادہ باعزت ہیں کہ اللہ پاک آپ کو دو مرتبہ موت کا مزہ دے۔ ابن سعد، المروری
 ۱۸۷۵۲..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہو گئی تو ابو بکر رضی اللہ عنہ آپ کے پاس تشریف لائے میں
 نے (کمرے کا) پردہ اٹھا دیا آپ نے آ کر آپ ﷺ کے چہرے سے کپڑا ہٹایا، ان اللہ پڑھی اور فرمایا: اللہ کی قسم! اللہ کے رسول ﷺ وفات پائے
 پھر سر کی طرف آئے اور بولے: ہائے نبی! پھر اپنا منہ نیچے کر کے آپ کی پیشانی کو چوما۔ پھر سر اٹھا کر فرمایا: ہائے دوست! پھر منہ نیچے لے جا کر
 دوبارہ آپ کی پیشانی چومی اور پھر سر اٹھا کر فرمایا: ہائے صفا! (مخلص دوست) پھر سہ بارہ منہ نیچے لے جا کر آپ کی پیشانی کو بوسہ دیا پھر کپڑے
 کے ساتھ چہرہ ڈھانپ کر باہر نکل گئے۔ رواہ ابن سعد

۱۸۷۵۳..... ابن ابی ملیکہ سے مروی ہے حضور ﷺ کی وفات کے بعد حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اندر آنے کی اجازت طلب کی۔ لوگوں نے کہا: آج
 ان کے پاس آنے کے لیے کسی اجازت کی ضرورت نہیں رہی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم سچ کہتے ہو پھر آپ اندر گئے اور چہرے سے کپڑا ہٹا
 کر چہرہ کو بوسہ دیا۔ رواہ ابن سعد

۱۸۷۵۴..... حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ جب حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کے پاس پہنچے تو آپ پر کپڑا
 ڈھکا ہوا تھا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی، جس کے ہاتھ میں میری (بھی) جان ہے رسول اللہ ﷺ کی وفات ہو چکی ہے۔
 آپ پر اللہ کی رحمتیں ہوں۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ آپ ﷺ پر جھکے اور آپ کو بوسہ دیا اور فرمایا: آپ نے زندگی بھی اچھی گزاری اور موت بھی عمدہ پائی۔

رواہ ابن سعد

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا غم

۱۸۷۵۵..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب حضور ﷺ کی وفات ہو گئی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی
 اللہ عنہ نے اندر آنے کی اجازت مانگی پھر دونوں اندر آئے اور آپ کے چہرے سے کپڑا ہٹایا پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہائے مد ہوشی!
 رسول اللہ ﷺ کی غشی (مد ہوشی) کس قدر سخت تھی! پھر دونوں اٹھ کر جانے لگے جب دروازے تک پہنچے تو حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے
 عمر! واللہ! رسول اللہ وفات پائے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو جھوٹ کہتا ہے، رسول اللہ مرے نہیں ہیں بلکہ تم کو فتنے (آزمائش)
 نے دبوچ لیا ہے۔ اور رسول اللہ ﷺ اس وقت تک نہیں مریں گے جب تک منافقوں کو ختم نہ کر دیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ لوگوں کو اس طرح کی
 باتیں کر رہے تھے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے آپ کو حکم فرمایا: خاموش رہو۔ (خاموش
 رہو) چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ خاموش ہو گئے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ منبر پر چڑھے۔ اللہ کی حمد و ثناء کی۔ پھر یہ آیت تلاوت کی:

انک میت وانہم میتون

بے شک آپ مرنے والے ہیں اور وہ بھی مرنے والے ہیں۔

پھر یہ آیت تلاوت فرمائی:

وما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل افان مات او قتل انقلبتم علی اعقابکم

اور محمد (ﷺ) نرے رسول ہی تو ہیں۔ آپ سے پہلے بھی رسول گزر چکے ہیں، کیا پس اگر وہ مرجائیں یا شہید کر دیئے جائیں تو تم اپنی
 ایڑیوں کے بل لٹے مڑ جاؤ گے۔

پھر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

جو شخص محمد کی عبادت کرتا تھا وہ جان لے کہ محمد وفات پائے ہیں (صلی اللہ علیہ وسلم) اور جو شخص اللہ کی عبادت کرتا تھا وہ جان لے کہ اللہ زندہ

ہے اس کو کبھی موت نہیں آئے گی۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیا یہ کتاب اللہ میں ہے؟ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں۔ تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو مخاطب ہو کر فرمایا: اے لوگو! یہ ابو بکر ہیں مسلمانوں کے سردار، ان کی بیعت کر لو۔ پس لوگوں نے آپ کی بیعت کر لی۔ رواہ ابن سعد ۱۸۷۵۶..... حضرت سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ مسجد میں تشریف لائے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ لوگوں کو خطاب فرما رہے تھے: حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ گذرتے چلے گئے حتیٰ کہ نبی اکرم ﷺ کے کمرے میں داخل ہو گئے۔ جہاں آپ کی وفات ہوئی تھی اور یہی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا کمرہ تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ کے چہرے سے یمنی چادر ہٹائی جس سے آپ کے جسم کو ڈھانپا گیا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے چہرے کی زیارت کی پھر اس پر بھک گئے۔ اور آپ کو بوسہ دیا پھر فرمایا: آپ پر میرے ماں باپ فدا ہوں۔ اللہ آپ پر دو موتیں جمع نہیں فرمائے گا۔ وہ موت تو آپ پا چکے ہیں جس کے بعد کبھی موت نہیں آئے گی۔ پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ مسجد میں لوگوں کے پاس گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کو خطاب کر رہے تھے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ان کو بیٹھنے کا حکم دیا۔ لیکن اولاً حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بیٹھنے سے انکار کر دیا پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے دو تین مرتبہ آپ کو بیٹھنے کے لیے فرمایا مگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نہ بیٹھے تو ابو بکر رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے اور اللہ رسول کی شہادت دی سو لوگ آپ کی طرف آ گئے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو چھوڑ دیا۔ سوجب حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے تشہد مکمل کر لیا تو پھر فرمایا:

اما بعد! اے لوگو! تم میں سے جو شخص محمد کی عبادت کرتا تھا تو محمد مر گئے ہیں۔ اور جو اللہ کی عبادت کرتا تھا وہ جان لے کہ اللہ زندہ ہے کبھی نہیں مرے گا۔ اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتے ہیں:

وما محمد الا رسول قد خلت من قبله الرسل (سے) الی الشاکرین۔ (تک)

جب حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اس کی تلاوت کر لی تو تب لوگوں کو یقین آ گیا کہ نبی ﷺ کی وفات ہو چکی ہے۔ اور لوگوں نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے منہ سے اس آیت کو یاد کر لیا حتیٰ کہ کچھ لوگ کہنے لگے کہ لوگوں کو علم ہی نہیں تھا کہ یہ آیت بھی نازل ہوئی جب تک کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اس کو تلاوت نہ فرمایا۔

حضرت سعید بن المسیب رحمۃ اللہ کا گمان ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا: اللہ کی قسم مجھے اس آیت کو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے تلاوت کرنے سے پتہ چلا پھر میں زمین پر گر گیا اور مجھے یقین ہو چلا کہ حضور ﷺ کی وفات پا چکے ہیں۔ رواہ ابن سعد ۱۸۷۵۷..... حضرت حسن سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہو گئی تو آپ کے اصحاب رضوان اللہ علیہم اجمعین کے درمیان یہ بات طے پائی کہ کچھ انتظار کرو شاید آپ کو اوپر اٹھالیا جائے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

جو شخص محمد کی عبادت کرتا تھا تو محمد وفات پا گئے ہیں اور جو اللہ کی عبادت کرتا تھا تو اللہ زندہ ہے کبھی نہیں مرے گا۔ رواہ ابن سعد

۱۸۷۵۸..... ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہو گئی ابو بکر رضی اللہ عنہ مسجد کے گوشے میں تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کے پاس آئے۔ آپ چادر میں لپٹے ہوئے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کی پیشانی پر منہ رکھا اور بوسہ دیتے ہوئے روتے رہے اور یہ فرماتے رہے: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپ کی زندگی بھی اچھی رہی اور موت بھی۔ پھر نکل کر جانے لگے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ لوگوں کو فرما رہے تھے:

رسول اللہ ﷺ مرے ہیں اور نہ میری گے جب تک منافقوں کو قتل نہ کر دیں اور اللہ پاک منافقوں کو ذلیل و رسوا نہ کر دے۔

ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: منافقین رسول اللہ ﷺ کی وفات پر خوش ہوئے تھے لہذا انہوں نے اس موقع پر سر اٹھالیے۔

پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ آپ رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے تو فرمایا: اے آدمی! اپنے آپ پر قابو رکھ! بے شک رسول اللہ ﷺ کی وفات پا گئے ہیں۔ کیا تو نے اللہ کا یہ فرمان نہیں سنا:

انک میت وانہم میتون۔

بے شک آپ مرنے والے ہیں اور وہ بھی مرنے والے ہیں۔

نیز فرمان الہی ہے:

وما جعلنا لبشر من قبلك الخلد اذ ان مات فهم الخالدون
اور آپ سے قبل ہم نے کسی بشر کے لیے دوام نہیں رکھا۔ تو کیا اگر آپ مر جائیں گے تو وہ ہمیشہ رہ لیں گے۔

پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ منبر پر تشریف لائے اور اللہ کی حمد و ثناء بیان کی اور فرمایا:

اے لوگو! اگر تمہارے معبود تھے جس کی تم پرستش کرتے تھے تو تب معبود محمد وفات پا چکے ہیں۔ اور اگر تمہارا معبود وہ ہے جو آسمانوں میں ہے تو تمہارا معبود نہیں مرا۔ پھر آپ نے یہ مکمل آیت تلاوت کی:

وما محمد الا رسول قد خلت من قبله الرسل اذ ان مات او قتل انقلبتم على اعقابكم. الى آخر الآية.

مسلمان لوگ یہ سن کر خوش ہو گئے ان کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں رہا (کہ ہمارا دین لازوال اور ہمارا معبود لازوال ہے) لیکن منافقوں کو تکلیف نے دبوچ لیا۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے گویا کہ ہمارے چہروں پر ایک پردہ پڑا ہوا تھا جو اس تقریر سے چھٹ گیا۔ ابن ابی شیبہ، مسند البزار

۱۸۷۵۹..... ابن جریج اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حضور ﷺ کی قبر کی جگہ کے بارے میں تردید ہوئی۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اکرم ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ نبی اپنی جگہ سے نہیں ہٹایا جاتا بلکہ جہاں اس کی موت آتی ہے وہیں اس کو دفن کیا جاتا ہے۔

چنانچہ آپ کے بستر کو ہٹا کر وہاں قبر کھودی گئی۔ مصنف ابن ابی شیبہ، مسند احمد

کلام:..... امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ روایت اس طریق سے منقطع الاسناد ہے کیونکہ ابن جریج کے والد جریج میں ضعف ہے اور انہوں نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا ہے۔

۱۸۷۶۰..... محمد بن اسحاق اپنے والد کے توسط سے روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ کی وفات کے وقت حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا تھا:

آج ہم سے وحی کا سلسلہ ختم ہو گیا اور اللہ عزوجل سے کلام کا ذریعہ چھوٹ گیا۔ ابو اسماعیل الہروی فی دلائل التوحید

۱۸۷۶۱..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب نبی ﷺ کی روح قبض ہو گئی تو مسلمانوں کا آپ ﷺ کے دفن کرنے میں اختلاف ہوا۔ تب حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا ہے جس کو میں بھولا نہیں ہوں کہ اللہ نے کسی نبی کی روح قبض نہیں فرمائی۔ مگر اسی جگہ میں جہاں اس نبی کو مدفون ہونا پسند تھا۔ (پس آپ ﷺ کو بھی آپ کے بستر کی جگہ دفنادو)۔ رواط الترمذی

کلام:..... امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ روایت غریب (ضعیف) ہے۔ اس میں ایک راوی ملکی ہے جس کو حدیث کے باب میں یادداشت کے حوالہ سے ضعیف قرار دیا جاتا ہے۔ جبکہ اسی روایت کو دوسرے طریق سے ابی یعلیٰ سے روایت کیا ہے اس کے الفاظ یہ ہیں:

کسی نبی کی روح اللہ اسی جگہ قبض فرماتے ہیں جو اس کو دوسری جگہوں سے زیادہ محبوب ہوتی ہے۔ پس آپ کو وہاں دفن کرو جہاں ان کی روح قبض ہوئی ہے۔

۱۸۷۶۲..... عمرہ بنت عبدالرحمان، حضور ﷺ کی بیویوں سے روایت کرتی ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حضور ﷺ کی وفات کے موقع پر کہنے لگے: حضور ﷺ کی قبر کیسے بنائیں؟ کیا اس کو مسجد بنادیں؟ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا:

اللہ پاک یہود و نصاریٰ پر لعنت کرے انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مسجدیں بنالیا۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا تب آپ ﷺ کی قبر کیسے بنائیں؟ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک شخص مدینہ کا بخاری (بخاری) قبر

بناتا ہے اور ایک شخص مکہ کا شق (سیدی) قبر بناتا ہے۔ پس اے اللہ تیرے نزدیک جو محبوب قبر ہو اس کے بنانے والے کو مطلع کر دے وہ تیرے نبی کی قبر بنا دے۔ پس ابو طلحہ جو لحدی قبر بناتے تھے ان کو اطلاع ہو گئی۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ان کو حکم دیا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے لیے قبر بنائیں۔ چنانچہ پھر آپ کو (لحدی قبر میں) دفن کیا گیا اور اس پر (پچی) اینٹیں پاٹ دی گئیں۔

ابوبکر محمد بن حاتم بن زنجویہ البخاری فی کتاب فضائل الصدیق

۱۸۷۶۳... محمد بن اسحاق عن حسین عن عکرمہ عن ابن عباس کی سند کے ساتھ روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے رسول اللہ ﷺ کے لیے قبر کھودنے کا ارادہ فرمایا۔ حضرت ابو عبیدہ بن الجراح اہل مکہ کے لیے (شق) قبریں کھودتے تھے اور حضرت ابو طلحہ زید بن اہل اہل مدینہ کے لیے (لحدی) قبریں کھودتے تھے۔

حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے دو آدمیوں کو بلایا اور ایک کو فرمایا: تم ابو عبیدہ کے پاس جاؤ اور دوسرے کو فرمایا: تم ابو طلحہ کے پاس جاؤ۔ پھر حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے دعا کی: اے اللہ! اپنے رسول کے لیے تو ہی جو چاہے پسند فرمائے۔ چنانچہ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کو بلانے والا پہلے ابو طلحہ کے پاس پہنچ گیا اور ان کو ساتھ لے آیا۔ پس لحدی قبر تجویز ہو گئی اور انہوں نے حضور ﷺ کے لیے لحدی قبر تیار کی۔

منگل کے روز جب حضور ﷺ کو تیار کر کے فارغ ہو گئے اور آپ کو چار پائی پر رکھ دیا گیا تو مسلمانوں میں دفن کرنے کے مقام میں اختلاف رائے پیدا ہو گیا۔ کسی نے مسجد میں تدفین کی رائے دی۔ کسی نے جنت البقیع میں دوسرے اصحاب کے پاس دفن کرنے کی تجویز دی۔ تب حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: کسی نبی کی روح قبض نہیں ہوتی مگر وہ اسی جگہ دفن ہوتا ہے جہاں اس کی روح قبض ہوئی ہے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ کا بستر جس پر آپ نے وفات پائی تھی وہاں سے اٹھایا گیا اور اس کے نیچے آپ کو دفن کیا گیا۔ پھر لوگوں کو بلایا گیا لوگ ہاتھ چھوڑ کر آپ پر نماز (دروود و سلام) پڑھ رہے تھے۔ پہلے آدمی آئے۔ پھر عورتیں آئیں اور پھر داخل ہوئے۔ لیکن رسول اللہ ﷺ پر نماز پڑھانے میں کسی نے امامت نہیں کی نبی ﷺ بدھ کی نصف رات کو دفن ہوئے۔ آپ کی قبر میں حضرات علی، فضل، قاسم اور شقران داخل ہوئے تھے۔

اوس بن خولی نے کہا: میں آپ کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں ہمارا بھی رسول اللہ ﷺ میں حصہ ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اتر آؤ۔ شقران نے چادر پکڑ رکھی تھی جو آپ پہنا کرتے تھے۔ اس کو بھی قبر میں دفن کر دیا اور فرمایا: اللہ کی قسم! آپ ﷺ کے بعد اس کو کوئی اور نہیں پہنے گا۔

ابن المدینی. مسند ابی یعلیٰ

کلام:..... ابن المدینی فرماتے ہیں اس کی سند میں کچھ ضعف ہے اور حسین بن عبد اللہ بن عباس منکر الحدیث ہے۔

رسول اللہ ﷺ کی تدفین

۱۸۷۶۳... عفرۃ کے غلام عمر سے مروی ہے کہ جب حضور ﷺ کی تدفین کے بارے میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اختلاف ہوا تو کسی نے کہا: ہم آپ کو اس جگہ دفن دیتے ہیں جہاں کھڑے ہو کر آپ نماز پڑھاتے تھے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: معاذ اللہ، اللہ کی پناہ مانگو کہ ہم آپ کو معبود بنالیں۔ دوسروں نے کہا: جہاں آپ کے مہاجرین بھائی مدون ہیں وہاں البقیع میں دفن کر دیتے ہیں۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ہم کو یہ بات ناپسند ہے کہ قبرستان میں حضور ﷺ کی قبر ہو اور وہاں کوئی دعا مانگنے والا آپ سے دعا مانگنے لگ جائے حالانکہ یہ حق اللہ کا ہے اور اللہ کا حق رسول کے حق پر مقدم ہے۔ اگر ہم ایسا ہونے دیں گے تو اللہ کا حق ضائع ہوگا۔ اور اگر پھر بعد میں وہاں حضور ﷺ کی قبر کو کھودیں گے تو یہ کھلی بے ادبی ہوگی۔ لوگوں نے کہا: پھر آپ کا کیا خیال ہے اے ابو بکر؟ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ نے جس نبی کی روح قبض فرمائی اس کو وہیں دفن کیا گیا جہاں اس کی روح قبض ہوئی تھی۔ لوگوں نے کہا: پس اللہ کی قسم! آپ کی بات بالکل درست ہے اس پر سب کی رضامندی ہے۔ پھر لوگوں نے آپ کے بستر کے گرد خط کھینچا۔ پھر آپ کو علی، عباس، فضل اور آپ کے

گھر والوں نے اٹھایا اور دوسرے لوگ اس جگہ قبر کھودنے لگے جہاں بستر تھا۔ محمد بن حاتم فی فضائل الصدیق کلام:..... امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ روایت اس طریق کے ساتھ منقطع ہے۔ کیونکہ عنقریب کے غلام عمر ضعیف ہونے کے ساتھ ایام خلافت صدیق میں نہیں تھے۔

۱۸۷۶۵۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کی وفات کے بعد آپ کے جسم اطہر کے پاس آئے اور آپ کی آنکھوں کے درمیان اپنا منہ رکھ کر بوسہ دیا اور آپ کی کالیوں پر اپنا ہاتھ رکھا اور فرمایا: ہائے نبی! ہائے صفیاء! ہائے رطلیاء۔ مسند ابی یعلیٰ

۱۸۷۶۶۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے لوگو! اگر تمہارے وہ معبود تھے جس کی تم عبادت کرتے تھے تب تو تمہارے معبود وفات پا گئے اور اگر تمہارا معبود وہ ہے جو آسمانوں میں ہے تو جان لو کہ تمہارا معبود (زندہ ہے) کبھی نہیں مرے گا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

وما محمد الا رسول قد خلت من قبله الرسل. الی آخر الآیة.

(التاریخ للبخاری، الرد علی الجہمیہ لعثمان بن سعید الدارقی، الاصبہانی فی الحجۃ، رجاء نقات

۱۸۷۶۷۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو منبر کے پاس رکھ دیا گیا تھا۔ لوگ فوج در فوج آپ پر نماز (یعنی درود و سلام) پڑھ رہے تھے۔ ابن راہویہ

حضور ﷺ کے ترکہ (میراث) کا بیان

۱۸۷۶۸۔ مالک بن اوس بن الحد ثان سے مروی ہے کہ مجھے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بلایا میں دن میں آپ کے پاس حاضر ہوا۔ میں نے آپ کو اپنے گھر میں چار پائی پر لیٹے دیکھا۔ وہ چار پائی کھجور کی چھال سے بنی ہوئی تھی اور ایک چمڑے کے تکیے پر آپ نے ٹیک لگا رکھی تھی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے مجھے دیکھ کر فرمایا: اے مال (مالک کا مخفف) تیری قوم والے میرے پاس دیر کر دیتے ہیں آنے میں۔ میں نے ان کے لیے اس تھوڑے سے مال کا حکم دیا تھا تم یہ مال مجھ سے وصول کر لو اور اپنی قوم والوں کے درمیان تقسیم کر دینا۔ میں نے عرض کیا: اگر آپ مجھے کوئی اور حکم دیتے۔ لیکن آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لے لو۔

مالک رضی اللہ عنہ (پھر اصل واقعہ جو مقصود بیان ہے) بیان فرماتے ہیں پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا غلام یرقا آیا اور عرض کیا یا امیر المؤمنین عثمان، عبد الرحمن بن عوف، زبیر اور سعد رضی اللہ عنہم آنا چاہتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں ان کو (اجازت دو) غلام نے ان کو اندر آنے کی اجازت دی۔ یہ سب حضرات اندر تشریف لائے۔ غلام دوبارہ حاضر ہوا، عرض کیا: حضرات علی اور عباس رضی اللہ عنہما اندر آنا چاہتے ہیں۔ فرمایا ہاں۔ چنانچہ غلام نے ان کو بھی بلا لیا۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا امیر المؤمنین! میرے اور اس کے درمیان فیصلہ فرمادیں۔ پہلے آنے والے لوگوں میں سے کسی نے کہا: ہاں امیر المؤمنین! ان کے درمیان فیصلہ کر کے ان کو راحت دے دیں۔ راوی مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میرا خیال ہوا کہ انہوں نے ان حضرات کو پہلے اس کام کے لیے اندر بھیجا تھا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: صبر! صبر! میں تم کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں جس کی اجازت اور مشیت کے ساتھ آسمان وزمین اپنی اپنی جگہ پر قائم ہیں! کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: ہمارا کوئی وارث نہیں بنتا۔ ہم (انبیاء) جو چھوڑ جاتے ہیں وہ صدقہ ہوتا ہے۔ لوگوں نے کہا: ہاں (ایسا ہی فرمایا تھا) پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور ان کو بھی یونہی واسطہ دیا کہ میں تم کو واسطہ دیتا ہوں اللہ کا جس کی مشیت کے ساتھ آسمان وزمین اپنی اپنی جگہ قائم ہیں کیا تم دونوں نے نبی کریم ﷺ سے سنا تھا کہ

ہم کسی کو وارث نہیں بناتے، ہم جو چھوڑ جاتے ہیں وہ صدقہ ہوتا ہے۔ دونوں نے کہا: ہاں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ پاک نے اپنے رسول کو ایسی خصوصیات کے ساتھ خاص فرمایا تھا جو کسی اور کو مرحمت نہیں ہوئی تھیں۔ فرمان خداوندی ہے:

ما شاء اللہ علی رسولہ من اهل البقری فللہ وللرسول ولذی القربی
اللہ پاک اپنے رسول پر جو بستی والوں کی نعمتیں اتارے وہ اللہ اور رسول اور قرابت داروں کے لیے ہیں۔
مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

مجھے معلوم نہیں آپ رضی اللہ عنہ نے اس سے پہلے والی آیت بھی تلاوت فرمائی تھی یا نہیں۔ خیر تو پھر ارشاد فرمایا:
پس رسول اللہ ﷺ نے بنی نضیر کے اموال تمہارے درمیان تقسیم فرمائے۔ اللہ کی قسم! تم پر کسی کو ترجیح نہیں دی اور نہ تم سے چھپا کر کچھ لیا۔ حتیٰ کہ یہ مال باقی بچ گیا۔ (یہ مال ایک باغ تھا) پھر رسول اللہ ﷺ اس سے سال بہ سال خرچہ لیتے تھے اور بقیہ بچ جانے والا مال اصل مال میں شامل کر دیتے تھے۔ (جس سے اس کی باغبانی و نگہداشت انجام پذیر ہوتی)۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں تم لوگوں کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں جس کے حکم سے آسمان و زمین قائم ہیں کیا تم اس بات کو جانتے ہو؟ لوگوں نے کہا: ہاں۔ پھر آپ نے علی رضی اللہ عنہ کو عباس رضی اللہ عنہ کو بھی اسی طرح اللہ کا واسطہ دے کر پوچھا انہوں نے بھی اثبات میں جواب دیا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کے کام کا والی بنتا ہوں۔ (یعنی جس مال سے رسول اللہ ﷺ سال سال کا نفقہ لے کر گھر کا خرچ چلاتے تھے اب ابو بکر رضی اللہ عنہ اس مال سے آپ کی بیویوں کا خرچ چلاتے تھے)۔

پھر تم دونوں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے۔ تم (اے عباس) اپنے بھتیجے کی میراث لینے آئے تھے اور تم (اے علی) اپنی بیوی کے باپ کی میراث لینے آئے تھے۔ لیکن حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم کسی کو وارث نہیں بناتے، جو ہم چھوڑ جاتے ہیں وہ صدقہ ہوتا ہے۔ لیکن تم نے ان کو جھوٹا، گناہ گار، عذر کرنے والا اور خائن سمجھا۔ اور اللہ جانتا ہے وہ سچے، نیکو کار، سیدھی راہ چلنے والے اور حق کی اتباع کرنے والے تھے۔ پھر ابو بکر رضی اللہ عنہ بھی وفات پا گئے۔ تو میں نے (اس مال کے متعلق) کہا میں رسول اللہ اور ابو بکر کے کاموں کا والی بنتا ہوں۔ پھر تم نے مجھے بھی جھوٹا، گناہ گار، عذر کرنے والا اور خائن سمجھا۔ حالانکہ اللہ جانتا ہے میں سچا، نیکو کار، سیدھی راہ پر قائم اور حق کی اتباع کرنے والا ہوں۔

پھر میں اس مال کا والی بنا پھر تم دونوں میرے پاس بھی آئے اور اس وقت تم دونوں میں اتفاق تھا تم دونوں کی ایک بات تھی۔ تم نے کہا وہ مال ہمیں دے دو۔ میں نے کہا: اگر تم چاہو تو میں تم کو دے دیتا ہوں اس شرط پر کہ تم اللہ کو عہدہ بیثاق دو کہ تم اس مال میں وہی تصرف اور کام کرو گے جو رسول اللہ ﷺ اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کرتے رہے۔ پھر تم نے اس مال کو لے لیا۔ کیا ایسا ہی ہوا تھا؟ دونوں نے کہا ہاں۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اب تم دوبارہ میرے پاس آئے ہو کہ اب میں دونوں کے درمیان یہ مال تقسیم کر دوں۔ نہیں، اللہ کی قسم! ہرگز نہیں قیامت قائم ہونے تک میں اس کو تقسیم نہیں کروں گا۔ اگر تم اس کی دیکھ بھال نہیں کر سکتے تو مجھے واپس کر دو۔ عبدالرزاق، مسند احمد، ابو عبید فی الاموال، عبد بن

حمید، بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابو عوانہ، ابن حبان، ابن مردویہ، السنن للبیہقی

۱۸۷۶۹..... عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت فاطمہ بنت رسول اللہ ﷺ نے ابو بکر رضی اللہ عنہ سے حضور ﷺ کی وفات کے بعد سوال کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے جو غنیمت کے مال میں سے ترکہ چھوڑا ہے وہ ہمارے درمیان تقسیم فرمادیں۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ان کو فرمایا: رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

انبیاء کا ترکہ صدقہ ہوتا ہے

ہم کسی کو وارث نہیں بناتے، ہم جو چھوڑ جاتے ہیں وہ صدقہ ہوتا ہے۔ اس بات پر فاطمہ رضی اللہ عنہا غصہ ہو گئیں اور حضرت ابو بکر رضی اللہ

عنہ سے بات چیت چھوڑ دی۔ اور اسی ترک تعلقات کی حالت میں وہ اللہ کو پیاری ہو گئیں۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا حضور ﷺ کے بعد چھ ماہ زندہ رہی تھیں۔ فاطمہ رضی اللہ عنہا ابو بکر رضی اللہ عنہ سے اپنے حصہ کا سوال کر رہی تھیں جو رسول اللہ ﷺ نے خیبر، فدک اور مدینہ کے صدقات میں سے پیچھے چھوڑا تھا۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اس سے انکار فرمایا تھا اور فرمایا تھا: میں کوئی کام جو رسول اللہ ﷺ کرتے تھے نہیں چھوڑوں گا بلکہ میں اس پر عمل کروں گا۔ کیونکہ مجھے ڈر ہے کہ اگر میں نے آپ کا کوئی کام چھوڑ دیا تو میں راستے سے بھٹک جاؤں گا۔

پھر مدینہ والا صدقہ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے علی و عباس رضی اللہ عنہما کو دے دیا تھا۔ لیکن علی رضی اللہ عنہ عباس رضی اللہ عنہ پر غالب آگئے۔ جبکہ خیبر اور فدک کو عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے پاس روک لیا اور فرمایا یہ رسول اللہ ﷺ کا وہ صدقہ ہے جو اسلام میں پیش آمدہ مصائب اور درپیش مسائل پر خرچ ہوتا تھا اور ان دونوں صدقات کا محافظ وہ ہوگا جو مسلمانوں کا امیر ہوگا۔ پس وہ دونوں مال اسی حالت پر ہیں۔

مسند احمد، بخاری، مسلم، السنن للبیہقی

متفرق احادیث

جو آپ ﷺ کی وفات، غسل، تلبیس، تدفین کے بعد نماز جنازہ اور تدفین کے اوقات سے متعلق ہیں۔

۱۸۷۷۰..... جعفر بن محمد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ پر بغیر امام کے نماز پڑھی گئی۔ مسلمان آپ پر جماعت جماعت داخل ہوتے تھے اور نماز پڑھتے تھے۔ جب نماز سے فارغ ہو گئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اب جنازہ کو اس کے اہل کے پاس تنہا چھوڑ دو۔

رواہ ابن سعد

۱۸۷۷۱..... حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم نبی اکرم ﷺ کے پاس حاضر تھے۔ ہمارے اور عورتوں کے درمیان حجاب حائل تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے (موت کے بعد) سات مشکیزوں سے غسل کرانا۔ اور میرے پاس صحیفہ (کاغذ) اور دوات لے کر آؤ۔ میں تمہارے لیے ایک کتاب (وثیقہ) لکھ دیتا ہوں، تم اس کے بعد کبھی گمراہ نہ ہو گے۔ عورتوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کی حاجت پوری کر دو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے کہا: (اے عورتو!) تم خاموش رہو کیونکہ تم آپ ﷺ کی ساتھی (بیوی) ہو، جب آپ مریض ہوں گے تو تم آنکھیں نہ چھوڑو گی اور جب تندرست ہوں گے تو تم آپ کی گردن پکڑ لو گی۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ عورتیں تم (مردوں) سے زیادہ بہتر ہیں۔

رواہ ابن سعد

۱۸۷۷۲..... انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہو گئی تو لوگ رونے لگے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ لوگوں کو خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہو گئے فرمایا: میں کسی کو یہ بات نہ کہتا ہوا سنوں کہ محمد وفات پا گئے ہیں۔ محمد (ﷺ) کی وفات نہیں ہوئی بلکہ ان کے رب نے ان کو پیغام بھیج کر بلوایا ہے جس طرح موسیٰ بن عمران چالیس دن تک اپنی قوم سے دور رہے تھے۔ اللہ کی قسم! میرا خیال ہے میں ایسے لوگوں کے ہاتھ پاؤں کاٹ دوں جو یہ سمجھتے ہیں کہ آپ کی وفات ہو گئی ہے۔ ابن سعد، ابن عساکر

۱۸۷۷۳..... (مسند عمر رضی اللہ عنہ) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہو گئی تو لوگ کہنے لگے: آپ ﷺ کی روح اوپر (آسمانوں پر) چلی گئی ہے جس طرح موسیٰ کی روح گئی تھی۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ خطبہ دینے کھڑے ہوئے اور منافقوں کو ڈرانے لگے اور فرمایا: رسول اللہ ﷺ کی وفات نہیں ہوئی بلکہ آپ کی روح اوپر چلی گئی ہے جس طرح موسیٰ علیہ السلام کی روح گئی تھی۔ حضور ﷺ اس وقت تک نہیں مر سکتے جب (منافق قوم کے) لوگوں کے ہاتھ پاؤں نہ کاٹ ڈالیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسی طرح بات چیت فرماتے رہے حتیٰ کہ شہدت کی وجہ سے ان کی باچھیں چھیننے مارنے لگیں۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کی نعش مبارک کی حالت بھی متغیر ہو سکتی ہے عام انسانوں کی طرح، چونکہ رسول اللہ ﷺ کی وفات ہو چکی ہے۔ لہذا تم اپنے صاحب کی تدفین (کرنے میں تاخیر نہ) کرو۔ کیا تم میں سے ہر شخص ایک موت مرتا ہے اور حضور دو موتیں مریں گے؟ حضور اللہ کے ہاں اس سے زیادہ مرتبہ والے ہیں۔ اگر ایسا ہے جیسا تم کہہ رہے ہو کہ

(آپ کی موت نہیں ہوئی) تو اللہ کے لیے مشکل نہیں ہے کہ آپ کے (زندہ ہونے کی صورت میں) آپ کی قبر کو اکھاڑ کر آپ کو نکال دے۔ ان شاء اللہ رسول تب ہی مرے ہیں جب آپ نے ہمارے لیے بالکل واضح اور سچا راستہ چھوڑ دیا ہے۔ حلال کو حلال قرار دیا ہے اور حرام کو حرام متعارف کرادیا ہے۔ آپ نے نکاح کیے، طلاق دی، جنگ اور مصالحت کی۔ اور بکریوں کا چرواہا اپنے بکریوں کے پیچھے چلتا ہے اور ان کی نگہبانی کرتا ہے حتیٰ کہ پہاڑ کی چوٹی تک ان کے پیچھے جاتا ہے ان کی راہ میں آنے والی جھاڑ جھنکار صاف کرتا ہے اور ان کے حوض کو اپنے ہاتھ سے گچ (لیپ) کرتا ہے۔ اسی طرح رسول اللہ ﷺ میں سب سے زیادہ ادب سکھانے والے تھے۔ ابن سعد، بخاری، الیہقی فی الدلائل ۱۸۷۷۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو آئندہ روز تقریر کرتے سنا، جب حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی مسجد میں بیعت کی گئی اور ابو بکر منبر پر چڑھے، اس سے پہلے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حمد و ثناء اور خدا اور رسول کی شہادت دی۔ پھر ابعد کے بعد فرمایا:

میں نے کل گذشتہ روز تم سے بات کی تھی جو حقیقت نہ تھی۔ اللہ کی قسم! میں نے اس کو کتاب اللہ میں پایا اور نہ اس عہد میں جو رسول اللہ ﷺ مجھ سے کر گئے تھے۔ لیکن مجھے امید تھی کہ آپ ﷺ اور جنس گے۔ پس آپ نے ایسی بات کہی اور ارشاد فرمائی جس سے (شاید) آپ کی مراد ہماری آخر تھی۔ خیر اللہ نے اپنے رسول کے لیے وہ شئی پسند کر لی جو اس کے پاس ہے بہ نسبت اس کے جو ہمارے پاس ہے۔ اب یہ کتاب ہے جس کے ساتھ اللہ نے تمہارے نبی کو ہدایت دی پس تم بھی اس کو تقام لو اور تم کو بھی وہی ہدایت ملے گی جو رسول اللہ ﷺ کو ملی تھی۔

بخاری، الیہقی فی الدلائل

۱۸۷۷۔ حضرت عمرو بن عبد اللہ علیہ السلام سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ لوگوں کو خطبہ دینے لگے اور ان لوگوں کو قتل اور ہاتھ پاؤں کے کاٹنے کے ڈراوے دھمکا دے دینے لگے جو حضور ﷺ کے متعلق کہیں گے کہ آپ مر گئے ہیں۔ نیز فرمایا: رسول اللہ ﷺ بیہوشی میں ہیں، جب کھڑے ہوں گے تو ان لوگوں کو قتل کریں گے اور ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ ڈالیں گے جو آپ کی موت کی بات کرتے تھے۔

جبکہ حضرت عمرو بن ام مکتوم مسجد کے آخری سرے پر کھڑے ہو کر یہ آیت تلاوت کر رہے تھے:

وما محمد الا رسول قد خلت من قبله الرسل (سے) (وسیعجزی اللہ الشاکرین) (تک)

لیکن لوگ مسجد میں ٹھاٹھیں مار رہے تھے، گریہ و زاری میں لگے ہوئے تھے، عمرو بن ام مکتوم کی بات کوئی نہ سن رہا تھا۔ آخر عباس بن عبدالمطلب لوگوں کے بیچ سے نکلے اور (بلند آواز میں) فرمایا:

اے لوگو! کیا تم میں سے کسی کے پاس کوئی عہد ہے (نہ مرنے کا) جو اس سے رسول اللہ ﷺ نے اپنی زندگی میں کیا ہو، وہ آئے اور ہم کو بتائے؟ لوگوں نے کہا: نہیں۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: اے عمر! کیا تمہارے پاس کوئی علم ہے؟ انہوں نے عرض کیا: نہیں۔ تب حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

اے لوگو! میں شہادت دیتا ہوں کہ کوئی شخص ایسا نہیں ہے جو نبی ﷺ پر کسی عہد و پیمان کی شہادت دے سکے جو آپ نے اس سے اپنی زندگی موت کے متعلق کیا ہو۔ اور اللہ ہی سب کا ایک معبود ہے جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ بے شک رسول اللہ ﷺ موت کا مزہ چکھ چکے ہیں۔

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی ثابت قدمی

پھر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سخی مقام سے اپنی سواری پر سوار ہو کر تشریف لائے اور مسجد کے دروازے پر اترے۔ پھر بڑے رنج و غم کی حالت میں اندر آئے اور اپنی بیٹی ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں داخل ہونے کی اجازت مانگی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا

نے آپ رضی اللہ عنہ کو اجازت مرحمت فرمائی آپ رضی اللہ عنہ اندر داخل ہوئے۔ حضور ﷺ بستر پر موت کی نیند سوئے ہوئے تھے۔ عورتیں آپ کے گرد و پیش بیٹھی ہوئی تھیں، آپ رضی اللہ عنہ کو دیکھ کر گھونگھٹ نکال بیٹھیں۔ سوائے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے۔ پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ کے چہرے سے کپڑا بنایا اور ان کو چومنے لگا اور فرماتے رہے: ابن خطاب جیسے کبر رہا ہے۔ ایسا نہیں ہے۔ قسم! میری جان کے مالک کی! آپ کی روح پرواز کر چکی ہے۔ اور آپ وفات پا چکے ہیں۔ یا رسول اللہ! آپ پر اللہ کی رحمت ہو۔ آپ نے کس قدر اچھی زندگی بسر کی اور آپ کی موت بھی کیا عمدہ ہے! پھر آپ رضی اللہ عنہ نے آپ کے چہرے پر پتڑا ڈھک دیا۔ پھر سرعت کے ساتھ لوگوں کی گردنیں پھاندتے ہوئے مسجد کی طرف نکلے حتیٰ کہ منبر پر آگئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو اپنی طرف آتا ہوا دیکھا تو بیٹھ گئے۔ پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ منبر کے برابر میں کھڑے ہوئے اور لوگوں کو نداء دی۔ لوگ بیٹھ گئے اور شور و غوغا بند ہو گیا۔ پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے شہادت دی (اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا رسول الله پڑھا) اور فرمایا: اللہ نے اپنے نبی کو اپنے پاس بلا لیا ہے۔ اور اللہ زندہ ہے تمہارا بیچ موجود ہے اللہ نے تمہارے نفسوں کو بھی بلا وادے دیا ہے لہذا کوئی زندہ نہ رہے گا سوائے اللہ کے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وما محمد الا رسول (سے) وسیجزی الله الشاکرین. (تک)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: یہ آیت قرآن میں ہے؟ اللہ کی قسم! مجھے تو نہیں معلوم کہ یہ آیت آج سے پہلے کبھی نازل ہوئی ہے؟ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو یہ بھی فرمایا ہے:

انک میت وانہم میتون

یٰٰ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

کل شیء ہالک الا وجہہ له الحکم والیہ ترجعون.

ہر شے ہلاک ہونے والی ہے سوائے اللہ کی ذات کے اور اسی کے لیے حکم ہے اور اسی کی طرف تم کو لوٹ کر جانا ہے۔

یٰٰ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

کل من علیہا فان ویبقی وجہ ربک ذو الجلال والا کرام.

ہر شے موت کا مزو بچنے والا ہے اور تم قیامت کے دن پورا بدلہ دیئے جاؤ گے۔ پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو زندگی دی اور ان کو اس وقت تک باقی رکھا جب تک انہوں نے اللہ کے دین کو قائم کیا اللہ کے دین کو غالب کر دیا۔ اللہ کا پیغام پہنچا دیا اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا حتیٰ کہ اللہ نے پھر اسی پر ان کو موت دے دی۔ اور تم کو ایک واضح سیدھے راستے پر چھوڑ دیا ہے۔ پس اب جو ہلاک ہو گا وہ واضح دلیل اور شفاء کی بات نہ ماننے کے بعد ہلاک ہو گا۔ جس شخص کا رب اللہ ہے تو وہ اللہ زندہ ہے، کبھی نہیں مرے گا۔ اور جو محمد کی عبادت کرتا تھا اور انہی کو معبود سمجھتا تھا پس اس کا معبود ہلاک ہو گیا ہے۔ اے لوگو! اللہ سے ڈرو! اپنے دین کو مضبوطی سے پکڑ لو اور اپنے رب پر بھروسہ کرو۔

پیشک اللہ کا دین قائم ہے، اللہ کا کلمہ تام ہو گیا ہے۔ اللہ پاک اس کی مدد کرے گا جو اس کی مدد کرے گا اور اس کے دین کو عزت دے گا۔ اللہ کی کتاب ہمارے درمیان ہے۔ وہ (کھلا) نور اور شفاء ہے۔ اس کے ساتھ اللہ نے محمد کو ہدایت بخشی۔ اس میں اللہ کی حلال کردہ اور حرام کردہ چیزوں کا بیان ہے۔ اللہ کی قسم! ہم کو کوئی پرواہ نہیں جو ہم پر غالب آنے کی کوشش کرے۔ اللہ کی تلوار لٹک رہی ہے ہم آئندہ اس کو کبھی نیچے نہیں رکھیں گے۔ اور ہم ہر اس شخص سے جہاد کریں گے جو ہماری مخالفت کرے گا۔ جس طرح ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مل کر جہاد کیا۔ پس کوئی باقی نہ رہے۔ مگر اپنی جان کی حفاظت کر لے۔ البیہقی فی الدلائل

۱۸۷۷۶... ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ ان کو رسول اللہ ﷺ کی وفات کے موقع پر وہ بات کہنے پر کس چیز نے مجبور کیا تھا؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں آیت کی تفسیر کرتا تھا:

و کذلک جعلناکم امة وسطا لتکونوا شهداء علی الناس.

اور اسی طرح ہم نے تم کو معتدل امت بنایا تاکہ تم لوگوں پر گواہ بنو۔

اللہ کی قسم میں خیال کرتا تھا کہ حضور ﷺ اپنی امت میں باقی رہیں گے تاکہ ان کے آخری اعمال پر گواہی دے سکیں اور اسی بات نے مجھے یہ بات کہنے پر مجبور کیا تھا۔ اللیہقی فی الدلائل

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے غسل دیا

۱۸۷۷۷ حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ سے مروی ہے، ارشاد فرمایا: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جب نبی ﷺ کو غسل دیا تو وہ کچھ تلاش کیا جو میت سے کیا جاتا ہے۔ مگر ایسی کوئی چیز نہ پائی تو تب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، زندگی بھی پاکیزہ بسر کی اور موت بھی پاکیزہ پائی۔ مصنف ابن ابی شیبہ، ابن مبیع، ابو داؤد فی مراسیلہ، ابن ماجہ، المروری فی الجنائز، مستدرک الحاکم، السنن لسعید بن منصور المسند رک ۵۹/۳ صحیح ووافقه المذہبی۔

۱۸۷۷۸ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ کی وفات ہوئی تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کہہ رہی تھیں: ہائے باوا آپ پروردگار کے کس قدر قریب ہو چلے گئے! ہائے باوا! جنت الخلد کیا آپ کا ٹھکانہ ہے! ہائے باوا! پروردگار آپ کا کس قدر اکرام کرے گا جب آپ اس کے قریب جائیں گے پروردگار بھی اور رسول بھی آپ پر سلام کرتے رہے حتیٰ کہ آپ اپنے رب سے جا ملے۔ مستدرک الحاکم

۱۸۷۷۹ ابن عساکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ہمیں ابو سعید ابن الطیور بنی عن الحسن بن محمد بن اسماعیل، اسحاق بن عیسیٰ بن علی بن ابی طالب عن ابیہ عن جدہ علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے پاس دو وفد آتے ہیں ایک دن میں، ایک سندھ سے اور دوسرا افریقہ سے اور وہ مکمل سمع و طاعت بجا لاتے ہیں۔

اور یہ ان کی وفات کی علامت ہے۔ ابو بکر صولی کہتے ہیں ہم نہیں جانتے کہ اس روایت کے علاوہ بھی ابو العباس سفاح سے کوئی اور سند روایت منقول ہے۔ اور وفات سے مراد ابو العباس کی وفات ہے نہ کہ حضور ﷺ کی۔

ابن عساکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جلال نے یہ روایت سفاح سے دوسری سند کے ساتھ طویل قصے کے ذیل میں نقل فرمائی ہے۔

۱۸۷۸۰ عن علی بن الحسین عن ابیہ عن جدہ کے طریق سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو وصیت فرمائی کہ وہ ان کو غسل دیں گے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے ڈر ہے کہ میں اس کی طاقت نہ رکھ سکوں گا۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہاری اس پرمدہ کی جائے گی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

اللہ کی قسم! غسل کے وقت میں حضور ﷺ کے کسی عضو کو حرکت دینا چاہتا تو وہ خود آرام سے بدل جاتا۔ رواہ ابن عساکر

۱۸۷۸۱ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھ رسول اللہ ﷺ نے وصیت فرمائی کہ جب میں مرجاؤں تو مجھے میرے کنوئیں بئر غرس کے مات مشکینے پانی کے ساتھ غسل دینا۔ ابو الشیخ فی الوصایا، ابن النجار

۱۸۷۸۲ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو میرے قرض کو ادا کرے گا اور میرے وعدے کو پورا کرے گا میں اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ اس کو قیامت میں میرا ساتھ نصیب کرے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور علیہ السلام نے یہ یا اس کے مثل بات ارشاد فرمائی۔ ابن ابی شیبہ، رجالہ ثقات

۱۸۷۸۳ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو غسل دیا میں دیکھنے لگا جو میت سے دیکھتے ہیں (صفائی کرتے ہیں) مگر مجھے پتہ نہ آیا۔ آپ زندگی اور موت دونوں انہیں بسر فرمائیں۔

آپ ﷺ نے بقیع میں اتارنے اور پردہ لگانے رکھنے کا کام چار اشخاص نے انجام دیا: علی، عباس، فضل بن عباس اور حضور ﷺ کے نواسی رضوان بن عبدالمطلب۔ حضور ﷺ نے حضور ﷺ کو لہجہ میں انایا اور لہجہ دہشتی میں لہجہ سے بند کر دیا گیا۔

مسند، المروری فی الجنائز، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی

غسل کے بارے میں وصیت فرمانا

۱۸۷۸۴ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے نبی اکرم ﷺ نے وصیت فرمائی تھی کہ میرے علاوہ کوئی اور آپ کو غسل نہ دے۔ کیونکہ جو شخص میرا ستر دیکھے گا اس کی آنکھیں مٹ جائیں گی۔ ابن سعد، البزار، العقيلي وابن الجوزي في الواحيات ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ نے یہ اضافہ نقل فرمایا ہے: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: فضل اور اسامہ پردے کے پیچھے سے مجھے پانی لالا کر دے رہے تھے اور ان کی آنکھیں بندھی ہوئی تھیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں جس عضو کو بھی ہاتھ لگا تا محسوس ہوتا کہ اس عضو کو میرے ساتھ تمیں (مخفی) دوسرے آدمی ہیں جو آپ کے اعضاء کو حرمت دے رہے ہیں حتیٰ کہ میں بسہولت غسل سے فارغ ہو گیا۔

کلام: علامہ ابن جوزی اور علامہ عقيلي نے اس روایت کو موضوعات میں شمار کیا ہے۔

۱۸۷۸۵ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ کی وفات سے تین یوم قبل اللہ پاک نے جبرئیل علیہ السلام کو آپ کے پاس بھیجا۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا: اے احمد! اللہ عزوجل نے مجھے آپ کے پاس بھیجا ہے آپ کے اکرام آپ کی فضیلت اور آپ کی خصوصیت کی وجہ سے کہ پروردگار آپ سے زیادہ آپ کو جانتا ہے پھر بھی پوچھتا ہے کہ آپ اپنے آپ کو کیسا محسوس کر رہے ہیں؟ حضور ﷺ نے فرمایا: اے جبرئیل علیہ السلام! میں اپنے آپ کو تکلیف زدہ محسوس کر رہا ہوں۔ پھر جبرئیل علیہ السلام دوسرے روز تشریف لائے اور فرمایا: اے احمد اللہ نے مجھے آپ کے پاس آپ کے اکرام، آپ کی فضیلت اور آپ کی خصوصیت کی وجہ سے بھیجا ہے پروردگار آپ سے پوچھتا ہے کہ آپ اپنے آپ کو کیسا محسوس کر رہے ہیں؟ حالانکہ پروردگار آپ سے زیادہ جانتا ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: اے جبرئیل! میں تکلیف محسوس کر رہا ہوں۔ پھر جبرئیل علیہ السلام تیسرے روز تشریف لائے اور فرمایا: اے احمد! اللہ نے مجھے آپ کے اکرام اور آپ کی فضیلت دینے کے لیے اور آپ کی خصوصیت بخشنے کے لیے بھیجا ہے پروردگار آپ سے زیادہ جانتا ہے پھر بھی پوچھتا ہے کہ اب آپ اپنے آپ کو کیسا محسوس کر رہے ہیں؟ حضور ﷺ نے فرمایا: میں اپنے آپ کو تکلیف زدہ پاتا ہوں۔ اور اے جبرئیل! میں اپنے آپ کو رنجیدہ و غمزدہ محسوس کر رہا ہوں۔ جبرئیل علیہ السلام کے ساتھ ہوا میں ایک اور فرشتہ بھی اتر ا جس کو اسماعیل کہا جاتا تھا وہ ستر ہزار فرشتوں کا سردار تھا۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا: اے احمد! یہ ملک الموت ہے جو آپ سے اندر آنے کی اجازت مانگ رہا ہے۔ اس نے آپ سے پہلے کسی سے یہ اجازت نہیں مانگی اور نہ آپ کے بعد کسی سے مانگے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ان کو اجازت دے دو۔ چنانچہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے ان کو اندر آنے کی اجازت دے دی اور وہ بھی تشریف لے آئے۔ انہوں نے کہا: اے احمد! اللہ نے مجھے آپ کے پاس بھیجا ہے اور مجھے آپ کی اطاعت کرنے کا حکم دیا ہے۔ اگر آپ مجھے اپنی جان قبض کرنے کا فرمائیں گے تو میں قبض کر لوں گا اور اگر آپ اس کو ناپسند کرتے ہیں تو میں آپ کو چھوڑ دوں گا۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا: اے احمد! اللہ پاک آپ کی ملاقات کے مشتاق ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا: اے ملک الموت! کرگزر جس کا تجھے حکم ملا ہے۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا: اے احمد! تجھ پر (اس زندگی کا آخری) سلام ہو۔ یہ میرا اس زمین پر آخری چکر ہے۔ دنیا میں چکرے میں صرف آپ کی وجہ سے آتا تھا۔

جب رسول اللہ ﷺ کی روح قبض ہو گئی اور تعزیت ہر طرف سے رونے کی آوازیں شروع ہوئیں تو ایک آنے والا آیا جس کی آہٹ لوگ محسوس کر رہے تھے مگر اس کا وجود نہیں دیکھ پارہے تھے۔ اس نے کہا: اے اہل بیت! السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ اللہ سے ہر مصیبت و تکلیف پر ثواب کی امید رکھو۔ ہر باک ہونے والے کے اچھے جانشین کا آسرا کرو۔ ہر فوت شدہ شی کو اللہ سے پاؤ۔ اللہ پر بھروسہ کرو۔ اسی سے امید رکھو، محروم تو وہ ہے جو ثواب سے محروم ہے۔ مصیبت زدہ وہ ہے جو ثواب سے محروم ہو گیا۔ پس تم پر سلام ہو۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پوچھا: جانتے ہو یہ کون تھے؟ لوگوں نے کہا: نہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ خضر (علیہ السلام) تھے۔

العدنی، ابن سعد، البيهقي في الدلائل

۱۸۷۸۶..... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت علی اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما آپ ﷺ کے پاس سے آپ کے مرض کی حالت میں نکلے۔ آپ حضرات کو کچھ لوگ ملے۔ انہوں نے پوچھا: اے ابوالحسن! (حضرت علی رضی اللہ عنہ کی کنیت) رسول اللہ ﷺ کیسے ہیں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی تعریف کے ساتھ آپ بہتر ہیں۔ العدنی، بخاری، الیہقی فی الدلائل

۱۸۷۸۷..... عبداللہ بن حارث بن نوفل سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ کو غسل دیا۔ آپ ﷺ پر قمیص تھی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر کپڑا پہنا ہوا تھا۔ جس کو قمیص کے نیچے لے جا کر غسل دے رہے تھے۔ رواہ السنن للیہقی

مرض الموت میں جبرئیل علیہ السلام کی تیمارداری

۱۸۷۸۸..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کے پاس داخل ہوا آپ اس وقت مریض تھے۔ آپ کا سر ایک ایسے آدمی کی گود میں رکھا ہوا تھا کہ اس سے زیادہ میں نے کوئی حسین نہیں دیکھا۔ نبی ﷺ سو رہے تھے۔ میں داخل ہوا تو میں نے پوچھا: کیا میں قریب آ جاؤں؟ اس آدمی نے کہا: قریب ہو جاؤ اپنے چچا کے بیٹے کے تم مجھ سے زیادہ حقدار ہو۔ پس میں دونوں کے قریب ہوا، وہ آدمی اٹھ کھڑا ہوا اور میں اس کی جگہ بیٹھ گیا۔ میں نے بھی نبی کریم ﷺ کا سر اپنی گود میں رکھ لیا جس طرح پہلے آدمی کی گود میں تھا۔ تھوڑی دیر گزری تھی کہ آپ بیدار ہو گئے۔ آپ نے پوچھا وہ شخص کہاں ہے جس کی گود میں میرا سر رکھا تھا؟ میں نے عرض کیا کہ جب میں اندر داخل ہوا تو اس نے مجھے بلا لیا اور کہا کہ اپنے چچا زاد کے قریب آ جاؤ تم اس کے مجھ سے زیادہ حقدار ہو۔ لہذا وہ اٹھے اور میں بیٹھ گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جانتے ہو وہ آدمی کون تھا؟ میں نے عرض کیا: نہیں۔ آپ پر میرے ماں باپ فدا ہوں۔ فرمایا: وہ جبرئیل علیہ السلام تھے۔ وہ مجھ سے بات چیت کر رہے تھے جس کی وجہ سے درد میں تخفیف ہو گئی۔ اور میں سو گیا اور میرا سر اس کی گود میں رکھا رہ گیا۔ ابو عمر الزاهد فی فوائدہ

کلام:..... اس روایت میں محمد بن عبید اللہ بن ابی رافع ضعیف راوی ہے۔

۱۸۷۸۹..... جابر بن عبد اللہ سے مروی ہے کہ حضرت کعب احبار رحمۃ اللہ علیہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں (مدینہ) تشریف لائے۔ ہم لوگ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس ہی بیٹھے تھے۔ کعب رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا: یا امیر المؤمنین! نبی اکرم ﷺ نے آخری کلام کیا کیا تھا؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: علی سے سوال کرو۔ پوچھا: علی کہاں ہیں؟ فرمایا: وہ ادھر رہے ان سے سوال کرو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے آپ ﷺ کو اپنے سینے کے ساتھ ٹیک لگایا آپ نے اپنا سر میرے کندھے پر رکھ دیا اور فرمایا: الصلوٰۃ! الصلوٰۃ! (نماز کی پابندی کرو، نماز کی پابندی کرو) حضرت کعب احبار رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا: آپ ﷺ کو غسل کس نے دیا ہے؟ یا امیر المؤمنین! فرمایا: علی سے سوال کرو۔ انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں آپ ﷺ کو غسل دے رہا تھا۔ عباس رضی اللہ عنہ بیٹھے تھے۔ اسامہ اور شقران میرے پاس پانی لے کر آ جا رہے تھے۔ رواہ ابن سعد

کلام:..... اس روایت کی سند ضعیف ہے۔

۱۸۷۹۰..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے مرض میں ارشاد فرمایا: میرے بھائی کو میرے پاس بلاؤ۔ (حضرت علی رضی اللہ عنہ) کو بلا لیا گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: قریب ہو جاؤ۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں قریب ہو گیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے میرے سینے کے ساتھ نیک لگالی اور مجھ سے بات کرتے رہے حتیٰ کہ نبی ﷺ کا لعاب مبارک مجھ پر گر رہا تھا۔ پھر رسول اللہ ﷺ پر نزول شروع ہو گیا۔ آپ ﷺ میری گود میں انتہائی ثقیل ہو چلے ہو گئے حتیٰ کہ میں چیخ پڑا یا عباس! آؤ۔ میں مر رہا ہوں۔ پس عباس رضی اللہ عنہ آئے۔ دونوں نے انتہائی محنت کر کے آپ کو اتار دیا۔ رواہ ابن سعد

کلام:..... اس روایت کی سند ضعیف ہے۔

وفات کی کیفیت

۱۸۷۹۱۔ ابو غطفان سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ آپ نے رسول اللہ ﷺ کو وفات کے وقت دیکھا کہ کس کی ٹود میں آپ کا سر تھا؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضور ﷺ کی وفات ہوئی تو آپ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سینے کے ساتھ ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ میں نے کہا کہ عروہ رحمۃ اللہ علیہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ کی وفات میرے سینے اور حلق کے درمیان (ٹیک لگائے ہوئے) ہوئی تھی۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم عقل رکھتے ہو۔ اللہ کی قسم! حضور ﷺ کی وفات ہوئی تو آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سینے کے ساتھ ٹیک لگا رکھی تھی۔ آپ رضی اللہ عنہ اور میرے بھائی فضل بن عباس نے آپ ﷺ کو غسل دیا تھا۔ میرے والد نے (غسل کی جگہ آنے سے) انکار کر دیا تھا اور فرمایا تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم کو حکم دیا تھا کہ ہم پر وہ رہیں۔ لہذا وہ پردے کے اس طرف بیٹھے تھے۔ رواہ ابن سعد کلام:..... اس روایت کی سند ضعیف ہے۔

۱۸۷۹۲۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ بدھ کے دن رات کے وقت سن گیارہ ہجری ماہ صفر کی آخری رات کو بیمار ہوئے اور بارہ ربیع الاول پیر کے روز وفات پائی اور منگل کے روز مدفون ہوئے۔ رواہ ابن سعد

۱۸۷۹۳۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو تین مسحولی کپڑے کی چادروں میں کفن دیا گیا جن میں قمیص تھی اور نہ عمامہ۔ رواہ ابن سعد

۱۸۷۹۴۔ عبد اللہ بن محمد بن عبد اللہ بن عمر بن علی بن ابی طالب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے اور وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب حضور ﷺ کو چار پائی پر لٹایا گیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

یہ تمہارے امام ہیں زندگی میں بھی اور مرنے کے بعد بھی (لہذا کوئی آپ کی نماز پڑھانے کی جرأت نہیں کرے گا) پس پھر لوگ گروہ گروہ آتے تھے اور صف بہ صف کھڑے ہو کر نماز پڑھتے تھے۔ ان کا کوئی امام نہ تھا۔ خود ہی تکبیریں کہتے تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کے روبرو کھڑے تھے اور کہہ رہے تھے:

السلام علیک ایہا النبی ورحمة اللہ وبرکاتہ، اللہم انا نشہد ان قد بلغ ما نزل الیہ، ونصح لامتہ،
وجاہد فی سبیل اللہ حتی اعز اللہ دینہ، وتمت کلمتہ، اللہم فاجعلنا ممن یتبع ما نزل الیہ وثبتنا بعدہ
واجمع بیننا و بینہ۔

اے نبی! آپ پر سلامتی ہو، اللہ کی رحمت ہو اور اس کی برکتیں ہوں۔ اے اللہ! ہم شہادت دیتے ہیں کہ بے شک آپ ﷺ نے حق تبلیغ ادا کر دیا، امت کے لیے پوری خیر خواہی برت لی۔ اللہ کی راہ میں اس قدر جہاد کیا کہ اللہ نے اپنے دین کو غالب کر دیا، اللہ کا عجز مٹ گیا۔ اے اللہ! ہمیں ان لوگوں میں سے کر دے جو آپ پر نازل شدہ کی پیروی کرنے والے ہیں اور ہمیں آپ کے بعد ثابت قدمی نصیب فرما۔ ہمیں آپ کے ساتھ جمع فرما۔

اس طرح حضرت علی رضی اللہ عنہ دعا فرما رہے تھے اور اوگ آمین آمین کہہ رہے تھے۔ حتیٰ کہ پہلے لوگوں نے نماز پڑھی، پھر عورتوں نے اور پھر بچوں نے۔ رواہ ابن سعد

۱۸۷۹۵۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ کو انہوں نے، عباس، عقیل بن ابی طالب، اوس بن خولی اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہم کے ساتھ غسل کر دیا تھا۔ رواہ ابن سعد

۱۸۷۹۶۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب بو جھل ہو گئے تو فرمایا: اے علی! میرے پاس کوئی تختہ لاؤ جس میں

کچھ لکھ دوں تاکہ میری امت میرے بعد گمراہ نہ ہو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مجھے ڈر ہوا کہ کہیں مجھ سے پہلے آپ کی جان نہ نکل جائے۔ اس لیے میں نے عرض کیا: میں بازو پر لکھتا جاتا ہوں۔ اور آپ ﷺ کا سر میرے بازو اور کہنی کے درمیان تھا۔ پس آپ ﷺ وصیت کرتے جاتے تھے آپ نے نماز، زکوٰۃ اور خلاموں کے ساتھ خیر خواہی کی وصیت کی پھر آپ کی سانسیں اٹکنے لگیں اور آپ نے اشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدًا عبده ورسوله پڑھا پھر سانس اٹکی اور آپ نے فرمایا جس نے اس کلمے کی شہادت دی اس پر جہنم کی آگ حرام کر دی گئی۔

رواہ ابن سعد

۱۸۷۹۷..... عبداللہ بن الحارث سے مروی ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ کی وفات ہو گئی تو (قریب بیٹھے) حضرت علی رضی اللہ عنہ اٹھ کھڑے ہوئے اور دروازہ پر تیز دستک ہوئی اور عباس بن عبدالمطلب کے ساتھ تشریف لائے اور دروازے کے پاس کھڑے ہو گئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرما رہے تھے: میرے (ماں) باپ آپ پر فدا ہوں، آپ نے کس قدر اچھی زندگی بسر کی اور کس قدر اچھی موت پائی۔ راوی کہتے ہیں: اس وقت بہت اچھی ہوا چلی پہلے کسی نے ایسی ہوانہ محسوس کی ہوگی۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرمایا: چھوڑو عورتوں کو رونے دو تم حضور کی تیاری کرو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: فضل کو میرے پاس بھیج دو۔ انصار کہنے لگے: تم کو اللہ کا واسطہ! رسول اللہ ﷺ کے بارے میں ہمارے بھی کچھ حصہ کا خیال کرو۔ چنانچہ انہوں نے بھی اپنا ایک آدمی جس کو اوس بن خولی کہا جاتا تھا جو (بھرا ہوا) مڑکا ایک ہاتھ میں اٹھالیتا تھا، کو اندر بھیج دیا۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کو غسل دیا۔ قمیص کے نیچے سے ہاتھ ڈال کر غسل دیتے رہے۔ فضل آپ پر کپڑا اتانے کھڑے رہے اور انصاری پانی ڈھوتا رہا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر کپڑا بھی لپٹا ہوا تھا۔ اس کپڑے کے ساتھ آپ ﷺ کے قمیص کے نیچے ہاتھ ڈالتے تھے۔ (اس طرح غسل دیا گیا)۔ رواہ ابن سعد

۱۸۷۹۸..... عبدالواحد بن ابی عون سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا جس مرض میں انتقال ہوا اسی مرض کی حالت میں آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرمایا: اے علی! جب میں مرجاؤں تو مجھے تم خود غسل دینا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے تو کبھی کسی میت کو غسل دیا ہی نہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہاری مدد کی جائے گی۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں پھر میں نے آپ کو غسل دیا۔ میں جس عضو کو بھی پکڑتا وہ گویا میرا حکم ماننا تھا۔ جبکہ فضل نے آپ کی کمر پکڑی ہوئی تھی اور وہ کہہ رہے تھے۔ اے علی! جلدی! جلدی! جلدی! میری کمر ٹوٹی جا رہی ہے۔ رواہ ابن سعد

نبی ﷺ کو کفن کرنے کا بیان

۱۸۷۹۹..... (مسند علی رضی اللہ عنہ) عفان بن مسلم، حماد بن سلمہ، عبداللہ بن محمد بن عقیل، محمد بن علی بن الحنفیہ عن ابیہ کی سند کے ساتھ مروی ہے علی بن الحنفیہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کو سات کپڑوں میں کفن دیا گیا۔ رواہ ابن سعد

۱۸۸۰۰..... حضرت عروہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: نبی ﷺ کی وفات ہوئی تو آپ کو تین یعنی کپڑوں میں کفن دیا گیا۔ دوسرے الفاظ یہ منقول ہیں: سفید سوت سے بنی ہوئی چادر میں کفن دیا گیا، جس میں قمیص تھی اور نہ عمامہ۔ حضرت عروہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: آپ ﷺ کا ایک جوڑا تھا جو نبی ﷺ کے کفن کے لیے ہی خریدا گیا تھا۔ لیکن پھر اس کو چھوڑ دیا گیا۔ بلکہ دوسرے تین سفید سوتی کپڑوں میں کفن دیا گیا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: پھر عبداللہ بن ابی بکر نے وہ جوڑا لے لیا اور کہا کہ میں اس کو اپنے پاس رکھتا ہوں تاکہ مجھے اس میں کفن دیا جائے۔ لیکن پھر خود ہی ان کو خیال آیا اور کہنے لگے کہ اگر اس کپڑے میں کوئی خیر ہوتی تو اللہ پاک اپنے نبی کو اس میں ضرور کفنا تے۔ لہذا انہوں نے وہ بیچ دیا اور اس کی قیمت راہ خدا میں صدقہ کر دی۔ رواہ ابن سعد

- ۱۸۸۰۱ ... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو تین سفید یمنی کپڑوں (چادروں) میں کفن دیا گیا۔ رواہ ابن سعد
- ۱۸۸۰۲ ... ابواسحاق سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں بنی عبدالمطلب کی مجلس میں گیا۔ میں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کو کس چیز میں کفن دیا گیا تھا؟ انہوں نے کہا: تین کپڑوں میں کفن دیا گیا تھا جن میں قبائلی اور نہ قبیص اور نہ عمائمہ۔ رواہ ابن سعد
- ۱۸۸۰۳ ... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو ایک سرخ چادر اور دو سفید کپڑوں میں کفن دیا گیا تھا۔ رواہ ابن سعد
- ۱۸۸۰۴ ... ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو تین کپڑوں میں کفن دیا گیا تھا جن میں ایک یمنی چادر بھی تھی۔ رواہ ابن سعد
- ۱۸۸۰۵ ... شععی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو تین موٹے یمنی کپڑوں میں کفن دیا گیا ازار، رداء اور لفافہ۔ رواہ ابن سعد
- ۱۸۸۰۶ ... ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو ایک سرخ نجرانی حلے (جوڑے) اور قیص میں کفن دیا گیا۔ رواہ ابن سعد
- ۱۸۸۰۷ ... حضرت حسن سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو ایک یمنی جوڑے اور ایک قیص میں کفن دیا گیا۔ رواہ ابن سعد
- ۱۸۸۰۸ ... ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو ایک یمنی جوڑے اور ایک قیص میں کفن دیا گیا تھا۔ رواہ ابن سعد
- ۱۸۸۰۹ ... ایوب رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ابو قلابہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: کیا تم کو اس بات پر تعجب نہیں ہوتا کہ رسول اللہ ﷺ کے کفن میں لوگوں کا کس قدر اختلاف ہے۔ رواہ ابن سعد

قبر مبارک میں اتارنے والے

- ۱۸۸۱۰ ... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ، عباس، عقیل ابن ابی طالب، اسامہ بن زید اور اوس بن خولی نبی کریم ﷺ کی قبر میں اترے تھے اور انہی حضرات نے آپ ﷺ کے کفن کا کام سنبھالا تھا۔ رواہ ابن سعد
- ۱۸۸۱۱ ... عبد اللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے مروی ہے کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ کی قبر میں اپنی انگوٹھی اُترادی تھی۔ جبکہ قبر میں آپ ﷺ کو اتارنے والے حضرات پہلے نکل چکے تھے۔ حضرت مغیرہ نے یہ کام اس لیے کیا تھا تا کہ ان کو قبر میں اترنے کا موقع مل جائے۔ لہذا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کو فرمایا: تم نے انگوٹھی قبر میں اس لیے گرانی ہے تاکہ تم بھی اترو اور کہا جائے کہ مغیرہ بھی حضور ﷺ کی قبر میں اترے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم ہرگز قبر میں نہیں اترو گے۔ اور ان کو روک دیا۔ رواہ ابن سعد
- ۱۸۸۱۲ ... عبد اللہ بن محمد بن علی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے (مغیرہ رضی اللہ عنہ کو) فرمایا: اتار لوگ یہ بیان کریں گے کہ تم قبر میں اترے ہو اور نہ ہی یہ بیان کریں گے کہ تمہاری انگوٹھی نبی کی قبر میں ہے۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ خود اترے اور آپ انگوٹھی اُترنے کی جگہ دیکھ چکے تھے لہذا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے وہ انگوٹھی اٹھائی اور مغیرہ رضی اللہ عنہ کو دے دی۔ رواہ ابن سعد
- ۱۸۸۱۳ ... عن جعفر بن محمد عن ابیہ عن جدہ کی سند سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم ﷺ کو غسل دیا۔ عباس رضی اللہ عنہ پانی ڈالتے جا رہے تھے۔ اسامہ اور شقران رضی اللہ عنہما دروازے کی حفاظت پر مامور تھے۔ جب غسل دینے سے فارغ ہوئے تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رنج کا مقام ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کو منیٰ میں ڈالیں۔ لہذا میں آپ کے لیے ایک صندوق تیار کراتا ہوں اور اس (میں آپ کو لٹا کر) صندوق کو اپنے گھر کے کونے میں رکھ لوں گا۔ پس جب مجھے رنج و غم ہوگا تو میں آپ کو دیکھ لیا کروں گا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو فرمایا: اے چچا جان! کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ کو اپنی اولاد کو دفن کرتے نہیں دیکھا؟ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

منہا خلقناکم و فیہا نعیدکم و منہا نخرجکم تارۃ اخری۔

اسی (زمین) سے ہم نے تم کو پیدا کیا ہے اور اسی میں ہم تم کو لوٹائیں گے اور اسی سے ہم تم کو دوبارہ نکالیں گے۔

پھر یہ آیت تلاوت فرمائی:

الم نجعل الارض كفاتنا احياء وامواتا.

کیا ہم نے زمین کو زندوں اور مردوں (سب) کے لیے کفایت کرنے والی نہیں کر دیا۔
ابھی لوگ اسی طرح کی باتوں میں مصروف تھے کہ گھر کے کونے سے ایک غیبی آواز آئی:

السلام علیکم اے گھر والو! کل نفس ذائقة الموت وانما یوفون اجرہم بغير حساب.

ہر جی کو موت کا مزہ چکھنا ہے اور لوگوں کو ان کا اجر بغير حساب کے پورا پورا دیا جائے گا۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو فرمایا: اے رسول اللہ کے چچا! آپ کیا خیال کرتے ہیں کہ اللہ نے اپنے نبی کے ساتھ ان کی زبان پر کیا کیا وعدے کیے ہیں؟ پھر حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے علی! میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: انبیاء کی قبریں انہی کے (مرنے کے) بستروں کی جگہ ہوتی ہیں۔

پھر لوگوں نے آپ کو دو قیصوں میں کفن دیا ایک قیص دوسری سے کچھ باریک تھی۔ اور آپ پر حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے ایک صف میں کھڑے ہو کر نماز پڑھی اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے آپ پر پانچ تکبیریں ادا فرمائیں۔ اور آپ کو دفن کیا۔

ابن معروف و فیہ عبد الصمد

۱۸۸۱۴..... عبد اللہ بن حارث سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ پر کپڑا پیٹ رکھا تھا اور اس کو حضور ﷺ کی قیص اور جسم کے درمیان پھیرتے تھے۔ العروزی فی الجنائز

۱۸۸۱۵..... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہجرت کے موقع مکہ سے مدینہ تک کے سفر میں حضور ﷺ ایک سواری پر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو بیچھے بٹھائے ہوئے تھے۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ کا ملک شام آنا جانا تھا اس لیے وہ پہچانے جاتے تھے جبکہ نبی ﷺ کا تعارف نہ تھا۔ اس لیے لوگ راستے میں ملتے اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے پوچھتے تھے کہ تمہارے آگے بیٹھا ہوا یہ غلام کون ہے؟ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں یہ میرے رہنما ہیں جو مجھے سیدھا راستہ بتاتے ہیں۔ جب یہ دونوں حضرات مدینہ کے قریب پہنچ گئے تو حرہ مقام پر اتر گئے اور انصار کو پیغام بھیج دیا۔ انصار مدینہ آ گئے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اس دن میں بھی آپ ﷺ کے پاس حاضر ہوا تھا۔ اس دن سے اچھا اور روشن چمکدار دن میں نے کوئی نہیں دیکھا جس دن ہمارے پاس تشریف لائے تھے۔ اور میں اس دن بھی آپ ﷺ کے پاس حاضر ہوا جس دن آپ کا انتقال ہوا، اس دن سے زیادہ برا اور تاریک دن میں نے کوئی نہیں دیکھا جس دن آپ کی وفات ہوئی تھی۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۸۸۱۶..... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مدینہ میں دو آدمی قبریں بنانے والے تھے۔ ایک لحدی قبر بناتا تھا اور دوسرا سیدھی قبر بناتا تھا۔ پس رسول اللہ ﷺ کے لیے لحدی (بغلی) قبر بنوائی گئی۔ ابن جوزی

۱۸۸۱۷..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو سات کپڑوں میں کفن دیا گیا تھا۔

ابن ابی شیبہ، مسند احمد، ابن سعد، ابن جوزی فی الواہیات، ابن سعید بن منصور

کلام:..... ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو موضوع میں شمار فرمایا ہے۔

۱۸۸۱۸..... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے جب موت کی تکلیف پائی تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ہائے باپ کا غم اور تکلیف، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آج کے بعد تمہارے باپ پر کوئی تکلیف نہ ہوگی۔ تمہارے باپ کو جو تکلیف پیش آئی ہے اس سے اللہ پاک کسی کو چھٹکارا نہیں دیں گے۔ دوسرے الفاظ یہ ہیں:

اس تکلیف سے کوئی نجات نہیں پاسکتا لیکن قیامت کے دن اس کا بدلہ دے دیا جائے گا۔ مسند ابی یعلیٰ، ابن خزیمہ، ابن عساکر

۱۸۸۱۹..... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ سرلیض ہوئے اور کافی بو جھل ہو گئے تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ کو اپنے سینے سے لگایا اور فرمایا: ہائے باپ کے غم کا غم! ہائے بابا جان اپنے رب کے کس قدر قریب ہو گئے ہیں۔ ہائے بابا جان جبرئیل علیہ السلام سے ملنے والے ہیں! ہائے بابا جان جنات الفردوس میں ٹھکانہ بنانے والے ہیں! ہائے بابا جان کوان کے رب نے بلایا اور

انہوں نے رب کی پکار پر لبیک کہا۔ پھر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے انس رضی اللہ عنہ کو فرمایا: اے انس! تمہارے دل کیسے گوارا کریں گے کہ تم اپنے نبی ﷺ پر مٹی ڈالو گے۔ مسند ابی یعلیٰ، ابن عساکر

۱۸۸۲۰... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب رسول اکرم ﷺ کافی بیمار ہو گئے تو تکلیف کی شدت سے کبھی ایک ٹانگ اکٹھی کر لیتے اور دوسری ٹانگ دیتے اور کبھی ایک کھولتے اور دوسری اکٹھی کر لیتے (اس طرح آپ کی تکلیف کی شدت کا احساس ہوتا تھا) اسی طرح کبھی ایک مٹھی کھولتے دوسری بند کرتے اور کبھی دوسری کھولتے اور پہلی بند کر لیتے۔ تب فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ہائے بابا! کی تکلیف! رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے بیٹی! آج کے بعد تمہارے باپ پر کوئی تکلیف نہ ہوگی۔ پھر جب آپ کی روح پرواز کر گئی تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بوئیں ہائے بابا اور ب نے بلا لیا اور بابا نے لبیک کہا۔ ہائے بابا جبرئیل کے پاس چلے گئے۔ ہائے بابا اپنے رب کے کس قدر قریب پہنچ گئے۔ ہائے بابا! جنت الفردوس آپ کا ٹھکانہ بن گیا۔

رسول اللہ ﷺ کا آخری دیدار

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب ہم نے آپ کو دفن کر لیا تو فاطمہ رضی اللہ عنہا مجھے بوئیں: اے انس! تمہارے دلوں نے کیسے گوارا کر لیا کہ تم اپنے ہاتھوں سے رسول اللہ ﷺ پر مٹی ڈالو۔ مسند ابی یعلیٰ، ابن عساکر

۱۸۸۲۱... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے آخری نظر جو رسول اللہ ﷺ پر ڈالی وہ بروز پیر کو تھی جب لوگ ابو بکر کے پیچھے (نماز پڑھ رہے) تھے۔ اور حضور ﷺ نے پردہ اٹھایا تھا۔ تب میں نے آپ کو دیکھا تو گویا آپ کا چہرہ کتاب کا ورق ہے لوگوں نے حرکت میں آنے کا ارادہ کیا تو آپ ﷺ نے اشارہ کیا کہ اپنی جگہ جمے رہو۔ پھر آپ نے پردہ گرا دیا۔ اسی دن کے آخر میں آپ ﷺ نے وفات پالی۔ مسند احمد، مسلم

۱۸۸۲۲... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ اپنے مرض الوفا میں مبتلا ہوئے تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے آکر آپ کو نماز کی اطلاع دی۔ حضور ﷺ نے فرمایا: اے بلال! تم نے پیغام دے دیا۔ جو چاہے نماز پڑھ لے اور جو چاہے چھوڑ دے۔ (یعنی تم مجھے چلنے پر مجبور نہ کرو) حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! پھر لوگوں کو نماز کون پڑھائے گا؟ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: ابو بکر و لو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھا دیں۔ جب ابو بکر رضی اللہ عنہ نماز کے لیے آگے بڑھے تو رسول اللہ ﷺ کے آگے سے پردہ اٹھا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم نے آپ کے چہرے کی طرف دیکھا تو گویا وہ ایک سفید ورقہ تھا آپ پر سیاہ قمیص پڑی ہوئی تھی۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سمجھے شاید آپ نکلنا چاہتے ہیں لہذا وہ پیچھے بیٹھے لگے تو رسول اللہ ﷺ نے اشارہ فرمایا کہ اپنی جگہ رہ کر نماز پڑھاؤ۔ پس حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھائی۔ پھر ہم نے رسول اللہ ﷺ کو دوبارہ نہیں دیکھا حتیٰ کہ آپ کا انتقال ہو گیا۔ مسند ابی یعلیٰ، ابن عساکر

۱۸۸۲۳... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ تین دن تک ہماری طرف نکل کر تشریف نہ لائے۔ نماز قائم ہوتی رہی۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ لوگوں کو نماز پڑھاتے رہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے پردہ اٹھایا تو اس وقت ہم نے اس سے اچھا کوئی نظارہ نہیں دیکھا جب رسول اللہ ﷺ کا چہرہ ہم پر کھلا۔ پھر نبی کریم ﷺ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو اشارہ فرمایا کہ کھڑے رہیں خود پردہ گرا دیا۔ اس کے بعد آپ ﷺ کی زیارت نصیب نہ ہوئی حتیٰ کہ آپ وفات پا گئے۔ مسند ابی یعلیٰ، ابن خزیمہ

۱۸۸۲۴... حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں یمن میں دو آدمیوں سے ملا ایک ذی الکلاع تھا دوسرا ذی عمرو تھا۔ میں ان دونوں کو رسول اللہ ﷺ کی خبر دینے لگا۔ دونوں نے کہا: اگر تم سچ بیانی سے کام لے رہے ہو تو پھر تمہارا یہ صاحب (یعنی رسول اللہ ﷺ) گنڈر چکا ہے۔ اور اس کو تین دن ہو گئے ہیں۔ حضرت جریر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں اور یہ دونوں حضرات چل پڑے اور مدینے کے راستے پر ہو لیے۔ پھر ہمیں مدینہ سے ایک قافلہ آتا دکھائی دیا۔ ہم نے ان سے خبر چار لی۔ انہوں نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات ہو چکی ہے، ابو بکر رضی اللہ عنہ خلیفہ بنا دیئے گئے ہیں۔ لوگ آپ پر رضامند ہیں۔ تب ان دونوں نے مجھے کہا: اپنے صاحب (یعنی ابو بکر رضی اللہ عنہ) کو خبر دینا کہ ہم آئے تھے اور شاید ہم دوبارہ

بھی آئیں ان شاء اللہ۔ پھر وہ دونوں یمن لوٹ گئے۔

حضرت جریر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو ان دونوں (عجیب لوگوں) کے بارے میں خبر دی تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر تم دونوں کو لے کر کیوں نہیں آئے؟ حضرت جریر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پھر بعد میں ذی عمر ملا اس نے مجھے کہا: اے جریر! تمہاری میرے دل میں عزت ہے۔ میں تم کو ایک بات بتاتا ہوں وہ یہ کہ تم عرب کے لوگ ہمیشہ بھلائی اور عافیت میں رہو گے جب تک ایک امیر کے جانے کے بعد دوسرے امیر کو بناتے رہو گے۔ لیکن جب تلوار کے ساتھ امارت لی جانے لگے گی تو یہ لوگ امیر کی بجائے بادشاہ بن بیٹھیں گے بادشاہوں کی طرح غضب ناک ہوں گے اور انہی کی طرح راضی ہوں گے (اور یہ برا زمانہ ہوگا)۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۸۸۲۵۔۔۔ مطلب بن عبد اللہ بن حطب سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات سے تین یوم قبل حضرت جبرئیل علیہ السلام آپ کے پاس تشریف لائے۔ اور فرمایا: اے محمد! اللہ عزوجل نے مجھے آپ کے پاس بھیجا ہے تاکہ آپ کی عزت ظاہر ہو، آپ کی فضیلت پتہ چلے اور آپ کی خصوصیت معلوم ہو، اللہ پاک آپ سے زیادہ جاننے کے باوجود آپ سے پوچھتا ہے کہ آپ کی طبیعت کیسی ہے؟ حضور ﷺ نے فرمایا: اے جبرئیل میں مغموم ہوں۔ اے جبرئیل! میں تکلیف میں ہوں۔ جب تیسرا دن ہوا تو حضرت جبرئیل علیہ السلام، ملک الموت اور ایک تیسرا فرشتہ بھی: وائیں اترا جس کا نام اسماعیل تھا وہ ستر ہزار فرشتوں پر نگران تھا اور ان ستر ہزار فرشتوں میں سے ہر فرشتہ دوسرے ستر ہزار فرشتوں پر سردار تھا۔ یہ سب فرشتے حضور ﷺ کے استقبال کے لیے حاضر ہوئے تھے۔ (اور سب ہوا میں موجود تھے۔ اندر صرف جبرئیل علیہ السلام داخل ہونے لگے) حضرت جبرئیل علیہ السلام ان سب پر نگران تھے۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا: اے محمد! اللہ نے مجھے آپ کے پاس آپ کی عزت، فضیلت اور خصوصیت کے لیے بھیجا ہے، اللہ پاک آپ سے زیادہ جاننے کے باوجود آپ سے پوچھتا ہے کہ آپ اپنے آپ کو کیسا محسوس فرما رہے ہیں (آپ کی طبیعت کیسی ہے؟) رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے جبرئیل! میں اپنے آپ کو مغموم پاتا ہوں، اے جبرئیل! میں اپنے آپ کو تکلیف میں پاتا ہوں۔ پھر ملک الموت نے دروازے پر آ کر اجازت مانگی۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا: اے محمد! یہ ملک الموت ہیں آپ سے اندر آنے کی اجازت چاہتے ہیں۔ انہوں نے پہلے کسی آدمی سے اجازت مانگی اور نہ آئندہ مانگیں گے۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان کو اجازت دے دو۔

حضرت جبرئیل علیہ السلام نے ان کو اندر آنے کی اجازت دی۔ حضرت ملک الموت اندر تشریف لائے اور حضور ﷺ کے سامنے بیٹھ گئے اور عرض کیا: اے محمد! اللہ نے مجھے آپ کے پاس بھیجا ہے اگر آپ مجھے اپنی روح قبض کرنے کا حکم فرمائیں گے تو میں قبض کر لوں گا اور اگر آپ اس کو ناپسند کریں تو میں چھوڑ دوں گا۔ حضور ﷺ نے فرمایا: اے ملک الموت کیا تم (میرے حکم پر) عمل کرو گے؟ انہوں نے عرض کیا: ضرور اور مجھے اسی کا حکم ملا ہے کہ آپ جو بھی مجھے حکم فرمائیں میں اس پر عمل کروں پھر حضرت جبرئیل علیہ السلام نے آپ ﷺ کو فرمایا: اللہ پاک آپ کی ملاقات کے خواہش مند ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے ملک الموت کو فرمایا: تم کو جو حکم ملا ہے کر گزرو۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا: یہ میرا زمین پر آخری مرتبہ آنا ہے۔ پھر جب رسول اللہ ﷺ کی روح پرواز کر گئی اور (چیخ و پکار کی شکل میں) تعزیت آنا شروع ہوئی تو ایک نبی شخص آیا جس کی آہٹ محسوس ہو رہی تھی لیکن اس کا وجود معلوم نہیں ہو رہا تھا۔ اس نے کہا: السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ ہر جی کو موت کا مزہ چکھنا ہے۔ اللہ پاک ہر مصیبت پر سبر دینے والا ہے، وہ ہر ہلاک ہونے والے کا جانشین دینے والا ہے۔ ہر فوت شدہ کا تدارک کرنے والا ہے۔ اللہ ہی پر بھروسہ رکھو، اسی سے امید رکھو۔ مصیبت زدہ وہ ہے جو ثواب سے محروم ہو۔ پس تم پر سلام ہو اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں۔ الکبیر للطبرانی عن علی بن الحسین

کلام:..... اس روایت کی سند میں عبد اللہ بن میمون القداح ایک راوی ہے جس کو ابو حاتم وغیرہ نے متروک (ناقابل اعتبار) قرار دیا ہے۔ مجمع

الرواۃ ۳۵۹

۱۸۸۲۶۔۔۔ ابو اسحاق سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے بڑے بڑے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے جن میں ابن نوفل بھی تھے پوچھا: کہ رسول اللہ ﷺ کو کس چیز میں کفن دیا گیا تھا؟ انہوں نے بتایا: ایک سرخ جوڑے میں، جس میں تیس نہیں تھی۔ اور آپ کی قبر میں لوگوں نے ایک

آخری وقت میں لب مبارک پر دعا

۱۸۸۲۷..... عباس بن عبدالمطلب سے مروی ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کی وفات کے وقت آپ کے پاس موجود تھا۔ سکرۃ الموت (موت کی کیفیت) آپ پر طویل ہوتی جا رہی تھی پھر میں نے آپ ﷺ کو پست آواز میں پڑھتے ہوئے سنا:

مع الذین انعم الله علیہم من النبیین والصدیقین والشهداء والصلحین وحسن اولئک رفیقاً.
(اے اللہ! مجھے وفات دے کر شامل کر دے) ان لوگوں کے ساتھ جن پر اللہ نے انعام فرمایا ہے: انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین میں سے اور یہ لوگ بہت اچھے رفیق ہیں۔

پھر آپ پر بے ہوشی طاری ہو جاتی پھر افاقہ ہوتا تو یہی پڑھتے پھر (ایک مرتبہ) آپ نے فرمایا:
میں تم کو نماز کی وصیت کرتا ہوں، میں تم کو وصیت کرتا ہوں اپنے مملوکوں کے ساتھ خیر خواہی کی۔
اس کے بعد آپ کی روح قبض ہو گئی۔ رواہ ابن عساکر

۱۸۸۲۸..... ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ کی قبر میں اترنے والے لوگ فضل، قثم، شقران غلام رسول اللہ ﷺ اور اوس بن خولی رضی اللہ عنہم تھے۔ رواہ ابونعیم

۱۸۸۲۹..... ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس نکل کر تشریف لائے۔ ہم لوگ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے۔ حضور ﷺ نے اپنے سر پر پٹی باندھی ہوئی تھی اسی مرض کی وجہ سے جس میں آپ کی وفات ہوئی۔ پھر آپ منبر پر تشریف لائے۔ ہم آپ کے قریب اکٹھے ہو گئے۔

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ قیامت کے دن میں حوض پر کھڑا ہوا ہوں گا۔ پھر فرمایا: ایک بندے پر دنیا اور اس کی زیب و زینت پیش کی گئی تھی لیکن اس نے آخرت کو پسند کر لیا ہے۔ اس بات کو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے سوا کوئی نہ سمجھ سکا، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی آنکھیں ڈبڈبائیں اور وہ رو پڑے، انہوں نے عرض کیا: آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں آپ کے بدلے ہمارے ماں باپ، ہماری جانیں اور ہمارے اموال حاضر ہیں۔

پھر حضور ﷺ نیچے اتر کر تشریف لے گئے اس کے بعد اس منبر پر قیامت تک نہیں کھڑے ہوئے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۸۸۳۰..... ابی ذویب ہذلی سے مروی ہے میں مدینہ آیا تو اہل مدینہ میں چیخ و پکار کی آوازیں آرہی تھیں جیسے تمام حاجی مل کر احرام باندھ کر تسبیح پڑھ رہے ہوں میں نے کہا: کیا ہوا؟ لوگ کہنے لگے رسول اللہ ﷺ کی وفات ہو گئی ہے۔ ابن مندہ، ابن عساکر

۱۸۸۳۱..... ابو ذویب ہذلی سے مروی ہے کہ ہمیں یہ خبر مل گئی تھی کہ رسول اللہ ﷺ بیمار ہیں۔ ابن عبدالبر فی الاستیعاب

۱۸۸۳۲..... حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے اپنے مرض الموت میں پیغام بھیج کر بلوایا۔ میں پہنچا تو آپ سوئے ہوئے تھے۔ میں آپ پر جھک گیا آپ نے اپنا ہاتھ اوپر اٹھا کر مجھے اپنے سے چمٹالیا۔ مسند ابی یعلیٰ

۱۸۸۳۳..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں مدینہ میں دو قبریں کھودنے والے تھے پس دونوں میں سے کسی ایک کا انتظار کیا گیا تو وہ شخص آ گیا جو لدی قبر کھودتا تھا۔ پس رسول اللہ ﷺ کے لیے لدی قبر کھودی گئی۔ رواہ ابن جریر

۱۸۸۳۴..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جس رات حضور ﷺ فوت ہوئے ایسی کوئی رات مجھ پر کبھی نہیں گذری۔ حضور ﷺ (بار بار) پوچھ رہے تھے۔ اے عائشہ! کیا فجر طلوع ہو گئی ہے۔ میں کہتی رہی نہیں یا رسول اللہ حتیٰ کہ بلال نے صبح کی اذان دی اور پھر آئے اور عرض کیا: السلام علیک یا رسول اللہ ورحمة اللہ وبرکاتہ، نماز کا وقت ہو گیا ہے اللہ آپ پر رحم کرے۔ پھر نبی کریم ﷺ نے پوچھا یہ کون

ہے؟ میں نے کہا بلال ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے والد (ابو بکر رضی اللہ عنہ) کو کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھا دیں۔ ابو الشیخ فی الاذان ۱۸۸۳۵۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ان کلمات کے ساتھ (بیماری وغیرہ سے) تعویذ فرمایا کرتے تھے:

اذھب البأس رب الناس، واشف انت الشافی لاشفاء الا شفاء لك شفاء لا یغادر سقما۔
اے لوگوں کے رب تکلیف کو ختم فرما، تو ہی شفا دینے والا ہے تیرے سوا کسی کی شفاء نہیں، پس ایسی شفاء دے جو بیماری کو بالکل نہ چھوڑے۔
چنانچہ میں آپ ﷺ کا ہاتھ پکڑ کر یہ کلمات پڑھنے لگی تو آپ نے اپنا ہاتھ مجھ سے چھڑا لیا اور فرمایا:

اللھم الحقنی بالرفیق الاعلیٰ۔

اے اللہ مجھے رفیقِ اعلیٰ (اپنے دوست) کے ساتھ ملا دے (یعنی اپنا وصل عطا کر)۔

پس یہ آخری بات تھی جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی۔ ابن ابی شیبہ، ابن جریر

۱۸۸۳۶۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ جانکنی کے عالم میں تھے۔ آپ کے پاس پیالہ رکھا تھا جس میں پانی تھا۔ آپ اس میں (بار بار) ہاتھ ڈبو کر اپنے چہرے پر مل رہے تھے اور یہ دعا کر رہے تھے:

اللھم اعنی علی سكرات الموت۔

اے اللہ میری مدد فرما موت کی سختیوں پر۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۱۸۸۳۷۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ بیمار ہو گئے تو یہ دعا فرمانے لگے:

اللھم اغفر لی والحقنی بالرفیق الاعلیٰ۔

اے اللہ! میری مغفرت فرما اور مجھے اعلیٰ دوست کے ساتھ ملا دے۔

یہ آخری بات تھی جو میں نے رسول اللہ ﷺ کے منہ سے سنی۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۱۸۸۳۸۔ عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے مروی ہے کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آیا۔ میں نے عرض کیا: مجھے رسول اللہ ﷺ کے مرض کے بارے میں بتائیے۔ آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ہاں۔ رسول اللہ ﷺ مریض ہوئے، پھر بو جھل ہو گئے اور آپ پر بے ہوشی طاری ہو گئی پھر ہوش میں آئے تو فرمایا: لگن (تب) میں میرے لیے پانی بھر دو۔ ہم نے آپ کے حکم کی تعمیل ارشاد کی۔ آپ ﷺ نے غسل کیا پھر بڑی مشقت کے ساتھ اٹھنے لگے تو پھر بے ہوش ہو گئے۔ پھر ہوش میں آئے اور فرمایا: میرے لیے پانی بھر دو۔ ہم نے بھر دیا پھر آپ نے غسل فرمایا۔ پھر بڑی مشکل اور تکلیف کے ساتھ اٹھنے کی کوشش فرمائی اور پھر بے ہوش ہو گئے۔ پھر ہوش میں آ کر فرمایا: میرے لیے پانی بھر دو۔ ہم نے بھر دیا۔ آپ نے غسل فرمایا اور پھر اٹھنے کی کوشش میں بے ہوش ہو گئے۔ پھر ہوش میں آئے تو پوچھا: کیا میرے پیچھے سے لوگوں نے نماز پڑھ لی ہے؟ ہم نے عرض کیا: نہیں یا رسول اللہ! وہ آپ ہی کا انتظار فرما رہے ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: لوگ سر ڈالے رسول اللہ ﷺ کی انتظار میں تھے کہ آپ آ کر ان کو عشاء کی نماز پڑھائیں۔ چنانچہ آپ ﷺ نے ایک قاصد ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا کہ وہ نماز پڑھا دیں۔ قاصد نے ان کو خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ آپ کو حکم دے رہے ہیں کہ آپ لوگوں کو نماز پڑھا دیں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو فرمایا: اے عمر تم نماز پڑھا دو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ زیادہ حقدار ہیں۔ کیونکہ پیغام آپ کو ملا ہے رسول اللہ ﷺ کی طرف سے۔ چنانچہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو عشاء کی نماز پڑھائی۔ پھر (اگلے روز) رسول اللہ ﷺ نے اپنے مرض میں کچھ تخفیف محسوس کی تو ظہر کی نماز پڑھانے کے لیے حضرت عباس اور ایک دوسرے آدمی کے درمیان ان کے سہارے کے ساتھ لٹکے۔ ان دونوں کو آپ نے فرمایا: مجھے ابو بکر کی دائیں طرف بٹھا دو۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے آپ کی آواز سنی تو (نماز ہی میں) پیچھے کو ہٹنے لگے۔ آپ ﷺ نے ان کو حکم دیا کہ اپنی جگہ ٹھہرے رہیں۔ چنانچہ دونوں حضرات نے آپ کو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے دائیں طرف بٹھا دیا۔ پس ابو بکر رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کی اقتداء کر رہے تھے اور آپ بیٹھے ہوئے ان کو نماز پڑھا رہے تھے جبکہ پیچھے لوگ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی اقتداء کر رہے تھے۔

راوی عبید اللہ کہتے ہیں یہ سن کر میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور عرض کیا:

مجھے جو عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا ہے میں آپ کو سناؤں؟ آپ نے سنانے کا حکم دیا تو میں نے ساری روایت ان کو سنائی آپ نے کسی بات پر انکار نہیں فرمایا سوائے اس کے کہ یہ پوچھا: عائشہ نے تم کو دوسرے شخص کے بارے میں بتایا وہ کون تھا؟ میں نے کہا نہیں۔ فرمایا وہ علی رضی اللہ عنہ تھے۔

رواہ ابن ابی شیبہ

۱۸۸۳۹۔۔۔ ابراہیم بن علی رافعی اپنے والد سے وہ اپنی دادی زینب بنت ابی رافع سے روایت کرتے ہیں: زینب فرماتی ہیں میں نے فاطمہ بنت رسول اللہ کو دیکھا آپ رضی اللہ عنہا اپنے دونوں فرزندوں حسن و حسین رضی اللہ عنہما کے ساتھ نبی کریم ﷺ کے پاس آپ کے مرض الموت میں تشریف لائیں۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ آپ کے دو بیٹے ہیں، آپ ان کو اپنا وارث مقرر کر دیجئے۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

حسن کے لیے تو میری بیبت اور سرداری ہے اور حسین کے لیے میری جرأت اور بہادری اور سخاوت ہے۔ ابن مندۃ، ابن عساکر

کلام:..... امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ابراہیم میں کلام ہے۔

۱۸۸۴۰۔۔۔ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے مروی ہے پہلی مرتبہ آپ ﷺ میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں بیمار ہوئے۔ آپ کے مرض کی شدت ہو گئی اور آپ بے ہوش ہو گئے۔ آپ کی بیویوں نے آپ کے بارے میں مشورہ کیا اور آپ کو منہ میں دوا پکادی پھر آپ ہوش میں آ گئے۔ آپ نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ کیا ان عورتوں کا کام جو وہاں سے آئی ہیں (جسہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے۔ ان میں اسماء بنت عمیس بھی تھیں) قریب موجود لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ! ہم سمجھے تھے کہ آپ کو ذات الجنب (غوبہ) ہے۔ (اس لیے ہم نے دوا آپ کے منہ میں پکادی) حضور ﷺ نے فرمایا: یہ منہ میں پکانے والی دوا، اللہ پاک مجھے اس کے ساتھ عذاب دینے والا نہیں ہے۔ لہذا (اس کی سزا میں) یہاں موجود سب لوگوں کو یہ دوا منہ میں پکا کر پلائی جائے سوائے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پچا عباس کے۔ پس سب کو وہ دوا پلائی گئی حتیٰ کہ میمونہ جو اس دن روزہ دار تھیں انہوں نے بھی پی رسول اللہ ﷺ کی عزیت (وخوشی) میں۔ رواہ ابن عساکر

حیش اسامہ رضی اللہ عنہ

۱۸۸۴۱۔۔۔ رسول اللہ ﷺ کے غلام ابو موسیٰ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ حجۃ التمام (حجۃ الوداع) کے بعد مدینہ کی طرف واپس آئے۔ راستے میں آپ حلال ہو گئے۔ آپ ﷺ نے لوگوں کا ایک لشکر ترتیب دیا جن پر حضرت اسامہ بن زید کو امیر بنایا۔ اور ان کو حکم دیا کہ اردن شام کی چوٹیوں کی طرف آہل الزیت مقام پر پہنچیں۔ منافقوں نے اسامہ کے متعلق اعتراضات شروع کیے۔ نبی ﷺ نے ان کے اعتراضات مسترد کر دیئے اور فرمایا اسامہ اس منصب کے لیے بالکل موضوع ہے۔ اگر تم ان کے بارے میں اعتراض کرتے ہو تو پہلے ان کے والد کے بارے میں بھی کر چکے ہو اور وہ بھی اس منصب کے اہل تھے۔ پھر ہر طرف نبی ﷺ کے واپسی سفر اور آپ کی بیماری کی خبریں پھیل گئیں۔ پھر بنی اسد کے قبائل میں طلحہ نے نبوت کا دعویٰ کر دیا اس وقت تک نبی ﷺ کو بیماری سے افاقہ ہو گیا تھا۔ پھر اس کے بعد حضور ﷺ محرم میں اس مرض میں مبتلا ہو گئے جس میں آخر کار آپ کی وفات ہوئی۔ سیف، ابن عساکر

۱۸۸۴۲۔۔۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے مرض الموت میں ارشاد فرمایا: مجھ پر سات مشکیزوں سے پانی ڈالو، جن کے منہ نہ کھلے ہوں (یعنی سالم بھرے ہوئے ہوں) شاید مجھے کچھ سکون آجائے پھر میں لوگوں سے مل سکوں۔ چنانچہ میں نے آپ کو حصہ رضی اللہ عنہا کے ایک پیتل کے لگن (ٹب) میں بٹھا دیا۔ اور آپ پر ان مشکیزوں سے پانی ڈالا۔ حتیٰ کہ آپ اشارہ کرنے لگے کہ بس تم نے کام کر دیا۔ پھر آپ ٹب سے نکل آئے۔ رواہ عبدالرزاق

۱۸۸۴۳۔۔۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے آپ ﷺ کو مرض الموت میں دیکھا کہ آپ دوا آدمیوں کے درمیان سہارا لیے چل رہے ہیں حتیٰ کہ آپ صف میں داخل ہو گئے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۱۸۸۴۳... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی سے مروی ہے کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا جبکہ آپ میرے سینے کے ساتھ ٹیک لگائے ہوئے تھے، فرمایا:

اللهم اغفر لي وارحمني والحقني بالرفيق الاعلى.

اے اللہ! میری مغفرت فرما، مجھ پر رحم فرما اور مجھے رفیقِ اعلیٰ کے ساتھ ملا دے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۱۸۸۴۵... طارق بن شہاب سے مروی ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ کی روح قبض ہوئی تو ام ایمن روئے لگیں ان کو کہا گیا: اے ام ایمن! تم کیوں روتی ہو؟ فرمایا: روتی ہوں اس بات پر کہ آسمان کی خبر ہم سے منقطع ہو گئی ہے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۱۸۸۴۶... حضرت سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو دفنانے اور پردہ کرنے میں تمام لوگوں میں صرف چار لوگوں نے کام انجام دیا: علی، عباس، فضل اور حضور ﷺ کے غلام صالح۔ پس ان لوگوں نے آپ کے لیے لحد تیار کی اور آپ کے اوپر لحد کو پچی اینٹوں سے پاٹ دیا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

جنازہ پڑھنے کی کیفیت

۱۸۸۴۷... حضرت سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی تو آپ کو چار پائی پر لٹایا گیا۔ لوگ جماعت جماعت آپ کے پاس داخل ہو رہے تھے نماز پڑھتے اور نکل جاتے۔ امامت کا منصب کوئی نہ اٹھا رہا تھا۔ آپ پیر کے روز وفات فرما گئے اور منگل کے روز مدفون ہوئے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۱۸۸۴۸... شععی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی قبر میں داخل ہونے والے اور آپ کو غسل دینے والے حضرات، علی، فضل اور اسامہ تھے۔ شععی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: مجھے مرحب نے یا ابن ابی مرحب نے بتایا کہ حضرت عبدالرحمن بن عوف بھی ان کے ساتھ قبر میں داخل ہوئے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۱۸۸۴۹... حضرت عمروہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے خیر کو حضور ﷺ کے ہاتھوں پر فتح فرمادیا اور ان میں بہت سوں کو قتل کر دیا تو زینب بنت الحارث یہودیہ نے جو مرحب یہودی کی بیٹی تھی، نبی ﷺ کو ایک بھنی ہوئی بکری ہدیہ کی۔ اور اس میں زہر ملا دیا۔ اور جب اس کو خبر ملی کہ حضور ﷺ شانے اور ستیوں کا گوشت زیادہ پسند فرماتے ہیں تو اس نے ان اعضاء میں زہر خوب اچھی طرح ملا دیا۔ جب رسول اللہ ﷺ اور بنی سلمہ کے بشر بن البراء بن معرور دونوں تشریف لائے تو اس عورت نے وہ بکری ہدیہ میں پیش کی۔ حضور ﷺ نے شانے اور دستیوں کو نوچ کر کھایا۔ جبکہ بشر نے دوسری ہڈی سے گوشت نوچ کر کھایا۔ جب رسول اللہ ﷺ نے منہ میں موجود گوشت نکل لیا تو بشر نے بھی نکل لیا آپ ﷺ نے فرمایا بکری سے ہاتھ اٹھا لو۔ بکری کا شانہ مجھے بتا رہا ہے کہ مجھے اس میں دھوکہ دیا گیا ہے۔ بشر نے عرض کیا: یا رسول اللہ! قسم اس ذات کی جس نے آپ کو عزت دی! میں نے وہ زہر اپنے لقمے میں محسوس کر لیا تھا لیکن مجھے تھوکنے سے یہ بات مانع ہوئی کہ آپ کے کھانے کو منخص (کرکرا) کر دوں۔ جب آپ نے کھالی تو مجھے بھی آپ کی جان کے بعد اپنی جان کے ساتھ کوئی رغبت نہیں رہی۔ میری خواہش تھی کہ آپ اس کو نہ نلقتے۔ پھر بشر اپنی جگہ سے بھی نہ اٹھے تھے کہ ان کا رنگ سبز چادر کی طرح ہو گیا اور تکلیف نے ان کو دہرا کر دیا۔ اور ان کو جس طرح کیا جاتا ہو جاتے تھے۔ جبکہ رسول اللہ ﷺ ان کے بعد تین سال زندہ رہے اور پھر اس زہر کی تکلیف میں آپ کو مرض الموت لاحق ہوا جس میں آپ کی وفات ہوئی۔ الکبیر للطبرانی، ابن ابی شیبہ

۱۸۸۵۰... ابن جریج حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم کو خبر ملی ہے کہ جب نبی ﷺ کی وفات ہوئی تو لوگ داخل ہوتے اور نماز پڑھ کر نکل جاتے تھے پھر یونہی دوسرے لوگ داخل ہوتے۔ ابن جریج فرماتے ہیں میں نے عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا: کیا لوگ نماز پڑھتے اور ونا کرتے تھے؟ فرمایا: نماز پڑھتے اور استغفار کرتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۱۸۸۵۱..... عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کی قبر میں ایک سفید بعلبک کی بنی ہوئی چادر بچھائی گئی۔ رواہ ابن عساکر
 ۱۸۸۵۲..... (مراہیل عبدالرحمن بن القاسم) عبدالرحمن بن القاسم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں: جس روز نبی ﷺ کی وفات ہوئی اس روز صبح
 کی نماز حضور ﷺ نے مسجد میں ادا فرمائی تھی۔ بعض لوگ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو ابو بکر رضی اللہ عنہ نماز پڑھ رہے تھے اور آپ ابو بکر
 کے پاؤں کے پاس بیٹھ گئے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ آگے تھے۔ لیکن اکثر لوگوں کا خیال کہتا ہے کہ ابو بکر آگے تھے۔ پھر جب رسول
 اللہ ﷺ نے نماز پڑھ لی تو فرمایا: اے صفیہ بنت عبدالمطلب! اے رسول اللہ کی پھوپھی! اور اے فاطمہ بنت محمد! عمل کرتی رہنا، میں اللہ سے تم کو کوئی
 چھٹکارا نہیں دلا سکتا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! آج میں آپ کو افاقہ مند (صحت مند) دیکھ رہا ہوں۔ اور خارجہ کی بیٹی کا
 دن ہے۔ (حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی اہلیہ) چنانچہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ان کے پاس جانے کے لیے اجازت مانگی آپ نے اجازت
 دے دی۔ یہ سچ میں رہتی تھی جو مدینہ سے ایک یا دو میل کے فاصلہ پر تھا۔ رسول اللہ ﷺ بوجھل ہو گئے اور اس دن وفات پا گئے۔ رواہ ابن جریر
 ۱۸۸۵۳..... عن معمر بن قنادہ کی سند سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ کی جانب سے آپ کی وفات کے بعد چند چیزیں ادا
 فرمائی تھیں جو معمولی معمولی تھیں ایک اہم قرض پانچ سو درہم تھا۔

صاحب کتاب عبدالرزاق سے پوچھا گیا کہ کیا نبی ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو وصیت فرمائی تھی؟ عبدالرزاق نے فرمایا: ہاں اور اگر یہ وصیت
 نہ بھی فرمائی ہوتی تو تب بھی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم فوراً یہ قرض ادا فرمادیتے۔ عبدالرزاق فی الجامع
 ۱۸۸۵۴..... جعفر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جب غسل دینے والوں نے غسل دینے کا ارادہ فرمایا تو آپ کے جسم پر قمیص تھی۔ انہوں
 نے نکالنے کا ارادہ کیا تو گھر سے ایک (غیبی) آواز آئی کہ قمیص نہ نکالو۔ مصنف ابن ابی شیبہ
 ۱۸۸۵۵..... جعفر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ پر کسی نے امامت نہیں کرائی۔ لوگ جماعت جماعت اندر جاتے، نماز پڑھ کر واپس
 لوٹ جاتے تھے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

غسل کی کیفیت

۱۸۸۵۶..... محمد بن علی سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کو قمیص میں غسل دیا گیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نچلی جانب سے غسل دے رہے تھے، فضل آپ کی
 کمر تھامے ہوئے تھے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ پانی ڈال رہے تھے۔ فضل رضی اللہ عنہ کہہ رہے تھے مجھے بچاؤ میری شرگ ٹوٹی جا رہی ہے۔
 مجھے اپنے اوپر کوئی شئی اترتی محسوس ہو رہی ہے۔ فرمایا: حضور ﷺ کو سعد بن خثیمہ کے کنوئیں جو قبائ میں تھا کے پانی سے غسل دیا گیا۔ اسی کنوئیں کو
 بئر اریس کہا جاتا ہے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۸۸۵۷..... جعفر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ بوجھل ہو گئے تو پوچھنے لگے میں کل کو کہاں ہوں گا؟ لوگوں نے
 جواب دیا فلاں بیوی کے پاس۔ پھر پوچھا پرسوں کہاں ہوں گا؟ لوگوں نے جواب دیا: فلاں بیوی کے پاس۔ تب آپ ﷺ کی بیویوں نے
 جانا کہ آپ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی باری کے انتظار میں ہیں لہذا سب بیویوں نے عرض کیا: ہم سب نے اپنے دن اپنی بہن عائشہ
 رضی اللہ عنہا کو ہبہ کر دیئے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۸۸۵۸..... عباس بن عبدالمطلب سے مروی ہے کہ میں حضور ﷺ کے پاس داخل ہوا تو آپ کے پاس آپ کی بیویاں بیٹھی ہوئی تھیں۔ ان کے
 ساتھ اسماء رضی اللہ عنہا بھی تھیں۔ وہ ناک کی دوا کوٹ رہی تھیں (چھینک لانے والی دوا کے مثل) حضور ﷺ نے فرمایا: گھر میں کوئی نہ رہے جس
 نے بھی مجھے دیکھا ہے کہ مجھے یہ دوا دی جا رہی تھی۔ (بے ہوشی کی حالت میں اور اس نے منع نہیں کیا) یہ دوا دی جائے سوائے عباس رضی اللہ عنہ
 کے۔ میں نے قسم کھائی تھی کہ عباس کے سوا سب کو میری قسم پوری کرنی ہے۔ رواہ ابن عساکر

بسم اللہ الرحمن الرحیم حرف ص (الصاد)

اس میں دو کتابیں ہیں۔

نماز.....روزہ

کتاب الصلوٰۃ.....از قسم الاقوال

اس میں نو ابواب ہیں۔

باب اول.....نماز کی فضیلت اور اس کے وجوب کے بیان میں

اس میں دو فصلیں ہیں۔

پہلی فصل.....نماز کے وجوب کے بیان میں

۱۸۸۵۹..... پہلی چیز جو اللہ تعالیٰ نے میری امت پر فرض فرمائی وہ پانچ نمازیں ہیں۔ سب سے پہلی چیز جو ان کے اعمال میں سے اٹھائی جائے گی وہ پانچ نمازیں ہیں۔ اور سب سے پہلی چیز جس کے بارے میں لوگوں سے باز پرس ہوگی وہ پانچ نمازیں ہیں۔ جس شخص نے ان نمازوں میں کچھ نمازیں ضائع کی ہوں گی پروردگار فرمائیں گے! دیکھو میرے بندے کے پاس کچھ نفل نمازیں ہیں ان کے ساتھ اس کے فرضوں کو پورا کر دو۔ اور دیکھو میرے بندے کے رمضان کے روزوں کو، اگر ان میں سے کچھ روزے ضائع کیے ہیں تو دیکھو اس کے پاس نفلی روزے ہیں ان کے ساتھ تم اس کے فرض روزوں کا نقصان پورا کر دو۔ اور دیکھو میرے بندے کی زکوٰۃ کو، اگر اس میں سے کچھ ضائع کیا ہے تو دیکھو میرے بندے کے پاس نفلی صدقات ہیں ان کے ساتھ تم اس کے فرض صدقہ (زکوٰۃ) کی کمی کو پورا کر دو۔ پس یوں نفلی عبادات کے ساتھ اللہ کے فرائض کی کمی کو پورا کیا جائے گا۔ یہ محض اللہ کی رحمت اور اس کے عدل کے طفیل ہوگا۔ پھر اگر زائد کوئی عبادت بیچ جائے گی تو اس زائد عبادت کو بندے کے میزان میں رکھ دیا جائے گا اور اس کو کہا جائے گا کہ خوشی خوشی جنت میں داخل ہو جا۔ اگر (فرض میں کمی کے ساتھ) نفلی عبادت بھی نہیں ہیں تو زانیہ (جہنم کے فرشتوں) کو حکم دیا جائے گا وہ اس کو ہاتھوں اور پیروں سے پکڑ کر جہنم میں پھینک دیں گے۔ الحاکم فی الکنی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۸۸۶۰..... پانچ نمازیں اللہ عزوجل نے فرض فرمائی ہیں، جو اچھی طرح وضو کرے، ان نمازوں کو ان کے پورے وقت پر پڑھے، رکوع (وجہدے) کو خشوع خضوع سے پورا پورا ادا کرے اس کے لیے اللہ کا وعدہ ہے کہ اس کی مغفرت فرمائے گا۔ اور جو ایسا نہیں کرے گا اس کے لیے اللہ کا کوئی وعدہ نہیں، اگر چاہے گا تو مغفرت فرمادے گا اور اگر چاہے گا تو عذاب دے گا۔ ابو داؤد، السنن للبیہقی عن عبادۃ بن الصامت

۱۸۸۶۱..... پانچ نمازیں اللہ پاک نے بندوں پر فرض فرمادی ہیں۔ جو ان کو لے کر آئے گا اور ان کو ہلکا سمجھ کر ان میں سے کچھ کو نہ چھوڑا ہوگا تو اللہ کے

ہاں اس کے لیے جنت کا وعدہ ہے۔ اور جو ان کو اس طرح نہیں لائے گا پس اللہ کے ہاں اس کے لیے کوئی وعدہ نہیں، اگر چاہے گا تو عذاب دے گا اور اگر چاہے گا تو جنت میں داخل کر دے گا۔ مالک، مسند احمد، ابو داؤد، نسائی، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن عبادۃ بن الصامت

۱۸۸۶۲..... یہ پانچ نمازیں ہیں، جس نے ان کی محافظت کی یہ اس کے لیے قیامت کے دن نور، برہان اور نجات کا سبب ہوں گی۔ جس نے ان کی محافظت نہیں کی اس کے لیے قیامت کے دن نور ہوگا اور نہ برہان ہوگی اور نہ نجات ہوگی اور قیامت کے دن وہ فرعون، قارون، ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔ ابن نصر عن ابن عمرو

۱۸۸۶۳..... نماز کی حفاظت کرو، اپنے مملوکوں کا خیال کرو، نماز کی حفاظت کرو اور اپنے مملوکوں کا خیال کرو۔ مسند احمد، نسائی، ابن ماجہ، ابن حبان عن انس رضی اللہ عنہ، مسند احمد، ابن ماجہ عن ام سلمة رضی اللہ عنہا، الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... یہ الفاظ حضور نبی کریم ﷺ نے اپنی جانگنی کے وقت ارشاد فرمائے تھے۔

۱۸۸۶۴..... نماز کے بارے میں اللہ سے ڈرو، نماز کے بارے میں اللہ سے ڈرو، اپنے غلام باندیوں کے بارے میں اللہ سے ڈرو۔ دو کمزور (اور بے سہارا) کے بارے میں اللہ سے ڈرو، تنہا عورت اور یتیم بچہ۔

۱۸۸۶۵..... قیامت کے روز سب سے پہلے بندے سے جس چیز کا حساب لیا جائے گا وہ نماز ہے۔ اگر وہ درست نکلی تو تمام اعمال درست ہوں گے اور اگر وہ خراب نکلی تو تمام اعمال خراب جائیں گے۔ الاوسط للطبرانی، الضیاء عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۸۶۶..... قیامت کے دن سب سے پہلی چیز جس کا بندے سے حساب کتاب لیا جائے گا وہ نماز ہے۔ اور سب سے پہلے لوگوں کے درمیان جس چیز کا فیصلہ کیا جائے گا وہ خون ہے۔ نسائی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۸۸۶۷..... سب سے پہلی چیز جس کا قیامت کے دن بندے سے حساب لیا جائے گا وہ نماز ہے۔ اگر وہ کامل نکلی تو اس کے لیے نماز کامل لکھ دی جائے گی اور اگر وہ کامل نہ نکلی تو اللہ عزوجل اپنے ملائکہ سے فرمائیں گے: دیکھو میرے بندے کے پاس کچھ نفل (نمازیں) ہیں ان کے ساتھ اس کمی کو پورا کر دو۔ پھر اسی طرح زکوٰۃ کا حساب ہوگا پھر دوسرے اعمال کا بھی اسی طرح حساب ہوگا۔

مسند احمد، نسائی، ابو داؤد، ابن ماجہ، مستدرک الحاکم عن تمیم الدارمی

آدمی اور کفر کے درمیان فرق

۱۸۸۶۸..... آدمی اور اس کے کفر و شرک کے درمیان نماز چھوڑنے کا فرق ہے۔ مسلم، ترمذی، ابو داؤد، ابن ماجہ عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۸۸۶۹..... ایمان اور کفر کے درمیان نماز چھوڑنے کا فرق ہے۔ ترمذی عن جابر رضی اللہ عنہ

کلام:..... یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۸۸۷۰..... اسلام کا جھنڈا نماز ہے۔ جس نے اس کے لیے اپنے دل کو فارغ کر لیا اور اس کی حدود، وقت اور سنتوں کی رعایت کرتے ہوئے اس کی حفاظت کی وہ مؤمن ہے۔ التاريخ للخطیب، ابن النجار عن ابی سعید

۱۸۸۷۱..... وہ عہد جو ہمارے اور ان (کافروں) کے بیچ ہے وہ نماز ہے۔ جس نے اس کو چھوڑ دیا اس نے کفر کا ارتکاب کر لیا۔

مسند احمد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن بريدة رضی اللہ عنہ

۱۸۸۷۲..... اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: (اے محمد!) میں نے تیری امت پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں اور میں نے اپنے پاس یہ عہد کر لیا ہے کہ جو ان نمازوں کو ان کے وقت پر پڑھنے کی حفاظت کرے گا میں اس کو جنت میں داخل کر دوں گا اور جس نے ان کی حفاظت نہیں کی اس کے لیے میرے

پاس کوئی عہد نہیں ہے۔ ابن ماجہ عن ابی قتادة رضی اللہ عنہ

کلام:..... زوائد ابن ماجہ میں ہے کہ اس روایت کی سند میں ضارہ اور دوید بن نافع کی وجہ سے نظر ہے۔

۱۸۸۷۳... بندے اور شرک کے درمیان سوائے نماز چھوڑنے کے کوئی فرق نہیں، اگر بندے نے نماز چھوڑ دی تو ان نے شرک کر لیا۔

ابن ماجہ عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۸۷۴... جس نے جان لیا کہ نماز حق اور واجب ہے (اور اس پر عمل بھی کیا) اس نے جنت واجب کر لی۔

مسند احمد، مستدرک الحاکم عن عثمان رضی اللہ عنہ

۱۸۸۷۵... جس نے نماز ترک کر دی وہ اللہ سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ اللہ اس پر غضب ناک ہوگا۔

الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۸۸۷۶... جس نے جان بوجھ کر نماز چھوڑ دی اس نے کھلا کفر کر لیا۔ الاوسط للطبرانی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۸۷۷... بندے کے اعمال میں سے سب سے پہلی چیز، جس کا اس سے حساب کتاب لیا جائے گا وہ نماز ہے اگر وہ درست نکلی تو وہ کامیاب اور

کامران ہوگا۔ اور اگر وہ خراب نکلی تو وہ ناکام و نامراد ہوگا۔ اگر اس کی فرض نمازوں میں کچھ کمی نکلی تو پروردگار سبحانہ و تعالیٰ فرمائیں گے: دیکھو! میرے

بندے کے پاس کچھ نفل نمازیں بھی ہیں۔ پس ان کے ساتھ اس کے فرضوں کو پورا کیا جائے گا پھر تمام اعمال کا اسی طرح حساب کتاب ہوگا۔

ترمذی، نسائی، ابن ماجہ عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

قیامت کے روز سب سے پہلے نماز کا سوال ہوگا

۱۸۸۷۸... قیامت کے دن بندوں کے اعمال میں سب سے پہلی چیز جس کا ان سے حساب کتاب لیا جائے گا وہ نماز ہے۔ ہمارے پروردگار

عزوجل اپنے ملائکہ سے فرمائیں گے حالانکہ وہ سب سے زیادہ جاننے والے ہیں: دیکھو! میرے بندے نے نماز پوری کی ہے یا نہیں؟ اگر

پوری کی ہے تو اس کو پورا لکھ دو اور اگر اس میں کچھ کمی ہے تو دیکھو میرے بندے کے پاس نوافل ہیں؟ اگر اس کے پاس نفل نمازیں ہوں تو اس

کے فرضوں کو نفلوں سے پورا کر دو۔ پھر دوسرے اعمال بھی اسی طرح دیکھو۔

مسند احمد، ابوداؤد، نسائی، مستدرک الحاکم عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۸۸۷۹... (نبی کریم ﷺ نے اسلام لانے والے افراد کو فرمایا: اب اپنے گھر والوں (اور اپنی قوم) کے پاس جاؤ، ان میں رہو، ان کو بھی یہ احکام

سکھائو، ان کا حکم دو اور نماز پڑھو جس طرح تم نے مجھے پڑھتے دیکھا ہے۔ جب نماز کا وقت آجائے تو تم میں سے ایک شخص اذان دے اور تم میں

سے سب سے بڑا تمہاری امامت کرے۔ مسند احمد، بخاری، مسلم، مستدرک الحاکم عن مالک بن الحویرث

۱۸۸۸۰... میرے پاس اللہ تبارک و تعالیٰ کی طرف سے جبریل (علیہ السلام) تشریف لائے اور فرمایا: اے محمد! اللہ عزوجل فرماتا ہے: میں نے

آپ کی امت پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں، جس نے ان کو ان کے وضوء ان کے وقت، ان کے رکوع اور ان کے جود کے ساتھ (اچھی طرح) پورا کیا

تو ان نمازوں کا اس کے ساتھ عہد ہوگا کہ وہ اس کو جنت میں داخل کرائیں۔

اور جو شخص مجھ سے اس حال میں ملا کہ اس نے ان میں کمی کو تاہی کی اس کے لیے میرے پاس کوئی عہد نہ ہوگا، اگر میں چاہوں گا تو اس

کو عذاب دوں گا اور اگر چاہوں گا تو رحم کر دوں گا۔

الطیالسی، محمد بن نصر فی کتاب الصلاة، الکبیر للطبرانی، المختارۃ للضیاء عن عبادۃ بن الصامت

۱۸۸۸۱... اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ ہر نماز کے وقت نداء دیتا ہے: اے بنی آدم! کھڑے ہو کر اس آگ کو نماز کے ساتھ بجاؤ جس کو تم نے اپنی

جانوں پر جلا رکھا ہے۔ الکبیر للطبرانی، الضیاء عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۸۸۲... اللہ تعالیٰ نے ہر دن اور رات میں پانچ نمازیں فرض فرمائی ہیں۔ الاوسط للطبرانی عن عائشہ رضی اللہ عنہا

الاکمال

۱۸۸۸۳..... سب سے پہلی چیز جس کا بندے سے حساب لیا جائے گا وہ نماز ہے، اس کے بعد تمام اعمال کا حساب لیا جائے گا۔

الکبیر للطبرانی عن تمیم الداری

۱۸۸۸۴..... سب سے پہلے آدمی سے اس کی نماز کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔ مصنف ابن ابی شیبہ عن عبد الجلیل بن عطیة مرسلًا

۱۸۸۸۵..... قیامت کے دن بندے سے سب سے پہلے نماز کا حساب کتاب لیا جائے گا۔ اگر وہ پوری نکلی تو کامل نماز لکھ دی جائے گی۔

اگر پوری نہ نکلی تو اللہ عزوجل اپنے ملائکہ کو فرمائیں گے: دیکھو کیا میرے بندے کے پاس نفل نماز ہیں؟ ان کے ساتھ اس کے فرض کی کمی کو پورا کر دو۔ پھر اسی طرح زکوٰۃ اور پھر تمام اعمال کا بھی اسی طرح حساب کتاب ہوگا۔

مسند احمد، ابو داؤد، ابن ماجہ، الدارمی، ابن قانع، بخاری، مسلم، مستدرک الحاکم، السنن لسعید بن منصور عن تمیم الدارمی،

مصنف ابن ابی شیبہ، مسند احمد عن رجل عن الصحابة

۱۸۸۸۶..... سب سے پہلے بندے سے نماز کے بارے میں باز پرس ہوگی اس کی نماز دیکھی جائے گی اگر وہ درست نکلی تو وہ کامیاب ہو جائے گا

اور اگر خراب نکلی تو وہ ناکام و نامراد ہوگا۔ الاوسط للطبرانی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۸۸۷..... قیامت کے دن سب سے پہلے بندے سے نماز کا حساب ہوگا اگر اس کی نماز پوری نکلی تو وہ کامیاب و کامران ہوگا اور اگر نماز خراب

نکلی تو وہ ناکام و نامراد ہوگا۔ الاوسط للطبرانی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۸۸۸..... سب سے پہلے بندے سے اس کی نماز کی باز پرس ہوگی اگر وہ درست نکلی تو اس کے تمام اعمال درست ہوں گے اگر نماز خراب نکلی تو

تمام اعمال خراب ہوں گے۔ پھر پروردگار فرمائے گا: دیکھو: میرے بندے کے پاس نوافل ہیں؟ اگر اس کے پاس نوافل ہیں تو ان کے ساتھ اس کے فرضوں کو پورا کر دو۔ پھر دوسرے فرائض بھی اسی طرح اللہ کی رحمت اور مہربانی سے (پورے) کیے جائیں گے۔

ابن عساکر عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ وهو حسن

دوسری فصل..... نماز کی فضیلت کے بیان میں

۱۸۸۸۹..... نماز دین کا ستون ہے۔ شعب الایمان للبیہقی عن عمر رضی اللہ عنہ

۱۸۸۹۰..... نماز دین (کے خیمہ) کی لکڑی ہے۔ ابو نعیم الفضل بن دکین فی الصلوٰۃ عن عمر رضی اللہ عنہ

۱۸۸۹۱..... نماز دین کا ستون ہے، جہاد عمل کی کوہان (بلندی) ہے اور زکوٰۃ اس (دین) کو ثابت رکھتا ہے۔ الفردوس عن علی رضی اللہ عنہ

۱۸۸۹۲..... نماز میزان (ترازو) ہے۔ جس نے اس کو پورا کیا اس کی میزان بھر گئی۔ شعب الایمان للبیہقی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۸۸۹۳..... نماز شیطان کا منہ کالا کرتی ہے۔ صدقہ شیطان کی کمر توڑ دیتا ہے۔ اللہ کے لیے محبت رکھنا اور نیک عمل میں (ایک دوسرے سے) دوستی

رکھنا شیطان کی جزا کھیڑ دیتا ہے، جب تم یہ اعمال کر لو گے تو شیطان تم سے اس قدر دور ہو جائے گا جس قدر مشرک مغرب سے دور ہے۔

مسند الفردوس الدیلمی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۸۸۹۴..... پانچ فرض نمازیں جمعہ سے جمعہ تک اور رمضان سے رمضان تک درمیان کے گناہوں کے لیے کفارہ ہیں۔ جب کہ کہاؤں سے

اجتناب کیا جائے۔ مسند احمد، مسلم، ترمذی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۸۸۹۵..... پانچ فرض نمازیں درمیانی اوقات میں گناہوں کے لیے کفارہ ہیں جب تک کہاؤں سے اجتناب برتا جائے اور جمعہ سے جمعہ تک اور

مزید تین ایام۔ حلیۃ الاولیاء عن انس رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... جمعہ پڑھنے کے بعد آئندہ جمعہ پڑھنا درمیان ایام کے گناہوں کے لیے کفارہ ہے اور مہینے میں تین روزے رکھنا پورے ماہ کے گناہوں کا کفارہ ہے۔

۱۸۸۹۶..... اللہ سے ڈرو، پنج وقتہ نمازیں پڑھو، مہینے بھر کے روزے رکھو، اپنے اموال کی زکوٰۃ ادا کرو اور اپنے حکام کی اطاعت کرو اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔ ترمذی، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن ابی امامۃ
ترمذی حسن صحیح۔

۱۸۸۹۷..... تمام اعمال میں اللہ کو محبوب ترین عمل اپنے وقت پر نماز پڑھنا ہے۔ پھر والدین کے ساتھ نیکی کرنا پھر اللہ کی راہ میں جہاد کرنا ہے۔

مسند احمد، بخاری، مسلم، ابو داؤد، نسائی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۸۸۹۸..... جب اللہ پاک کسی قوم کے ساتھ عذاب کا ارادہ کرتے ہیں تو اہل مساجد کی طرف دیکھ کر عذاب ہٹا دیتے ہیں۔

الکامل لابن عدی، الفردوس للدیلمی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۸۹۹..... جان لے! جب بھی تو اللہ کے لیے ایک سجدہ کرتا ہے تو اللہ پاک اس کے عوض تیرا ایک درجہ بلند فرمادیتے ہیں۔ اور ایک خطا تجھ سے

مٹا دیتے ہیں۔ مسند احمد، ابو یعلیٰ، ابن حبان، الکبیر للطبرانی عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

۱۸۹۰۰..... سب سے افضل عمل نماز کو پہلے وقت میں پڑھنا ہے۔ ابو داؤد، ترمذی، مستدرک الحاکم عن ام فروة

۱۸۹۰۱..... اعمال میں سب سے افضل اپنے وقت پر نماز پڑھنا ہے، والدین کے ساتھ نیکی برتنا اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنا ہے۔

التاریخ للخطیب عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۹۰۲..... افضل ترین عمل نماز اور مجالس ذکر کو لازم پکڑنا ہے۔ کوئی بندہ نماز پڑھ کر اپنی جگہ بیٹھا نہیں رہتا مگر ملائکہ اس پر رحمتیں بھیجتے رہتے ہیں

حتیٰ کہ وہ بات چیت کرے یا اٹھ کھڑا ہو۔ الطیالسی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۸۹۰۳..... سجدوں کی کثرت کرو۔ بے شک کوئی مسلمان ایک بھی سجدہ کرتا ہے تو اللہ پاک اس کے لیے جنت میں ایک درجہ بلند فرمادیتا ہے اور

اس کی ایک خطا معاف فرمادیتا ہے۔ ابن سعد، مسند احمد عن ابی فاطمة

۱۸۹۰۴..... اللہ تعالیٰ جب آسمان سے زمین والوں پر کوئی عذاب نازل کرتا ہے تو وہ عذاب مساجد آباد کرنے والوں سے پھیر دیتا ہے۔

ابن عساکر عن انس رضی اللہ عنہ

نماز کے وقت اللہ کی توجہ

۱۸۹۰۵..... بندہ جب کھڑا ہو کر نماز پڑھتا ہے تو اللہ پاک اس کی طرف خاص طور پر متوجہ ہوتے ہیں (اور اس وقت تک توجہ عنایت فرماتے

ہیں) جب تک وہ نماز پوری نہ کرے یا نماز میں کوئی بری حرکت نہ کرے۔ ابن ماجہ عن حذیفۃ رضی اللہ عنہ

۱۸۹۰۶..... نماز روزہ اور ذکر (اللہ) راہ خدا میں خرچ کرنے سے سات سو گنا زیادہ ثواب رکھتا ہے۔

ابو داؤد عن معاذ رضی اللہ عنہ بن انس رضی اللہ عنہ

کلام:..... اس روایت کی سند میں زبان بن فائد (محل کلام) ہے۔ عون المعبود ۷/۵۷۱۔

۱۸۹۰۷..... نماز مؤمن کی قربانی ہے۔ الکامل لابن عدی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۹۰۸..... بندہ جب نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو اس کے تمام گناہ اس کے سر اور کاندھے پر لاد دیئے جاتے ہیں جب وہ رکوع یا سجدہ کرتا ہے تو

وہ اس سے گر جاتے ہیں۔ الکبیر للطبرانی، حلیۃ الاولیاء، السنن للبیہقی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۸۹۰۹..... نماز پسندیدہ مشغلہ ہے۔ بخاری، مسلم، ابو داؤد، ابن ماجہ عن ابن مسعود

- ۱۸۹۱۰..... ہر نماز اپنے سے قبل کے گناہ ختم کر دیتی ہے۔ مسند احمد، الکبیر للطبرانی عن ابی ایوب رضی اللہ عنہ
- ۱۸۹۱۱..... آگ ابن آدم کے ہر عضو کو کھا سکتی ہے سوائے سجدہ کے نشان کے۔ اللہ نے آگ پر حرام کر دیا ہے کہ وہ سجدے کے نشان کو کھائے۔
- ابوداؤد، ابن ماجہ عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ
- ۱۸۹۱۲..... میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں رکھی گئی ہے۔ الکبیر للطبرانی عن انس رضی اللہ عنہ
- ۱۸۹۱۳..... مجھے تمہاری دنیا میں سے (اپنی) عورتیں اور خوشبو محبوب ہیں اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔
- مسند احمد، مستدرک الحاکم، نسائی، السنن للبیہقی عن انس رضی اللہ عنہ
- ۱۸۹۱۴..... نماز کے بعد اس طرح دوسری نماز ادا کرنا کہ دونوں کے درمیان کوئی لغو عمل نہ کیا جائے علیین میں لکھا جاتا ہے۔
- ابوداؤد عن ابی امامہ
- ۱۸۹۱۵..... نماز مؤمن کا نور ہے۔ القضاعی، ابن عساکر عن انس رضی اللہ عنہ
- ۱۸۹۱۶..... نماز بہترین موضوع ہے جو اس میں کثرت کر سکتا ہو وہ کرے۔ الاوسط للطبرانی عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ
- ۱۸۹۱۷..... نماز ہر متقی کی قربانی ہے۔ القضاعی عن علی رضی اللہ عنہ
- ۱۸۹۱۸..... نماز زمین پر اللہ کی خدمت ہے۔ جس نے نماز پڑھی اور ہاتھ بلند نہ کیے تو یہ نماز لولی لنگڑی ہے مجھے حضرت جبرئیل علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس طرح فرمایا ہے کہ ہر اشارہ کے بدلے ایک درجہ اور ایک نیکی ہے۔
- الخطیب فی التاريخ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ
- ۱۸۹۱۹..... تو نماز کو لازم پکڑ لے، یہ جہاد سے افضل ہے اور معاصی چھوڑ دے یہ ہجرت سے افضل ہے۔
- المعاملی فی امالیہ عن انس رضی اللہ عنہ
- ۱۸۹۲۰..... اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: میں نے نماز کو اپنے اور بندے کے درمیان آدھا آدھا تقسیم کر لیا ہے۔ اور بندہ جو سوال کرتا ہے میں اس کو عطا کرتا ہوں۔ جب بندہ کہتا ہے الحمد للہ رب العالمین تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: بندے نے میری بڑائی بیان کی، بندہ جب کہتا ہے: الرحمن الرحیم بندے نے میری تعریف کی، بندہ جب کہتا ہے: مالک یوم الدین، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: بندے نے میری بزرگی بیان کی۔ جب بندہ کہتا ہے: ایاک نعبد و ایاک نستعین تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: یہ میرے اور بندے کے درمیان (مشترک) ہے اور (آگے) بندہ جو سوال کرے گا وہ اس کے لیے ہے۔
- مسند احمد، مسلم، نسائی، الکامل لابن عدی عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ
- ۱۸۹۲۱..... مجھے جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا: آپ کو نماز محبوب کی گئی ہے پس جس قدر ہو سکے پڑھیں۔ مسند احمد عن ابن عباس رضی اللہ عنہ
- ۱۸۹۲۲..... ہر قدم جو نمازی نماز کی طرف اٹھاتا ہے اس کے عوض ایک نیکی لکھی جاتی ہے اور ایک برائی مٹائی جاتی ہے۔
- مسند احمد عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ
- ۱۸۹۲۳..... نمازی کے لیے تین فضیلتیں ہیں۔ نیکی آسمان کی لگام سے اس کے سر کی مانگ پر گرتی ہے۔ ملائکہ اس کو قدموں سے لے کر آسمان تک ڈھانپ لیتے ہیں۔ اور ایک منادی اس کو ندا دیتا ہے کہ اگر نمازی کو معلوم ہو جائے کہ کون میرے ساتھ سرگوشی کر رہا ہے تو نماز سے نہ نکلے۔
- محمد بن نصر فی الصلوٰۃ عن الحسن مرسلہ
- ۱۸۹۲۴..... جب بندہ نماز میں کھڑا ہوتا ہے تو نیکی اس کے سر پر نچھاور ہوتی ہے حتیٰ کہ وہ رکوع کرے جب رکوع کرتا ہے تو اللہ کی رحمت اس پر بلند ہو جاتی ہے حتیٰ کہ وہ سجدہ کرے۔ جب وہ سجدہ کرتا ہے تو اللہ کے قدموں پر سجدہ کرتا ہے پس وہ سوال کرے اور (قبولیت کی) امید رکھے۔
- السنن لسعید بن منصور عن عمار مرسلہ

فجر اور عصر کی اہمیت

۱۸۹۲۵... وہ شخص ہرگز آگ میں نہ داخل ہوگا جو طلوع شمس سے قبل اور غروب شمس سے قبل نماز پڑھے۔ (یعنی فجر اور عصر کی نماز)۔

(مسند احمد، مسلم، ابو داؤد، نسائی عن ابن عمارة بن رؤیبة عن ابیہ)

۱۸۹۲۶... کوئی مسلمان ایسا نہیں ہے کہ اس کو فرض نماز کا وقت ہو جائے اور وہ اچھی طرح وضو کرے اور خشوع کے ساتھ کرے تو وہ اس کے لیے

بچھے گناہوں سے معافی کا سبب بن جاتا ہے جب تک کوئی کبیرہ گناہ نہ کرے اور یہ زندگی بھر کا سبب بننا ہوتا ہے۔ مسلم عن عثمان

۱۸۹۲۷... جب بھی دو محافظ فرشتے کسی بندے کی دو نمازیں لے کر اللہ تعالیٰ کی طرف بلند ہوئے ہوتے ہیں اللہ پاک ان کو فرماتا ہے: میں تمہیں

گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اپنے بندے کی دونوں نمازوں کے درمیان اس سے ہونے والے گناہ معاف کر دیئے ہیں۔

شعب الایمان للبیہقی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۹۲۸... کوئی حالت بندے کی اللہ تعالیٰ کو اس سے زیادہ محبوب نہیں ہے کہ اللہ اپنے بندے کو سجدے میں دیکھے اور اس کا چہرہ مٹی میں آلود

ہو رہا ہو۔ الاوسط للطبرانی عن حذیفة رضی اللہ عنہ

۱۸۹۲۹... بر صبح و شام زمین کے حصے ایک دوسرے سے پوچھتے ہیں: اے پڑوسن! کیا تیرے اوپر کسی نیک بندے کا گذر ہوا ہے جس نے تجھ پر

نماز پڑھی ہو یا تجھ پر اللہ کا ذکر کیا ہو۔ اگر وہ ہاں کہتی ہے تو پوچھنے والی پڑوسن زمین اس کے لیے اپنے اوپر فضیلت و برتری محسوس کرتی ہے۔

الاوسط للطبرانی، حلیۃ الاولیاء عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۹۳۰... جو بندہ اللہ کے لیے سجدہ کرتا ہے اللہ پاک اس کے لیے ایک درجہ بلند فرمادیتا ہے اور ایک برائی مٹا دیتا ہے۔

مسند احمد، ترمذی، نسائی، ابن حبان عن ثوبان رضی اللہ عنہ

۱۸۹۳۱... پانچ وقت نمازوں کی مثال کسی کے دروازے پر بیٹھے پانی کی جاری نہر جیسی ہے جو اس میں ہر روز پانچ مرتبہ غسل کرتا ہو۔ وہ پانی اس

کے جسم پر کوئی گندگی نہیں چھوڑتا۔ مسند احمد عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۸۹۳۲... جنت کی چابی نماز ہے اور نماز کی چابی پاکی ہے۔ مسلم، مسند احمد، شعب الایمان للبیہقی عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۸۹۳۳... بندہ جب تک نماز کی انتظار میں رہتا ہے وہ نماز میں ہوتا ہے۔ عبد بن حمید عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۸۹۳۴... بندہ جب سجدہ کرتا ہے تو اس کے سجدے زمین کو پیشانی کے نیچے سے لے کر ساتویں زمین تک پاک کر دیتے ہیں۔

الاوسط عن عائشة رضی اللہ عنہا

اللہ تعالیٰ کا قرب سجدہ میں

۱۸۹۳۵... بندہ خدا سے قریب ترین سجدہ کی حالت میں ہوتا ہے۔ البزار عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۸۹۳۶... نماز کی انتظار میں بیٹھا شخص نماز میں مشغول ہے۔ بندہ اسی وقت سے نمازیوں میں لکھ دیا جاتا ہے جب وہ نماز کے لیے گھر سے

نکلتا ہے حتیٰ کہ واپس ہو۔ ابن حبان عن عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ

۱۸۹۳۷... ہر شے کی پاکی و صفائی ہے۔ ایمان کی پاکی اور صفائی نماز ہے اور نماز کی پاکی اور صفائی تکبیر اولیٰ ہے۔

شعب الایمان للبیہقی عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

۱۸۹۳۸... یہ ممکن ہے کہ تم جہاد میں نہ جاؤ یا تمہارے پاس زکوٰۃ و عشر لینے والے سرکاری نمائندے نہ آئیں لیکن اس دین میں کوئی خیر نہیں ہے

جس میں رکوع نہ ہو۔ مسند احمد، ابو داؤد عن عثمان بن ابی العاص

۱۸۹۳۹... کوئی بندہ نہیں جو وضو کرے اور اچھی طرح کرے پھر نماز پڑھے مگر اللہ تعالیٰ اس نماز اور دوسری نماز کے دوران ہونے والے گناہ

معاف فرمادیتے ہیں۔ نسائی، ابن حبان عن عثمان

۱۸۹۴۰.... جو بندہ اللہ کے لیے ایک سجدہ کرتا ہے اللہ پاک اس کے لیے ایک نیکی لکھ دیتا ہے اور ایک برائی مٹا دیتا ہے اور ایک درجہ بلند

فرمادیتا ہے۔ لہذا سجدے کثرت کے ساتھ کرو۔ الکبیر للطبرانی، الضیاء عن عبادۃ بن الصامت

۱۸۹۴۱.... کوئی مسلمان ایسا نہیں جو اچھی طرح وضو کرے پھر دو رکعت نماز پڑھے اور دل اور چہرے کے ساتھ نماز میں حاضر رہے مگر اس کے لیے

جنت واجب ہو جاتی ہے۔ مسلم، ابو داؤد عن عقبہ بن عامر

۱۸۹۴۲.... تم میں سے کوئی ایسا شخص نہیں ہے جو اچھی طرح وضو کرے پھر کھڑا ہو کر دو رکعت نماز پڑھے۔ اپنے دل اور چہرے کے ساتھ نماز

میں پوری طرح حاضر رہے مگر اس کے لیے جنت واجب کر دی جاتی ہے اور اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔

مسند احمد، ابو داؤد، ابن حبان عن عقبہ بن عامر

۱۸۹۴۳.... جس نے وضو کیا اور اچھی طرح وضو کیا پھر دو رکعت بغیر بھول چوک کے پڑھیں اللہ پاک اس کے پچھلے گناہ معاف فرمادیتا ہے۔

مسند احمد، ابو داؤد، مستدرک الحاکم عن زید بن خالد الجہنی

۱۸۹۴۴.... ملائکہ تم میں سے اس شخص کے لیے یہ دعا کرتے رہتے ہیں جو اپنی نماز کی جگہ میں بیٹھا رہتا ہے جب تک بے وضو نہ ہو جائے یا اٹھ

کھڑا نہ ہو۔

اللهم اغفر لہ اللهم ارحمہ

اے اللہ! اس کی مغفرت فرما لے اللہ اس پر رحم فرما۔ مسند احمد، ابو داؤد، نسائی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۸۹۴۵.... جب کوئی مصیبت آسمان سے اترتی ہے تو مساجد کو آباد کرنے والے سے بنا دی جاتی ہے۔

شعب الایمان للبیہقی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۹۴۶.... اے بلال! نماز قائم کر اور ہمیں اس کے ساتھ راحت پہنچا۔ مسند احمد، ابو داؤد عن رجل

۱۸۹۴۷.... رات اور دن کے ملائکہ تمہارے پاس آتے جاتے رہتے ہیں فجر اور عصر کی نماز میں جمع ہوتے ہیں۔ جو رات گزارتے ہیں وہ (صبح

کو) اوپر چڑھتے ہیں۔ پروردگار ان سے زیادہ جاننے کے باوجود اس سے سوال کرتا ہے کہ تم نے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا وہ کہتے ہیں

جب ہم ان کو چھوڑ کر آ رہے تھے تب وہ (فجر) کی نماز پڑھ رہے تھے اور جب ان کے پاس پہنچے تھے تو وہ (عصر کی) نماز پڑھ رہے تھے۔

بخاری، مسلم، نسائی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۸۹۴۸.... تمہارا رب اس چرواہے پر فخر و تعجب کرتا ہے جو بکریوں کو چرواتا ہوا پہاڑ کی چوٹی پر جاتا ہے اور پھر وہاں اذان دیتا ہے اور نماز

پڑھتا ہے۔ تب اللہ عزوجل فرماتے ہیں: (اے فرشتو!) تم میرے اس بندے کو دیکھو یہ اذان دے کر نماز کے لیے کھڑا ہو گیا ہے یہ مجھ سے

ذرتا ہے۔ پس میں نے اپنے بندے کو بخش دیا اور اس کو جنت میں داخل کر دیا۔ مسند احمد، ابو داؤد، نسائی عن عقبہ بن عامر

۱۸۹۴۹.... جس نے میرے اس وضو کی طرح وضو کیا۔ پھر دو رکعت نماز پڑھی ان کے اندر اپنے آپ سے باتیں نہ کیں تو اس کے پچھلے سب گناہ

(سغیرہ) معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ مسند احمد، بخاری، مسلم، ابو داؤد، نسائی عن عثمان رضی اللہ عنہ

۱۸۹۵۰.... جس نے (میرے) اس وضو کے مثل وضو کیا پھر مسجد میں آ کر دو رکعت نماز پڑھی پھر بیٹھ گیا تو اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیئے

جاتے ہیں اور (گناہ معاف ہونے کی وجہ سے) دھوکہ میں نہ پڑو۔ بخاری، ابن ماجہ عن عثمان رضی اللہ عنہ

۱۸۹۵۱.... جس نے میرے اس وضو کی طرح وضو کیا پھر کھڑے ہو کر دو رکعت نماز ادا کی اور دل میں ادھر ادھر کے خیالات نہ لایا تو اس کے پچھلے

گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ معانی عن عثمان رضی اللہ عنہ

۱۸۹۵۲.... جس نے اس طرح وضو کیا پھر مسجد کی طرف نکلا اور صرف نماز ہی کے لیے نکلا تو اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

مسلم عن عثمان رضی اللہ عنہ

نماز میں گناہوں کا ثنا

۱۸۹۵۳... جس نے نماز کے لیے وضو کیا اور اچھی طرح کامل وضو کیا پھر فرض نماز کے لیے چل پڑا اور لوگوں کے ساتھ (باجماعت) نماز پڑھی تو اللہ پاک اس کے گناہ معاف کر دیتے ہیں۔ مسند احمد، مسلم، ترمذی عن عثمان رضی اللہ عنہ

۱۸۹۵۴... جب آدمی نماز کے لیے پاکیزگی اختیار کرتا ہے پھر نماز کے لیے مسجد جاتا ہے تو عمل لکھنے والا فرشتہ اس کے لیے ہر قدم کے بدلے دس نیکیاں لکھتا ہے اور بیٹھ کر نماز کا انتظار کرنے والا شخص فرمانبرداری کے ساتھ اللہ کے حضور کھڑا ہونے والا ہے نمازی جب گھر سے نکلتا ہے تو اس کو مصلین (نمازیوں) میں لکھ دیا جاتا ہے حتیٰ کہ (گھر) واپس آئے۔

مسند احمد، ابن حبان، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی عن عقبہ بن عامر

۱۸۹۵۵... جب کوئی وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے پھر نماز کے لیے نکلے وہ جب بھی دایاں قدم اٹھاتا ہے تو اللہ پاک اس کے لیے نیکی لکھتا ہے اور جب بھی بائیں قدم نیچے رکھتا ہے تو اللہ پاک اس کے لیے اس سے ایک برائی مٹا دیتا ہے۔ پس جو چاہے۔ (مسجد کے) قریب ہو جائے یا دور ہو جائے۔ پھر اگر وہ مسجد میں آکر جماعت کے ساتھ نماز پڑھتا ہے تو اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے اگر مسجد میں پہنچ کر معلوم ہو کہ کچھ نماز پڑھی جا چکی ہے اور کچھ باقی ہے تو باقی جماعت کے ساتھ پڑھ لے اور خود کی باقی بعد میں پوری کر لے۔ پھر اگر مسجد میں آئے اور نمازی نماز پڑھ چکے ہوں تو اپنی نماز پوری کر لے۔ ابو داؤد، السنن للبیہقی عن رجل عن الانصار

۱۸۹۵۶... سب سے افضل عمل نماز کی اپنے وقت پر ادا نیکی ہے۔ پھر والدین کے ساتھ نیکی اور پھر لوگوں کو سلام کرنا ہے۔

شعب الایمان للبیہقی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۸۹۵۷... پنج وقتہ نمازیں گناہوں کو یوں مٹا دیتی ہیں جس طرح پانی میل کچیل کو مٹا دیتا ہے۔ محمد بن نصر عن عثمان

۱۸۹۵۸... کوئی مسلمان طہارت حاصل کرتا ہے اور مکمل طہارت حاصل کرتا ہے جو اللہ پاک نے اس پر لکھ دی ہے پھر یہ پانچ نمازیں پڑھتا ہے تو یہ نمازیں درمیانی اوقات کے لیے کفارہ بن جاتی ہیں۔ ابن ماجہ عن عثمان رضی اللہ عنہ

۱۸۹۵۹... جس نے وضو مکمل کیا جس طرح اللہ نے حکم دیا ہے تو فرض نمازیں درمیانی اوقات کے لیے کفارہ بن جاتی ہیں۔

مسلم، نسائی، ابن ماجہ عن عثمان رضی اللہ عنہ

۱۸۹۶۰... جس نے اپنے گھر میں طہارت حاصل کی پھر اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر میں گیا تا کہ اللہ کے فرائض میں سے ایک فرض کو ادا کرے تو اس کے قدموں میں سے ہر ایک قدم ایک خطا کو معاف کرتا ہے اور دوسرا قدم درجہ بلند کرتا ہے۔ مسلم عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۸۹۶۱... جو اپنے گھر سے طہارت حاصل کر کے فرض نماز کے لیے نکلا تو اس کا اجر احرام باندھنے والے حاجی کی طرح ہے۔ اور جو شخص چاشت کی نماز کے لیے نکلا اور اس کا مقصد صرف یہی تھا تو اس کا اجر عمرہ کرنے والے کی طرح ہے۔ اور نماز کے بعد نماز جبکہ دونوں کے درمیان کوئی لغو کام نہ ہو علیین میں لکھی جاتی ہے۔ ابو داؤد عن ابی امامہ

کلام... علامہ منذری فرماتے ہیں اس حدیث کا ایک راوی قاسم ابو عبد الرحمن میں کچھ کلام ہے۔ عون المعبود ۲/۲۶۵۔

۱۸۹۶۲... جس نے نماز پڑھی اور نماز کے انتظار میں بیٹھ گیا تو وہ مسلسل نماز میں رہے گا حتیٰ کہ وہ نماز آجائے جس کا انتظار ہے۔

نسائی، الضعفاء للعقیلی عبد اللہ بن سلام و ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۸۹۶۳... کوئی بندہ وضو کرتا ہے اور اچھی طرح وضو کرتا ہے پھر نماز پڑھتا ہے تو اس کے اس نماز اور آئندہ نماز کے درمیان کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ بخاری، مسلم عن عثمان رضی اللہ عنہ

۱۸۹۶۴... بندہ مسلسل نماز میں رہتا ہے جب تک وہ مسجد میں بیٹھا نماز کا انتظار کرتا رہتا ہے جب تک بے وضو نہ ہو جائے۔

بخاری، مسلم، ابو داؤد، نسائی عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۸۹۶۵..... بندہ مستقل نماز میں رہتا ہے جب تک نماز اس کو روکے رکھتی ہے۔ اس کو گھر واپس آنے سے صرف نماز ہی روکے رکھتی ہے۔

مسند احمد، مسلم، ابوداؤد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۸۹۶۶..... خوشخبری لو، یہ تمہارا رب ہے جس نے آسمان سے دروازہ کھول دیا ہے۔ اور ملائکہ کے سامنے تم پر فخر کر رہا ہے کہ دیکھو میرے بندوں کو جو ایک فرض پورا کر کے دوسرے فرض کے منتظر ہیں۔ مسند احمد، ابن ماجہ عن ابن عمرو

نماز کے فضائل..... از الاکمال

۱۸۹۶۷..... بندہ جب نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو جنت کے دروازے اس کے لیے کھول دیئے جاتے ہیں اور پروردگار کے اور اس کے بیچ سے پردے اٹھ جاتے ہیں اور حور عین اس کا استقبال کرتی ہے جب تک کہ وہ ناک کی ریش صاف نہ کرے یا کھانے نہیں۔

الکبیر للطبرانی عن ابی امامہ

۱۸۹۶۸..... بندہ مؤمن جب نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو اس کے گناہ اس کے سر پر لاد دیئے جاتے ہیں پس وہ اپنی نماز سے نہیں ہٹا مگر وہ سب گناہ اس طرح جھڑ جاتے ہیں جس طرح کھجور کے خوشے دائیں بائیں گر جاتے ہیں۔

الکبیر للطبرانی عن سلمان، الجامع لعبدالرزاق عن سلمان موقوفاً

کلام:..... اس روایت کو علامہ بیٹھی رحمۃ اللہ علیہ نے مجمع الزوائد ۳۰۰ پر نقل فرمایا اور فرمایا کہ اس میں ابان بن ابی عباس ایک راوی ہے جس کو شعبہ اور احمد وغیرہما نے ضعیف قرار دیا ہے۔

۱۸۹۶۹..... مسلمان بندہ نماز پڑھتا ہے اور اس کے گناہ اس کے سر پر اکٹھے ہو جاتے ہیں جب بھی وہ سجدہ کرتا ہے تو وہ گناہ اس سے جھڑتے رہتے ہیں حتیٰ کہ جب وہ نماز سے فارغ ہوتا ہے تو اس سے اس کے گناہ گر چکے ہوتے ہیں۔

الکبیر للطبرانی، شعب الایمان للبیہقی عن سلمان رضی اللہ عنہ

کلام:..... علامہ بیٹھی رحمۃ اللہ علیہ نے مجمع میں ۳۰۰ پر اس کو نقل فرمایا کہ اس میں اشعث بن اشعث سعدانی (متکلم فیہ) راوی ہے۔ ۱۸۹۷۰..... نمازی بادشاہ کا دروازہ کھٹکھٹاتا ہے اور جو ہمیشہ اور مسلسل دروازہ کھٹکھٹاتا رہتا ہے بالآخر اس کے لیے دروازہ کھول دیا جاتا ہے۔

الدیلمی عن عمر رضی اللہ عنہ

۱۸۹۷۱..... جس نے نماز پر محافظت کی نماز اس کے لیے قیامت کے دن نور اور برہان ہوگی۔ اور اس کی نجات کا ذریعہ ہوگی۔ اور جس نے نماز پر محافظت نہیں کی اس کے لیے کوئی نور ہوگا اور نہ برہان اور نہ کوئی نجات کا سبب۔ اور وہ قیامت کے روز قارون، فرعون، ہامان اور ابلی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔ مسند احمد، الکبیر للطبرانی، شعب الایمان للبیہقی عن ابن عمرو

۱۸۹۷۲..... دین میں نماز کا مقام ایسا ہے جیسے بدن میں سر کا مقام۔ الدیلمی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۸۹۷۳..... آدمی کی نماز اس کے دل میں نور پیدا کرتی ہے پس جو چاہے اپنے دل کو (زیادہ سے زیادہ) منور کر لے۔

الدیلمی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۸۹۷۴..... اے ابو ذر! مسلمان بندہ جب اللہ عزوجل کی رضا کے لیے نماز پڑھتا ہے تو اس کے گناہ اس سے یوں جھڑ جاتے ہیں جس طرح یہ پتے اس درخت سے گر رہے ہیں (خزاں کے موسم میں)۔ مسند احمد، الرزیانی، السنن لسعید بن منصور عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۱۸۹۷۵..... مجھے تمہاری دنیا میں سے عورتیں اور خوشبو پسند ہیں اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں رکھی گئی ہے۔

السنن للبیہقی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۹۷۶..... زمین کے جس ٹکڑے پر نماز کے ساتھ ذکر کیا جاتا ہے وہ قطعاً زمین اپنے گرد و پیش کے زمینی حصوں پر فخر کرتا ہے اور اللہ کے ذکر

سے وہ حصہ زمین ساتویں زمین تک خوش ہو جاتا ہے۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ
۱۸۹۷۷..... نماز کے بعد اگلی نماز ادا کرنا جبکہ درمیان میں کوئی لغو کام نہ ہو علیین میں لکھا جاتا ہے۔

ابوداؤد، الکبیر للطبرانی، شعب الایمان للبیہقی عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

۱۸۹۷۸..... کوئی مسلمان ایسا نہیں ہے جو وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے پھر کھڑے ہو کر دو رکعت نماز ادا کرے اور اپنے دل اور چہرے کے

ساتھ (ہمتن) نماز میں متوجہ رہے مگر اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے۔ مسلم، ابوداؤد عن عقبہ بن عامر

۱۸۹۷۹..... جس شخص نے میرے اس وضو کی طرح وضو کیا پھر کھڑا ہو کر دو رکعت نماز ادا کی اور اپنے دل کو کسی چیز میں مشغول نہیں کیا تو اس کے

گذشتہ گناہ معاف ہو جائیں گے۔ نسائی عن عثمان رضی اللہ عنہ

۱۸۹۸۰..... جو مسلمان وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے پھر اس طرح نماز پڑھے کہ اس کو یاد رکھے اور سمجھ سمجھ کر پڑھے تو وہ ضرور جنت میں

داخل ہو جائے گا۔ الکبیر للطبرانی عن خیرم بن فاتک

۱۸۹۸۱..... کوئی مسلمان ایسا نہیں جو وضو کرے اور اچھی طرح کامل وضو کرے، پھر نماز کے لیے کھڑا ہو اور سمجھ سمجھ کر نماز پڑھے تو وہ نماز سے اس

حال میں لوٹے گا جیسے اس کی ماں نے آج اس کو جنم دیا ہے اور اس پر کوئی گناہ نہ رہے گا۔ مستدرک الحاکم عن عقبہ بن عامر

۱۸۹۸۲..... جس نے اس وضو کی طرح وضو کیا اور اچھی طرح وضو کیا پھر نماز کے لیے کھڑا ہو گیا اور رکوع سجدے بھی پورے پورے ادا کیے تو

اس نماز اور اگلی نماز کے درمیان کے تمام گناہ معاف ہو جائیں گے جبکہ وہ کسی کبیرہ گناہ کا ارتکاب نہ کر بیٹھے۔

مسند احمد، شعب الایمان للبیہقی عن عثمان رضی اللہ عنہ

۱۸۹۸۳..... جس نے وضو کیا جس طرح وضو کا حکم ہے اور نماز پڑھی جس طرح نماز کا حکم ہے تو اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

مسند احمد، الدارمی، نسائی، ابن ماجہ، الکبیر للطبرانی، ابن حبان، عبد بن حمید، السنن لسعید بن منصور عن ابی ایوب و عقبہ بن عامر

۱۸۹۸۴..... جس نے وضو کیا جس طرح اس کو وضو کرنے کا حکم تھا اور نماز پڑھی جس طرح اس کو نماز پڑھنے کا حکم تھا وہ گناہوں سے اس دن کی

طرح نکل جائے گا جس دن اس کو اس کی ماں نے جنم دیا تھا۔ الکبیر للطبرانی عن عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ

۱۸۹۸۵..... جس نے وضو کیا، اچھی طرح وضو کیا پھر چار رکعت نماز ادا کی اور ان میں بھول چوک کا شکار نہ ہو اس کی مغفرت کر دی جائے گی۔

البزار عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۸۹۸۶..... جس نے وضو کیا اور اچھی طرح وضو کیا۔ پھر کھڑے ہو کر دو رکعت یا چار رکعت فرض یا نفل پڑھی اور اس میں رکوع و سجود اچھی طرح ادا

کیے پھر اللہ سے بخشش طلب کی تو ضرور اس کی بخشش کر دی جائے گی۔ الکبیر للطبرانی عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۱۸۹۸۷..... جس نے وضو کیا اور اچھی طرح وضو کیا پھر دو رکعت نماز پڑھی تو وہ گناہوں سے اس دن کی طرح نکل جائے گا جس دن اس کی ماں

نے اس کو جنم دیا تھا۔ الاوسط للطبرانی عن عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ

۱۸۹۸۸..... جس نے اچھی طرح کامل وضو کیا پھر اپنی نماز کے لیے کھڑا ہو گیا تو وہ اپنے گناہوں سے اس دن کی طرح نکل جائے گا جس دن اس

کی ماں نے اس کو جنم دیا تھا۔ الاوسط للطبرانی عن عقبہ بن عامر

۱۸۹۸۹..... جس نے وضو کیا اور اچھی طرح وضو کیا پھر نماز کے لیے کھڑا ہو گیا، نماز میں بھول چوک کا شکار نہ ہو اور نہ لغو کام کا ارتکاب کیا تو یہ عمل اس

کے پچھلے گناہوں کا کفارہ ہو جائے گا۔ السنن لسعید بن منصور، مسند احمد، الکبیر للطبرانی عن عقبہ بن عامر

۱۸۹۹۰..... جس بندے نے وضو کیا اور اچھی طرح کامل وضو کیا پھر کھڑا ہو اور نماز پڑھی تو اس کے اس نماز اور دوسری نماز کے دوران ہونے والے

گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ شعب الایمان للبیہقی عن عثمان رضی اللہ عنہ

۱۸۹۹۱..... جس بندے نے اچھی طرح وضو کیا حتیٰ کہ پانی اس کے چہرے پر سے نکلنے لگا پھر بازو دھوئے حتیٰ کہ پانی کہنیوں پر نکلنے لگا پھر پاؤں

دھوئے حتیٰ کہ پانی اڑیوں پر ٹپکنے لگا پھر نماز پڑھی اور اچھی طرح نماز پڑھی تو اللہ پاک اس کے گزشتہ گناہوں کو معاف فرمادے گا۔

الكبير للطبرانی عن ثعلب بن عمارة عن ابيه

۱۸۹۹۲..... جب کوئی بندہ وضو کرتا ہے اور اچھی طرح وضو کرتا ہے، اپنے چہرے کو دھوتا ہے حتیٰ کہ پانی اس کی ٹھوڑی پر بہنے لگتا ہے، پھر بازو دھوتا ہے حتیٰ کہ پانی اس کی کہنیوں پر بہنے لگتا ہے پھر پاؤں دھوتا ہے حتیٰ کہ پانی اس کے ٹخنوں سے بہنے لگتا ہے۔ پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھتا ہے اور اچھی طرح نماز پڑھتا ہے تو اس کے گزشتہ سب گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ الكبير للطبرانی عن عباد العبدی

۱۸۹۹۳..... جب تو کلی کرتا ہے تو منہ کے گناہ کلی کر دیتا ہے۔ جب تو اپنا چہرہ دھوتا ہے تو چہرے کے گناہ دھو دیتا ہے۔ جب تو ہاتھ دھوتا ہے تو ہاتھ اور ناخنوں کے اور پوروں کے گناہ دھو دیتا ہے۔ جب تو پاؤں دھوتا ہے تو پاؤں کے درمیان سے اس کے گناہ دھو دیتا ہے اور پھر جب تو نماز پڑھتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوتا ہے تو یہ نماز تیرے گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہے اور اگر تو بیٹھ جاتا ہے تو تب بھی تیرا اجر واجب ہو جاتا ہے۔ الكبير للطبرانی عن عمرو بن عبسہ

وضو سے گناہوں کا معاف ہونا

۱۸۹۹۴..... وضو کرتے وقت جب تو اپنی ہتھیلیاں دھوتا ہے اور ان کو گرگڑاتا ہے تو تیری ہتھیلیوں کے گناہ تیرے ناخنوں اور تیرے پوروں سے نکل جاتے ہیں۔ جب تو کلی کرتا ہے اور ناک کے دونوں نتھوں کو پانی چڑھاتا ہے اور صاف کرتا ہے، پھر چہرے کو دھوتا ہے اور ہاتھوں کو کہنیوں تک دھوتا ہے، پھر مسح کرتا ہے اور پیروں کو ٹخنوں تک دھوتا ہے تو درحقیقت اپنے تمام گناہوں کو دھو ڈالتا ہے۔ پھر جب تو اپنا چہرہ اللہ عزوجل سے آگے رکھ دیتا ہے تو اس دن کی طرح گناہوں سے بالکل صاف ستھرا ہو جاتا ہے جس دن تیری ماں نے تجھے جنم دیا تھا۔

نسائی، الكبير للطبرانی عن ابی امامة عن عمرو بن عبسہ

۱۸۹۹۵..... بندہ جب وضو کرتا ہے اور اپنے ہاتھ دھوتا ہے تو اس کے (ہاتھوں کے) گناہ ہاتھوں سے نکل جاتے ہیں۔ جب کلی کرتا ہے اور ناک صاف کرتا ہے تو (ان کے) گناہ منہ سے نکل جاتے ہیں۔ جب چہرہ دھوتا ہے تو اس کے چہرے سے گناہ نکل جاتے ہیں۔ جب اپنے بازو دھوتا ہے اور سر پر مسح کرتا ہے تو اس کے گناہ اس کے پاؤں سے نکل جاتے ہیں۔ پھر جب وہ نماز کے لیے کھڑا ہو جاتا ہے اور اس کی توجہ، اس کا دل، اس کا چہرہ اور اس کی ساری جسم و جان اللہ کی طرف متوجہ ہو جاتی ہے تو وہ نماز پڑھ کر ایسے گناہوں سے نکل جاتا ہے جس طرح اس دن تھا جس دن اس کی ماں نے اس کو جنم دیا تھا۔ الكبير للطبرانی، مستدرک الحاكم عن عمرو بن عبسہ
کلام:..... الحاکم ۱۳۰۱۔ ونفيا لصحة الذمھی۔

۱۸۹۹۶..... بندہ جب وضو کرتا ہے اور اچھی طرح وضو کرتا ہے پھر نماز پڑھتا ہے اور اچھی طرح نماز پڑھتا ہے تو اس کے گناہ یوں جھڑ جاتے ہیں جس طرح (موسم خزاں میں) اس درخت کے پتے جھڑتے ہیں۔ الكبير للطبرانی عن ابی امامة

۱۸۹۹۷..... کوئی مسلمان وضو کرتا ہے اور وضو کا پانی اعضائے وضو پر ڈالتا ہے تو اس کے گناہ اس کے کانوں سے، اس کی آنکھوں سے، اس کے ہاتھوں سے اور اس کے پاؤں سے نکل جاتے ہیں اور اس کی نماز زائد فضیلت رکھتی ہے۔ الكبير للطبرانی عن ابی امامة

۱۸۹۹۸..... جس نے وضو کیا پھر اپنی ہتھیلیوں کو تین تین بار دھویا تو اللہ پاک اس کی ہر اس خطا کو نکال دیتا ہے جو اس نے زبان (اور ہونٹوں) سے کی ہوں۔ اور جس نے وضو کیا اور وضو کی جگہوں پر اچھی طرح پانی پہنچایا۔ پھر نماز کے لیے کھڑا ہو گیا ہمہ تن توجہ کے ساتھ تو وہ اپنے

گناہوں سے اس دن کی طرح نکل جائے گا جس دن وہ پیدا ہوا تھا۔ الخطیب فی المتفق والمفترق عن ابی امامة
۱۸۹۹۹..... جس نے وضو کیا پھر اپنے ہاتھ دھوئے تو اس کے ہاتھوں سے گناہ نکل جائیں گے جب کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا تو اس کے گناہ ناک سے نکل جائیں گے۔ جب چہرہ دھویا تو اس کے گناہ چہرے سے بھی نکل جائیں گے۔ جب سر پر مسح کیا تو اس کے سر سے گناہ نکل جائیں

گے جب پاؤں دھوئے تو پاؤں سے گناہ نکل جائیں گے پھر نماز کے لیے کھڑا ہوا تو وہ اس دن کی طرح پاک صاف ہو جائے گا جس دن اس کی ماں نے اس کو (اپنی کوکھ سے) جنم دیا تھا۔ اور اس کی نماز نفل ہوگی۔ محمد بن نصر فی الصلاة، الکبیر للطبرانی عن عمرو بن عبسہ

۱۹۰۰۰..... جب مسلمان بندہ وضو کرتا ہے اور کامل وضو کرتا ہے پھر نماز شروع کر دیتا ہے اور اچھی طرح نماز مکمل کرتا ہے تو وہ نماز پڑھ کر گناہوں سے ایسے نکلتا ہے جیسے اپنی ماں کے پیٹ سے نکلتے ہوئے گناہوں سے پاک تھا۔ ابن عساکر عن عثمان رضی اللہ عنہ

۱۹۰۰۱..... کوئی بندہ نہیں جو وضو کرتا ہے اور اچھی طرح پاکی حاصل کرتا ہے پھر نماز کے لیے کھڑا ہو جاتا ہے، تو اس کی یہ نماز پہلے تمام گناہوں کے لیے کفارہ بن جاتی ہے۔ شعب الایمان للبیہقی عن عثمان رضی اللہ عنہ

۱۹۰۰۲..... کوئی بندہ وضو کرتے ہوئے اچھی طرح (خشوع کے ساتھ) وضو کرتا ہے تو اس نماز اور دوسری نماز جو پڑھے گا دونوں کے درمیانی تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ مصنف ابن ابی شیبہ، السنن للبیہقی عن عثمان رضی اللہ عنہ

۱۹۰۰۳..... سجدے کثرت کے ساتھ کرو کیونکہ کوئی بھی بندہ جب اللہ کے لیے ایک سجدہ کرتا ہے تو اللہ پاک اسے ایک درجہ (جنت میں) بلند کر دیتا ہے۔ الکبیر للطبرانی عن ابی امامہ رضی اللہ عنہ

کثرت سجدوں کی ترغیب

۱۹۰۰۴..... میرے بعد سجدوں کی کثرت رکھنا کیونکہ کوئی بندہ اللہ کے لیے ایک سجدہ کرتا ہے تو اللہ پاک جنت میں اس کا ایک درجہ بلند کر دیتا ہے اور اس کی ایک خطا مٹا دیتا ہے۔ ابن سعد، مسند احمد، البغوی عن ابی فاطمة الازدی

۱۹۰۰۵..... بہر حال یونہی نہیں۔ بلکہ کثرت سجدوں کے ساتھ میری مدد کرنا۔

مسند احمد، مسلم، ابو داؤد، ترمذی عن خادم النبی صلی اللہ علیہ وسلم، البغوی عن ابی فراس اسلمی

۱۹۰۰۶..... تو اپنے نفس پر میری کثرت سجدوں کے ساتھ مدد کرنا۔ مسند احمد، مسلم، ابو داؤد، ترمذی عن ربیعہ بن کعب اسلمی

فائدہ:..... ربیعہ کہتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں رات بسر کرتا تھا۔ آپ کے لیے وضو کا پانی اور دوسری ضرورت کی چیزیں مہیا کرتا تھا۔ آپ ﷺ نے (ایک مرتبہ) مجھے فرمایا: سوال کرو۔ میں نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) میں جنت میں آپ کا ساتھ مانگتا ہوں۔ حضور ﷺ نے فرمایا اور کچھ مانگو۔ میں نے عرض کیا: نہیں، بس یہی مطلوب ہے۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تب پھر تم سجدوں کی کثرت کے ساتھ میری مدد کرنا۔

۱۹۰۰۷..... بندہ اپنے پروردگار سے سجدہ کی حالت میں قریب ترین ہوتا ہے پس (اس حالت میں) کثرت کے ساتھ دعائیں کرو۔

ابن حبان عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۹۰۰۸..... جس نے ایک رکوع یا ایک سجدہ کیا اللہ پاک اس کے عوض اس کا ایک درجہ بلند فرمائیں گے اور ایک برائی مٹائیں گے۔

مسند احمد، الطحاوی، الرؤیانی السنن لسعید بن منصور عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۱۹۰۰۹..... اے عائشہ! تجھے علم نہیں کیا کہ بندہ جب اللہ کیلئے ایک سجدہ کرتا ہے اللہ پاک اس کے سجدہ کی جگہ کو ساتویں زمین تک پاک کر دیتے ہیں۔

ابوالحسن القطان فی منتخباتہ، الاوسط للطبرانی عن عائشہ رضی اللہ عنہ

۱۹۰۱۰..... کوئی بندہ اللہ کے لیے ایک سجدہ نہیں کرتا مگر اللہ پاک اس کے عوض اس کا ایک درجہ بلند فرمادیتے ہیں، ایک خطا مٹا دیتے ہیں اور اس کے لیے ایک نیکی لکھ دیتے ہیں۔ مصنف عبدالرزاق عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۱۹۰۱۱..... کوئی بندہ اللہ کے لیے ایک سجدہ نہیں کرتا مگر اللہ پاک اس کے بدلے اس کے لیے ایک نیکی لکھ دیتے ہیں، ایک برائی مٹا دیتے ہیں اور ایک درجہ بلند فرمادیتے ہیں۔ لہذا سجدوں کی کثرت کرو۔

ابن ماجہ، سمویہ، الکبیر للطبرانی، السنن لسعید بن منصور، عن عبادة بن الصامت

فائدہ:..... سجدہ تلاوت کے سوا خالی سجدہ کرنا منقول نہیں اور ان تمام احادیث کا مطلب نماز پڑھنا ہے۔ یعنی کثرت کے ساتھ نماز پڑھو۔ نماز کی فضیلت ہی میں یہ احادیث ذکر کی گئی ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔

کلام:..... زوائد بن ماجہ میں ہے کہ عبادۃ کی حدیث کی سند ضعیف ہے کیونکہ اس میں ولید بن مسلم راوی مدلس ہے۔

۱۹۰۱۲..... کوئی بندہ نہیں جو اللہ کے لیے ایک سجدہ کرے مگر اللہ پاک اس کے عوض اس کا ایک درجہ بلند کر دیتے ہیں اور ایک نیکی لکھ دیتے ہیں۔

الاوسط للطبرانی عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۱۹۰۱۳..... کوئی بندہ نہیں جو اللہ کے لیے ایک سجدہ کرے یا ایک رکوع ادا کرے مگر اللہ پاک اس کے بدلے ایک خطا معاف کر دیتے ہیں اور ایک

درجہ بلند فرما دیتے ہیں۔ مصنف ابن ابی شیبہ، السنن للبیہقی عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۱۹۰۱۴..... جس نے اللہ کے لیے ایک سجدہ کیا اس کے لیے ایک نیکی لکھ دی جاتی ہے اور ایک برائی مٹا دی جاتی ہے اور ایک درجہ بلند کر دیا

جاتا ہے۔ مسند احمد عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۱۹۰۱۵..... جو بندہ اللہ عزوجل کے لیے ایک سجدہ کرتا ہے اللہ پاک اس کا ایک درجہ بلند فرماتا ہے اور ایک نیکی اس کے لیے لکھ دیتا ہے۔

الاوسط للطبرانی عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۱۹۰۱۶..... کوئی بندہ اللہ کے لیے ایک سجدہ نہیں کرتا مگر اللہ پاک اس کے لیے ایک درجہ بلند فرماتا ہے اور ایک برائی مٹا دیتا ہے۔

الکبیر للطبرانی عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۱۹۰۱۷..... جس نے اللہ کے لیے ایک سجدہ کیا وہ بڑائی سے بری ہو گیا۔ الدیلمی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۹۰۱۸..... جس نے دو رکعت نماز پڑھی اور اللہ سے کسی بھی چیز کا سوال کیا اللہ پاک اس کو جلد یا بدیروہ چیز ضرور عطا فرمائیں گے۔

الکبیر للطبرانی عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۱۹۰۱۹..... جس نے خلوت میں ایسی جگہ دو رکعت نماز پڑھی، جہاں اللہ اور اس کے ملائکہ کے سوا اور کوئی اس کو نہیں دیکھتا تو اس کے لیے جہنم سے

آزادی کا پروانہ لکھ دیا جائے گا۔ السنن لسعید بن منصور عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۹۰۲۰..... اس (غلام) کو لے لے اور ہاں مارنا ہوگا نہیں، کیونکہ میں نے اس کو خیر سے ہمارے قبلہ کی طرف رخ کر کے نماز پڑھتے دیکھا ہے اور

مجھے منع کیا گیا ہے نمازیوں کو مارنے سے۔

مسند احمد، الکبیر للطبرانی، السنن لسعید بن منصور عن ابی امامہ رضی اللہ عنہ، الخطیب عن النعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ

۱۹۰۲۱..... اس کو لے لے اور اس کے ساتھ خیر کا معاملہ رکھنا میں نے اس کو نماز پڑھتے دیکھا ہے اور مجھے نمازیوں کو قتل کرنے (اور مارنے) سے

روکا گیا ہے۔ السنن لسعید بن منصور شعب الایمان للبیہقی عن عمر بن ابی سلمة عن ابیہ

الاکمال

۱۹۰۲۲..... تم کو کیا معلوم کہ اس کی نماز کہاں تک پہنچی؟ نماز کی مثال تو ایسی ہے جیسے کسی کے دروازے پر ایک بیٹھے پانی کی گہری نہر جاری ہو

وہ شخص ہر روز اس میں پانچ بار غسل کرتا ہے۔ تو تمہارا کیا خیال ہے کہ کیا اس کے بدن پر کچھ بھی میل باقی رہے گا؟ پس تم کو نہیں معلوم کہ نمازی

کی نماز کہاں تک جاتی ہے۔

مسند احمد، ابن خزیمہ، الاوسط للطبرانی، مستدرک الحاکم، شعب الایمان للبیہقی عن سعد بن ابی وقاص و ناس من الصحابة

۱۹۰۲۳..... تیرا کیا خیال ہے اگر تمہارے کسی کے صحن میں ایک نہر ہو اور وہ اس میں ہر روز پانچ مرتبہ غسل کرے، کیا اس کے بدن پر کچھ

بھی میل باقی رہے گا؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: نہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پس یقیناً نماز بھی گناہوں کو اس طرح ختم کر دیتی

ہے جس طرح پانی میل کچیل کو دھو دیتا ہے۔

مسند احمد، ابن ماجہ، الشاشی، مسند ابی یعلیٰ، شعب الایمان للبیہقی، السنن لسعید بن منصور عن عثمان رضی اللہ عنہ
۱۹۰۲۳ پانچ فرض نمازوں کی مثال ایسی ہے جیسے کہ کسی کے دروازے پر کوئی ٹیٹھے پانی کی گہری نہر جاری ہو وہ اس میں ہر روز پانچ مرتبہ
غسل کرتا ہو تو کیا اس کے بدن پر کچھ بھی میل باقی رہے گا؟ (تو اسی طرح پنج وقتہ نمازی پر بھی کوئی گناہ باقی نہیں رہتا)۔

المرامہرزی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۰۲۵..... پانچ (فرض) نمازوں کی مثال ایسی ہے جیسے کسی کے دروازے پر جاری نہر، جس سے وہ ہر روز پانچ بار غسل کرتا ہو۔

المرامہرزی عن جابر رضی اللہ عنہ

فرض نمازوں سے گناہ معاف ہونا

۱۹۰۲۶..... پانچ نمازوں کی مثال کسی کے دروازے پر جاری نہر کی ہی ہے جس میں وہ ہر دن پانچ بار غسل کرتا ہو تو کیا اس پر کوئی میل باقی رہے گا؟

شعب الایمان للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۰۲۷ پانچ فرض نمازیں درمیانی اوقات کے لیے کفارہ ہیں۔ تمہارا کیا خیال ہے اگر کسی کے گھر اور دکان کے درمیان پانچ نہریں پڑتی
ہوں۔ اور وہ دکان میں کام کاج کرتا ہو جس کی وجہ سے اس کے بدن پر میل کچیل جمع ہو جاتا ہو اور وہ گھر واپسی کے دوران ہر نہر پر غسل کرتا ہو تو کیا
اس کے بدن پر کچھ میل باقی رہے گا؟ اسی طرح پانچ فرض نمازوں کا حال ہے جب بھی نمازی سے کوئی خطا سرزد ہو جاتی ہے پھر وہ نماز پڑھ کر دعا
استغفار کرتا ہے تو اس کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ الاوسط للطبرانی عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۹۰۲۸..... پانچ نمازیں درمیانی اوقات کے لیے کفارہ ہیں۔ تمہارا کیا خیال ہے اگر کسی کے گھر اور کارخانے کے درمیان پانچ نہریں پڑتی ہوں۔

جب وہ اپنے کارخانے جاتا ہو تو کام کاج کرتا ہو جس کی وجہ سے اس کے بدن پر میل کچیل جمع ہو جاتا ہو پھر واپسی میں وہ جب بھی کسی نہر کے
پاس سے گذرتا ہو تو غسل کرتا ہو تو کیا پھر بھی اس کے بدن پر میل کچیل باقی رہے گا؟ اسی طرح نمازوں کا حال ہے جب بھی اس سے کوئی خطا سرزد
ہو جاتی ہو تو وہ نمازیں پڑھ کر استغفار کرتا ہو تو اس سے اس کے پچھلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ الکبیر للطبرانی عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۹۰۲۹..... کیا تم جانتے ہو تمہارا پروردگار عزوجل کیا فرماتا ہے تمہارا پروردگار عزوجل فرماتا ہے: جس نے اپنے وقت پر نماز پڑھی، اس پر محافظت

کی، اس کو ہلکا و بے وقعت سمجھ کر ضائع نہ کیا تو اس کے لیے میرا عہد ہے کہ اس کو جنت میں داخل کروں گا اور اگر اس نے وقت پر نماز نہیں پڑھی، نہ
اس کی حفاظت کی بلکہ نماز کو بے وقعت سمجھ کر اس کو ضائع کیا تو اس کے لیے میرے پاس کوئی عہد نہیں اگر میں چاہوں گا تو عذاب دوں گا اور
چاہوں گا تو مغفرت کر دوں گا۔ الاوسط للطبرانی عن کعب بن عجرۃ

۱۹۰۳۰..... کیا تم جانتے ہو تمہارا پروردگار عزوجل کیا فرماتا ہے؟ تمہارا پروردگار فرماتا ہے: جس نے نمازوں کو وقت پر پڑھا، ان کی حفاظت

کی اور ان کو ہلکا سمجھ کر ضائع نہیں کیا تو اس کے لیے مجھ پر یہ وعدہ ہے کہ اس کو جنت میں داخل کر دوں گا۔ اور جس نے ان نمازوں کو ان کے
وقت پر نہیں پڑھا، ان کی حفاظت نہیں کی اور ان کو ہلکا سمجھا پس اس کے لیے مجھ پر کوئی وعدہ نہیں اگر چاہوں گا تو عذاب دوں گا اور اگر چاہوں
گا تو مغفرت کر دوں گا۔ الاوسط عن کعب بن عجرۃ

۱۹۰۳۱..... جانتے ہو تمہارا پروردگار کیا فرماتا ہے؟ وہ فرماتا ہے: جس نے نمازوں کو وقت پر پڑھا، ان کی محافظت کی اور ان کے حق کو ہلکا سمجھ کر ان کو

ضائع نہیں کیا تو اس کے لیے مجھ پر عہد ہے (اور لازم ہے) کہ میں اس کو جنت میں داخل کروں۔ اور جس نے ان نمازوں کو اپنے وقت پر نہیں پڑھا،
ان کی محافظت نہیں کی اور ان کو ہلکا سمجھ کر ضائع کر دیا تو اس کے لیے مجھ پر کوئی عہد نہیں ہے، اگر چاہوں گا تو بخش دوں گا اور نہ عذاب دوں گا۔

الکبیر للطبرانی، حلیۃ الاولیاء عن کعب بن عجرۃ

کلام:..... اس میں ایک راوی یزید بن قتیبہ (متکلم فیہ) ہے مجمع ۳۰۲۔

۱۹۰۳۲..... کیا تم جانتے ہو تمہارا پروردگار عزوجل کیا فرماتا ہے؟ وہ فرماتا ہے: میری عزت کی قسم! میرے جلال کی قسم! کوئی بندہ ان نمازوں کو ان کے وقت پر نہیں پڑھے گا مگر میں اس کو جنت میں داخل کروں گا۔ اور جس نے ان کو غیر وقت میں پڑھا تو اگر میں چاہوں گا اس پر رحم کروں گا اور چاہوں گا تو عذاب میں گرفتار کر لوں گا۔ الکبیر للطبرانی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۹۰۳۳..... جو شخص قیامت کے روز ان پانچ نمازوں کو اس طرح لایا کہ ان کے وضوء، ان کے اوقات، ان کے رکوع اور ان کے سجدوں کی رعایت برتی اور ان میں کسی کمی کوتاہی کا شکار نہ ہو تو وہ اس حال میں آئے گا کہ اللہ کے ہاں اس کے لیے یہ وعدہ ہوگا کہ اس کو عذاب نہ کرے اور جو اس حال میں آیا کہ ان نمازوں میں کمی کوتاہی اور غفلت کا شکار ہوا ہے تو اللہ کے ہاں اس کے لیے کوئی وعدہ نہ ہوگا اگر چاہے گا تو اس پر رحم فرمادے گا اور اگر چاہے گا تو عذاب دے گا۔ الاوسط للطبرانی عن عائشة رضی اللہ عنہا

۱۹۰۳۴..... جو شخص پانچ نمازیں کامل مکمل لے کر آیا اور ان کے حقوق میں کوئی کمی کوتاہی نہ کی تو اللہ کے ہاں اس کے لیے یہ عہد ہوگا کہ اس کو عذاب نہ کرے۔ اور جو ان نمازوں کو اس حال میں لایا کہ ان کے حقوق میں غفلت برتی تب اس کے لیے اللہ کے ہاں کوئی عہد نہ ہوگا اگر چاہے گا رحم فرمادے گا ورنہ اس کو عذاب دے گا۔ ابن حبان عن عبادۃ بن الصامت

۱۹۰۳۵..... جس نے پانچ نمازیں پڑھیں اور اچھی طرح مکمل نماز پڑھیں اور ان کے وقت پر ان کو ادا کیا تو وہ شخص قیامت کے دن آئے گا اور اللہ کا اس کے لیے یہ وعدہ ہوگا کہ اس کو عذاب نہ کرے۔ اور جس نے ان نمازوں کو پڑھا ہی نہیں یا ان کو صحیح طرح ادا نہ کیا تو وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اللہ کا اس کے ساتھ کوئی وعدہ نہ ہوگا اگر چاہے گا تو مغفرت فرمادے گا اور اگر چاہے گا تو اس کو عذاب کرے گا۔

السنن لسعيد بن منصور عن عبادۃ بن الصامت

نمازی کا عذاب سے محفوظ ہونا

۱۹۰۳۶..... اللہ عزوجل کا فرمان ہے: میرے بندے کے لیے مجھ پر لازم عہد ہے کہ اگر وہ وقت پر نماز پڑھے گا تو میں اس کو عذاب نہ دوں گا اور بغیر حساب کے اس کو جنت میں داخل کروں گا۔ الحاکم فی التاریخ عن عائشة رضی اللہ عنہا

۱۹۰۳۷..... اللہ تعالیٰ نے بندوں پر پانچ نمازیں لکھ دی ہیں جو ان کو پڑھے اور ان کا حق ادا کرے تو اس کے لیے اللہ کے ہاں یہ عہد ہوگا کہ اس کو جنت میں داخل کر دے اور جو ان کو اس طرح لے کر آیا کہ ان کو ہلکا سمجھ کر ان کا حق ضائع کر دیا تو اللہ کے ہاں اس کے لیے کوئی عہد نہ ہوگا اگر چاہے تو عذاب کرے اور چاہے تو رحم کرے۔ ابن نصر عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۰۳۸..... اللہ تعالیٰ نے توحید اور نماز سے بڑھ کر کوئی افضل شی فرض نہیں فرمائی۔ اگر کوئی شی ان دونوں سے افضل ہوتی تو اللہ پاک اس کو ملائکہ پر فرض فرماتے اسی لیے ان فرشتوں میں سے کوئی رکوع میں ہے اور کوئی سجدے میں۔ الدیلمی عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۹۰۳۹..... کوئی مسلمان ایسا نہیں جس کو فرض نماز کا وقت آجائے پس وہ کھڑا ہو، وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے اور نماز پڑھے اور اچھی طرح نماز پڑھے تو اللہ پاک اس نماز اور اس سے پہلی نماز کے درمیان گناہوں کو معاف فرمادیتا ہے۔

مسند احمد، مسند ابی یعلیٰ، الکبیر للطبرانی، السنن لسعيد بن منصور عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۰۴۰..... جس نے فرض کو ادا کیا اس کے لیے اللہ کے ہاں ایک مقبول دعا ہے۔ الدیلمی عن علی رضی اللہ عنہ

۱۹۰۴۱..... جس نے (پانچ فرض) نمازیں ادا کیں ایمان کے ساتھ اور ثواب کی امید رکھتے ہوئے تو اس کے گذشتہ تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ الحاکم فی التاریخ، ابوالشیخ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۰۴۲..... جس نے میرے اس وضو کی طرح وضو کیا پھر کھڑا ہوا اور ظہر کی نماز ادا کی تو اس کے فجر و ظہر کے درمیان کے تمام گناہ معاف ہو جائیں

گے۔ پھر عصر کی نماز ادا کی تو اس کے ظہر سے عصر تک کے گناہ معاف ہو جائیں گے۔ پھر مغرب کی نماز ادا کی تو عصر سے مغرب تک کے گناہ معاف ہو جائیں گے پھر عشاء کی نماز ادا کی تو مغرب سے عشاء کے درمیانی گناہ معاف ہو جائیں گے۔ پھر شاید وہ رات بسر کرے اور لوٹ پوٹ ہوتا رہے۔ (اور اگر تہجد بھی پڑھے تو کیا ہی کہنا) پھر کھڑا ہو وضو کرے اور صبح کی نماز پڑھے تو اس کے عشاء سے فجر تک کے گناہ معاف ہو جائیں گے۔ یہی ہیں وہ نیکیاں جو گناہوں کو مٹا دیتی ہیں۔ ان الحسنات ینھن السنیات۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: پھر باقیات صالحات (باقی رہنے والی نیکیاں) کیا ہیں؟ فرمایا: وہ تو لا الہ الا اللہ و سبحان اللہ و الحمد لله و اللہ اکبر و لا حول و لا قوة الا باللہ۔

مسند احمد، مسند ابی یعلیٰ، شعب الایمان للبیہقی عن عثمان رضی اللہ عنہ

۱۹۰۴۳..... تم لوگ گناہ کما تے رہتے ہو۔ پھر جب فجر کی نماز پڑھتے ہو تو ان کو دھو ڈالتے ہو۔ پھر گناہ کما تے رہتے ہو کما تے رہتے ہو جب تم ظہر کی نماز پڑھتے ہو تو ان کو دھو ڈالتے ہو۔ پھر گناہ کما تے رہتے ہو کما تے رہتے ہو جب تم عصر کی نماز پڑھتے ہو ان کو دھو ڈالتے ہو پھر تم گناہ کما تے رہتے ہو کما تے رہتے ہو جب تم مغرب کی نماز پڑھتے ہو ان کو دھو ڈالتے ہو پھر تم گناہ کما تے رہتے ہو کما تے رہتے ہو جب تم عشاء کی نماز پڑھتے ہو ان کو دھو ڈالتے ہو پھر تم سو جاتے ہو پھر تم پر کوئی گناہ نہیں لکھا جاتا حتیٰ کہ بیدار ہو جاتے ہو۔

الاولیٰ للطبرانی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۹۰۴۴..... ہر نماز کے وقت ایک منادی نداء دیتا ہے: اے بنی آدم! اٹھو اور اپنی جانوں پر جو آگ تم نے بھڑکا رکھی ہے اس کو بجھاؤ۔ پس لوگ اٹھتے ہیں پاکی حاصل کرتے ہیں تو ان کی خطائیں ان کی آنکھوں سے گر جاتی ہیں پھر وہ نماز پڑھتے ہیں تو ان کی دونوں نمازوں کے درمیانی گناہوں سے بخشش کر دی جاتی ہے۔ پھر ان پر (دوبارہ ان کے گناہ کرنے کی وجہ سے آگ جلا دی جاتی ہے) پس جب ظہر کی نماز کا وقت ہوتا ہے وہ فرشتہ آواز دیتا ہے: اے بنی آدم! اٹھو اور بجھاؤ وہ آگ جو تم نے اپنی جانوں پر جلا رکھی ہے پھر وہ لوگ کھڑے ہوتے ہیں اور پاکی حاصل کر کے نماز پڑھتے ہیں تو ان کی دونوں نمازوں کے درمیان کے گناہوں کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔ پس جب عصر کا وقت ہوتا ہے تب بھی یہی ہوتا ہے پھر جب مغرب کا وقت ہوتا ہے پھر لوگ سو جاتے ہیں پس پھر کچھ لوگ تاریکی کو غنیمت سمجھ کر خیر کے کام کرتے ہیں اور کچھ لوگ تاریکی کا موقع دیکھ کر برے کاموں کی طرف چل دیتے ہیں۔ الکبیر للطبرانی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۹۰۴۵..... جب بھی کسی نماز کا وقت ہوتا ہے ملائکہ یہ آواز دیتے ہیں: اے بنی آدم! اٹھو اور جس آگ کو تم نے اپنے گناہوں کی بدولت اپنی جانوں پر جلا لیا ہے اس کو نماز کے ساتھ بجھاؤ۔ ابن النجار عن نضمة عن انس رضی اللہ عنہ

۱۹۰۴۶..... جس نے وضو کیا اور اچھی طرح مکمل وضو کیا اپنے ہاتھ اور چہرہ دھویا، سر اور کانوں پر مسح کیا اور (پاؤں دھو کر) فرض نماز کے لیے کھڑا ہو گیا تو اللہ پاک اس کے وہ گناہ جو اس دن چلتے سے ہوئے ہوں، وہ گناہ جو اس کے ہاتھوں نے کیے ہوں، وہ گناہ جن کو اس کے کانوں نے کیا ہو، وہ گناہ جن کو اس کی آنکھوں نے کیا ہو اور وہ گناہ جو اس کے دل میں پیدا ہوئے ہوں اللہ پاک سب کے سب بخش دیتے ہیں۔

مسند احمد، الکبیر للطبرانی، السنن لسعد بن منصور عن ابی امامہ رضی اللہ عنہ

۱۹۰۴۷..... جس نے ان فرض نمازوں پر محافظت کی اس کو غافلین میں سے نہ لکھ جائے گا۔ اور جس نے کسی رات میں سو آیات تلاوت کر لیں اس کو عبادت گزاروں میں سے لکھا جائے گا۔ مستدرک الحاکم، شعب الایمان للبیہقی عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۹۰۴۸..... جس نے فرض نمازوں پر پابندی کی وہ غافلوں میں سے نہ ہوگا اور جس نے ایک رات میں تیس آیات پڑھ لیں اس کو قانتین (فرماں برداروں) میں سے لکھا جائے گا۔ السنن لسعد بن منصور عن جبیر بن نفیر مرسلًا

۱۹۰۴۹..... جس نے پانچ نمازیں ادا کیں وہ غافلین میں سے نہیں ہے۔ الدبلمی عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۹۰۵۰..... جس نے پانچ نمازیں پڑھیں اور ان کے رکوع سجدے مکمل ادا کیے اور رمضان کے روزے رکھے تو اللہ پر اس کا یہ حق ہے کہ اس کی مغفرت کر دے خواہ وہ راہ خدا میں ہجرت کرے یا اس زمین میں موطن رہے جہاں اس کی پیدائش ہوئی ہے۔

مسند احمد، محمد بن نصر عن معاذ رضی اللہ عنہ

نمازی جنت میں داخل ہوگا

۱۹۰۵۱..... جس نے ان پانچ فرض نمازوں پر اس طرح پابندی کی کہ ان کے رکوع، ان کے سجود، ان کے وضو اور ان کے اوقات کا بھرپور خیال رکھا اور یہ جانا کہ یہ اللہ کی طرف سے اس کا مجھ پر حق ہے تو وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔ ایک روایت میں ہے اس کے لیے جنت واجب ہو جائے گی۔ اور ایک روایت میں ہے کہ اس پر آگ حرام ہو جائے گی۔

مسند احمد، الکبیر للطبرانی، ابو نعیم، شعب الایمان للبیہقی عن حنظلہ بن ربیع الکاتب
۱۹۰۵۲..... جس نے ان نمازوں کو ان کے وقت پر پڑھا، اچھی طرح کامل وضو کیا، ان کے قیام، رکوع اور سجود کو خشوع و خضوع کے ساتھ مکمل کیا۔ تو وہ نماز سفید کپڑے کی طرح نکل کر جاتی ہے اور یہ دعا دیتی ہوئی جاتی ہے: اللہ تیری حفاظت کرے جیسی تو نے میری حفاظت کی ہے اور جس نے ان نمازوں کو ان کا وقت نکال کر پڑھا، وضو بھی اچھی طرح نہ کیا اور نہ نماز میں خشوع کا اہتمام کیا اور رکوع و سجدے بھی پورے صحیح ادا نہ کیے تو وہ نماز ایک سیاہ کپڑے کی مانند نکل کر جاتی ہے اور یہ کہتی ہوئی جاتی ہے: اللہ تجھے بھی اسی طرح ضائع کرے جس طرح تو نے مجھے ضائع کیا۔ حتیٰ کہ وہ ابھی راستے میں ہوتی ہے اور اس کو پرانے کپڑے کی طرح لپیٹ کر اس نمازی کے منہ پر مار دیا جاتا ہے۔

شعب الایمان للبیہقی عن انس رضی اللہ عنہ
۱۹۰۵۳..... جس نے وضو کیا اور اعضائے وضو کو اچھی طرح دھویا (اور مکمل سر کا مسح کیا) پھر نماز کے لیے کھڑا ہو گیا ان کے رکوع و سجود کو مکمل کیا اور قراءت بھی مکمل کی تو وہ نماز کہتی ہے: اللہ تیری بھی یونہی حفاظت کرے جس طرح تو نے میری حفاظت کی۔ پھر وہ نماز آسمان کی طرف چڑھتی ہے اس طرح کہ وہ مکمل نور اور روشن چمکدار ہوتی ہے۔ اس کے لیے آسمان کے سب دروازے کھول دیئے جاتے ہیں حتیٰ کہ وہ اللہ پاک کے پاس جا کر اپنے نمازی کے لیے سفارش کرتی ہے۔ اور جب نمازی رکوع و سجود کو پورا نہیں کرتا وہ قراءت بھی ٹھیک ادا نہیں کرتا تو وہ نماز اس کو یہ بد دعا دیتی ہے: اللہ تجھے بھی یونہی ضائع کر دے جس طرح تو نے مجھے ضائع کیا ہے۔ پھر وہ آسمان کی طرف چڑھتی ہے تو تاریک اور سیاہ شکل میں ہوتی ہے لہذا اس پر آسمان کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں پھر اس کو پرانے اور بوسیدہ کپڑے کی طرح لپیٹ کر نمازی کے منہ پر مار دیا جاتا ہے۔

السنن لسعید بن منصور عن عبادۃ بن الصامت

نماز نمازی کو دعا دیتی ہے

۱۹۰۵۴..... بندہ جب نماز کو اچھی طرح ادا کرتا ہے، ان کے رکوع اور سجدے بھی مکمل ادا کرتا ہے تو نماز اس کو یہ دعا دیتی ہے: اللہ تیری بھی یونہی حفاظت کرے جس طرح تو نے میری حفاظت کی پھر وہ نماز اوپر اٹھالی جاتی ہے اور اگر وہ نماز کو بری طرح ادا کرتا ہے رکوع اور سجدے بھی مکمل نہیں کرتا تو نماز اس کو کہتی ہے اللہ تجھے بھی ضائع کرے جس طرح تو نے مجھے ضائع کیا۔ پھر وہ پرانے کپڑے کی طرح لپیٹ کر اس نمازی کے منہ پر مار دی جاتی ہے۔ الکبیر للطبرانی، شعب الایمان للبیہقی عن عبادۃ بن الصامت

۱۹۰۵۵..... بندہ جب وضو کرتا ہے اور اچھی طرح وضو کرتا ہے پھر نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو اس کے رکوع اور سجود کو بھی مکمل ادا کرتا ہے اور قراءت بھی اچھی طرح تسلی کے ساتھ پڑھتا ہے تو نماز اس کو دعا دیتی ہے: اللہ تجھے بھی آباد رکھے جس طرح تو نے مجھے آباد کیا۔ پھر اس کو آسمان کی طرف اٹھالیا جاتا ہے اور وہ نورانی روشن چمکدار ہوتی ہے اس کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ اور جب بندہ اچھی طرح وضو نہیں کرتا، رکوع سجدے اور قراءت بھی صحیح طرح ادا نہیں کرتا تو نماز کہتی ہے: اللہ تجھے بھی یونہی برباد کرے جس طرح تو نے مجھے برباد کیا۔ پھر وہ آسمان کی طرف جاتی ہے تو سیاہ اور بد ہیئت ہو جاتی ہے۔ لہذا آسمان کے دروازے اس پر بند کر دیئے جاتے ہیں پھر پرانے کپڑے کی طرح لپیٹ

کر اس کو نمازی کے منہ پر مار دیا جاتا ہے۔ الضعفاء للعقبی الکبیر للطبرانی عن عبادۃ بن الصامت
 ۱۹۰۵۶..... فرض نماز سے فرض نماز تک درمیان کے گناہوں کا کفارہ ہے۔ جمعہ سے جمعہ تک درمیانی گناہوں کا کفارہ ہے۔ ماہ صیام سے ماہ صیام
 تک درمیانی گناہوں کا کفارہ ہے۔ حج سے حج تک درمیانی گناہوں کا کفارہ ہے۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی مسلمان عورت کے لیے بغیر
 شوہریازی محرم کے حج کرنا جائز نہیں۔ الکبیر للطبرانی عن ابی امامہ رضی اللہ عنہ
 کلام:..... اس روایت کی سند میں مفضل بن صدقہ متروک (ناقابل اعتبار) راوی ہے۔ علامہ بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو مجمع الزوائد میں
 ۳۰۰۱ پر ذکر کیا ہے۔

۱۹۰۵۷..... فرض نماز پہلے والی نماز تک کے درمیانی گناہوں کے لیے کفارہ ہے۔ جمعہ پہلے والے جمعے تک کے گناہوں کے لیے کفارہ ہے
 مہینہ مہینہ تک کے گناہوں کے لیے کفارہ ہے۔ سوائے تین گناہوں کے: شرک باللہ، ترک سنت اور طے شدہ معاہدے کو توڑنا۔ پوچھا گیا:
 یا رسول اللہ! شرک باللہ کو تو ہم جانتے ہیں لیکن ترک سنت اور معاہدہ کو توڑنا اس سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: معاہدہ کو توڑنے سے مراد ہے کہ تم قسم
 کے ساتھ کسی کی بیعت کرو پھر اس کی مخالفت کرو اور تلوار لے کر اس کے ساتھ قتال کرو۔ اور ترک سنت جماعت سے نکل جانا ہے۔

مسند احمد، مستدرک الحاکم، شعب الایمان للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
 ۱۹۰۵۸..... پانچ نمازیں اور جمعہ سے جمعہ تک درمیانی گناہوں کے لیے کفارہ ہیں جب تک کبائر (بڑے گناہوں) سے بچا جائے۔

ابن حبان، الکبیر للطبرانی عن ابی بکرۃ رضی اللہ عنہ
 کلام:..... اس روایت میں خلیل بن زکریا متروک اور کذاب ہے۔ مجمع الزوائد ۳۰۰۱۔

۱۹۰۵۹..... پانچ نمازیں ہیں ان کے ساتھ اللہ گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔ محمد بن نصر عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
 ۱۹۰۶۰..... پانچ نمازیں ہیں جو ان پر محافظت کرے گا یہ نمازیں اس کے لیے قیامت کے دن نور، برہان اور نجات کا سبب ہوں گی۔ اور جو ان
 پر محافظت نہ کرے قیامت کے دن اس کے لیے نور ہوگا اور نہ برہان اور نہ اس کی نجات کا کوئی ذریعہ ہوگا۔ اور وہ قیامت کے دن فرعون، ہامان،
 ابی بن خلف اور قارون کے ساتھ ہوگا۔ محمد بن نصر عن ابن عمرو

۱۹۰۶۱..... شیطان مؤمن سے اس وقت تک ڈرتا رہتا ہے جب تک پانچوں نمازوں کی حفاظت کرتا رہتا ہے لیکن جب ان کو ضائع کر دیتا ہے تو
 شیطان کو اس پر جرأت ہو جاتی ہے اور وہ اس کو بڑے بڑے گناہوں میں ڈال دیتا ہے اور اس میں لالچ کر لیتا ہے۔

ابو نعیم، ابوبکر محمد بن الحسن البخاری فی امالیہ، الرافعی عن علی رضی اللہ عنہ
 ۱۹۰۶۲..... روئے زمین پر کوئی ایسا مسلمان نہیں جو فرض نماز کے لیے وضو کرے اور اچھی طرح کامل وضو کرے مگر اس کے لیے اس دن کے تمام
 گناہوں کی مغفرت کر دی جاتی ہے، جن کی طرف وہ چل کر گیا ہو یا ان گناہوں کو اس کے ہاتھوں نے کیا ہو یا اس کی آنکھوں نے کیا ہو یا اس کے
 کانوں نے کیا ہو یا اس کی زبان نے کیا ہو یا وہ گناہ اس کے دل میں پیدا ہوئے ہوں۔ ابن عساکر، عن ابی امامہ رضی اللہ عنہ

۱۹۰۶۳..... مسلمان بندہ جب وضو کرتا ہے اور اچھی طرح وضو کرتا ہے پھر پانچ نمازیں پڑھتا ہے تو اس کے گناہ یوں جھڑ جاتے ہیں جس طرح یہ
 پتے جھڑ رہے ہیں۔ الدارمی، البغوی، الکبیر للطبرانی، ابن مردودہ عن سلمان رضی اللہ عنہ

۱۹۰۶۴..... جو شخص وضو کرنے کے لیے کھڑا ہوا اور ہاتھ دھوئے تو اس کے گناہ ہاتھ سے نکل جاتے ہیں، جب کلی کی تو اس کے گناہ منہ سے
 نکل جاتے ہیں، جب ناک صاف کی تو اس کے گناہ ناک سے بھی نکل جاتے ہیں۔ پس اسی طرح گناہ نکلتے جاتے ہیں حتیٰ کہ وہ پاؤں
 دھوتا ہے (اور پاؤں کے گناہ بھی نکل جاتے ہیں) پھر وہ فرض نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو اس کو (مقبول اور) گناہوں سے پاک حج کا
 ثواب ہوتا ہے اور اگر وہ نفل نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو (مقبول اور) گناہوں سے پاک عمرہ کا ثواب ہوتا ہے۔

الجامع لعبدالرزاق، الکبیر للطبرانی عن ابی امامہ رضی اللہ عنہ

ہر نماز دوسری نماز تک کے لئے کفارہ ہے

- ۱۹۰۶۵... کوئی مسلمان ایسا نہیں جو طہارت حاصل کرے اور اچھی طرح طہارت حاصل کرے جو اللہ نے اس پر فرض فرمائی ہے پھر یہ پانچ نمازیں پڑھے تو یہ نمازیں درمیانی اوقات کے گناہوں کے لیے کفارہ بن جاتی ہیں۔ مسلم عن عثمان رضی اللہ عنہ
- ۱۹۰۶۶... نمازوں کی حفاظت کرو اور خصوصاً ان نمازوں کی حفاظت کرو طلوع شمس سے قبل والی (فجر کی) نماز اور غروب شمس سے قبل والی (عصر کی) نماز۔ صحیح ابن حبان عن عبد اللہ بن فضالہ اللبیبی عن ابیہ
- ۱۹۰۶۷... فجر اور عصر کی نماز کے وقت رات اور دن کے ملائکہ اکٹھے ہوتے ہیں۔ جب دن کے ملائکہ (عصر کے وقت بندے کے پاس سے) نکلتے ہیں تو اللہ عزوجل ان کو فرماتے ہیں: تم کہاں سے آرہے ہو؟ وہ کہتے ہیں ہم تیرے بندوں کے پاس سے آرہے ہیں جو نماز پڑھ رہے تھے اور جب ہم ان کے پاس (فجر کے وقت) پہنچے تھے تب بھی وہ نماز پڑھ رہے تھے۔ مسند احمد عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ
- ۱۹۰۶۸... فرشتے تمہارے پاس ایک دوسرے کے پیچھے آتے جاتے رہتے ہیں۔ جب فجر کی نماز کا وقت ہوتا ہے تو دن کے ملائکہ نازل ہوتے ہیں اور تمہارے ساتھ نماز میں شریک ہوتے ہیں۔ پھر رات کے ملائکہ (فجر کی نماز پڑھ کر) آسمان پر چلے جاتے ہیں۔ اور دن کے ملائکہ تمہارے ساتھ رہتے ہیں۔ پھر پروردگار باوجود ان کو اچھی طرح جاننے کے ان سے سوال فرماتا ہے: تم نے میرے بندوں کو کیا عمل کرنا چھوڑا ہے؟ ملائکہ کہتے ہیں: ہم ان کے پاس پہنچے تھے تب بھی وہ (عصر کی) نماز پڑھ رہے تھے اور جب ہم ان کو چھوڑ کر آنے لگے تب بھی وہ (فجر کی) نماز پڑھ رہے تھے۔ پس آپ ان کو قیامت کے روز بخش دینا۔ ابن حبان عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ
- ۱۹۰۶۹... اللہ کی قسم تم نماز پڑھتے رہو، اللہ کی قسم! کھلے بندوں اللہ کی نافرمانی کی جائے۔ ابن مندہ، ابو نعیم عن الحکم بن مرہ

انتظار الصلوٰۃ..... نماز کا انتظار

ازالاکمال

- ۱۹۰۷۰... جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے پھر اپنی پوری نماز کر لے اور اپنی جائے نماز پر بیٹھا رہے اور اللہ کا ذکر کرتا رہے تو وہ مسلسل نماز میں ہی رہتا ہے۔ اور ملائکہ اس پر رحمتیں بھیجتے رہتے ہیں اور یہ دعا کرتے رہتے ہیں:

اللهم ارحمه واغفر له.

اے اللہ اس بندے پر رحم فرما اور اس کی بخشش کر دے۔

اور اگر وہ باہر سے آکر نماز کی جگہ پر بیٹھ جائے اور نماز کا انتظار کرتا رہے اس کے لیے بھی یہی فضیلت ہے۔

مصنف ابن ابی شیبہ عن رجل من الصحابة

- ۱۹۰۷۱... جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے اور پھر اپنی جگہ نمازوں کے انتظار میں بیٹھا رہے تو ملائکہ اس کے لیے یہ دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں جب تک وہ اپنی جگہ بیٹھا رہے۔ اللهم اغفر له اللهم ارحمه جب تک وہ بے وضو نہ ہو جائے یا کسی کو اذیت نہ پہنچانے لگ جائے۔

ابن جریر عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

- ۱۹۰۷۲... جب بندہ نماز پڑھتا ہے پھر نماز کے بعد (اسی جگہ) بیٹھا رہتا ہے تو ملائکہ اس کے لیے دعا کرتے رہتے ہیں جب تک وہ اسی جگہ بیٹھا رہے۔ اور ملائکہ کی دعا اس کے لیے یہ ہوتی ہے:

اللهم اغفر له اللهم ارحمه.

اے اللہ! اس کی مغفرت فرما۔ اے اللہ اس پر اپنی رحمت فرما۔ شعب الایمان للبیہقی عن علی رضی اللہ عنہ
 ۱۹۰۷۳۔۔۔ ملائکہ اس بندے کے لیے دعا کرتے رہتے ہیں جو نماز پڑھ کر اپنی جگہ بیٹھا رہے جب تک وہ حدیث کا شکار نہ ہو (یعنی بے وضو
 ہو جائے) اور جب تک کھڑا نہ ہو۔ اللهم اغفر له اللهم ارحمه۔ مؤطا امام مالک، ابن زنجویہ، نسائی، ابن حبان عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
 ۱۹۰۷۴۔۔۔ جب کوئی شخص مسجد میں داخل ہوتا ہے تو وہ نماز میں رہتا ہے جب تک نماز اس کو روکے رکھے۔ اور ملائکہ اس شخص کے لیے یہ دعا
 کرتے رہتے ہیں جب تک وہ اس جگہ میں بیٹھا رہے جہاں اس نے نماز پڑھی ہے:
 اے اللہ! اس کی مغفرت فرما، اے اللہ اس پر رحم فرما، اے اللہ اس پر اپنی عنایت اور توجہ فرما۔

جب تک کہ وہ بے وضو نہ ہو جائے۔ مصنف ابن ابی شیبہ، ابن جریر عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
 ۱۹۰۷۵۔۔۔ جو شخص نماز کا انتظار کرے وہ نماز میں ہوگا جب تک محدث (بے وضو) نہ ہو۔ ابن ابی شیبہ، ابن حبان عن سہل بن سعد
 ۱۹۰۷۶۔۔۔ جو شخص نماز کی انتظار میں رہتا ہے وہ نماز ہی میں رہتا ہے جب تک محدث (بے وضو) نہ ہو جائے اور ملائکہ اس کے لیے یہ دعا
 کرتے رہتے ہیں:

اے اللہ! اس کی مغفرت فرما، اے اللہ اس پر رحمت فرما۔ ابن جریر عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ
 ۱۹۰۷۷۔۔۔ جس نے وضو کیا پھر مسجد میں آیا اور فجر سے قبل دو رکعت نماز ادا کی پھر بیٹھا رہا حتیٰ کہ فجر کے فرض (جماعت کے ساتھ) ادا کیے
 تو اس دن اس کی نماز برابر (برگنیدہ) لوگوں کی نماز لکھی جائے گی اور اس کو وفد الرحمن (خدا کے مہمانوں) میں لکھ دیا جائے گا۔

الکبیر للطبرانی عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ
 ۱۹۰۷۸۔۔۔ جو نماز کی جگہ میں بیٹھا نماز کا انتظار کرتا رہا وہ نماز ہی میں ہوگا حتیٰ کہ نماز پڑھ کر فارغ ہو۔ مؤطا امام مالک، ابن حبان، الکبیر
 للطبرانی، مستدرک الحاکم، السنن لسعید بن منصور، شعب الایمان للبیہقی عن عبد اللہ بن سلام وعن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
 ۱۹۰۷۹۔۔۔ جو مسجد میں بیٹھ کر نماز کا انتظار کرتا رہے وہ نماز میں مشغول لکھا جائے گا اور ملائکہ اس کے لیے یہ دعا کرتے رہیں گے: اے اللہ! اس کی
 مغفرت فرما اے اللہ اس پر رحمت فرما۔ جب تک وہ بے وضو نہ ہو جائے۔ ابن جریر عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۰۸۰۔۔۔ نماز کے بعد دوسری نماز کا منتظر ایسا ہے جیسے راہ خدا میں جہاد کرنے والا، تھیار بند شہسوار۔ جو بڑے لشکر میں شریک ہو۔ جب تک کہ وہ
 نمازی بے وضو نہ ہو جائے یا کھڑا نہ ہو جائے اور ملائکہ اس پر رحمتیں بھیجتے رہیں گے۔ الکبیر للطبرانی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۰۸۱۔۔۔ بہترین جہادی پہرہ داری نماز کے بعد نماز کا انتظار کرنا اور مجالس ذکر کو لازم پکڑنا ہے۔ کوئی بندہ ایسا نہیں ہے جو نماز پڑھ کر اسی جگہ بیٹھا
 رہے مگر ملائکہ اس کے لیے رحمت کرتے رہتے ہیں جب تک وہ بے وضو نہ ہو جائے۔ الجامع لعبدالرزاق، ابن جریر عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
 ۱۹۰۸۲۔۔۔ کوئی بھی بندہ اس وقت تک نماز میں رہتا ہے جب تک وہ نماز کا انتظار کرتا رہے اور اس کو گھر واپس جانے سے صرف اور صرف نماز ہی
 کا انتظار روکے رکھے۔ الدار فطنی فی الافراد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۰۸۳۔۔۔ کوئی بھی بندہ اس وقت تک نماز میں رہتا ہے جب نماز (کا انتظار) اس کو روکے رکھے۔ الکبیر للطبرانی عن عمران بن حصین
 کلام:..... اس روایت میں ایک راوی عبد اللہ بن عسیٰ الخزاز ہے جو ضعیف ہے۔ مجمع ۳۸۲۔

۱۹۰۸۴۔۔۔ کوئی بھی شخص جب تک نماز کے انتظار میں رہتا ہے وہ درحقیقت نماز ہی میں رہتا ہے۔ اور ملائکہ مستقل اس کے لیے یہ
 دعا کرتے رہتے ہیں جب تک وہ مسجد میں رہے اور با وضو رہے: اے اللہ! اس کی مغفرت فرما اے اللہ اس پر اپنی رحمت فرما۔

عبدالرزاق عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
 ۱۹۰۸۵۔۔۔ تم ہمیشہ خیر پر ہو گے جب تک نماز کا انتظار کرتے رہو گے۔ السنن للبیہقی، ابن عساکر عن جابر رضی اللہ عنہ
 ۱۹۰۸۶۔۔۔ کاش تم دیکھتے کہ تمہارا پروردگار آسمان سے دروازہ کھول کر ملائکہ کو دکھاتا ہے اور فخر فرماتا ہے کہ تم نماز کا انتظار کر رہے ہو۔

الکبیر للطبرانی عن معاویۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۰۸۷..... خوشخبری سنو! اے مسلمانو! خوشخبری! یہ تمہارا پروردگار آسمان کا ایک دروازہ کھول کر ملائکہ کے سامنے تم پر فخر فرماتا ہے اور ارشاد فرماتا ہے دیکھو میرے بندوں کو، انہوں نے ایک فرض پورا کر دیا اور دوسرے فرض کے انتظار میں بیٹھے ہیں۔

ابن ماجہ عن ابن عمرو، مسند احمد، الكبير للطبرانی، حلیۃ الاولیاء عن ابن عمرو

الترہیب عن ترک الصلوٰۃ

نماز چھوڑنے پر وعیدات..... من الاکمال

۱۹۰۸۸..... جس نے فرض نماز چھوڑ دی حتیٰ کہ بغیر عذر کے وہ فوت ہوگئی (اور وقت نکل گیا) اس کا سارا عمل ضائع ہو گیا۔

ابن ابی شیبہ عن ابی الدرداء عن الحسن مرسلًا

۱۹۰۸۹..... جس نے نماز چھوڑ دی گویا اس کے اہل و عیال اور سارا مال و دولت اس سے چھن گیا۔

ابوداؤد الطیالسی، البیہقی فی المعرفة عن نوفل

۱۹۰۹۰..... جس نے جان بوجھ کر نماز چھوڑ دی اس کا نام جہنم کے دروازے پر لکھ دیا جائے گا ان لوگوں کے ساتھ جو اس میں داخل ہوں گے۔

ابونعیم عن ابی سعید

۱۹۰۹۱..... جس شخص کی نماز فوت ہوگئی وہ گھر والوں سے اور مال و دولت سے اکیلا رہ گیا۔ الشافعی، السنن للبیہقی عن نوفل بن معاویہ

۱۹۰۹۲..... ہمارے اور ان کے درمیان نماز کا عہد (اور فرق) ہے۔ پس جس نے نماز چھوڑ دی اس نے کفر کا ارتکاب کر لیا۔

ابن ابی شیبہ، ابن حبان، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی، السنن لسعید بن منصور عن بریدۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۰۹۳..... بندے اور کفر کے درمیان نماز چھوڑنے کا فرق ہے۔ ابن ابی شیبہ عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۹۰۹۴..... آدمی اور شرک و کفر کے درمیان نماز چھوڑنے کا فرق ہے۔ مسلم، ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۹۰۹۵..... اللہ کی قسم! اے گروہ قریش! تم نماز قائم کرتے رہو اور زکوٰۃ ادا کرتے رہو ورنہ میں تم پر کسی آدمی کو بھیج دوں گا پھر میں یا کوئی جو تے

ٹانگنے والا تمہارے دین (ضائع کرنے) پر تمہاری گردنیں اڑائے گا۔ مستدرک الحاکم عن علی رضی اللہ عنہ

۱۹۰۹۶..... تم نماز کو جان بوجھ کر نہ چھوڑو بے شک جس نے جان بوجھ کر نماز چھوڑ دی اس سے اللہ اور اس کے رسول کا ذمہ بری ہے۔

مسند احمد عن ام ایمن

۱۹۰۹۷..... جہاد میں نہ جاؤ، زکوٰۃ وصولی والے تمہارے پاس نہ آئیں، ولای حبوا (اور وہ منافق نماز نہ پڑھیں) اور تم پر تمہارے علاوہ کسی اور کو

امیر نہ بنایا جائے (یہ سب ممکن ہے) لیکن اس دین میں کوئی خیر نہیں جس میں رکوع (یعنی نماز) نہ ہو۔ السنن للبیہقی عن عثمان بن ابی العاص

۱۹۰۹۸..... اسلام میں اس شخص کا کوئی حصہ نہیں جس میں نماز نہ ہو اور اس شخص کی کوئی نماز نہیں جس کا وضو نہ ہو۔

البزار عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۰۹۹..... بندہ اور کفر کے درمیان اور کوئی فرق سوائے اس کے نہیں کہ وہ فرض نماز چھوڑ دے۔ عبد بن حمید عن جابر رضی اللہ عنہ

دوسرا باب..... نماز کے احکام، ارکان، مفسدات

اور نماز مکمل کرنے والی چیزوں کے بیان میں

اس میں تین فصلیں ہیں۔

فصل اول..... نماز کے باہر کے احکام

اس میں چار فروع ہیں۔

پہلی فرع..... ستر عورت (شرمگاہ کی پردگی) اور لباس کے متعلق آداب

اور ممنوع چیزوں کے بیان میں

رہ جانے والے بقیہ آداب لباس حرف میم کی کتاب المعیشتہ میں ملاحظہ فرمائیں۔ انشاء اللہ۔

۱۹۱۰۰..... مؤمن کی سترگاہ ناف سے گھٹنوں تک ہے۔ مسویہ عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۹۱۰۱..... ناف سے گھٹنے تک عورت (ستر) ہے۔ مستدرک الحاکم عن عبد اللہ بن جعفر

۱۹۱۰۲..... گھٹنوں سے اوپر اور ناف سے نیچے عورت (ستر) ہے۔ السنن الدارقطنی، السنن للبیہقی، عن ابی ایوب

۱۹۱۰۳..... مسلمان کی ران اس کا ستر ہے۔ الکبیر للطبرانی عن جرہد

۱۹۱۰۴..... ران ستر ہے۔ ترمذی عن جرہد و ابن عباس و محمد بن عبد اللہ بن جحش

۱۹۱۰۵..... اپنی ران کو ڈھک کیونکہ ران ستر ہے۔ مستدرک الحاکم عن جرہد و ابن عباس و محمد بن جحش

۱۹۱۰۶..... ران کو ڈھکو کیونکہ آدمی کی ران ستر ہے۔ مسند احمد، مستدرک الحاکم عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۹۱۰۷..... اے جرہد! اپنی ران کو ڈھکو کیونکہ ران ستر ہے۔ مسند احمد، ابو داؤد، نسائی، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن جرہد

۱۹۱۰۸..... اپنی رانوں کو ظاہر مت کرو۔ اور کسی زندہ کی ران پر نظر پڑنے دو اور نہ مردہ کی ران پر۔

ابو داؤد، ابن ماجہ، مستدرک الحاکم عن علی رضی اللہ عنہ

۱۹۱۰۹..... اپنی ران مت کھول اور نہ کسی کی ران کو دیکھ زندہ ہو یا مردہ۔ ابو داؤد عن علی رضی اللہ عنہ

۱۹۱۱۰..... آدمی کا ستر آدمی پر ایسے ہی ممنوع ہے جیسے عورت کا ستر آدمی پر ممنوع ہے۔ اور عورت کا ستر عورت پر بھی اسی طرح ممنوع ہے جس طرح

عورت کا ستر آدمی پر ممنوع ہے۔ مستدرک الحاکم عن علی رضی اللہ عنہ

۱۹۱۱۱..... اپنے ستر (کی حرمت) کو ڈھانپ لو کیونکہ چھوٹے کا ستر بھی بڑے کے ستر کی طرح حرام ہے۔ اور اللہ پاک ستر کھولنے والے کی طرف

نظر نہیں فرماتا۔ مستدرک الحاکم عن محمد بن عیاض الزہری

۱۹۱۱۲..... اپنے کپڑوں کو تھام لو۔ اور ننگے ہو کے نہ چلو۔ ابو داؤد عن المسور بن مخرمہ

۱۹۱۱۳..... حائض کی نماز بغیر اوڑھنی کے مقبول نہیں۔ مسند احمد، ترمذی، ابن ماجہ عن عائشہ رضی اللہ عنہا

فائدہ:..... حائض کو نماز معاف ہے اس پر نماز کا وجوب ساقط ہے۔ اور یہاں حائض سے مراد محض بالغ عورت ہے یعنی ہر پاک بالغ عورت

جس کو حیض آتا ہو اس کو اوڑھنی کے بغیر نماز پڑھنا ممنوع ہے۔

۱۹۱۱۴..... اللہ پاک حائضہ (بالغ عورت) کی نماز کو اوڑھنی کے بغیر قبول نہیں فرماتا۔ ابو داؤد، مستدرک الحاکم عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۹۱۱۵..... اے اسماء! جب عورت حیض (کی عمر) کو پہنچ جائے تو اس کے لیے جائز نہیں کہ اس کے جسم میں سے اس کے علاوہ کچھ اور حصہ نظر

آئے۔ آپ ﷺ نے تھیلیوں اور چہرے کی طرف اشارہ کر کے مذکورہ ارشاد فرمایا۔ ابو داؤد عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۹۱۱۶..... جب عورت کا پاؤں ظاہر ہو جائے تو پنڈلی ظاہر ہو جاتی ہے۔ الفردوس عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۹۱۷ء..... جب تم میں سے کوئی اپنے غلام یا نوکر کی شادی کرے تو وہ اس کے ناف سے نیچے اور گھٹنوں سے اوپر کے حصے کو نہ دیکھے۔

ابو داؤد، السنن للبیہقی عن ابن عمرو

ستر کے آداب

۱۹۱۸ء..... جب تم نماز پڑھو نیچے ازار باندھ لو اور اوپر بھی چادر ڈال کر (قیص نہ ہونے کی صورت میں) اور یہود کے ساتھ مشابہت مت اختیار کرو۔

الکامل لابن عدی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۱۹ء..... جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھے تو ازار باندھ لے اور چادر اوڑھ لے۔ ابن حبان، السنن للبیہقی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۲۰ء..... جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو دونوں کپڑے پہن لے۔ بے شک اللہ پاک سب سے زیادہ اس بات کا حقدار ہے کہ اس کے لیے زینت اختیار کی جائے۔ الاوسط للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۲۱ء..... جب اللہ پاک تم کو وسعت بخشے تو اپنی جانوں پر بھی کشادگی کرو۔ ایک آدمی نے اپنے کپڑے جمع کیے ایک آدمی نے ازار (جسم کے نچلے حصے پر باندھنے والی تہبند) میں اور چادر (جسم کے اوپری حصے کو ڈھانپنے والی چادر) اور ازار میں نماز پڑھی۔ قیص اور ازار میں نماز پڑھی، قباء (جب یا عباء) اور شلوار میں نماز پڑھی، قیص اور شلوار میں نماز پڑھی، چادر اور شلوار میں نماز پڑھی، قباء اور نیکر (جو صرف شرمگاہ کو چھپائے اور باقی حصے کو قباء چھپائے اس صورت) میں نماز پڑھی۔ قیص اور نیکر میں نماز پڑھی (جبکہ قیص گھٹنوں سے نیچے تک ہو) قباء اور نیکر اور چادر میں پڑھی۔

ابن حبان عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۲۲ء..... زمین استغفار کرتی ہے شلوار میں نماز پڑھنے والے کے لیے۔ الفردوس عن مالک بن عتاہبہ

فائدہ:..... شلوار کو حضور ﷺ نے پسند فرمایا ہے کیونکہ یہ ستر کو بہت اچھی طرح ڈھانپ لیتی ہے۔

۱۹۲۳ء..... کیا تم سب کے پاس (دو) دو کپڑے ہیں؟

نسائی، ابن ماجہ، ابو داؤد، عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، مسند احمد، ابو داؤد، شعب الایمان للبیہقی عن طلق

۱۹۲۴ء..... جو شخص ایک کپڑے میں نماز پڑھے وہ دونوں (طرفوں) کو مخالف سمتوں پر ڈال (کرشلی) کر لے (کہ کہیں کپڑا کھل کر بے ستری کی

نوبت نہ آجائے۔ بخاری عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۲۵ء..... اے جابر! جب (کپڑا) کشادہ بڑا ہو تو اس کی دونوں طرفوں کو مخالف سمتوں پر ڈال دے اور اگر کپڑا چھوٹا ہو تو اس کو کوہے کے اوپر

باندھ لے۔ بخاری، مسلم عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۹۲۶ء..... جب تم میں سے کوئی شخص ایک ہی کپڑے میں نماز پڑھے تو دونوں کناروں کو کندھے پر مخالف سمت میں آڑا (کراس) ڈال لے۔

مسند احمد، ابو داؤد، ابن حبان عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، مسند احمد عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

ممنوعات (لباس)

۱۹۲۷ء..... جس نے اپنی ازار بڑائی کی وجہ سے لٹکایا وہ حل و حرم کہیں بھی اللہ کی رحمت کا مورد نہ ہوگا۔ ابو داؤد عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۹۲۸ء..... جو شخص نماز میں تکبر کی وجہ سے اپنے کپڑے کو کھینچے وہ اللہ کی رحمت نہ پائے گا نہ حل میں اور نہ حرم میں (حرم مکہ مدینہ میں جہاں کسی کو بھی

مارنا ممنوع ہے۔ اور حل اس کے ماسوا ساری کائنات)۔ الطیالسی، السنن للبیہقی عن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۹۲۹ء..... حضور ﷺ نے (محض) شلوار میں نماز پڑھنے کو منع فرمایا۔ تاریخ الخطیب عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۹۳۰ء..... حضور ﷺ نے منع فرمایا اس بارے سے کہ کوئی لحاف میں نماز پڑھے جس کو باندھنا نہ جاسکے نیز منع فرمایا کہ صرف شلوار میں کوئی نماز پڑھے

اور اوپر کوئی کپڑا نہ ہو۔ ابو داؤد، مستدرک الحاکم عن بریدة رضی اللہ عنہ
 ۱۹۱۳۱۔ اس بات سے منع فرمایا کہ نماز میں سدل کیا جائے۔ (سریا کندھے پر کپڑا ڈال کر دونوں سرے لٹکتے چھوڑ دیئے جائیں۔)
 نیز اس بات سے منع فرمایا کہ کوئی اپنے منہ کو ڈھانپ کر نماز پڑھے۔

مسند احمد، ابن ماجہ، ابو داؤد، ترمذی، نسائی، مستدرک الحاکم عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ
 ۱۹۱۳۲۔ جب کسی کے پاس دو کپڑے ہوں تو وہ دونوں میں نماز پڑھے اور اگر کسی کے پاس صرف ایک ہی کپڑا ہو تو وہ اس کو ازار (تہبند) باندھ
 لے۔ اور یہودیوں کی طرح ایک کپڑے میں پورا لپٹ کر نماز نہ پڑھے (بلکہ اس کے دونوں سرے مخالف سمتوں میں کندھے پر ڈال لے)۔

مسند احمد، البخاری، مسلم، ابو داؤد، نسائی عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ
 ۱۹۱۳۳۔ کوئی شخص ایک کپڑے میں یوں نماز نہ پڑھے کہ اس کپڑے کا کوئی کنارہ کندھے پر نہ ہو۔ (کیونکہ اس طرح کپڑا کھلنے کے ساتھ ستر
 کھلنے کا پورا امکان ہے)۔ مسند احمد، بخاری، مسلم، ابو داؤد، نسائی عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

۱۹۱۳۵۔ جب تم نماز پڑھو تو (ازار وغیرہ کا) لٹکتا ہوا کپڑا نہ چھوڑو۔ بے شک لٹکتے ہوئے کپڑے کا جو حصہ زمین پر پہنچے گا وہ جہنم میں جائے گا۔
 التاریخ للبخاری، الکبیر للطبرانی، شعب الایمان للبیہقی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ
 ۱۹۱۳۶۔ ابو جہم بن حذیفہ کے پاس یہ قمیص لے جاؤ اور انجانہ کپڑا لے آؤ اس نے تو ابھی میری نماز میں خلل ڈال دیا ہے۔

بخاری، مسلم، ابو داؤد، نسائی، ابن ماجہ عن عائشة رضی اللہ عنہ

الاکمال

۱۹۱۳۷۔ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو ازار باندھ لے اور چادر اوپر جسم پر ڈال لے۔

مسند احمد، ابن حبان، السنن للبیہقی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ
 ۱۹۱۳۸۔ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو دونوں کپڑے پہن لے۔ اللہ پاک سب سے زیادہ حقدار ہے کہ اس کے لیے زینت اختیار کی
 جائے۔ اگر کسی کے پاس دو کپڑے نہ ہوں تو نماز پڑھتے ہوئے ازار باندھ لے اور یہودی کی طرح ایک کپڑے میں پورا لپٹ کر بغیر دونوں کندھوں
 پر مخالف طرفیں ڈالے نماز نہ پڑھے۔ السنن للبیہقی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ
 ۱۹۱۳۹۔ ایک کپڑے میں پورے نہ لپٹ جاؤ۔ یہودی کی طرح، (بلکہ اس کی دونوں سمتوں کو کندھے پر مخالف سمتوں میں ڈال لو)۔

مسند احمد، عن ابن عمر رضی اللہ عنہ
 ۱۹۱۴۰۔ جب تم نماز پڑھو اور تمہارے پاس ایک ہی کپڑا ہو تو اگر وہ بڑا ہو تو اس کو لپیٹ کر دونوں جانبوں کو کندھے پر مخالف سمتوں میں
 ڈال لو اور اگر وہ ایک کپڑا چھوٹا ہو تو اس کا تہبند باندھ لو۔ ابن خزیمہ، ابن حبان عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۹۱۴۱۔ جب کپڑا بڑا ہو تو اس میں اس طرح نماز پڑھو کہ اس کے دونوں جانبوں کو کندھے پر مخالف سمتوں میں ڈال لو۔ اور اگر کپڑا چھوٹا ہو تو اس
 کا ازار باندھ لو۔ الجامع لعبدالرزاق، الدبلمی عن علی رضی اللہ عنہ

۱۹۱۴۲۔ جب کپڑا کشادہ ہو تو اس کو لپیٹ لو (اور دونوں کنارے کندھوں پر مخالف جانبوں میں ڈال دو) اور اگر کپڑا چھوٹا ہو تو اس کی ازار باندھ لو۔
 الکبیر للطبرانی عن عبادہ بن الصامت

نبی ﷺ سے کسی نے ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کے بارے میں دریافت کیا تھا۔ تب آپ ﷺ نے جواب ارشاد فرمایا۔
 ۱۹۱۴۳۔ جس کے پاس بڑا ازار ہو وہ اس کو جسم پر لپیٹ کر اس کی دونوں جانبوں کو کندھے پر مخالف سمتوں میں ڈال لے اور اگر وہ ازار چھوٹی
 ہو تو اس کا تہبند باندھ لے۔ حمزہ بن یوسف السہمی فی معجمہ، ابن النجار عن علی رضی اللہ عنہ

۱۹۱۳۲۔۔۔ اے جابر! اگر کپڑا بڑا ہو تو اس کی دونوں طرفوں کو ادھر ادھر ڈال لے اور اگر تنگ ہو تو اس کو کمر پر باندھ لے۔

بخاری، مسلم، ابو داؤد، ابن الجارود، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن جابر رضی اللہ عنہ

بخاری کے الفاظ یہ ہیں:

ان كان واسعاً فالتحف به وان كان ضيقاً فاتز به

۱۹۱۳۵۔۔۔ کیا تم میں سے ہر شخص کے پاس دو کپڑے ہیں؟

مصنف ابن ابی شیبہ، بخاری، مسلم، ابو داؤد، ابن ماجہ، نسائی عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

فائدہ:۔۔۔ رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا تھا کہ یا رسول اللہ! ایک کپڑے میں نماز پڑھنا کیسا ہے؟ تب آپ ﷺ نے جواب ارشاد فرمایا: (یعنی

ایک کپڑے میں بھی نماز جائز ہے جبکہ دوسرا کپڑا نہ ہو)۔ مسند احمد، ابو داؤد، ابن حبان، الکبیر للطبرانی عن قیس بن طلق عن ابیہ

۱۹۱۳۶۔۔۔ تم میں سے کوئی بھی شخص یہود کی طرح ایک کپڑے میں لپٹ کر نماز نہ پڑھے بلکہ اس کو کاندھوں پر مخالف سمتوں میں ڈال لے اور جس

کے پاس دو کپڑے ہوں تو وہ ایک کے ساتھ ازرا باندھ لے پھر نماز پڑھ لے۔ الجامع لعبدالرزاق عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۱۳۷۔۔۔ کاندھوں پر کپڑا ڈال لے اور پھر نماز پڑھ لے۔ ابن حبان عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

ایک شخص نے ایک کپڑے میں نماز کے بارے میں پوچھا تو آپ نے یہ جواب ارشاد فرمایا۔

۱۹۱۳۸۔۔۔ ننگے ہو کر نہ چلو۔ الکبیر للطبرانی عن المسور بن مخرمہ

۱۹۱۳۹۔۔۔ ننگے بدن نہ چلو۔ الشیرازی فی الالقباب عن المسور بن مخرمہ

۱۹۱۵۰۔۔۔ اے چچا! ننگے بدن نہ چلو۔ ابن النجار عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۹۱۵۱۔۔۔ اگر میں اپنے ستر کو اپنے بالوں سے چھپا سکتا تو ضرور چھپا لیتا۔ الدیلمی عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

فائدہ:۔۔۔ ستر یعنی ناف سے گھٹنوں تک کی جگہ کو چھپانے کی انتہائی سخت تاکید مطلوب ہے کہ اگر میرے پاس کپڑے نہ ہوں اور میرے سر

کے بال لہے ہوں تو میں انہی سے ستر عورت کا کام لیتا۔

۱۹۱۵۲۔۔۔ مؤمن کی ران بھی ستر ہے۔ (ستر یعنی ہر وہ جگہ جس کا چھپانا فرض ہے)۔ ابونعیم عن جرہد رضی اللہ عنہ

۱۹۱۵۳۔۔۔ ران (شرم گاہ کے ساتھ) ستر میں شامل ہے۔ ابن جریر عن جرہد و ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۹۱۵۴۔۔۔ اس (ران) کو ڈھانپ لے بے شک یہ عورت (ستر) ہے۔ الکبیر للطبرانی عن جرہد رضی اللہ عنہ

۱۹۱۵۵۔۔۔ اس کو ڈھک یہ عورت یعنی ستر ہے۔ عبدالرزاق، ابن حبان، الخرائطی السنن للبیہقی عن جرہد

۱۹۱۵۶۔۔۔ اے معن! اپنی ران کو ڈھک یہ ستر ہے۔ الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن ابی لیلی

۱۹۱۵۷۔۔۔ آدمی کی ران بھی عورت یعنی ستر ہے (جس کا چھپانا فرض ہے شرم گاہ کی طرح)۔

الکبیر للطبرانی، ابونعیم، ابن جریر عن حذیفہ رضی اللہ عنہ

۱۹۱۵۸۔۔۔ مسلمان کی ران بھی اس کا ستر ہے۔ ابن جریر، ابونعیم عن عبد اللہ بن جرہد اسلمی عن ابیہ

۱۹۱۵۹۔۔۔ کسی زندہ شخص کی ران پر نظر ڈال اور نہ کسی مردہ شخص کی ران پر نظر ڈال کیونکہ ران بھی ستر (میں شامل) ہے۔

ابن عساکر عن علی رضی اللہ عنہ

۱۹۱۶۰۔۔۔ اے علی! اپنی ران کو ڈھانپ، یہ ستر ہے۔ اے معمر! اپنی ران کو ڈھانپ بے شک دونوں رانیں ستر (میں شامل) ہیں۔

مسند احمد، الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی عن محمد بن جحش

۱۹۱۶۱۔۔۔ جب لڑکی کو حیض آنا شروع ہو جائے تو اس کی نماز بغیر اوڑھنی کے قبول نہیں ہوتی۔ ابن ابی شیبہ عن الحسن مرسلًا

۱۹۱۶۲۔ اللہ پاک لعنت فرمائے (ستر کا حصہ) دیکھنے والے پر اور دکھانے والے پر۔

السنن للبیہقی عن الحسن مرسلًا، الدیلمی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

دوسری فرع..... قبلہ رو ہونے کے بیان میں

۱۹۱۶۳ مشرق و مغرب کے درمیان (سارا) قبلہ ہے۔

ترمذی، ابن ماجہ، مستدرک الحاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، ترمذی حسن صحیح

فائدہ:..... فرمان پروردگار ہے:

قل للہ المشرق والمغرب یهدی من یشاء الی صراط مستقیم.

کہہ دے: مشرق و مغرب اللہ کے لیے ہے، وہ جس کو چاہتا ہے سیدھی راہ کی ہدایت دیتا ہے۔

مذکورہ بالا حدیث اسی فرمان الہی کی تائید ہے۔ یعنی قبلہ معلوم نہ ہونے کی صورت میں فاینما تولوا فثم وجہ اللہ جہاں کہیں تمہارا منہ پھر

جائے وہیں خدا ہے۔

الاکمال

۱۹۱۶۴۔ بیت اللہ مسجد (حرام) والوں کے لیے قبلہ ہے، مسجد اہل حرم کے لیے قبلہ ہے اور حرم مشرق و مغرب میں میری امت کے تمام اہل ارض

کے لیے قبلہ ہے۔ شعب الایمان للبیہقی وضعفہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کی روایت ضعیف ہے۔

تیسری فرع..... جگہ، اس کے ممنوعات اور سترہ کے بیان میں

جگہ

۱۹۱۶۵۔ جب تم سرکنڈوں (زکل یا گنوں کے کھیت) یا برفانی علاقے یا دلدل جیسی کسی زمین میں ہو (جہاں ہاتھ پاؤں ہلانا یا ہاتھ پاؤں ہلانے

میں خطرہ کا اندیشہ ہو) اور وہاں نماز کا وقت ہو جائے تو اشارہ کے ساتھ نماز پڑھ لو۔ الکبیر للطبرانی عن عبد اللہ المزنی

الاعطان..... ممنوع مقامات صلوة

۱۹۱۶۶۔ سات مقامات پر نماز پڑھنا جائز نہیں بیت اللہ کی چھت، قبرستان، کوڑا خانہ، مذبح خانہ، حمام، اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ اور راستے

کے درمیان۔ ابن ماجہ عن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۱۶۷۔ جب تم کو نماز کا وقت ہو جائے اور تم بکریوں کے باڑے میں ہو تو وہاں نماز پڑھ لو۔ کیونکہ بکریوں میں سکیڑ اور برکت ہے۔

اور جب تم کو نماز کا وقت اونٹوں کے باڑے میں ہو جائے تو وہاں سے نکل جاؤ اور پھر نماز پڑھو۔ کیونکہ یہ (اونٹ) جنوں میں سے

پیدا ہوئے ہیں، کیا تم نہیں دیکھتے کہ جب اونٹ غضب آور ہوتا ہے کس طرح ناک سے پھڑ پھڑاتا اور چھینٹیں مارتا ہے۔

الشافعی، السنن للبیہقی عن عبد اللہ بن مغفل

۱۹۱۶۸..... بکریوں کے ناک کی ریش اپنے سے پونچھ ڈالوان کے باڑوں میں خوش رہو اور ان باڑوں کے گوشے میں نماز پڑھ لو۔ کیونکہ یہ جنت کے جانوروں میں سے ہے۔ المعرفة للبيهقي عن ابي هريرة رضي الله عنه

۱۹۱۶۹..... اگر تم بکریوں کے باڑے اور اونٹوں کے باڑے کے سوا کوئی جگہ نہ پاؤ تو بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھ لو اور اونٹوں کے باڑے میں نماز نہ پڑھو۔ (کیونکہ ان کی پیدائش شیاطین میں سے ہوئی ہے)۔ ابن ماجه عن ابي هريرة رضي الله عنه

۱۹۱۷۰..... تم لوگ اونٹوں کے باڑے میں نماز نہ پڑھو۔ کیونکہ یہ شیاطین سے ہیں اور بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھ لو۔ بے شک وہ برکت والی چیز ہیں۔ مسند احمد، ابو داؤد عن البراء رضي الله عنه

۱۹۱۷۱..... اونٹوں کے باڑے میں نماز نہ پڑھی جائے اور بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھی جاسکتی ہے۔ ابن ماجه عن مسير بن معبد

۱۹۱۷۲..... بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھ لو، لیکن اونٹوں کے باڑے میں نماز نہ پڑھو۔ ترمذی عن ابي هريرة رضي الله عنه

۱۹۱۷۳..... بکری جنت کے جانوروں میں سے ہے۔ ان کے ناک کو صرف پونچھ لو (دھونے کی ضرورت نہیں) اور ان کے باڑوں میں نماز پڑھ لو۔

السنن للبيهقي عن ابي هريرة رضي الله عنه

۱۹۱۷۴..... بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھ لو۔ اور اونٹوں کے باڑے میں نہ پڑھو۔ کیونکہ ان کی پیدائش شیاطین سے ہوئی ہے۔

ابن ماجه عن عبد الله بن مغفل

۱۹۱۷۵..... بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھ لو۔ ان کے دودھ سے وضو کا کام نہ لو۔ اور اونٹوں کے باڑے میں نماز نہ پڑھو اور ان کے دودھ سے

وضو کرو۔ الكبير للطبراني عن اسيد بن حضير

۱۹۱۷۶..... بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھو اور ان کے ناک کو پونچھ لو کیونکہ یہ جنت کے جانوروں میں سے ہے۔

الكامل لابن عدی، السنن للبيهقي عن ابي هريرة رضي الله عنه

الاکمال

۱۹۱۷۷..... بکریوں کے باڑے میں جب تجھے نماز کا وقت ہو جائے تو وہاں نماز پڑھ لے، اور جب اونٹوں کے باڑے میں نماز کا وقت ہو جائے تو وہاں سے نکل لے کیونکہ ان کی تخلیق شیاطین سے ہوئی ہے۔ الجامع لعبدالرزاق عن عبد الله بن مغفل

۱۹۱۷۸..... اگر تم بکریوں کے باڑے اور اونٹوں کے باڑے کے سوا کوئی جگہ نہ پاؤ تو بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھ لو۔ لیکن اونٹوں کے باڑے میں نماز نہ پڑھو۔ مصنف ابن ابی شیبہ عن ابي هريرة رضي الله عنه

۱۹۱۷۹..... جب نماز کا وقت آجائے اور تم بکریوں اور اونٹوں کے باڑے کے سوا کوئی اور جگہ نہ پاؤ تو بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھ لو لیکن اونٹوں کے باڑے میں نماز نہ پڑھو۔ السنن للبيهقي عن ابي هريرة رضي الله عنه

۱۹۱۸۰..... بکریوں کے باڑوں میں نماز ادا کر لو۔ لیکن اونٹوں کے باڑوں میں نماز نہ پڑھو۔

مسند احمد، البغوی، الكبير للطبراني، السنن للبيهقي عن عبد الملك بن ربيع بن سيرة بن معبد عن ابيه عن جده

۱۹۱۸۱..... جب تمہارا اونٹوں کے باڑے پر گزر ہو تو وہاں نماز نہ پڑھو۔ ہاں بکریوں کے باڑے پر گزر ہو تو وہاں نماز پڑھ سکتے ہو اگر چاہو۔

السنن للبيهقي عن عبد الله بن مغفل

۱۹۱۸۲..... بکریوں کے باڑوں میں نماز پڑھ لو اور ان کے ناک کو صرف پونچھ ڈالو کیونکہ یہ جنت کے جانوروں میں سے ہے۔

عبدالرزاق عن معمر عن ابي اسحاق عن رجل من قریش وعن ابي عتبة عن حيان عن رجل بالمدينة مرسلًا

۱۹۱۸۳... بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھی جاسکتی ہے لیکن اونٹوں کے باڑے میں نماز نہیں پڑھی جاسکتی۔

عبدالرزاق عن معمر عن الحسن وقتادة مرسلأ

۱۹۱۸۴... اونٹوں کے باڑے میں نماز نہ پڑھو، ہاں بکریوں کے باڑے میں پڑھ سکتے ہو۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ
۱۹۱۸۵... اونٹوں کے باڑے میں نماز نہ پڑھو کیونکہ ان کی تخلیق جنوں سے ہوتی ہے، کیا تم ان کے غصہ کے وقت ان کی (باؤلی) ہیئت اور ان کی آنکھوں کو نہیں دیکھتے۔ ہاں بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھ سکتے ہو کیونکہ یہ (بکریاں) رحمن کی برکت ہیں۔

ابن جریر فی تہذیبہ، الکبیر للطبرانی عن عبد اللہ بن مفضل

قبرستان میں یا قبر کے پاس نماز پڑھنا

۱۹۱۸۶... قبر کی طرف رخ کر کے نماز نہ پڑھو اور نہ قبر کے اوپر نماز پڑھو۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۹۱۸۷... زمین تمام کی تمام مسجد ہے (جہاں نماز پڑھی جاسکتی ہے) سوائے قبرستان اور حمام کے۔

مسند احمد، ابو داؤد، ترمذی، ابن ماجہ، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۹۱۸۸... اللہ پاک یہود کو برباد کرے، انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مساجد بنا لیا ہے۔

بخاری، مسلم، ابو داؤد عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

۱۹۱۸۹... اللہ پاک یہود و نصاریٰ پر لعنت کرے انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مساجد بنا لیا ہے۔ مسند احمد عن اسامہ بن زید، مسند

احمد، بخاری، مسلم، نسائی عن عائشة رضی اللہ عنہا و ابن عباس رضی اللہ عنہ، مسلم عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

۱۹۱۹۰... ان لوگوں میں جب کوئی مرد صالح فوت کر جاتا ہے تو اس کی قبر پر مسجد بنا لیتے ہیں اور اس میں طرح طرح کی شکلیں بناتے ہیں یہ لوگ

قیامت کے دن اللہ کے ہاں سب سے زیادہ بدترین مخلوق ہوں گے۔ مسند احمد، بخاری، مسلم، نسائی عن عائشة رضی اللہ عنہا

۱۹۱۹۱... نبی ﷺ نے قبروں کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔ ابن حبان عن انس رضی اللہ عنہ

الاکمال

۱۹۱۹۲... انسانوں میں سب سے زیادہ بدترین انسان وہ ہیں جو قیامت کے وقوع کے وقت زندہ ہوں گے اور وہ لوگ جو قبروں کو مسجدیں بنا لیتے ہیں۔

مسند احمد، الکبیر للطبرانی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۹۱۹۳... آگاہ رہو! تم سے قبل جو لوگ تھے انہوں نے اپنے انبیاء اور نیک لوگوں کی قبروں کو مسجدیں بنا لیا تھا پس تم قبروں کو مسجدیں نہ بنا لینا میں

تم کو اس سے روکتا ہوں۔ ابن سعد عن جندب

۱۹۱۹۴... لوگوں میں سب سے بدترین لوگ وہ ہیں جو قبروں کو مسجدوں میں تبدیل کر دیتے ہیں۔ الجامع لعبدالرزاق عن علی رضی اللہ عنہ

۱۹۱۹۵... بنی اسرائیل اپنے انبیاء کی قبروں کو مسجدیں بنا لیتے تھے۔ لیکن تم قبروں کو مسجدیں نہ بنا لینا میں تم کو اس سے روکتا ہوں۔

طبقات ابن سعد

۱۹۱۹۶... بنی اسرائیل نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مساجد بنا لیا تھا پس اللہ پاک نے ان پر لعنت فرمادی۔ عبدالرزاق عن عمرو بن دینار

۱۹۱۹۷... باغ (کھیت وغیرہ) جس میں گندگی اور بدبودار چیزیں (بھی) ڈالی جاتی ہیں۔ جب ان کو تین بار پانی دے دیا جائے تو اس میں

نماز پڑھ لے۔ الاوسط للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

حمام میں یا سونے والے اور بے وضو کے پیچھے نماز پڑھنا

۱۹۱۹۸..... حضور ﷺ نے حمام (اس میں غسل خانہ اور بیت الخلاء وغیرہ شامل ہیں) میں نماز پڑھنے سے منع فرمایا اور کھلے ستر والے کو سلام کرنے سے منع فرمایا۔ الضعفاء للعقبلی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۹۱۹۹..... حضور اکرم ﷺ نے بے وضو اور (نماز میں) سونے والے شخص کے پیچھے نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔

ابن ماجہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۹۲۰۰..... سونے والے اور بے وضو شخص کے پیچھے نماز نہ پڑھو۔ ابو داؤد، السنن للبیہقی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام:..... امام خطابی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث ضعیف سند کی بناء پر درجہ صحت کو نہیں پہنچتی۔ عون المعبود ۲/۳۸۔

سترہ (آڑ) کا بیان

۱۹۲۰۱..... جو شخص اپنے اور قبلے کے درمیان کسی کو نہ آنے دے سکتا ہو تو وہ ایسا ہی کرے۔ ابو داؤد عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۹۲۰۲..... جو تم میں سے نماز پڑھے وہ سامنے سترہ (ہاتھ بھرا اونچی کوئی بے جان آڑ) کر لے اور اس سترے کے قریب ہو کر نماز پڑھے تاکہ شیطان اس کی نماز کو قطع نہ کر سکے (کسی کسی کتے یا بلی یا کسی انسان کی شکل میں آ کر سترے کے اندر سے نہ گذر جائے۔ اگرچہ اس سے نماز تو نہیں ٹوٹی مگر نماز میں خلل آجاتا ہے اور دھیان بٹ جاتا ہے)۔ مسند احمد، ابو داؤد، نسائی، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن سهل بن ابی حنیمہ

۱۹۲۰۳..... اپنی نماز میں آگے سترہ کر لیا کرو خواہ ایک تیر کے ساتھ کیوں نہ ہو۔ مسند احمد، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی عن الربیع بن سیرة

۱۹۲۰۴..... امام کا سترہ مقتدیوں کا بھی سترہ ہے۔ الاوسط للطبرانی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۹۲۰۵..... قبلہ (یا قبلہ رخ کسی بھی آڑ) کے قریب ہو کر نماز پڑھو۔ البزار، شعب الایمان للبیہقی ابن عساکر عن عائشة رضی اللہ عنہا

۱۹۲۰۶..... نماز کے وقت اپنے سامنے خط کھینچ کر اور پتھر یا جو چیز میسر آجائے اس کو رکھ کر سترہ بنا لے اگرچہ مومن کی نماز کو کوئی چیز قطع نہیں کر سکتی۔

ابن عساکر عن انس رضی اللہ عنہ

۱۹۲۰۷..... نماز کے وقت کجاوے کی لکڑی کی طرح کوئی چیز آگے رکھ لیا کرو اگرچہ آگے گذرنے والی کوئی چیز نمازی کو نقصان نہیں پہنچاتی۔

الطیالسی، ابن حبان عن طلحة

۱۹۲۰۸..... بلی کا نمازی کے آگے سے گزرنا نماز نہیں توڑتا اس لیے کہ یہ گھر میں رہنے والی چیزوں میں سے ہے۔

ابن ماجہ، مستدرک الحاکم عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

۱۹۲۰۹..... جب تم کجاوے کی لکڑی کے مثل کوئی چیز نماز کے وقت آگے رکھ لو تو پھر اس لکڑی کے آگے سے گذرنے والی کوئی شی نماز میں نقصان

نہیں ڈال سکتی۔ ابو داؤد عن طلحة بن عبید اللہ

۱۹۲۱۰..... جب کوئی شخص سترہ کے پیچھے نماز پڑھے تو اس کے قریب ہو جائے تاکہ شیطان اس کے اور نمازی کے درمیان نہ گزر سکے۔

الکبیر للطبرانی، الضیاء عن جبیر بن مطعم

نمازی کے سامنے سے گذرنے والے کو روکے

۱۹۲۱۱..... جب کوئی شخص نماز پڑھے تو وہ سترے کو سامنے رکھ کر نماز پڑھے اور اس کے قریب ہو جائے اور یوں کسی کو آگے سے گذرنے کا راستہ نہ

چھوڑے اگر پھر بھی کوئی درمیان سے گذرے تو اس سے جنگ کرے کیونکہ وہ شیطان ہے۔

ابوداؤد، ابن ماجہ، ابن حبان، السنن للبیہقی عن ابی سعید رضی اللہ عنہ
۱۹۲۱۲..... جب کوئی شخص کسی چیز کے پیچھے نماز پڑھے جو اس کو لوگوں سے چھپا رہی ہو اور پھر کوئی درمیان سے گذرے تو اس کے سینے پر
دھکا دے پھر اگر وہ انکار کرے تو اس سے جنگ کرے کیونکہ وہ شیطان ہے۔

مسند احمد، بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی عن ابی سعید رضی اللہ عنہ
۱۹۲۱۳..... جب کوئی شخص نماز پڑھے تو اپنے چہرے کے سامنے کوئی آڑ کر لے اگر کوئی اور چیز نہ ہو تو اپنے عصا کو سامنے گاڑ لے۔ اگر عصا بھی نہ
ہو تو سامنے خط کھینچ لے پھر اس کے آگے سے گذرنے والی کوئی چیز نقصان نہیں دے سکتی۔

الجامع لعبدالرزاق، مسند احمد ابوداؤد، ابن ماجہ عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ
۱۹۲۱۴..... جب کوئی کھڑا ہو کر نماز پڑھے تو اس کو کجاوے کی طرح کوئی بھی لکڑی چھپا سکتی ہے، اگر ایسی کوئی لکڑی نہ ملے تو اس کی نماز کو گدھا،
عورت اور کالا کتا فاسد کر دے گا۔ کالے اور سرخ کتے میں کیا فرق ہے؟ ابوزر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا گیا: ارشاد فرمایا: یہ سوال تمہاری طرح میں
نے بھی رسول اللہ ﷺ سے کیا تھا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا: کالا کتا شیطان ہوتا ہے۔ مسلم، نسائی عن ابی ذر رضی اللہ عنہ
فائدہ:..... جمہور احناف کے نزدیک نمازی کے آگے سے کسی جاندار کے گذرنے سے نماز فاسد نہیں ہوتی۔ اور حدیث میں یہ تاکیداً حکم ارشاد
فرمایا گیا ہے کیونکہ نماز میں خلل ضرور پیدا ہوتا ہے اور نمازی کا دھیان بٹ جاتا ہے۔ دیکھئے فقہی کتب میں کتاب الصلوٰۃ۔ نیز ملاحظہ کریں ۱۹۲۱۹،
اور ۱۹۲۰۶۔

۱۹۲۱۵..... جب کوئی نماز پڑھے تو کسی کو آگے سے نہ گذرنے دے بلکہ جس قدر ممکن ہو اس کو دور کر دے اگر وہ باز نہ آئے تو اس سے قتال کرے
کیونکہ وہ شیطان ہے۔ مسلم، ابوداؤد، نسائی عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۱۹۲۱۶..... جب کوئی نماز پڑھے تو کسی کو آگے سے گذرنا نہ چھوڑے اگر وہ انکار کرے تو اس سے قتال کرے۔ کیونکہ اس کے ساتھ اس کا
ساتھی (شیطان) ہے۔ مسند احمد، مسلم، ابن ماجہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۲۱۷..... جب تم میں سے کوئی ایک نماز کے وقت اپنے سامنے کجاوے کی لکڑی کی طرح رکھ لے تو پھر (بے خطر ہو کر) نماز پڑھ لے اور جو اس
لکڑی کے پار سے گزرے اس کی پرواہ نہ کرے۔ مسلم، ترمذی عن طلحہ

۱۹۲۱۸..... کجاوے کی پچھلی لکڑی جیسی (اوپنی) کوئی چیز سامنے رکھ لے تو پھر اس کے آگے سے گزرنے والے سے کوئی نقصان نہیں۔

مسند احمد، ابن ماجہ عن طلحہ رضی اللہ عنہ
۱۹۲۱۹..... نماز کو کوئی شی قطع (فاسد) نہیں کر سکتی، اور جس قدر ہو سکے (آگے سے گزرنے والے کو) دور کر دو۔ کیونکہ وہ شیطان ہے۔

ابوداؤد عن ابی سعید رضی اللہ عنہ
۱۹۲۲۰..... نماز کو قطع کر دیتا ہے، (یعنی خلل انداز ہوتا ہے) گدھا، عورت اور کتا۔

احمد، ابن ماجہ عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ وعن عبد اللہ بن مغفل
۱۹۲۲۱..... نماز کو قطع کر دیتی ہے حائضہ عورت اور کالا کتا۔ ابوداؤد، ابن ماجہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۹۲۲۲..... نماز کو قطع کر دیتی ہے، عورت، گدھا اور کتا اور اس سے حفاظت کجاوے کی پچھلی لکڑی جیسی چیز سے ہو سکتی ہے۔

مسلم عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ
۱۹۲۲۳..... آدمی کی نماز کو قطع کر دیتی ہے عورت، گدھا اور کالا کتا جب کہ اس کے سامنے کجاوے کی لکڑی کی طرح کوئی چیز نہ ہو اور کالا کتا شیطان ہے۔

مسند احمد، ابن حبان، ابن ماجہ، نسائی، ترمذی، ابوداؤد عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

الاکمال

- ۱۹۲۲۳..... جب کوئی نماز پڑھے تو سترہ آگے کرے۔ الجامع لعبدالرزاق عن ابی عتیبة عن صفوان
- ۱۹۲۲۵..... کوئی بھی نماز کے وقت چھپ جائے خواہ ایک تیر کے ساتھ کیوں نہ ہو (یعنی آگے سترہ قائم کرے)۔
- مصنف ابن ابی شیبہ، البغوی، الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی عن سبرة معبد الجہنی
- ۱۹۲۲۶..... جب کوئی سترہ کے پیچھے نماز پڑھے تو اس کے قریب ہو جائے تاکہ شیطان اس کے اور سترہ کے درمیان سے نہ گزر سکے۔
- الکبیر للطبرانی، التیاء عن نافع بن جبیر بن مطعم عن ابیہ، الکبیر للطبرانی عن نافع بن جبیر عن سهل بن سعد، الکبیر للطبرانی
- عن نافع بن جبیر عن سهل بن ابی حنيفة
- ۱۹۲۲۷..... جب کوئی شخص نماز پڑھے تو سترہ کے سامنے نماز پڑھے اور اس سے قریب تر ہو جائے کیونکہ شیطان اس کے اور سترہ کے درمیان سے
- گذرے گا۔ الجامع لعبدالرزاق عن نافع بن جبیر بن مطعم مرسلًا
- ۱۹۲۲۸..... جب تیرے سامنے کجاوے کے مثل لکڑی ہو تو پھر اس کے آگے سے جو چیز گزرے اس کا تجھے کوئی ضرر نہیں۔
- الخطیب فی التاريخ عن موسی بن طلحة عن ابیہ
- ۱۹۲۲۹..... جب تیرے اور راستے کے درمیان کجاوے کی پچھلی لکڑی کی طرح کوئی چیز ہو تب تیرے آگے گزرنے والے کا تجھے کوئی نقصان نہیں۔
- عبدالرزاق عن المهلب بن ابی صفره عن رجل من الصحابة
- ۱۹۲۳۰..... جب تیرے اور تیرے آگے سے گزرنے والے کے درمیان کجاوے کے مثل کوئی لکڑی ہو تو وہ تیرے سترے کے لیے کافی ہے۔
- مصنف ابن ابی شیبہ عن المهلب بن ابی صفره
- ۱۹۲۳۱..... جب کوئی نماز پڑھنے کا ارادہ کرے اور اپنے سامنے کجاوے کی پچھلی لکڑی کی طرح کوئی چیز رکھ لے تو نماز پڑھ لے اور جو اس سترے
- کے آگے سے گزرے اس کی کوئی پروا نہ کرے۔ ابن ابی شیبہ، مسلم، ترمذی عن موسی بن طلحة عن ابیہ
- ۱۹۲۳۲..... سترے کے لیے کجاوے کی لکڑی (کے بقدر) جیسی کوئی بھی شے کافی ہے خواہ وہ بال کی طرح باریک ہو۔
- مستدرک الحاکم، ابن عساکر عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ
- ۱۹۲۳۳..... جانوروں وغیرہ سے مصلی کجاوے کی لکڑی کی مثل کسی شی کو آگے رکھ کر بیچ سکتا ہے۔ عبدالرزاق عن موسی بن طلحة مرسلًا
- ۱۹۲۳۴..... جب کوئی شخص کسی چیز کے آگے نماز پڑھے تو اس کے قریب ہو جائے۔ الدارقطنی فی الافراد عن طلحة رضی اللہ عنہ
- ۱۹۲۳۵..... کجاوے کی پچھلی لکڑی کی طرح۔ مسلم عن عائشة رضی اللہ عنہا
- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ سے نماز کے سترے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے مذکورہ جواب
- ارشاد فرمایا۔
- ۱۹۲۳۶..... جب کوئی شخص نماز پڑھے اور اس کے آگے کجاوے کی آخری یا درمیانی لکڑی کی مانند کوئی شے نہ ہو تو اس کی نماز کو کالا کتا، عورت اور
- گدھا فاسد کر دے گا۔ راوی کہتے ہیں: میں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ سرخ اور سفید کے مقابلے میں کالے کتے کی تخصیص کی
- کیا وجہ ہے؟ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے بھتیجے! تمہاری طرح میں نے بھی رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا تھا آپ ﷺ نے مجھے ارشاد
- فرمایا تھا کہ کالا کتا شیطان ہوتا ہے۔ ترمذی، حسن صحیح عن ابی ذر رضی اللہ عنہ
- ۱۹۲۳۷..... جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھے تو اس کے سترے کے لیے کجاوے کی آخری لکڑی جیسی کوئی بھی چیز کافی ہے۔ کیونکہ اگر ایسی کوئی
- چیز سامنے نہ ہوئی تو اس کی نماز کو گدھا، عورت اور کالا کتا فاسد کر دے گا۔ راوی کہتے ہیں: میں نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ کالے کتے

کی سفید اور سرخ کتے کے مقابلے میں خصوصیت کیوں کی گئی؟ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اے بھتیجے! تو نے بھی مجھ سے ایسے ہی سوال کر ڈالا جس طرح میں نے رسول اللہ ﷺ سے کیا تھا۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا: کالا کتا شیطان ہے۔

مصنف ابن ابی شیبہ، مسلم، نسائی، عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۱۹۲۳۸..... جب نمازی کے آگے کجاوے کی پچھلی لکڑی کی مانند کوئی شی نہ ہو تو اس کی نماز کو عورت گدھا اور کالا کتا فاسد کر دے گا۔ میں نے ابو ذر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: سرخ و سفید کتے کے مقابلے میں کالے کتے کی تخصیص کیوں ہے؟ فرمایا: اے بھتیجے تم نے بھی یونہی سوال کر دیا جس طرح میں نے رسول اللہ ﷺ سے کیا تھا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا: کالا کتا شیطان ہے۔

ابو داؤد الطیالسی، مسند احمد، ابو داؤد، ترمذی، حسن صحیح، ابن ماجہ، نسائی، الدارمی، ابن خزیمہ، ابن حبان عن ابی ذر رضی اللہ عنہ
۱۹۲۳۹..... نماز کو تو کوئی شی قطع (فاسد) نہیں کر سکتی اللہ ہر چیز سے زیادہ تیرے قریب ہے بلکہ تیری شرک سے زیادہ تیرے قریب ہے۔

ابن السنی و ابو نعیم معاً فی الطب عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۹۲۴۰..... نماز کو کوئی شی قطع نہیں کر سکتی لیکن تم ممکن حد تک آگے آنے والے کو دفع کرو۔ الاوسط للطبرانی عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۹۲۴۱..... نماز کو کوئی چیز قطع نہیں کر سکتی۔

السنن للبیہقی عن انس رضی اللہ عنہ، الکبیر للطبرانی، السنن للدارقطنی عن ابی امامہ، السنن للدارقطنی عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۹۲۴۲..... جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو کسی کو آگے سے گزرنے نہ دے۔ الشیرازی فی الالقاب عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۲۴۳..... بغیر سترے کے نماز نہ پڑھو۔ نہ کسی کو آگے سے گذرتا چھوڑو اگر وہ انکار کرے تو اس سے قتال کرے کیونکہ اس کے ساتھ شیطان

ہوتا ہے۔ ابن حبان، مستدرک الحاکم عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۲۴۴..... اگر کوئی تمہارے سترے کے اندر سے گذرنا چاہے تو اس کو لوٹا دے، اگر انکار کرے تو پھر دفع کر دے پھر بھی نہ مانے تو اس سے

قتال جنگ کر کیونکہ وہ شیطان ہے۔ الجامع لعبد الرزاق عن ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ

۱۹۲۴۵..... جب کسی نمازی کے آگے سے کوئی گذرنا چاہے تو نمازی اس کو دو مرتبہ منع کرے اگر وہ نہ مانے تو اس سے لڑائی کرے۔ کیونکہ وہ

شیطان ہے۔ ابن خزیمہ، الطحاوی، ابو عوانہ، شعب الایمان للبیہقی عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۹۲۴۶..... اگر نمازی کے آگے سے گذرنے والا یہ جان لے کہ اس پر کیا وبال ہے تو اس کو ایک قدم آگے بڑھانے سے ایک سال تک کھڑا ہونا

بہتر معلوم ہوگا۔ السنن لسعید بن منصور، ابو داؤد الطیالسی عن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۲۴۷..... اگر کسی کو معلوم ہو جائے کہ نمازی کے آگے سے گذرنے کا کیا گناہ ہے تو وہ چالیس سال تک کھڑا رہے گا۔

مصنف ابن ابی شیبہ عن عبد اللہ بن جہم

نمازی کے آگے سے گذرنے پر وعیدیں

۱۹۲۴۸..... جو شخص کسی نمازی کے آگے سے جان بوجھ کر گذرتا ہے وہ قیامت کے دن یہ تمنا کرے گا کہ کاش وہ خشک درخت ہوتا۔

الاوسط للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۲۴۹..... کوئی چالیس سال تک کھڑا رہے یہ اس بات سے بہتر ہے کہ نمازی کے آگے سے گذرے۔

مسند احمد، ابن ماجہ الضیاء عن زید بن خالد

۱۹۲۵۰..... اگر نمازی کے آگے سے گذرنے والا جان لے کہ اس کا کیا وبال ہے تو وہ چالیس سال تک کھڑا رہنا بہتر سمجھے گا اس بات سے کہ نماز

پڑھنے والے کے آگے سے گذرے۔ مؤطا امام مالک، بخاری، مسلم، ابو داؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، عن ابی جہم

۱۹۲۵۱..... اگر نمازی کے آگے سے گزرنے والا اس کا وبال سمجھ لے تو وہ چاہے گا کہ اس کی ٹانگ ٹوٹ جائے اور نمازی کے آگے سے نہ گزرے۔

ابن ابی شیبہ، عن عبد الحمید بن عبد الرحمن مرسلًا

۱۹۲۵۲..... اگر تمہارا کوئی شخص یہ جان لے کہ اپنے نمازی بھائی کے آگے نماز میں سامنے آنے کا کیا نقصان ہے تو وہ ایک قدم آگے بڑھانے سے سو سال تک وہیں کھڑے رہنے کو ترجیح دے گا۔ مسند احمد، ابن ماجہ عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

چوتھی فرع..... اجتماعی، انفرادی، مستحب اور مکروہ اوقات کا بیان

اجتماعی

۱۹۲۵۳..... ہر نماز کا ایک اول وقت ہے اور ایک آخر وقت نماز ظہر کا اول وقت زوال شمس (کے بعد) ہے۔ اور آخری وقت وہ ہے جب عصر کا وقت داخل ہو جائے۔ اور عصر کا اول وقت وہ ہے جب اس کا وقت داخل ہو جائے۔ اور عصر کا آخری وقت وہ ہے جب سورج زرد ہو جائے۔ مغرب کا اول وقت وہ ہے جب سورج غروب ہو جائے اور آخری وقت وہ ہے جب شفق (احمر) غائب ہو جائے۔ عشاء کا اول وقت وہ ہے جب افق غائب ہو جائے اور آخری وقت رات کا نصف حصہ ہے۔ اور فجر کا اول وقت طلوع فجر ہے۔ اور آخری وقت طلوع شمس ہے۔

مسند احمد، ترمذی عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۹۲۵۴..... ظہر کی نماز کا وقت زوال شمس ہے جبکہ انسان کا سایہ اسی کے موافق ہو، اور ظہر کا یہ وقت عصر کے وقت تک رہتا ہے۔ اور عصر کی نماز کا (آخری) وقت جب تک کہ سورج زرد ہو جائے۔ مغرب کی نماز کا وقت (غروب شمس سے لے کر) جب تک کہ شفق غائب نہ ہو اور عشاء کا وقت (شفق غائب ہونے سے لے کر) نصف رات تک ہے۔ اور صبح کی نماز کا وقت طلوع فجر سے طلوع شمس سے قبل تک ہے۔ جب سورج طلوع ہو جائے تو نماز پڑھنے سے رک جا کیونکہ وہ شیطان کے دونوں سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے۔ مسند احمد، ابو داؤد، نسائی عن ابن عمرو

۱۹۲۵۵..... جبریل علیہ السلام نے بیت اللہ کے پاس دو مرتبہ میری امامت کرائی۔ (ایک مرتبہ) انہوں نے مجھے ظہر کی نماز پڑھائی جب سورج زائل ہو چکا تھا اور ایک تیسرے کے بقدر (زوال) ہوا تھا۔ اور عصر کی نماز پڑھائی جب سایہ ایک مثل تھا۔ اور مغرب کی نماز اس وقت پڑھائی جب روزہ دار روزہ افطار کرتا ہے۔ اور عشاء کی نماز شفق غائب ہونے کے ساتھ پڑھائی اور فجر کی نماز اس وقت پڑھائی جب کھانا پینا روزہ دار پر حرام ہو جاتا ہے۔ لیکن آئندہ روز مجھے ظہر کی نماز اس وقت پڑھائی جب سایہ ایک مثل تھا (گذشتہ روز جس وقت عصر پڑھائی تھی) اور عصر اس وقت پڑھائی جب سایہ دو مثل تھا۔ اور مغرب کی نماز اس وقت پڑھائی جب روزہ دار روزہ افطار کرتا ہے۔ اور عشاء تہائی رات کے وقت پڑھائی اور فجر کی نماز روشنی ہو جانے کے بعد پڑھائی۔ پھر جبریل علیہ السلام میری طرف متوجہ ہو کر فرمانے لگے: اے محمد! یہ تو آپ سے پہلے انبیاء کا وقت تھا اور ان دونوں وقتوں کے درمیان صحیح وقت ہے۔ مسند احمد، ابو داؤد، ترمذی، مسند اک الحاکم عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

الاکمال

۱۹۲۵۶..... سورج کا زوال ہوتے ہی جبریل علیہ السلام میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا: اٹھ نماز پڑھ۔ چنانچہ انہوں نے مجھے ظہر کی نماز پڑھائی۔ پھر اس وقت تشریف لائے جب ہر چیز کا سایہ اسی کے ایک مثل (گنا) ہوا تھا اور فرمایا: اٹھ نماز پڑھ۔ پھر انہوں نے مجھے عصر کی نماز پڑھائی۔ پھر جب سورج غروب ہو گیا اور رات داخل ہو گئی اس وقت تشریف لائے۔ پھر مجھے مغرب کی نماز پڑھائی۔ پھر جب شفق غائب ہو گئی تشریف لائے اور فرمایا: اٹھ نماز پڑھ۔ پھر انہوں نے مجھے عشاء کی نماز پڑھائی۔ پھر جب فجر روشن ہو گئی تشریف لائے اور فرمایا: اٹھ نماز پڑھ۔ پھر انہوں نے مجھے فجر کی نماز پڑھائی۔ پھر جب اگلا دن ہوا اور ہر چیز کا سایہ اسی کے ایک مثل ہوا تشریف لائے اور فرمایا: اٹھ نماز پڑھ۔ تب انہوں

نے مجھے ظہر کی نماز پڑھائی۔ پھر جب ہرشی کا سایہ اس سے دو مثل (دگنا) ہو گیا تب تشریف لائے اور فرمایا: اٹھ نماز پڑھ۔ پھر انہوں نے مجھے عصر کی نماز پڑھائی۔ پھر غروب شمس کے بعد جب رات داخل ہو گئی تشریف لائے اور فرمایا: اٹھ نماز پڑھ۔ تب انہوں نے مجھے مغرب کی نماز پڑھائی۔ پھر جب ایک تہائی رات بیت گئی تشریف لائے اور فرمایا: اٹھ نماز پڑھ۔ تب انہوں نے مجھے عشاء کی نماز پڑھائی۔ پھر جب فجر روشن ہو گئی تشریف لائے اور فرمایا: اٹھ نماز پڑھ۔ تب انہوں نے مجھے فجر کی نماز پڑھائی اور ارشاد فرمایا: یہ آپ سے قبل انبیاء کی نمازوں کا وقت ہے۔ ان اوقات کو لازم پکڑ لیں۔ المصنف لعبد الرزاق عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۹۲۵۔۔۔ ہر نماز کا اول و آخر وقت ہے۔ ظہر کا اول وقت زوال شمس ہے اور آخری وقت وہ ہے جب عصر کا وقت داخل ہو جائے۔ عصر کا اول وقت جب اس کا وقت داخل ہو جائے (اور وہ ہے جب ہرشی کا سایہ ایک مثل ہو جائے) اور عصر کا آخری وقت جب سورج زرد ہو جائے۔ مغرب کا اول وقت سورج غروب ہونے کے ساتھ ہی شروع ہوتا ہے اور آخری وقت جب افق غائب ہو جائے۔ عشاء کا اول وقت افق غائب ہونے کے ساتھ ہے اور آخری وقت رات کا نصف حصہ ہے۔ اور فجر کا اول وقت طلوع فجر ہے اور آخری وقت طلوع شمس سے قبل ہے۔

مسند احمد، مصنف ابن ابی شیبہ، ترمذی عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۹۲۵۸۔۔۔ ظہر کی نماز پڑھو جب سورج زائل ہو جائے۔ اور عصر کی نماز پڑھو اس وقت جب سوار (مکہ سے) ذی الحلیفہ تک (چھ میل) کا راستہ طے کر لے۔ اور مغرب کی نماز پڑھو جب سورج غروب ہو جائے۔ اور عشاء کی نماز پڑھو غروب شفق کے بعد سے نصف رات تک۔

الجامع لعبد الرزاق، عن ابن جریج عن سلیمان بن موسیٰ

۱۹۲۵۹۔۔۔ اے معاذ! جب سرما کا موسم ہو تو فجر کو اندھیرے مندا کر لے۔ اور لوگوں کی ہمت کے بقدر قراءت طویل کر لیکن ان کو آکٹا ہٹ اور تھکاوٹ میں مت ڈال۔ ظہر کی نماز پڑھ جب سورج کا زوال ہو جائے اور عصر و مغرب کو موسم سرما و گرما میں ایک ہی وقت میں پڑھ۔ یعنی عصر اس وقت جب سورج سفید اور صاف چمکدار ہو۔ اور مغرب اس وقت پڑھ جب سورج غروب ہو جائے اور پردے میں چھپ جائے۔ اور عشاء کو سرما میں اندھیرے میں ادا کر کیونکہ سرما کی رات طویل ہوتی ہے۔

جب موسم گرما ہو تو فجر کو روشن کر کے پڑھ۔ کیونکہ رات (گرما میں) چھوٹی ہوتی ہے۔ اور لوگ سوئے ہوئے ہوتے ہیں لہذا ان کے لیے کچھ دیر ٹھہر جاتا کہ وہ بھی نماز کو پالیں۔ اور ظہر کی نماز اس وقت پڑھ جب سورج سانس لینے لگ جائے اور ہوا چل پڑے کیونکہ لوگ اس وقت قیلولہ کرتے ہیں ان کو مہلت دوتا کہ وہ بھی شریک جماعت ہو جائیں۔ اور عصر و مغرب کو گرما و سردیوں میں ایک ہی وقت میں پڑھ۔

حلیۃ الاولیاء عن معاذ رضی اللہ عنہ

نماز کے اوقات بالتفصیل اور بالترتیب

فجر کی نماز کا وقت اور اس سے متعلق آداب، سنن اور فضائل

۱۹۲۶۰۔۔۔ فجر دو ہیں۔ ایک فجر تو فجر کاذب ہے اس میں نماز پڑھنا جائز نہیں اور نہ اس وقت (روزہ دار کو) کھانا حرام ہو جاتا ہے۔ اور وہ فجر جو افق میں طولاً پھیلتی ہے (اور بڑھتی ہی جاتی ہے) اس وقت نماز پڑھنا حلال ہو جاتا ہے اور کھانا (روزہ دار کو) حرام ہو جاتا ہے۔

مسند رک الحاکم، السنن للبیہقی عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۹۲۶۱۔۔۔ فجر وہ نہیں ہے جو سفید ہوتی ہے اور طولاً افق میں پھیلتی ہے۔ بلکہ فجر وہ ہے جو سرخ ہوتی ہے اور عرضاً پھیلتی ہے۔

مسند احمد عن طلق بن علی رضی اللہ عنہ

۱۹۲۶۲۔۔۔ فجر دو ہیں: ایک فجر جس میں کھانا حرام ہوتا ہے اور نماز حلال (یہ فجر صادق)۔ دوسری فجر جس میں نماز حرام اور کھانا حلال ہوتا ہے۔

(یہ فجر کا ذب ہے)۔ مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

اول وقت.....ازالاکمال

۱۹۲۶۳..... اللہ عزوجل کو سب سے محبوب عمل نماز کو اس کے اول وقت میں جلد ادا کرنا ہے۔ مسند احمد عن ام فروة

۱۹۲۶۴ نماز کا اول وقت اس کے آخری وقت سے زیادہ افضل ہے جس طرح آخرت کی دنیا پر فضیلت ہے۔

ابو الشیخ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۲۶۵..... اعمال میں سب سے بہترین اور اللہ کے نزدیک ترین عمل نماز کو اول وقت میں پڑھنا ہے۔

مستدرک الحاکم، الرافعی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۲۶۶ نماز کے اول وقت کی فضیلت آخری وقت پر ایسی ہے جیسی آخرت کی فضیلت دنیا پر۔ ابو الشیخ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۲۶۷ بندہ اول وقت میں نماز پڑھتا ہے تو وہ نماز آسمان کی طرف چڑھتی ہے حتیٰ کہ عرش تک رسائی حاصل کر لیتی ہے۔ پھر ایسی نماز روز

قیامت میں اپنے پڑھنے والے کے لیے اللہ سے بخشش کا سوال کرے گی اور وہ نماز نمازی کو یوں دعا دیتی ہوئی جاتی ہے: اللہ تیری بھی ایسی

حفاظت کرے جیسی تو نے میری حفاظت کی۔ اور اگر بندہ نماز کو غیر وقت میں پڑھتا ہے تو وہ اس حال میں اوپر جاتی ہے کہ وہ تاریک ہوتی ہے۔

آسمان تک جاتی ہے تو وہاں سے پرانے گیلے کپڑے کی طرح پیٹ کر اس کو نمازی کے منہ پر مار دیا جاتا ہے۔ اور نمازی کو یہ بد دعا دیتی جاتی ہے:

اللہ تجھے بھی یونہی ضائع اور برباد کرے جیسے تو نے مجھے کیا ہے۔ ابن النجار عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۹۲۶۸ جو شخص اس دُور سے کہ نہیں نماز نہ نکل جائے پہلے (مسجد میں) پہنچ جائے تو اللہ پا۔ اس کے لیے جنت کو واجب فرمادیتے ہیں۔ اور

جو شخص نماز پر کسی اور کام کو ترجیح کر چھوڑ دے تو سال بھر تک کسی بھی عمل کے ساتھ اس کا نقصان پورا نہیں کر سکتا۔

حلیۃ الاولیاء عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۱۹۲۶۹..... تمہارا اس وقت کیا حال ہوگا جب تم پر ایسے حکمران مسلط ہوں گے جو نماز کا وقت نکال کر اس کو پڑھائیں گے۔ پوچھا گیا: پھر

آپ کیا حکم دیتے ہیں؟ ارشاد فرمایا: نماز کو اس کے وقت پر پڑھنا اور پھر ان کے ساتھ نماز کو نفل کر لینا۔

ابن حبان، السنن للبیہقی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

، آخری وقت.....الاکمال

۱۹۲۷۰ جس نے طلوع شمس سے قبل صبح کی (فرض) نماز کا ایک سجدہ بھی ادا کر لیا اس نے نماز کو پالیا اسی طرح جس نے عصر کی نماز میں غروب

شمس سے قبل ایک سجدہ پالیا اس نے عصر کی نماز پائی۔ نسائی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۲۷۱ جس نے طلوع شمس سے قبل ایک رکعت (فجر کی) پالی اس نے فجر کی نماز پالی۔ اور جس نے غروب شمس سے قبل عصر کی نماز کا ایک سجدہ

پالیا اس نے عصر کی نماز کو پالیا۔ نسائی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۲۷۲ جس نے غروب شمس سے قبل عصر کی نماز کی دو رکعت بھی پالیں یا طلوع شمس سے قبل فجر کی نماز کی ایک رکعت بھی پالی اس نے مکمل

نماز (وقت میں) حاصل کر لی۔ نسائی عن ابن عباس عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۲۷۳..... جس نے طلوع شمس سے قبل ایک رکعت بھی پالی پھر طلوع شمس ہو گیا تو وہ دوسری رکعت بھی ادا کر لے۔

صحیح ابن حبان عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

الاسفار

- ۱۹۲۷۳... فجر کو روشن کر کے پڑھو، کیونکہ یہ اجر کو بڑھانے والی شے ہے۔ ترمذی، نسائی، صحیح ابن حبان عن رافع بن خدیج
- ۱۹۲۷۵... صبح کی نماز کو (موسم گرما میں) روشن کر کے پڑھو اس حد تک کہ لوگ اپنے تیروں کے گرنے کی جگہ کو پہچان لیں۔
- ابو داؤد الطیالسی عن رافع بن خدیج
- ۱۹۲۷۶... فجر کو روشن کر کے پڑھو کیونکہ یہ اجر کے لیے عظیم ہے۔ مسوبہ، الکبیر للطبرانی عن رافع بن خدیج
- ۱۹۲۷۷... فجر کو روشن کر کے پڑھو تمہاری مغفرت کر دی جائے گی۔ مسند الفردوس للدیلمی
- ۱۹۲۷۸... صبح کی نماز کو روشن کر کے پڑھو۔ یہ اجر کے لیے عظیم بات ہے۔ ابوبکر بن کامل فی معجمہ وابن النجار عن بلال رضی اللہ عنہ
- ۱۹۲۷۹... جس قدر فجر کو روشن کر کے پڑھو یہ اجر کے لیے عظیم ترین شے ہے۔ (نسائی عن رجال من الانصار)

الاکمال

- ۱۹۲۸۰... صبح کی نماز کو (گرمیوں میں) روشن کر کے پڑھو۔ یہ اجر کے لیے عظیم شے ہے۔
- مسند ابی داؤد الطیالسی، الشافعی، عبد بن حمید، الدارمی، الکبیر للطبرانی عن ابن مسعود، الجامع لعبد الرزاق عن زید بن اسلم
- ۱۹۲۸۱... صبح کی نماز کو روشنی میں پڑھو۔ یہ اجر کے لیے زیادہ عظیم ہے۔ الکبیر للطبرانی عن رافع بن خدیج
- ۱۹۲۸۲... فجر کو روشن کر کے پڑھو۔ یہ (ثواب کو) روشن کرنے والی شے ہے۔ التاريخ للخطیب، ابن عساکر عن رافع بن خدیج
- ۱۹۲۸۳... فجر کو روشن کر کے پڑھو تمہاری مغفرت کر دی جائے گی۔ مسند الفردوس للدیلمی عن انس رضی اللہ عنہ
- ۱۹۲۸۴... فجر کو روشن کر کے پڑھتے رہو کیونکہ تم جب بھی (موسم گرما میں) فجر کو روشن کر کے پڑھو گے زیادہ اجر پاؤ گے۔
- مصنف ابن ابی شیبہ عن زید بن اسلم مرسلًا
- ۱۹۲۸۵... صبح (کی نماز) کو روشن کرو یہ اجر کے لیے عظیم ہے۔ الکبیر للطبرانی عن رافع بن خدیج
- ۱۹۲۸۶... صبح کی نماز کو روشن کر کے پڑھو کیونکہ تم جب بھی فجر کو روشن کر کے پڑھو گے یہ تمہارے لیے زیادہ اجر والی چیز ہوگی۔
- ابن حبان عن رافع بن خدیج
- ۱۹۲۸۷... صبح کو روشن کر کے پڑھو یہ اجر بڑھانے والی چیز ہے۔ مسند احمد، ابو داؤد، ترمذی حسن صحیح، نسائی، ابن ماجہ، ابن حبان، مسند ابی یعلیٰ، الضعفاء للعقیلی، ابن مندہ عن ایوب بن سیار عن محمد بن المنکدر عن جابر بن عبد اللہ عن ابی بکر الصدیق عن بلال کلام:..... ابن مندہ رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ روایت ضعیف ہے اور صرف ایوب بن سیار المنکدر عن جابر عن ابی بکر عن بلال۔
- ۱۹۲۸۹... اے بلال! صبح کی نماز کو روشنی میں پڑھو۔ یہ تمہارے لیے زیادہ خیر کی چیز ہے۔
- الکبیر للطبرانی عن ابن المنکدر عن جابر عن ابی بکر الصدیق عن بلال
- ۱۹۲۹۰... جس نے فجر کو منور کیا۔ اللہ اس کی قبر، دل اور جائے نماز کو منور کرے گا۔ الدیلمی عن انس رضی اللہ عنہ
- ۱۹۲۹۱... صبح کی نماز کو (سب سے) اس قدر روشن کر کے پڑھو کہ لوگ اپنے تیروں کے گرنے کی جگہ کو پہچان لیں۔
- الکبیر للطبرانی عن رافع بن خدیج
- ۱۹۲۹۲... میری امت ہمیشہ فطرت پر قائم رہے گی جب تک وہ فجر کی نماز کو روشن کر کے پڑھتی رہے۔
- الجزار، الاوسط للطبرانی عن اسی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۹۲۹۳... جب تک فجر کو روشن کر کے پڑھ سکو (پڑھو) یہ زیادہ اجر والی شے ہے۔ الکبیر للطبرانی عن محمود بن لیبہ عن رجل من الانصار

الفصائل

۱۹۲۹۴... جس نے فجر کی نماز پڑھ لی وہ اللہ کے ذمہ ہے، پس وہ بندہ سے کسی ذمہ کا سوال نہ کرے گا۔ ابن ماجہ عن سعرة رضی اللہ عنہ
 ۱۹۲۹۵... جس نے صبح کی نماز ادا کر لی وہ اللہ کے ذمہ میں ہے پھر اللہ اس سے کسی ذمہ کا سوال نہ فرمائے گا۔ اور جس سے اللہ نے کسی ذمہ کا سوال کر لیا وہ اوندھے منہ جہنم میں ضرور گرے گا۔ مسند احمد، مسلم، ترمذی عن جناب البجلی
 ۱۹۲۹۶... جو فجر کی نماز پڑھ لے وہ اللہ کے ذمہ میں ہے اور اس کا حساب اللہ پر ہے۔

الکبیر للطبرانی عن والد ابی مالک الاشجعی رضی اللہ عنہ
 ۱۹۲۹۷... جس نے بر دین (دو ٹھنڈے اوقات والی نمازیں یعنی فجر اور عشاء) پڑھ لیں وہ جنت میں داخل ہو گیا۔

مسلم عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ
 ۱۹۲۹۸... جس نے صبح کی نماز پڑھ لی وہ شام تک اللہ کی ذمہ داری میں ہے۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ
 ۱۹۲۹۹... سب نمازوں میں افضل ترین نماز اللہ کے نزدیک جمعہ کے دن صبح کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھنا ہے۔

حلیۃ الاولیاء، شعب الایمان للبیہقی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ
 ۱۹۳۰۰... جو شخص صبح کی نماز کے لیے نکلا وہ ایمان کے جھنڈے کے ساتھ نکلا۔ اور جو صبح (یعنی صبح) بازار کی طرف نکلا وہ ابلیس کے جھنڈے کے ساتھ نکلا۔ ابن ماجہ عن سلمان رضی اللہ عنہ

کلام:..... زوائد ابن ماجہ میں ہے کہ اس روایت کی اسناد میں عیسیٰ بن میمون ایک راوی ہے جس کے ضعیف ہونے پر محدثین کا اتفاق ہے۔
 ۱۹۳۰۱... عصرین (دو عصروں) کی حفاظت کر۔ طلوع شمس سے قبل (فجر) کی نماز اور غروب شمس سے قبل (عصر) کی نماز۔

ابوداؤد، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی عن فضالة اللیثی

الاکمال

۱۹۳۰۲... جو صبح کی نماز میں ثواب کی خاطر شریک ہو گیا اس نے رات بھر عبادت کی۔ اور جو شخص عشاء کی نماز میں حاضر ہوا گویا اس نے نصف رات کی عبادت کی۔ شعب الایمان للبیہقی عن عثمان، مؤطا امام مالک عن عثمان موقوفاً
 ۱۹۳۰۳... جس نے صبح کی نماز ادا کی وہ اللہ عز و جل کی ذمہ داری میں آ گیا۔ اے ابن آدم اللہ تجھ سے اپنے کسی ذمہ کا سوال نہ کرے گا۔

الکبیر للطبرانی عن ابی بکرۃ
 ۱۹۳۰۴... جس نے صبح کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھی تو وہ اللہ کے ذمہ میں آ گیا، سو جس نے اللہ کے ذمہ کو توڑ دیا تو اللہ تعالیٰ اس کو اوندھے منہ جہنم میں ڈال دے گا۔ الکبیر للطبرانی عن ابی بکرۃ

۱۹۳۰۵... جس نے صبح کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھ لی وہ اللہ کے ذمہ میں آ گیا پس اللہ تعالیٰ کے ذمہ کو نہ توڑو۔ پس جس نے اللہ کے ذمہ کو توڑ دیا اللہ تعالیٰ اس کو اوندھے منہ چہرے کے بل جہنم میں ڈال دے گا۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ
 ۱۹۳۰۶... جس نے صبح کی نماز پڑھ لی وہ اللہ کے ذمہ میں آ گیا پس دیکھنا کہیں اللہ تم سے اپنے کسی ذمہ کا سوال نہ کرے۔

حلیۃ الاولیاء عن انس رضی اللہ عنہ
 ۱۹۳۰۷... سب سے افضل نماز اللہ کے نزدیک جمعہ کے دن صبح کی نماز ہے۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۳۰۸..... اللہ کے نزدیک سب سے افضل جمعہ کے دن صبح کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھنا ہے۔ الدیلمی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ
۱۹۳۰۹..... اگر تو کسی کام میں مشغول بھی ہو جائے تو کبھی بھی عصرین (دو عصروں) سے غافل نہ ہوتا۔ فجر اور عصر سے۔

مسند احمد، ابن حبان، مستدرک الحاکم، عن فضالة اللیثی

۱۹۳۱۰..... جس نے طلوع شمس اور غروب شمس سے قبل (دونوں) نمازیں ادا کر لیں اور لا الہ الا اللہ پڑھ لیا وہ جنت میں داخل ہو گیا۔

الاولیٰ للطبرانی عن عمارة بن روبیة

۱۹۳۱۱..... جس نے صبح اور عشاء کی نماز باجماعت ادا کر لی اور ایک رکعت بھی فوت نہ ہونے دی اس کے لیے دو براءت نامے لکھ دیئے جائیں گے
:جنہم سے براءت اور نفاق سے براءت۔ شعب الایمان للبیہقی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۹۳۱۲..... جس نے چالیس یوم تک جماعت کے ساتھ فجر اور عشاء کی نماز پڑھی اللہ پاک اس کو پروانے (وعدے) عطا فرمائیں گے۔ جنہم سے
آزادی اور نفاق سے آزادی کا پروانہ۔ الخطیب و ابن عساکر و ابن النجار عن انس رضی اللہ عنہ

۱۹۳۱۳..... جو صبح کی نماز کے لیے نکل کھڑا ہو اور ایمان کے جھنڈے کو تھام کر نکلا اور جو شخص سب سے پہلے بازار کی طرف نکلا وہ ابلیس کے جھنڈے
کو لے کر نکلا۔ اور پھر وہ جھنڈا اس شخص کے ہاتھ میں دے آیا جو سب سے آخر میں بازار سے نکلے گا۔ ابن النجار عن سلمان رضی اللہ عنہ

۱۹۳۱۴..... جس نے صبح کی نماز (جماعت کے ساتھ) پڑھ لی وہ شام تک اللہ کے پڑوس میں آ گیا اور جس نے عصر کی نماز (جماعت کے
ساتھ) پڑھ لی وہ صبح تک اللہ کے پڑوس میں بس گیا خبردار! اللہ کے پڑوس کو نہ چھوڑنا، بے شک جس نے اللہ کے پڑوس کو چھوڑ دیا اللہ اس کو تلاش

کرے گا اور آخر اس کو جا پکڑے گا پھر اس کو سینے کے بل جہنم میں گرا دے گا۔ نعیم بن حماد فی الفتن عن زید بن اسلم عن جندب مرسلًا
۱۹۳۱۵..... پانچ نمازوں میں سے کوئی نماز اللہ کے نزدیک جمعہ کے دن جماعت کے ساتھ فجر کی نماز سے بڑھ کر افضل نہیں ہے۔ جو بھی اس

نماز میں شریک ہو گیا میں اس کے لیے مغفرت کے سوا کسی چیز کا امیدوار نہیں۔

الکبیر للطبرانی، الاولیٰ للطبرانی، ابونعیم فی المعرفة عن ابی عبیدة بن الجراح

۱۹۳۱۶..... جس نے صبح کی نماز پڑھ لی وہ اللہ کے ذمہ میں آ گیا پس اللہ کے ذمہ کو نہ توڑو۔ ابونعیم عن جندب رضی اللہ عنہ

۱۹۳۱۷..... جس نے فجر کی نماز ادا کر لی وہ اللہ کے ذمہ میں آ گیا پس ایسا نہ ہو کہ اللہ تم سے اپنے کسی ذمے کا سوال کرے۔

ابن ماجة، الکبیر للطبرانی عن سمرة رضی اللہ عنہ

۱۹۳۱۸..... جس نے صبح کی نماز ادا کر لی وہ میرے (یعنی اللہ کے) ذمہ میں ہے اور جس نے میرے ذمہ کو توڑ دیا میں اس کا دشمن ہوں اور جس کا
دشمن میں ہو جاؤں میں اس پر غالب رہتا ہوں۔ الکبیر للطبرانی عن جندب رضی اللہ عنہ

۱۹۳۱۹..... جس نے صبح کی نماز پڑھ لی وہ اللہ کے ذمہ میں آ گیا پس اے ابن آدم! اللہ سے ڈر! کہیں وہ تجھ سے اپنے کسی ذمے کا سوال نہ کر لے۔

صحیح ابن حبان عن جندب رضی اللہ عنہ

۱۹۳۲۰..... جس نے صبح کی نماز پڑھ لی وہ اللہ کے ذمہ میں آ گیا پس اللہ کے ذمہ کو نہ توڑو۔ جس نے اللہ کے ذمہ کو پھاڑ دیا اللہ سے تلاش کرے گا
اور اس کو چہرے کے بل جہنم میں گرا دے گا۔ ابن ماجة و ابن عساکر عن ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ

۱۹۳۲۱..... جس نے عشاء اور صبح کی نماز جماعت سے پڑھی گویا وہ رات بھر کھڑا رہا۔ صحیح ابن حبان عن عثمان رضی اللہ عنہ

۱۹۳۲۲..... جس نے صبح کی نماز پڑھ لی وہ مؤمن ہے اور وہ اللہ کے پڑوس میں ہے پس اللہ کے پڑوس کو نہ چھوڑو۔

ابن عساکر عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۹۳۲۳..... وہ شخص ہرگز آگ میں نہ داخل ہوگا جس نے طلوع شمس سے قبل اور غروب شمس سے قبل نماز ادا کی۔

الصحیح لابن حبان عن عمارة بن روبیة

سنت فجر

- ۱۹۳۲۳۔ فجر کی دو رکعات (سنت) دنیا و ما فیہا سے بہتر ہیں۔ مسلم، ترمذی، نسائی عن عائشہ رضی اللہ عنہا
- ۱۹۳۲۵۔ تجھ پر فجر کی دو رکعات (سنت) لازم ہیں کیونکہ یہ بڑی فضیلت والی ہیں۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ
- ۱۹۳۲۶۔ تم پر فجر کی دو رکعات (سنت) لازم ہیں ان میں بڑی خیریں ہیں۔ ابن العارث عن انس رضی اللہ عنہ
- ۱۹۳۲۷۔ ان فجر کی دو رکعات (سنت) دہر گز نہ چھوڑو۔ خواہ (جہاد کے دوران) تم کو گھوڑے روند ڈالیں۔
- مسند احمد، ابو داؤد عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ
- ۱۹۳۲۸۔ فجر کی نماز سے قبل کی دو رکعت (سنت) ہر گز نہ چھوڑو۔ ان میں بڑی رغبتیں ہیں۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ
- ۱۹۳۲۹۔ فجر کی دو رکعات (سنت) پر صرف خدا کا برگزیدہ بندہ ہی دوام کر سکتا ہے۔ شعب الایمان للبیہقی عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ
- ۱۹۳۳۰۔ جو حاضر ہے وہ غائب کو بتا دے کہ فجر کے (فرض کے) بعد (جب سورج طلوع ہو جائے) صرف دو سجدے (یعنی دو رکعت نفل) ہیں (جب کہ فرضوں سے پہلے دو سنت ادا نہ کی جائیں۔ ابو داؤد، ابن ماجہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ
- ۱۹۳۳۱۔ جس نے فجر کی دو رکعت (سنت) نہ پڑھی ہوں وہ ان کو طلوع شمس کے بعد پڑھ لے۔
- مسند احمد، ترمذی، مستدرک الحاکم عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ، صحیح علی شرط الشیخین ووافقہ الذہبی
- ۱۹۳۳۲۔ جب کوئی شخص فجر کی دو رکعت سنت پڑھ لے تو (فرضوں کے انتظار میں کچھ دیر کے لیے) اپنی دائیں کروٹ پر لیٹ جائے۔
- ابو داؤد، مستدرک الحاکم عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ، قال الترمذی برقم ۲۲۰ حسن صحیح۔
- ۱۹۳۳۳۔ اگر میں صبح کو جلدی بیدار ہو جاتا ہوں تو ان دو رکعات (سنت فجر) کو انتہائی سکون کے ساتھ اچھی طرح ادا کرتا ہوں۔
- ابو داؤد عن بلال رضی اللہ عنہ
- ۱۹۳۳۴۔ قریب ہے کہ کوئی شخص فجر کی نماز چار رکعت پڑھ لے۔ ابن ماجہ عن عبد اللہ بن بعبتہ
- فائدہ:..... دو رکعت سنت فجر کی انتہائی تاکید کی وجہ سے کسی کو عین فرض کے دوران نہ پڑھنی چاہئیں کہیں فرض چار محسوس ہوں۔ بلکہ ان کو فرضوں کے وقت سے پہلے ہی ادا کر لینا چاہیے۔ واللہ اعلم بالصواب۔
- ۱۹۳۳۵۔ کوئی فرض ایسا نہیں جس سے قبل دو رکعت نہ ہوں۔ شعب الایمان للبیہقی، الکبیر للطبرانی عن ابن الزبیر
- فائدہ:..... ہر فرض نماز سے قبل کم از کم دو رکعت نفل ادا کرنے کا حکم ہے۔ اور تمام سنتیں نوافل ہی کے حکم میں ہیں۔ پھر جن نوافل پر آپ ﷺ نے دوام فرمایا اور ان کی تاکید فرمائی وہ ان کو سنت کہہ دیا جاتا ہے۔
- ۱۹۳۳۶۔ دو بہترین سورتیں جو فجر سے قبل دو رکعتوں میں پڑھی جاتی ہیں: قل یا ایہا الکفرون اور قل ہو اللہ احد ہیں۔
- صحیح ابن حبان، شعب الایمان للبیہقی عن عائشہ رضی اللہ عنہا

الاکمال

- ۱۹۳۳۷۔ یہ دو رکعتیں ہیں جن میں زمانے بھر کی رغبت اور کشش ہے یعنی فجر کی دو رکعات سنت۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ
- ۱۹۳۳۸۔ جب فجر ضوں ہو جائے تب صرف (فجر کی) دو رکعات (سنت ہیں)۔ یہ بات حاضر شخص غائب کو پہنچا دے۔
- الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ، الدیلمی عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۹۳۲۹۔ کیا دو نمازیں اکٹھی پڑھی جاتی ہیں۔

ابن خزيمة، السنن لسعيد بن منصور، عن انس رضي الله عنه، الاوسط للطبراني عن زيد بن ثابت رضي الله عنه
فائدہ:..... حضور اکرم ﷺ ایک مرتبہ مسجد میں داخل ہوئے تو بلال رضی اللہ عنہ صبح کی نماز کے لیے اقامت کہنے لگے جبکہ ایک شخص فجر کی
دو رکعت سنت پڑھ رہا تھا۔ تب آپ ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا۔ یعنی اس شخص کو چاہیے تھا کہ یہ دو رکعتیں پہلے پڑھ لیتا لیکن اب اسے بلال تم ہی تھوڑی
تاخیر کر لو۔

۱۹۳۳۰۔ ابن القشيب! کیا صبح کے چار فرض پڑھو گے۔ ابن ابی شیبہ، عن جعفر عن ابيه

فائدہ:..... نبی اکرم ﷺ ایک مرتبہ مسجد میں داخل ہوئے اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ (نماز کے لیے) اقامت میں شروع ہو گئے۔ جبکہ ابن
تیمیہ رضی اللہ عنہ کھڑے دو رکعت سنت فجر ادا کر رہے تھے۔ آپ ﷺ نے ان کے شانوں پر ہاتھ مارا اور مذکورہ ارشاد فرمایا۔ جس کا واضح
مطلب تھا کہ ان سنتوں کو قبل از فرض ادا کرو۔

۱۹۳۳۱۔ اللہ عزوجل نے تمہاری فرض نماز کے ساتھ ایک زائد نماز کا اضافہ فرمایا ہے جو تمہارے لیے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے اور وہ فجر کی دو

رکعات (سنت) ہے۔ السنن للبيهقي، مستدرک الحاكم عن ابی سعيد رضي الله عنه

۱۹۳۳۲۔ اگر (دوران جنگ) تمہارے پیچھے گھوڑے لگ جائیں تب بھی فجر کی دو رکعات سنت ہرگز نہ چھوڑنا۔

ابو الشيخ في التواب والديلمي عن ابی هريرة رضي الله عنه

۱۹۳۳۳۔ خبردار! اس کا وقت اس سے پہلے تھا۔ الاوسط للطبراني عن ابی موسى رضي الله عنه

فائدہ:..... حضور اکرم ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا کہ مؤذن نے نماز کے لئے اقامت کہی تو ایک دوسرا شخص فجر کی دو سنتیں ادا کرنے لگا۔ آپ
ﷺ نے اس کے شانے پر ہاتھ مارا اور مذکورہ فرمان ارشاد فرمایا۔

۱۹۳۳۴۔ جو فجر کی دو رکعت (سنت) ادا کرنا بھول جائے وہ ان کو طلوع شمس کے بعد ادا کر لے۔

مستدرک الحاكم عن ابی هريرة رضي الله عنه

۱۹۳۳۵۔ فجر کی دو رکعت (سنت) کو ہرگز نہ چھوڑنا میں بڑی رغبت کی چیزیں ہیں۔ الديلمي عن ابن عمر رضي الله عنه

۱۹۳۳۶۔ فجر کی دو رکعت (سنت) مجھے ساری دنیا سے زیادہ محبوب ہے۔ مسند احمد عن عائشة رضي الله عنها

۱۹۳۳۷۔ فجر کی دو رکعات (سنت) دنیا و مافیہا سے بہتر ہیں۔ مصنف ابن ابی شیبہ، مسلم، ترمذی، نسائی عن عائشة رضي الله عنها

۱۹۳۳۸۔ تجھ پر فجر کی دو رکعات لازم ہیں۔ کیونکہ یہ بڑی فضیلت والی ہیں۔ الکبير للطبراني عن ابن عمر رضي الله عنه

۱۹۳۳۹۔ اس (فجر کی سنت) نماز کو اس نماز کی طرح نہ سمجھو جو ظہر سے پہلے ہے اور ظہر کے بعد ہے۔ بلکہ ان دونوں (فرض و سنت) کے

درمیان فاصلہ کرو۔ الکبير للطبراني، مستدرک الحاكم عن عبد الله بن يحيى

۱۹۳۴۰۔ جو شخص طلوع شمس سے قبل صبح کی نماز پڑھے وہ اپنی نماز پوری کر لے۔ ابن عساکر عن ابی هريرة رضي الله عنه

ظہر کی نماز سے متعلق احکام

۱۹۳۵۱۔ جب سایہ ڈیڑھ دو گز ہو جائے تو ظہر کی نماز پڑھ لو۔ الضعفاء عن ابن عمر رضي الله عنه

۱۹۳۵۲۔ صلاۃ الاوسطی وہ (درمیانی نماز) ہے جو فجر کے بعد آتی ہے۔ عبد بن حمید فی تفسیر عن مکحول مرسلًا

فائدہ:..... فرمان الہی ہے:

حافظوا علی الصلوات والصلوة الوسطی

نمازوں کی حفاظت کرو اور (خصوصاً) درمیانی نماز کی۔

صلوٰۃ الوسطیٰ کے بارے میں دونوں طرح کی روایات ہیں بعض روایات میں اس سے ظہر کی نماز مراد ہے جیسا کہ اوپر حدیث میں نذرا لیکن اکثر روایات میں اس سے مراد عصر کی نماز ہے اور درحقیقت درمیانی نماز بھی وہی ہے۔ ملاحظہ فرمائیں کنز ج ۲ ذیل آیت حافظو اعلیٰ الصلوة الخ

۱۹۳۵۳..... ظہر سے قبل چار رکعات ہیں جن کے درمیان کوئی سلام نہیں، ان کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔

ابوداؤد، ترمذی فی الشمائل، ابن ماجہ، ابن خزیمہ عن ابی ایوب رضی اللہ عنہ

کلام:..... امام ابو داؤد نے کتاب الصلوة باب الرابع قبل الظہر وبعدھا رقم ۱۲۵۶ پر اس کو تخریج فرمایا اور فرمایا کہ اس میں عبیدہ راوی ضعیف ہے جس کی حدیث سے دلیل نہیں لی جاسکتی۔

۱۹۳۵۴..... ظہر سے قبل کی چار رکعت عشاء کے بعد چار رکعت کے برابر ہیں اور عشاء کے بعد کی چار رکعت لیلۃ القدر (کی چار رکعت) کے برابر ہیں۔

الاولیٰ للطبرانی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۹۳۵۵..... جس نے ظہر سے پہلے چار رکعات اور ظہر کے بعد چار رکعات پر محافظت کی اس کے لیے جہنم کی آگ حرام کر دی گئی۔

ابن ماجہ، ترمذی، نسائی، ابوداؤد، مستدرک الحاکم عن ام حبیبہ رضی اللہ عنہ

۱۹۳۵۶..... جس نے ظہر سے قبل چار رکعات پڑھیں اس کے اس دن کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

التاریخ للخطیب عن انس رضی اللہ عنہ

۱۹۳۵۷..... جس نے ظہر سے قبل چار رکعات پڑھیں اس کو اولاد اسماعیل علیہ السلام میں سے ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ہوگا۔

الکبیر للطبرانی عن رجل

۱۹۳۵۸..... زوال شمس کے بعد اور ظہر سے قبل چار رکعات (سحر کے وقت) تہجد کی چار رکعات کے برابر ہیں اور اس وقت (زوال شمس کے

بعد) ہر شی اللہ کی تسبیح کرتی ہے۔ ترمذی عن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۳۵۹..... جب آفتاب آسمان کے جگر سے زوال کر جائے اس وقت چار رکعات ادا کرنا حرمت کے مہینے میں حرمت کے دن پوری رات

عبادت کرنے کے برابر ہے۔ ابوالشیخ فی الثواب عن حذیفہ رضی اللہ عنہ

۱۹۳۶۰..... دوپہر کی نماز رات کی (تہجد کی) نماز میں سے ہے۔ ابن نصر، الکبیر للطبرانی عن عبدالرحمن بن عوف

۱۹۳۶۱..... جس نے ظہر سے قبل چار رکعات اور ظہر کے بعد چار رکعات ادا کیں اللہ پاک اسے جہنم کی آگ پر حرام کر دیں گے۔

مسند احمد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ عن ام حبیبہ رضی اللہ عنہ

۱۹۳۶۲..... زوال شمس کے وقت آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں پھر ظہر کی نماز مکمل ہونے تک بند نہیں کیے جاتے، پس میں

چاہتا ہوں کہ اس وقت آسمان میں میری طرف سے خیر کا عمل (چار رکعت) جائیں۔ مسند احمد عن ابی ایوب رضی اللہ عنہ

۱۹۳۶۳..... تسبیح کی گھڑیاں سورج کے آسمان کے جگر سے زائل ہونے کے وقت شروع ہو جاتی ہیں اس وقت کی نماز صلوٰۃ الختمین (برگزیدہ لوگوں

کی نماز) کہلاتی ہے اور اس وقت سب سے افضل نماز کڑی دوپہر کی نماز ہے۔ ابن عساکر عن عوف بن مالک

۱۹۳۶۴..... (زوال کے بعد) جب سورج نیچے ہوتا رہتا ہے مخلوق خدا میں سے ہر چیز اللہ کی حمد و تسبیح کرتی رہتی ہے سوائے شیاطین اور سرکش بنی آدم کے۔

ابن السنی، حلیۃ الاولیاء عن عمرو بن عبسہ

الاکمال

۱۹۳۶۵..... ظہر کی نماز زوال شمس کے بعد ہے۔ عبدالرزاق عن ابن جریج عن سلیمان بن موسیٰ مرسلًا
 ۱۹۳۶۶..... کوئی بندہ ایسا نہیں جو اچھی طرح وضو کرے اور مکمل وضو کرے پھر ظہر کی اذان کے وقت نماز کے لیے نکلے اور رکوع (وجہود) مکمل کرتے ہوئے خشوع (و خضوع) کے ساتھ نماز پڑھے تو یہ نماز اس کے پہلے تمام گناہوں کے لیے اور اس دن کے آخر تک کے گناہوں کے لیے کفارہ بن جائے گی۔ شعب الایمان للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

ظہر کی نماز ٹھنڈے وقت میں پڑھنا

۱۹۳۶۷..... ظہر کو ٹھنڈا کرو کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کے سانس لینے سے پیدا ہوتی ہے۔

بخاری، ابن ماجہ عن ابی سعید، مسند احمد، مستدرک الحاکم عن صفوان بن مخرمۃ، نسائی عن ابی موسیٰ، الکبیر للطبرانی عن ابن مسعود، الکامل لابن عدی عن جابر رضی اللہ عنہ، ابن ماجہ عن المغیرۃ بن شعبہ
 ۱۹۳۶۸..... جب گرمی شدت اختیار کر جائے تو نماز کو ٹھنڈا کرو۔ بے شک گرمی کی شدت جہنم کے سانس لینے سے ہے۔ احمد، بخاری، مسلم، عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، مسند احمد، بخاری و مسلم، ابوداؤد، ترمذی عن ابی ذر رضی اللہ عنہ، بخاری و مسلم عن ابن عمر رضی اللہ عنہ
 ابرو و ابا بظہر۔ ابن ماجہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ، الکبیر للطبرانی عن عبدالرحمن بن جاریہ
 ۱۹۳۶۹..... جب گرمی سخت ہو جائے تو ظہر کو ٹھنڈا کر کے پڑھو۔ کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کی لپٹ سے ہے۔

ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

الاکمال

۱۹۳۷۰..... گرم دن میں ظہر کی نماز کو ٹھنڈے وقت میں پڑھو۔ بے شک حرارت کی شدت جہنم کے عمل تنفس سے ہے۔

الکبیر للطبرانی، تمام، ابن عساکر عن عمرو بن عبسۃ

۱۹۳۷۱..... گرمی کی شدت میں ظہر کو ٹھنڈے وقت میں پڑھو۔ ابن خزیمہ، الکامل لابن عدی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۹۳۷۲..... ظہر کو ٹھنڈا کرو۔ جو گرمی تم محسوس کرتے ہو وہ جہنم کی لپٹ سے ہے۔

نسائی، السراج فی مسندہ، الکبیر للطبرانی عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ

۱۹۳۷۳..... نماز کو ٹھنڈا کرو۔ بے شک گرمی کی شدت جہنم کے سانس لینے سے ہوتی ہے۔

مسند احمد، ابن ماجہ، الصحیح لابن حبان، الکامل لابن عدی، حلیۃ الاولیاء، الکبیر للطبرانی، السنن للبیہقی عن المغیرۃ بن شعبہ

۱۹۳۷۴..... نماز کو ٹھنڈا کرو کیونکہ دن کی گرمی جہنم کی لپٹ سے ہے۔ حلیۃ الاولیاء عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۳۷۵..... نماز کو ٹھنڈا کرو۔ بے شک دوپہر کی گرمی جہنم کی لپٹ سے ہے۔ السنن لسعید بن منصور عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۳۷۶..... شدت حرارت جہنم کی لپٹ سے ہے۔ جب گرمی سخت ہو جائے تو نماز کے لیے ٹھنڈے وقت کا انتظار کرو۔

مسند احمد عن رجل، السنن لسعید بن منصور عن ابی سعید، مسند احمد عن الحسن مرسلًا

ظہر کی سنن الاکمال

- ۱۹۳۷۷ ... جس نے ظہر سے قبل چار رکعات پڑھیں یہ اس کے لیے اولاد اسماعیل علیہ السلام میں سے ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ہوں گی۔
مصنف ابن ابی شیبہ، الکبیر للطبرانی عن عمرو الانصاری عن ابیہ
- ۱۹۳۷۸ ... جس نے ظہر سے قبل چار رکعات پڑھ لیں تو اس کے لیے اولاد اسماعیل میں سے دس غلام آزاد کرنے کا ثواب ہوگا یا فرمایا: چار غلام آزاد کرنے کے برابر۔ الاوسط للطبرانی عن صفوان
- ۱۹۳۷۹ ... جس نے ظہر سے پہلے چار رکعات پڑھیں گویا اس نے یہ رکعات اسی دن تہجد کے وقت پڑھیں اور عشاء کے بعد چار رکعت (تہجد) پڑھنا یلۃ القدر میں چار رکعت پڑھنے کے برابر ہے۔ الاوسط للطبرانی عن البراء رضی اللہ عنہ
- ۱۹۳۸۰ ... جس نے ظہر سے پہلے اور بعد میں چار رکعات پڑھیں اس کو جہنم کی آگ نہ چھوئے گی۔ ابن جویر عن ام حبیبہ رضی اللہ عنہ
- ۱۹۳۸۱ ... رات کی نماز کے بعد ظہر کی نماز سے قبل چار رکعات سے افضل کوئی نفل نماز نہیں۔ الحاکم فی التاریخ عن ابی ایوب رضی اللہ عنہ
- ۱۹۳۸۲ ... کوئی بندہ ایسا نہیں جو ظہر سے قبل چار رکعات پڑھے پھر کبھی جہنم کی آگ اس کے چہرے کو جھلسادے ان شاء اللہ۔
ابن عساکر عن ام حبیبہ رضی اللہ عنہ

عصر کی نماز سے متعلق احکام

۱۹۳۸۳ ... صلاة الوسٹی عصر کی نماز ہے۔

- مسند احمد۔ ترمذی عن سمرة رضی اللہ عنہ، ابن ابی شیبہ، ترمذی، صحیح ابن حبان عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ، ابن ابی شیبہ عن الحسن مرسلًا، السنن للبیہقی عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ، البزار عن ابن عباس رضی اللہ عنہ، الطیالسی عن علی رضی اللہ عنہ
- ۱۹۳۸۴ ... اللہ ان (مشرکوں) کے گھروں اور قبروں کو آگ سے بھر لے، انہوں نے ہم کو صلوة الوسٹی (عصر کی نماز) سے روک دیا حتیٰ کہ سورج بھی غروب ہو گیا۔

(مسند احمد، بخاری، مسلم، ابن ماجہ، ترمذی، ابو داؤد، نسائی عن علی رضی اللہ عنہ، مسلم، ابو داؤد عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۹۳۸۵ ... بادل کے دن (عصر کی) نماز کو جلدی پڑھ لو۔ بے شک جس نے عصر کی نماز چھوڑ دی اس کے اعمال ضائع ہو گئے۔

- مسند احمد، ابن ماجہ، ابن حبان عن بریدة رضی اللہ عنہ
- ۱۹۳۸۶ ... جس سے عصر کی نماز فوت ہو گئی گویا اس سے اس کے گھر والے اور اس کا سارا مال و دولت چھین گیا اور وہ اکیلا کھڑا رہ گیا۔

بخاری، مسلم، ترمذی، ابن ماجہ، نسائی، ابو داؤد عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۳۸۷ ... نمازوں میں سے ایک نماز ایسی ہے جس سے وہ نماز فوت ہو جائے (اس کا وبال ایسا ہے) گویا وہ اپنے اہل و عیال اور مال و دولت سے اکیلا رہ گیا۔ وہ نماز ہے عصر کی نماز۔ نسائی عن نوفل بن معاویة و ابن عمر رضی اللہ عنہ

- ۱۹۳۸۸ ... یہ نماز یعنی عصر کی نماز تم سے پہلے لوگوں پر پیش کی گئی تھی مگر انہوں نے اس کو ضائع کر دیا۔ پس آج جس نے اس نماز کی حفاظت کر لی اس کو اس کا دہرا اجر ہوگا۔ اور پھر اس کے بعد کوئی نماز نہیں حتیٰ کہ شاید (ستارہ) طلوع ہو۔ (اور سورج غروب ہو)۔

مسلم، نسائی عن ابی بصرة الغفاری

۱۹۳۸۹ ... جس نے عصر کی نماز چھوڑ دی اس کا (سارا) عمل بے کار ہو گیا۔ مسند احمد، بخاری، نسائی عن بریدة رضی اللہ عنہ

۱۹۳۹۰ ... اللہ اس بندے پر رحم کرے جو عصر سے پہلے چار رکعات پڑھ لے۔ ابو داؤد، ابن حبان ترمذی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۳۹۱... اے ابی امیہ کی بیٹی! تو نے مجھ سے عصر کے بعد دو رکعات کا سوال کیا تھا؟ میرے پاس قبیلہ عبد القیس کے چند لوگ اسلام قبول کرنے آئے تھے انہوں نے مجھے ظہر کے بعد کی دو رکعتوں سے مشغول کر دیا تھا پس یہی وہ دو رکعتیں ہیں۔

بخاری، ابو داؤد عن ام سلمة رضی اللہ عنہا

۱۹۳۹۲... جس نے عصر سے قبل چار رکعات پڑھ لیں اللہ پاک اس کو جہنم کی آگ پر حرام کر دیں گے۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

الاکمال

۱۹۳۹۳... جس شخص سے عصر کی نماز فوت ہو گئی گویا وہ اپنے اہل و عیال اور مال و دولت سے اکیلا رہ گیا۔

مصنف عبدالرزاق، ابن ابی شیبہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۳۹۴... نمازوں میں ایک نماز ایسی ہے جس سے وہ فوت ہو گئی گویا اس سے اس کے اہل و عیال اور سارا مال و دولت چھین گیا اور وہ اکیلا رہ گیا

اور وہ عصر کی نماز ہے۔ مصنف ابن ابی شیبہ، عن نوفل بن معاویہ و ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۳۹۵... یہ نماز یعنی عصر کی نماز تم سے پہلے لوگوں پر پیش کی گئی تھی لیکن انہوں نے اس کو ضائع کر دیا پس آج جس نے اس نماز کی حفاظت کی

اس کو اس نماز کا دہرا اجر ملے گا۔ پھر اس کے بعد طلوع شاہد (یعنی ستارہ طلوع ہونے اور سورج غروب ہونے) تک کوئی نماز نہیں ہے۔

مسلم، نسائی، مسند ابی یعلیٰ، ابن قانع، الباوردی، الکبیر للطبرانی عن ابی بصرة الغفاری، الکبیر للطبرانی، السنن لسعید بن

منصور عن ابی ایوب رضی اللہ عنہ

۱۹۳۹۶... یہ نماز تم سے پہلے لوگوں پر فرض کی گئی تھی۔ لیکن وہ اس میں عاجز ہو گئے اور اس کو ترک کر دیا۔ پس جو شخص اس نماز کو آج پڑھے گا اس کو

دہرا اجر ملے گا۔ اور اس کے بعد کوئی نماز نہیں حتیٰ کہ شاہد طلوع ہو۔ شاہد سے مراد ستارہ ہے۔ شعب الایمان للبیہقی عن ابی بصرة الغفاری

۱۹۳۹۷... یہ نماز تم سے پہلے لوگوں پر فرض کی گئی تھی۔ لیکن انہوں نے اس کا انکار کر دیا اور ان پر یہ نماز گراں ہو گئی۔ لہذا ان کے علاوہ دوسرے

لوگوں پر نماز چھبیس درجہ فضیلت دے دی گئی۔ وہ نماز عصر کی نماز ہے۔ عبدالرزاق عن ابی بصرة الغفاری

۱۹۳۹۸... جس نے عصر کی نماز جان بوجہ کر چھوڑ دی حتیٰ کہ سورج غروب ہو گیا گویا اس کے اہل و عیال اور اس کا مال و دولت چھین گیا۔

مسند ابی داؤد الطیالسی، مسند احمد عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۳۹۹... جس نے عصر کی نماز ترک کر دی حتیٰ کہ اس کا وقت نکل گیا اس کا (سارا) عمل ضائع ہو گیا۔

مسند احمد، ابن ابی شیبہ عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۱۹۴۰۰... جس نے بغیر عذر کے عصر کی نماز چھوڑ دی حتیٰ کہ سورج غروب ہو گیا گویا وہ اپنے اہل و مال سے پکھڑ گیا۔

ابن ابی شیبہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۴۰۱... جس سے عصر کی نماز فوت ہو گئی اس سے اس کے گھر والے اور اس کا سارا مال و دولت چھین لیا گیا۔

الشافعی عن نوفل بن معاویة، ابن جریر فی تہذیبہ من طریق سالم عن ابن عمر عن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۴۰۲... جس سے عصر کی نماز فوت ہو گئی اس کا عمل ضائع ہو گیا۔ ابن ابی شیبہ عن بريدة رضی اللہ عنہ

۱۹۴۰۳... کوئی اپنے اہل و عیال اور مال و دولت سب کو چھوڑ دے یہ اس سے بہتر ہے کہ عصر کی نماز کو وقت سے فوت کر دے۔

عبدالرزاق عن نوفل بن معاویہ عن ابیہ

۱۹۴۰۴... جس نے عصر کی نماز پڑھ لی پھر خیر کی باتیں کرنے کے لیے بیٹھا رہا حتیٰ کہ شام ہو گئی وہ اس شخص سے افضل ہے جس نے اولاد

اسماعیل علیہ السلام میں سے آٹھ غلام آزاد کر دیئے۔ مسند احمد، شعب الایمان للبیہقی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۹۳۰۵..... جس نے دونوں نمازوں کے درمیان (وقت) کو (ذکر و تلاوت کے ساتھ) زندہ کیا اس کی مغفرت کر دی جائے گی، فرشتے اس کے لیے شفاعت کرے گا اور دوسرے فرشتے اس کی دعا پر آمین کہیں گے۔

الحاکم فی التاریخ. ابو الشیخ و ابو نعیم عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

عصر کی سنت..... الاکمال

۱۹۳۰۶..... جس نے عصر سے قبل چار رکعات پڑھیں اللہ پاک اس کی کامل مغفرت فرمادے گا۔ ابو نعیم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
۱۹۳۰۷..... جس نے عصر سے قبل چار رکعات پڑھ لیں اللہ پاک اس کے بدن کو آگ پر حرام کر دیں گے۔

الکبیر للطبرانی عن ام سلمة رضی اللہ عنہا

۱۹۳۰۸..... جس نے عصر سے قبل چار رکعات پڑھ لیں اللہ پاک اس کے گوشت کو آگ پر حرام کر دے گا۔ ابن النجار عن علی رضی اللہ عنہ

۱۹۳۰۹..... جس نے عصر سے قبل چار رکعات نماز پڑھ لیں اس کو آگ نہ چھوئے گی۔ الاوسط للطبرانی عن ابن عمرو

کلام:..... اس روایت کی سند میں حجاج بن نصر ایک راوی ہے جس کو اکثر نے ضعیف قرار دیا ہے۔

۱۹۳۱۰..... اللہ رحم کرے عصر سے قبل چار رکعات پڑھنے والے پر۔

ابو داؤد الطیالسی، ابو داؤد، ترمذی حسن صحیح، صحیح ابن حبان، السنن للبیہقی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۳۱۱..... میری امت جب تک عصر سے قبل چار رکعات نماز پڑھتی رہے گی وہ زمین پر مغفرت کی حالت میں چلتی رہے گی۔

الاوسط عن علی رضی اللہ عنہ

۱۹۳۱۲..... میری امت عصر سے قبل چار رکعات پڑھتی رہے گی حتیٰ کہ اللہ پاک ان کی حتمی مغفرت فرمادے گا۔ ابو الشیخ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

مغرب کی نماز سے متعلق احکام و فضائل

۱۹۳۱۳..... غروب شمس ہوتے ہی نماز پڑھ لو ستاروں کے طلوع سے قبل۔ الکبیر للطبرانی عن ابی ایوب رضی اللہ عنہ

۱۹۳۱۴..... ستاروں کے طلوع ہونے سے قبل مغرب کی نماز جلد ادا کر لو۔ مسند احمد، السنن للدارقطنی عن ابی ایوب رضی اللہ عنہ

۱۹۳۱۵..... میری امت فطرت پر قائم رہے گی جب تک وہ مغرب کو ستاروں کے جھلملانے تک مؤخر نہ کرے۔

مسند احمد، ابو داؤد مستدرک الحاکم عن ابی ایوب و عقبہ بن عامر ابن ماجہ عن العباس رضی اللہ عنہ

۱۹۳۱۶..... بادل والے دن دن کی نماز (یعنی صلوٰۃ العصر) جلدی پڑھو۔ اور مغرب کو مؤخر کر دو۔

ابو داؤد فی مراسیلہ عن عبدالعزیز بن رفیع مرسل

۱۹۳۱۷..... مغرب کی نماز دن کی وتر نماز ہے۔ مصنف ابن ابی شیبہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۳۱۸..... مغرب سے قبل دو رکعات (نفل) ادا کرو۔ مغرب سے قبل دو رکعت جو چاہے پڑھ لے۔ مسند احمد، ابو داؤد عن عبد اللہ المزنی

۱۹۳۱۹..... مغرب کے بعد دو رکعات جلد ادا کرو تا کہ (جانے والے) عمل کے ساتھ اوپر چلی جائیں۔

شعب الایمان للبیہقی عن حذیفۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۳۲۰..... مغرب کے بعد دو رکعات جلدی پڑھ لو۔ کیونکہ وہ فرض کے ساتھ اوپر چلی جاتی ہیں۔ ابن نصر عن حذیفۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۳۲۱..... جس نے مغرب کے بعد کسی سے گفتگو کرنے سے قبل دو رکعتیں پڑھ لیں وہ دو رکعات علیین میں لکھی جائیں گی۔

الجامع لعبدالرزاق عن مکحول مرسل

فائدہ:..... علیین وہ مقام ہے جہاں برگزیدہ لوگوں کے ثلثہ اعمال رکھے جاتے ہیں۔

۱۹۳۲۲... یہ دو رکعتیں اپنے گھروں میں ادا کیا کرو۔ (یعنی مغرب کے فرض کے بعد دو سنت)۔ ابن ماجہ عن صالح بن خدیج

کلام:..... زوائد ابن ماجہ میں اس روایت کی ناسنا و ضعیف قرار دی گئی ہے۔

۱۹۳۲۳... یہ نماز تم پر گھروں میں لازم ہے۔ یعنی مغرب کی سنت۔ ترمذی، نسائی عن کعب بن عجرہ

کلام:..... حدیث ضعیف ہے۔ ترمذی وقال حدیث غریب کتاب ابواب الصلوٰۃ باب ذکر فی الصلوٰۃ بعد المغرب ان فی البیت افضل،

رقم ۶۰۴

۱۹۳۲۴... یہ گھروں کی نماز ہے یعنی مغرب کے بعد کی نفل نماز (جس میں دو سنت شامل ہیں اگر اس کے بعد دو نفل مزید بھی ادا کر لیے جائیں تو

بہتر ہے)۔ ابو داؤد عن کعب بن عجرہ

کلام:..... اس روایت کی سند میں اسحاق بن کعب تابعی ہے۔ علامہ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ میزان میں فرماتے ہیں: اسحاق بن کعب تابعی

مستور الحال ہے، سنت مغرب کی حدیث میں مفرد ہے اور یہ انتہائی ضعیف ہے۔ امام منذری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس روایت کو ابن ماجہ

اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔ اور امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ روایت ضعیف ہے۔ امام منذری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس باب

میں صحیح روایت وہ ہے جو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ مغرب کے بعد دو رکعتیں گھر میں ادا کرتے تھے۔

عون المعبود: ۱۸۴۱۴

۱۹۳۲۵... مغرب و عشاء کے درمیان تم پر ایک نماز (مغرب کی دو سنت) لازم ہے۔ یہ سارے دن کے لغو کاموں کا کفارہ ہے۔

مسند الفردوس للدیلمی عن سلمان رضی اللہ عنہ

۱۹۳۲۶... جس نے مغرب و عشاء کے (فرضوں کے) درمیان دس رکعات پڑھ لیں اس کے لیے جنت میں ایک محل تعمیر کیا جائے گا۔

ابن نصر عن عبدالکریم بن الحارث مرسلًا

۱۹۳۲۷... جس نے مغرب کے بعد چھ رکعات نماز پڑھی اور ان کے درمیان کسی سے کوئی بری بات نہ کی تو یہ نماز بارہ سالوں کی عبادت کے برابر ہوگی۔

ترمذی، ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام:..... امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: عمر بن عبداللہ بن ابی شعمہ منکر الحدیث ہے اور نہایت ضعیف ہے جو اس سند کا راوی ہے۔

۱۹۳۲۸... جس شخص نے مغرب و عشاء کے درمیان بیس رکعات نماز پڑھی اللہ پاک اس کے لیے جنت میں گھر تعمیر فرمائے گا۔

ابن ماجہ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

کلام:..... یعقوب بن الولید راوی کے ضعف پر محدثین کا اتفاق ہے۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ بڑے جھوٹوں میں سے ہے۔ من

الکذاب بین الکبار اور یہ حدیث گھڑتا ہے (اور یہ اس حدیث کا راوی ہے) زوائد ابن ماجہ۔ ابن ماجہ کتاب اقامۃ الصلوٰۃ باب ماجاء فی الصلوٰۃ

بین المغرب والعشاء۔

۱۹۳۲۹... جس نے مغرب و عشاء کے درمیان نماز پڑھی اس نے او ابن کی نماز پڑھی۔ ابن نصر عن محمد بن المنکدر مرسلًا

۱۹۳۳۰... جس نے مغرب کے بعد چھ رکعات نماز پڑھیں اور اس سے پہلے کسی بات چیت نہ کی تو اس کے پچاس سال کے گناہ معاف کر دیئے

جائیں گے۔ ابن نصر عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۳۳۱... اللہ کے نزدیک افضل نماز مغرب کی ہے۔ اور جس نے مغرب کے بعد دو رکعات ادا کیں اللہ اس کے لیے جنت میں گھر تعمیر کر دے گا

جس میں وہ صبح و شام رہے گا۔ الاوسط للطبرانی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

الاکمال

۱۹۴۳۲..... طلوعِ نجم سے قبل مغرب کی نماز ادا کر لو۔ مسند احمد، السنن للدارقطنی عن ابی ایوب رضی اللہ عنہ
۱۹۴۳۳..... جس وقت روزہ دار روزہ افطار کرتا ہے تم مغرب کی نماز ادا کر لو ستاروں کے طلوع ہونے سے قبل قبل۔

مصنف ابن ابی شیبہ عن ابی ایوب رضی اللہ عنہ

۱۹۴۳۴..... میری امت فطرت پر قائم رہے گی جب تک مغرب کی نماز ستاروں کے طلوع ہونے سے قبل ادا کرتی رہے۔

مسند احمد، الکبیر للطبرانی، السنن للبیہقی، السنن لسعید بن منصور عن السائب بن یزید

۱۹۴۳۵..... میری امت کا ایک گروہ فطرت پر قائم رہے گا جب تک وہ ستاروں کے طلوع ہونے سے قبل مغرب کی نماز ادا کرتا رہے۔

ابن جریر عن قتادة مرسلًا

۱۹۴۳۶..... میری امت فطرت پر قائم رہے گی جب تک وہ ستاروں کے طلوع ہونے تک مغرب کی نماز مؤخر نہ کرے۔

تمام، ابن عساکر عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

۱۹۴۳۷..... میری امت اپنے دین کے بقیہ خیر میں رہے گی جب تک وہ مغرب پڑھنے کے لیے ستاروں کے نکلنے کے منتظر نہ رہیں یہود کی طرح۔ اور جب تک فجر کو ستاروں کے چھپ جانے تک مؤخر نہ کریں نصرانیوں کی طرح۔ اور جب تک جنازوں کو ان کے اہل و عیال کے بھروسہ

پر نہ چھوڑ دیں۔ السنن لسعید بن منصور عن حارث بن وہب عن ابی عبدالرحمن صناہجی، مسند احمد، الکبیر للطبرانی، مستدرک

الحاکم عن الحارث بن وہب الصناہج بن الاعسر

۱۹۴۳۸..... میری امت اسلام پر قائم رہے گی جب تک وہ مغرب کو ستاروں کے نکلنے تک مؤخر نہ کریں یہود کی طرح۔ اور جب تک فجر کو جلدی نہ کریں نصاریٰ کی طرح اور جب تک جنازوں کو ان کے اہل کے حوالے نہ کر دیں۔ (بلکہ دوسرے مسلمانوں کو بھی جنازوں کی تکفین تدفین میں ان

کے گھر والوں کی مدد کرنا ضروری ہے)۔ الکبیر للطبرانی، ابو نعیم عن حارث بن وہب

۱۹۴۳۹..... میری امت اپنے دین کی کشادگی پر رہے گی جب تک مغرب کو ستاروں کے نکلنے تک مؤخر نہ کریں، نیز فجر کو ستاروں کے ڈوب جانے

تک مؤخر نہ کریں اور جنازوں کو ان کے اہل کے حوالے نہ کریں۔ الخطیب عن محمد بن الضوء بن الصلصال بن الدلہمس عن ابیہ عن جدہ

کلام:..... علامہ بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث اس سند کے سوا بھی محفوظ کی گئی ہے اور محمد بن ضوء اس مقام کا راوی نہیں ہے کہ اس سے علم کی بات حاصل کی جائے۔ کیونکہ وہ جھوٹا ہونے کے ساتھ ساتھ شرب خمر جیسی دیگر فواحش کا بھی مرتکب تھا۔

۱۹۴۴۰..... میری امت خیر پر باقی رہے گی جب تک تین چیزوں کی مرتکب نہ ہو: یہود کی طرح مغرب کی نماز کو تاریکی کے انتظار میں مؤخر نہ

کریں۔ فجر کو مؤخر کریں مگر ستاروں کے ڈوب جانے تک نصاریٰ کی طرح۔ اور جب تک جنازوں کو صرف ان کے اہل و عیال کے سپرد نہ

کر دیں۔ البغوی عن الحارث بن وہب عن عبدالرحمن الصناہجی

۱۹۴۴۱..... مغرب کی نمازوں کی وتر نماز ہے لہذا رات کی وتر بھی تم پڑھ لیا کرو۔ ابن ابی شیبہ عن ابن سیرین مرسلًا

۱۹۴۴۲..... جس نے مغرب کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کی اس کے لیے گناہوں سے پاک حج اور مقبول عمرہ لکھا جائے گا نیز لیلۃ القدر میں قیام

کا ثواب بھی حاصل ہوگا۔ الدیلمی عن انس رضی اللہ عنہ

مغرب کی سنت..... الاکمال

۱۹۴۴۳..... جس نے مغرب کی نماز کے بعد بغیر کسی سے بات کیے دو رکعت نماز ادا کی اس کی نماز علیین میں لکھی جائے گی۔

ابن ابی شیبہ، السنن لسعید بن منصور، ابن نصر عن مکحول مرسلًا

۱۹۳۳۳..... تم پر یہ نماز گھروں میں پڑھنا ضروری ہے۔

ترمذی غریب، نسائی، الکبیر للطبرانی عن سعد بن اسحاق بن کعب بن عجرة عن ابیہ عن جدہ
فائدہ:..... نبی کریم ﷺ نے یہ نماز مغرب پڑھائی تو لوگ اٹھ کر نفل (سنت مغرب) ادا کرنے لگے۔ تب نبی کریم ﷺ نے مذکورہ جواب
ارشاد فرمایا۔

۱۹۳۳۵..... جس نے مغرب کے بعد کسی سے بات چیت کرنے سے قبل دو رکعت نماز پڑھی اور پہلی رکعت میں الحمد اور قل یا ایہا
الکفرون اور دوسری رکعت میں الحمد اور قل هو اللہ احد پڑھی تو وہ گناہوں سے ایسا پاک صاف ہو جائے گا جس طرح سانپ اپنی کینچلی سے
نکل جاتا ہے۔ ابن النجار عن انس رضی اللہ عنہ

۱۹۳۳۶..... مغرب کے بعد دو رکعتوں کا اپنے کو پابند کرنا ملائکہ کو ثواب لکھنے کے لیے مشقت میں ڈال دیتا ہے۔

الدیلمی عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ
۱۹۳۳۷..... جس نے مغرب و عشاء کے درمیان بیس رکعات پڑھیں اور ہر رکعت میں الحمد شریف اور قل هو اللہ احد پندرہ مرتبہ پڑھی اللہ
پاک اس کے لیے جنت میں دو ایسے محل تعمیر فرما دے گا جن میں کوئی جوڑ ہوگا اور نہ توڑ۔ اور جس نے عشاء کے بعد دو رکعتیں پڑھیں اور ہر
رکعت میں الحمد شریف اور قل هو اللہ احد پندرہ مرتبہ پڑھی اللہ پاک اس کے لیے جنت میں ایک محل تعمیر کر دے گا۔

ابو محمد سمرقندی فی فضائل قل هو اللہ احد عن جریر
کلام:..... اس روایت میں ایک راوی احمد بن عبد ہے صدوق لہ منا کبر۔ صدوق ہے اور اس سے منکر روایات منقول ہیں۔

۱۹۳۳۸..... جس نے مغرب کے بعد بارہ رکعات ادا کیں۔ ہر رکعت میں قل هو اللہ احد چالیس مرتبہ پڑھی، اس سے ملائکہ قیامت کے روز مصافحہ
کریں گے اور جس سے ملائکہ قیامت کے روز مصافحہ کریں گے وہ پل صراط پر، حساب کتاب کے وقت اور نامہ اعمال تلخے وقت امن و سلامتی کے
ساتھ رہے گا۔ سمرقندی عن ابان عن انس رضی اللہ عنہ

۱۹۳۳۹..... تم پر مغرب و عشاء کے درمیان (دو رکعت سنت مغرب کی) نماز لازم ہے جو دن کے شروع اور آخر کے لغو کاموں کا کفارہ ہے۔

الدیلمی عن سلمان رضی اللہ عنہ
۱۹۳۵۰..... جس نے مغرب و عشاء کے درمیان نماز پڑھی اس کے لیے جنت میں دو محل تعمیر کیے جائیں گے دونوں کے درمیان سو سال کی
مسافت ہوگی اور دونوں جنتوں میں ایسے درخت ہوں گے کہ خواہ اہل مشرق و مغرب ان جنتوں کو نہ دیکھ پائیں مگر ان کے درختوں کے پھل ان
جنتوں کو آپس میں ملا دیں گے۔ یہ نماز صلوٰۃ الاوائین ہے۔ یہ غافلین کے لیے غفلت سے نکلنے کا ذریعہ ہے اور مغرب و عشاء کے درمیان ایک
مقبول دعا ہے جو ہرگز نہیں کی جاتی۔ ابن مردویہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۳۵۱..... جس نے مغرب کے بعد چار رکعات پڑھیں گویا اس نے خدا کی راہ میں جہاد کے بعد پھر جہاد کیا۔ ابو الشیخ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ
۱۹۳۵۲..... جس نے مغرب کی نماز ادا کی، اس کے بعد بغیر بات چیت کیے دو رکعت رکعتیں اللہ پاک اس کو حظیرۃ القدس میں جگہ دے گا۔ (جو
جنت کا اعلیٰ درجہ ہے) جس نے چار رکعات ادا کیں گویا اس نے حج ادا کیا اور جس نے چھ رکعات ادا کر لیں اس کے پچاس سال کے گناہ معاف
کر دیئے جائیں گے۔ ابن شاہین عن ابی بکر رضی اللہ عنہ

۱۹۳۵۳..... جس نے مغرب و عشاء کے درمیان بیس رکعات ادا کیں اور ہر رکعت میں فاتحہ الکتاب اور قل هو اللہ احد تلاوت کی، اللہ پاک
اس کی جان، اس کے اہل و عیال، اس کے مال و دولت اور اس کی دنیا و آخرت کی حفاظت فرمائیں گے۔

نظام الملک فی السداسیات عن ابی ہدبہ عن انس رضی اللہ عنہ
۱۹۳۵۴..... جس نے مغرب کے بعد چھ رکعات ادا کر لیں اس کے سارے گناہ بخش دیئے جائیں گے خواہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔

الایمط والکبیر للطبرانی، ابن مندہ عن عمار بن یاسر

۱۹۳۵۵..... جس نے مغرب کے بعد کسی سے گفتگو کرنے سے قبل چار رکعات ادا کیں یہ رکعات اس کے نام سے علیین میں پہنچ جائیں گی اور وہ اس شخص کے برابر ہوگا جس نے مسجد اقصیٰ میں لیلۃ القدر کا قیام کیا۔ اور یہ چار رکعات نصف رات کے قیام سے بہتر ہیں۔

الدیلمی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

عشاء کا وقت اور عشاء کی نماز سے متعلق احکام و فضائل

۱۹۳۵۶..... عشاء کا وقت شروع ہوتا ہے جب رات (کی تاریکی) ہر وادی کا پیٹ بھر دے۔ الاوسط للطبرانی عن عائشة رضی اللہ عنہا
۱۹۳۵۷..... شفق احمر (وقف ہے) اگر وہ غائب ہو جائے تو (عشاء کی) نماز واجب ہو جاتی ہے۔ السنن للدارقطنی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ
۱۹۳۵۸..... اگر ضعیف کے ضعف اور مریض کے مرض کا خیال نہ ہوتا تو میں عشاء کی نماز (مزید) مؤخر کرتا۔

الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۹۳۵۹..... تم اپنی جگہوں پر بیٹھے رہو۔ دوسرے لوگ تو نماز پڑھ کر بستروں پر چلے گئے ہیں۔ لیکن تم مسلسل نماز ہی میں ہو جب تک نماز کی انتظار میں بیٹھے رہو۔ اگر ضعیف کے ضعف اور مریض کے مرض اور حاجت مند کی حاجت کا خیال نہ ہوتا تو میں یہ نماز رات کے ایک آدھے حصے تک مؤخر کر دیتا۔ مسند احمد، ابو داؤد عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۹۳۶۰..... اس نماز کو منہ اندھیرے پڑھو۔ بے شک تم کو اس نماز کی بدولت تمام امتوں پر فضیلت ملی ہے کیونکہ تم سے پہلی امتوں نے اس نماز کو نہیں پڑھا تھا۔ ابو داؤد عن معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ

۱۹۳۶۱..... لوگ تو نماز پڑھ کر نیند کی آغوش میں چلے گئے ہیں۔ تم مستقل نماز میں مصروف ہو جب تک کہ نماز کی انتظار میں بیٹھے ہو۔ اگر کمزوری کی کمزوری اور بیماری کی بیماری کا خیال نہ ہوتا تو میں حکم دیتا کہ یہ نماز رات کے ایک آدھے حصے تک مؤخر کر دی جائے۔

نسائی، ابن ماجہ عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۹۳۶۲..... لوگ نماز پڑھ کر سو گئے ہیں اور تم جب تک نماز کی انتظار میں بیٹھے ہو مستقل نماز میں ہو۔ نسائی، ابن ماجہ عن انس رضی اللہ عنہ
۱۹۳۶۳..... تم ایک ایسی نماز کا انتظار کرتے ہو تمہارے سوا کسی اور دین کا حامل شخص انتظار نہیں کرتا۔ اگر میری امت پر گراں نہ ہوتا تو میں یہ نماز (آئندہ) اسی وقت ان کو پڑھایا کرتا۔ نسائی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۳۶۴..... اگر مجھے اپنی امت پر مشقت کا خوف نہ ہوتا تو میں ان کو حکم کرتا کہ عشاء کو ایک تہائی رات یا نصف رات تک مؤخر کریں۔

مسند احمد، ترمذی حسن صحیح، ابن ماجہ عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۹۳۶۵..... اگر مجھے مؤمنین پر مشقت کا خوف نہ ہوتا تو ان کو عشاء کی نماز مؤخر کرنے اور ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کا حکم دیتا۔

ابو داؤد، نسائی عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۹۳۶۶..... اگر میں اپنی امت پر مشقت محسوس نہ کرتا تو ان کو اس طرح یہ نماز پڑھنے کا حکم دیتا۔ یعنی عشاء کو نصف رات کے وقت۔

مسند احمد، بخاری، نسائی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ مسلم عن عمرو عائشہ رضی اللہ عنہ

۱۹۳۶۷..... خوشخبری سنو! یہ تم پر خاص اللہ کی نعمت ہے کہ تمہارے سوا کوئی اور اس وقت نماز نہیں پڑھتا۔ بخاری عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ

۱۹۳۶۸..... اعراب (دیہاتی) تم پر اس عشاء کی نماز کے نام پر غالب نہ آجائیں۔ کتاب اللہ میں اس کا نام عشاء ہی ہے اور وہ اعرابی (دیہاتی) لوگ اس کو (عتمہ کہتے ہیں اور) یعمنون بحلاب الاہل سے یہ نام نکالتے ہیں۔ (یعنی اندھیرے منہ اونٹ کا دودھ دوہنا۔ اس وجہ

سے وہ عشاء کو عتمہ یعنی اندھیرے منہ والی نماز کہتے ہیں۔ مسند احمد، مسلم، ابو داؤد، نسائی، ابن ماجہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۳۶۹..... اعراب (دیہاتی لوگ) تمہارے عشاء کے نام میں تم پر غالب نہ آجائیں، یہ عشاء ہے۔ (دیہاتی) لوگ اس کو عتمہ کہتے ہیں۔

اعتمادہم بالابل کی وجہ سے۔ ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۳۷۰..... اگر لوگوں کو عشاء اور فجر کی نماز کے فائدے کا علم ہو جائے تو وہ ان نمازوں میں ضرور آئیں خواہ ان کو گھسٹ گھسٹ کر آنا پڑے۔

ابن ماجہ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۹۳۷۱..... جس نے جماعت والی مسجد میں چالیس رات تک عشاء کی نماز پہلی رکعت فوت کیے بغیر ادا کی اللہ پاک اس کے لیے جہنم سے آزادی لکھ دیں گے۔ ابن ماجہ عن عمر رضی اللہ عنہ

کلام:..... ابن ماجہ کتاب المساجد باب صلوة العشاء رقم ۷۹۸۔ زوائد ابن ماجہ میں ہے کہ اس روایت میں ارسال اور ضعف ہے۔

۱۹۳۷۲..... جس نے عشاء کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کی اس کے لیے یہ نصف رات قیام کے برابر ہے۔ اور جس نے عشاء و فجر دونوں جماعت کے ساتھ ادا کیے گویا اس نے پوری رات قیام کیا۔ ترمذی، ابو داؤد عن عثمان رضی اللہ عنہ

۱۹۳۷۳..... جس نے عشاء کی نماز جماعت میں پڑھی گویا اس نے نصف رات قیام کیا اور جس نے صبح کی نماز بھی جماعت میں ادا کی گویا اس نے پوری رات قیام کیا۔ مسند احمد، مسلم عن عثمان رضی اللہ عنہ

۱۹۳۷۴..... جس نے عشاء کی باجماعت پڑھی اس نے لیلۃ القدر کا ایک حصہ پالیا۔ الکبیر للطبرانی عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

الاکمال

۱۹۳۷۵..... عشاء کا اول وقت وہ ہے جب شفق غائب ہو جائے اور عشاء کا آخری وقت رات کا نصف ہے۔

ابن جریر عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۳۷۶..... اے ام انس! جب رات ہر وادی کا پیٹ بھر دے تو اس کو جلدی پڑھ لے کیونکہ (یہی عشاء کی) نماز کا وقت شروع ہو گیا ہے، پس نماز پڑھ اور تجھ پر کوئی گناہ نہیں۔ شعب الایمان للبیہقی عن ام انس رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... ام انس رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے عشاء کی نماز سے پہلے نیند غالب آ جاتی ہے؟ تب آپ ﷺ نے یہ جواب ارشاد فرمایا۔

۱۹۳۷۷..... اس نماز کو منہ اندھیرے پڑھو۔ بے شک تم اس نماز کی بدولت تمام امتوں پر فضیلت پانے والے ہو کیونکہ تم سے پہلے کسی امت نے اس نماز کو نہیں پڑھا۔ مسند احمد، ابن ابی شیبہ، الکبیر للطبرانی، ابو داؤد عن معاذ رضی اللہ عنہ

۱۹۳۷۸..... تم جب تک اس نماز کے انتظار میں ہو مسلسل نماز ہی میں مصروف ہو۔ یہ ایسی نماز ہے جو تم سے پہلے کسی امت نے نہیں پڑھی، یعنی عشاء کی نماز۔ الکبیر للطبرانی عن المنکدر

۱۹۳۷۹..... آگاہ رہو! لوگ نماز پڑھ کر سو چکے ہیں۔ جبکہ تم مسلسل نماز میں ہو جب تک نماز کا انتظار کر رہے ہو۔ بخاری عن انس رضی اللہ عنہ

۱۹۳۸۰..... نماز کا انتظار کر رہے ہو، یہ ایسی نماز ہے جو تم سے پہلے کسی امت میں نہیں تھی اور یہ عشاء کی نماز ہے۔ دیکھو! یہ ستارے آسمان کے لیے امن کی علامت ہیں۔ جب ستارے مٹ جائیں گے تو اہل آسمان پر وہ عذاب آجائے گا جس کا ان سے وعدہ کیا گیا۔ میں اپنے اصحاب کے لیے امان ہوں۔ جب میں مرجاؤں گا تو میرے اصحاب پر ان سے کیا گیا وعدہ آجائے گا اور میرے اصحاب میری امت کے لیے امان ہیں،

جب میرے اصحاب چلے جائیں گے تو میری امت پر ان سے کیا گیا وعدہ صادق آجائے گا۔ ابن المبارک عن علی بن طلحہ مرسل

۱۹۳۸۱..... تم سے پہلے کسی امت نے یہ نماز نہیں پڑھی۔ آئندہ بھی تم یہ نماز پڑھتے رہو گے۔ ستارے آسمان کے لیے امان ہیں۔ جب ستارے مٹ جائیں گے تو آسمان پر وہ عذاب آجائے گا جس کا وعدہ کیا گیا ہے، میں اپنے اصحاب کے لیے امان ہوں، جب میں چلا جاؤں گا تو میرے

اصحاب پر وہ وعدہ آجائے گا جس کا ان سے وعدہ کیا گیا۔ اور میرے اصحاب میری امت کے لیے امان ہیں جب میرے اصحاب چلے جائیں گے تو

میری امت پر بھی وہ وعدہ صادق آجائے گا جو ان سے کیا گیا۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ
۱۹۲۸۲... لوگ سو گئے اور مینڈکی آغوش میں چلے گئے اور تم نماز کے انتظار میں بیٹھے ہو۔ بہر حال جب تم نماز کے انتظار میں ہو اور اگر
مجھے کمزوری اور بوڑھے کے بڑھاپے کا خیال نہ ہوتا تو میں یہ نماز رات کے ایک (آدھے) حصے تک مؤخر کر دیتا۔

عبد بن حمید عن جابر رضی اللہ عنہ

مسواک کی تاکید

۱۹۲۸۳... اگر مجھے اپنی امت پر مشقت کا ڈر نہ ہوتا تو ان کو ہر نماز کے وقت مسواک کا حکم دیتا اور عشاء کو ایک تہائی رات تک مؤخر کرنے کا حکم
دیتا۔ جب تہائی رات بسر ہو جاتی ہے تو اللہ پاک آسمان دنیا پر اترتے ہیں اور طلوع فجر تک وہیں ہوتے ہیں۔ اس وقت ایک کہنے والا کہتا ہے:
کیا کوئی سائل ہے جس کو عطا کیا جائے؟

کیا کوئی دعا مانگنے والا ہے جس کی دعا قبول کی جائے؟

کیا کوئی بیمار ہے جو شفاء مانگے اور اس کو شفا دی جائے؟

کیا کوئی گناہ گار ہے جو بخشش مانگے اور اس کی بخشش کی جائے؟

مسند احمد، ابن جریر، الخطیب عن علی رضی اللہ عنہ، مسند احمد، ابن جریر عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

۱۹۲۸۴... اگر مجھے اپنی امت پر شاق نہ ہوتا تو میں عشاء کی نماز کو تہائی یا نصف رات تک مؤخر کر دیتا جب رات کا نصف حصہ ہو جاتا ہے تو اللہ
پاک آسمان دنیا پر جلوہ فرماتے ہیں اور لہذا فرماتے ہیں: کیا ہے کوئی بخشش مانگنے والا میں لکس کی بخشش کر دوں، کیا ہے کوئی توبہ مانگنے والا میں اس
کی توبہ قبول کروں؟ کیا ہے کوئی دعا مانگنے والا میں اس کی دعا قبول کروں؟ حتیٰ کہ اسی طرح فجر طلوع ہو جاتی ہے۔

مسند احمد، محمد بن نصر عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

۱۹۲۸۵... اگر مجھے اپنی امت پر شاق نہ ہوتا تو ان کو ہر وضو کے ساتھ مسواک کا حکم دیتا اور عشاء کو تہائی یا نصف رات تک مؤخر کر دیتا۔
بے شک (اس وقت) ہمارا پروردگار! آسمان دنیا پر نزول فرماتا ہے اور ارشاد فرماتا ہے: کون ہے جو مجھ سے مانگے تو میں اس کو عطا
کروں؟ کون ہے جو مجھ سے استغفار کرے۔ میں اس کی مغفرت کروں کون ہے جو مجھ سے دعا مانگے تو میں اس کی دعا قبول کروں۔

عبدالرزاق، مسند احمد عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

۱۹۲۸۶... اگر مجھے اپنی امت پر تکلیف کا خوف نہ ہوتا تو اس عشاء کی نماز کو اس وقت تک مؤخر کر دیتا۔ عبدالرزاق عن ابن عباس رضی اللہ عنہ
۱۹۲۸۷... تمہارے سوا کوئی شخص اس عشاء کی نماز کا انتظار نہیں کرتا۔ اور جب تم اس کا انتظار کرتے ہو نماز ہی میں رہتے ہو، اور اگر مجھے اپنی امت پر
شاق نہ ہوتا تو اس نماز کو نصف رات یا نصف رات کے قریب تک مؤخر کر دیتا۔ الاوسط للطبرانی عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۹۲۸۸... جو شخص جماعت کے ساتھ عشاء کی نماز میں شریک ہو گا تو اس نے رات بھر عبادت کی مشعب الایمان للیہقی عن عثمان رضی اللہ عنہ

۱۹۲۸۹... عشاء اور صبح کی نماز میں حاضر ہونا سات بھر قیام سے افضل ہے۔ عبدالرزاق عن مجاہد مرسلًا

۱۹۲۹۰... عشاء اور صبح کی نماز سے پیچھے رہ جانے والوں کو اگر علم ہو جائے کہ ان نمازوں میں کیا خیر و برکت ہے تو وہ ضرور ان میں حاضر ہوں خواہ
گھسٹ گھسٹ کر ان کو آنا پڑے۔ مسند احمد، سمویہ عن انس رضی اللہ عنہ

۱۹۲۹۱... اگر دو نمازوں سے رہ جانے والوں کو ان کی اہمیت کا علم ہو جائے تو خواہ ان کو سہاروں کے بل آنا پڑے ضرور آئیں گے۔ وہ عشاء اور فجر
کی نماز ہے۔ مستدرک الحاکم عن ابن مکتوم

۱۹۲۹۲... اگر لوگوں کو بدھ کی رات عشاء کی نماز میں شرکت کی اہمیت معلوم ہو جائے تو خواہ ان کو گھسٹ کر آنا پڑے ضرور آئیں۔

الاوسط للطبرانی عن عائشة رضی اللہ عنہا

۱۹۴۹۳..... منافقین پر سب سے بھاری نماز عشاء اور فجر کی نماز ہے۔ اگر ان کو معلوم ہو جائے کہ ان میں کیا منافع ہیں تو خواہ ان کو دو آدمیوں کے سہارے سے آنا پڑتا وہ ضرور آجاتے۔ جان لو کہ پہلی صف ملائکہ کی صف ہے۔ اگر تم کو اس کی فضیلت معلوم ہو جائے تو ایک دوسرے سے آگے بڑھ کر اس میں جگہ حاصل کرو جان لو! آدمی کی نماز ایک دوسرے کے ساتھ جماعت میں تنہا آدمی کی نماز سے بہتر ہے۔ اور تین آدمیوں کی جماعت دو آدمیوں کی جماعت سے بہتر ہے اور جماعت جس قدر زیادہ ہوگی اسی قدر زیادہ اللہ کو محبوب ہوگی۔

عبدالرزاق، شعب الایمان للبیہقی عن ابی بن کعب رضی اللہ عنہ

۱۹۴۹۴..... منافقین پر سب سے بھاری نماز عشاء اور فجر کی نماز ہے اگر ان کو ان کی فضیلت کا علم ہو جاتا تو ان میں گھسٹ گھسٹ کر بھی شریک ہوتے۔

الخطیب، ابن عساکر عن معاویہ بن اسحاق بن طلحة بن عبید اللہ عن ابیہ عن جدہ، الکبیر للطبرانی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ
۱۹۴۹۵..... اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ عشاء و فجر میں کیا فضیلت رکھی ہے تو گھسٹ گھسٹ کر بھی ان نمازوں میں شریک ہوں گے۔

مصنف ابن ابی شیبہ عن عائشہ رضی اللہ عنہا

منافق پر عشاء کی نماز بھاری ہوتی ہے

۱۹۴۹۶..... کوئی منافق شخص عشاء کی نماز پر (جماعت کے ساتھ) چالیس راتوں تک پابندی نہیں کر سکتا۔

مسند ابی داؤد الطیالسی، شعب الایمان للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۴۹۷..... ان دونوں نمازوں میں منافق حاضر نہیں ہوتے: یعنی عشاء اور فجر۔

مسند احمد، الحاکم فی الکنی عن عبد اللہ بن انس عن عمومۃ لہ من الصحابة

۱۹۴۹۸..... کیا ہو گیا لوگوں کو کہ دین سے نکلنے جاتے ہیں عشاء کی نماز کو سر شام ہی پڑھ لیتے ہیں۔

الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن عثمان الثقفی

۱۹۴۹۹..... جو عشاء کی نماز سے سو گیا حتیٰ کہ اس کا وقت نکل گیا تو (اس کی آنکھوں پر پھسکا راور) وہ پھر سونہ سکیں۔

ابن عساکر عن عمرو بن دینار مرسل

۱۹۵۰۰..... جو اس نماز یعنی عشاء سے سو گیا (اللہ کرے) اس کی آنکھ پھر سونہ سکے۔ مصنف ابن ابی شیبہ عن مجاہد مرسل

۱۹۵۰۱..... جو عشاء سے پہلے سو گیا اللہ اس کی آنکھ کو نہ سلوائے۔ البزار عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۹۵۰۲..... یہ عشاء کی نماز ہے اعراب (دیہاتی لوگ) تم پر اس کے نام میں غالب نہ آجائیں کیونکہ وہ یعمنون عن الابل (کے حوالہ) سے

اس کا نام (عتمہ) رکھتے ہیں۔ عبدالرزاق عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۵۰۳..... یاد رکھو! کبیس اعرابی لوگ تم پر تمہاری اس نماز کے نام میں غالب نہ آجائیں اس کا نام عشاء ہے اور وہ یعمنون بالابل سے اس کا

نام (عتمہ) رکھتے ہیں۔ عبدالرزاق عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۵۰۴..... اعرابی تمہارے اوپر عشاء کے نام میں غالب نہ آجائیں۔ کتاب اللہ میں اس کا نام عشاء ہی ہے جبکہ اعراب نے اس کا نام

عتمہ رکھ دیا ہے۔ کیونکہ وہ اس وقت اونٹنیوں کا دودھ دوتے ہیں۔ (اور اس کے اعتمت الناقة کا لفظ بولتے ہیں اس سے عشاء کے لیے

لفظ نکال دیا عتمہ)۔ حلیۃ الاولیاء عن عبدالرحمن بن عوف

۱۹۵۰۵..... اے عبدالرحمن! تم پر کوئی عشاء کے نام میں غالب نہ آنا چاہیے۔ التاریخ للبخاری عن عبدالرحمن بن عوف

۱۹۵۰۶..... اے عبدالرحمن! تم پر کوئی تمہاری نماز کے نام میں غالب نہ آئے۔ اللہ نے اس کا نام عشاء رکھا ہے اور بدوؤں نے اس کا نام عتمہ

رکھا ہے، من اعتام ابلہم سے۔ عبدالرزاق عن عبدالرحمن بن عوف

- ۱۹۵۰۷..... اعراب تم پر تمہاری مغرب کے نام میں غالب نہ آجائیں وہ اس کو عشاء کہتے ہیں۔ مسند احمد، بخاری عن عبد اللہ العزنی
- ۱۹۵۰۸..... عشاء کو عتمہ ہرگز نہ کہو کیونکہ اعراب اس کو عتمہ کے نام سے پکارتے ہیں۔ الکبیر للطبرانی عن عبد اللہ بن مغل
- ۱۹۵۰۹..... جس نے عشاء کے بعد چار رکعات نماز پڑھی اور پہلی دو رکعتوں میں قل یا ایہا الکفرون اور قل هو اللہ احد پڑھیں اور آخری دو رکعتوں میں تبارک الذی بیدہ الملک (مکمل سورت) اور الم تنزیل (مکمل سورت) پڑھیں تو یہ چار رکعات لیلة القدر کی چار رکعات نکھی جائیں گی۔ ابن نصر، ابو الشیخ، الکبیر للطبرانی، السنن للبیہقی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ
- کلام:..... اس روایت میں ابو فروہ یزید بن سنان الرھاوی ہے جس کو امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے ضعیف قرار دیا ہے۔ مجمع الزوائد ۲۳۱/۲۔
- ۱۹۵۱۰..... جس نے جماعت کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھی اور پھر مسجد سے نکلنے سے قبل چار رکعات بھی پڑھ لیں تو اس کا یہ عمل لیلة القدر کے برابر ہوگا۔
- الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ
- کلام:..... علامہ بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ قدرے ضعیف حدیث ہے۔ مجمع الزوائد ۲۳۱/۲۔
- ۱۹۵۱۱..... جس نے عشاء کے بعد چار رکعات پڑھیں پھر وتر پڑھ کر سو گیا تو وہ صبح تک نماز میں رہے گا۔ الدیلمی عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

وتر کا وقت اور دیگر احکام و فضائل

- ۱۹۵۱۲..... فجر سے پہلے وتر پڑھ لو۔ نسائی عن ابی سعید، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ
- ۱۹۵۱۳..... جب فجر طلوع ہو جاتی ہے تو رات کی ہر نماز اور وتر کا وقت ختم ہو جاتا ہے لہذا طلوع فجر سے پہلے وتر پڑھ لو۔
- ترمذی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ
- ۱۹۵۱۴..... وترات کی نماز ہے۔ مسند احمد، مسند ابی یعلیٰ عن ابی سعید رضی اللہ عنہ
- ۱۹۵۱۵..... وترات کے آخری پہر کی ایک رکعت کا نام ہے۔
- مسلم، ابو داؤد، نسائی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ، مسند احمد، الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ
- فائدہ:..... وتر ایک رکعت ہی کا نام ہے لیکن چونکہ صرف ایک رکعت پڑھنا ثابت نہیں اس لیے اس سے پہلے دو رکعت پڑھی جاتی ہیں پھر ان کے ساتھ ایک رکعت ضم کر لی جاتی ہے۔ جیسا کہ فرمان رسول ﷺ ہے رات کی نماز (تہجد) پڑھتے پڑھتے جب طلوع فجر کا اندیشہ ہو تو آخری دو رکعت کے ساتھ ایک رکعت ملا کر اس کو وتر بنا لو۔
- ۱۹۵۱۶..... صبح ہونے سے قبل وتر پڑھ لو۔ مسند احمد، مسلم، ترمذی، ابن ماجہ عن ابی سعید رضی اللہ عنہ
- ۱۹۵۱۷..... اللہ تعالیٰ نے تم کو عشاء کا (مبارک) وقت طویل دیا ہے اور وہ طلوع فجر تک ہے۔
- مسند احمد، ابو داؤد، ترمذی، ابن ماجہ، الدارقطنی، مستدرک الحاکم عن خارجه بن حذافة
- ۱۹۵۱۸..... وترات کی نماز ہے۔ الکبیر للطبرانی عن الاغر بن یسار
- ۱۹۵۱۹..... صبح سے پہلے وتر پڑھ لو۔ النخطیب فی التاریخ، مسلم، ترمذی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ
- ۱۹۵۲۰..... میرے رب نے مجھے ایک نماز اضافہ میں عطا فرمائی ہے اور وہ وتر ہے۔ اس کا وقت عشاء اور طلوع فجر کے درمیان ہے۔
- مسند احمد عن معاذ رضی اللہ عنہ
- ۱۹۵۲۱..... وتر حق ہے، جس نے وتر نہیں پڑھا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ ابو داؤد عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ
- ۱۹۵۲۲..... اے اہل قرآن! وتر پڑھا کرو بے شک اللہ وتر (اکیلا) ہے اور وتر (طاق) کو پسند کرتا ہے۔ ابو داؤد عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ
- ۱۹۵۲۳..... وتر ہر مسلمان پر حق ہے جو چاہے سات رکعت وتر پڑھے، جو چاہے پانچ رکعات وتر پڑھے اور جو چاہے تین رکعات وتر پڑھے اور جو

چاہے ایک رکعت وتر پڑھ لے اور جو مغلوب النوم ہو جائے وہ بھی اشاروں کے ساتھ پڑھ لے۔

ابوداؤد، بخاری، مسلم، ابن ماجہ، صحیح ابن حبان، مستدرک الحاکم عن ابی ایوب رضی اللہ عنہ

۱۹۵۲۳... جس کو صبح: وجائے اور وتر نہ پڑھے ہوں تو وہ وتر پڑھ لے۔ مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۵۲۵... اللہ نے تم پر ایک زائد نماز (واجب) کی ہے اس پر پابندی کرو اور وہ وتر ہے۔ مسند احمد عن ابن عمرو

۱۹۵۲۶... آخر رات کی نماز مشہودہ ہے (جس پر فرشتے حاضر ہوتے ہیں) اور یہ افضل نماز ہے۔

مسند احمد، مسلم، ترمذی، ابن ماجہ عن جابر رضی اللہ عنہ

وتر کی قضاء

۱۹۵۲۷... جو اپنے وتر سے سو گیا پس جب صبح ہو تو پڑھ لے (کیونکہ یہ واجب ہے جس کی قضاء فرضوں کی طرح ضروری ہے)۔

ترمذی عن زید بن اسلم مرسل

۱۹۵۲۸... اے اہل قرآن! وتر پڑھو۔ بے شک اللہ وتر ہے وتر کو پسند کرتا ہے۔ ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، مستدرک الحاکم عن علی رضی اللہ عنہ

۱۹۵۲۹... تم رات میں اپنی نماز وتر پڑھا کرو۔ بخاری، مسلم، ابوداؤد، عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۵۳۰... مجھے وتر پڑھنے کا اور قربانی کرنے کا حکم ملا ہے اور مجھ پر سختی نہیں کی گئی۔ السنن للدارقطنی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۹۵۳۱... مجھے وتر کا اور قربانی کا حکم ملا ہے لیکن ان کو فرض نہیں کیا گیا۔ (بلکہ یہ واجب کے درجے میں ہے)۔

مسند احمد عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۹۵۳۲... اللہ پاک وتر ہے (طاق) ہے اور وتر کو پسند کرتا ہے۔ ابن نصر عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۵۳۳... اللہ تعالیٰ وتر میں وتر کو پسند کرتے ہیں۔ سوائے اہل قرآن! وتر پڑھا کرو۔

ترمذی عن علی رضی اللہ عنہ، ابن ماجہ عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۹۵۳۴... محتاط وہ شخص ہے جو سوئے نہ جب تک وتر نہ پڑھ لے۔ مسند احمد عن سعد رضی اللہ عنہ

۱۹۵۳۵... جس نے وتر نہیں پڑھا اس کی نماز نہیں۔ الاوسط للطبرانی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۵۳۶... جو وتر سے سو گیا یا وتر کو بھول گیا تو جب یاد آ جائے (یا بیدار ہو) پڑھ لے۔

مسند احمد، نسائی، ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ، مستدرک الحاکم، عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۹۵۳۷... ایک رات میں دو وتر نہیں ہیں۔ مسند احمد، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، الضیاء عن طلق بن علی

۱۹۵۳۸... یہ تین چیزیں مجھ پر فرض ہیں اور تمہارے لئے نفل ہیں، وتر، چاشت کی دو رکعات اور قربانی۔

مسند احمد، مستدرک الحاکم عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

الاکمال

۱۹۵۳۹... وتر ہر مسلمان پر واجب ہے۔ البزار عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۹۵۴۰... تین چیزیں مجھ پر فرض ہیں اور تمہارے لئے سنت ہیں: وتر، مسواک اور رات کا قیام (تہجد کی نماز)۔

السنن للبیہقی، ضعفه عن عائشة رضی اللہ عنہا

۱۹۵۴۱... وتر مجھ پر فرض ہے اور تمہارے لئے نفل۔ قربانی مجھ پر فرض ہے اور تمہارے لئے نفل۔ اور جمعہ کے دن غسل کرنا مجھ پر فرض ہے اور

تمہارے لیے نفل۔ عامر بن محمد البسطامی فی معجمہ، الدیلمی وابن النجار عن ابن عباس رضی اللہ عنہ
 ۱۹۵۳۲..... وتر تین رکعات ہیں مغرب کی تین رکعات کی طرح۔ الاوسط للطبرانی عن عائشة رضی اللہ عنہا
 ۱۹۵۳۳..... وتر لازم ہے لیکن مغرب کی طرح (فرض) نہیں۔

شعب الایمان للبیہقی عن ابن جریر عن محمد بن یوسف و صالح بن کیسان و اسماعیل بن محمد بن سعد بن ابی وقاص معضلاً
 ۱۹۵۳۴..... وتر پڑھا جائے گا خواہ سنت کے ساتھ ملا کر۔ الدیلمی عن معاذ رضی اللہ عنہ
 فائدہ:..... یعنی عشاء کے فرض کے بعد اگر مزید نماز نہیں پڑھ سکتا تب بھی دو سنت کے ساتھ ایک رکعت ملا کر اس کو وتر کر لے۔ لیکن وتر پڑھنا
 ضروری ہے۔

۱۹۵۳۵..... و تراہل قرآن (مسلمانوں) پر لازم ہے۔ الصغیر للطبرانی عن علقمة عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ عبد الرزاق عن عکرمہ مرسلأ
 ۱۹۵۳۶..... مجھے وتر کا اور چاشت کی دو رکعات کا حکم ملا ہے لیکن ان کو فرض نہیں کیا گیا۔

مسند احمد، محمد بن نصر عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۹۵۳۷..... اللہ تعالیٰ نے تم پر ایک نماز زیادہ کی ہے۔ اس کو عشاء اور طلوع فجر کے درمیان پڑھ لو۔ وہ وتر ہے، وتر۔

مسند احمد، ابن قانع، الباوردی، الکبیر للطبرانی، السنن لسعید بن منصور عن ابی بصرة الغفاری

۱۹۵۳۸..... اللہ تعالیٰ نے تم پر ایک نماز زیادہ کی ہے اس پر پابندی کرو، وہ وتر ہے۔

مسند احمد، محمد بن نصر عن عمرو بن شعيب عن ابیہ عن جدہ

وتر کی نماز کی اہمیت

۱۹۵۳۹..... اللہ عزوجل نے تم پر ایک نماز کا اضافہ کیا ہے وہ تمہارے لیے سرخ اونٹوں سے بڑھ کر ہے۔ وہ وتر کی نماز ہے اور وہ تمہارے لیے
 عشاء اور طلوع فجر کے درمیان ہے۔ محمد بن نصر، الکبیر للطبرانی، حلیۃ الاولیاء عن ابی الخیر عن عمرو بن العاص وعقبہ بن عامر معاً
 ۱۹۵۵۰..... اللہ عزوجل نے تم پر ایک نماز کا اضافہ کیا ہے اور وہ وتر ہے۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ
 ۱۹۵۵۱..... اللہ عزوجل نے تمہاری (پانچ نمازوں) کے ساتھ ایک زائد نماز کا اضافہ کیا تم اس پر پابندی کرو وہ وتر ہے۔

الجامع لعبد الرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ، عن عمرو بن شعيب عن ابیہ عن جدہ

۱۹۵۵۲..... اللہ وتر ہے وتر کو پسند کرتا ہے۔ جس نے وتر نہیں پڑھا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ الجامع لعبد الرزاق والحسن مرسلأ

۱۹۵۵۳..... جو وتر نہیں پڑھتا وہ ہم میں سے نہیں۔ مسند احمد، محمد بن نصر، حلیۃ الاولیاء عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۵۵۴..... یہ سفر بڑا پر مشقت اور بھاری ہے۔ پھر جب کوئی وتر پڑھے تو دو رکعتیں پڑھ لے (اور ان کے ساتھ ایک اور ملا لے) پھر اگر رات کو
 بیدار ہو گیا تو ٹھیک ہے ورنہ یہ دو رکعات وتر کے لیے ہو جائیں گی۔

الدارمی، ابن خزیمہ، الطحاوی، نسائی، ابن حبان، السنن للدارقطنی، الکبیر للطبرانی، السنن للبیہقی عن ثوبان رضی اللہ عنہ

۱۹۵۵۵..... اے اہل قرآن! وتر پڑھا کرو۔ اللہ وتر ہے اور وتر کو پسند کرتا ہے۔ ایک اعرابی نے کہا: یا رسول اللہ! یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں؟
 آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ تیرے لیے ہے اور نہ تیرے (جیسے تیرے) ساتھیوں کے لیے۔

ابن ابی شیبہ عن ابی عبیدہ مرسلأ، ابو داؤد عن انس رضی اللہ عنہ

۱۹۵۵۶..... و تراہل قرآن کے لیے ہے۔ ابن ابی شیبہ عن ابی عبیدہ مرسلأ، ابن ابی شیبہ عن ابن مسعود وحذیفۃ موقوفاً

۱۹۵۵۷..... مجھے ڈر ہے کہ کہیں تم پر وتر فرض نہ کر دیا جائے۔ محمد بن نصر عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۹۵۵۸..... جس کو صبح ہوگئی اور اس نے وتر نہیں پڑھے، اس کے لیے وتر نہیں۔

۱۹۵۵۹..... الکبیر للطبرانی، الجامع لعبد البرزاق، ابن خزیمہ، ابن حبان، مستدرک الحاکم، عن ابی سعید، البزار عن الاغر المزنی
پانچ رکعات وتر پڑھو، اگر نہیں تو تین رکعات پڑھا اگر یہ بھی ممکن نہیں تو ایک رکعت ہی پڑھ۔ اگر اس کی بھی ہمت نہیں تو اشاروں کے
ساتھ پڑھ لے۔ مسند احمد، مصنف ابن ابی شیبہ عن ابی ایوب رضی اللہ عنہ

۱۹۵۶۰..... سونے سے قبل وتر پڑھ لے اور رات کی نماز دو رکعت ہیں۔ الکبیر للطبرانی عن عمار رضی اللہ عنہ

۱۹۵۶۱..... جس نے صبح کر دی اس کے لیے وتر نہیں۔ الدیلمی عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۹۵۶۲..... صبح سے قبل قبل وتر پڑھ لو۔ مسلم، ترمذی، ابن حبان عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۵۶۳..... آگاہ رہو! فجر کے بعد وتر نہیں۔ ابن عساکر عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۹۵۶۴..... طلوع فجر کے بعد وتر نہیں۔ مصنف ابن ابی شیبہ عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۹۵۶۵..... رات کی نماز دو رکعت ہیں۔ پھر تم کو صبح ہونے کا اندیشہ ہو تو ایک رکعت کے ساتھ وتر کر لو۔ بے شک اللہ وتر ہے اور وتر کو پسند
کرتا ہے۔ الکبیر للطبرانی، محمد بن نصر عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۵۶۶..... رات کی نماز دو رکعت ہیں جب صبح ہونے کا اندیشہ ہو تو صبح سے پہلے پہلے ایک رکعت اور دو سجدے ادا کر لو۔

شعب الایمان للبیہقی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۵۶۷..... رات کی نماز دو رکعت ہیں۔ اور وتر صبح سے پہلے ایک رکعت اور دو سجدے ہیں۔

شعب الایمان للبیہقی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۵۶۸..... اے ابو بکر! تم نے تو ایک مضبوط کڑا تھا لیا ہے اور اے عمر! تم نے بڑی طاقت کے ساتھ پکڑ لیا ہے۔

الکبیر للطبرانی، مسند احمد، عبد بن حمید، ابن ماجہ، الطحاوی عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۹۵۶۹..... قاعدہ:..... حضور اکرم ﷺ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے پوچھا تم کس وقت وتر پڑھتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا: آخر رات میں۔ تب آپ
ﷺ نے مذکورہ جواب ارشاد فرمایا۔

۱۹۵۷۰..... تم میں سے جس شخص کو ڈر ہو کہ وہ آخر رات میں (اٹھ کر) وتر نہ پڑھ سکے گا وہ شروع رات ہی میں پڑھ لے۔ اور جس کو امید ہو کہ وہ
آخر رات میں اٹھ سکے گا وہ آخر رات میں پڑھے، کیونکہ آخر رات کی قراءت میں ملائکہ قرآن سننے حاضر ہوتے ہیں اور یہ (وقت) افضل ہے۔

صحیح ابن حبان عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۹۵۷۱..... جس کو ڈر ہو کہ وہ آخر رات میں بیدار نہ ہو سکے گا وہ شروع رات میں وتر پڑھ لے اور جس کو آخر رات میں اٹھنے کا بھروسہ ہو وہ اس
وقت پڑھے۔ کیونکہ رات کے آخری حصے میں ملائکہ حاضر ہوتے ہیں اور یہ افضل ہے۔ مسند احمد، مسلم عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۹۵۷۲..... جو اپنے وتر سے سو گیا یا بھول گیا وہ جب اس کو یاد آ جائے یا وہ بیدار ہو تب پڑھ لے۔ مسند احمد، ابو داؤد، ترمذی، ابن ماجہ

مسند ابی یعلیٰ، ابن الدارقطنی، مستدرک الحاکم، السنن لسعید بن منصور، السنن للبیہقی عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۹۵۷۳..... تین رکعت وتر پڑھ کر مغرب کے ساتھ مشابہت امت اختیار کرو۔ بلکہ پانچ یا سات یا نو یا گیارہ یا اس سے بھی زیادہ رکعات کے ساتھ
وتر پڑھو۔ محمد بن نصر، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۹۵۷۴..... اللہ پاک نے تم پر اس رات کو ایک نماز کے ساتھ طویل کیا ہے وہ نماز تمہارے لیے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے وہ نماز وتر ہے جو عشاء
سے طلوع فجر کے درمیان تک ہے۔ ابن ابی شیبہ عن خارجة بن حذافة العدوی

دعاے قنوت.....الاکمال

۱۹۵۷۴..... تمہارے لیے یہ قنوت رکھی ہے تاکہ تم اپنے رب سے دعا کرو اور اس سے اپنی حاجت مانگو۔

محمد بن نصر عن عروة مرسلًا، الاوسط للطبرانی عن عائشة رضی اللہ عنہا

۱۹۵۷۵ ... اللهم اهدني فيمن هديت وعافني فيمن عافيت وتولني فيمن توليت وبارك لي فيما اعطيت وقني شر ما قضيت انك تقضي ولا يقضي عليك وانه لا يذل من واليت تباركت ربنا وتعاليت .

اے اللہ! مجھے ان لوگوں کے ساتھ ہدایت دے جن کو تو نے ہدایت بخشی ہے، اے اللہ! مجھے عافیت دے ان بندوں کے ساتھ جن کو تو نے عافیت میں رکھا ہے۔ میرا نگہبان ہو ان لوگوں میں جن کا تو نگہبان ہے۔ تو نے مجھے جو عطا کیا ہے اس میں مجھے برکت دے اور مجھے اس چیز کے شر سے بچا جس کا تو نے فیصلہ کر دیا ہے۔ بے شک تو فیصلہ کیا کرتا ہے اور تجھ پر کوئی فیصلہ نہیں کر سکتا۔ اور بے شک وہ شخص ذلیل نہیں ہو سکتا جس نے تجھ سے دوستی کر لی۔ تو بابرکت ہے اے ہمارے رب! اور تو عالی ذات ہے۔ مسند ابی داؤد الطیالسی، ابن ابی شیبہ، مسند احمد،

ابوداؤد، ترمذی، حسن، نسائی، ابن ماجہ، الدارمی، ابن الجارود، ابن خزیمہ، مسند ابی یعلیٰ، ابن قنوع، ابن حبان، الکبیر للطبرانی،

مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی، السنن لسعید بن منصور عن السید الحسن رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مجھے رسول اللہ ﷺ نے یہ کلمات سکھائے تھے جن کو میں وتر میں پڑھا کرتا ہوں۔

امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ اور امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ اضافہ فرمایا ہے:

ولا يعز من عاديت

اور تجھ سے دشمنی ہول لینے والاعزت نہیں پاسکتا۔

مسند احمد عن السید الحسن رضی اللہ عنہ، الخطیب عن ابن عمر رضی اللہ عنہ، الاوسط للطبرانی عن ہریدۃ رضی اللہ عنہ

استحباب کا وقت

۱۹۵۷۶... (نماز کا) پہلا وقت اللہ کی خوشنودی کا ہے۔ درمیانی وقت اللہ کی رحمت کا ہے اور آخری وقت اللہ کے غفور و درگزر کا ہے۔

السنن للدارقطنی عن ابی معذورۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۵۷۷... پہلا وقت اللہ کی خوشنودی ہے۔ آخری وقت میں اللہ معافی و درگزر کرتا ہے۔ السنن للدارقطنی عن جریر

۱۹۵۷۸... بہترین اعمال نماز کو اول وقت میں پڑھنا ہے۔ مستدرک الحاکم عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۵۷۹... پہلے وقت کی فضیلت آخری وقت پر ایسی ہے جیسی آخرت کی فضیلت دنیا پر۔ ابو الشیخ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۵۸۰... نماز کا اول وقت اللہ کی رضا مندی ہے اور آخری وقت اللہ کے غفور و درگزر کا ہے۔ ترمذی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

کلام:..... ترمذی، کتاب ابواب السنن باب ما جاء في الوقت الاول وقال هذا حديث غريب - یہ حدیث ضعیف ہے۔

۱۹۵۸۱... اللہ کے ہاں محبوب ترین عمل نماز و پہلے وقت میں جلد پڑھنا ہے۔ الکبیر للطبرانی عن ام فروة

۱۹۵۸۲... اللہ عزوجل کے ہاں محبوب ترین شی نماز کو اس کے وقت پر پڑھنا ہے جس نے نماز ترک کر دی اس کا کوئی دین نہیں اور نماز دین کا

ستون ہے۔ شعب الایمان للبیہقی عن عمر رضی اللہ عنہ

مکروہ اوقات کا بیان

۱۹۵۸۳..... جب فجر طلوع ہو جائے تو فجر کی دو (سنت) رکعتوں کے سوا کوئی نماز نہیں۔ الاوسط للطبرانی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۵۸۴..... فجر کے بعد کوئی (نفل) نماز نہیں سوائے دو سجدوں کے۔ ترمذی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۵۸۵..... صبح کے بعد کوئی نماز نہیں جب تک کہ سورج بلند ہو۔ اور عصر کے بعد کوئی نماز نہیں جب تک کہ سورج غروب ہو۔

بخاری، مسلم، نسائی، ابن ماجہ عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ

۱۹۵۸۶..... دو نمازوں کے بعد کوئی نماز نہیں پڑھی جاتی فجر کے فرض کے بعد حتیٰ کہ سورج طلوع ہو اور عصر کے فرض کے بعد حتیٰ کہ سورج غروب ہو۔

مسند احمد، ابن حبان، عن سعد رضی اللہ عنہ

۱۹۵۸۷..... جب سورج کا کنارہ ظاہر ہو تو نماز کو مؤخر کر دو جب تک کہ وہ اچھی طرح نکل آئے۔ اور جب سورج کا کنارہ غروب ہو تب بھی نماز

مؤخر کر دو جب تک کہ سورج اچھی طرح غروب ہو جائے۔ مسلم عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۵۸۸..... جب تو صبح کی نماز پڑھے تو نماز سے رک جاتی کہ سورج طلوع ہو۔ کیونکہ وہ شیطان کے دو سینگوں کے درمیان طلوع

ہوتا ہے۔ جب طلوع ہو جائے اس وقت نماز پڑھ۔ بے شک وہ وقت ملائکہ کی حضوری کا اور نماز کی مقبولیت کا ہے جب تک کہ سورج تیرے

سر پر نیزے کے بقدر بلند ہو۔ جب سورج تیرے سر پر نیزے کے بقدر بلند ہو جائے تب نماز سے رک جا۔ بے شک اس وقت جہنم بھڑکائی

جانی ہے۔ اور اس میں جہنم کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں حتیٰ کہ سورج تیری دائیں ابرو سے زائل ہو جائے اس وقت نماز پڑھ، یہ

وقت ملائکہ کی حضوری اور نماز کی قبولیت کا ہے۔ حتیٰ کہ تو عصر کی نماز پڑھے پھر غروب شمس تک نماز چھوڑ دے۔

مسند احمد، ابن ماجہ، مسند رک الحاکم عن صفوان بن المعطل

شیطان کا سورج کو کندھا دینا

۱۹۵۸۹..... سورج شیطان کے سینگ کے ساتھ طلوع ہوتا ہے۔ جب سورج طلوع ہو جاتا ہے تو اس کے ساتھ شیطان (سینگ ملانے) کھڑا

ہوتا ہے۔ جب سورج قدرے بلند ہو جاتا ہے تو شیطان اس سے ہٹ جاتا ہے۔ پھر جب سورج آسمان کے بیچ میں بلند ہو کر برابر ہو جاتا ہے تو

شیطان پھر اس کے ساتھ جا کھڑا ہوتا ہے۔ جب سورج وہاں سے زائل ہو جاتا ہے تو شیطان جدا ہو جاتا ہے۔ پھر جب سورج غروب کے بالکل

قریب ہو جاتا ہے تو شیطان اس کے ساتھ جا کھڑا ہوتا ہے پھر غروب ہونے کے ساتھ جدا ہو جاتا ہے۔ پس ان تین اوقات میں نماز نہ پڑھو۔

مؤطا امام مالک، مسند احمد، ابن ماجہ، بخاری، مسلم عن ابی عبد اللہ الصنابحی

۱۹۵۹۰..... سورج طلوع ہوتا ہے تو اس کے ساتھ شیطان کا سینگ ہوتا ہے۔ جب سورج بلند ہو جاتا ہے تو شیطان اس سے جدا ہو جاتا ہے پھر

جب سورج (درمیان میں) سیدھا برابر ہوتا ہے تو شیطان اس کے ساتھ جا کھڑا ہوتا ہے۔ جب سورج استوا سے ڈھل جاتا ہے تو شیطان اس

سے جدا ہو جاتا ہے۔ پھر جب سورج غروب کے قریب ہو جاتا ہے تو اس کے ساتھ جا کھڑا ہو جاتا ہے پھر جب سورج غروب ہو جاتا ہے تو

شیطان اس سے ہٹ جاتا ہے۔ مؤطا امام مالک، نسائی عن ابی عبد اللہ الصنابحی

۱۹۵۹۱..... صبح کی نماز پڑھ۔ پھر نماز سے رک جاتی کہ سورج طلوع ہو کر بلند ہو جائے۔ بے شک جب سورج طلوع ہوتا ہے تو شیطان

کے دو سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے۔ اس وقت اس کو کفار سجدہ کرتے ہیں۔ پھر نماز پڑھ، اس وقت کی نماز ملائکہ کی حضوری کا ذریعہ

ہے حتیٰ کہ سایہ نیزے کے ساتھ ٹھہر جائے (اور ادھر ادھر سایہ نظر نہ آئے) پھر نماز سے رک جا۔ اس وقت جہنم بھڑکائی جاتی ہے۔ پھر

سایہ ہو جائے تو اس وقت کی نماز ملائکہ کی حضوری کا ذریعہ ہے حتیٰ کہ تم عصر کی نماز پڑھو۔ پھر نماز سے رک جاؤ حتیٰ کہ سورج غروب

ہو جائے۔ بے شک سورج شیطان کے دو سینگوں کے درمیان غروب ہوتا ہے۔ اور اس وقت اس کو کفار سجدہ کرتے ہیں۔

مسلم عن عمرو بن عبسہ

۱۹۵۹۲..... طلوع شمس اور غروب شمس کے وقت نماز نہ پڑھو کیونکہ وہ شیطان کے دونوں سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے۔

بخاری، مسلم عن ابن عمر، نسائی عن عائشة رضی اللہ عنہا

۱۹۵۹۳..... طلوع شمس اور غروب شمس کے وقت کوتلاش نہ کرو کہ پھر اس وقت نماز پڑھو۔ مسلم عن عائشة رضی اللہ عنہا

۱۹۵۹۴..... جب سورج زائل ہو جائے تو نماز پڑھ لو۔ الکبیر للطبرانی عن خباب رضی اللہ عنہ

۱۹۵۹۵..... نماز حرام ہو جاتی ہے ہر روز جب دن نصف ہو جاتا ہے سوائے جمعہ کے دن کے۔ السنن للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۵۹۶..... ہر نماز نصف نہار کے وقت مکروہ ہو جاتی ہے سوائے جمعہ کے دن کے، اس لیے کہ جمعہ کے سوا ہر روز جہنم بھڑکائی جاتی ہے۔

الکامل لابن عدی عن ابی قتادہ

۱۹۵۹۷..... حضور اکرم ﷺ نے نصف نہار کے وقت نماز سے منع فرمایا جب تک سورج زائل ہو سوائے جمعہ کے دن کے۔

الشافعی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۵۹۸..... کیا میں تم کو منافق کی نماز کی خبر نہ دوں؟ وہ نماز عصر کو اس حد تک مؤخر کرتا ہے کہ سورج گائے کی چربی کی طرح جاتا ہے۔ (جس پر

نظریں آرام سے ٹھہرتی ہیں) پھر وہ نماز پڑھتا ہے۔ السنن للدارقطنی، مستدرک الحاکم عن رابع بن خدیج

۱۹۵۹۹..... حضور ﷺ نے صبح کے بعد نماز سے منع فرمایا حتیٰ کہ سورج طلوع ہو۔ اور عصر کے بعد نماز سے منع فرمایا حتیٰ کہ سورج غروب ہو۔

بخاری، مسلم، نسائی عن عمر رضی اللہ عنہ

الاکمال

۱۹۶۰۰..... جب تو صبح کی نماز پڑھ لے تو نماز سے رک جا حتیٰ کہ سورج طلوع ہو، جب سورج طلوع ہو جائے تو کوئی نماز نہ پڑھ حتیٰ کہ سورج

بلند ہو۔ بے شک سورج شیطان کے دو سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے اور اس وقت اس کو کفار سجدہ کرتے ہیں۔ جب سورج ایک یا دو

نیزوں کے بقدر بلند ہو جائے تو نماز پڑھ اس وقت نماز میں ملائکہ کی حضوری ہوتی ہے حتیٰ کہ نیزے کا سایہ مستقل ہو جائے (ادھر ادھر نہ

بڑھے) پھر نماز سے رک جا۔ اس وقت جہنم بھڑکائی جاتی ہے۔ جب سایہ جھک جائے تو نماز پڑھ، اس وقت نماز میں ملائکہ کی حضوری ہوتی

ہے حتیٰ کہ تم عصر کی نماز پڑھو۔ پھر نماز سے رک جا حتیٰ کہ سورج غروب ہو بے شک وہ شیطان کے دو سینگوں کے درمیان غروب ہوتا ہے

اور اس وقت اس کو کفار سجدہ کرتے ہیں۔ مسند احمد، الکبیر للطبرانی، ابن سعد عن عمرو بن عبسہ

۱۹۶۰۱..... جب تو صبح کی نماز پڑھ لے تو نماز سے رک جا حتیٰ کہ سورج بلند ہو جائے۔ کیونکہ وہ شیطان کے دو سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے۔

پھر نماز پڑھنا مقبولیت اور (ملائکہ کی) حضوری کا سبب ہے حتیٰ کہ نصف النہار ہو جائے۔ جب نصف النہار ہو جائے تو نماز سے رک جا حتیٰ کہ

سورج (درمیان سے مغرب کو) مائل ہو جائے۔ کیونکہ نصف النہار کے وقت جہنم بھڑکائی جاتی ہے اور گرمی کی شدت بھی جہنم کی لپٹ سے پیدا ہوتی

ہے۔ پس جب سورج (مغرب کو) زائل ہو جائے تو (اس وقت کی) نماز قبولیت اور (ملائکہ کی) حضوری کا سبب ہے حتیٰ کہ تو عصر کی نماز پڑھے۔

جب تو عصر کی نماز پڑھ لے تو نماز سے رک جا حتیٰ کہ سورج غروب ہو۔ پھر نماز پڑھنا حضوری و قبولیت کا سبب ہے حتیٰ کہ تو صبح کی نماز پڑھے۔

السنن للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۶۰۲..... پروردگار اپنے بندے سے قریب ترین رات کے درمیان میں ہوتا ہے۔ اگر تجھ سے ہو سکے کہ تو ان لوگوں میں شامل ہو جائے جو

اس گھڑی میں اللہ کو یاد کرتے ہیں تو ضرور ایسا کر۔ بے شک اس وقت نماز پڑھنا طلوع شمس تک ملائکہ کی حضوری کا سبب ہے۔ بے شک سورج

شیطان کے دو سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے اور یہ وقت کفار کی نماز کا ہے۔ لہذا اس وقت نماز چھوڑ دے حتیٰ کہ سورج ایک نیزے کے بقدر بلند ہو جائے اور اس سے شعاعیں پھوٹنے لگیں۔ پھر نماز پڑھنا (ملائکہ کی) حضوری کا سبب ہے۔ حتیٰ کہ سورج نصف النہار میں اعتدال کو آجائے نیزے کے اعتدال کے برابر۔ (یعنی نیزہ کھڑا کریں تو اس کا سایہ گرے نہیں) یہ گھڑی ایسی ہے جس میں جہنم کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کو بھڑکایا جاتا ہے۔ لہذا اس وقت نماز چھوڑ دے۔ حتیٰ کہ سایہ ڈھل جائے۔ پھر نماز پڑھنا ملائکہ کی حضوری کا سبب ہے۔ حتیٰ کہ سورج غروب ہو، بے شک سورج شیطان کے دو سینگوں کے درمیان غروب ہوتا ہے۔ اور کفار کی نماز (کا وقت) ہے۔

السنن للبیہقی عن ابی امامۃ عن عمرو بن عبسۃ

۱۹۶۰۳... جب سورج کا کنارہ طلوع ہو تو نماز چھوڑ دو حتیٰ کہ سورج نکل آئے اور جب سورج کا کنارہ غروب ہو تو نماز چھوڑ دو حتیٰ کہ سورج غروب ہو جائے اور نماز کے لیے سورج کے طلوع و غروب کا وقت نہ رکھو اس لیے کہ سورج شیطان کے دو سینگوں کے درمیان طلوع (وغروب) ہوتا ہے۔ بخاری، نسائی، ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۶۰۴... جب سورج کا کنارہ نظر آجائے تو نماز کو مؤخر کر دو حتیٰ کہ سورج ظاہر ہو جائے اور جب سورج کا کنارہ غروب ہو جائے تو نماز کو مؤخر کر دو حتیٰ کہ سورج غروب ہو جائے۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۶۰۵... سورج شیطان کے دو سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے۔ ابو نعیم عن محمد بن یعلیٰ بن امیہ عن ابیہ

۱۹۶۰۶... سورج شیطان کے دو سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے، جب طلوع ہوتا ہے تو شیطان اس کے ساتھ مل کر کھڑا ہو جاتا ہے۔ جب سورج بلند ہو جاتا ہے تو شیطان بھی اس سے جدا ہو جاتا ہے۔ پھر جب سورج استواء کو پہنچ جاتا ہے تو شیطان اس کے ساتھ ہو جاتا ہے جب استواء (یعنی درمیان) سے زائل ہو جاتا ہے تو اس سے دور ہٹ جاتا ہے۔ پھر جب سورج غروب کے قریب ہوتا ہے تو اس کے ساتھ جا کھڑا ہوتا ہے اور جب سورج غروب ہو لیتا ہے تو اس سے جدا ہو جاتا ہے۔ پس ان تین اوقات میں نماز نہ پڑھا کرو۔

مؤطا امام مالک، مصنف عبدالرزاق، مسند احمد، ابن ماجہ، ابن سعد، ابن جریر، السنن للبیہقی عن ابی عبد اللہ الصنابحی، الکبیر للطبرانی عن صفوان بن المعطل

۱۹۶۰۷... طلوع شمس اور غروب شمس کے وقت کو نماز کے لیے نہ رکھو۔ بے شک سورج شیطان کے دو سینگوں کے درمیان طلوع و غروب کرتا ہے۔ لہذا جب سورج کا کنارہ ظاہر ہو تو نماز نہ پڑھو حتیٰ کہ وہ طلوع نہ ہو جائے اور جب سورج کا کنارہ غروب ہو جائے تب بھی نماز نہ پڑھو حتیٰ کہ سورج مکمل غروب نہ ہو جائے۔ مسند احمد عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۶۰۸... نماز کے لیے طلوع شمس اور غروب شمس کا انتظار نہ کرو۔ بے شک سورج تو شیطان کے دو سینگوں کے بیچ میں طلوع و غروب ہوتا ہے۔

الکبیر للطبرانی، ابن عساکر عن سمرۃ رضی اللہ عنہ

نماز فجر کے بعد نفل ممنوع ہے

۱۹۶۰۹... صبح کی نماز کے بعد کوئی نماز نہیں حتیٰ کہ سورج بلند ہو جائے اور نہ عصر کے بعد کوئی نماز ہے حتیٰ کہ سورج غروب ہو جائے۔

الجامع لعبدالرزاق، عبد بن حمید، بخاری، مسلم، نسائی، ابن ماجہ، عن ابی سعید، مسند احمد، الدارمی، بخاری، مسلم، ابو داؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، ابن خزیمہ، ابو عوانہ، الطحاوی عن عمر، مسند احمد، ابو داؤد الطیالسی، الکبیر للطبرانی، ابو داؤد، عن معاذ بن عفرہ، مسند احمد عن ابن عمر، مسند احمد عن ابن عمرو

۱۹۶۱۰... فجر کے بعد کوئی نماز نہیں۔ حتیٰ کہ طلوع شمس ہو۔ اور غروب شمس کے بعد کوئی نماز نہیں حتیٰ کہ غروب شمس ہو۔ (جو بیت اللہ کا) طوازا

کرے وہ نماز بھی پڑھ لے۔ الکامل لابن عدی، السنن للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۶۱۱..... طلوع فجر کے بعد کوئی نماز نہیں سوائے فجر کی دو رکعات کے۔ السنن للبیہقی عن ابن عمر، ترمذی، السنن للبیہقی عن ابن عمرو،

السنن للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، السنن للبیہقی عن سعید بن المسیب مرسلًا

۱۹۶۱۲..... عصر کے بعد کوئی نماز نہیں حتیٰ کہ سورج غروب ہو۔ اور فجر کے بعد کوئی نماز نہیں حتیٰ کہ سورج طلوع ہو۔ سوائے مکہ کے۔

مسند احمد، ابن خزیمہ، السنن للدارقطنی، الاوسط للطبرانی، حلیۃ الاولیاء، السنن للبیہقی عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... یعنی مکہ میں طواف کے بعد اس وقت بھی نماز پڑھ سکتا ہے۔

۱۹۶۱۳..... دو نمازوں کے بعد کوئی نماز نہیں، فجر کے بعد طلوع شمس تک، اور عصر کے بعد غروب شمس تک۔

مسند احمد، مسند ابی یعلیٰ، ابن حبان، السنن لسعید بن منصور عن سعد بن ابی وقاص

۱۹۶۱۴..... عصر کے بعد کوئی نماز نہیں۔ الکبیر للطبرانی عن ابی اسید

۱۹۶۱۵..... تم میں سے کوئی عصر کے بعد رات (یعنی مغرب) تک نماز نہ پڑھے۔ اور نہ صبح کے بعد طلوع شمس تک۔ اور کوئی عورت تین دن

(اور اس سے زیادہ کا سفر یعنی اڑتالیس میل شرعی سے زیادہ سفر) کسی ذی محرم کے بغیر نہ کرے۔ کسی عورت سے اس کی پھوپھی اور نہ اس کی

خالہ پر نکاح کیا جاسکتا (جب پہلے نکاح میں کوئی عورت موجود ہو پھر اس کی بھانجی یا بھتیجی سے شادی نہیں کی جاسکتی)۔

ابن عساکر عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ

۱۹۶۱۶..... طلوع شمس کے وقت اور نہ غروب شمس کے وقت نماز پڑھو۔ بے شک سورج شیطان کے دو سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے اور

سینگوں کے درمیان غروب ہوتا ہے۔ مسند احمد، ابن خزیمہ، الطحاوی، السنن لسعید بن منصور عن سمرة

۱۹۶۱۷..... طلوع شمس کے وقت نماز نہ پڑھو۔ اس لیے کہ شمس شیطان کے سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے اور اس کو ہر کافر سجدہ کرتا ہے۔

اور نہ غروب شمس کے وقت نماز پڑھو اس لیے کہ وہ شیطان کے سینگوں کے درمیان غروب ہوتا ہے اور ہر کافر اس کو سجدہ کرتا ہے۔ اور نہ دن

کے درمیان میں نماز پڑھو۔ اس لیے کہ اس وقت جہنم بھڑکائی جاتی ہے۔

مسند احمد، ابن جریر، الکبیر للطبرانی، السنن لسعید بن منصور عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۶۱۸..... نماز نہ پڑھو حتیٰ کہ سورج بلند نہ ہو جائے اس لیے کہ وہ شیطان کے سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے۔

مسند احمد عن ابی بشیر الانصاری

۱۹۶۱۹..... عصر کے بعد نماز نہ پڑھو، ہاں جب سورج صاف سفید اور بلند ہو تب (مغرب سے پہلے) نماز پڑھ سکتے ہو۔

مسند ابی داؤد الطیالسی، مسند احمد، ابو داؤد، السنن للبیہقی عن علی رضی اللہ عنہ

۱۹۶۲۰..... اقامت کے بعد صرف وہی فرض نماز ادا کی جائے۔ مسند احمد، عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۶۲۱..... جب مؤذن اقامت کہنا شروع ہو جائے تب فرض نماز کے سوا کوئی نماز نہیں۔ الدیلمی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۶۲۲..... اس شخص کی تنہا کوئی نماز نہیں جو مسجد میں داخل ہو اور امام کھڑا نماز پڑھا رہا ہو، اکیلا نماز نہ پڑھے بلکہ امام کے ساتھ نماز میں شریک ہو جائے۔

الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۶۲۳..... مجھے اپنی امت پر سب سے زیادہ خوف اس بات پر ہے کہ وہ نماز کو اس کے وقت سے مؤخر کرنے لگ جائیں اور اس کے وقت سے

پہلے پڑھنے لگ جائیں۔ التاریخ للبخاری، السنن للبیہقی عن انس رضی اللہ عنہ

فصل ثانی..... نماز کے ارکان کے بیان میں

اس میں دو فروغ ہیں۔

فرغ اول..... نماز کی صفت اور اس کے ارکان

۱۹۶۲۳..... جب تو قبلہ رو ہو تو تکبیر کہہ، پھر فاتحہ پڑھ، پھر جو چاہے تلاوت کر، پس جب تو رکوع کرے تو اپنی ہتھیلیاں اپنے گھٹنوں پر رکھ لے، اپنی کمر کو دراز کر لے اور آرام سے رکوع ادا کر۔ جب سر اٹھائے تو اپنی کمر کو سیدھا کر لے یہاں تک کہ ہڈیاں اپنے جوڑوں میں چلی جائیں۔ جب سجدہ کرے تو اپنے سجدوں کو تمکنت کے ساتھ ادا کر۔ جب سجدے سے سر اٹھائے تو اپنی بائیں ران پر بیٹھ جا۔ پس ہر رکعت اور سجدے میں یونہی کر۔ مسند احمد، ابن حبان عن رفاعہ بن رافع الزرقی

۱۹۶۲۵..... جب تو نماز کے لیے کھڑا ہو تو تکبیر کہہ، پھر قرآن کا جو حصہ جس قدر آسانی کے ساتھ میسر ہو پڑھ، پھر رکوع کر اور اطمینان کے ساتھ رکوع میں رہ، پھر سر اٹھا اور سیدھا کھڑا ہو جا، پھر سجدہ کر اور اطمینان کے ساتھ سجدہ میں رہ، پھر ہر رکعت میں یونہی کر۔

مسند احمد، بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، ابو داؤد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
۱۹۶۲۶..... جب نماز کے لیے کھڑا ہو تو وضو کامل ادا کر پھر قبلہ رو ہو کر تکبیر کہہ، پھر قرآن آسانی کے ساتھ جو میسر ہو پڑھ لے۔ پھر رکوع کر اور رکوع میں اطمینان کر۔ پھر سر اٹھا اور سیدھا کھڑا ہو جا پھر سجدہ کر اور اطمینان کے ساتھ سجدے میں رہو۔ پھر سر اٹھاؤ اور اطمینان کے ساتھ بیٹھ جاؤ۔ پھر سجدہ کر اور اطمینان کے ساتھ سجدوں میں رہو۔ پھر سر اٹھا کر سیدھے کھڑے ہو جاؤ اور اپنی ہر نماز میں یونہی کرو۔

بخاری، مسلم، ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
۱۹۶۲۷..... جب تو نماز کے لیے کھڑا ہو تو پہلے وضو کر جس طرح اللہ نے تجھے حکم دیا ہے۔ پھر کھڑا ہو کر قبلہ رخ ہو جا۔ پھر تکبیر کہہ۔ اگر قرآن یاد ہے تو پڑھ۔ اگر قرآن یاد نہیں تو الحمد للہ لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہہ، جب رکوع کرے تو اطمینان کے ساتھ رکوع میں رہ۔ پھر سر اٹھا اور سیدھا کھڑا ہو جا۔ اور پھر سجدہ کر اور سجدے میں اطمینان کے ساتھ رہو۔ پھر سر اٹھا اور سیدھا بیٹھ جا۔ حتیٰ کہ اس طرح اپنی نماز پوری کر لے۔ جب تو نے ایسا کر لیا تو تیری نماز پوری ہو گئی۔ اور اگر اس میں کچھ کمی رہ گئی تو تیری نماز میں کمی رہ گئی۔ ترمذی، ابو داؤد، نسائی عن رفاعہ البدری

۱۹۶۲۸..... کسی کی نماز پوری نہیں ہوتی جب تک وضو پورا نہ کرے، جیسے کہ اللہ نے حکم دیا ہے: وضو میں اپنے چہرے کو اور ہاتھوں کو کہنیوں تک دھوئے، سر کا مسح کرے اور پیروں کو گھٹنوں تک دھوئے۔ پھر تکبیر کہے، اللہ کی حمد و ثناء کرے پھر جو آسانی کے ساتھ ہو سکے قرآن پڑھے جو اللہ نے اس کو سکھایا ہے۔ اور جس کی اللہ نے اجازت دی ہے۔ پھر تکبیر کہے اور رکوع کرے اور اپنی ہتھیلیوں کو اپنے گھٹنے پر رکھے۔ حتیٰ کہ اس کے جوڑے مطمئن ہو جائیں اور اعضاء پر سکون ہو جائیں۔ پھر سر اٹھا کر سمع اللہ لمن حمدہ کہے اور سیدھا کھڑا ہو جائے۔ حتیٰ کہ ہر ہڈی اپنی جگہ بیٹھ جائے اور کمر سیدھی ہو جائے۔ پھر تکبیر کہے اور سجدہ کرے اور اپنی پیشانی کو زمین پر سکون کے ساتھ ٹیک دے حتیٰ کہ جوڑے پر سکون ہو جائیں، پھر تکبیر کہے اور سر اٹھائے اور سیدھا ہو کر زمین پر بیٹھ جائے اور اپنی کمر سیدھی کرے پھر تکبیر کہے اور سجدے میں جائے حتیٰ کہ سجدہ میں پیشانی سکون کے ساتھ رکھے، پس کسی کی نماز پوری نہیں ہو سکتی جب تک کہ اس طرح نہ کرے۔

ابو داؤد، نسائی، ابن ماجہ، مستدرک الحاکم عن رفاعہ بن رافع

الاکمال

۱۹۶۲۹..... جب تو نماز میں کھڑا ہو تو تکبیر کہہ پھر جو قرآن کا حصہ آسان محسوس ہو پڑھ پھر جب رکوع کرے تو اپنے ہاتھوں کو اپنے گھٹنوں پر ثابت

(جمائے رکعت) کہ تیرا ہر عضو پر سکون ہو جائے۔ پھر جب سر اٹھائے اس طرح سیدھا ہو جا کہ تمام اعضاء پر سکون ہو جائیں۔ پھر سجدہ کرے تو اطمینان کے ساتھ حتیٰ کہ تیرا ہر عضو پر سکون ہو جائے، پھر سر اٹھائے تو سیدھا ہو (کر بیٹھ) جا حتیٰ کہ ہر عضو اپنی جگہ پر سکون ہو جائے۔ پھر (دوسرا سجدہ) یونہی کر، جب نماز کے درمیان (دوسری یا آخری رکعت) میں بیٹھے تو اطمینان کے ساتھ بیٹھ اور اپنی بائیں ران پر بیٹھ جا اور تشہد پڑھ۔ پھر جب کھڑا ہو تو یونہی کرتا رہتی کہ تو اپنی نماز سے فارغ ہو جائے۔ الکبیر للطبرانی عن رفاعہ بن رافع

۱۹۶۳۰۔ جب تو قبلہ رو ہو جائے تو تکبیر پڑھ۔ پھر جو اللہ چاہے قرآن پڑھ۔ اور جب تو رکوع کرے تو اپنی ہتھیلیوں کو اپنے گھٹنوں پر رکھ لے۔ اپنی کمر کو پھیلا لے اور پر سکون ہو کر رکوع ادا کر۔ جب اٹھے تو اپنی کمر سیدھی کر لے۔ جب سجدہ کرے تو اطمینان کے ساتھ سجدہ کر۔ جب سجدے سے اٹھے تو اپنی بائیں ران پر بیٹھ جا اور پھر ہر رکعت اور سجدے میں اسی طرح کر۔ الکبیر للطبرانی عن رفاعہ بن رافع

۱۹۶۳۱۔ جب تو (نماز کے لیے) قبلہ رو ہو جائے تو تکبیر کہہ۔ پھر اللہ نے جو تیرے نصیب میں لکھا ہے اتنا قرآن پڑھ۔ جب رکوع کرے تو اپنی ہتھیلیاں اپنے گھٹنوں پر رکھ اور اپنی کمر لمبی کر لے اور رکوع کو مضبوطی کے ساتھ جم کر ادا کر، جب سر اٹھائے تو اپنی کمر سیدھی کر لے، جب سجدہ کرے تو اطمینان کے ساتھ جم کر سجدہ کر۔ جب سجدہ سے اٹھے تو اپنی بائیں ران پر بیٹھ جا، اور اپنی ہر رکعت اور سجدے میں اسی طرح کر۔

الکبیر للطبرانی عن رفاعہ بن رافع

۱۹۶۳۲۔ نماز کی چابی پاکیزگی ہے، نماز کی تحریم تکبیر ہے، نماز کی تحلیل سلام ہے، اور ہر دو رکعت میں ایک مرتبہ سلام پھیرنا ہے۔ اور اس شخص کی نماز نہیں جو ہر رکعت میں الحمد لہ اور سورت نہ پڑھے، فرض نماز ہو یا اس کے علاوہ۔

مصنف ابن ابی شیبہ، ترمذی، بقی بن مخلد، ابن جریر، مسند ابی یعلیٰ، السنن للبیہقی عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

السنن للبیہقی میں یہ اضافہ ہے:

جب کوئی رکوع کرے تو گدھے کی طرح کمر اوپر اور سر نیچے نہ جھکا دے۔ بلکہ اپنی کمر (اور سر) کو سیدھا کر لے اور جب سجدہ کرے تو اپنی کمر کو دراز کر لے۔ بے شک انسان سات اعضاء پر سجدہ کرتا ہے، پیشانی، دو ہتھیلیاں، دو گھٹنے، دونوں پاؤں کے پچھے۔ جب کوئی بیٹھے تو اپنے سیدھے پاؤں کو کھڑا کرے اور اپنے بائیں پاؤں کو لٹا لے۔

فائدہ:..... فرض کی پہلی دو رکعات میں اور سنن نوافل اور وتر کی ہر رکعت میں فاتحہ اور سورت پڑھنا لازمی ہے۔ جب کہ مقتدی کے لیے امام کی فاتحہ اور سورت کافی ہے۔

۱۹۶۳۳۔ وضو نماز کی چابی ہے، تکبیر اس کی تحریم ہے (جو ہر کام کو نمازی پر حرام کر دیتی ہے) اور سلام نماز کی تحلیل ہے۔ (جس سے ہر کام حلال ہو جاتا ہے) اور کوئی نماز فاتحہ الکتاب کے سوا جائز نہیں۔ اور سورت فاتحہ کے ساتھ دوسری سورت بھی لازمی ہے اور (نفل) کی ہر دو رکعت میں سلام ہے۔ السنن للبیہقی فی القراءات عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۹۶۳۴۔ اے ثقیف کے بھائی! اپنا سوال کہو۔ اور اگر تم کہو تو میں تم کو بتا دیتا ہوں کہ تم کس چیز کے بارے میں سوال کرنے آئے ہو؟ ثقیف کے فرد نے کہا؟ یہ تو میرے لیے زیادہ خوشی اور تعجب کی بات ہوگی۔ تب حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

تم نماز، نماز کے رکوع و سجود اور روزوں کے بارے میں سوال کرنے آئے ہو۔ لہذا تم رات کے شروع اور آخر حصے میں نماز پڑھو اور درمیانی حصے میں نیند کرو۔ جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو تو رکوع میں اپنی ہتھیلیوں کو اپنے گھٹنوں پر رکھو، اپنی انگلیوں کو کھول لو۔ پھر رکوع سے سر اٹھاؤ۔ (اور سیدھے کھڑے ہو جاؤ) حتیٰ کہ ہر جوڑ اپنی جگہ بیٹھ جائے۔ جب سجدہ کرو تو پیشانی کو سکون کے ساتھ زمین پر ٹیکو۔ اور صرف ٹھونگیں نہ مارو۔ اور چاندنی راتوں کے روزے رکھو یعنی تیرہ، چودہ اور پندرہ تاریخ کے روزے رکھو۔

الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

دوسری فرع..... نماز کے متفرق ارکان میں

تکبیر اولیٰ

۱۹۶۳۵..... ہر چیز کا ناک ہوتا ہے اور نماز کا ناک تکبیر اولیٰ ہے۔ اس کی پابندی کرو۔ مصنف ابن ابی شیبہ، الکبیر للطبرانی عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ
۱۹۶۳۶..... ہر چیز کی ایک صفائی ہے، ایمان کی صفائی نماز ہے اور نماز کی صفائی تکبیر اولیٰ ہے۔

مسند ابی یعلیٰ، شعب الایمان للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، حلیۃ الاولیاء عن عبد اللہ بن ابی اوفی
۱۹۶۳۷..... بندہ جب (نماز کے لیے پہلی) تکبیر کہتا ہے تو وہ تکبیر نمازی کو آسمان وزمین کے درمیان کی ہر چیز سے پردہ میں مستور کر دیتی ہے (اور بندہ ہر چیز سے منقطع ہو جاتا ہے)۔ الخطیب فی التاریخ عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

کلام:..... التاریخ للخطیب ۸۶/۱۱۔ علامہ بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس روایت میں عبدالرحیم بن حبیب الخراسانی ہے جس کی احادیث میں کچھ منکر احادیث ہوتی ہیں۔

۱۹۶۳۸..... جب کوئی نماز شروع کرے تو پہلے اپنے ہاتھ اٹھائے اور تھیلیاں قبلہ رخ کر لے کیونکہ اللہ تعالیٰ اس کے آگے ہے۔

الاورسط للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

الاکمال

۱۹۶۳۹..... جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو تو پہلے اپنے ہاتھ اٹھاؤ۔ اور تھیلیوں کو کانوں کی بجائے قبلہ رخ کرو۔ پھر کہو اللہ اکبر، سبحانک اللہم وبحمدک وتبارک اسمک وتعالیٰ جدک ولا الہ غیرک۔ اور اگر صرف اللہ اکبر ہی کہو (اور شاء نہ پڑھ سکو) تب بھی کافی ہے۔ الباوردی، الکبیر للطبرانی عن الحکیم بن عمیر الثمالی

۱۹۶۴۰..... اے وائل بن حجر! جب تو نماز پڑھے تو اپنے ہاتھ کو اپنے کانوں کے برابر لے جا اور عورت کو چاہیے کہ اپنے ہاتھ صرف اپنے سینے تک بلند کرے۔ الکبیر للطبرانی عن وائل بن حجر

۱۹۶۴۱..... سبحانک اللہم وبحمدک وتبارک اسمک وتعالیٰ جدک ولا الہ غیرک۔

پاک سے تو اسے اللہ! اور تیرے ہی لیے سب تعریفیں ہیں، تیرا نام بابرکت ہے، تیری بزرگی بلند ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غیر محفوظ ہے۔

۱۹۶۴۲..... اللہ اکبر کبیراً، اللہ اکبر کبیراً، اللہ اکبر کبیراً اسی طرح تین دفعہ الحمد لله کبیراً، پھر تین دفعہ سبحان اللہ بکرۃ واصیلاً، (اور ایک مرتبہ) اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم من نفخہ وفسہ وھمزہ۔

مصنف ابن ابی شیبہ، ابو داؤد، ابن ماجہ عن ابن جبیر بن مطعم عن ابیہ

راوی کہتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو اس طرح نماز میں پڑھتے ہوئے سنا ہے۔

۱۹۶۴۳..... تم میں سے جب کوئی شخص نماز پڑھے تو یوں کہے۔

اللہم باعد بینی و بین خطایای کما باعدت بین المشرق و المغرب اللہم اعوذ بیک ان تصدعنی و جھک یوم القیامۃ اللہم نقنی من خطیبتی کما نقیت الثوب الابيض من الدنس اللہم احینی مسلماً و امتنی مسلماً۔

اے اللہ! میرے اور میرے گناہوں کے درمیان اتنا فاصلہ کر دے جتنا تو نے مشرق و مغرب کے درمیان فاصلہ کر دیا ہے۔ اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ تو قیامت کے دن مجھ سے اپنے چہرے کا دیدار روک دے۔ اے اللہ! مجھے میرے گناہوں سے ایسا پاک صاف کر دے جس طرح تو سفید کپڑے کو گندگی سے صاف کرتا ہے۔ اے اللہ! مجھے اسلام کی حالت میں

زندہ رکھ اور اسلام کی حالت میں موت دے۔ الکبیر للطبرانی عن سمرۃ وعن وائل بن حجر

۱۹۶۳۳..... یہ کلمات کس نے کہے ہیں؟ اس نے کوئی نامناسب بات نہیں کی۔ میں نے بارہ فرشتوں کو دیکھا ہے کہ وہ ان کلمات کو لے جانے میں ایک دوسرے سے سبقت کر رہے ہیں۔ صحیح ابن حبان عن انس رضی اللہ عنہ
فائدہ:..... ایک شخص نے (نماز شروع کرتے ہی) یہ کلمات کہے:

الحمد لله كثيرا طيبا مبارك فيه.

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں۔ بہت زیادہ، پاکیزہ اور بابرکت۔

پھر نبی اکرم ﷺ نے اپنی نماز پوری کی تو مذکورہ تعریفی کلمات ارشاد فرمائے۔

۱۹۶۳۵..... کون ہے ان کلمات کو کہنے والا؟ میں نے آسمان کے دروازے کو ان کلمات کے لیے کھلتے دیکھا ہے۔

مصنف عبدالرزاق عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... ایک شخص نے نماز شروع کی اور یہ کلمات پڑھے:

الله اكبر كبيرا والحمد لله كثيرا وسبحان الله بكرة واصيلا.

اللہ بہت بڑا ہے، تمام تعریفیں بہت بہت اللہ کے لیے ہیں اور صبح و شام اللہ کے لیے ہر طرح کی پاکی ہے۔

جب نبی اکرم ﷺ نے اپنی نماز پوری کر لی تو مذکورہ ارشاد صادر فرمایا کہ میں نے ان کلمات کے لیے آسمان کے دروازوں کو کھلتے دیکھا ہے۔

۱۹۶۳۶..... کون ہے ان کلمات کو کہنے والا؟ بارہ فرشتے ان کلمات کو لینے کے لیے ایک دوسرے سے آگے بڑھے ہیں تاکہ ہر ایک دوسرے سے

پہلے ان کو اللہ کے پاس لے کر جائے۔ مصنف عبدالرزاق عن انس رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... ایک شخص نے نماز پڑھی اور یہ کلمات پڑھے:

الحمد لله كثيرا طيبا مباركا فيه.

جب نبی اکرم ﷺ نماز سے فارغ ہو گئے تو آپ نے ان کلمات کو پڑھنے والے کے لیے مذکورہ سوال فرمایا۔

۱۹۶۳۷..... اللہ کی قسم! میں نے تیرے کلام کو آسمان کی طرف چڑھتے دیکھا حتیٰ کہ اس کے لیے ایک دروازہ کھل گیا اور وہ کلام اس میں داخل

ہو گیا۔ مسند احمد عن عبد اللہ بن ابی اوفی

فائدہ:..... (نبی کریم ﷺ نماز پڑھا رہے تھے کہ) ایک شخص صف میں داخل ہوا اور (نماز کی نیت باندھتے ہوئے) یہ کلمات پڑھے:

الله اكبر كبيرا والحمد لله كثيرا وسبحان الله بكرة واصيلا.

چنانچہ جب نبی اکرم ﷺ نے نماز پوری کر لی تو یہ بات ارشاد فرمائی۔

۱۹۶۳۸..... قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! ان کلمات کی طرف دس فرشتے بڑھے ہیں۔ ہر ایک اس بات کا خواہش مند تھا کہ

وہی ان کلمات (کے ثواب) کو لکھے۔ لیکن کسی کو معلوم نہ ہوسکا کہ اس کو کیسے لکھیں حتیٰ کہ وہ ان کلمات کو جوں کا توں اٹھا کر رب العزت کے پاس

لے گئے۔ پروردگار نے ان کو ارشاد فرمایا:

ان کلمات کو یونہی لکھ دو جس طرح میرے بندے نے ان کو کہا ہے۔ یعنی

الحمد لله كثيرا طيبا مبارك فيه كما يحب ربنا ان يعحمد وينبغي له.

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں، بہت بہت، پاکیزہ اور بابرکت۔ جس طرح ہمارا رب چاہے کہ اس کی حمد کی جائے اور جس طرح کی تعریف کہ اس کے لیے مناسب ہو۔

(ابن حبان کے الفاظ) کما یحب ربنا ان یحمد کی بجائے کما یحب ربنا ویرضی ان یحمد ہیں۔

مسند احمد، نسائی، ابن حبان، السنن لسعید بن منصور عن انس رضی اللہ عنہ

۱۹۲۳۹ تکبیر اولیٰ کو امام کے ساتھ پانا کسی کے لیے بھی ہزار اونٹوں کی قربانی دینے سے بہتر ہے۔

قیام اور اس سے متعلقات

۱۹۲۵۰..... کھڑے ہو کر نماز پڑھ۔ اگر نہ ہو سکے تو بیٹھ کر نماز پڑھ، اگر اس کی بھی اہمیت نہ ہو تو کسی کروٹ پر لیٹ کر نماز پڑھ۔

مسند احمد، بخاری عن عمران بن حصیب

۱۹۲۵۱..... نماز کھڑے ہو کر ہی پڑھ، ہاں مگر جب غرق ہونے کا خوف ہو۔ (مسند ابی یوسف الحاکم عن ابن عمر رضی اللہ عنہ
فائدہ:..... حتی الامکان (فرض واجب) نماز کو کھڑے ہو کر پڑھنے کا حکم ہے مجبوری میں بیٹھ کر پڑھنے کی اجازت ہے مثلاً کشتی یا ریل گاڑی میں کھڑے ہونے سے ڈوبنے یا گرنے کا اندیشہ ہو تو نماز بیٹھ کر پڑھ لے۔

۱۹۲۵۲..... بیٹھ کر نماز پڑھنا کھڑے ہو کر نماز پڑھنے سے آدھا درجہ کم فضیلت رکھتی ہے۔ بخاری عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۹۲۵۳..... بیٹھ کر نماز پڑھنا آدمی نماز ہے، مگر میں تم میں سے کسی کی طرح نہیں ہوں۔ (اور مجھے بیٹھ کر نماز پڑھنے کا بھی کامل ثواب ہے)۔

مسلم، ابن ماجہ، نسائی عن ابن عمرو

۱۹۲۵۴..... جس نے کھڑے ہو کر نماز پڑھی وہ افضل ہے۔ اور جس نے بیٹھ کر نماز پڑھی قائم (کھڑے ہو کر نماز پڑھنے والے) کا نصف اجر ہے اور

جس نے لیٹ کر نماز پڑھی اس کے لیے قاعد (بیٹھ کر نماز پڑھنے والے) کا نصف اجر ہے۔ بخاری، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ عن عمران بن حصیب

۱۹۲۵۵..... آدمی کی نماز بیٹھ کر پڑھنے سے کھڑے ہو کر پڑھنا افضل ہے۔ بیٹھ کر نماز پڑھنا کھڑے ہو کر نماز پڑھنے سے آدھا درجہ کم ہے۔ اور

لیٹ کر نماز پڑھنا، بیٹھ کر نماز پڑھنے سے آدھا درجہ کم فضیلت رکھتا ہے۔ مسند احمد، ابو داؤد عن عمران بن حصیب

۱۹۲۵۶..... بیٹھ کر نماز پڑھنا کھڑے ہو کر نماز پڑھنے سے نصف ہے۔

مسند احمد، نسائی، ابن ماجہ عن انس وعن ابن عمرو، الکبیر للطبرانی عن ابن عمر وعبد اللہ بن السائب وعن المطلب بن ابی وداعہ

۱۹۲۵۷..... افضل ترین نماز طویل قیام والی نماز ہے۔ مسند احمد، ترمذی، مسلم، ابن ماجہ عن جابر رضی اللہ عنہ، الکبیر للطبرانی عن

ابی موسیٰ وعن عمرو بن عبسہ وعن عمیر بن قتادہ اللبثی

۱۹۲۵۸..... نماز میں طویل قیام کرنا موت کی تختیوں کو کم کرتا ہے۔ مسند الفردوس للدیلمی عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۹۲۵۹..... آدمی کا نماز کو (مثلاً نماز جمعہ کو) لمبا کرنا اور خطبہ کو مختصر کرنا اس کے فقیہ ہونے کی دلیل ہے۔ پس نماز کو لمبا کرو اور خطبہ کو مختصر کرو، اور

بے شک بعض بیان سحر انگیز ہوتے ہیں۔ مسند احمد، مسلم عن عمار بن یاسر

۱۹۲۶۰..... حضور اکرم ﷺ نے نماز میں اختصار کرنے کو منع فرمایا۔ مسند احمد، ابو داؤد، ترمذی عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... انفراداً (تنہا) نماز کو طویل پڑھنے کی ترغیب آئی ہے جبکہ لوگوں کو نماز پڑھاتے ہوئے ہلکی نماز پڑھانے کا حکم ہے۔ کیونکہ مقتدیوں

میں کمزور، بیمار اور بوڑھے ہر طرح کے افراد شامل ہوتے ہیں۔

۱۹۲۶۱..... نماز میں اختصار کرنا (جلدی پڑھنا کہ لازمی امور میں کوتاہی ہو جائے) اہل جہنم کے لیے کشادگی و فراخی کا ذریعہ ہے۔

شعب الایمان للبیہقی، السنن للبیہقی عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

قرأت اور اس سے متعلقات

- ۱۹۶۶۲... نکل کر جا اور مدینے میں منادی کر دے کہ قرآن کے بغیر کوئی نماز نہیں خواہ فاتحہ الکتاب یا اس سے اوپر کچھ بھی ہو (ضرور پڑھا جائے)۔
ابوداؤد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
- ۱۹۶۶۳... ہر نماز جس میں ام الکتاب (سورۃ فاتحہ) نہ پڑھی جائے وہ ناقص اور ادھوری ہے۔ مسند احمد، ابن ماجہ عن عائشہ رضی اللہ عنہا، مسند احمد، ابن ماجہ عن ابن عمرو، السنن للبیہقی عن علی رضی اللہ عنہ، التاريخ للخطیب عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ
فائدہ:..... انفرادی نماز میں تو یہی حکم ہے جبکہ اجتماعی نماز میں جس طرح صرف امام کے آگے سترہ بقیہ تمام مقتدیوں کے لیے کافی ہے بالکل اسی طرح امام کا قرأت کرنا خواہ نماز سری، ویاجہری مقتدیوں کے لیے بھی کافی ہے۔ جیسا کہ بعض مرویات میں حضور ﷺ کے پیچھے کسی نے قرأت کی تو آپ نے نماز کے بعد خشکی کے ساتھ ارشاد فرمایا: کیا بات ہے مجھ سے قرآن پڑھنے میں جھگڑا کیوں کیا جاتا ہے۔ اسی طرح کثیر روایات اس بات پر دال ہیں کہ امام کا قرأت کرنا تمام مقتدیوں کے لیے کافی ہے۔ راجع الکتب الفقہیہ فی ذیل القرأت۔
- ۱۹۶۶۴... اس شخص کی نماز نہیں جو فاتحہ الکتاب اور مزید کچھ تلاوت نہ کرے۔ مسلم، ابوداؤد، نسائی عن عبادۃ بن الصامت
- ۱۹۶۶۵... جب الحمد للہ پڑھو تو پہلے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ لو۔ کیونکہ وہ (سورۃ فاتحہ) ام القرآن اور ام الکتاب ہے اور (اسی کو پروردگار نے) السبع المثانی (کہا) ہے۔ اور بسم اللہ الرحمن الرحیم اس کی آیات میں سے ایک آیت ہے۔
- السنن للدارقطنی، السنن للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
۱۹۶۶۶... اس شخص کی کوئی نماز نہیں جس نے ہر رکعت میں الحمد للہ اور کوئی سورت تلاوت نہ کی، خواہ فرض نماز ہو یا کوئی اور۔
ابن ماجہ عن ابی سعید رضی اللہ عنہ
- کلام:..... ضعیف ہے۔ دیکھئے زوائد ابن ماجہ، ابن ماجہ کتاب اقلۃ الصلوٰۃ والسننہ فیہا باب القرأت خلف الامام رقم ۸۳۹۔
۱۹۶۶۷... اس شخص کی نماز نہیں جس نے اپنی نماز میں ام القرآن (سورۃ فاتحہ) نہ پڑھی، بلکہ وہ نماز ادھوری ہے، ادھوری ہے، ادھوری ہے اور ناقص ہے۔ مسند احمد، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
۱۹۶۶۸... جس نے نماز پڑھی اور اس میں ام القرآن نہ پڑھی وہ نماز ادھوری ہے اور ناقص ہے۔
مسند احمد، مسلم، ترمذی، نسائی، ابوداؤد، ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
- ۱۹۶۶۹... اس شخص کی نماز نہیں، جس نے اس میں فاتحہ الکتاب نہیں پڑھی۔
مسند احمد، بخاری، مسلم، ابن ماجہ، ترمذی، نسائی، ابوداؤد عن عبادۃ رضی اللہ عنہ
- ۱۹۶۷۰... اے معاذ! کیا توفتہ میں پڑنا چاہتا ہے؟ جب تو لوگوں کو نماز پڑھائے تو
والشمس وضخها، سبح اسم ربک الاعلیٰ، واللیل اذا یغشی اور اقر باسم ربک الذی خلق پڑھا کر۔
ابن ماجہ عن جابر رضی اللہ عنہ
- فائدہ:..... ایک مرتبہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو نماز پڑھائی اور اس میں لمبی لمبی سورتوں کی تلاوت کی، ایک اعرابی نے آکر آپ ﷺ کو اس کی شکایت کی تو آپ نے مذکورہ جواب ارشاد فرمایا۔
- ۱۹۶۷۱... جب لوگوں کو نماز پڑھائے تو والشمس وضخها، سبح اسم ربک الاعلیٰ، اقر باسم ربک الذی خلق اور واللیل اذا یغشی۔ (جیسی درمیانی سورتیں) پڑھا کر۔ مسلم عن جابر رضی اللہ عنہ
- ۱۹۶۷۲... والشمس وضخها اور اس جیسی دوسری سورتیں پڑھا کر۔ مسند احمد عن بریدۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۶۷۳۔ اللہ کی قسم! میں بچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں اور میں نماز میں ہوتا ہوں تو نماز کو مختصر کر دیتا ہوں اس ڈر سے کہ کہیں اس کی ماں فتنہ میں نہ پڑ جائے۔ ترمذی عن انس رضی اللہ عنہ
فائدہ:..... حضور ﷺ کے پیچھے عورتیں بھی نماز پڑھا کرتی تھیں۔ ان کے ساتھ ان کے بچے ہوتے اور کبھی کوئی بچہ رونے لگ جاتا تو حضور ﷺ نماز کو مختصر فرمادیتے تاکہ اس کی ماں نماز پوری کر کے بچے کو بہلا لے۔
۱۹۶۷۴۔ نمازی اپنے رب سے مناجات کرتا ہے، لہذا ایک دوسرے سے بڑھ کر آواز بلند نہ کرو۔

الایوسط للطبرانی عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

۱۹۶۷۵۔ جب کوئی اپنی نماز میں ہوتا ہے تو اپنے رب سے مناجات کرتا ہے، پس وہ دیکھ لے کہ اپنی نماز میں کیا کبہ رہا ہے؟ لہذا اپنی آوازوں کو بلند نہ کرو کہیں مؤمنین کو اذیت دو۔ البغوی عن رجل من بنی بیاضہ
۱۹۶۷۶۔ جب کوئی کھڑا نماز پڑھتا ہے تو وہ اپنے رب سے مناجات کرتا ہے، پس دیکھ لیا کرے کہ کس طرح مناجات کر رہا ہے۔
مستدرک الحاکم عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

مقتدی کی قراءت

۱۹۶۷۷۔ میں تم کو دیکھتا ہوں کہ تم اپنے امام کے پیچھے بھی قراءت کرتے ہو، پس ایسا نہ کرو سوائے ام القرآن کے۔ بے شک اس شخص کی نماز نہیں جو ام القرآن نہ پڑھے۔ ترمذی، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن عبادۃ بن الصامت
۱۹۶۷۸۔ شاید تم امام کے پیچھے قراءت کرتے ہو، پس فاتحہ الكتاب کے سوا اور کچھ نہ پڑھا کرو۔ بے شک اس شخص کی نماز نہیں جو فاتحہ الكتاب نہ پڑھے۔ ابو داؤد عن عبادۃ بن الصامت
۱۹۶۷۹۔ کیا تم میں سے کسی نے میرے ساتھ کچھ پڑھا ہے! میں بھی کہوں: کیا بات ہے میرے ساتھ قرآن پڑھنے میں کون جھگڑ رہا ہے۔ مسند احمد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، ابن حبان عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ
۱۹۶۸۰۔ تم قرآن میں سے کچھ نہ پڑھو جب میں بلند آواز میں قرآن پڑھ رہا ہوں سوائے ام القرآن کے۔ ابو داؤد عن عبادۃ بن الصامت
۱۹۶۸۱۔ جب جبراً آواز کے ساتھ (قراءت کروں تو کوئی بھی ہرگز قراءت نہ کرے سوائے ام القرآن کے۔ ابن ماجہ عن عبادۃ بن الصامت
۱۹۶۸۲۔ جو امام کے پیچھے نماز پڑھے وہ فاتحہ الكتاب پڑھے۔ الکبیر للطبرانی عن عبادۃ
۱۹۶۸۳۔ جس کے آگے امام ہو تو اس امام کی قراءت اس مقتدی کی قراءت ہے۔ مسند احمد، ابن ماجہ عن جابر رضی اللہ عنہ
۱۹۶۸۴۔ جب امام قراءت کرے تو تم خاموش رہو۔ مسلم عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ

الاکمال

۱۹۶۸۵۔ میرے پاس جبریل علیہ السلام تشریف لائے اور مجھے نماز سکھائی، انہوں نے بسم اللہ الرحمن الرحیم بلند آواز میں پڑھی۔
ابن النجار عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ
۱۹۶۸۶۔ جب تو نماز میں کھڑا ہوتا ہے تو کیا پڑھتا ہے؟ میں نے عرض کیا: الحمد لله رب العالمین۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھا کرو۔ السنن للداقطنی عن جابر رضی اللہ عنہ
۱۹۶۸۷۔ جب تو نماز میں کھڑا ہو تو پڑھ: بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد لله رب العالمین پوری سورت پھر قل هو اللہ احد پوری سورت۔ السنن للداقطنی عن داؤد بن محمد بن عبد الملك بن حبيب بن تمام بن حسین بن عرفطة عن ابیہ عن جدہ عن

ابیه عن جدہ عن حسین بن عرفطہ

۱۹۶۸۸..... جو فرض نماز پڑھے یا نفل نماز پڑھے اس کو چاہیے کہ وہ ام القرآن اور اس کے ساتھ اور بھی قرآن پڑھے۔ اگر صرف پوری ام القرآن ہی پڑھے تب بھی کافی ہے۔ اور جو امام کے ساتھ ہو تو امام کے پڑھنے سے قبل پڑھ لے اور جس وقت امام خاموش ہو تب پڑھ لے۔ اور جس نے اس طرح نماز پڑھی کہ اس میں فاتحہ الکتاب نہیں پڑھی تو وہ نامکمل ہے، نامکمل ہے، عبد الرزاق عن ابن عمر و حسن ۱۹۶۸۹..... ایسی نماز درست نہیں جس میں فاتحہ الکتاب نہ پڑھی جائے۔

ابن خزیمہ، ابن الجوزقی فی المتفق، ابن حبان، السنن للبیہقی فی القرات عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ ۱۹۶۹۰..... کوئی فرض نماز فاتحہ اور تین آیات یا اس سے زائد کے سوا درست نہیں۔ الکامل لابن عدی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ ۱۹۶۹۱..... ایسی نماز جائز نہیں جس میں آدمی فاتحہ الکتاب نہ پڑھے۔

الدارقطنی و حسنہ، السنن للبیہقی فی کتاب القرات عن عبادۃ بن الصامت ۱۹۶۹۲..... ایسی نماز قبول نہیں جس میں ام الکتاب نہ پڑھی جائے۔ مسند احمد عن رجل ۱۸۶۹۳..... جس نے اپنی نماز میں ام القرآن نہیں پڑھی اس کی نماز نامکمل اور ادھوری ہے۔ الاوسط للطبرانی عن رجل ۱۹۶۹۴..... ہر نماز میں فاتحہ الکتاب اور مزید کچھ قرآن جو آسان ہو پڑھنا ضروری ہے۔

الکامل لابن عدی، السنن للبیہقی فی القرات عن ابی سعید رضی اللہ عنہ ۱۹۶۹۵..... نماز اس کے بغیر نہیں کہ فاتحہ اور مزید کچھ قرآن نہ پڑھا جائے۔ الدارقطنی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ ۱۹۶۹۶..... اس شخص کی نماز نہیں کہ فاتحہ الکتاب اور کم از کم قرآن کی دو آیتیں نہ پڑھے۔ الکبیر للطبرانی عن عبادۃ رضی اللہ عنہ ۱۹۶۹۷..... نماز قرأت کے بغیر درست نہیں خواہ فاتحہ الکتاب کی ہو۔ الخطیب عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ ۱۹۶۹۸..... نماز قرآن کے بغیر جائز نہیں خواہ صرف ام الکتاب اور کچھ قرآن پڑھ لیا جائے۔

مسند احمد، الضعفاء، مستدرک الحاکم، ابوداؤد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ ۱۹۶۹۹..... کیا مانع ہے کہ تم فاتحہ الکتاب نہ پڑھو۔ بے شک اس کے بغیر نماز نہیں۔ مسند احمد عن عبادۃ بن الصامت ۱۹۷۰۰..... ہر نماز جس میں فاتحہ الکتاب نہ پڑھی جائے وہ ادھوری اور نامکمل نماز ہے۔

مسند احمد، ابن ماجہ، بخاری، مسلم فی القرات عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ، السنن للبیہقی عن ابن عمر، ابن حبان عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، الخطیب عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ ۱۹۷۰۱..... ہر نماز جس میں ام القرآن کی قرأت نہ کی جائے وہ ادھوری ہے، ادھوری ہے۔

اللاوسط للطبرانی، السنن للبیہقی عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ۱۹۷۰۲..... ہر نماز جس میں فاتحہ الکتاب اور دو آیتیں نہ پڑھی جائیں وہ نماز نامکمل اور ادھوری ہے۔

الکامل لابن عدی عن عائشہ رضی اللہ عنہا ۱۹۷۰۳..... ہر نماز جس میں فاتحہ الکتاب اور (کم از کم) دو آیتیں نہ پڑھی جائیں وہ نماز نامکمل اور ناقص ہے۔

ابن عساکر عن عائشہ رضی اللہ عنہا ۱۹۷۰۴..... ہر نماز جس میں ام الکتاب نہ پڑھی جائے وہ ادھوری ہے سوائے امام کے پیچھے نماز پڑھنے کے۔

السنن للبیہقی فی القرات وضعفہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

غلبہ نیند کی حالت میں تلاوت نہ کرے

۱۹۷۰۵..... جب (کوئی شخص رات میں کھڑا ہو) اور (غلبہ نیند کی وجہ سے) قرآن اس کی زبان پر نہ چڑھتا ہو اور اس کو سمجھ نہ آ رہا ہو کہ کیا پڑھے تو وہ جا کر سو جائے۔ مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۷۰۶..... جب تم کسی شخص کو دن میں بلند آواز سے (نماز میں) قرآن پڑھتا دیکھو تو لید اور گوبر کے ساتھ اس کو مارو۔

الدیلمی عن ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۷۰۷..... تو تم ان کو لید (کے ڈھیلے) کیوں نہیں مارتے۔ الکبیر للطبرانی عن ابی ایوب رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... پوچھا گیا: یا رسول اللہ! یہاں کچھ لوگ ہیں جو دن والی نماز میں آواز کے ساتھ (جہراً) قرأت کرتے ہیں۔ تب آپ ﷺ نے یہ حکم فرمایا۔

۱۹۷۰۸..... جو دن (کی نماز) میں جہراً (آواز کے ساتھ) قرأت کرے اس کو (جانور کی) لید مارو۔ ابو نعیم عن ہریرۃ

کلام:..... اس روایت میں یزید بن یوسف دمشقی ہے۔ جس کو محمد ثین نے متروک قرار دیا ہے۔

۱۹۷۰۹..... اے ابن حذافہ! مجھے قرآن نہ سنا اللہ کو سنا۔ ابن سعد، ابن نصر، ابن عساکر عن الزہری عن ابی سلمۃ

عبداللہ بن حذافہ (تہا) کھڑے نماز پڑھ رہے تھے اور بلند آواز سے قرأت کر رہے تھے۔ آپ ﷺ نے مذکورہ فرمان ارشاد فرمایا۔

مسند احمد، السنن للبیہقی عنہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۷۱۰..... اے جبر! اپنے رب کو سنا اور مجھے نہ سنا۔ الکبیر للطبرانی، ابن مندہ، ابو نعیم، ابن عبدالبر عن عبد اللہ بن جہر عن ابیہ

کلام:..... علامہ ابن عبدالبر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ان کی اور کوئی روایت نہیں ہے۔ اس کو ابن قانع نے عبداللہ بن جہر عن ابیہ سے روایت کیا ہے۔ ابو احمد عسکری نے بھی اس کو روایت کیا ہے اور عبداللہ بن جہر سے روایت کیا ہے۔ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ان تین اقوال میں سب سے راجح ترین قول پہلا ہے۔

آمین

۱۹۷۱۱..... جب قاری آمین کہے (ولا الضالین کے بعد) تو تم بھی آمین کہو۔ بے شک ملائکہ بھی آمین کہتے ہیں۔ پس جس کی آمین ملائکہ کی آمین

کے موافق ہوگی اس کے پچھلے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ نسائی، ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۷۱۲..... جب تم میں سے کوئی آمین کہے اور ملائکہ آسمان میں آمین کہیں اور کسی کی آمین ملائکہ کی آمین کے موافق ہو جائے تو اس کے پچھلے گناہ

معاف ہو جاتے ہیں۔ مؤطا امام مالک، السنن للبیہقی، ابو داؤد، نسائی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۷۱۳..... جب امام غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کہے تو تم: آمین کہو۔ بے شک جس کا قول ملائکہ کے قول کے موافق ہو گیا۔ اس

کے پچھلے سب گناہ معاف ہو جائیں گے۔ مؤطا امام مالک، بخاری، ابو داؤد، نسائی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۷۱۴..... جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو۔ بے شک جس کی آمین ملائکہ کی آمین کے موافق ہوگی اس کے پچھلے گناہ معاف ہو جائیں گے۔

مؤطا امام مالک، مسند احمد، بخاری، مسلم، ترمذی، ابو داؤد، نسائی، ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۷۱۵..... جب پڑھا جائے: غیر المغضوب علیہم ولا الضالین تو تم آمین کہو۔ ابن شاہین فی السنۃ عن علی رضی اللہ عنہ

۱۹۷۱۶..... یہود نے تم پر اتنا کسی چیز میں حسد نہیں کیا جتنا اسلام اور آمین پر حسد کیا ہے۔

الادب المفرد للبخاری عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۹۷۷ء۔ یہود نے تم پر کسی چیز میں اتنا حسد نہیں کیا جتنا آمین پر تم سے حسد کیا ہے۔ پس آمین کثرت کے ساتھ کہا کرو۔

ابن ماجہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام:..... اس کی سند ضعیف ہے۔ زوائد ابن ماجہ، ابن ماجہ کتاب القلمۃ الصلوٰۃ والنسۃ فیہا باب الحجر بآمین۔

الاکمال

۱۹۷۱۸۔ جب امام کہے: غیر المغضوب علیہم ولا الضالین تو مقتدی لوگ کہیں: آمین۔ پھر اگر ان کی آمین ملائکہ کی آمین کے موافق ہو جائے تو ان کے گناہ پچھلے گناہ سب معاف ہو جاتے ہیں۔ ابن جریر عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۷۱۹۔ جب امام: غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کہے تو تم آمین کہو۔ بے شک اس وقت ملائکہ بھی آمین کہتے ہیں۔ اور امام بھی آمین کہتا ہے۔ پس جس کی آمین ملائکہ کی آمین کے موافق ہوگی اس کے پچھلے سب گناہ معاف ہو جائیں گے۔

نسانی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۷۲۰۔ جب امام: غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کہے تو تم آمین کہو۔ ملائکہ بھی آمین کہتے ہیں۔ اور امام بھی آمین کہتا ہے۔ پس جس کی آمین ملائکہ کی آمین کے موافق ہوگی اس کے پچھلے سب گناہ معاف ہو جائیں گے۔

الجامع لعبدالرزاق، مسند احمد، ابن حبان عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۷۲۱۔ جب قاری پڑھتا ہے: غیر المغضوب علیہم ولا الضالین تو تم کہو آمین۔ اللہ تم سے محبت کرے گا۔

الکبیر للطبرانی عن سمرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۷۲۲۔ یہود نے تم پر اتنا کسی چیز میں حسد نہیں کیا جتنا آمین پر حسد کیا ہے۔ اور سلام پر حسد کیا ہے جو تم ایک دوسرے کو کرتے ہو۔

الجامع لعبدالرزاق عن ابن جریر عن عطاء بلاغاً

۱۹۷۲۳۔ جانتی ہے تو! وہ ہم پر کس چیز کی وجہ سے حسد کرتے ہیں، یعنی یہود؟ میں نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ ارشاد فرمایا: وہ ہم پر (ایک تو) قبلہ میں حسد کرتے ہیں جس کی ہم کو ہدایت ملی اور وہ اس سے گمراہ ہو گئے۔ اور (دوسرا) وہ جمعہ میں ہم پر حسد کرتے ہیں جس کی ہم کو ہدایت ملی اور انہوں نے اس کو کھو دیا۔ نیز وہ ہمارے امام کے پیچھے آمین کہنے پر حسد کرتے ہیں۔

بخاری مسلم عن عائشہ رضی اللہ عنہا

رکوع و سجود کا بیان

۱۹۷۲۴۔ جب تو رکوع کرے تو اپنی ہتھیلیاں اپنے گھٹنوں پر رکھ لے۔ حتیٰ کہ تو مطمئن ہو جائے۔ اور جب تو سجدہ کرے تو اپنی پیشانی کو زمین پر اچھی طرح نکال دے حتیٰ کہ تجھے زمین کی سختی محسوس ہو۔ مسند احمد عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۹۷۲۵۔ جب تم میں سے کوئی ایک رکوع کرے تو وہ اپنے رکوع میں تین مرتبہ کہے: سبحان ربی العظیم جب ایسا کر لیا تو اس کا رکوع پورا ہو گیا اور یہ ادنیٰ مقدار ہے۔ اور جب کوئی سجدہ کرے تو اپنے سجدے میں تین مرتبہ کہے: سبحان ربی الاعلیٰ۔ جب اس نے ایسا کر لیا تو

اس کا سجدہ تمام ہو گیا اور یہ ادنیٰ مقدار ہے۔ ابو داؤد، ترمذی، ابن ماجہ عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۹۷۲۶۔ جب تم میں سے کوئی ایک نماز پڑھے تو اپنے رکوع و سجود کو پورا کرے اور اپنے سجدوں میں ٹھوکیں نہ مارے۔ اس کی مثال تو ایسی ہے جیسے کوئی سجدہ کا ایک دو کھجوریں کھالے۔ اس سے اس کی بھوک رفع نہیں ہو سکتی۔ (لہذا سجدوں کو اچھی طرح اطمینان کے ساتھ لدا کرے)۔

تمام، ابن عساکر عن ابی عبد اللہ الاشرعی

رکوع و سجود پورا کرنا لازم ہے

۱۹۷۲..... جو شخص رکوع کو پورا نہ کرے اور سجدوں میں ٹھونگیں مارے اس کی مثال اس بھوکے کی ہے جس کو صرف ایک دو کھجوریں کھانے کو ملیں

بھلا وہ اس کی بھوک کو کیا مٹا سکتی ہیں۔ التاريخ للبخاری عن ابی عبد اللہ الاشعری

۱۹۷۲۸..... کسی بندے کی نماز درست نہیں حتیٰ کہ وہ رکوع اور سجدوں میں اپنی کمر سیدھی کرے۔ ابو داؤد عن ابی مسعود البدری

۱۹۷۲۹..... انے مسلمانوں کے گروہ! اس شخص کی نماز نہیں جو رکوع اور سجدوں میں اپنی کمر سیدھی نہ کرے۔ ابن ماجہ عن علی ابی شیبہ

۱۹۷۳۰..... رکوع و سجود کو مکمل ادا کرو۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں تمہیں اپنی پیٹھ پیچھے سے دیکھتا ہوں جب تم رکوع

کرتے ہو اور جب سجدے کرتے ہو۔ بخاری، مسلم عن انس رضی اللہ عنہ

۱۹۷۳۲..... جب کوئی شخص اچھی طرح نماز ادا کرے، رکوع اور سجدوں کو پورا پورا ادا کرے تو نماز، نمازی کو کہتی ہے: اللہ تیری بھی ایسی حفاظت

کرے جیسی تو نے میری حفاظت کی۔ پھر وہ نماز اوپر اٹھالی جاتی ہے۔ اور جب کوئی شخص نماز کو بری طرح ادا کرتا ہے اس کے رکوع اور سجدوں کو

نا تمام اور ادھورا ادا کرتا ہے تو نماز کہتی ہے: اللہ تجھے بھی ضائع کرے جس طرح تو نے مجھے ضائع کیا۔ پھر اس کو پرانے بوسیدہ کپڑے کی طرح

لیٹ کر اس نمازی کے منہ پر مار دیا جاتا ہے۔ الطیالسی عن عبادۃ بن الصامت

۱۹۷۳۳..... لوگوں میں سب سے زیادہ بدترین چور وہ ہے جو نماز میں بھی چوری کرے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! نماز

میں کوئی شخص کیسے چوری کرے گا؟ ارشاد فرمایا: وہ اس کے رکوع اور سجدوں کو مکمل نہ کرے اور نہ خشوع کے ساتھ پڑھے۔

مسند احمد، مستدرک الحاکم عن ابی قتادہ، مسند احمد، مسند ابی یعلیٰ عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۹۷۳۴..... لوگوں میں سب سے زیادہ چوری کرنے والا شخص وہ ہے جو نماز میں بھی چوری کرے۔ پوچھا گیا: یا رسول اللہ! نماز میں کیسے چوری

کرے گا؟ فرمایا: جو رکوع اور سجدوں کو نا تمام کرے۔ اور لوگوں میں سب سے بڑا بخیل شخص وہ ہے جو سلام کرنے میں بھی بخل سے کام لے۔

الاولیٰ للطبرانی عن عبد اللہ بن مغفل

۱۹۷۳۵..... ہر سورت (رکعت) کو رکوع و سجود سے اس کا پورا پورا حصہ دو۔ مصنف ابن ابی شیبہ عن بعض الصحابة

۱۹۷۳۶..... ہر سورت کا رکوع و سجود میں اپنا حصہ ہے۔ مسند احمد عن رجل

۱۹۷۳۷..... ایسی نماز درست نہیں جس میں آدمی رکوع و سجدوں میں اپنی کمر اچھی طرح سیدھی نہ کرے۔

مسند احمد، نسائی، ابن ماجہ عن ابی مسعود رضی اللہ عنہ

۱۹۷۳۸..... رکوع میں بھی (کم از کم) تین تسبیحات کہو اور سجدے میں بھی (کم از کم) تین تسبیحات کہو۔ السنن للبیہقی عن محمد بن علی مرسلہ

الاکمال

۱۹۷۳۹..... جب تم میں سے کوئی ایک رکوع کرے تو اپنے ہاتھ اپنے گھٹنوں پر رکھ لے۔ پھر اس قدر ٹھہرے کہ ہر عضو اپنی جگہ پر سکون ہو جائے۔

پھر تین بار تسبیح کہے۔ بے شک اس کا جسم پر اتنی بار تسبیح پڑھے گا۔ الدیلمی عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۹۷۴۰..... جب رکوع کرے تو اپنے ہاتھ اپنے گھٹنوں پر رکھ لے اور اپنی انگلیوں کو کشادہ کر لے۔

الجامع لعبد الرزاق عن القاسم بن ابی ہریرہ عن رجل

۱۹۷۴۱..... جب کوئی رکوع کرے تو یہ کہے:

اللهم لک رکعت و بک آمنت

اسے اللہ! میں تیرے لیے جھکا اور تجھ پر ایمان لایا۔ الحسن بن سفیان عن ربیعہ بن الحارث بن نوفل
۱۹۷۳..... جس نے فرض نماز کے ہر رکوع اور ہر سجدہ میں سات مرتبہ تسبیحات کہنے پر پابندی برتی اللہ پاک اس کو جنت میں داخل کر دے گا۔
تمام وابن عساکر عن معاذ بن جبل

کلام:..... اس روایت میں شراحیل بن عمرو ابو عمرو العنسی ضعیف ہے۔

۱۹۷۳..... اے بریدہ! جب تو نماز میں تشہد کی حالت میں بیٹھے تو ہرگز تشہد پڑھنا اور مجھ پر درود بھیجنا نہ چھوڑ۔ السنن للدارقطنی
کلام:..... ضعف عن عبداللہ بن بریدہ عن ابیہ۔

۱۹۷۳..... جب تمہارا امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم اللہم ربنا لک الحمد کہو۔ مصنف ابن ابی شیبہ عن ابی سعید رضی اللہ عنہ
۱۹۷۴..... جب امام سمع اللہ لمن حمدہ (اللہ اس کو سنتا ہے جو اس کی حمد کرتا ہے) کہے تو تم: ربنا لک الحمد (اے رب! ہم تیری
حمد کرتے ہیں) کہو بے شک تمہارا رب تمہاری تسبیح سنے گا۔ بے شک اللہ نے اپنے نبی کی زبان پر فیصلہ کر دیا ہے کہ جو بھی اس کی حمد کرے گا اللہ
اس کو سنے گا۔ الجامع لعبدالرزاق عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ

۱۹۷۶..... اللہ پاک نے آسمان کے دروازے کھول دیئے ہیں۔ پس کوئی شی ان کلمات کو عرش کے پاس جانے سے روک نہیں سکتی یعنی
الحمد لله حمداً كثيراً طيباً مباركاً فيه. ابن ماجه، الكبير للطبرانی عن وائل بن حجر
۱۹۷۷..... ان کلمات کی طرف بارہ فرشتے بڑھے ہیں اور عرش کے پاس پہنچنے میں کوئی چیز رکاوٹ نہیں بنی ہے۔ نسائی عن وائل بن حجر
فائدہ:..... نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو اپنی نماز میں یہ کلمات پڑھتے ہوئے سنا:

الحمد لله حمداً كثيراً طيباً مباركاً فيه. تب آپ نے مذکورہ فرمان صادر فرمایا۔

۱۹۷۸..... میں نے تم سے اوپر کچھ ملائکہ کو دیکھا کہ وہ ان کلمات کی طرف بڑھے ہیں کہ کون ان کو دوسروں سے پہلے لکھے۔

مسند احمد، بخاری، نسائی عن رفاعہ بن رافع

فائدہ:..... رفاعہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے آپ ﷺ نے رکوع سے سر اٹھایا تو ایک
شخص نے کہا:

ربنا لک الحمد حمداً كثيراً طيباً مباركاً فيه

جب نبی اکرم ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو پوچھا: ابھی کس نے یہ کلمات کہے ہیں؟ ایک آدمی نے اپنی طرف اشارہ کیا تو آپ ﷺ نے
مذکورہ فرمان ارشاد فرمایا۔

۱۹۷۹..... ابھی کس نے پڑھا ہے؟ میں نے تم سے اوپر چند ملائکہ کو دیکھا کہ وہ ان کلمات کی طرف بڑھے کہ کون ان کو سب سے پہلے لکھے۔

مسند احمد، بخاری، نسائی، شعب الایمان للبیہقی عن رفاعہ بن رافع الزرقی

فائدہ:..... ایک شخص نے (نماز میں) یہ کلمات پڑھے:

ربنا ولک الحمد حمداً كثيراً طيباً مباركاً فيه

جب نبی اکرم ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو آپ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۱۹۷۵۰..... نماز کے تین حصے ہیں۔ وضو ایک حصہ ہے، رکوع ایک حصہ ہے اور ایک حصہ سجدے ہیں۔ جس نے ان تینوں حصوں پر پابندی
کی اس کی نماز قبول ہوگی اور جس نے ان حصوں کو خراب کیا تو نماز کے یہ اور باقی سب حصے نمازی پر رد کر دیئے جائیں گے۔

الدیلمی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۹۷۵۱..... نماز کے تین تہائی حصے ہیں۔ پاکیزگی ایک تہائی حصہ ہے، رکوع دوسرا تہائی حصہ ہے اور سجدے تیسرا تہائی حصہ ہیں۔

الجزار عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۹۷۲..... رکوع اور سجدوں کو پورا کرو۔ قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! جب تم رکوع اور سجود کرتے ہو تو میں پیٹھ پیچھے سے بھی تم کو دیکھتا ہوں۔ مسند ابی داؤد الطیالسی، مسند احمد، بخاری، مسلم، نسائی، صحیح ابن حبان عن انس رضی اللہ عنہ

۱۹۷۳..... جب تو نماز میں کھڑا ہو اور رکوع کرے تو اپنے ہاتھوں کو اپنے گھٹنوں پر رکھ اور اپنی انگلیوں کو کھول لے۔ پھر سر اٹھا یہاں تک کہ ہر جوڑ اپنی جگہ مطمئن ہو جائے۔ اور جب تو سجدہ کرے تو اپنی پیشانی کو سکون کے ساتھ زمین پر ٹیک دے اور محض چونچیں نہ مار۔

شعب الایمان للبیہقی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

رکوع کا مسنون طریقہ

۱۹۷۴..... رکوع وجود میں اعتدال کے ساتھ رہو اور کوئی اپنے بازوؤں کو کتے کی طرح نہ پھیلائے۔

الدارمی، ابو عوانہ، ابن حبان عن انس رضی اللہ عنہ

۱۹۷۵..... مجھے رکوع اور سجود میں قرآن پڑھنے سے منع کیا گیا ہے، جب تم رکوع کرو تو (سبحان ربی العظیم کے ساتھ) خدا کی عظمت بیان کرو۔ اور جب تم سجدہ کرو تو (سبحان ربی الاعلیٰ پڑھنے کے ساتھ) خوب دعائیں مانگو قریب ہے کہ تمہاری دعائیں قبول ہوں۔

ابن ابی شیبہ عن علی رضی اللہ عنہ

۱۹۷۶..... تین تسبیحات رکوع میں ہیں اور تین تسبیحات سجدے میں۔

الجامع لعبدالرزاق، الکبیر للطبرانی، ابن ابی شیبہ عن جعفر بن محمد عن ابیہ معضلاً

۱۹۷۷..... ایسے شخص کی نماز مقبول نہیں جو رکوع وجود کو پورا پورا نہ کرے۔

الأوسط والکبیر للطبرانی، السنن لسعید بن منصور عن انس رضی اللہ عنہ

۱۹۷۸..... اللہ ایسے بندے کی نماز کی طرف بھی نہیں دیکھتے جو رکوع وجود کے درمیان اپنی کمر کو سیدھی نہ کرے۔

مسند احمد، ابن سعد، ابن عساکر عن علی بن شیبان

۱۹۷۹..... اللہ پاک ایسے بندے کی نماز کی طرف (رحمت کی) نظر نہیں فرماتے جو رکوع وجود میں اپنی کمر سیدھی نہ کرے۔

ابن ماجہ، مسند احمد، الکبیر للطبرانی، السنن لسعید بن منصور عن طلق بن علی

۱۹۸۰..... اللہ پاک ایسے بندے کی طرف نہیں دیکھتے جو رکوع وجود کے درمیان اپنی کمر سیدھی نہ کرے۔

مسند احمد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

سجود اور اس سے متعلقات

۱۹۸۱..... جب بندہ سجدہ کرتا ہے تو اس کے ساتھ سات اعضاء بھی سجدہ کرتے ہیں۔ چہرہ، دونوں ہتھیلیاں، دونوں گھٹنے اور دونوں پاؤں۔

مسند احمد، مسلم، ابو داؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ عن العباس، عبد بن حمید عن سعد رضی اللہ عنہ

۱۹۸۲..... بندہ جب سجدہ کرتا ہے تو اس کا سجدہ پیشانی کے نیچے سے ساتویں زمین تک کی جگہ کو پاک کر دیتا ہے۔

الأوسط للطبرانی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۸۳..... جب تم میں سے کوئی سجدہ کرے تو اونٹ کی طرح نہ بیٹھے بلکہ اپنے ہاتھوں کو اپنے گھٹنوں سے آگے رکھے۔ ابو داؤد، نسائی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۸۴..... جب تم میں سے کوئی ایک سجدہ کرے تو اپنے ہتھیلیاں زمین سے ملا دے۔ ممکن ہے کہ اللہ پاک قیامت کے دن رات ہتھیلیوں سے

طوق نوزکال دے۔ الأوسط للطبرانی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۷۵۔۔۔ جب تم میں سے کوئی سجدہ کرے تو اعتدال کے ساتھ سجدہ کرے اور کتے کی طرح بازوؤں کو بچھانے دے۔

مسند احمد، ترمذی، ابن ماجہ، ابن حزمہ، الضیاء عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۹۷۶۔۔۔ سجدوں میں سیدھے رہو اور کوئی بھی کتے کی طرح اپنے بازوؤں کو نہ پھیلائے۔

مسند احمد، بخاری، مسلم، الکامل لابن عدی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۹۷۷۔۔۔ نبی کریم ﷺ نے (سجدے کی بجائے) کوئے کی طرح چونچیں مارنے اور درندے کی طرح بازو پھیلانے سے منع فرمایا۔ نیز اس بات سے منع فرمایا کہ کوئی مسجد میں اس طرح اپنے لیے کوئی جگہ مخصوص نہ کرے جس طرح اونٹ باڑے میں اپنے لیے بیٹھنے کی جگہ خاص کر لیتا ہے۔ مسند احمد، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، مستدرک عن عبدالرحمن بن شبل

۱۹۷۸۔۔۔ حضور ﷺ نے سجدے میں (مٹی وغیرہ بٹانے کے لیے) پھونک مارنے سے اور پینے کے برتن میں پھونک مارنے (اور سانس لینے) سے منع فرمایا۔ انکبیر للطبرانی عن زید بن ثابت

۱۹۷۹۔۔۔ جب تو سجدہ کرے تو اپنی ہتھیلیوں کو رکھنے اور کہنیوں کو اٹھالے۔ مسند احمد، مسلم عن البراء رضی اللہ عنہ

۱۹۷۰۔۔۔ مجھے حکم ملا ہے کہ سات اعضاء پر سجدہ کروں۔ پیشانی پر اور نبی کریم ﷺ نے ناک کی طرف بھی اشارہ فرمایا (یعنی پیشانی اور ناک کو ایک ساتھ شمار فرمایا) اور دونوں ہاتھ، دونوں گھٹنے اور دونوں پاؤں کے پنجے۔ نیز مجھے حکم ملا ہے کہ ہم سجدے دوران اپنے کپڑوں اور بالوں کو نہ کیمیش۔

بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۹۷۱۔۔۔ بے شک دونوں ہتھیلیاں بھی اسی طرح سجدہ کرتی ہیں جس طرح چہرہ سجدہ کرتا ہے۔ پس جب کوئی اپنا چہرہ زمین پر رکھے تو اپنی ہتھیلیاں بھی زمین پر رکھ دے اور جب چہرہ اٹھائے تو ہتھیلیاں بھی اٹھالے۔

الادب المفرد للبخاری، مستدرک الحاکم عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۷۲۔۔۔ سجدے سات اعضاء پر کیے جاتے ہیں: دونوں ہاتھ، دونوں پاؤں، دونوں گھٹنے اور پیشانی (جس میں ناک بھی شامل ہے) نیز ہاتھوں کو اٹھادیا کرو جب تم بیت اللہ کو دیکھو، صفامروہ پر، میدان عرفات میں، مزدلفہ میں رمی جمار کے وقت اور اس وقت جب نماز کھڑی ہو۔

الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۹۷۳۔۔۔ سجدے پیشانی (اور ناک) پر، ہتھیلیوں پر، گھٹنوں پر اور پاؤں کے (پنجوں اور) سینوں پر ادا کیے جاتے ہیں۔ جو شخص ان میں سے کسی جگہ کو زمین پر نہ رکھ سکا وہ جگہ اللہ پاک جہنم کی آگ میں جلا میں گے۔ السنن للدارقطنی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۷۴۔۔۔ اپنی ناک کو بھی (زمین پر) رکھ دے تاکہ وہ بھی تیرے ساتھ سجدہ کرے۔ السنن للبیہقی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۹۷۵۔۔۔ اللہ تعالیٰ اس شخص کی نماز قبول نہیں فرماتے جس کی ناک زمین پر نہ لگے۔ الکبیر للطبرانی عن ام عطیہ رضی اللہ عنہا

۱۹۷۶۔۔۔ اے اے اپنے چہرے کو مٹی میں ملا۔ ترمذی عن ام سلمہ رضی اللہ عنہا

۱۹۷۷۔۔۔ اے ربانے اپنے چہرے کو خاک آلود کر۔ نسائی، مستدرک الحاکم عن ام سلمہ رضی اللہ عنہا

کلام:۔۔۔ سابق حدیث امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب ابواب الصلوٰۃ باب ماجاء فی کراہیۃ ارجح فی الصلوٰۃ رقم ۳۸۱، ۳۸۲ پر تخریج فرمائی ہے کہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت کی سند قابل (استدلال) نہیں، ابو حمزہ میمون کو اہل علم نے ضعیف قرار دیا ہے۔

۱۹۷۸۔۔۔ زمین کے ساتھ مسح کرو، کیونکہ زمین تم پر (ماں کی طرح) شفقت کرنے والی ہے۔ الصغیر للطبرانی عن سلمان رضی اللہ عنہ

فائدہ:۔۔۔ سجدہ میں چہرے کو مٹی سے بچانے کی ممانعت آئی ہے بلکہ سجدے میں چہرے کا خاک آلود ہونا قابل تعریف ہے۔

۱۹۷۹۔۔۔ جب تم میں سے کوئی شخص نماز کے لیے کھڑا ہو تو پہلے اپنے سجدے کی جگہ کو درست کر لے۔ اس حالت میں نہ چھوڑے کہ جب سجدہ کرے تو تہ پھونک مارے اور پھر سجدہ کرے انکارے پر سجدہ کرنا اس سے کہیں بہتر ہے کہ کوئی پھونک مار کر پھر سجدہ کرے۔

الاولیٰ للطبرانی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۷۸۰..... یہ بات ظلم اور گناہ کی ہے کہ آدمی نماز سے فارغ ہونے سے قبل بار بار اپنی پیشانی صاف کرے۔

ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۷۸۱..... اپنی نگاہیں اپنے سجدے کی جگہ رکھ۔ مسند الفردوس للذہبی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۹۷۸۲..... جب تو سجدے سے سر اٹھائے تو کتے کی طرح چوڑوں پر نہ بیٹھ بلکہ اپنی سرینوں کو قدموں کے درمیان میں رکھ اور پیروں کی پشت کو

زمین سے ملا دے۔ ابن ماجہ عن انس رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... سجدے سے اٹھتے ہوئے ٹانگوں کو کھڑا کر لینا، سرینوں پر بیٹھ جانا اور ہاتھوں کو لٹکا لینا یہ کتے کی طرح بیٹھنا جس کی سختی سے ممانعت آئی ہے۔

کلام:..... اس روایت کی سند میں ایک راوی العلاء ہے جو حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منسوب کر کے من گھڑت موضوع روایات نقل کرتا ہے۔ زوائد ابن ماجہ۔

۱۹۷۸۳..... دونوں سجدوں کے درمیان کتے کی طرح (سرینوں پر) نہ بیٹھ۔ ابن ماجہ عن علی رضی اللہ عنہ

۱۹۷۸۴..... اے علی! جس طرح کتا بیٹھتا ہے اس طرح بیٹھنے سے بچو۔ ابن ماجہ عن علی رضی اللہ عنہ

۱۹۷۸۵..... اے علی! میں تیرے لیے بھی وہی پسند کرتا ہوں جو اپنے لیے پسند کرتا ہوں۔ اور تیرے لیے بھی وہی ناپسند کرتا ہوں جو اپنے لیے

ناپسند کرتا ہوں۔ ابوداؤد، سنن ابی یوسف، ترمذی عن علی رضی اللہ عنہ

۱۹۷۸۶..... جب کوئی سجدہ کرے تو کتے کی طرح اپنے بازوؤں کو پھیلا کر اپنی رانوں کے ساتھ نہ ملا لے۔

ابوداؤد، السنن للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۷۸۷..... (اے عورتو!) جب تم سجدہ کرو تو اپنا کچھ جسم زمین کے ساتھ ملا دو۔ کیونکہ عورت اس میں مرد کی طرح نہیں ہے۔

السنن للبیہقی عن یزید بن ابی حبیب مرسل

۱۹۷۸۸..... جب تو نماز پڑھے تو اپنے بازوؤں کو درندے کی زمین پر نہ بچھا دے۔ بلکہ صرف اپنی ہتھیلیوں پر ٹیک لگا اور اپنے بازوؤں کو اپنے

پہلوؤں سے دوڑ رکھ۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۷۸۹..... میں تو سات اعضاء پر سجدہ کرتا ہوں اور بالوں کو ہٹاتا ہوں نہ کپڑوں کو سیٹھا ہوں۔ الکبیر للطبرانی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۹۷۹۰..... ابن آدم کو حکم ملا ہے کہ وہ سات اعضاء پر سجدہ کرے۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۹۷۹۱..... کوئی تو ایسا کرتا ہے کہ اپنی نماز میں اونٹ کی طرح بیٹھ جاتا ہے، (ایسا نہ کرنا چاہیے)۔

ابوداؤد، ترمذی، نسائی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

الاکمال

۱۹۷۹۲..... جب کوئی سجدہ کرے تو اونٹ کی طرح نہ بیٹھے بلکہ اپنے ہاتھوں کو اپنے گھٹنوں پر رکھ کر (سہارے سے سجدے میں) جائے۔

مسند احمد، ابوداؤد، نسائی، السنن للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۷۹۳..... جب کوئی سجدہ کرے تو اپنے گھٹنے ہاتھوں سے پہلے رکھے اور اونٹ کی طرح (دھم سے) نہ بیٹھ جائے۔

مصنف ابن ابی شیبہ، السنن للبیہقی، ضعفہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۷۹۴..... گھٹنوں کے ساتھ مدد حاصل کرو۔ ابوداؤد، ترمذی، مستدرک الحاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... نبی ﷺ کو لوگوں نے سجدے کی مشقت کی شکایت کی کھل کر سجدہ کرنے میں۔ تو پھر آپ نے مذکورہ ارشاد فرمایا (یعنی کہنیوں کو گھٹنوں

کے سہارے لگالو۔ اگرچہ مستحب یہی ہے کہ بازوؤں کو پہلو سے دور رکھا جائے۔

۱۹۷۹۵..... جب کوئی نماز پڑھے تو اپنے بازوؤں کو کتے اور دوسرے درندوں کی طرح زمین پر نہ بچھا دے۔

ابن عساکر عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۹۷۹۶..... جو تم میں سے نماز پڑھے کتے کی طرح ہاتھوں کو نہ پھیلائے۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۷۹۷..... دونوں ہاتھ بھی اسی طرح سجدہ کرتے ہیں جس طرح چہرہ سجدہ کرتا ہے۔ لہذا جب کوئی چہرہ زمین پر رکھے تو ہاتھوں کو بھی ساتھ رکھے

اور جب چہرہ اٹھائے تو ہاتھوں کو بھی اٹھالے۔ ابو داؤد، نسائی، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۷۹۸..... اپنے بازوؤں کو نہ پھیلا اور اپنی ہتھیلیوں پر سہارا لگا اور پہلو کو کھلا رکھ۔ جب تو ایسا کرے گا تو تیرا ہر عضو تیرے ساتھ سجدہ کرے گا۔

مستدرک الحاکم عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

سات اعضاء پر سجدہ کریں

۱۹۷۹۹..... مجھے حکم ملا ہے کہ سات اعضاء پر سجدہ کروں اور بالوں اور کپڑوں کو نہ روکوں۔ الخطیب فی التاریخ عن جابر رضی اللہ عنہ

کلام:..... اس روایت کو امام طبرانی نے الکبیر میں روایت کیا ہے نیز اس روایت میں نوح بن ابی مریم متروک راوی ہے۔ مجمع الزوائد ۱۲/۱۲۳۔

۱۹۸۰۰..... سجدے سات اعضاء پر کیے جاتے ہیں۔ الاوسط للطبرانی عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۹۸۰۱..... اللہ پاک ایسے بندے کی نماز کی طرف نہیں دیکھتے جس کے ہاتھ (سجدے میں) زمین کے ساتھ نہ ملیں۔

الدیلمی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۹۸۰۲..... سجدے کے دوران جس کی ناک پیشانی کے ساتھ زمین پر نہ نکلے اس کی نماز درست نہیں۔

الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۹۸۰۳..... اس شخص کی نماز قبول نہیں جس کی ناک زمین پر نہ نکلے جس طرح پیشانی نکلتی ہے۔ السنن للبیہقی عن عکرمہ مرسلًا

۱۹۸۰۴..... اس شخص کی نماز مقبول نہیں جس کی ناک زمین پر نہ رکھی جائے۔ الاوسط للطبرانی عن ام عطیہ

۱۹۸۰۵..... اس شخص کی نماز نہیں جس کی ناک زمین کو نہ چھوئے جس طرح پیشانی زمین کو چھوتی ہے۔

السنن للبیہقی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۹۸۰۶..... اللہ پاک ایسی نماز قبول نہیں فرماتے جس میں ناک زمین کو نہ چھوئے جس طرح پیشانی زمین کو چھوتی ہے۔ عبدالرزاق عن عکرمہ

۱۹۸۰۷..... سجدوں میں اپنی آنکھوں کو بند نہ کرو یہ یہود کا طریقہ ہے۔ الدیلمی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۹۸۰۸..... جس نے سجدے کے دوران تین مرتبہ رب اغفر لی کہا تو وہ سجدے سے برتا اٹھا پائے گا کہ اس کی بخشش کر دی جائے گی۔

ابو عبد اللہ بن مخلد الدوری العطار فی جزء ۵، الدیلمی عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۹۸۰۹..... اللہ کے لیے اپنی پیشانی کو خاک آلود کرو۔ مسند احمد عن ام سلمہ رضی اللہ عنہا

۱۹۸۱۰..... اے صہیب اپنے چہرے کو خاک آلود کرو۔ عبدالرزاق عن خالد الخلاء مرسلًا

۱۹۸۱۱..... اپنے سجدوں میں کشادگی کرو۔ اور اپنی کمروں کو جانور باندھنے کی کڑے (کی طرح گول) نہ کرو۔ الدیلمی عن ابن عمرو

۱۹۸۱۲..... تجھے سجدہ کیا میرے خیال نے، میرے وجود نے، تجھ پر ایمان لایا میرا دل، یہ میرا ہاتھ ہے۔ میں نے اس کے ساتھ اپنے نفس پر

ظلم نہیں کیا اے عظیم! ہر عظیم ذات سے امید باندھی جاتی ہے۔ پس میرے گناہ بخش دے اے عظیم! میرا چہرہ سجدہ ریز ہوا اس ذات کے آگے

جس نے اس کو پیدا کیا اس کے کان اور آنکھ کو کھولا۔ اے پروردگار! میں تیری رضاء کے ساتھ تیری ناراضگی سے پناہ مانگتا ہوں۔ تیری معافی

کی پناہ مانگتا ہوں تیری سزا سے، تیری پناہ مانگتا ہوں تجھ سے، اے پروردگار! تو ایسا ہے جیسی تو نے اپنی تعریف فرمائی۔ میں اپنے بھائی داؤد علیہ السلام کی طرح کہتا ہوں۔ میں اپنے چہرے کو اپنے آقا کے لیے مٹی میں ملاتا ہوں، بے شک میرے آقا کو لائق ہے کہ اس کے لیے سجدہ کیا جائے۔ اے اللہ مجھے صاف ستھرا دل دے جو شر سے پاک صاف ہو۔ نہ ظلم پر آمادہ ہو اور نہ بد بختی کا مرتکب ہو۔

شعب الایمان للبیہقی عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۹۸۱۳..... وہ جس کو اللہ نے اپنے ملائکہ کے لیے پسند فرمایا ہے سبحان اللہ وبحمدہ۔ ترمذی عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا کہ کون سا کلام سب سے اچھا ہے؟ تو آپ نے مذکورہ جواب ارشاد فرمایا۔

۱۹۸۱۴..... وہ جس کو اللہ نے اپنے ملائکہ کے لیے پسند فرمایا ہے سبحان اللہ وبحمدہ۔ مسند احمد، مسلم عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۱۹۸۱۵..... کوئی بندہ ایسا نہیں جو سجدہ کرے اور تین مرتبہ رب اغفر لی کہے تو اس کے سر اٹھانے سے پہلے اس کی بخشش کر دی جاتی ہے۔

الکبیر للطبرانی عن ابی مالک الاشجعی

۱۹۸۱۶..... جب تو سجدوں سے سر اٹھائے تو کتے کی طرح سرین پر نہ بیٹھ۔ بلکہ اپنی سرینوں کو قدموں کے درمیان رکھ اور اپنے قدموں کی پشت کو

زمین کے ساتھ ملا دے۔ ابن ماجہ عن انس رضی اللہ عنہ

سجدہ سہو

۱۹۸۱۷..... جب کسی کو اپنی نماز میں شک ہو اور اس کو معلوم نہ ہو سکے کہ کتنی رکعات پڑھی ہیں، تین یا چار؟ تو وہ شک کو دفع کر دے اور یقینی بات پر عمل کرے۔ پھر دو سجدے کرے آخری سلام پھیرنے سے قبل۔ اگر تو اس نے پانچ رکعات پڑھ لی ہوں گی تب یہ اس کی نماز کے لیے شفاعت کریں گی اور اگر چار رکعات پڑھی ہوں گی تو یہ دو سجدے شیطان کے لیے ذلت کا سبب بنیں گے۔

مسند احمد، مسلم، ابو داؤد، نسائی، ابن ماجہ عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... جب تین یا چار رکعات ہونے میں شک ہو اگر شک بار بار ہوتا رہتا ہے تو شک کی طرف دھیان نہ دے بلکہ ظن غالب پر عمل کرے اور اگر پہلی بار ہو ہے یا بہت عرصہ بعد ہو ہے تو اس شک کو دفع کرے اور یقین پر عمل کرے مثلاً تین رکعات کا ہونا یقینی ہے لہذا اس تیسری رکعت کے بعد قعدہ کرے کیونکہ ممکن ہے یہ چوتھی رکعت ہو تب یہ قعدہ فرض ہوگا۔ اس لیے قعدہ کرے اور قعدہ کے بعد ایک رکعت مزید ادا کرے یہ رکعت چوتھی ہوگی یا پانچویں۔ بہر صورت سلام پھیرنے سے قبل ایک سلام پھیر کر دو سجدے سہو کے ادا کرے، پھر تشهد، درود اور دعائے بعد سلام پھیر دے جیسا کہ مذکورہ حدیث میں آیا ہے۔

۱۹۸۱۸..... جب تم میں سے کسی کو ایک یا دو رکعات میں شک ہو تو اس کو ایک خیال کرے۔ جب دو یا تین میں شک ہو تو ان کو دو خیال کرے اور جب تین یا چار میں شک ہو تو ان کو تین خیال کرے۔ پھر باقی نماز پوری کرے تاکہ وہم زیادتی ہی کا سبب ہو پھر بیٹھے ہوئے سلام پھیرنے سے قبل دو سجدے کرے۔ مسند احمد، ابن ماجہ، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی عن عبدالرحمن بن عوف

۱۹۸۱۹..... جب تم میں سے کسی کو اپنی نماز میں شک ہو تو وہ شک کو پھینک دے اور یقین پر بنیاد رکھے۔ اگر مکمل ہونے کا یقین ہو تو دو سجدے سہو کر لے۔ اگر اس کی نماز پہلے پوری ہو چکی تھی تو زائد رکعت اس کے لیے نفل بن جائے گی اور دو سجدے بھی نفل ہو جائیں گے۔ اور اگر شک کے وقت اس کی نماز ناقص تھی تو یہ زائد رکعت اس کی نماز کے لیے تکمیل کا سبب ہوگی اور یہ دو سجدے شیطان کی ناک کو مٹی میں ملا دیں گے۔

ابن حبان، مستدرک الحاکم عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۹۸۲۰..... جب تم میں سے کسی کو اپنی نماز میں شک ہو اور اس کو معلوم نہ ہو سکے کہ اس نے دو رکعتیں پڑھی ہیں یا تین تو وہ شک کو جھٹک دے اور یقین پر (یعنی دو رکعتوں پر) بناء کر لے۔ السنن للبیہقی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۹۸۲۱..... اگر امام دو رکعتوں کے بعد کھڑا ہو جائے اگر سیدھا کھڑے ہونے سے قبل اس کو (تشہد) یاد آ جائے تو بیٹھ جائے اور اگر سیدھا کھڑا ہو جائے تو نہ بیٹھے۔ اور دو سجدے سہو کے کر لے۔ مسند احمد، ابو داؤد، ابن ماجہ، السنن للبیہقی عن المغیرة رضی اللہ عنہ

۱۹۸۲۲..... جب تو نماز میں ہو اور تجھے شک ہو جائے کہ تین رکعت پڑھی ہیں یا چار۔ لیکن تیرا زیادہ خیال چار کا ہو تو تشہد میں بیٹھ جا اور (آخری) سلام پھیرنے سے قبل دو سجدے کر لے پھر تشہد پڑھ کر سلام پھیر دے۔

ابو داؤد، السنن للبیہقی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۹۸۲۳..... جب کوئی شخص کھڑا ہوتا ہے اور نماز پڑھتا ہے تو شیطان اس کے پاس آتا ہے اور اس کو شک میں ڈال دیتا ہے، پس وہ شک میں پڑ جاتا ہے کہ کتنی (رکعات) پڑھی ہیں۔ لہذا جب کسی کو ایسا محسوس ہو تو تشہد کی حالت میں دو سجدے کر لے۔

مالک، بخاری، مسلم، نسائی عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

۱۹۸۲۴..... اگر نماز میں کوئی غلطی ہو گئی تو میں تم کو اس کی خبر دیدوں گا۔ لیکن میں بھی بشر ہوں، جیسے تم بھول جاتے ہو میں بھی بھول جاتا ہوں۔ لہذا جب میں بھول جاؤں تو مجھے یاد دلا دیا کرو۔ اور جب تم میں سے کسی کو نماز میں شک ہو تو دو رکعت چیز کو یاد کرے اور اس پر نماز تمام کرے پھر دو سجدے سہو کے ادا کرے۔ بخاری، مسلم، ابو داؤد، نسائی، ابن ماجہ عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۹۸۲۵..... جس کو اپنی نماز میں شک پیدا ہو وہ (ایک) سلام پھیرنے کے بعد دو سجدے کرے۔

مسند احمد، ابو داؤد، نسائی عن عبد اللہ بن جعفر

سجدہ سہو کا طریقہ

۱۹۸۲۶..... جس کو نماز میں نسیان ہو جائے تو تشہد کی حالت میں دو سجدے کر لے۔ مسند احمد، نسائی عن معاویة رضی اللہ عنہ

۱۹۸۲۷..... جب کسی کو اپنی نماز میں سہو (بھول) ہو جائے اور اس کو معلوم نہ ہو پائے کہ اس نے ایک رکعت پڑھی ہے یا دو۔ تو وہ ایک کو خیال کر کے نماز پڑھے۔ اگر یہ معلوم نہ ہو پائے کہ دو پڑھی ہیں یا تین؟ تو دو پر بنیاد رکھے۔ اور اگر تین یا چار میں شک ہو تو تین پر بنیاد رکھے اور سلام پھیرنے سے قبل دو سجدے سہو کے ادا کر لے۔ ترمذی عن عبد الرحمن بن عوف

۱۹۸۲۸..... جب تم میں سے کوئی نماز ادا کرے اور اس کو معلوم نہ ہو سکے کہ کیسے نماز پڑھی ہے تو دو سجدے بیٹھ کر ادا کرے۔

ترمذی، ابن ماجہ عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۹۸۲۹..... جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے اور نہ جان سکے کہ زیادہ پڑھی ہیں یا کم تو قعدہ کی حالت میں دو سجدے کر لے۔ اور جب اس کے پاس شیطان آئے اور کہے کہ تو بے وضو ہو گیا ہے تو اپنے دل میں کہے: نہیں تو جھوٹ بولتا ہے۔ ہاں مگر جب اپنی ناک سے ہد بوسوٹھے یا اپنے کان سے آواز سنے (تو یقین کرے)۔ مسند احمد، ابو داؤد، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۹۸۳۰..... سہو کے دو سجدے نماز میں ہر کی زیادتی کو درست کرتے ہیں۔

مسند ابی یعلیٰ، الکامل لابن عدی، السنن للبیہقی عن عائشہ رضی اللہ عنہا

فائدہ:..... کسی کو جب پورا کر لیا جائے تو سہو کے سجدے نماز درست کر دیتے ہیں۔ جبکہ زیادتی نفل ہو جاتی ہے۔ اور دونوں صورتوں میں سہو کے دو سجدے لازم ہو جاتے ہیں۔

۱۹۸۳۱..... شیطان تم میں سے کسی کے پاس نماز میں آتا ہے اور اس کو شک میں ڈالتا ہے حتیٰ کہ وہ شک میں پڑ جاتا ہے کہ اس نے کتنی رکعات پڑھی ہیں؟ جب کسی کو ایسا محسوس ہو تو وہ بیٹھنے کی حالت میں سلام پھیرنے سے قبل دو سجدے کر لے پھر سلام پھیر دے۔

ترمذی، ابن ماجہ عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

۱۹۸۳۲..... جس کو اپنی نماز میں تین یا چار میں بھول ہوگئی تو وہ (زیادہ) مکمل کر لے۔ کیونکہ زیادتی کمی سے بہتر ہے۔

نسائی، مسند رک الحاکم عن عبدالرحمن بن عوف

۱۹۸۳۳..... میں بھی بشر ہوں، تمہاری طرح بھول کا شکار ہوتا ہوں اور جب تم میں سے کوئی بھول کا شکار ہو تو بیٹھ کر دو سجدے کرے۔

مسند احمد، ابن ماجہ عن ثوبان رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... ایک نماز میں جتنی مرتبہ بھول ہو جائے ایک مرتبہ دو سجدے سہو کے لازم ہیں۔ اور ایک طرف سلام پھیرنے کے بعد سجدہ سہو ادا ہوتے ہیں۔

۱۹۸۳۴..... نماز میں ہونے والی ہر غلطی کے لئے دو سجدے ہیں سلام کے بعد۔ مسند احمد، ابو داؤد، ابن ماجہ عن ثوبان

۱۹۸۳۵..... سہو کے دو سجدے (ایک) سلام کے بعد ہیں اور ان کے بعد تشہد اور سلام بھی ہے۔ مسند الفردوس عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۹۸۳۶..... صلاۃ الخوف میں (سجدہ) سہو نہیں ہے۔ الکبیر عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ (خیشمہ فی جزئہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۸۳۷..... اگر شیطان مجھے نماز میں کچھ بھلا دے تو تم سبحان اللہ کہہ دیا کرو اور عورتیں تالی پیٹ دیا کریں۔ ابو داؤد عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۹۸۳۸..... مردوں کے لیے تسبیح ہے اور عورتوں کے لیے تالی ہے۔ مسند احمد عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۹۸۳۹..... امام اپنے پیچھے والوں کے لیے کفایت کرتا ہے۔ اگر امام بھول جائے تو اس پر سہو کے دو سجدے ہیں اور اس کے پیچھے والے اس کے

ساتھ سجدہ سہو کریں۔ اگر پیچھے والوں میں سے کوئی ایک بھول کا شکار ہو جائے تو اس کو سجدہ سہو نہیں کرنا چاہیے اور امام اس کے لیے کافی ہے۔

السنن للبیہقی عن عمر رضی اللہ عنہ

الاکمال

۱۹۸۴۰..... وضو کے بارے میں یقین کے ساتھ (شیطان کو) دفع کرو اور نماز کے بارے میں شک کے ساتھ (شیطان کو) دفع کرو۔

الدیلمی عن عائشہ رضی اللہ عنہا

فائدہ:..... یعنی جب تک یقین کامل نہ ہو کہ وضو ٹوٹ گیا ہے، اپنے کو وضو پر سمجھو اور شک کو خاطر میں نہ لاؤ۔ لیکن اگر نماز میں شک ہو جائے تو

شک کے ساتھ عمل کرو۔ یعنی شک کو خاطر میں لا کر یقین پر عمل کرو۔ مثلاً تین یا چار رکعات میں شک ہو تو تین سمجھو اور ایک اور رکعت پڑھ لو۔

۱۹۸۴۱..... جب کسی کو شیطان شک میں ڈالے اور وہ نماز میں ہو۔ شیطان کہے کہ تو بے وضو ہو چکا ہے تو وہ اپنے جی میں کہے: تو جھوٹ

بولتا ہے۔ ہاں جب خود اپنے کان سے آواز سنے یا ناک سے بو محسوس کرے (تو پھر یقین کرے) جب کوئی نماز پڑھے اور نہ جان سکے کہ زیادتی

ہوئی ہے یا کمی تو دو سجدے کر لے بیٹھے ہوئے۔ الجامع لعبدالرزاق عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۹۸۴۲..... جب کسی کو نماز میں شک ہو اور اس کو معلوم نہ ہو سکے کہ زیادہ (رکعات) پڑھی ہیں یا کم؟ اگر اس کو ایک یا دو میں شک ہو ہے تو ان کو

ایک قرار دے حتیٰ کہ وہ ہم زیادتی میں ہو جائے۔ پھر بیٹھ کر دو سجدے کرے سلام پھیرنے سے قبل، پھر سلام پھیر دے۔

مصنف ابن ابی شیبہ عن عبدالرحمن بن عوف

۱۹۸۴۳..... جس کسی کو نماز میں بھول ہو جائے اور اس کو معلوم نہ ہو کہ زیادتی ہوئی ہے یا کمی؟ تو وہ دو سجدے کرے پھر سلام پھیر دے۔

السنن للبیہقی، ابن عساکر عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۹۸۴۴..... جب کوئی نماز پڑھے اور نہ جان سکے کہ تین رکعت پڑھی ہیں یا چار؟ تو ایک رکعت مزید پڑھ لے اور سلام پھیرنے سے قبل دو سجدے

کر لے۔ پھر اگر وہ تین رکعت ہوئی تھیں تو دو سجدے ان کو پورا کر دیں گے اور اگر پہلے چار رکعت ہوئی تھیں تو یہ دو سجدے شیطان کے لیے ذلت کا

سبب ہوں گے۔ ابن حبان عن ابی سعید

۱۹۸۴۵۔ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے اور اس کو بھول جائے کہ تین رکعت پڑھی ہیں یا چار۔ تو وہ ایک رکعت پڑھ لے اور اس کو رکوع و سجود کو اپنی طرح ادا کرے پھر دو سجدے ادا کرے۔ مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۸۴۶۔ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے اور کمی زیادتی کو بھول جائے تو وہ سلام پھیرنے سے قبل تشہد کی حالت میں دو سجدے کر لے۔

مصنف ابن ابی شیبہ، السنن للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۸۴۷۔ جب تو نماز میں ہو اور تجھے تین اور چار رکعت میں شک ہو جائے تیرا غالب خیال ہو کہ چار پڑھی ہیں تو تشہد کر لے اور اسی حالت میں دو سجدے کر لے سلام پھیرنے سے قبل۔ پھر تشہد دوبارہ پڑھ اور سلام پھیر دے۔ ابو داؤد، السنن للبیہقی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

جب نماز میں شک ہو جائے

۱۹۸۴۸۔ اگر شیطان مجھے نماز میں بھلا دے تو مرد سبحان اللہ کہہ دیں اور عورتیں تالی پیٹ دیں۔ ابن ابی شیبہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۸۴۹۔ اس بات سے بچو کہ شیطان تمہارے ساتھ نماز میں کھیلے۔ جو نماز پڑھے اور اس کو معلوم نہ ہو کہ جفت (رکعت) پڑھی ہیں یا طاق تو دو سجدے کرے یہ دو سجدے اس کی نماز کو پورا کرنے والے ہیں۔ مسند احمد عن عثمان رضی اللہ عنہ

۱۹۸۵۰۔ جس کو نماز میں کوئی چیز بھول جائے تو وہ حالت جلوس میں دو سجدے کر لے۔

ابن ماجہ، الکبیر للطبرانی عن معاویۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۸۵۱۔ یہ دو سجدے اس شخص کے لیے ہیں جس کو کمی زیادتی کا شک ہو۔ الکبیر للطبرانی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۹۸۵۲۔ نماز کے اچلنے میں سہو نہیں ہے ہاں بیٹھے سے کھڑے ہو جانے میں اور کھڑے ہونے سے بیٹھ جانے میں سہو ہے۔

مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... یعنی معمولی بھول چوک میں سہو نہیں ہے بلکہ کسی واجب یا فرض میں تاخیر ہو جائے یا واجب چھوٹ جائے تب سجدہ سہولازم ہے۔

۱۹۸۵۳۔ تمہارے کسی کے پاس شیطان آتا ہے اور اس کو اس کی نماز میں اشتباہ میں ڈالتا ہے۔ پس وہ نہیں جانتا کہ زیادہ رکعات پڑھی ہیں یا کم؟ تو ایسی صورت میں وہ جلوس کی شکل میں دو سجدے کر لے۔ عبدالرزاق عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۸۵۴۔ تمہاری نماز میں شیطان تمہارے ساتھ کھیلتا ہے۔ پس جو نماز پڑھے اور یہ نہ معلوم ہو سکے کہ جفت رکعات پڑھی ہیں یا طاق تو وہ دو سجدے کر لے اس سے اس کی نماز تمام ہو جائے گی۔ التاريخ للبخاری، الکبیر للطبرانی، تمام، ابن عساکر عن عثمان رضی اللہ عنہ

۱۹۸۵۵۔ وہ نماز کو اٹھانے یا بیٹھ کر دو سجدے کر لے۔ الکبیر للطبرانی عن عبادۃ بن الصامت

فائدہ:..... نبی ﷺ سے سوال کیا گیا کہ ایک آدمی نماز میں بھول کا شکار ہو گیا کہ کتنی رکعات پڑھی ہیں؟ تو آپ نے مذکورہ جواب ارشاد فرمایا۔

۱۹۸۵۶۔ جب کسی نماز میں کمی کا شک ہو تو وہ مزید رکعت پڑھ لے تاکہ وہ شک زیادتی پر ہو جائے۔ عبدالرزاق عن عبدالرحمن بن عوف

۱۹۸۵۷۔ تسبیح مردوں کے لیے ہے اور تالی عورتوں کے لیے ہے اور جو اپنی نماز میں ایسا اشارہ کرے کہ اس کی بات سمجھ میں آجائے تو وہ اپنی نماز لوٹالے۔ السنن للبیہقی السنن لسعید بن منصور عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۸۵۸۔ نماز میں تسبیح مردوں کے لیے ہے اور تالی عورتوں کے لیے۔

الاوسط للطبرانی عن ابی سعید وعن جابر، عبدالرزاق عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۸۵۹۔ اے نبو! تم کوئی ہو گیا جب تمہاری نماز میں کوئی بات ہو گئی تو تم نے کثرت کے ساتھ تالی پیشنا شروع کر دی۔ تالی تو عورتوں کے لیے ہے اور مردوں کے لیے تسبیح (سبحان اللہ) ہے۔ پس جس کو نماز میں کوئی کوتاہی محسوس ہو جائے تو وہ سبحان اللہ کہہ دے۔

الشافعی فی سننہ عن سہل بن سعد

سجدہ شکر..... الاکمال

۱۹۸۶۰... اے سلمان! مجھے سجدہ نہ کر کیا خیال ہے اگر میں مر گیا تو کیا تو میری قبر کو بھی سجدہ کرے گا۔ لہذا مجھے سجدہ نہ کر بلکہ اس زندہ کو سجدہ کر جو کبھی نہیں مرے گا۔ الدیلمی عن سلمان رضی اللہ عنہ

قعود اور اس میں تشہد پڑھنے کا بیان

۱۹۸۶۱... جب تم میں سے کوئی تشہد پڑھے تو اللہ کی پناہ مانگے چار چیزوں سے: جہنم کے عذاب سے، قبر کے عذاب سے، زندگی اور موت کے فتنے سے اور مسیح و جال کے شر سے۔ پھر جو چاہے اپنے لیے دعا مانگے۔ نسائی عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ
فائدہ:..... تشہد کے بعد درود اور درود کے بعد دعائے ماثورہ پڑھنے کا حکم ہے اس دعا کے لیے یہ شرط ہے کہ ایسی دعا جو صرف خدا سے مانگی جائے ایسی دعا جو بندہ سے بھی کی جاسکتی ہے ایسی دعا نماز میں مانگنا ممنوع ہے۔ مثلاً یہ دعا کرے اللھم اعطنی الف ربیۃ اے اللہ! مجھے ہزار روپے عطا فرما۔ ایسی دعا مانگنا ممنوع ہے۔

۱۹۸۶۲... جب کوئی آخری تشہد سے فارغ ہو جائے تو چار چیزوں سے اللہ کی پناہ مانگے اور یوں کہے:

اللھم انی اعوذ بک من عذاب جہنم ومن عذاب القبر ومن فتنۃ المعیا والممات ومن شر فتنۃ المسیح الدجال.

اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں جہنم کے عذاب سے، قبر کے عذاب سے، زندگی اور موت کے فتنے سے اور مسیح و جال کے فتنے کے شر سے۔ السنن للبیہقی عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۹۸۶۳... یوں نہ کہو: السلام علی اللہ، اللہ پر سلامتی ہو۔ کیونکہ وہ تو خود سلامتی سلام والا ہے۔ بلکہ یوں کہو:

التحیات لله والصلوات والطیبات السلام علیک ایہا النبی ورحمة اللہ وبرکاتہ، السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین.

تمام ترقی و سلامتیاں، نمازیں اور پاکیزہ کلمات اللہ کو زیب دیتے ہیں۔ اے نبی! آپ پر سلام ہو، اللہ کی رحمت ہو اور اس کی برکتیں ہوں۔ ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر سلام ہو۔

جب تم یہ کہو تو یہ دعا آسمان و زمین بسنے والے نیک شخص کو پہنچ جائے گی۔ پھر کہے:

اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھدان محمد اعبده ورسوله.

میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں شہادت دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

پس اس کو جو دہ پسند ہو (عربی زبان میں) وہ دعا مانگ لے۔

مسند احمد، بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۹۸۶۴... جب نماز کے درمیان میں ہو یا نماز پوری کرنے کے قریب ہو (حالت قعود میں) تو سلام کرنے سے قبل یوں کہو۔

التحیات الطیبات والصلوات والسلام والملك لله.

تم سلامتیاں، پاکیزہ کلمات، نمازیں، سلامتی اور ملک اللہ کے لیے ہیں۔

پھر انبیاء پر سلام پڑھو اپنے رشتہ داروں اور اپنی جانوں پر سلام پڑھو۔ ابوداؤد، الکبیر للطبرانی، السنن للبیہقی، الصیاء عن سمرہ رضی اللہ عنہ

۱۹۸۶۵... اللہ ہی سلام ہے (مجسم سلامتی ہے) جب تم میں سے کوئی تعدہ میں بیٹھے تو یہ پڑھے:

التحيات لله والصلوات والطيبات، السلام عليك ايها النبي ورحمة الله وبركاته السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين.

جب تم نے یہ پڑھ لیا تو آسمان وزمین میں موجود اللہ کے ہر نیک بندے کو یہ دعا پہنچ گئی۔ پھر پڑھے:

اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمداً عبده ورسوله

پھر اللہ سے جو چاہے مانگے۔ مسند احمد، بخاری، مسلم عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

الاکمال

۱۹۸۶۱ ... جب تم دونوں قعدوں میں بیٹھو تو کہو:

التحيات لله والصلوات والطيبات السلام عليك ايها النبي ورحمة الله وبركاته السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمداً عبده ورسوله.

پھر جو چاہے دعا مانگ لے۔ ابن حبان عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۹۸۶۲ ... التحيات لله الصلوات الطيبات السلام عليك ايها النبي ورحمة الله وبركاته السلام علينا وعلى عباد الله

الصالحين اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له واشهد ان محمداً عبده ورسوله

ابوداؤد، الكبير للطبراني، السنن للبيهقي عن ابن عمر، الكبير للطبراني عن ابي موسى رضی اللہ عنہ

۱۹۸۶۸ ... التحيات المباركات الصلوات الطيبات لله السلام عليك ايها النبي ورحمة الله وبركاته السلام علينا وعلى

عباد الله الصالحين اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمداً رسول الله. مسلم، ابوداؤد، ترمذی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۹۸۶۹ ... التحيات لله والصلوات والطيبات السلام عليك ايها النبي ورحمة الله وبركاته السلام علينا

وعلى عباد الله الصالحين اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمداً عبده ورسوله.

الكبير للطبراني عن معاوية، السنن للبيهقي عن عائشة رضی اللہ عنہا

۱۹۸۷۰ ... التحيات لله والصلوات والطيبات الغايات الرانحات الزاكيات المباركات الطاهرات لله.

تمام تر سلامتیاں، نمازیں، پاکیزہ کلمات، صبح کو پڑھے جانے والے کلمات، شام کو پڑھے جانے والے کلمات، پاکیزہ کلمات، مبارک کلمات

اور پاک کلمات سب کے سب اللہ کے لیے ہیں۔ الكبير للطبراني عن السيد الحسين رضی اللہ عنہ

۱۹۸۷۱ ... التحيات لله والصلوات الطيبات الزاكيات لله السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين اشهد ان لا اله الا الله

واشهد ان محمداً عبده ورسوله. الكبير للطبراني عن ابي حميد الساعدي

۱۹۸۷۲ ... يوں نہ کہو: السلام على الله. کیونکہ اللہ خود سلام ہے۔ بلکہ یوں کہو: التحيات لله والصلوات والطيبات السلام عليك

ايها النبي ورحمة الله وبركاته السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين.

جب تم نے یہ کہہ لیا تو آسمان وزمین میں موجود ہر نیک بندے کو سلام پہنچ گیا۔ پھر کہو:

اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمداً عبده ورسوله.

پھر جو دعا پسند ہو مانگ لے۔ (مسند احمد، ابن ابی شیبہ، بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب ہم نماز پڑھتے تھے: تو یوں کہتے تھے:

السلام على الله من عباده، السلام على فلان وفلان.

تب نبی اکرم ﷺ نے مذکورہ جواب ارشاد فرمایا۔
مصنف عبدالرزاق میں ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب تم نے یہ کہہ لیا تو ہر مقرب (برگزیدہ) نبی مرسل اور ہر نیک بندے کو یہ دعا پہنچ گئی۔
۱۹۸۷۳..... تم یوں پڑھا کرو۔ (تشہد کے بعد)

اللهم صل على محمد وعلى آل محمد كما صليت على ابراهيم وبارك على محمد وعلى آل محمد كما باركت على ابراهيم.
پھر مجھ پر سلام بھیجو (اللهم سلم على محمد وعلى آل محمد تسليما كثيرا).

الشافعي، السنن للبيهقي في المعرفة عن ابي هريرة رضي الله عنه

۱۹۸۷۴..... سیکھ لو، بے شک تشہد کے بغیر نماز نہیں ہے۔ البزار، الاوسط للطبرانی عن ابن مسعود رضي الله عنه

۱۹۸۷۵..... جو تشہد نہ پڑھے اس کی نماز نہیں۔ الاوسط للطبرانی عن علي رضي الله عنه

۱۹۸۷۶..... کیا تو ان لوگوں کی طرح قعدہ میں بیٹھتا ہے جن پر اللہ کا غضب اتر چکا ہے۔

التاريخ للبخاري، ابو داؤد، مستدرک الحاکم، السنن للبيهقي عن عمرو بن الشريد عن ابيه

فائدہ:..... قعدہ میں بیٹھنے کا مسنون طریقہ ہے سیدھے پاؤں کو کھڑا کیا جائے اور بائیں پاؤں کو بچھا کر اس پر بیٹھا جائے اور دونوں ٹانگیں پیت کر زمین پر رکھ دی جائیں۔

۱۹۸۷۷..... کیا تو الم غضوب علیہم (جن پر خدا کا غضب اتر یعنی یہودیوں) کی طرح قعدہ میں بیٹھتا ہے۔

مسند احمد، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن الشريد بن سويد

تشہد پڑھتے وقت انگلی سے اشارہ کرنا

۱۹۸۷۸..... نماز میں انگلی کے ساتھ اشارہ کرنا شیطان کو ڈراتا ہے۔ السنن للبيهقي عن ابن عمر رضي الله عنه

۱۹۸۷۹..... نماز میں بندہ جو اشارہ کرتا ہے، ہر اشارے میں دس نیکیاں ہیں۔ المؤمن بن اہاب، فی جزئہ عن عقبہ بن عامر

۱۹۸۸۰..... ہر اشارہ میں جو آدمی اپنی نماز میں کرتا ہے دس نیکیاں ہیں۔ ہر انگلی کے عوض ایک نیکی کی وجہ سے۔

الحاکم فی التاريخ عن عقبہ بن عامر

فائدہ:..... نماز میں شہادت کی انگلی کے ساتھ تشہد میں جب اشہد ان لا اله الا الله پڑھے تو لا اله الا الله پڑھتے وقت اشارہ کرنا ہے۔ یعنی انگلی کو اوپر اٹھائے اور اس کے ساتھ بار بار اشارہ کرے اور ذہن میں یہ رکھے کہ اللہ ایک ہے اللہ ایک ہے۔ اس طرح ہر مرتبہ اشارہ کرنے پر دس نیکیاں ہوں گی۔

نماز کا سلام پھیرتے وقت ہاتھ سے اشارہ کرنے کی ممانعت

۱۹۸۸۱..... ان لوگوں کو کیا ہو گیا کہ وہ نماز میں ہاتھ مارتے ہیں ان کے ہاتھ بد کے ہوئے گھوڑے کی دم لگتے ہیں۔ کیا یہ کافی نہیں ہے کہ وہ اپنے ہاتھوں کو (التحیات کی شمش میں) رانوں پر رکھا رہنے دیں۔ اور دائیں بائیں سلام پھیر دیں۔

مسند احمد، مسلم، ابو داؤد، نسائی عن جابر بن سمرة رضي الله عنه

۱۹۸۸۲..... تمہارا کیا حال ہے کہ اپنے ہاتھوں سے گھوڑوں کی دم کی طرح اشارہ کرتے ہو۔ جب کوئی سلام پھیرے تو اس کو چاہیے کہ اپنے

ہاتھوں کی طرف اشارہ نہ کرے۔ مسلم، نسائی عن جابر بن سمرة رضي الله عنها

۱۹۸۸۳: کیا بات ہے میں تم کو گھوڑوں کی دموں کی طرح ہاتھ ہلاتا دیکھتا ہوں۔ نماز میں پرسکون رہا کرو۔

مسند احمد، مسلم، ابو داؤد، ابن ابی شیبہ عن جابر بن سمرة رضی اللہ عنہ

۱۹۸۸۴: کس بچہ سے ہاتھوں سے اشارہ کرتے ہو، گویا وہ ہاتھ بد کے ہوئے گھوڑوں کی دمیں ہیں۔ بلکہ ہر کسی کے لیے یہ کافی ہے کہ ہاتھ کو ران پر رکھا رہنے دے پھر اپنے بھائی کو دائیں بائیں متوجہ ہو کر سلام کر دے۔ مسلم عن جابر بن سمرة رضی اللہ عنہا

الاکمال

۱۹۸۸۵: ان اوگول وکیا ہو گیا کہ ہاتھوں سے اشارہ کرتے ہیں گویا بد کے ہوئے گھوڑوں کی دمیں ہیں۔ یہ کہہ دینا کافی ہے السلام علیکم السلام علیکم۔ نسائی عن جابر بن سمرة رضی اللہ عنہ

۱۹۸۸۶: کیا بات ہے میں تمہارے ہاتھوں کو بد کے ہوئے گھوڑوں کی دموں کی طرح دیکھتا ہوں تمہارے لیے یہ کافی ہے کہ اپنے ہاتھوں کو اپنی رانوں پر رکھا رہنے دو۔ اور دائیں بائیں سلام پھیر دو۔ ابن حبان عن جابر بن سمرة رضی اللہ عنہ

۱۹۸۸۷: جب کوئی نماز پوری کرے تو اس کے لیے اتنا کافی ہے کہ ہاتھوں کو رانوں پر رکھا رہنے دے اور اپنی دائیں طرف موجود بھائی کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور اس طرح بائیں طرف۔ الکبیر للطبرانی عن جابر بن سمرة

دوران تشہد حضور اکرم ﷺ پر درود پڑھنا

۱۹۸۸۸: جب تم مجھے پر درود بھیج تو یوں کہو:

اللہم صل علی محمد النبی الامی وعلی آل محمد کما صلیت علی ابراہیم وعلی آل ابراہیم
وبارک علی محمد النبی الامی وعلی آل محمد کما بارکت علی ابراہیم وعلی آل ابراہیم انک
حمید مجید۔

اے اللہ! نبی امی محمد اور آل محمد پر درود (رحمت) بھیج جس طرح آپ نے ابراہیم اور آل ابراہیم پر درود بھیجا۔ اور نبی امی محمد اور آل محمد پر برکتیں نازل فرما جس طرح آپ نے ابراہیم اور آل ابراہیم پر برکتیں نازل فرمائیں۔ بے شک اے اللہ! آپ لائق حمد (اور) بزرگ ذات ہیں۔ مسند احمد، ابن حبان، الدارقطنی، السنن للبیہقی عن ابی مسعود، عقبہ بن عامر

۱۹۸۸۹: کہو: اللہم صل علی محمد عبدک ورسولک، کما صلیت علی ابراہیم وبارک علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی ابراہیم وعلی آل ابراہیم۔ مسند احمد، بخاری، نسائی، ابن ماجہ عن ابی سعید رضی اللہ عنہ
۱۹۸۹۰: مجھے پر درود بھیجو اور غائب خوب کوشش کرو۔ اور درود یوں کہو:

اللہم صل علی محمد وعلی آل محمد وبارک علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی
ابراہیم وعلی آل ابراہیم انک حمید مجید۔

مسند احمد، ترمذی، ابن سعد، سمویہ، البغوی، الباوردی، ابن قانع، الکبیر للطبرانی عن زید بن خارجه

۱۹۸۹۱: درود یوں پڑھو

اللہم صل علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی ابراہیم وعلی آل ابراہیم انک حمید مجید
اللہم بارک علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی ابراہیم وعلی آل ابراہیم انک حمید مجید

مسند احمد، بخاری، مسلم، ابو داؤد، نسائی، ابن ماجہ عن کعب بن عجرة

۱۹۸۹۲ نماز میں درود یوں کہو:

اللہم صل علی محمد النبی الامی وعلی آل محمد کما صلیت علی ابراہیم وبارک علی محمد
النبی الامی کما بارکت علی ابراہیم فی العالمین انک حمید مجید۔
جبکہ سلام تو تم جان چکے ہو۔ (یعنی السلام علیک ایہا النبی ورحمة اللہ وبرکاتہ)۔

مسلم، ابو داؤد، نسائی، ترمذی عن ابی مسعود الانصاری

۱۹۸۹۳ کہو: اللہم صل علی محمد وعلی ازواجہ وذریتہ، کما صلیت علی ابراہیم وبارک علی محمد وعلی
ازواجہ وذریتہ کما بارکت علی ابراہیم انک حمید مجید۔

مسند احمد، بخاری، مسلم، ابو داؤد، نسائی ابن ماجہ عن ابی حمید الساعدی

۱۹۸۹۴ جب تو اپنی نماز میں بیٹھے تو تشہد اور مجھ پر درود پڑھنا ہرگز نہ چھوڑنا بے شک وہ نماز کی زکوٰۃ ہے۔ السنن للدارقطنی عن ہریدۃ رضی اللہ عنہ

قعدہ کی حالت میں ممنوع چیزوں کا بیان

۱۹۸۹۵ حضور ﷺ نے نماز میں کتے کی طرح بیٹھنے اور سرین پر سہارا لینے کو منع فرمایا۔

مسند ترک الحاکم، السنن للبیہقی عن سمرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۸۹۶ حضور ﷺ نے منع فرمایا کہ نماز میں اس طرح بیٹھا جائے جس میں اپنے دائیں ہاتھ پر سہارا لیا جائے۔ نیز ارشاد فرمایا: (اس طرح نماز
پڑھنا) یہ یہود کی نماز ہے۔ ابو داؤد عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۸۹۷ نبی اکرم ﷺ نے نماز میں کتے کی طرح بیٹھنے سے منع فرمایا۔

ابو داؤد، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی عن سمرۃ رضی اللہ عنہ

فائدہ: کتے کی طرح بیٹھنا یعنی اپنی سرین پر بیٹھ کر ٹانگوں کو کھڑا کر لینا۔

۱۹۸۹۸ نماز میں اس طرح بیٹھنے سے منع فرمایا جس میں بیٹھتے ہی اٹھنے کا ارادہ کرنے لگ جائے۔ (یعنی بغیر اطمینان کے بیٹھتے ہی دوبارہ
سجدے میں جانے لگے)۔ مستدرک الحاکم عن سمرۃ

الاکمال..... نماز سے فارغ ہونا

۱۹۸۹۹ بے شک نبی اکرم ﷺ نے اس بات کا حکم فرمایا کہ نماز کے بعد کوئی نماز نہ ملائی جائے بلکہ درمیان میں بات چیت کر لی جائے یا وہاں
سے (اٹھ جائے اور) نکل جائے۔ مسند احمد، ابو داؤد عن معاویہ رضی اللہ عنہ

۱۹۹۰۰ جب امام نماز پوری کر لے اور قعدہ میں بیٹھ جائے پھر اس کو حدیث الاحق ہو جائے بغیر (سلام پھیرے اور) کوئی بات چیت کیے تو اس
کی نماز پوری ہوگئی اور اس کے پیچھے ان کی نماز بھی پوری ہوگئی جن کی رکعات نہیں نکلی۔ ابو داؤد، عن ابن عمرو رضی اللہ عنہ

کلام:..... ابو داؤد کتاب الصلوٰۃ باب الامام یحدث بعد ما یرفع رأسہ من آخر رکعتہ۔ امام خطابی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث ضعیف ہے۔

سلام

۱۹۹۰۱ سلام کو جلدی پڑھنا سنت ہے۔ مسند احمد، ابو داؤد، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

- ۱۹۹۰۲ ہر دو رکعت میں سلام ہے۔ ابن ماجہ عن ابی سعید رضی اللہ عنہ
 کلام: ابن ماجہ کتاب إقامة الصلوة باب ماجاء فی صلوة اللیل۔ اس روایت کی اسناد میں ابوسفیان سعدی ہے۔ جس کے متعلق امام ابن
 عبدالبر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اہل علم کا اس شخص کے ضعف پر اتفاق ہے۔ زوائد ابن ماجہ۔
 ۱۹۹۰۳ ہر دو رکعت کے بعد تشہد اور سلام ہے۔ مسلم عن عائشة رضی اللہ عنہا
 ۱۹۹۰۴ ہر دو رکعت میں تشہد ہے، رسولوں پر سلام ہے اور ان کے نیک پیروکاروں پر بھی سلام ہے۔

- الكبير للطبرانی عن ام سلمة رضی اللہ عنہ
 فائدہ: ہر دو رکعت کے بعد جس سلام کا حکم آیا ہے اس سے مراد تشہد ہے جس میں حضور ﷺ اور نیک بندوں پر سلام آتا ہے۔ جس میں تمام
 رسول اور برگزیدہ لوگ شامل ہو جاتے ہیں۔
 ۱۹۹۰۵ یہود نے ہم پر کسی چیز میں اتنا حسد نہیں کیا جتنا تین چیزوں میں حسد کیا ہے۔ سلام، آمین اور اللھم ربنا لک الحمد
 السنن للبیہقی عن عائشة رضی اللہ عنہا
 ۱۹۹۰۶ ہر دو رکعت کے بعد تحیہ ہے۔ (یعنی التحیات للخالخ)۔ السنن للبیہقی عن عائشة رضی اللہ عنہا

الاکمال

- ۱۹۹۰۷ جب کوئی شخص نماز کے آخر میں بے وضو ہو جائے اور وہ سلام پھیرنے سے قبل نماز کے آخر میں پہنچ چکا ہو تو بے شک اس کی نماز پوری ہوگئی۔
 ترمذی، ضعفہ، ابن جریر عن ابن عمرو
 کلام ترمذی: یہ روایت ضعیف ہے۔
 ۱۹۹۰۸ جب امام آخری رکعت میں پہنچ جائے پھر مقتدیوں میں سے کوئی ایک امام کے سلام پھیرنے سے قبل بے وضو ہو جائے تو اس کی نماز
 پوری ہوگئی۔ التاريخ للخطیب عن ابن عمرو
 ۱۹۹۰۹ جب امام چوتھی رکعت (یا آخری رکعت کے سجدے) سے سر اٹھائے اور پھر بے وضو ہو جائے تو اس کے پچھلے لوگوں کی نماز پوری ہوگئی۔
 ابن جریر عن ابن عمرو
 فائدہ: احناف کے نزدیک خروج بصدعہ بھی ایک فرض ہے۔ یعنی نماز کے ارکان پورا ہونے کے بعد نماز سے اپنے کسی فعل کے ساتھ
 نکلنا یہ بھی ضروری ہے۔ نیز سلام واجب کا درجہ رکھتا ہے۔ اس لیے ایسے شخص کی نماز کا فریضہ تو ساقط ہو جائے گا مگر واجب چھوٹنے کی وجہ سے نماز
 واجب الاغادر ہے گی۔
 ۱۹۹۱۰ جب امام اپنی نماز کی آخری رکعت میں قعدہ میں بیٹھ جائے پھر تشہد سے قبل وہ بے وضو ہو جائے تو اس کی نماز پوری ہوگئی۔
 السنن للبیہقی عن ابن عمرو

- کلام: ابن عمرو رضی اللہ عنہ سے یہ روایت ضعیف ہے۔
 ۱۹۹۱۱ جب امام آخری رکعت میں سیدھا بیٹھ جائے اور پھر بے وضو ہو جائے تو اس کی نماز پوری ہوگئی اسی طرح اس کے پچھلے لوگوں کی
 نماز بھی پوری ہوگئی۔ الجامع لعبدالرزاق، ابن جریر، الكبير للطبرانی عن ابن عمرو
 کلام: اس روایت میں عبدالرحمن بن زیاد ضعیف ہے۔
 ۱۹۹۱۲ جب امام آخری سجدے سے سر اٹھائے اور سیدھا بیٹھ جائے تو اس کی نماز پوری ہوگئی اسی طرح ان لوگوں کی نماز بھی پوری ہوگئی
 جو شروع نماز سے اس کے ساتھ شریک تھے۔ ابن جریر عن ابن عمرو

تیسری فصل..... نماز کے مفسدات، ممنوعات اور نماز کے آداب

اور مباح امور کے بیان میں

اس میں چار فروع ہیں۔

پہلی فرع..... مفسدات کے بیان میں

۱۹۹۱۳۔ اللہ نے نماز میں مقرر فرمادیا ہے کہ تم کوئی بات چیت نہ کرو سوائے اللہ کے ذکر کے اور جو تم کو (قرآن وغیرہ) مناسب لگے اس کے۔ نیز اللہ نے حکم فرمایا ہے کہ اللہ کے آگے تا بعد از بن کر کھڑے رہو۔ نسائی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ
۱۹۹۱۴۔ اللہ پاک جو چاہتا ہے اپنا حکم جاری کرتا ہے اللہ نے یہ حکم جاری فرمایا ہے کہ نماز میں بات چیت نہ کرو۔

مسند احمد، ابو داؤد، نسائی، السنن للبیہقی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۹۹۱۵۔ نماز میں لوگوں سے بات چیت وغیرہ کرنا جائز نہیں۔ بلکہ نماز تو تسبیح، تکبیر اور قرآن کی قرأت کا نام ہے۔

مسند احمد، مسلم، ابو داؤد، نسائی عن معاویہ بن الحکم

نماز میں ہر طرح کی باتیں ممنوع ہیں

۱۹۹۱۶۔ نماز میں ہر طرح کے کلام سے ہم کو منع کیا گیا ہے سوائے قرآن اور ذکر کے۔ الکبیر للطبرانی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۹۹۱۷۔... سخک (ہنسنا) نماز کو توڑ دیتا ہے لیکن وضو کو نہیں توڑتا۔ السنن للمدار قطنی عن جابر رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... ایسی ہنسی ہنسنا کہ آواز اس پاس کے لوگوں کو پہنچ جائے اس سے نماز اور وضو دونوں ٹوٹ جاتے ہیں۔ اگر ہنسی کی آواز صرف خود کو پہنچے دوسروں کو نہ پہنچے تو اس سے نماز ٹوٹ جاتی ہے جبکہ وضو باقی رہتا ہے۔ اور اگر صرف تبسم کیا جائے جس میں آواز نہ ہو تو اس تبسم (مسکراہت) سے نماز جاتی ہے اور نہ وضو۔

۱۹۹۱۸۔ مسکراہت نماز کو نہیں توڑتی۔ لیکن قہقہہ توڑ دیتا ہے۔ الخطیب فی التاريخ عن جابر رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... بلند آواز کے ساتھ ہنسنے سے حنفیہ کے ہاں مطلقاً نماز اور وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ جیسا کہ اوپر گزرا۔ جبکہ شافعیہ کے ہاں بلند آواز میں ایک دو حرف سمجھا آئیں تب نماز ٹوٹ جاتی ہے ورنہ نہیں۔ فیض القدر ۵/۶۲

۱۹۹۱۹۔ جس نے صبح کی (فرض) نماز کی ایک رکعت پڑھی پھر سورج طلوع ہو گیا تو وہ اپنی صبح کی نماز پوری کرے۔

مسند رک الحاکم عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۹۹۲۰۔ جب تم میں سے کوئی نماز میں بے وضو ہو جائے تو اپنی ناک پکڑ لے (تا کہ دوسروں کو نکسیر پھوٹنے کا گمان ہو اور) پھر چلا جائے۔

ابن ماجہ، مسند رک الحاکم، ابن حبان، السنن للبیہقی عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۹۹۲۱۔ جب نماز میں کسی کی نکسیر پھوٹ جائے تو وہ مڑ کر چلا جائے خون دھوئے پھر وضو کرے اور نماز میں مشغول ہو جائے۔

السنن للمدار قطنی، الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۹۹۲۲۔ جب کوئی نماز پڑھے پھر بے وضو ہو جائے تو اپنی ناک کو پکڑ کر چلا جائے۔ ابن ماجہ عن عائشہ رضی اللہ عنہا

الاکمال

- ۱۹۹۲۳ نماز میں بات چیت وغیرہ جائز نہیں۔ بلکہ نماز تو تسبیح، تکبیر، تہلیل اور قرآن پڑھنے کا نام ہے۔ مصنف عبدالرزاق عن زید بن اسلم
- ۱۹۹۲۴ جس نے نماز میں ایسا اشارہ کیا جو جو کچھ میں آنے والا تھا وہ اپنی نماز لوٹا لے۔ السنن للدارقطنی عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ
- ۱۹۹۲۵ جس نے نماز میں قبضہ لگایا اس پر وضو اور نماز کا لوٹنا ضروری ہے۔ الدیلمی عن انس رضی اللہ عنہ
- ۱۹۹۲۶ نماز کو نہیں توڑتا مگر بے وضو ہونا اور بے وضو ہوانے سے یا گوز مارنے سے (آواز کے ساتھ ہوانے سے) ہو جاتا ہے۔
- الاوسط للطبرانی عن علی رضی اللہ عنہ
- ۱۹۹۲۷ مسکراہٹ نماز کو نہیں توڑتی لیکن قبضہ توڑ دیتا ہے۔ الشیرازی فی الالقاب، السنن للبیہقی، الخطیب عن جابر رضی اللہ عنہ
- ۱۹۹۲۸ مسکراہٹ سے نماز نہیں ٹوٹتی لیکن قبضہ نماز کو توڑ دیتا ہے۔ الصغیر للطبرانی عن جابر رضی اللہ عنہ
- ۱۹۹۲۹ بلی کا (آئے سے) گذر جانا نماز کو نہیں توڑتا، کیونکہ بلی گھر میں آنے جانے والی چیز ہے۔ البزار عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ
- ۱۹۹۳۰ جب کوئی نماز پڑھے اور بے وضو ہو جائے تو وہ اپنی ناک کو پکڑ کر واپس چلا جائے۔ ابن ماجہ عن عائشہ رضی اللہ عنہا
- ۱۹۹۳۱ جس کی نماز میں نکسیر پھوٹ جائے وہ لوٹ جائے اور وضو کر کے پہلی نماز کو پورا کرے۔ الدارقطنی وضعفہ عن ابی سعید
- ۱۹۹۳۲ جس کو نماز میں نکسیر پھولے یا تے ہو جائے تو وہ وضو کرے اور اپنی سابقہ نماز مکمل کرے جب تک بات چیت نہ کی ہو۔
- البیہقی فی المعرفہ عن عائشہ
- ۱۹۹۳۳ جس کو نماز میں نکسیر چھوٹ جائے وہ وضو کرے اور نماز لوٹا لے۔ السنن للدارقطنی عن جابر رضی اللہ عنہ
- کلام: امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ روایت منکر ہے۔ صحیح نہیں۔
- ۱۹۹۳۴ میں بھی ایک بشر ہوں۔ میں جنس تھا اور غسل کرنا بھول گیا۔
- الاوسط للطبرانی، السنن للبیہقی عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ، مسند احمد عن ابی بکر رضی اللہ عنہ
- فائدہ: ایک مرتبہ صبح کی نماز میں آپ ﷺ نے تکبیر کہہ دی۔ پھر ان کو اشارہ کیا اور چلے گئے پھر واپس آئے تو آپ کے سر سے پانی ٹپک رہا تھا پھر آپ نے ان کو نماز پر حسانی نماز کے بعد مذکورہ ارشاد فرمایا۔
- ۱۹۹۳۵ مجھے یاد آ گیا کہ میں جنس تھا جب میں نماز کے لیے کھڑا ہوا اور میں نے غسل بھی نہیں کیا تھا۔ پس جس کو پیت میں گڑ بڑ محسوس ہو یا میری طرح کوئی اور بھی اسی حالت پر ہو تو وہ لوٹ جائے اور اپنی حاجت پوری کر کے غسل کر کے نماز میں لوٹ آئے۔
- مسند احمد عن علی رضی اللہ عنہ
- ۱۹۹۳۶ نماز میں ہنسا، ادھر ادھر متوجہ ہونا اور انگلیاں جھٹکانا ایک برابر ہے۔
- مسند احمد، الکبیر للطبرانی، السنن للبیہقی وضعفہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ
- ۱۹۹۳۷ نماز میں چیزوں کی وجہ سے ٹوٹ جاتی ہے: نکسیر پھونسا، آگے پیچھے کی شرمگاہوں سے کچھ بھی لٹکنا اور سلام پھیرنا۔
- عبدالرزاق عن عبداللہ بن کعب الحمیری مرسلًا
- ۱۹۹۳۸ جب کسی کی نکسیر پھوٹ جائے یا قے چھوٹ جائے اور وہ منہ بھر کر ہو یا ندی نکل جائے تو وہ لوٹ جائے اور وضو کرے پھر لوٹ کر باقی رہ جانے والی نماز پڑھے اور نئے سرے سے نہ پڑھے بشرطیکہ کسی سے بات چیت (یا اور کوئی کام نماز فاسد کرنے والا نہ کرے)۔
- مصنف عبدالرزاق عن ابن جریج عن ابیہ مرسلًا
- ۱۹۹۳۹ جب تم میں سے کوئی بے وضو ہو جائے اور وہ نماز میں ہو تو وہ اپنی ناک پر ہاتھ رکھ کر لوٹ جائے۔
- مصنف عبدالرزاق عن عمرو مرسلًا، ابو داؤد، ابن ماجہ، ابن حبان، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی عن عائشہ رضی اللہ عنہا

دوسری فرع..... نماز میں مسنون چیزوں کا بیان

قبلہ رو اور دائیں بائیں تھوکنے..... ناک صاف کرنا اور پیشانی پونچھنا

۱۹۹۲۰۔ جب کوئی نماز پڑھے تو سامنے تھو کے اور نہ دائیں طرف تھو کے۔ بلکہ بائیں طرف یا قدم کے نیچے تھو کے۔

مسند احمد، ابن حبان عن جابر رضی اللہ عنہ، نسائی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۹۲۱۔ جب کوئی نماز کے لیے کھڑا ہو تو سامنے نہ تھو کے، کیونکہ وہ اللہ تبارک و تعالیٰ سے سرگوشی کرتا ہے جب تک وہ نماز میں رہتا ہے۔ یونہی دائیں طرف بھی نہ تھو کے کیونکہ اس کے دائیں طرف فرشتہ ہوتا ہے بلکہ بائیں طرف یا پاؤں کے نیچے تھو کے اور اس کو دفن کر دے۔

مسند احمد، بخاری عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۹۲۲۔ جب کوئی نماز میں ہوتا ہے تو اللہ اس کے سامنے ہوتا ہے، پس کوئی بھی قبلہ رو کر (تھوک یا) ناک نہ پھینکے۔

بخاری، مسند احمد، مسلم، ابو داؤد، ابن ماجہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۹۲۳۔ جب تم میں سے کوئی نماز میں کھڑا ہوتا ہے تو وہ اپنے رب سے مناجات (سرگوشی) کرتا ہے۔ اور اس کا رب اس کے اور قبلے کے درمیان ہوتا ہے۔ لہذا بوی قبلہ رو نہ تھو کے۔ بلکہ بائیں طرف یا پاؤں کے نیچے تھو کے۔ نسائی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۹۹۲۴۔ کیا کسی کو یہ بات اچھی لگے گی کہ کوئی اس کے منہ پر تھو کے۔ پس جب کوئی قبلہ کی طرف رخ کرتا ہے تو اس کا پروردگار عزوجل اس کے سامنے ہوتا ہے اور فرشتہ اس کی دائیں طرف ہوتا ہے لہذا اس کو چاہیے کہ وہ دائیں طرف تھو کے اور نہ سامنے۔ بلکہ اپنی بائیں طرف تھو کے یا پاؤں کے نیچے۔ اگر اس کو تھوکنے کی جلدی ہو تو ایسے کر لے۔ (یعنی اپنے کپڑے میں تھوک کر اس کو مسل دے)۔ ابو داؤد عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۹۹۲۵۔ تمہارے کسی آدمی کو کیا ہو جاتا ہے کہ اپنے رب کے سامنے کھڑا ہوتا ہے اور پھر اس کے سامنے ناک شکلتا ہے۔ کیا وہ یہ پسند کرے گا کہ کوئی اس کے چہرے پر ناک سٹے؟ لہذا جب کوئی ناک شکلتے تو اپنی بائیں طرف یا پاؤں کے نیچے شکلتے۔ اگر ایسا ممکن نہ ہو تو کپڑے میں مسل دے۔

مسند احمد، مسلم، ابو داؤد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۹۲۶۔ قبلہ رو ناک لیا گیا (اور پھینکا گیا تھوک) قیامت کے دن اس کے کرنے والے کے چہرے پر ہوگا۔ البزار عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۹۲۷۔ جس نے قبلہ رو ہو کر تھوکا وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کا تھوک اس کی آنکھوں کے درمیان ہوگا۔ اور جس نے اس گندی بڑی (کچے لہسن) میں سے کچھ کھسایا ہو وہ ہماری اس مسجد کے قریب تین (دن) تک نہ پھینکے۔

۱۹۹۲۸۔ جب تو نماز پڑھے تو اپنے سامنے نہ تھوک اور نہ دائیں طرف۔ بلکہ بائیں طرف تھوک، اگر وہ خالی جگہ ہو۔ اور بایاں پاؤں اٹھا اور اس کو (نیچے ڈال کر) رگڑ دے۔ مسند احمد، ابو داؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن طارق بن عبد اللہ المحاربی

۱۹۹۲۹۔ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو قبلہ رو نہ تھو کے کیونکہ جب وہ نماز پڑھتا ہے تو اس کا پروردگار اس کے سامنے ہوتا ہے۔

موطا امام مالک، بخاری، مسلم، نسائی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

نماز میں تھوکنے کی ممانعت

۱۹۹۳۰۔ جب تم میں سے کوئی ایک نماز میں ہوتا ہے تو وہ اپنے پروردگار سے مناجات کرتا ہے لہذا وہ اپنے سامنے تھو کے اور نہ دائیں طرف بلکہ بائیں طرف اور قدموں کے نیچے تھو کے۔ بخاری، مسلم عن انس رضی اللہ عنہ

۱۹۹۳۱۔ نماز میں تھوکنے، ناک رینٹھنا، حیض جاری ہونا اور اونٹھنا شیطان کی طرف سے ہے۔ ابن ماجہ عن دینار

۱۹۹۵۲.... جھینکنا، اونگھنا اور جمائی لینا، نماز میں حیض جاری ہونا، قے ہونا اور نکسیر پھوٹنا شیطان کی طرف سے ہے۔ ترمذی عن دینار

الاکمال

۱۹۹۵۳.... جب تم میں سے کوئی نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے سامنے ہوتا ہے لہذا کوئی اپنے سامنے ناک صاف کرے اور نہ دائیں طرف۔ حلیۃ الاولیاء عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۹۵۴.... جب بندہ نماز میں کھڑا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے چہرے کے ساتھ اس کی طرف متوجہ ہوتے ہیں لہذا کوئی نہ اپنے سامنے تھوکے اور نہ دائیں طرف۔ کیونکہ نیکیاں لکھنے والا فرشتہ اس کی دائیں طرف ہوتا ہے۔ بلکہ اپنی بائیں طرف تھوک لے۔

التاریخ للخطیب عن حذیفہ رضی اللہ عنہ

۱۹۹۵۵.... جب تو نماز میں ہو تو اپنے سامنے نہ تھوک اور نہ دائیں طرف بلکہ پیچھے یا بائیں طرف تھوک لے یا اپنے بائیں پاؤں کے نیچے۔

ترمذی حسن صحیح، نسائی عن طارق بن عبد اللہ المحاربی

۱۹۹۵۶.... جب کوئی نماز پڑھے تو اپنے سامنے اور دائیں طرف نہ تھوکے بلکہ اپنی بائیں طرف یا قدموں کے نیچے تھوک دے۔

نسائی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۹۵۷.... جب کوئی نماز میں تھوکے تو اپنے چہرے کے سامنے نہ تھوکے اور نہ بائیں طرف۔ بلکہ اپنے پیروں کے نیچے تھوک دے اور پھر اس کو زمین میں رگڑ ڈالے۔ الکبیر للطبرانی عن حیب بن سلمان بن سمرة عن ابیہ عن جدہ

۱۹۹۵۸.... جب تم میں سے کوئی نماز میں کھڑا ہوتا ہے تو وہ اپنے رب سے سرگوشیاں کرتا ہے اور اس کا رب اس کے اور قبلے کے درمیان ہوتا ہے لہذا کوئی قبلہ کی طرف نہ تھوکے۔ بلکہ اپنی بائیں یا پاؤں کے نیچے تھوکے۔ بخاری، مسلم عن انس رضی اللہ عنہ

۱۹۹۵۹.... جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھتا ہے تو وہ اپنے رب سے مناجات کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کی طرف اپنے چہرے کو کر لیتے ہیں۔ لہذا کوئی شخص نہ قبلہ روناک صاف کرے اور نہ دائیں طرف کرے۔ عبدالرزاق عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۹۶۰.... کیا کوئی یہ چاہتا ہے کہ کوئی دوسرا شخص اس کے سامنے آکر اس کے منہ پر تھوک دے۔ بے شک جب تم میں سے کوئی نماز میں کھڑا ہوتا ہے تو اپنے پروردگار کے سامنے کھڑا ہوتا ہے اور فرشتہ اس کی دائیں طرف ہوتا ہے۔ لہذا وہ اپنے سامنے اور دائیں طرف نہ تھوکے۔ بلکہ بائیں طرف یا اپنے پاؤں کے نیچے تھوکے۔ اور اگر اس کو جلدی ہو تو وہ یوں کپڑے میں مسل دے۔ مسند احمد، مسند ابی یعلیٰ، مستدرک

الحاکم، الضیاء للمقدسی عن ابی سعید، الدارمی، ابن خزیمہ، ابو عوانہ، ابن حبان عن ابی سعید و ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ معاً

۱۹۹۶۱.... تم میں سے کون چاہتا ہے کہ اللہ پاک اس سے اعراض برتے؟ جب تم میں سے کوئی شخص کھڑا ہوتا ہے تو اللہ تبارک و تعالیٰ اس کے سامنے ہوتا ہے لہذا وہ اپنے سامنے نہ تھوکے اور نہ ہی دائیں طرف تھوکے۔ بلکہ بائیں طرف یا پاؤں کے نیچے تھوکے۔ اگر اس کو جلدی ہو تو

اپنے کپڑے میں تھوک کول دے۔ مسلم، ابو داؤد، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۹۹۶۲.... جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو اپنے سامنے اور اپنے دائیں طرف نہ تھوکے، بلکہ بائیں طرف یا پاؤں کے نیچے تھوکے۔

نسائی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۹۶۳.... جب کوئی نماز پڑھے تو وہ اپنے سامنے اور اپنے دائیں طرف نہ تھوکے، بلکہ بائیں طرف تھوکے۔ اگر ایسا ممکن نہ ہو (مثلاً بائیں طرف نمازی ہوں) تو اپنے کپڑے میں تھوکے اور اس کو مسل دے۔ (پھر آپ نے کپڑے کو کھولا اور اس کو ملا کر مسل دیا)۔

عبد الرزاق عن انس رضی اللہ عنہ

۱۹۹۶۴.... اے لوگو! جب تم میں سے کوئی کھڑا ہو کر نماز پڑھتا ہے تو وہ بہت عظیم مقام میں سب سے عظیم پروردگار کے سامنے کھڑا ہوتا ہے اور

عظیم سوال کر رہا ہوتا ہے جنت کا سوال اور جہنم سے نجات۔ اور جب تم میں سے کوئی نماز میں کھڑا ہوتا ہے تو وہ اللہ کے سامنے اپنی اپنے پروردگار کے رو برو کھڑا ہوتا ہے اور فرشتہ اس کے دائیں طرف ہوتا ہے۔ اور اس کا شیطان ساتھی بائیں طرف ہوتا ہے۔ لہذا کوئی بھی اپنے سامنے یا اپنی دائیں طرف نہ تھو کے، بلکہ بائیں طرف یا بائیں پاؤں کے نیچے تھو کے۔ پھر اس کو رگڑ دے کیونکہ اس طرح وہ شیطان کے کان رگڑتا ہے۔ قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث کیا کاش کے تمہارے اور پروردگار کے سامنے سے پردے اٹھ جاتے یا مسجد کو بولنے کی اجازت دی جاتی تو کوئی شخص تھوکنے کو سوچتا بھی نہیں۔ الکبیر للطبرانی عن ابی امامة رضی اللہ عنہ

۱۹۹۶۵۔۔۔۔۔ یہ تم کو (آئندہ) نماز نہ پڑھائے۔ تو نے تو اللہ عزوجل کو اذیت دی ہے۔

مسند احمد، ابن حبان، السنن لسعيد بن منصور عن السائب بن خلاد عن سويد الانصاري
فائدہ:..... ایک شخص نے کچھ لوگوں کی امامت کرائی اور قبلہ رو تھوک دیا۔ تب آپ ﷺ نے مذکورہ جواب ارشاد فرمایا۔
کلام:..... امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے الکبیر میں اس کو نبی اللہ بن زحر عن علی بن یزید سے روایت کیا ہے اور یہ دونوں راوی ضعیف ہیں۔ مجمع الزوائد ۱۹/۲۔

نماز میں ادھر ادھر متوجہ ہونا

۱۹۹۶۶۔۔۔۔۔ لوگوں کو کیا ہو گیا کہ نماز میں آسمان کی طرف اپنی نگاہیں اٹھاتے ہیں۔ (یہاں آپ ﷺ کا غصہ تیز ہو گیا اور آپ کی آواز اونچی ہو گئی اور فرمایا:) لوگ اس حرکت سے باز آ جائیں ورنہ ان کی نگاہیں اچک لی جائیں گی۔ (اور وہ نابینا ہو جائیں گے)۔

مسند احمد، بخاری، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ عن انس رضی اللہ عنہ
۱۹۹۶۷۔۔۔۔۔ وہ لوگ باز آ جائیں جو نماز میں اپنی نگاہیں آسمان کی طرف اٹھاتے ہیں ورنہ ان کی نگاہیں ان کی طرف واپس نہیں لوٹیں گی۔

مسند احمد، مسلم، ابوداؤد، ابن ماجہ عن جابر بن سمرة رضی اللہ عنہ
۱۹۹۶۸۔۔۔۔۔ لوگ نماز میں دعا کرتے وقت آسمان کی طرف نگاہیں اٹھانے سے رک جائیں ورنہ ان کی نگاہیں دھری کی دھری رہ جائیں گی۔

مسلم، نسائی عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ
۱۹۹۶۹۔۔۔۔۔ جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھ رہا ہوتا ہے تو اس کو چاہیے کہ آسمان کی طرف نہ دیکھے مبادا کہیں اس کی بصارت زائل ہو جائے۔

الاوسط للطبرانی عن ابی سعید رضی اللہ عنہ
۱۹۹۷۰۔۔۔۔۔ جب تم میں سے کوئی نماز میں ہو تو وہ آسمان کی طرف اپنی نگاہ نہ اٹھائے، ورنہ کہیں اس کی نگاہ نہ اچک جائے۔

مسند احمد، نسائی عن رجل من الصحابة

نماز میں نگاہ نیچی رکھے

۱۹۹۷۱۔۔۔۔۔ آسمان کی طرف اپنی نگاہیں نہ اٹھایا کرو نماز میں، کہیں بصارت نہ ختم ہو جائے۔ ابن ماجہ، الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۹۷۲۔۔۔۔۔ کیا کسی کو یہ ڈر نہیں لگتا کہ جب وہ نماز میں اپنا سراو پراٹھاتا ہے کہ کہیں اس کی بینائی واپس لوٹے ہی نہ۔

مسند احمد، مسلم، ابن ماجہ عن جابر بن سمرة رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... مسلم شریف میں حدیث کے آخری الفاظ یہ ہیں: ورنہ ممکن ہے اللہ پاک اس کا سر گدھے کا سر بنا دیں۔ مسلم کتاب الصلوٰۃ باب تحریم سبق الامام برکوع او سجود و نحوہا رقم۔ ۳۲۔

۱۹۹۷۳۔۔۔۔۔ جب تم میں سے کوئی شخص نماز کے لیے کھڑا ہو تو وہ نماز ہی کی طرف متوجہ رہے حتیٰ کہ نماز سے فارغ ہو جائے۔ اور نماز میں

ادھر ادھر متوجہ ہونے سے بچو۔ بے شک بندہ جب تک نماز میں ہوتا ہے اپنے پروردگار سے مناجات کرتا ہے۔

الایوسط للطبرانی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۹۷۴۔۔۔ جب کوئی بندہ نماز میں کھڑا ہوتا ہے تو اللہ پاک اس کی طرف اپنے چہرے کے ساتھ متوجہ ہو جاتے ہیں۔ جب وہ ادھر ادھر متوجہ

ہوتا ہے تو اللہ پاک فرماتے ہیں: اے ابن آدم! کس کی طرف توجہ کرتا ہے؟ کیا کسی ایسے کی طرف جو مجھ سے بہتر ہے؟ میری طرف متوجہ ہو جا۔

لیکن بندہ دوسری دفعہ جب پھر ادھر ادھر متوجہ ہوتا ہے تو اللہ پاک پھر یونہی ارشاد فرماتے ہیں۔ لیکن جب تیسری بار بھی وہ (توجہ بناتا ہے

اور) ادھر ادھر التفات کرتا ہے تو اللہ پاک اس سے اپنا چہرہ پھیر لیتے ہیں۔ البزار عن جابر رضی اللہ عنہ

کلام:۔۔۔ اس روایت کی سند میں فضل بن عیسیٰ الرقاشی ہے جس کے ضعیف ہونے پر تمام اہل علم کا اتفاق ہے۔ مجمع الزوائد ۲/۸۰۔

۱۹۹۷۵۔۔۔ اللہ عزوجل مسلسل بندہ کی طرف متوجہ رہتے ہیں جب تک وہ نماز میں رہتا ہے اور ادھر ادھر التفات نہیں کرتا۔ لیکن

جب بندہ ادھر ادھر ملتفت ہوتا ہے تو اللہ پاک اس سے توجہ ہٹا لیتے ہیں۔

مسند احمد، ابو داؤد، نسائی، ابن حبان، ابن ماجہ عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۱۹۹۷۶۔۔۔ تم نماز میں ادھر ادھر التفات کرنے سے اجتناب کرو۔ یہ بہت بڑی ہلاکت ہے۔ الضعفاء للعقیلی

۱۹۹۷۷۔۔۔ جو شخص نماز میں کھڑا ہو اور ادھر ادھر اپنی توجہ بانٹ دے اللہ پاک اس کی نماز کو اس پر مار دیتے ہیں۔

الکبیر للطبرانی عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۱۹۹۷۸۔۔۔ ادھر ادھر توجہ کرنے والے کی کوئی نماز نہیں۔ الکبیر للطبرانی عن عبد اللہ بن سلام

۱۹۹۷۹۔۔۔ کوئی بندہ کبھی نماز میں ادھر ادھر ملتفت نہیں ہوتا مگر اس کا پروردگار اس کو ارشاد فرماتا ہے: اے ابن آدم! کس کی طرف متوجہ

ہوتا ہے؟ میں تیرے لیے اس سے بہتر ہوں جس کی طرف تو متوجہ ہوتا ہے۔ شعب الایمان للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۹۸۰۔۔۔ نماز میں ہنسنے والا، ادھر ادھر توجہ کرنے والا اور انگلیاں چٹخانے والا سب (گناہ میں) برابر ہیں۔

مسند احمد، الکبیر للطبرانی، الضعفاء للعقیلی عن معاذ رضی اللہ عنہ بن انس

۱۹۹۸۱۔۔۔ (اے بیٹے! نماز میں التفات سے بچ، بے شک نماز میں التفات کرنا ہلاکت ہے۔ اگر انتہائی ضروری ہو تو نفل میں کرفرض میں نہ کر)۔

ترمذی رقم الحدیث ۵۸۹

(اے بیٹے! جب تو گھر والوں کے پاس جائے تو ان کو سلام کر یہ تیرے لیے اور تیرے گھر والوں کے لیے بھی برکت کا باعث ہوگا۔

ترمذی رقم الحدیث ۲۶۹۸

اے بیٹے! اگر تجھ سے ہو سکے کہ تو اس حال میں صبح و شام کرے کہ کسی کے لیے تیرے دل میں کھوٹ نہ ہو تو ایسا ہی کر۔ ترمذی ۲۶۷۸

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آپ ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا کہ (پھر بطور تاکید مجھے) فرمایا: اے بیٹے یہ میری سنت ہے۔ جس نے میری سنت

کو زندہ کیا اس نے مجھے زندگی بخشی اور جس نے مجھے زندگی بخشی وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔ ترمذی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۹۹۸۲۔۔۔ یہ ایک اچھا ہے، جو شیطان بندے کی نماز سے اچکتا ہے یعنی ادھر ادھر متوجہ ہوتا۔

مسند احمد، بخاری، ابو داؤد، نسائی عن عائشہ رضی اللہ عنہا

الاکمال

۱۹۹۸۳۔۔۔ کوئی نماز میں ادھر ادھر ملتفت نہ ہو، اگر ایسا کرنے کے سوا چارہ نہ ہو تو نماز میں اللہ نے فرض فرمائی ہیں ان کے علاوہ (نفل

نمازوں) میں کر لے۔ مصنف ابن ابی شیبہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

- ۱۹۹۸۳... کوئی بندہ نماز میں کبھی ادھر ادھر متوجہ نہیں ہوا مگر اس کے پروردگار نے اس کو یہ ضرور فرمایا: اے ابن آدم! میں تیرے لیے اس سے بہتر ہوں جس کی طرف تو متوجہ ہوتا ہے۔ الحاکم فی التاریخ، شعب الایمان للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
- ۱۹۹۸۵... بندہ جب نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو وہ رحمن کی دو آنکھوں کے درمیان ہوتا ہے۔ پس جب وہ ادھر ادھر متوجہ ہوتا ہے تو اس کا پروردگار ارشاد فرماتا ہے: اے ابن آدم! کس کی طرف متوجہ ہوتا ہے؟ کیا کسی ایسے کی طرف جو تیرے لیے مجھ سے زیادہ بہتر ہے؟ ابن آدم! اپنی نماز میں مگن ہو جا، میں تیرے لیے اس سے بہتر ہوں جس کی طرف تو متوجہ ہوتا ہے۔ الضعفاء للعقبلی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
- ۱۹۹۷۶... جب بندہ نماز پڑھتا ہے اور اس کے خشوع (خضوع) اور رکوع (وجود) کو مکمل نہیں کرتا بلکہ ادھر ادھر التفات کرتا ہے تو اس کی نماز قبول نہیں ہوتی۔ اور جو شخص نماز میں اپنے کپڑے (تہ بند اور شلو اور غیرہ) کو تکبر کی وجہ سے (لٹکاتا ہوا) گھسیٹتا ہے، اللہ پاک قیامت کے دن اس کی طرف نظر نہ فرمائیں گے۔ خواہ وہ اللہ کے ہاں کس قدر... والا ہو۔ الکبیر للطبرانی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ
- ۱۹۹۸... اپنی نمازوں میں ادھر ادھر متوجہ نہ ہو، کیونکہ اللہ تبارک و تعالیٰ توجہ کرنے والے کی کوئی نماز نہیں۔ الاوسط للطبرانی عن عبد اللہ بن سلام
- ۱۹۹۸۸... جب بندہ کھڑا ہو کر نماز پڑھتا ہے تو اللہ پاک اپنے چہرے کے ساتھ اس کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اور پھر اپنی توجہ اس وقت تک نہیں بناتے جب تک بندہ نماز پوری نہ کرے یا کوئی برا کام نہ کر لے۔ الافراد للدارقطنی عن حذیفہ رضی اللہ عنہ
- ۱۹۹۸۹... کیا حال سے لوگوں کا کہ وہ اپنی نمازوں میں آسمان کی طرف نگاہ اٹھاتے ہیں، وہ اس (بری حرکت) سے باز آ جائیں ورنہ ان کی بشارت چھین لی جائے گی۔ ابو داؤد الطیالسی، مصنف ابن ابی شیبہ، مسند احمد، عبد بن حمید، بخاری، ابو داؤد، نسائی، ابن ماجہ، الدارمی، ابن خزیمہ عن انس رضی اللہ عنہ

تشبیک..... دونوں ہاتھوں کی انگلیاں ایک دوسرے میں ڈالنا

- ۱۹۹۹۰... جب تم میں سے کوئی اپنے گھر میں وضو کرنا ہے پھر مسجد میں آتا ہے تو وہ نماز میں شمار ہوتا ہے حتیٰ کہ واپس آئے۔ لہذا وہ اس دوران یوں نہ کرے۔ پھر آپ نے دونوں ہاتھوں کی انگلیاں ایک دوسرے میں ڈالیں۔ مستدرک الحاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
- ۱۹۹۹۱... جب کوئی وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے پھر مسجد کے ارادے سے نکلے تو وہ ہاتھوں کی انگلیاں ایک دوسرے میں نہ ڈالے کیونکہ وہ نماز میں ہے۔ مسند احمد، ابو داؤد، ترمذی عن کعب بن عجرۃ
- ۱۹۹۹۲... جب تمہارا کوئی شخص نماز کے لیے وضو کرے تو ہاتھوں کی انگلیاں ایک دوسرے میں نہ ملائے۔
- ۱۹۹۹۳... جب کوئی نماز پڑھتا ہے تو وہ انگلیوں میں نہ ڈالے بے شک یہ عمل تشبیک شیطان کی طرف سے ہے۔ اور تمہارا کوئی بھی شخص نماز میں رہتا ہے جب تک کہ وہ مسجد سے نہ نکلے۔ مسند احمد عن مولیٰ لابی سعید خدری رضی اللہ عنہ

الاکمال

- ۱۹۹۹۴... جب کوئی شخص اپنے گھر میں وضو کرتا ہے پھر نماز ارادے سے نکلتا ہے تو وہ مسلسل نماز میں ہوتا ہے حتیٰ کہ واپس لوٹے (اس دوران) ایسا مت کرو۔ پھر آپ ﷺ نے ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالیں۔
- الجامع لعبد الرزاق عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
- ۱۹۹۹۵... جب تو وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے پھر تو مسجد کی طرف نکلے تو تو نماز میں ہے، پس اپنی انگلیوں کو ایک دوسرے میں نہ ڈال۔
- الجامع لعبد الرزاق عن کعب بن عجرۃ

۱۹۹۶ء..... جب تم میں سے کوئی مسجد میں ہو تو وہ ہاتھوں کی انگلیاں ایک دوسرے میں نہ ڈالے۔ کیونکہ تشبیک عمل شیطان کی طرف سے ہے اور تم میں سے کوئی بھی نماز میں رہتا ہے جب تک وہ مسجد میں رہتا ہے۔ حتیٰ کہ مسجد سے نکل جائے۔

البغوی عن مولیٰ لابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ

۱۹۹۷ء..... کوئی بندہ پاکیزگی اختیار کرتا ہے پھر (مسجد کی طرف) نکلتا ہے تو وہ نماز میں ہوتا ہے حتیٰ کہ نماز پڑھ لے۔ لہذا اس دوران جبکہ وہ نماز

میں ہے ایک دوسرے ہاتھ کی انگلیاں آپس میں نہ ڈالے۔ الکبیر للطبرانی عن سعد بن اسحاق بن کعب بن عجرہ عن ابیہ عن جدہ

۱۹۹۸ء..... اے کعب! جب تو وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے پھر تو مسجد کی طرف نکلے تو انگلیوں کے درمیان تشبیک نہ کرے، بے شک تو نماز

میں ہے۔ السنن للبیہقی عن کعب بن عجرہ

۱۹۹۹ء..... کوئی ایسا بندہ نہیں جو اپنے گھر میں وضو کرے پھر نماز کے ارادے سے نکلے، تو وہ مسلسل نماز میں رہتا ہے حتیٰ کہ نماز پوری کر لے لہذا اس

نماز کے دوران انگلیوں کے درمیان تشبیک نہ کرے۔ الجامع لعبدالرزاق عن کعب بن عجرہ

۲۰۰۰ء..... جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں ہو تو ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں نہ پھنسائے، کیونکہ وہ نماز میں ہے۔

الجامع لعبدالرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ عن ابن المسیب مرسلًا

نماز میں چوری..... الاکمال

۲۰۰۱ء..... لوگوں میں سب سے بدترین چوری کرنے والا شخص وہ ہے جو نماز میں بھی چوری کر لے۔ لوگوں نے عرض کیا: کوئی نماز میں چوری کیسے کرے گا؟ ارشاد فرمایا: جو شخص نماز کے رکوع و سجود اور خشوع و خضوع کو اچھی طرح نہ کرے (وہ سب سے بدترین چوری کرنے والا ہے)۔

مسند احمد، الدارمی، ابن خزیمہ، الحسن بن سفیان، مسند ابی یعلیٰ، البغوی، الباوردی، الکبیر للطبرانی، ابونعیم، مستدرک

الحاکم، السنن للبیہقی، السنن لسعید بن منصور عن ابی قتادہ، مسند ابی داؤد الطیالسی عن النعمان بن مرہ، ابن حبان،

مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ، مسند ابی داؤد الطیالسی، مسند احمد، عبد بن حمید، مسند

ابی یعلیٰ، حلیۃ الاولیاء، شعب الایمان للبیہقی عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۲۰۰۲ء..... لوگوں میں سب سے بدترین چوری کرنے والا وہ شخص ہے جو نماز میں بھی چوری کرے۔ پوچھا گیا: یا رسول اللہ! نماز میں کیسے کوئی

چوری کرے گا؟ (ارشاد فرمایا:) جو رکوع و سجود کو اچھی طرح پورا ادا نہ کرے۔ اور لوگوں میں سب سے زیادہ بخیل شخص وہ ہے جو سلام میں بھی بخل سے

کام لے۔ الکبیر للطبرانی عن عبد اللہ بن مغفل

۲۰۰۳ء..... لوگوں میں سب سے زیادہ چوری کرنے والا شخص وہ ہے جو نماز میں بھی چوری کرے۔ پوچھا گیا: یا رسول اللہ! نماز میں کیسے چوری کی

جاتی ہے؟ فرمایا: جو رکوع و سجود کو (اچھی طرح) پورا ادا نہ کرے۔ اور لوگوں میں سب سے زیادہ بخیل شخص وہ ہے جو سلام میں بھی بخل سے کام لے۔

الاولیاء، حلیۃ الاولیاء، شعب الایمان للبیہقی عن ابی سعید رضی اللہ عنہ، ابن ابی شیبہ عن الحسن مرسلًا

سب سے بڑا چور نماز میں چوری کرنے والا ہے

۲۰۰۴ء..... لوگوں میں سب سے زیادہ چور وہ شخص ہے جو نماز میں بھی چوری کرے۔ لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ! نماز میں کیسے چوری کی جاتی

ہے؟ فرمایا: اس کے رکوع و سجود کو اچھی طرح مکمل ادا نہ کیا جائے۔

ابن ابی شیبہ عن ابی سعید، الاولیاء، حلیۃ الاولیاء، شعب الایمان للبیہقی عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ، ابن ابی شیبہ عن الحسن مرسلًا

۲۰۰۵ء..... شرب پینے والے، زنا کرنے والے اور چوری کرنے والے کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟ یہ شخص اور برے کام ہیں جن میں سزا

باری ہوتی ہے لیکن سب سے بڑی چوری وہ ہے جو نماز میں چوری کی جاتی ہے۔ وہ نماز جس کے رکوع و سجود اچھی طرح پورے ادا نہ کیے جائیں۔

(عبدالرزاق، الشافعی، السنن للبیہقی عن النعمان بن مرہ مرسلًا)

۲۰۰۰۶۔۔۔۔۔ اے علی! اس شخص کی مثال جو اپنی نماز کو پوری نہ کرے اس حاملہ کی ہے جس کے بچہ جنم کا وقت قریب ہو جائے تو وہ حمل گرا دے۔ پس یہ عورت نہ حمل والی رہتی ہے اور نہ اولاد سے اس کی گود چمکتی ہے۔ اے علی! نمازی کی مثال اس تاجر کی ہے جس کو مال کا نفع بھی نہ ملے بلکہ اس کا اصل مال بھی خسارے کا شکار ہو جائے۔ اسی طرح اللہ پاک بھی کسی نمازی کی نفل بھی قبول نہیں فرماتے جب تک وہ فریضے کو صحیح ادا نہ کرے۔

الرامہرمزی فی الامثال، ابن النجار عن علی وفیہ موسی بن عبیدہ ضعیف

کلام:..... روایت ضعیف ہے۔

۲۰۰۰۷۔۔۔۔۔ اس شخص کی مثال جو اپنی نماز کو صحیح طرح پوری ادا نہیں کرتا اس حاملہ عورت کی ہے، جس کے نفاس کا وقت قریب آئے تو اس کا حمل گر جائے۔ پس وہ عورت پھر حاملہ رہتی ہے اور نہ اولاد والی۔ اور نمازی کی مثال اس تاجر کی ہے کہ اس کو نفع خالص نہیں مل سکتا جب تک کہ اس کو اصل مال خالص نہ مل جائے۔ اسی طرح نمازی کی نفل نماز قبول نہیں ہوتی جب تک کہ وہ فرض کو صحیح ادا نہ کرے۔

السنن للبیہقی، الرامہرمزی فی الامثال عن علی رضی اللہ عنہ

کلام:..... اس روایت کی سند میں موسی بن عبیدہ ربذی ضعیف ہے۔ مجمع الزوائد ۱۲۲/۲۔

۲۰۰۰۸۔۔۔۔۔ اگر وہ اسی حالت پر مر گیا تو ملت محمد ﷺ کے علاوہ کسی اور ملت پر مرا۔ لہذا رکوع و سجود کو مکمل کرو۔ بے شک اس شخص کی مثال جو نماز پڑھے اور رکوع و سجود کو مکمل نہ کرے اس بھوکے کی ہے جس کو کھانے کے لیے صرف ایک یادو کھجوریں ملیں، جو اس کی بھوک کو رفع نہیں کر سکتیں۔

مسند ابی یعلیٰ، البغوی، ابن خزیمہ، الکبیر للطبرانی، السنن لسعید بن منصور عن ابی عبد اللہ الاشعری عن امراء الاجناد خالد بن ولید ویزید بن ابی سفیان وشرحبیل بن حسنہ وعمر بن العاص

فائدہ:..... رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ رکوع و سجود کو مکمل نہیں کر رہا ہے تو آپ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۲۰۰۰۹۔۔۔۔۔ دیکھ رہے تم اس شخص کو، اگر یہ اسی حالت پر مر گیا تو ملت محمد ﷺ پر نہیں مرے گا۔ یہ نماز میں ایسے ٹھونگیں مار رہا ہے جس طرح کو خون (مردار) میں ٹھونگیں مارتا ہے۔ اس شخص کی مثال جو نماز پڑھتا ہے لیکن رکوع (صحیح ادا) نہیں کرتا اور سجدوں میں بھی چونچھیں مارتا ہے، اس بھوکے کی مثال ہے جو صرف ایک یادو کھجوریں کھائے، جو اس کو فائدہ نہیں دے سکتیں۔ پس رکوع و سجود کو مکمل ادا کرو۔ اور وضو کو اچھی طرح کرو۔ ہلاکت

سے (خشک رہ جانے والی) ایڑیوں کے لیے جہنم کی۔ ابن خزیمہ، السنن للبیہقی، ابن عساکر عن ابی عبد اللہ الاشعری

فائدہ:..... نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا کہ نماز پڑھ رہا ہے، پر رکوع نہیں کرتا اور سجدے بھی پس گویا ٹھونگیں مار رہا ہے۔ تب آپ ﷺ نے اس کے متعلق مذکورہ ارشاد فرمایا۔ اعاذ اللہ منہ۔

۲۰۰۱۰۔۔۔۔۔ اگر تم میں سے کوئی ایک ستون کا بھی مالک ہو تو وہ ناپسند کرے گا کہ اس کے بارے میں کوئی اس کو دھوکہ دے۔ پھر کیسے کوئی اپنی نماز میں دھوکہ کرتا ہے جو نماز خالص اللہ کے لیے ہے۔ لہذا اپنی نماز کو پورا کرو۔ بے شک اللہ تعالیٰ مکمل نماز ہی کو قبول فرماتا ہے۔

الاولیٰ للطبرانی عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۰۰۱۱۔۔۔۔۔ لوگوں میں سے بعض لوگ (جی) مکمل نماز ادا کرتے ہیں۔ جبکہ بعض لوگ نصف نماز ادا کرتے ہیں۔ بعض لوگ چوتھائی نماز ادا کرتے ہیں۔ بعض لوگ صرف پانچواں حصہ نماز ادا کرتے ہیں۔ بعض لوگ چھٹا حصہ نماز ادا کرتے ہیں۔ بعض لوگ ساتواں حصہ نماز ادا کرتے ہیں بعض لوگ آٹھواں حصہ نماز ادا کرتے ہیں۔ بعض لوگ نواں حصہ نماز ادا کرتے ہیں اور کچھ لوگ ایسے ہیں جو صرف دسواں حصہ نماز ادا کرتے ہیں۔

الکبیر للطبرانی عن عمار بن یاسر

۲۰۰۲۲۔۔۔۔۔ تم میں سے کچھ لوگ ہیں جو مکمل نماز ادا کرتے ہیں، ورنہ کچھ لوگ نصف نماز ادا کرتے ہیں اور کچھ لوگ تہائی اور کچھ چوتھائی نماز پڑھتے ہیں حتیٰ کہ آپ دسویں حصہ تک پہنچ گئے۔ مسند احمد عن ابی الیسر

متفرق ممنوع امور کا بیان

- ۲۰۰۱۳..... اس طرح کوئی نماز نہ پڑھے کہ اس کے بالوں کی چوٹی (پونی) بنی ہو۔ ابن ماجہ عن ابی رافع
 ۲۰۰۱۴..... اس شخص کی مثال جس کے سر کے بال جوڑے ہوئے ہوں ایسی ہے جیسے کسی کی مشکلیں کسی ہوئی ہوں (ہاتھ پیچھے کو بندھے ہوں) اور
 وہ نماز پڑھ رہا ہو۔ مسند احمد، مسلم، الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ
 ۲۰۰۱۵..... حضور ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا کہ اس کے بالوں کا جوڑا یا چوٹی بنی ہوئی ہو اور وہ نماز پڑھے۔

طبرانی عن ام سلمہ رضی اللہ عنہا

- ۲۰۰۱۶..... جب نماز کے لیے بلایا جائے تو دوڑتے ہوئے نہ آؤ بلکہ اس طرح آؤ کہ تم پر سکینہ اور وقار کی کیفیت ہو۔ پس جس قدر نماز مل جائے
 پڑھ لو اور جو فوت ہو جائے اس کو (بعد میں) پورا کرو۔ بے شک جب کوئی نماز کا ارادہ کرتا ہے تب سے ہی وہ نماز میں (شمار) ہوتا ہے۔

مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

- ۲۰۰۱۷..... جب نماز کھڑی ہو تو دوڑتے ہوئے نہ آؤ بلکہ سکون اور وقار کے ساتھ چلتے ہوئے آؤ۔ جتنی نماز مل جائے پڑھ لو اور جو رہ جائے اس کو
 (بعد میں) پورا کرو۔ مسند احمد، بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

- ۲۰۰۱۸..... اللہ تیری حرص کو زیادہ کرے لیکن آئندہ نہ کرنا۔ مسند احمد، بخاری، ابوداؤد، نسائی عن ابی بکرۃ
 فائدہ:..... بخاری کتاب صفتہ الصلوٰۃ باب اذاعہ دون الصف۔ ایک صحابی نے امام کے پیچھے کچھلی صف میں رکعت نکلنے کے ڈر سے تنہائیت
 بندھ لی تو آپ نے اس کو یہ ارشاد فرمایا۔

- ۲۰۰۱۹..... جب تم میں سے کوئی نماز میں جمائی لے تو حتی الامکان اس کو روکنے کی کوشش کرے کیونکہ شیطان اندر داخل ہوتا ہے۔

مسلم، ابوداؤد عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

- ۲۰۰۲۰..... جب تم میں سے کسی کو دوران نماز نیند آرہی ہو تو وہ واپس لوٹ جائے کہیں وہ لائیں میں اپنے آپ پر بدو غانہ کر بیٹھے۔

نسائی، ابن حبان عن عائشہ رضی اللہ عنہا

- فائدہ:..... عام طور پر یہ کیفیت رات کو تہجد کی نماز میں پیش آتی ہے اور اسی کے لیے یعنی نفل نماز کے لیے ہی یہ حکم ہے ورنہ فرض کی ادائیگی
 بہر صورت لازمی ہے۔

غلبہ نیند کی حالت میں نماز نہ پڑھے

- ۲۰۰۲۱..... جب کوئی نماز کے دوران اونگھنے لگ جائے تو لوٹ جائے اور جا کر سو جائے حتیٰ کہ اس حال میں آجائے کہ وہ اپنی کہی ہو بات کو جان
 لے (تب آکر نماز پڑھ لے)۔ مسند احمد، بخاری، ابوداؤد عن انس رضی اللہ عنہ
 ۲۰۰۲۲..... آدمی جب اپنی نماز میں ہوتا ہے تو رحمت اس کے سامنے ہوتی ہے لہذا کنکریوں کو صاف نہ کرے۔

مسند ابی داؤد الطیالسی عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

- فائدہ:..... دوران نبوت میں مسجد نبوی ﷺ میں فرش یا چٹائی وغیرہ کا تصور نہ تھا بلکہ کنکریوں پر نماز پڑھتے تھے۔ سجدہ میں جاتے وقت پیشانی
 کو کنکریوں کی نوک سے پچانے کے لیے ہاتھ پھیر دیتے تھے۔ اس سے منع فرمایا گیا ہے۔ زیادہ سے زیادہ ایک مرتبہ ہاتھ پھیرنے کی
 اجازت ہے۔

۲۰۰۲۳..... جب تم میں سے کوئی نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو رحمت اس کے سامنے ہوتی ہے لہذا وہ کنکریوں کو ہاتھ نہ پھیرے۔

مسند احمد، ابو داؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، ابن حبان عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۲۰۰۲۴..... اللہ پاک ایسے آدمی کی نماز قبول نہیں فرماتا، جس کے جسم پر معمولی خلوق خوشبو بھی ہو۔

مسند احمد، ابو داؤد عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... خلوق زعفران اور کچھ دوسری خوشبویات کا مرکب ہے جس میں سرخی اور زردی غالب ہوتی ہے۔ اور نماز کی نفی سے مراد ثواب کی نفی ہے۔ کیونکہ ایسی خوشبو جس میں رنگ کا عنصر غالب ہوتا ہے عورتیں استعمال کرتی ہیں اور مردوں کے لیے استعمال کرنے سے عورتوں کے ساتھ مشابہت لازم آتی ہے۔

۲۰۰۲۵..... نماز میں کسی طرح کی کمی کو تا ہی درست نہیں اور نہ سلام و جواب کی گنجائش ہے۔

مسند احمد، ابو داؤد، مستدرک الحاکم عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۰۰۲۶..... حضور ﷺ نے نماز میں مٹکنے سے اور عورتوں کے پاس نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے ہاں مگر اپنی عورت اور اپنی باندیوں کے پاس پڑھنے

کی اجازت ہے۔ الدارقطنی فی الافراد عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۰۰۲۷..... جب تم میں سے کوئی شخص نماز کے لیے کھڑا ہو تو اپنی آنکھوں کو بند نہ کرے۔

الکبیر للطبرانی الکامل لابن عدی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۰۰۲۸..... نماز میں صفوں کے درمیان خالی جگہ نہ چھوڑو۔ (اور مل کر کھڑے ہو)۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۰۰۲۹..... نماز کے دوران انگلیاں نہ جٹھاؤ۔ ابن ماجہ عن علی رضی اللہ عنہ

کلام:..... ابن ماجہ کتاب اقامۃ الصلوٰۃ باب ما یکرہ من الصلوٰۃ۔ روایت ضعیف ہے کیونکہ اس کی سند میں حارث اعور ضعیف ہے۔ دیکھئے زوائد ابن ماجہ۔

۲۰۰۳۰..... آدمی نماز پڑھتا ہے اور جو نماز اس سے فوت ہو جاتی ہے وہ اس کے لیے اس کے اہل اور اس کے مال سے زیادہ افضل ہوتی ہے۔

الکبیر للطبرانی عن طلق بن حبيب

۲۰۰۳۱..... آدمی نماز پڑھ کر لوٹتا ہے تو اس کے لیے صرف دسواں، نواں، آٹھواں، ساتواں، چھٹا، پانچواں، چوتھا، تیسرا، اور نصف حصہ

لکھا جاتا ہے۔ (جیسی اس نے نماز پڑھی ہوتی ہے ویسا اس کی نماز کا حصہ لکھ دیا جاتا ہے)۔ مسند احمد، ابو داؤد، ابن حبان عن عمار بن یاسر

فائدہ:..... امام منذری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس روایت کو امام نسائی نے بھی تخریج فرمایا ہے اور اس کی سند میں عمر بن ثوبان راوی ہے جو

قبل سند نہیں۔ عون السبعود ۳/۳

۲۰۰۳۲..... جس نے نماز پڑھی اور اس کو تمام و کمال ادا نہیں کیا تو اس کی نفلوں میں سے اس پر اضافہ کیا جائے گا حتیٰ کہ وہ پوری ہو جائے۔

الکبیر للطبرانی عن سعد بن عاند القرظ

الاکمال

۲۰۰۳۳..... اللہ پاک ایسی قوم کی طرف نظر (رحمت) نہیں فرماتے جو نماز میں اپنے عماموں کو اپنی چادروں کے نیچے نہیں کرتے۔

ابونعیم عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۰۰۳۴..... اس شخص کی مثال یہ جو نماز پڑھ رہا ہے، بندھے ہوئے ہاتھوں کے ساتھ نماز پڑھنے والے کی طرح ہے۔

مسلم، ابو داؤد، نسائی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو دیکھا کہ اس کے بال سر کے پیچھے بندھے ہوئے لٹک رہے ہیں تب آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

۲۰۰۳۵..... کوئی شخص سر کے بالوں کا جوڑا یا چٹیا بنا کر نماز نہ پڑھے۔ ابن سعد عن ابی رافع

۲۰۰۳۶..... یہ شیطان کے بیٹھنے کی جگہ ہے۔ یعنی بالوں کی مینڈھی۔

عبدالرزاق، مسند احمد، السنن للبیہقی، ابوداؤد، ترمذی، حسن، ابن خزیمہ، ابن حبان، الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم عن ابی رافع
فائدہ:..... ایک مرتبہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما بالوں کی گدی میں مینڈھی بنا کر نماز پڑھ رہے تھے۔ حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ نے پیچھے سے ان کی مینڈھی کھول دی۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ غصہ میں ان کی طرف متوجہ ہوئے تو حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ نے فرمایا: غصہ مت ہو، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یوں فرماتے ہوئے سنا ہے۔ تحفۃ للاحوذی ۲/۳۸۹، ۳۹۰۔

۲۰۰۳۷..... نماز میں اپنے بالوں کو بندھانہ رنہ دے کیوں کہ یہ شیطان کے بیٹھنے کی جگہ (بن جاتا) ہے۔ الدیلمی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۰۰۳۸..... تم میں سے کسی نے اپنے ہاتھ سے کنکریاں ہٹائی ہیں؟ ایک شخص نے عرض کیا: میں نے یا رسول اللہ! حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ نماز میں تمہارا حصہ ہے۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... یعنی ایک مرتبہ اپنے ہاتھ سے کنکریاں ہٹالینا تمہارا حق ہے، اس سے زیادہ نہیں۔

۲۰۰۳۹..... جو نماز میں کنکریاں ہٹاتا تھا وہ نماز سے اس کا حصہ ہے۔ الجامع لعبدالرزاق عن معمر عن یحییٰ بن ابی کثیر

فائدہ:..... نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کے بارے میں سنا کہ وہ نماز میں کنکریاں ہٹاتا ہے۔ تب آپ ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا۔

۲۰۰۴۰..... کوئی شخص نماز میں اپنے ہاتھ کو کنکریاں ہٹانے سے روک لے یہ اس کے لیے اس سے بہتر ہے کہ اس کے پاس سواوشٹیاں عالی نسل کی ہوں۔ پھر بھی اگر تم پر شیطان غالب آجائے تو وہ صرف ایک مرتبہ ہاتھ پھیر لے۔

عبد بن حمید، سمویہ، السنن لسعد بن منصور عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۰۰۴۱..... نماز کے دوران ہاتھ نہ پھمرا کر اس کے بغیر چارہ کار نہ ہو تو صرف ایک مرتبہ ہاتھ پھیر کر کنکریاں برابر کر لے۔

ابوداؤد، السنن للبیہقی عن معقیب

۲۰۰۴۲..... اگر تجھے اس کے بغیر نہ سرے تو صرف ایک مرتبہ۔ بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ عن معقیب

یہ ارشاد نبی ﷺ نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جو نماز میں سجدے کے دوران کنکریاں ہٹائے۔ الجامع لعبدالرزاق عن معمر

۲۰۰۴۳..... کوئی شخص اس طرح نماز نہ پڑھے کہ اس کا کپڑا اس کی ناک پر ہو۔ کیونکہ یہ شیطان کی سونڈ (بن جاتا) ہے۔

۲۰۰۴۴..... کوئی نماز میں اپنی ڈاڑھی کوندھانے کیونکہ ڈاڑھی چہرہ میں داخل ہے۔ الدیلمی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۰۰۴۵..... اس شخص کی نماز مقبول نہیں جس کے جسم پر معمولی سی بھی خلوق خوشبو ہو۔ الکبیر للطبرانی عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ

دیکھئے حدیث نمبر ۲۰۰۴۴۔

۲۰۰۴۶..... اسے رباح! نماز میں پھونک مت مار بے شک جس نے نماز میں پھونکا اس نے کلام کیا۔ الحاکم فی التاریخ عن ام سلمہ

فائدہ:..... سجدہ وغیرہ میں منیٰ ہٹانے کے لیے پھونک مارنے کی ممانعت مقصود ہے۔

۲۰۰۴۷..... تین باتیں ظلم کی ہیں: نماز سے فارغ ہونے سے قبل چہرے سے مٹی پونچھنا، چہرے کی جگہ سے مٹی ہٹانے کے لیے پھونک مارنا اور

کھڑے ہو کر پیشاب کرنا۔ الاوسط للطبرانی عن برویدہ رضی اللہ عنہ

۲۰۰۴۸..... نماز میں پانچ چیزیں شیطان کی ہیں۔ چھینکنا، اونگھنا، جمائی لینا اور حیض آنا (غالباً پانچویں چیز جو بیان سے رہ گئی ہے وہ نماز میں پھونک

مار کر منیٰ ہٹانا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب)۔ الدیلمی عن عمارة بن عبد

۲۰۰۴۹۔ چھتے منع کیا گیا ہے کہ میں بے وضو اور سونے والوں کے پیچھے نماز پڑھوں۔

۲۰۰۵۰۔ الاوسط للطبرانی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، عبدالرزاق عن مجاہد مرسلًا وفيہ عبدالکریم بن ابی المخارق
کسی سونے والے اور کسی بے وضو کی اقتداء نہیں کی جاسکتی۔ مصنف ابن ابی شیبہ عن مجاہد مرسلًا
۲۰۰۵۱۔ ایک دن میں ایک ہی فرض نماز دو مرتبہ نہیں ہو سکتی۔ السنن للبیہقی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

تیسری فرغ..... نماز کے آداب کے بیان میں

نماز سے پہلے کھانا تناول کرنا

۲۰۰۵۲۔ جب کسی کے آگے (عشائے) رات کا کھانا رکھ دیا جائے اور نماز بھی کھڑی ہو جائے تو پہلے کھانا کھالو اور جلدی نہ مچاؤ حتیٰ کہ کھانے
سے فارغ ہو جاؤ۔ مسند احمد، بخاری، مسلم، ابوداؤد عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۰۰۵۳۔ جب عشائے رکھ دیا جائے اور نماز بھی تیار ہو جائے تو پہلے کھانا کھا لو مغرب سے پہلے۔ اور عشائے سے قبل نماز کی جلدی نہ کرو۔

بخاری، مسلم عن انس رضی اللہ عنہ
۲۰۰۵۴۔ جب نماز (مغرب) کھڑی ہو جائے اور تم میں سے کوئی روزہ دار ہو تو پہلے کھانا کھالے مغرب کی نماز سے قبل اور کھانے سے قبل نماز
کی جلدی نہ کرو۔ ابن حبان عن انس رضی اللہ عنہ

۲۰۰۵۵۔ جب نماز کھڑی ہو جائے اور عشائے (شام کا کھانا بھی حاضر ہو جائے تو پہلے عشائے تناول کرلو۔

مسند احمد، بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ عن انس رضی اللہ عنہ، بخاری، مسلم، ابن ماجہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ، بخاری
ابن ماجہ عن عائشہ رضی اللہ عنہا، مسند احمد، الکبیر للطبرانی عن سلمة بن الاکوع، الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۰۰۵۶۔ نماز کو کھانے اور کسی اور وجہ سے مؤخر نہیں کیا جاسکتا۔ ابوداؤد عن جابر رضی اللہ عنہ

کلام:..... اس روایت میں محمد بن میمون مکر الحدیث ہے۔ عون المعبود ۱۰/۲۳۱

الاکمال

۲۰۰۵۔ جب نماز کے وقت ہو جائے اور عشائے بھی حاضر ہو جائے تو پہلے کھانا تناول کرو۔

مسند احمد، عن سلمة بن الاکوع، الکبیر للطبرانی عن ام مسلمہ رضی اللہ عنہ

۲۰۰۵۱۔ کھانے سے پہلے نماز کی جلدی نہ کرو جب کھانا تمہارے سامنے پیش کر دیا جائے۔ عبدالرزاق، ابن حبان عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۰۰۵۹۔ جب شام کا کھانا سامنے رکھ دیا جائے اور نماز (مغرب) کے لیے اذان ہو جائے تو پہلے کھانا کھا لو پھر نماز پڑھ لو۔

عبدالرزاق عن انس رضی اللہ عنہ

مدافعہ الاخبثین

پیشاب پاخانے وغیرہ سے پہلے فراغت حاصل کرنا

۲۰۰۶۰۔ کوئی بندہ نماز کے لیے کھڑا نہ ہو جبکہ اس کو حاجت ہو۔ ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

- ۲۰۰۶۱ کھانے کی حاضری کے بعد نماز نہیں اور نہ ایسے وقت نماز ہے جبکہ پیشاب پاخانے کا زور ہو۔ مسلم، ابو داؤد عن عائشہ رضی اللہ عنہا
- ۲۰۰۶۲..... جب نماز کھڑی ہو جائے اور آدمی کو بیت الخلاء جانے کی ضرورت ہو تو پہلے بیت الخلاء جائے۔
- مِطَا اِذَا مَا لَكَ. الشافعی، مسند احمد، الترمذی، النسائی، ابن ماجہ، ابن حبان، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی عن عبد اللہ بن ارقم
- ۲۰۰۶۳..... حضور ﷺ نے نماز سے منع فرمایا اس حال میں کہ نمازی کو پیشاب پاخانے کا دباؤ ہو۔ ابن ماجہ عن ابی امامہ

الاکمال

- ۲۰۰۶۴..... جب نماز کھڑے ہونے کا وقت ہو جائے اور کسی کو بیت الخلاء جانے کی حاجت محسوس ہو تو پہلے وہ بیت الخلاء جائے پھر نماز پڑھے۔ اور اس حال میں نماز کو ہرگز نہ آئے کہ اس کو قضا کی حاجت کی ضرورت ہو۔ الکبیر للطبرانی عن عبد اللہ بن ارقم
- ۲۰۰۶۵..... جب نماز تیار ہو جائے اور بیت الخلاء کی بھی ضرورت ہو تو پہلے بیت الخلاء جاؤ۔

الخطیب فی المتفق والمفترق عن عبد اللہ بن ارقم

- ۲۰۰۶۶..... جب تم میں سے کوئی بیت الخلاء جانا چاہے اور نماز قائم ہو جائے تو پہلے بیت الخلاء جائے۔

مسند احمد، ابو داؤد، النسائی، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن عبد اللہ بن ارقم

- ۲۰۰۶۷..... جب تم کو بیت الخلاء جانے کی حاجت محسوس ہو اور نماز کھڑی ہو جائے تو نماز سے پہلے بیت الخلاء جائے۔

الضیاء للمقدسی، النسائی، ابن حبان، عن عبد اللہ بن ارقم

- ۲۰۰۶۸..... نماز میں اضمین (پیشاب پاخانے) سے مدافعت نہ کرو۔ السنن لسعید بن منصور عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

- ۲۰۰۶۹..... نماز میں دو خبیث چیزوں سے مزاحمت نہ کرو۔ پیشاب پاخانہ۔ عبدالرزاق عن الحسن مرسلًا

- ۲۰۰۷۰..... اس شخص کے لیے حلال نہیں جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو کہ پیشاب پاخانے کی تکلیف میں نماز پڑھے حتیٰ کہ ان سے نجات نہ پالے۔ مستدرک الحاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

- ۲۰۰۷۱..... آدمی کے لیے حلال نہیں ہے کہ وہ حاجت ضروریہ کے دباؤ میں نماز ادا کرے جب تک کہ وہ ہلکان نہ ہو جائے۔ اور کسی مسلمان کے لیے یہ بھی حلال نہیں کہ کسی قوم کی امامت ان کی اجازت کے بغیر کرے۔ اور اس کے لیے یہ بھی حلال نہیں کہ خاص اپنے لیے دعا کرے اور پچھلوں (مقتدیوں) کو تھوڑ دے۔ اگر وہ ایسا کرے گا تو درحقیقت ان کے ساتھ خیانت کا مرتکب ہوگا۔ اور کسی مسلمان کے لیے حلال نہیں کہ کسی کے گھر کے اندر دیکھے، اگر اس نے ایسا کیا تو گویا وہ بغیر اجازت اندر جا گھسا۔ السنن للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
- ۲۰۰۷۲..... کوئی اس حال میں نماز ادا نہ کرے کہ وہ خباث (پیشاب پاخانے کی تکلیف) محسوس کرے۔

السنن الکبری للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

- ۲۰۰۷۳..... کوئی اس حال میں نماز ادا نہ کرے کہ اس کو پیشاب پاخانے کی شدت کا سامنا ہو۔ ابن حبان عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

- ۲۰۰۷۴..... اس حال میں ہرگز کوئی نماز ادا نہ کرے کہ وہ پیشاب پاخانے میں سے کسی تکلیف میں مبتلا ہو۔

الکبیر للطبرانی عن المسوط بن مخرمہ

- کلام..... اس میں ایک راوی واقدی ہے جو ضعیف ہے۔ مجمع الزوائد ۸۹/۲۔

- ۲۰۰۷۵..... کھانے کی موجودگی میں نماز نہیں اور نہ اس حال میں کہ وہ دو خبیث چیزوں (پیشاب پاخانے) سے مدافعت کر رہا ہو۔

مستدرک الحاکم عن عائشہ رضی اللہ عنہا

- ۲۰۰۷۶..... کوئی بھی شخص کھانے کی موجودگی میں نماز کے لیے کھڑا نہ ہو اور نہ اس حال میں کہ اس کو پیشاب پاخانے کی تکلیف کا سامنا ہو۔

ابن حبان عن عائشہ رضی اللہ عنہا

نماز میں امیدوں کو مختصر کرنا

۲۰۰۷۷۔۔۔ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو وہ ہمیشہ کے لیے رخصت ہونے والے کی طرح نماز پڑھے۔ اس شخص کی نماز جس کو دوبارہ یہ نماز پڑھنے کی امید نہ ہو۔ مسند الفردوس للدیلمی عن ام سلمة رضی اللہ عنہ

۲۰۰۷۸۔۔۔ جب تو نماز کے لیے کھڑا ہو تو آخرت کے سفر پر جانے والے کی طرح نماز پڑھے۔ ایسی بات منہ سے نہ نکال جس سے کل تجھے

معذرت کرنا پڑے۔ اور جو کچھ لوگوں کے ہاتھوں میں ہے اس سے مایوس ہو جا۔ مسند احمد، ابن ماجہ عن ابی ایوب رضی اللہ عنہ

۲۰۰۷۹۔۔۔ اپنی نماز میں موت کو یاد کر۔ آدمی جب اپنی نماز میں موت کو یاد کرتا ہے تو وہ اپنی نماز کو اچھی طرح ادا کرتا ہے۔ اور اس شخص کی نماز پڑھ جس کو امید نہ ہو کہ وہ اس نماز کے علاوہ کوئی اور نماز بھی پڑھ سکے گا۔ اور ہر ایسی بات سے بچ جس سے کل تجھے معذرت کرنی پڑے۔

مسند الفردوس للدیلمی عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:..... حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو حسن قرار دیا ہے اور یہ مسند الفردوس کی نادر اسناد میں سے ہے کیونکہ اس کی اکثر احادیث ضعیف ہیں۔

متفرق آداب کے بیان میں

۲۰۰۸۰۔۔۔ فلاں! تو نماز کو اچھی طرح ادا کیوں نہیں کرتا؟ کیا مصلی نہیں دیکھتا کہ نماز کے وقت وہ کیسے نماز پڑھ رہا ہے؟ وہ اپنے لیے نماز پڑھتا ہے۔ اللہ کی قسم! میں اپنے پیچھے سے بھی یوں دیکھتا ہوں جس طرح اپنے آگے سے دیکھتا ہوں۔

مسلم، النسائی عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

۲۰۰۸۱۔۔۔ تم میں اچھے لوگ وہ ہیں جو نماز (باجماعت) کے دوران اپنے کندھوں کو نرم رکھیں۔

ابوداؤد، السنن للبیہقی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۰۰۸۲۔۔۔ جب کوئی نماز کے لیے کھڑا ہو تو اپنے شانوں کو پرسکون رکھے اور یہود کی طرح ادھر ادھر ہلے نہ۔ بے شک نماز میں شانوں کو پرسکون

رکھنا نماز کے کمال میں سے ہے۔ الکامل لابن عدی، حلیۃ الاولیاء عن ابی بکر رضی اللہ عنہ

۲۰۰۸۳۔۔۔ جس کو اس کی نماز برائیوں سے نہ روک سکے تو وہ اللہ سے دور ہی ہوگا۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۰۰۸۴۔۔۔ جب بندہ نماز میں کھڑا ہوتا ہے تو نیکی اس کے سر پر ڈال دی جاتی ہے حتیٰ کہ وہ رکوع کرے پس جب وہ رکوع کرتا ہے تو اللہ کی رحمت

اس پر بلند ہو کر چھا جاتی ہے۔ حتیٰ کہ وہ سجدہ کرے اور سجدہ کرنے والا اللہ کے قدموں پر سجدہ کرتا ہے، پس وہ (سجدے میں) اللہ سے سوال کرے

اور قبولیت کی امید رکھے۔ السنن لسعید بن منصور عن عمار مرسلًا

الاکمال

۲۰۰۸۵۔۔۔ اس کو نکال دو اور پہلے تمہے کو اس کی جگہ لگا دو، میں اس کو نماز کے دوران بھی دیکھتا رہا۔ ابن المبارک عن ابی النضر

فائدہ:..... رسول اللہ ﷺ کے جوتے کا تسمہ نوٹ گیا۔ پھر آپ نے ایک اور نئی چیز کے ساتھ جوتے کو باندھ لیا۔ پھر نماز پڑھنے لگے تو اس (کی

طرف دھیان چلا گیا اور اس) کو دیکھتے رہے، پھر نماز کے بعد مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۲۰۰۸۶۔۔۔ مجھے آج اس نے تم سے مشغول کر دیا۔ ایک نظر اس کو دیکھتا ہوں اور ایک نظر تم کو۔ مسند احمد عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے انگوشی پسنی پھر مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۲۰۰۸۷..... جس نے وضو کیا اور کامل وضو کیا پھر کھڑا ہو کر نماز پڑھنے لگا اور جو پڑھتا رہا جانتا رہا (کہ کیا پڑھ رہا ہے) حتیٰ کہ اپنی نماز سے فارغ ہو گیا تو وہ اس دن کی طرح (گناہوں سے پاک صاف) ہو گیا جس دن اس کی ماں نے اس کو جنم دیا تھا۔ عبدالرزاق عن عقبہ بن عامر

۲۰۰۸۸..... اس شخص کی نماز نہیں جو نماز میں خشوع اختیار نہ کرے۔ الدیلمی عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۲۰۰۸۹..... اللہ کی پناہ مانگو نفاق کے خشوع سے، یعنی بدن میں تو خشوع ہو اور دل میں نفاق (اور ویرانی) ہو۔

الحکیم، شعب الایمان للبیہقی عن ابی بکر، الحاکم فی التاریخ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۰۰۹۰..... نفاق کے خشوع سے بچو، کہ ظاہری بدن میں خشوع نظر آئے لیکن دل میں خشوع نہ ہو۔ الدیلمی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۰۰۹۱..... نماز کی دو رکعت میں تشہد ہے۔ نیز نماز میں خدا کے آگے سخت حاجت مند بن جا، اس سے چمٹ جا اور اپنے ہاتھوں کو جھکا جھکا کر کہہ اللھم اللھم اے اللہ! اے اللہ! جو ایسا نہ کرے تو اس کی نماز نامکمل اور ادھوری ہے۔

مسند احمد، ابو داؤد، ترمذی، ابن حویمر، السنن للبیہقی عن المطلب

۲۰۰۹۲..... نماز کی ہر دو رکعت میں تشہد ہے، خشوع و خضوع (آہ وزاری) اور اصرار کے ساتھ خدا سے مانگنا ہے، اور تجھے یوں کہنا ہے اے ب! اے رب! پس جو ایسا نہ کرے اس کی نماز نامکمل اور ادھوری ہے۔

الحکیم، مسند احمد، ابن حویمر، الکبیر للطبرانی، السنن للبیہقی عن الفضل بن عباس

۲۰۰۹۳..... جب نماز کے دوران کسی وجہ سے آجائے تو ممکنہ حد تک اس کو روکنے کی کوشش کرے۔ کیونکہ جب بھی کوئی ہا کرتا ہے تو شیطان اس پر ہستا ہے۔ بخاری عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

نماز میں خشوع و توجہ

۲۰۰۹۴..... جب تو نماز میں ہو تو رخصت ہونے والے کی طرح نماز پڑھ۔ ہر ایسی بات سے بچ، جس سے کل کو معذرت کرنی پڑے۔ اور لوگوں کے ہاتھ میں جو چہ ہے اس سے مایوس ہو جا۔ ابن عساکر عن ابی ایوب رضی اللہ عنہ

۲۰۰۹۵..... جب تو نماز پڑھے تو (آخری سفر پر) رخصت ہونے والے کی طرح نماز پڑھ۔ ایسی بات پر گزرنے کہ جس سے معذرت کرنا پڑے اور لوگوں کے ہاتھوں میں جو چہ ہے اس سے مایوسی اختیار کر لے۔ ابن عساکر عن ابی ایوب رضی اللہ عنہ

۲۰۰۹۶..... جب تم میں سے کوئی نماز کے لیے کھڑا ہو تو اپنی اطراف (اعضاء) کو پرسکون رکھے۔ یہود کی طرح بلے جلے نہیں۔ بے شک اعضاء کا پرسکون رکھنا نماز کے کمال میں سے ہے۔

الحکیم، حلیۃ الاولیاء، مستدرک الحاکم عن اسماء بنت ابی بکر عن ام رومان عن ابی بکر رضی اللہ عنہ

کلام:..... امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ روایت غریب (ضعیف) ہے۔ اس روایت کو تین صحابی روایت کرتے ہیں، اسماء، ام رومان اور تیسرے مرد حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہم اجمعین۔

۲۰۰۹۷..... جب کوئی نماز کے لیے کھڑا ہو تو اپنی آنکھوں کو بند نہ کرے۔ الکامل لابن عدی، الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۰۰۹۸..... اے اُس! اپنی نگاہ اس جگہ رکھ، جہاں تو سجدہ کرتا ہے۔ السنن للبیہقی عن انس رضی اللہ عنہ

۲۰۰۹۹..... اے اُس! نماز میں اپنی نگاہ اس جگہ رکھ، جو تیرے سجدہ کی جگہ ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یہ تو بڑا مشکل ہے، ایسا کرنا میرے لیے طاقت سے باہر ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تب پھر فرض میں کر لیا کر۔ السنن للبیہقی عن انس رضی اللہ عنہ

۲۰۱۰۰..... جب کوئی شخص نماز کے دوران اونگھنے لگ جائے اس کو چاہیے کہ جا کر بستر پر سو جائے، کیونکہ اسے معلوم نہیں ہوگا کہ وہ اپنے لیے

بد دعا کر رہا ہے یا نیک دعا کر رہا ہے۔ الجامع لعبدالرزاق، السنن للبیہقی عن عائشہ رضی اللہ عنہا
 ۲۰۱۰۱..... نمازی اپنے رب سے مناجات کرتا ہے، وہ دیکھ لے کہ کس چیز کے ساتھ مناجات کر رہا ہے؟ (کیا مانگ رہا ہے؟) اور کوئی ایک
 دوسرے پر نماز میں قرأت کی آواز بلند نہ کرے۔ مسند احمد، السنن للبیہقی عن البیاضی
 ۲۰۱۰۲..... جب کوئی نماز میں کھڑا ہوتا ہے تو اپنے پروردگار سے مناجات کرتا ہے، لہذا اس کو معلوم ہونا چاہیے کہ مناجات میں کیا کہہ رہا ہے؟ اور
 بعض کو بعض پر نماز میں قرآن کی آواز بلند نہ کرنی چاہیے۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ
 ۲۰۱۰۳..... اے فلاں! تو اللہ سے نہیں ڈرتا؟ کیا تو نہیں دیکھتا کہ تو کیسے نماز پڑھ رہا ہے؟ جب تم میں سے کوئی کھڑا ہو کر نماز پڑھتا ہے تو وہ
 درحقیقت کھڑے ہو کر اپنے رب سے راز و نیاز کی باتیں کرتا ہے۔ لہذا اس کو دیکھ لینا چاہیے کہ وہ کیا بات کر رہا ہے۔ تم سمجھتے ہو کہ میں تم کو
 نہیں دیکھ رہا۔ اللہ کی قسم میں تم کو اپنی پیٹھ پیچھے سے اسی طرح دیکھتا ہوں جس طرح اپنے آگے سے دیکھتا ہوں۔

مسند رک الحاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

قابل قبول نماز کی حالت

۲۰۱۰۴..... اللہ عزوجل فرماتے ہیں: ہر نمازی درحقیقت نماز نہیں پڑھتا۔ میں صرف اس شخص کی نماز قبول کرتا ہوں جو میری عظمت کے آگے
 سبک جائے، میری حرام کردہ چیزوں سے اپنی خواہشات کو روک لے، میری نافرمانی پر اصرار نہ کرے، بھوکے کو کھانا کھلائے، تنگے کو لباس
 پہنائے، مصیبت زدو پر رحم کرے، پردیسی کو ٹھکانا دے، یہ سب کچھ میرے لیے کرے، پھر میری عزت کی قسم! میرے جلال کی قسم! اس کے
 چہرے کا نور میرے نزدیک سورج کے نور سے زیادہ روشن ہوگا۔ اس کے ساتھ ساتھ میں اس کی جہالت کو اس کے لیے حلم و بردباری بنا دوں گا،
 تاریکی کو اس کے لیے روشنی بنا دوں گا، وہ مجھے پکارے گا تو میں اس کو لبیک کہوں گا، وہ مجھ سے سوال کرے گا تو میں اس کو عطا کروں گا، وہ مجھ پر قسم
 اٹھالے گا تو میں اس کی قسم پوری کروں گا، میں اس کو اپنے قرب کا سہارا دوں گا اور میرے ملائکہ اس کی حفاظت کریں گے۔ اس کی مثال میرے
 نزدیک اس جنت الفردوس کی ہے جس کا پھل کبھی خراب نہیں ہوتا اور اس جنت کی تروتازگی کبھی ماند نہیں پڑتی۔ الدیلمی عن حارثہ بن وہب
 ۲۰۱۰۵..... جب تم میں سے کوئی شخص نماز کے لیے کھڑا ہو تو وہ اپنے ہاتھوں سے چکنائی کو دھو دے۔ بے شک فرشتوں کو (گوشت وغیرہ
 کی) چکنائی سے زیادہ کوئی چیز بدبودار محسوس نہیں ہوتی۔ بندہ جب بھی نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے فرشتہ منہ کھول لیتا ہے اور کوئی آیت وغیرہ آدمی
 کے منہ سے نہیں نکلتی مگر وہ فرشتے کے منہ میں داخل ہو جاتی ہے۔ الدیلمی عن عبد اللہ بن جعفر
 ۲۰۱۰۶..... اس شخص کی نماز نہیں جو نماز کی اطاعت نہ کرے۔ اور نماز کی اطاعت یہ ہے کہ اس کو بخش اور برے کاموں سے روک دے۔

الدیلمی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۰۱۰۷..... جس نے نماز تو پڑھی، مگر اس کی نماز نے اس کو نیکی کا حکم نہیں دیا اور برائی سے باز نہیں رکھا تو وہ اس نماز کی بدولت اللہ سے دور ہی ہوگا۔

شعب الایمان للبیہقی عن الحسن مرسلًا

۲۰۱۰۸..... نماز کو اچھی طرح ادا کیا کرو۔ میں تم کو اپنے پیچھے سے یوں ہی دیکھتا ہوں جس طرح اپنے آگے سے دیکھتا ہوں۔

ابن عساکر عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۱۰۹..... بہترین چیز جو خدا کو یاد دلائے وہ نفل نماز ہے۔ اور افضل ترین شی جس پر تو سجدہ کرے وہ زمین ہے اور زمین کی نباتات ہیں۔

الدیلمی عن علی رضی اللہ عنہ

۲۰۱۱۰..... گویا میں بنی اسرائیل کے علماء کو بھی دیکھ رہا ہوں کہ نماز میں ان کے دائیں ہاتھ بائیں پر رکھے ہوئے ہیں۔

مصنف ابن ابی شیبہ عن الحسن مرسلًا

۲۰۱۱۱ .. بہترین نماز لمبے قیام والی نماز ہے۔ الطحاوی، السنن لسعيد بن منصور عن جابر بن نصر عن عبد الله بن حبشي
 ۲۰۱۱۲ .. جبرئیل علیہ السلام میرے پاس تشریف لائے تھے وہ فرمانے لگے: بہترین دعایہ ہے کہ تم نماز میں کہو:

اللهم لك الحمد كله، ولك الملك كله، ولك الخلق كله، واليك يرجع الامر كله، اسألک
 من الخير كله، واعوذ بک من الشر كله.

اے اللہ! تمام تعریفیں تیرے لیے ہیں، ساری سلطنت تیری ہے، ساری مخلوق تیری ہے، ہر چیز کا انجام تیرے پاس ہے، میں
 تجھ سے ہر طرح کی خیر کا سوال کرتا ہوں اور ہر طرح کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

شعب الايمان للبيهقي، الديلمي عن ابى سعيد رضى الله عنه

۲۰۱۱۳ .. اے ام رافع! جب تو نماز کے لیے کھڑی ہو تو دس بار سبحان اللہ کہہ، دس بار لا الہ الا اللہ کہہ، دس بار الحمد للہ کہہ، دس بار اللہ اکبر کہہ، اور دس
 بار استغفر اللہ کہہ۔ بے شک تو نے سبحان اللہ کہا تو اللہ پاک نے فرمایا: یہ میرے لیے ہے۔ جب تو نے لا الہ الا اللہ کہا تو اللہ نے فرمایا: یہ میرے
 لیے ہے۔ جب تو نے الحمد للہ کہا تو اللہ نے فرمایا: یہ میرے لیے ہے، جب تو نے استغفار کیا تو اللہ پاک نے فرمایا: میں نے تیری مغفرت کر دی۔

ابن السنن فی عمل يوم وليلة عن ام رافع

چوتھی فرع..... نماز میں جائز امور کا بیان

۲۰۱۱۴ .. یہود کی مخالفت کرو، کیونکہ وہ جو توں اور موزوں میں نماز نہیں پڑھتے۔ ابو داؤد مستدرک الحاکم، السنن للبيهقي عن شداد بن اوس

۲۰۱۱۵ .. اپنے جو توں میں نماز پڑھ لیا کرو اور یہود کے ساتھ مشابہت مت اختیار کرو۔ الکبير للطبرانی عن شداد بن اوس

۲۰۱۱۶ .. فرض اور نفل سب نمازوں میں آیات کو شمار کر سکتے ہو۔ الخطيب في التاريخ عن وائلة

۲۰۱۱۷ .. جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو اپنے جوتے پہن لے یا ان کو اپنے قدموں کے درمیان رکھ لے اور ان کے ساتھ کسی کو ایذا نہ دے،
 (کہ کسی کے پاس رکھ دے)۔ مستدرک الحاکم عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۰۱۱۸ .. جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے اور اپنے جوتے نکال دے تو ان کے ساتھ کسی کو ایذا نہ دے، بلکہ ان کو اپنے قدموں کے درمیان میں
 رکھ لے یا پھر ان کو پہن کر نماز پڑھ لے۔ ابو داؤد، ابن حبان، مستدرک الحاکم، السنن للبيهقي عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۰۱۱۹ .. جب کوئی نماز پڑھے تو اپنے جوتوں کو اپنے دائیں طرف رکھے اور نہ بائیں طرف رکھے۔ دائیں طرف تو ہرگز نہ رکھے جبکہ بائیں طرف
 آکر کوئی نہ ہو تو رکھ لے ورنہ دونوں پاؤں کے درمیان رکھے۔ ابو داؤد، مستدرک الحاکم، السنن للبيهقي عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۰۱۲۰ .. جب نماز کے دوران کسی کو بچھو نظر آجائے تو بائیں جوتے کے ساتھ اس کو مار ڈالے۔ ابو داؤد فی مراسیلہ عن رجل من الصحابة

۲۰۱۲۱ .. نماز میں بھی دو کا اون کو قتل کرو یعنی سانپ اور بچھو کو۔ ابو داؤد، النسائی، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۰۱۲۲ .. جب نماز کے دوران کوئی جوؤں کو پائے تو ان کو قتل نہ کرے بلکہ نماز سے فارغ ہونے تک ان کو چھوڑ دے۔

السنن للبيهقي عن رجل من الانصار

۲۰۱۲۳ .. (کنڈریوں پر) ہاتھ نہ پھیر لیکن اگر تجھے ہر حال پھیرنا ضروری پڑے تو صرف ایک مرتبہ ہاتھ پھیر لے۔ ابو داؤد عن معیقب

الاکمال

۲۰۱۲۴ .. جبرئیل علیہ السلام میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ میرے جوتے میں گندگی لگی ہوئی ہے۔ اس لیے میں نے اس کو نکال دیا تھا
 لہذا تم جو توں میں نماز پڑھ سکتے ہو۔ الکبير للطبرانی عن عبد الله بن الشخير

- ۲۰۱۲۵..... مجھے جبرئیل علیہ السلام نے خبر دی تھی کہ جوتے میں گندگی ہے۔ الاوسط للطبرانی عن انس رضی اللہ عنہ
- ۲۰۱۲۶..... جبرئیل علیہ السلام نے مجھے خبر دی تھی کہ ایک جوتے میں گندگی لگی ہے، اس وجہ سے میں نے اس کو نکال دیا تھا لہذا تم اپنے جوتوں کو نکالو۔ الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ
- ۲۰۱۲۷..... جبرئیل علیہ السلام میرے پاس تشریف لائے اور مجھے بتایا کہ ان جوتوں میں گندگی لگی ہوئی ہے۔ لہذا تم میں سے جب کوئی مسجد میں داخل ہوا اپنے جوتے الٹ پلٹ کر دیکھ لے کہ اگر ان میں گندگی لگی ہوئی ہو تو زمین کے ساتھ رگڑ ڈالے پھر ان میں نماز پڑھ لے۔
المصنف لعبدالرزاق، مسند ابی داؤد الطیالسی، مسند احمد، عبد بن حمید، الدارمی، مسند ابی یعلیٰ، ابن خزیمہ، ابن حبان، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی عن ابی سعید رضی اللہ عنہ
- ۲۰۱۲۸..... میں نے اس وجہ سے ان کو نکالا ہے کہ جبرئیل علیہ السلام نے مجھے آ کر خبر دی تھی کہ ان میں ناپاکی لگی ہوئی ہے۔ پس جب تم مساجد کے دروازوں سے داخل ہو تو پہلے ان کو اچھی طرح دیکھ لیا کرو، اگر ان میں کوئی گندگی لگی ہو تو اس کو کھرچ لیا کرو، پھر اندر آ کر ان میں نماز پڑھ لیا کرو۔
عبدالرزاق عن الحکم بن عتیہ مرسلًا

مسجد میں داخل ہوتے ہوئے پاکی کا خیال کرنا

- ۲۰۱۲۹..... جب کوئی شخص مسجد میں آئے تو پہلے دیکھ لے اگر اس کے جوتوں میں گندگی اور ناپاکی ہو تو اس کو صاف کر دے پھر ان میں نماز پڑھ لے۔
ابوداؤد عن ابی سعید رضی اللہ عنہ
- ۲۰۱۳۰..... فرشتہ میرے پاس آیا تھا اور اس نے مجھے خبر دی تھی کہ میرے جوتے میں گندگی لگی ہوئی ہے، پس جب تم میں سے بھی کوئی شخص مسجد میں آیا کرے تو پہلے اپنے جوتوں کو الٹ پلٹ کر دیکھ لیا کرے اگر ان میں کچھ لگا ہوا ہو تو اس کو صاف کر دیا کرے پھر ان میں نماز پڑھ لے یا اگر چاہے تو نکال دے۔ الاوسط للطبرانی عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ
- ۲۰۱۳۱..... اب لوگو! میں نے تو اپنے جوتے پیروں کو آرام دینے کے لیے نکالے تھے، لہذا جو جوتے نکالنا چاہے نکال دیا کرے اور جو ان کے ساتھ نماز پڑھنا چاہے ان کے ساتھ نماز پڑھ لیا کرے۔ الدیلمی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ
- ۲۰۱۳۲..... جو چاہے اپنے جوتوں میں نماز پڑھ لے اور جو چاہے ان کو نکال دے۔ عبدالرزاق عن الحکم بن عتیہ مرسلًا
- ۲۰۱۳۳..... جو بندہ جوتے پہن کر نماز پڑھتا ہے تو ایک فرشتہ اس کو نداء دیتا ہے: اے اللہ کے بندے! اب نئے سرے سے عمل شروع کر، کیونکہ اللہ نے تیرے پچھلے سب گناہ معاف کر دیئے ہیں۔
جعفر بن محمد بن جعفر الحمینی فی کتاب العروس والدیلمی من طریقہ ثنا آدم ثالیث عن نافع عن ابن عمر رضی اللہ عنہ
- ۲۰۱۳۴..... نماز کے کمال میں سے ہے جوتوں میں نماز پڑھنا۔ الاوسط للطبرانی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ
- کلام:..... اس میں ایک راوی علی بن عاصم ہے، جس کے بارے میں لوگوں نے کلام کیا ہے۔ جیسا کہ مزنی نے خطیب سے ذکر کیا ہے۔ مجمع الزوائد ۵/۲۲۵۔
- ۲۰۱۳۵..... یہود کی مخالفت کرو۔ اور اپنے موزوں اور جوتوں میں نماز پڑھ لو۔ کیونکہ وہ اپنے موزوں اور جوتوں میں نماز نہیں پڑھتے۔
الجزار عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:..... حدیث کا مدار عمر بن نبیان پر ہے جو ضعیف ہے۔ مجمع الزوائد ۵/۲۲۵

- ۲۰۱۳۶..... قرن پھینک دے اور کمان میں نماز پڑھ لے۔ الدارقطنی فی السنن، مستدرک الحاکم وتعقب عن سلمة بن الاکوع
- فائدہ:..... قرن تیز تلوار اور ترکش وغیرہ کو کہتے ہیں، نماز کے دوران ان کو اتار دینے کا حکم ہے کیونکہ ان سے تکلیف پہنچنے کا خطرہ ہے۔ جبکہ

کمان سے کوئی خطرہ نہیں اس کے ساتھ لیس ہو کر نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔
۲۰۱۳۷۔ کمان میں نماز پڑھ لے اور تیز تلوار وغیرہ کو پھینک دے۔

ابن ابی شیبہ، الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی عن سلمة بن الاکوع
۲۰۱۳۸۔ جب کوئی نماز پڑھے اور جوتے نکال دینا چاہے تو نکال کر دائیں طرف نہ رکھے، کیونکہ ان کو دائیں طرف رکھنے سے گناہ گار ہوگا۔ اور
نہ پیچھے رکھے کیونکہ اس سے پچھلے ساتھی کو تکلیف ہوگی بلکہ اپنے گھٹنوں کے درمیان رکھ لے۔ الکبیر للطبرانی عن ابی بکر رضی اللہ عنہ
کلام:..... اس میں زیاد الجصاص ایک راوی ہے، جس کو ابن معین رحمۃ اللہ علیہ نے ضعیف قرار دیا ہے۔ مجمع الزوائد ۵۵۲/۲۔
۲۰۱۳۹۔ جب تو نماز پڑھے تو اپنے جوتوں میں نماز پڑھ۔ اگر ایسا نہیں کرتا تو ان کو اپنے قدموں کے نیچے رکھ لے اور ان کو دائیں بائیں نہ رکھ،
اس سے ملائکہ کو اور (آس پاس) لوگوں کو تکلیف ہوگی اور اگر ان کو سامنے رکھے (یہ بھی درست نہیں کیونکہ وہ تیرا قبلہ بن جائیں گے۔

الخطیب فی التاریخ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۰۱۴۰۔ آدمی کے جوتے پاؤں میں نہ ہوں تو وہ ان کو سامنے رکھ لے یہ نماز کے کمال میں سے ہے۔ الدیلمی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
کلام:..... یہ روایت ضعیف ہے اور مستند الفردوس کی روایت ہے۔

۲۰۱۴۱۔ فرض اور نفل نمازوں میں آیتوں کو شمار کر۔ الخطیب عن واثلہ رضی اللہ عنہ

دوسرا باب..... فوت شدہ نمازوں کی قضاء کے بیان میں

۲۰۱۴۲۔ جو نماز کو بھول گیا یا سوتا رہ گیا اس کا کفارہ یہ ہے کہ جیسے ہی یاد آئے نماز پڑھ لے۔

مسند احمد، البخاری، مسلم، الترمذی، النسائی عن انس رضی اللہ عنہ

۲۰۱۴۳۔ جب کوئی شخص نماز کو بھول جائے یا سوتا رہ جائے تو جیسے یاد آئے اس کو پڑھ لے۔ الترمذی عن ابی قتادہ

۲۰۱۴۴۔ جب کوئی ایک نماز کو بھول جائے اور پھر دوسری نماز پڑھنے کے دوران اس کو پہلی نماز یاد آ جائے تو جس نماز کو پڑھ رہا ہے اس کو پورا
کمرے پھر فراغت کے بعد پہلی نماز پڑھ لے۔ الکامل لابن عدی، السنن للبیہقی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ
فائدہ:..... اگر نماز شروع کرنے سے پہلے یاد آ جائے تو پھر پہلے اول نماز پڑھے۔ اس کا شرعی مسئلہ یہ ہے کہ بلوغت کے بعد سے اگر پانچ
نمازوں سے زائد نمازیں قضاء ہوں تو پھر اس کے ذمہ ترتیب واجب نہیں بلکہ جس نماز کا وقت حاضر ہوا ہے اس کو پہلے پڑھ لے۔ اور اگر اس کے
ذمے صرف پانچ یا اس سے کم نمازیں ہیں تو پہلے ان کو پڑھنا ضروری ہے کیونکہ وہ صاحب ترتیب ہے۔ ہاں اگر موجودہ نماز کے وقت نکلنے کا خطرہ
دامن گیر ہو تو پہلے موجودہ نماز کو پڑھ لے۔

۲۰۱۴۵۔ جو نماز کو بھول جائے تو جیسے ہی اس کو یاد آئے پڑھ لے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

واقم الصلوۃ لذكری

اور نماز قائم کرو میری یاد کے لیے۔ مسلم، ابو داؤد، النسائی ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۱۴۶۔ جو نماز کو بھول جائے تو جیسے یاد آئے پڑھ لے، اس کا اس کے سوا کوئی کفارہ نہیں۔ ابو داؤد، ترمذی ابن ماجہ عن انس رضی اللہ عنہ

۲۰۱۴۷۔ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا کہ تم نماز سے نہ سوؤ تو تم نہ سو سکتے لیکن اللہ نے چاہا کہ تمہارے بعد والوں کے لیے حل نکل آئے۔ پس جو سو جائے
یا بھول جائے یاد آنے اور جاگنے کے بعد پڑھ لے۔ مسند احمد، السنن للبیہقی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۰۱۴۸۔ نیند میں نماز سے رہ جائے تو کوتاہی نہیں لیکن بیداری میں رہ جائے تو بڑی کوتاہی ہے۔ پس جب کوئی نماز کو بھول جائے یا اس سے سوتا
رہ جائے تو جب یاد آ جائے پڑھ لے اور آئندہ روز اس کو اپنے وقت پر پڑھے۔ ابو داؤد، الترمذی، النسائی، ابن ماجہ عن ابی قتادہ

نماز میں غفلت سے احتیاط

۲۰۱۴۹۔ نیند میں کوتاہی نہیں، کوتاہی تو بیداری میں ہے کہ تو نماز کو اس حد تک مؤخر کر دے کہ دوسری نماز کا وقت شروع ہو جائے۔

مسند احمد، الکبیر للطبرانی عن ابی قتادہ رضی اللہ عنہ

۲۰۱۵۰۔ آگاہ رہو! ہم اس بات پر اللہ کی حمد (اور اس کا شکر) کرتے ہیں کہ ہم کسی دنیا کے کام میں مشغول نہ تھے جس کی وجہ سے ہم نماز سے رہ گئے۔ بلکہ یہ ہماری روحیں (سوتے لمحے) اللہ کے ہاتھ میں تھیں اس نے جہاں جہاں ان کو چھوڑ دیا تھا۔ پس جو تم میں سے صبح کی نماز آئندہ کل کو پڑھے تو اس کے ساتھ اس کے مثل ایک اور نماز کی قضاء کر لے۔ ابو داؤد عن ابی قتادہ رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... سفر کے دوران حضور اقدس ﷺ کا قافلہ رات کے آخری پہر میں سوتا رہ گیا جب بیدار ہوئے تو یہ ارشاد فرمایا۔ ذیل کی روایت بھی اسی سے متعلق ہے۔

۲۰۱۵۱۔ ہر آدمی اپنی سواری کا سر پکڑے۔ (اور آگے کے لیے کوچ کرے) کیونکہ اس جگہ میں شیطان ہمارے پاس آچکا ہے۔

مسند احمد، مسلم، النسائی عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۰۱۵۲۔ اللہ تعالیٰ نے جب چاہا تمہاری روحوں کو قبض فرمایا اور جب چاہا ان کو تمہارے پاس واپس لوٹا دیا۔ (لہذا اگر نماز رہ گئی ہے تو اس میں تمہارا قصور نہیں ہے)۔ مسند احمد، البخاری، ابو داؤد، النسائی عن ابی قتادہ رضی اللہ عنہ

الاکمال

۲۰۱۵۳۔ تم بلاکت میں نہیں پڑے۔ نماز کو نیند میں محو شخص فوت نہیں کرتا بلکہ بیدار شخص نماز کو فوت کیا کرتا ہے۔

عبدالرزاق عن ابی قتادہ رضی اللہ عنہ

۲۰۱۵۴۔ کیا اللہ ہم کو توراہا (سود) سے منع کرے اور پھر ہم سے اس کو خود قبول کرے گا؟ کوتاہی تو صرف بیداری کی حالت میں ہوتی ہے۔ (یعنی جو نماز رہ گئی ہے اس کے بدلے صرف وہی نماز ادا کرنا ضروری ہے اس پر زائد کوئی چیز نہیں ورنہ وہ سود ہو جائے گا)۔

عبدالرزاق، الکبیر للطبرانی عن عمران بن حصین

۲۰۱۵۵۔ کیا اللہ ہم کو توراہا سے منع کرے اور تم سے قبول کر لے گا۔ مسند احمد، النسائی عن عمران بن حصین

۲۰۱۵۶۔ خشو کرو اور نماز پڑھ لو۔ یہ بھول اور غفلت نہیں ہے۔ یہ شیطان کی طرف سے ہے۔ جب رات کو کوئی بستر پر جائے تو یوں کہہ لیا کرے

اے اللہ! میں شیطان الرزیم۔ الکبیر للطبرانی عن جندب

فائدہ:..... جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم نے ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر کیا۔ دوران سفر ہم لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم نماز بھول گئے۔ حتیٰ کہ ہم پر سورج طلوع ہو گیا۔ تب آپ نے یہ ارشاد فرمایا۔

۲۰۱۵۷۔ جب نماز یاد آئے تب پڑھ لے اور اچھی طرح پڑھے۔ اور اس کے لیے اچھی طرح وضو کرے اور یہی اس کا کفارہ ہے۔

الکبیر للطبرانی عن میمونہ بنت سعد

۲۰۱۵۸۔ کیا تمہارا لیے میرا سود کافی نہیں ہے۔ نیند میں کوئی کوتاہی نہیں ہے، کوتاہی تو اس پر ہے جو (بیداری میں ہو اور) نماز نہ پڑھے حتیٰ کہ دوسری نماز کا وقت آجائے۔ پس جب تم سے سوتے میں نماز رہ جائے تو بیدار ہوتے ہی پڑھ لے اور آئندہ روز اس نماز کو وقت پر پڑھے۔

ابن سعد، البغوی عن ابی قتادہ رضی اللہ عنہ

۲۰۱۵۹۔ الحمد للہ! ہم دنیا کے کسی کام میں مشغول نہ تھے، جس کی وجہ سے نماز سے رہ گئے۔ بلکہ (سوتے ہوئے) ہماری روحیں اللہ کے

باتھ میں تھیں۔ اس نے جب چاہا ان کو چھوڑا پس یہ نماز جس کو آئندہ روز صحیح وقت پر ملے اس کے ساتھ ایک نماز ایسی اور پڑھ لے۔

السنن للبیہقی عن ابی قتادہ

۲۰۱۶۰..... تم لوگ تو مردہ تھے۔ پھر تم پر اللہ نے تمہاری روحوں کو لوٹایا۔ پس جو نماز سے سوتا رہ جائے تو بیدار ہوتے ہی پڑھ لے۔ اور جو نماز کو بھول

جائے، یاد آتے ہی پڑھ لے۔ مسند ابی یعلیٰ، الکبیر للطبرانی عن ابی جحیفہ

۲۰۱۶۱..... نیند کے دوران کوتاہی نہیں بلکہ کوتاہی تو بیداری کی حالت میں ہے۔ پس جب کوئی نماز پڑھنا بھول جائے تو یاد آتے ہی پڑھ لے۔ اور

آئندہ روز وقت پر پڑھے۔ ابو داؤد، النسائی عن ابی قتادہ

۲۰۱۶۲..... جو نماز کو بھول گیا اور نماز یاد نہ آئی جب اگلے وقت امام کے ساتھ نماز پڑھ رہا تھا تو کچھلی نماز یاد آئی تب وہ امام کے ساتھ والی

نماز کو پوری کر لے۔ پھر نماز سے فراغت کے بعد پہلے والی نماز جو بھول گیا تھا پڑھ لے۔ پھر اس نماز کو بھی لوٹا لے جو امام کے ساتھ پڑھی

ہے۔ (بشرطیکہ وہ صاحب ترتیب ہو یعنی اس کے ذمہ پانچ سے زائد نمازیں قضاء نہ ہوں)۔

الاولیٰ للطبرانی، الخطیب عن ابن عمر و صحیح ابوزعہ وقفہ

۲۰۱۶۳..... جو نماز بھول گیا اس کا وقت وہ ہے جب اس کو یاد آئے۔ الاولیٰ للطبرانی السنن للبیہقی وضعفہ عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۰۱۶۴..... جو نماز کو بھول گیا پھر اس کو وہ نماز یاد نہ آئی مگر اس وقت جب وہ امام کے ساتھ (اگلی) نماز پڑھ رہا تھا۔ تو وہ امام کے ساتھ نماز

(پوری) کر لے۔ پھر فراغت کے بعد وہ نماز پڑھے جس کو وہ بھول گیا تھا۔ پھر اس نماز کو بھی لوٹا لے جو اس نے امام کے ساتھ پڑھی تھی۔ (کیونکہ

وہ صاحب ترتیب ہے)۔ السنن للبیہقی وضعفہ عن ابن عمر و صحیح وقفہ

۲۰۱۶۵..... جو نماز کو بھول گیا تو اس وقت پڑھ لے جب اس کو یاد آئے (اور) آئندہ روز وقت پر پڑھے۔

الطحاوی، الکبیر للطبرانی، الضیاء للمقدسی عن سمرہ رضی اللہ عنہ

۲۰۱۶۶..... ہم یہاں نماز نہیں پڑھیں گے جہاں شیطان نے ہم کو یہ نماز بھلائی ہے۔ عبدالرزاق عن عطاء بن یسار مرسلًا

۲۰۱۶۷..... اے لوگو! اللہ نے ہماری روحمیں قبض فرمائی تھیں۔ اگر وہ چاہتا تو ان کو اور دوسرے وقت بھی لوٹا سکتا تھا۔ پس جب کوئی نماز سے سوتا رہ

جائے یا نماز بھول جائے پھر اس کو یاد آئے تو وہ اس کو اسی طرح پڑھے، جس طرح اپنے وقت پر پڑھتا تھا۔ پھر فرمایا:

شیطان بلال کے پاس آیا۔ بلال نماز پڑھ رہے تھے۔ چنانچہ شیطان نے ان کو لٹا دیا اور مسلسل ان کو تھپکیاں دیتا رہا جس طرح بچے کو تھپکی دی جاتی

ہے حتیٰ کہ وہ سو گئے۔ مؤطا امام مالک عن زید بن اسلم مرسلًا

۲۰۱۶۸..... جب یاد آئے نماز پڑھ لے۔ الاولیٰ للطبرانی عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

تیسرا باب..... مسافر کی نماز کے بارے میں

۲۰۱۶۹..... مسافر کی نماز دو رکعات ہیں حتیٰ کہ وہ اپنے گھر واپس آئے یا مرجائے۔ الخطیب فی التاریخ عن عمر رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... مسافر سے مراد شرعی سفر (جو اڑتالیس میل ہے جس کا کلومیٹر تقریباً ستر بنتا ہے) کا مسافر ہے۔ یعنی اس قدر مسافت جانے کا ارادہ

کرے تو اپنے شہر سے نکلتے ہی وہ مسافر ہے۔ بشرطیکہ پندرہ دن سے کم ارادہ سفر پر رہنے کا ہو اگر پندرہ دن یا اس سے زیادہ قیام کا ارادہ ہو تو وہ اس

جگہ پہنچنے کے بعد مسافر نہ رہے گا صرف راستے میں مسافر ہوگا، مقررہ مقام اس کے لیے وطن عارضی ہوگا۔ جہاں وہ پوری نماز پڑھے گا۔ تفصیلات

فقہی کتب میں ملاحظہ فرمائیں۔

۲۰۱۷۰..... جب آدمی کسی شہر میں اہل و عیال بنائے تو وہاں وہ مقیم والی نماز پڑھے گا۔ مسند الفردوس عن عثمان رضی اللہ عنہ

۲۰۱۷۱..... اے شہر والو! تم چار رکعت پوری کر دو ہم تو مسافر قوم ہیں۔ ابو داؤد عن عمران بن حصین

فائدہ:..... حضور اکرم ﷺ جب مکہ تشریف لے گئے تو چونکہ وہاں آپ مسافر تھے اس لیے نماز کی دو رکعت پڑھانے کے لیے سلام پھیر دیا اور پیچھے چونکہ مقیم لوگ تھے اس لیے ان کو ارشاد فرمایا: کہ تم اپنی بقیہ دو رکعت پوری کر لو۔
 قنصر صرف ظہر، عصر اور عشاء کے فرضوں میں ہے یعنی ان نمازوں میں فرض چار کی بجائے دو رکعت پڑھے۔ بقیہ تمام نمازیں اسی طرح ہیں۔
 ۲۰۱۷۲..... جب تم دونوں سفر کرو تو اذان دو اور اقامت کہو پھر تم میں جو بڑا ہو وہ امامت کرائے۔ ترمذی، نسائی ابن حبان مالک بن الحویث
 ۲۰۱۷۳..... مسافر پر جمعہ (واجب) نہیں ہے۔ الاوسط للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ
 فائدہ:..... یعنی مسافر پر واجب نہیں اگر جماعت کے ساتھ کہیں میسر ہو تو پڑھ لے تب اس سے ظہر کی نماز ساقط ہو جائے گی۔ ورنہ ظہر کی نماز قصر کے ساتھ ادا کر لے۔

مسافر منیٰ وغیرہ پر قصر کرے گا

۲۰۱۷۴..... مسافر کی نماز منیٰ اور دوسری جگہ دو رکعت ہیں۔ ابو امیة الطرسوسی فی مسندہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ
 فائدہ:..... فرض کے علاوہ دیگر سنن و نوافل معاف ہیں اگر پڑھ لے تو مستحسن ہے اور فرض چار کی بجائے دو دو رکعت ہیں جبکہ فجر اور مغرب کے فرض اسی طرح فرض ہیں۔
 ۲۰۱۷۵..... یہ (قصر نماز) ایک صدقہ ہے جو اللہ نے تم پر کیا ہے پس اللہ کے صدقے کو قبول کرو۔
 البخاری، مسلم، الترمذی، النسائی، ابو داؤد، ابن ماجہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ
 ۲۰۱۷۶..... تم میں بہترین لوگ وہ ہیں جو سفر کریں تو نماز میں قصر کریں اور روزہ چھوڑ دیں۔

الشافعی، البيهقي فی المعرفة عن سعيد بن المسيب رضی اللہ عنہ
 فائدہ:..... سفر میں روزہ رکھنا فرض نہیں بلکہ بعد میں اس کی قضاء کر لینا فرض ہے۔
 ۲۰۱۷۷..... جو کسی شہر میں اہل و عیال بسالے وہ وہاں (مقیم کی پوری) نماز پڑھے۔ مسند احمد عن عثمان رضی اللہ عنہ
 ۲۰۱۷۸..... سفر میں پوری نماز پڑھنے والا ایسا ہے جیسے کوئی حضر (اپنے وطن) میں قصر نماز ادا کرے۔
 الدارقطنی فی الافراد عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ
 ۲۰۱۷۹..... نماز سواری کے جانور پر اس طرح، اس طرح، اس طرح اور اس طرح ہے۔ مسند احمد، الکبیر للطبرانی عن ابی موسیٰ
 فائدہ:..... سواری پر فرض کے علاوہ دیگر نمازیں ہر اس طرف منہ کر کے پڑھی جاسکتی ہیں جہاں سواری کا رخ ہو جائے۔ لیکن فرض نماز اتر کر قبلہ روا کرنا فرض ہے۔

الاکمال

۲۰۱۸۰..... بیٹھ! میں تجھے نماز اور روزہ کے بارے میں بتاتا ہوں۔ اللہ پاک نے مسافر سے آدھی نماز ساقط کر دی ہے اور روزے کو مسافر، مریض اور حاملہ عورت سے (اس وقت کے لیے) ساقط کر دیا ہے۔ الکبیر للطبرانی عن انس بن مالک رجل من کعب
 فائدہ:..... حاملہ، مسافر اور مریض سے روزے معاف ہیں لیکن بعد میں قضاء فرض ہے۔ جبکہ حائضہ اور نفاس والی عورت سے حیض اور نفاس کے دوران نمازیں بالکل معاف ہیں۔
 ۲۰۱۸۱..... اللہ پاک نے مسافر سے آدھی نماز ساقط کر دی ہے اور روزے مسافر، دودھ پلانے والی اور حاملہ عورت سے معاف کر دیئے ہیں (جبکہ بعد میں ان کی قضاء ضروری ہے)۔ الجامع لعبد الرزاق، مسند احمد، عبد بن حمید، ابو داؤد، ترمذی حسن، النسائی، ابن ماجہ، البغوی،

ابن خزیمہ، الطحاوی، ابن قانع، الکبیر للطبرانی، السنن للبیہقی، السنن لسعد بن منصور عن انس بن مالک الکعبی امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ اور امام بغوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: انس بن مالک کعبی سے کوئی روایت منقول نہیں۔
۲۰۱۸۲... اللہ تعالیٰ نے مسافر سے آدھی نماز اور روزہ (سفر کے دوران) معاف کر دیا ہے۔

الکبیر للطبرانی عن ابی امیہ، الکبیر للطبرانی عن ابی امیہ الضمری

۲۰۱۸۳... (نفل) نماز سفر کے دوران سواری کی پیٹھ پر دوران سفر یوں، یوں، یوں اور یوں (ہر طرف منہ کر کے) ادا کی جاسکتی ہے۔

مسند احمد، الکبیر للطبرانی عن ابی موسیٰ

۲۰۱۸۴... اے شہر والو! تم چار رکعات پڑھو، ہم تو مسافر قوم ہیں۔ ابو داؤد عن عمران بن حصین

فائدہ:..... عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں فتح مکہ کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھا۔ آپ مکہ میں اٹھارہ راتیں ٹھہرے۔ آپ نے ہمیشہ دو رکعتیں ہی پڑھیں۔

احناف کے ہاں سفر میں پندرہ دن یا اس سے زائد عرصہ گزرنے کا ارادہ ہو تو نماز مکمل ضروری ہے۔ لیکن اگر شروع میں ارادہ پندرہ یوم سے کم ہو لیکن پھر آج کل آج کل کرتے کرتے جتنے دن زیادہ ہو جائیں اس سے قصر نماز میں کوئی فرق نہیں پڑتا خواہ اس طرح وہ سال بھر بھی رہ لے تب جیسا کہ نماز ادا کرے گا۔

۲۰۱۸۵... سفر کی نماز دو رکعات ہیں۔ جس نے سنت کو ترک کیا اس نے کفر کیا۔ الدیلمی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۰۱۸۶... اے اہل مکہ! نماز کو چار برید سے کم میں قصر نہ کرو، مکہ سے عسفان تک۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... برید برید کی جمع ہے برید بارہ میل بنتا ہے، اس طرح شرعی سفر کی مقدار اڑتالیس میل ہوئی۔

۲۰۱۸۷... کوچ کرنے والے کے لیے (یعنی مسافر کے لیے) دو رکعات ہیں۔ اور مقیم کے لیے چار رکعات ہیں، جو مکہ میں پیدا ہوا اور مدینے کی طرف اس نے ہجرت کی (تو وہ مدینہ میں پوری اور مکہ میں قصر نماز پڑھے گا) پس میں مدینے سے ذی الحلیفہ کی طرف سے نکلا تو میں نے دو رکعت پڑھنا شروع کر دیں حتیٰ کہ میں مدینے واپس آؤں۔ الحسن بن سفیان عن ابی بکر رضی اللہ عنہ

الجمع..... دو نمازوں کو ایک وقت میں پڑھنا

۲۰۱۸۸... جب تم میں سے کسی کو ایسا کوئی کام پیش آجائے جس سے اس کو نماز فوت ہونے کا اندیشہ ہو تو وہ اس طرح نماز پڑھے۔ یعنی دو

نمازوں کو جمع کر لے۔ النسائی عن ابن عمر

فائدہ:..... یہ حکم صرف مزدلفہ کے لیے ہے کہ وہاں دو نمازوں کو ایک وقت میں یعنی جیسے ظہر کو اس کے آخری وقت میں اور عصر کو اس کے اول وقت میں پڑھے۔ ورنہ عام طور پر دونوں نمازوں کو ایک وقت میں سخت گناہ ہے جیسا کہ ذیل کی حدیث میں آ رہا ہے۔

۲۰۱۸۹... جس نے دو نمازوں کو (ایک وقت میں) بغیر عذر پڑھا وہ کبائر کے ابواب میں سے ایک باب پر پہنچ گیا (کبیرہ گناہ کا مرتکب ہو گیا)۔

الترمذی، مستدرک الحاکم عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام:..... اس میں حسین بن قیس ضعیف راوی ہے۔

الاکمال

۲۰۱۹۰... جب تم میں سے کسی کو کسی کام کی جلدی ہو اور وہ چاہے کہ مغرب کو مؤخر کرے اور عشاء کو جلدی پڑھے اس طرح دونوں کو ملا کر پڑھے

تو وہ ایسا کر سکتا ہے۔ ابن جریر عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۰۱۹۱..... بغیر عذر کے، دو نمازوں کو جمع کرنا کبیرہ گناہوں میں سے ہے۔ السنن للبیہقی وضعفه عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

معذور کی نماز..... از الاکمال

۲۰۱۹۲..... جب تجھ سے بیٹھ کر بھی نماز ادا نہ ہو سکے تو لیٹ کر نماز پڑھ لے۔ الخطیب فی المتفق والمفترق عن عمران بن حصین
۲۰۱۹۳..... جو تم میں سے زمین پر سجدہ کرنے کی ہمت رکھے وہ زمین ہی پر سجدہ کرے اور جو سجدہ کرنے کی ہمت نہ پائے وہ (مٹی وغیرہ) کسی شے کو اٹھا کر پیشانی سے ملا کر سجدہ نہ کرے بلکہ رکوع و سجود میں سر کے اشارے سے کام لے۔ الاوسط للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ
۲۰۱۹۴..... اس کو چھوڑا اگر تو زمین پر سجدہ کر سکتا ہے تو ٹھیک ورنہ اشاروں کے ساتھ نماز پڑھ اور رکوع سے زیادہ سجدہ کو پست کر۔

الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... رسول اللہ ﷺ نے ایک مریض کی عیادت کی وہ نماز پڑھ رہا تھا اور تکیہ پر سجدہ کرتا تھا۔ تب آپ نے یہ ارشاد فرمایا۔
۲۰۱۹۵..... ممکن ہو تو زمین پر ہی نماز پڑھو۔ ورنہ اشاروں کے ساتھ پڑھ لو۔ اور سجدوں کو رکوع سے زیادہ پست کرو۔

السنن للبیہقی عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۰۱۹۶..... مریض کھڑا ہو کر نماز پڑھے لیکن اگر اس کو مشقت ہو تو بیٹھ کر پڑھ لے تب بھی مشقت ہو تو سر کے اشارے کے ساتھ پڑھ لے اگر اس میں بھی مشقت ہو تو تسبیح کر لے۔ الاوسط للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ
۲۰۱۹۷..... مریض سے ممکن ہو تو کھڑے ہو کر نماز ادا کرے، اگر ہمت نہ ہو تو بیٹھ کر پڑھے، اگر اس کی بھی ہمت نہ ہو تو رکوع و سجود کو اشاروں سے ادا کر لے اور سجدے کے اشارے کو رکوع سے زیادہ جھک کر کرے۔ اگر بیٹھ کر پڑھنے کی ہمت نہ ہو تو دائیں کروٹ پر قبلہ رو ہو کر لیٹ جائے، اگر اس طرح لیٹنے کی ہمت نہ ہو تو چپ لیٹے اور پاؤں قبلہ کی طرف کر لے تاکہ قبلہ رو ہو جائے (اور اشاروں سے نماز پڑھ لے)۔

السنن للبیہقی عن الحسن بن علی مرسلًا

۲۰۱۹۸..... نماز کو بیٹھ کر پڑھنے والا کھڑے ہو کر پڑھنے والے سے آدھا اجر پاتا ہے۔ مصنف عبدالرزاق عن ابن عمر رضی اللہ عنہ
۲۰۱۹۹..... کھڑے ہو کر نماز پڑھے، یہی افضل ہے۔ اور جس نے بیٹھ کر نماز پڑھی اس کے لیے کھڑے ہو کر نماز پڑھنے والے کا نصف اجر ہے۔ اور جس نے لیٹ کر نماز پڑھی اس کے لیے بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کا نصف اجر ہے۔ الکامل لابن عدی، ابن حبان عن عمران بن حصین
۲۰۲۰۰..... بیٹھ کر نماز پڑھنے والا کھڑے ہو کر پڑھنے والے سے نصف اجر پاتا ہے۔

ابن ابی شیبہ عن ابن عمر و رضی اللہ عنہ، ابو داؤد عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۰۲۰۱..... بیٹھنے والے کی نماز قائم کی نماز سے نصف ہے۔ اور قائم (لیٹنے والے) کی نماز بیٹھنے والے کی نماز سے نصف ہے۔

الکامل لابن عدی، الکبیر للطبرانی عن عمران بن حصین

۲۰۲۰۲..... جالس (بیٹھنے والے) کی نماز قائم کی نماز سے نصف اجر رکھتی ہے۔ مسند احمد عن عائشہ رضی اللہ عنہا

عورت کی نماز..... الاکمال

۲۰۲۰۳..... جب نماز میں عورت بیٹھ جائے تو ایک ران کو دوسری ران پر رکھ لے، جب سجدہ کرے تو پیتھ کو رانوں پر ملا لے تاکہ زیادہ سے زیادہ پردہ ہو۔ اس حال میں اللہ تعالیٰ اس کو دیکھتا ہے اور فرماتا ہے: اے ملائکہ! میں تم کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اس کی مغفرت کر دی ہے۔

الکامل لابن عدی، السنن للبیہقی وضعفه عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۰۲۰۴..... اللہ پاک عورت کی نماز قبول نہیں فرماتا جب تک کہ وہ اپنی زیب و زینت کو نہ چھپالے اور نہ اس لڑکی کی جو بائغ ہو چکی ہو نماز قبول

- فرماتا ہے جب تک کہ وہ اور ہنسی اور نہ پڑھے۔ الاوسط للطبرانی عن ابی قتادہ رضی اللہ عنہ
 ۲۰۲۰۵..... جب لڑکی حائضہ (بالغ) ہو جائے تو اس کی نماز قبول نہیں ہوتی جب تک اور ہنسی نہ اور ہنسی۔ ابن ابی شیبہ عن الحسن مرسلأ
 ۲۰۲۰۶..... بالغ لڑکی کی نماز بغیر دوپٹے کے جائز نہیں۔ البیہقی فی المعرفة عن عائشہ رضی اللہ عنہا
 ۲۰۲۰۷..... جب زرہ (یاجبہ) مکمل ہو جو قدموں کی پشت کو ڈھانپ رہا ہو۔ ابو داؤد، مستدرک الحاکم عن ام سلمہ رضی اللہ عنہا
 فائدہ:..... ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم ﷺ سے سوال کیا کہ عورت زرہ اور اور ہنسی میں نماز پڑھ سکتی ہے جس پر ازار نہ ہو۔ تب آپ نے
 مذکورہ جواب ارشاد فرمایا۔
 ۲۰۲۰۸..... اے علی! اپنی عورتوں کو حکم دو کہ وہ بغیر زیور کے نماز نہ پڑھیں، خواہ ایک تسمہ ہی گلے میں حائل کر لیں۔

- الاوسط للطبرانی عن علی رضی اللہ عنہ
 ۲۰۲۰۹..... اے علی! اپنی عورتوں کو حکم دو کہ (زیور سے) بالکل خالی ہو کر نماز نہ پڑھیں نیز ان کو حکم دو کہ اپنی ہتھیلیاں مہندی کے ساتھ رنگین کر لیں
 اور مردوں کی ہتھیلیوں کے ساتھ مشابہت نہ کریں۔ ابن النجار عن علی رضی اللہ عنہ

صلوۃ الخوف..... الاکمال

- ۲۰۲۱۰..... صلوۃ الخوف میں امام کھڑا ہو اور اس کے ساتھ ایک جماعت کھڑی ہو اور وہ امام کے ساتھ ایک سجدہ کریں جبکہ دوسری جماعت
 دشمن اور اس جماعت کے درمیان حائل ہو جائے۔ پھر یہ امیر کے ساتھ سجدہ کرنے والے لوگ لوٹ جائیں اور ان لوگوں کی جگہ چلے جائیں
 جنہوں نے نماز نہیں پڑھی۔ اور وہ لوگ آجائیں اور آ کر اپنے امیر کے ساتھ ایک سجدہ کر لیں۔ پھر امام نماز پوری کر کے لوٹ جائیں جبکہ ہر
 ایک جماعت اپنی اپنی نماز کا ایک ایک سجدہ پورا کر لیں۔ اور اگر خوف اس سے زیادہ سخت ہو تو پیادہ پا اور سوار حالت میں نماز پڑھ لیں۔
 الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ
 فائدہ:..... صلوۃ الخوف سے مراد یہ ہے کہ حالت جنگ میں تمام لوگ بیک وقت نماز نہ پڑھ سکتے ہوں اور سب کے سب ایک ہی امام کے
 پیچھے نماز پڑھنا چاہیں تو اس کی صورت حدیث میں بیان کی گئی ہے اسی کو صلوۃ الخوف کہیں گے۔ اور ایک سجدہ سے مراد ایک رکعت ہے۔ یعنی ہر
 رُوہ ایک ایک رکعت امام کے ساتھ اور ایک ایک رکعت خود ادا کریں گے۔
 ۲۰۲۱۱..... مسابقہ (خوف) کی نماز میں امام کے بعد ایک رکعت تو آدمی کسی بھی طرح جیسے اس کو ممکن ہو پڑھ لے۔

- البزار عن ابن عمر رضی اللہ عنہ
 کلام:..... روایت ضعیف ہے، محمد بن عبدالرحمن السلیمانی کی وجہ سے جو کہ انتہائی ضعیف راوی ہے۔ مجمع الزوائد ۱۹۶/۲۔
 ۲۰۲۱۲..... صلوۃ الخوف میں سہو کا سجدہ نہیں۔

الکبیر للطبرانی عن ابن مسعود، میسرۃ بن علی فی مسیخۃ وخیمۃ الطرابلسی فی جزئہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

چوتھا باب..... جماعت اور اس سے متعلق احکام

اس میں چار فصلیں ہیں۔

فصل اول..... جماعت کی ترغیب میں

- ۲۰۲۱۳..... دو آدمیوں کی نماز جن میں سے ایک دوسرے کی امامت کرے اللہ کے ہاں زیادہ اچھی ہے جدا جدا چار آدمیوں کی نماز سے۔ چار

آدمیوں کی نماز جن میں سے ایک دوسروں کی امامت کرے اللہ کے ہاں جدا جدا آٹھ آدمیوں کی نماز سے زیادہ اچھی ہے۔ اور آٹھ آدمیوں کی نماز جن میں ایک دوسروں کو نماز پڑھائے اللہ کے ہاں سو آدمیوں کی جدا جدا نماز سے بہتر ہے۔ الکبیر للطبرانی، السنن للبیہقی عن قباث بن اشیم ۲۰۲۱۴۔ جماعت کی نماز جدا جدا نماز سے ستائیس درجہ زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔

موطا امام مالک، مسند احمد، البخاری، مسلم، الترمذی، النسائی، ابن ماجہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

جماعت کا ثواب پچیس گنا زیادہ ہے

۲۰۲۱۵۔ جماعت کی نماز بغیر جماعت کی نماز سے پچیس درجہ زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔

مسند احمد، البخاری، ابن ماجہ عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۲۰۲۱۶۔ جماعت کی نماز جدا نماز سے پچیس درجہ زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔ مسند عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۰۲۱۷۔ آدمی کی نماز جماعت کے ساتھ گھر اور بازار میں تنہا نماز سے پچیس درجہ زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔ پس جب تم میں سے کوئی وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے پھر مسجد میں آئے اور اس کا ارادہ صرف نماز کا ہو۔ تو وہ کوئی قدم نہیں اٹھاتا مگر اللہ پاک اس کے ذریعے اس کا ایک درجہ بلند فرمادیتے ہیں۔ ایک برائی مٹا دیتے ہیں حتیٰ کہ وہ مسجد میں داخل ہو۔ جب وہ مسجد میں داخل ہوگا تو وہ نماز میں شمار ہوگا جب تک نماز (کا انتظار) اس کو (نماز کی جگہ مسجد میں) روکے رکھے۔ اور ملائکہ اس پر دعائے رحمت بھیجتے رہیں گے:

اللهم اغفر له اللهم ارحمه اللهم تب عليه

اے اللہ! اس کی مغفرت فرما، اے اللہ! اس پر رحم فرما، اے اللہ! اس کی توبہ قبول فرما۔

جب تک کہ وہ کسی کو ایذا نہ دے یا بے وضو نہ ہو جائے۔ مسند احمد، البخاری، مسلم، ابو داؤد، ابن ماجہ عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۰۲۱۸۔ جماعت کی نماز تنہا کی نماز پر پچیس درجہ زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔ اور رات اور دن کے ملائکہ فجر کی نماز میں جمع ہو جاتے ہیں۔

البخاری، مسلم عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۰۲۱۹۔ آدمی کا جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا تنہا پڑھنے سے چوبیس یا پچیس درجہ زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ ابن ماجہ عن ابی رضی اللہ عنہ

۲۰۲۲۰۔ امام کے ساتھ نماز پڑھنا اکیلے نماز پڑھنے سے پچیس درجہ زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ مسلم عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۰۲۲۱۔ جماعت کی نماز تمہارے اکیلے کی نماز سے پچیس حصے زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔ النسائی، ابن ماجہ عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۰۲۲۲۔ آدمی کی نماز جماعت میں اکیلے نماز سے پچیس درجہ زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔ پس جب کوئی آدمی جنگل بیابان میں نماز پڑھتا ہے اس کے وضو، رکوع اور سجود کو مکمل کرتا ہے تو اس کی نماز پچاس درجہ زیادہ ثواب رکھتی ہے۔

عبد بن حمید، مسند ابی یعلیٰ، صحیح ابن حبان، مستدرک الحاکم عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۲۰۲۲۳۔ آدمی کی نماز گھر میں ایک ہی نماز ہے، آدمی کی ایک نماز قبیلے کی مسجد میں پچیس نمازیں ہیں۔ آدمی کی ایک نماز جس مسجد میں جہاں

جمعہ ہوتا ہے پانچ سو نمازیں ہیں۔ آدمی کی ایک نماز مسجد اقصیٰ میں پچاس ہزار نمازیں ہیں، آدمی کی ایک نماز میری اس مسجد (مسجد نبوی ﷺ) میں

پچاس ہزار نمازیں ہیں اور آدمی کی ایک ہی نماز مسجد حرام میں ایک لاکھ نمازیں ہیں۔ ابن ماجہ عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:..... ابن کتاب اقامۃ الصلوٰۃ باب ماجاء فی الصلوٰۃ فی المسجد الجامع۔

اس حدیث کی سند ضعیف ہے دیکھئے زوائد ابن ماجہ۔

۲۰۲۲۴۔ دو یا دو سے زائد آدمیوں کی اکٹھے نماز جماعت ہے۔ ابن ماجہ، الکامل لابن عدی، عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ، مسند احمد،

الکبیر للطبرانی، الکامل لابن عدی عن ابی امامہ، السنن للدارقطنی عن عمرو، ابن سعد البغوی، الباوردی عن الحکم بن عمیر

۲۰۲۲۵..... دو کی نماز ایک سے بہتر ہے۔ تین کی نماز دو سے بہتر ہے اور چار کی نماز تین سے بہتر ہے۔ پس تم پر جماعت لازم ہے۔ بے شک اللہ پاک میری امت کو ہدایت ہی پر متفق کرے گا۔ مسند احمد عن ابی ذر رضی اللہ عنہ
 ۲۰۲۲۶..... جب نماز کے لیے اقامت کہہ دی جائے تو اسی فرض کے علاوہ کوئی نماز (جائز) نہیں۔

مسلم، ابو داؤد، ابن ماجہ، الترمذی، النسائی عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ
 ۲۰۲۲۷..... نماز میں لوگوں میں سب سے زیادہ اجر پانے والا سب سے دور سے چل کر آنے والا شخص ہے۔ اور جو شخص نماز کا انتظار کرتا رہے حتیٰ کہ اس کو امام کے ساتھ پڑھ لے اس شخص سے زیادہ اجر والا ہے جو (اکیلے ہی) نماز پڑھے اور سو جائے۔

البخاری، مسلم عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ، ابن ماجہ عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ
 ۲۰۲۲۸..... جو مسجد میں نماز کا انتظار کرتا رہے وہ نماز ہی میں ہے جب تک بے وضو نہ ہو جائے۔

مسند احمد، النسائی، ابن حبان عن سهل بن سعد
 ۲۰۲۲۹..... آدمی جب امام کے ساتھ نماز پڑھتا ہے تو واپس لوٹنے تک اس کے لیے رات کی (تہجد کی) نماز (میں کھڑے ہونے) کا ثواب لکھا جاتا ہے۔ النسائی، ابن ماجہ، ابن حبان عن ابی ذر رضی اللہ عنہ
 ۲۰۲۳۰..... جو امام کے ساتھ کھڑا ہو حتیٰ کہ نماز پڑھ کر لوٹے تو اس کے لیے رات کا قیام لکھا جاتا ہے۔

مسند احمد، ابن ماجہ، ابو داؤد، الترمذی، النسائی عن ابی ذر رضی اللہ عنہ
 ۲۰۲۳۱..... جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا پچیس درجہ زیادہ ثواب رکھتا ہے۔ جب کوئی جنگل بیابان میں نماز پڑھتا ہے اور رکوع و سجود کو مکمل کرتا ہے تو اس کی نماز پچاس درجہ زیادہ ثواب رکھتی ہے۔ ابو داؤد، مستدرک الحاکم عن ابی سعید رضی اللہ عنہ
 ۲۰۲۳۲..... جماعت کی نماز تنہا کی نماز پر پچیس درجہ زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔ اور گھر میں نفل نماز پر مسجد کی نفل نماز ایسی فضیلت رکھتی ہے جیسی جماعت کی فضیلت تنہا پر۔ ابن السکن عن ضمرة بن حبيب عن ابيه

۲۰۲۳۳..... جب کوئی گھر سے نکل کر مسجد جاتا ہے تو ایک پاؤں اٹھانے پر نیکی لکھی جاتی ہے اور دوسرا پاؤں رکھنے پر برائی مٹائی جاتی ہے۔ مستدرک الحاکم، شعب الایمان للبیہقی عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ
 ۲۰۲۳۴..... جو (جماعت کی) فرض نماز کی طرف چل کر جائے وہ حج کی مانند ہے اور جو نفل نماز کے لیے چل کر جائے وہ عمرے کی مانند ہے۔
 الکبیر للطبرانی عن ابی امامة رضی اللہ عنہ

اندھیرے میں مسجد جانے والوں کو بشارت

۲۰۲۳۵..... تاریکی میں مسجدوں کی طرف جانے والوں کو قیامت کے دن پورے نور کی خوشخبری سنا دو۔ ابو داؤد، ابن ماجہ عن بریدہ، ابن ماجہ، مستدرک الحاکم، عن انس و سهل بن سعد
 ۲۰۲۳۶..... تاریکی میں مسجدوں کی طرف جانے والے وہی لوگ ہیں جو اللہ کی رحمت میں غوطے لگاتے ہیں۔

ابن ماجہ عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ
 ۲۰۲۳۷..... جو لوگ تاریکیوں میں مساجد میں آنا جانا رکھتے ہیں، انہی کے لیے اللہ پاک قیامت کے دن چمکدار نور روشن کر دے گا۔
 الاوسط للطبرانی عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ
 ۲۰۲۳۸..... جو صبح و شام مسجد میں آیا اللہ پاک اس کے لیے ہر صبح و شام جنت کی ضیافت کا اہتمام فرمائیں گے۔

مسند احمد، بخاری، مسلم عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

۲۰۲۳۹... اللہ پاک جماعت میں پڑھی جانے والی نماز کو پسند فرماتے ہیں۔ مسند احمد عن ابن عمر رضی اللہ عنہ
 ۲۰۲۴۰... علم سیکھنے کے لیے صبح و شام آنا جانا اللہ کے ہاں جہاد فی سبیل اللہ سے بڑھ کر ہے۔

ابو مسعود الاصبہانی فی معجمہ، ابن النجار، مسند الفردوس عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۰۲۴۱... جماعت پر اللہ کا ہاتھ ہے۔ الترمذی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۰۲۴۲... جماعت رحمت ہے اور فرقت (تنہائی) عذاب ہے۔ عبد اللہ فی زوائد المسند و القضاعی عن النعمان بن بشیر

۲۰۲۴۳... بندہ جب جماعت کے ساتھ نماز پڑھتا ہے پھر اللہ سے سوال کرتا ہے تو اللہ کو حیا آتی ہے کہ اس کو بغیر اس کی حاجت پوری کرے
 واپس لوٹائے۔ ابن النجار عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۲۰۲۴۴... تمہارے نشانات قدم لکھے جاتے ہیں۔ جو باجماعت نماز کی طرف جانے کے لیے قدموں سے پڑتے ہیں۔

الترمذی عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۲۰۲۴۵... تمہارے ہر شخص کے لیے ہر قدم کے عوض ایک درجہ ہے۔ مسلم عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۰۲۴۶... مسجد سے جو زیادہ سے زیادہ دور ہے وہ زیادہ سے زیادہ اجر پانے والا ہے۔

مسند احمد، ابو داؤد، ابن ماجہ، مستدرک الحاکم، شعب الایمان للبیہقی عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۰۲۴۷... اے بنی سلمہ! کیا تم مسجد کی طرف آنے والے نشانات قدم کا ثواب شمار نہیں کرتے۔

مسند احمد، ابن ماجہ، بخاری عن انس رضی اللہ عنہ

۲۰۲۴۸... اے بنی سلمہ! تم اپنے گھروں ہی میں رہو، تمہارے نشانات قدم لکھے جاتے ہیں۔ مسند احمد، مسلم عن جابر رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... بنی سلمہ کے گھر مسجد سے دور تھے انہوں نے مسجد نبوی کے قریب منتقل ہونے کی ضرورت حضور ﷺ سے ذکر کی تو آپ ﷺ نے یہ
 جواب ارشاد فرمایا۔

۲۰۲۴۹... آدمی کی نماز جماعت کے ساتھ تنہا نماز پر پچیس درجہ زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔ ترمذی عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۰۲۵۰... مجھے یہ بات بہت پسند آئی کہ مسلمانوں کی نماز ایک ساتھ ہو۔ حتیٰ کہ میں نے ارادہ کیا کہ نماز کے وقت کچھ لوگوں کو گھروں کی طرف
 پھیلا دیا کروں اور کچھ لوگوں کو ٹیلوں پر کھڑا کر دوں جو مسلمانوں کو نماز کے لیے بلائیں۔ ابو داؤد، مستدرک الحاکم عن رجال

۲۰۲۵۱... یہ نمازیں عشاء اور فجر کی منافقوں پر سب سے زیادہ بھاری نمازیں ہیں۔ لیکن اگر ان کو ان دونوں نمازوں کی فضیلت معلوم ہو جائے تو
 وہ ان کی طرف گھسٹ گھسٹ کر بھی آئیں۔ اور تم اپنے اوپر پہلی صف کو لازم کر لو۔ کیونکہ وہ ملائکہ کی صف کے برابر ہے۔ اگر تم کو اس کی فضیلت
 معلوم ہو جائے تو تم اس کے لیے ایک دوسرے سے آگے بڑھو۔ اور آدمی کی نماز ایک آدمی کے ساتھ تنہا نماز سے زیادہ پاکیزہ ہے۔ دو آدمیوں کے
 ساتھ نماز ایک آدمی کے ساتھ نماز پڑھنے سے زیادہ پاکیزہ ہے۔ اور جس قدر جماعت زیادہ ہو وہ اللہ کے ہاں زیادہ محبوب ہے۔

مسند احمد، ابو داؤد، النسائی، ابن ماجہ، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن ابی بن کعب

۲۰۲۵۲... جس نے وضو کیا اور اچھی طرح وضو کیا پھر مسجد کی طرف چل پڑا، لیکن لوگوں کو پایا کہ وہ نماز پڑھ کر فارغ ہو چکے ہیں تو اللہ پاک اس کو
 بھی ان لوگوں کا اجر عطا فرمائیں گے۔ جنہوں نے جماعت کے ساتھ نماز پڑھی۔ اور ان کے اجر میں سے کوئی کمی نہ فرمائیں گے۔

مسند احمد، ابو داؤد، النسائی، مستدرک الحاکم عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۰۲۵۳... جس نے اللہ کے لیے چالیس یوم تک جماعت کے ساتھ نماز پڑھی اور تکبیر اولیٰ کو فوت نہ ہونے دیا اس کے لیے دو پروانے لکھے
 جائیں گے۔ جنہم سے براءت کا پروانہ و رفاق سے براءت کا پروانہ۔ الترمذی عن انس رضی اللہ عنہ

الاکمال

۲۰۲۵۴..... جماعت کے ساتھ پڑھی جانے والی نماز آدمی کی اکیلے سے چوبیس درجے زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔ عبدالرزاق عن الحسن مرسلہ
 ۲۰۲۵۵..... جماعت کی نماز اکیلے سے چوبیس درجے زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔ اور ایک حصہ خود اس کی نماز ہے اور یوں وہ نماز پچیس درجے افضل
 ہو جاتی ہے۔ الکبیر للطبرانی عن زید بن ثابت رضی اللہ عنہ، مصنف عبدالرزاق عن زید بن ثابت موقوفاً
 ۲۰۲۵۶..... جماعت کی نماز تنہا نماز سے پچیس درجے زیادہ فضیلت رکھتی ہے اور ہر ان پچیس میں سے نماز اس کی نماز کے مثل ہوتی ہے۔

مسند احمد عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۰۲۵۷..... جماعت والی نماز فرداً فرداً نماز سے پچیس درجے زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔

الاولیاء عن عائشہ رضی اللہ عنہا، حلیۃ الاولیاء عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۰۲۵۸..... آدمی کا جماعت میں نماز پڑھنا اکیلے نماز پڑھنے سے پچیس درجے زیادہ فضیلت کا حامل ہے۔ السراج فی مسندہ عن عائشہ رضی اللہ عنہا
 ۲۰۲۵۹..... جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا اکیلے نماز پڑھنے سے پچیس درجے زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ الکبیر للطبرانی عن صہیب رضی اللہ عنہ
 ۲۰۲۶۰..... آدمی کی نماز باجماعت اکیلے نماز سے پچیس درجے زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔ الکبیر للطبرانی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ
 ۲۰۲۶۱..... جماعت کے ساتھ آدمی کی نماز اکیلے نماز پڑھنے سے بیس درجے زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔

مسند احمد عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۰۲۶۲..... جماعت کی نماز آدمی کی اکیلے نماز پر پچیس درجے زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔ الکبیر للطبرانی عن معاذ رضی اللہ عنہ
 ۲۰۲۶۳..... آدمی کی نماز کی فضیلت جماعت کے ساتھ اکیلے نماز سے پچیس درجے زیادہ ہے۔ عبدالرزاق عن ابن عمر رضی اللہ عنہ
 ۲۰۲۶۴..... جماعت کی نماز کی فضیلت اکیلے نماز سے پچیس درجے زیادہ ہے، آدمی کی گھر میں نقلی نماز سے مسجد میں ایسی ہی نقلی نماز کی فضیلت
 ایسی ہے جیسے جماعت کی نماز کی فضیلت اکیلے پر ہے۔ ابن السکن عن عبدالعزیز بن ضمیر بن حبیب عن ابیہ عن جدہ
 ۲۰۲۶۵..... جماعت کی نماز اکیلے کی نماز پر پچیس درجے زیادہ فضیلت رکھتی ہے اور فجر کی نماز میں رات اور دن کے ملائکہ جمع ہوتے ہیں۔

عبدالرزاق، مسند احمد، مسلم عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۰۲۶۶..... جماعت اکیلے کی نماز پر پچیس درجے زیادہ فوقیت رکھتی ہے۔ مسند احمد عن عائشہ رضی اللہ عنہا
 ۲۰۲۶۷..... اکیلے اور جماعت کی نماز میں پچیس درجے کا فرق ہے۔ الکبیر للطبرانی عن عبد اللہ بن زید عاصم
 ۲۰۲۶۸..... آدمی کی جماعت والی نماز کی فضیلت اکیلے نماز پڑھنے سے پچیس درجے زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔ اور رات اور دن کے ملائکہ فجر کی
 نماز میں جمع ہو جاتے ہیں۔ مسند احمد عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۰۲۶۹..... جماعت کی نماز اکیلے نماز پڑھنے پر پچیس درجے زیادہ فضیلت کی حامل ہے۔ البزار عن انس رضی اللہ عنہ ومعاذ رضی اللہ عنہ
 ۲۰۲۷۰..... جماعت کی نماز کی فضیلت اکیلے پر ستائیس درجے زیادہ ہے۔ مسند احمد عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ
 ۲۰۲۷۱..... آدمی کی نماز جماعت کے اندر آدمی کی گھر میں اکیلے نماز پر ستائیس درجے زیادہ افضل ہے۔

السنن لسعد بن منصور عن ثمامہ بن عبد اللہ بن انس عن جدہ

۲۰۲۷۲..... جماعت میں آدمی کی نماز اکیلے نماز پر ستائیس درجے زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔ الکبیر للطبرانی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ
 ۲۰۲۷۳..... دو آدمیوں کی نماز کہ ایک اپنے ساتھی کی امامت کر لے یہ اللہ کے ہاں جدا جدا چار آدمیوں سے زیادہ افضل ہے۔ چار آدمیوں
 کی نماز کہ ایک دوسروں کی امامت کرے اللہ کے ہاں آٹھ آدمیوں کی جدا جدا نماز سے زیادہ بہتر ہے۔ اور آٹھ آدمیوں کی نماز کہ ایک ان

میں سے بقیہ کی امامت کرے اللہ کے ہاں سو آدمیوں کی جدا جدا نماز سے زیادہ بہتر ہے۔

ابن سعد، الکبیر للطبرانی، ابونعیم فی المعرفة، السنن للبیہقی عن قباث بن اشیم اللیثی

۲۰۲۷۳۔ دو آدمیوں کی نماز جماعت ہے۔ تین آدمیوں کی نماز جماعت ہے اور اس سے جس قدر زائد افراد ہوں سب کی اکٹھے نماز جماعت ہے۔

السنن للبیہقی عن انس رضی اللہ عنہ

۲۰۲۷۵۔ جس کو اس بات کی خوشی ہو کہ کل کو اللہ تعالیٰ سے مسلمان ہونے کی حالت میں لے تو وہ ان پانچ نمازوں کی حفاظت کرے جس وقت

ان کے لیے بلایا جائے۔ الاوسط للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۰۲۷۶۔ اے عثمان بن مظعون! جس نے فجر کی نماز باجماعت پڑھی پھر بیٹھ کر اللہ کا ذکر کرتا رہا حتیٰ کہ سورج طلوع ہو گیا، اس کے لیے جنت

الغردوس میں تتر درتے ہوں گے۔ ہر دو درجوں کے درمیان اس قدر مسافت ہوگی جس قدر کہ سدھایا ہوا تیز ترین رفتار والا گھوڑا ستر سال میں

مسافت طے کرتا ہے۔ جس نے ظہر کی نماز باجماعت پڑھی اس کے لئے عدن کی جنتوں میں پچاس درجے ہوں گے۔ ہر دو درجوں کے درمیان

اس قدر مسافت ہوگی جس قدر کہ سدھایا ہوا تیز رفتار گھوڑا پچاس سال میں مسافت طے کرتا ہے۔ جس نے عصر کی نماز باجماعت پڑھی۔ اس کے

لیے اولاد اسماعیل میں سے آٹھ غلام آزاد کرنے کا ثواب ہوگا۔ ایسے آٹھ غلام جو بیت (اللہ) کی دیکھ بھال کرنے والے ہوں جس نے مغرب کی

نماز باجماعت پڑھی اس کے لیے پاک حج اور مقبول عمرے کا ثواب ہوگا۔ اور جس نے عشاء کی نماز باجماعت پڑھی اس کے لیے لیلۃ القدر میں

قیام کے برابر ثواب ہوگا۔ شعب الایمان للبیہقی عن انس رضی اللہ عنہ

۲۰۲۷۷۔ میں سچ کی نماز جماعت میں پڑھتا ہوں یہ میرے لیے زیادہ محبوب ہے رات بھر نفل نماز پڑھنے سے۔ اور عشاء کی نماز میں جماعت میں

پڑھوں یہ میرے لیے اس بات سے زیادہ محبوب ہے کہ میرا آدمی رات تک نفل نماز پڑھوں۔ شعب الایمان للبیہقی عن عثمان رضی اللہ عنہ

۲۰۲۷۸۔ جس شخص نے جماعت کے ساتھ چالیس رات تک مسجد میں نماز پڑھی اور کسی دن ظہر کی نماز کی پہلی رکعت فوت نہ ہونے دی، اللہ

پاک اس کے لیے جہنم سے آزادی کا پروانہ لکھ دیں گے۔ شعب الایمان للبیہقی، ابن عساکر، ابن النجار عن عمر رضی اللہ عنہ

۲۰۲۷۹۔ جس نے ام کے ساتھ چالیس روز تک تکبیر اولیٰ کا اہتمام کیا اس کے لیے دو پروانے لکھے جائیں گے: جہنم سے آزادی کا پروانہ اور

نفاق سے برأت کا پروانہ۔ ابو الشیخ عن انس رضی اللہ عنہ

۲۰۲۸۰۔ چالیس روز تک جس سے تکبیر اولیٰ فوت نہ ہو اللہ پاک اس کے لیے دو پروانے لکھیں گے جہنم سے برأت کا پروانہ اور نفاق سے

برأت کا پروانہ۔ الخطیب عن انس رضی اللہ عنہ

۲۰۲۸۱۔ جس سے چالیس دن تک کسی نماز کی تکبیر اولیٰ فوت نہ ہو اس کے لیے دو دستاویز لکھی جائیں گی: جہنم سے آزادی کی دستاویز اور نفاق

سے برأت کی دستاویز۔ عبدالرزاق عن انس رضی اللہ عنہ

۲۰۲۸۲۔ جو شخص چالیس رات تک پانچوں نمازوں کی جماعت میں حاضر رہا اور تکبیر اولیٰ کو حاصل کرتا رہا اس کیلئے جنت واجب ہو جائے گی۔

الکامل لابن عدی عن اسی العالیہ مرسلًا

چالیس دن تک جماعت کی پابندی

۲۰۲۸۳۔ جس نے چالیس دن تک جماعت کے ساتھ نماز پڑھی اور مغرب کی نماز کے بعد دو رکعتیں پڑھیں جن کی پہلی رکعت میں فاتحہ

الکتاب اور قل یا ایہا الکفرون اور دوسری رکعت میں فاتحہ الکتاب اور قل هو اللہ احد۔ پڑھی وہ گناہوں سے بالکل پاک صاف نکل جائے گا

جس طرح سانپ اپنی پینٹلی سے نکل جاتا ہے۔ الخطیب عن انس رضی اللہ عنہ وهو واہ

کلام:..... حدیث ضعیف ہے۔

- ۲۰۲۸۴ جماعت کی نماز کے حصول کے لیے تاریکیوں میں مسجدوں کی طرف جانے والوں کو قیامت کے دن اللہ کی طرف سے پورے پورے نور ملنے کی خوشخبری سنادو۔ ابو نعیم عن حارثہ بن وہب الخواصی
- ۲۰۲۸۵ تاریکیوں میں مسجدوں کی طرف جانے والوں کو قیامت کے دن نور کے منبروں کی خوش خبری سنادو۔ اس دن جہاں سارے لوگ گھبراہٹ اور پریشانی کا شکار ہوں گے، وہ خوش و خرم اور مطمئن ہوں گے۔ الکبیر للطبرانی عن ابی امامۃ
- کلام:..... اس روایت کی سند میں سلمۃ العبسی (متکلم فیہ) راوی ہے۔ مجمع الزوائد ۳/۲۱۲
- ۲۰۲۸۶ خوشخبری سنادو تاریکی میں نماز کی طرف جانے والوں کو کہ قیامت کے دن ان کے آگے اور (دائیں) بائیں چمکدار نور ہوگا۔
- ابن النجار عن انس رضی اللہ عنہ
- ۲۰۲۸۷ تاریکی میں مسجد کی طرف جانے والوں کو قیامت کے دن اللہ کے ہاں سے عظیم نور کی خوش خبری سنادو۔
- الکبیر للطبرانی عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ
- کلام:..... ابولیلی نے اس کو روایت کیا ہے اور اس میں عبدالحکم ضعیف راوی ہے۔ مجمع ۳۰/۲
- ۲۰۲۸۸ جو شخص رات کی تاریکی میں مساجد کی طرف چلا اللہ پاک اس کو قیامت کے دن مکمل نور عطا فرمائیں گے۔
- ابن ابی شیبہ، مسند ابی یعلیٰ، الکبیر للطبرانی، ابن حبان، شعب الایمان للبیہقی، ابن عساکر عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ
- ۲۰۲۸۹ مسلمان جب وضو کرتا ہے اور اچھی طرح وضو کرتا ہے پھر جماعت کے ساتھ نماز ادا کرتا ہے اور اس کے رکوع و سجود کو مکمل کرتا ہے تو اس کے دونوں نمازوں کے درمیان کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ جب تک کہ وہ کسی ہلاکت خیز (کبیرہ) گناہ کا ارتکاب نہ کرے۔
- ابن ماجہ عن عثمان رضی اللہ عنہ
- ۲۰۲۹۰ بے شک جس شخص نے ان پانچ فرض نمازوں کی جماعت کے ساتھ پابندی کی وہ سب سے پہلے پل صراط کو بجلی کو نڈنے کی طرح عبور کر جائے گا، اللہ پاک اس کو ساقین (مقربین) کے پہلے گروہ میں شامل فرمائے گا۔ اور ہر دن و رات جس میں اس نے ان نمازوں کی پابندی کی ہوگی ہزار شہیدوں کا ثواب ہوگا جو خدا کی راہ میں قتل ہو گئے۔ الاوسط للطبرانی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ و ابن عباس رضی اللہ عنہ معاً
- ۲۰۲۹۱ جب اہل مسجد پر رحمت نازل ہوتی ہے تو پہلے امام پر شروع ہوتی ہے پھر دائیں پھر ساری صفوں پر نازل ہوتی ہے۔
- الدیلمی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
- ۲۰۲۹۲ کوئی بندہ مؤمن ایسا نہیں جو وضو کرے اور اچھی طرح وضو کر لے پھر مسجد کی طرف نکلے تو اللہ پاک اس کو ہر قدم کے عوض ایک نیکی عطا کرتے ہیں اور ایک خطا معاف کرتے ہیں۔ عبد بن حمید عن جابر رضی اللہ عنہ
- ۲۰۲۹۳ کوئی بندہ مسلمان ایسا نہیں جو وضو کرے اور کامل وضو کرے پھر جماعت کی نماز کی طرف چلے تو اللہ پاک اس کے اس دن کے تمام گناہ معاف کر دیتے ہیں خواہ وہ اس کے قدموں سے سرزد ہوئے ہوں، خواہ اس کے ہاتھوں نے ان کو کیا ہو، خواہ اس کے کانوں نے سنا ہو، خواہ اس کی آنکھوں نے ان کو دیکھا ہو اور زبان ان کو بولی ہو، اور دل میں ان کا برا خیال پیدا ہوا ہو، اللہ پاک سب کے سب گناہ معاف فرمادیتے ہیں۔
- ابن زنجویہ، شعب الایمان للبیہقی عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ
- ۲۰۲۹۴ جس شخص نے اپنے گھر میں وضو کیا اور اچھی طرح وضو کیا پھر مسجد کی طرف نکلا اور جماعت کے ساتھ نماز پڑھی تو اس نے جب بھی دایاں قدم اٹھایا اللہ نے اس کے لیے ایک نیکی لکھ دی اور جب بھی بائیں پاؤں رکھا اللہ پاک نے اس کے عوض ایک گناہ معاف کر دیا حتیٰ کہ وہ مسجد میں آگیا۔ پس چاہے وہ تو مسجد کے قریب آجائے یا مسجد سے دور رہنے پر صبر کر لے۔ پس جب وہ امام کے ساتھ نماز پڑھ کر واپس لوٹتا ہے تو اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے، اگر کچھ حصہ فوت ہو گیا اور کچھ حصہ پالیا پھر بقیہ پورا کر لیا تب بھی یہی فضیلت ہے اور اگر مسجد میں پہنچا اور دیکھا کہ نماز تو پڑھی جا چکی ہے پھر اس نے اچھی طرح رکوع و سجود ادا کر کے نماز پڑھی اس کو بھی یہ فضیلت حاصل ہوگی۔
- الغوی عن سعید بن المسیب عن رجل من الانصار

ہر قدم پر اجر و ثواب

۲۰۲۹۵..... جو اپنے گھر سے مسجد کی طرف نکلا کاتب اس کے لیے ہر قدم کے عوض جو وہ مسجد کی طرف اٹھائے گا دس نیکیاں لکھے گا اور مسجد میں بیٹھ کر (جماعت کی) نماز کا انتظار کرنے والا خدا کی بارگاہ میں تا بعد از بن کر نماز میں قیام کرنے والا ہے اور اس کو اسی طرح نمازیوں میں لکھا جاتا ہے گھر واپس لوٹنے تک۔ ابن المبارک، الخطیب عن عقبہ بن عامر

۲۰۲۹۶..... جو شخص مسجد کی طرف چلا اس کا ایک قدم برائی کو مٹاتا ہے اور دوسرا قدم نیکی کو لکھتا ہے آتے ہوئے اور جاتے ہوئے۔

مسند احمد، الکبیر للطبرانی، ابن حبان عن ابن عمرو

۲۰۲۹۷..... جب آدمی اپنے گھر سے مسجد کی طرف نکل کر جاتا ہے تو اس کا ایک قدم نیکی لکھتا ہے اور دوسرا قدم برائی مٹاتا ہے۔

ابوداؤد، السنن للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۲۹۸..... کوئی شخص ایسا نہیں جو وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے پھر مساجد میں سے کسی مسجد کی طرف آئے تو ضرور جب بھی وہ کوئی قدم اٹھائے گا اس کے عوض ایک درجہ بلند ہوگا اور ایک خطا مٹائی جائے گی، یا ایک نیکی لکھی جائے گی۔

ابن ماجہ، مسند احمد عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۰۲۹۹..... کوئی بندہ ایسا نہیں جو گھر سے مسجد کی طرف نکلے صبح یا شام (کسی بھی وقت) مگر اس کا ہر ایک قدم ایک کفارہ ہوگا اور ہر دوسرا قدم نیکی ہوگی۔

مسند احمد، الکبیر للطبرانی عن عتبہ بن عبد

۲۰۳۰۰..... جو بندہ صبح و شام مسجد کو جاتا ہے اور ہر کام پر اس کو ترجیح دیتا ہے، اللہ پاک ایسے بندے کے لیے ہر صبح و شام جنت میں ضیافت کا انتظام فرماتے ہیں۔ جس طرح کوئی شخص بڑی اہتمام کے ساتھ اچھی ضیافت کا انتظام کرتا ہے جب کوئی اس کا محبوب شخص اس کی زیارت کے لیے آتا ہے۔ ابن زنجویہ، ابن الال، ابوالشیخ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام:..... اس روایت میں عبدالرحمن بن زید بن اسلم ایک راوی ہے جس کو امام احمد، امام درقطنی، ابن زنجویہ اور امام نسائی نے ضعیف قرار دیا ہے جبکہ روایت کے باقی راوی ثقہ ہیں۔

۲۰۳۰۱..... جو شخص صبح و شام مساجد کی طرف آنے جانے کو جہاد سمجھے وہ کوتاہ عمل والا ہے۔ الدیلمی عن ام الدرداء رضی اللہ عنہا

۲۰۳۰۲..... مساجد کی طرف آنا جانا اور مساجد سے دور رہنا نفاق ہے۔ الدیلمی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۰۳۰۳..... جس نے مساجد کی طرف کثرت کے ساتھ آنا جانا رکھا وہ کوئی اللہ کے لیے محبت کرنے والا شخص پالے گا، یا اچھا علم حاصل کر لے گا، یا کوئی ہدایت کی راہ دینے والی بات مل جائے گی یا اور کوئی ایسی بات معلوم کر لے گا جو اس کو ہلاکت سے بچالے اور وہ گناہوں کو (بھی آہستہ آہستہ) چھوڑ دے گا، (لوگوں سے) حیا کرتے ہوئے اور ڈرتے ہوئے، یا (اللہ کی طرف سے) نعمت یا رحمت پانے کے لیے۔

الکبیر للطبرانی، ابن عساکر سعد بن طریف عن عمیر بن العاص عن الحسن بن علی

کلام:..... عمیر حدیث میں لاشی ہے جبکہ سعد متروک ہے۔ نیز علامہ شکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں سعد بن طریف الاسکافی کے ضعیف ہونے پر محدثین کا اجماع ہے۔ مجمع الزوائد ۲/۲۲، ۲۳

۲۰۳۰۴..... بندہ جب وضو کرتا ہے اور اچھی طرح وضو کرتا ہے پھر نماز کے لیے نکلتا ہے اور گھر سے نکلتے ہوئے کوئی اور مقصد پیش نظر نہیں ہوتا تو جب بھی وہ کوئی قدم اٹھاتا ہے تو اللہ پاک اس کا ایک درجہ بلند کر دیتا ہے اور ایک برائی مٹا دیتا ہے۔

ترمذی حسن صحیح، ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۳۰۵..... جب تم میں سے کوئی وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے پھر مسجد کی طرف نکلے اور اس کے مسجد جانے کا سبب صرف نماز ہی ہو تو اس کا

۲۰۳۰۶۔ بائیں قدم برائی مٹائے گا اور ہر دایاں قدم نیکی لکھے گا حتیٰ کہ وہ مسجد میں داخل ہو جائے اور اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ عشاء اور صبح میں کیا کچھ اجر رکھتا ہے تو وہ بہ حال میں مسجدوں میں آئیں خواہ ان کو گھسٹ گھسٹ کر ان نمازوں میں آنا پڑے۔

الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم، شعب الایمان للبیہقی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

جس نے وضو کیا پھر نماز کے ارادے سے لگا وہ نماز میں (شمار) ہوگا حتیٰ کہ واپس گھر آجائے۔

ابن جریر، شعب الایمان للبیہقی عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۰۳۰۷۔ جس نے وضو کیا اور اچھی طرح وضو کیا پھر مسجد کی طرف نکلا وہ مسلسل نماز میں رہے گا حتیٰ کہ اپنے گھر واپس آجائے۔

ابن جریر عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۰۳۰۸۔ جس نے وضو کیا اور اچھی طرح وضو کیا پھر مسجد کی طرف نکلا اس کے لیے ہر قدم کے بدلے ایک نیکی لکھی جائے گی، ایک برائی مٹائی جائے گی، اور ایک درجہ بلند کیا جائے گا۔ ابوالشیخ عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۰۳۰۹۔ جب مسلمان بندہ اپنے وضو کا پانی منگواتا ہے پھر اپنا چہرہ دھوتا ہے تو اس کے چہرے کی خطائیں اس کی داڑھی کے اطراف سے نکل جاتی ہیں، جب وہ اپنے ہاتھ دھوتا ہے تو اس کے ہاتھوں کی خطائیں اس کی انگلیوں اور ناخنوں سے نکل جاتی ہیں جب وہ اپنے سر کا مسح کرتا ہے تو اس کے سر کی خطائیں اس کے بالوں کے اطراف سے نکل جاتی ہیں۔ جب وہ اپنے پاؤں دھوتا ہے تو اس کے پاؤں کی خطائیں پاؤں کے نیچے سے خارج ہو جاتی ہیں۔ پھر جب وہ نماز کے لیے چلتا ہے اور جماعت کے ساتھ نماز پڑھتا ہے تو تب اس کا اجر اللہ کے ذمے ضروری ہو جاتا ہے اور اگر وہ خالص اللہ کے لیے دو رکعت نفل نماز بھی ادا کر لیتا ہے تو اس سے اس کے گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے۔

السنن لسعید بن منصور عن عمرو بن عسہ

۲۰۳۱۰۔ بندہ جب کئی کرتا ہے تو اس کی ہر وہ خطا جو اس نے بولی، پانی کے ساتھ اس کے منہ سے نکل جاتی ہے۔ جب وہ چہرہ دھوتا ہے تو اس کے چہرے کی ہر خطا، اس کے منہ سے نکلنے والے پانی کے ساتھ نکل جاتی ہے۔ جب وہ ہاتھوں کو دھوتا ہے تو اس کے (ہاتھوں کی) خطائیں اس پانی کے ساتھ نکل جاتی ہیں جو اس کے ہاتھوں سے نپکتا ہے اور جب وہ پاؤں دھوتا ہے تو اس کے (پاؤں کی) خطائیں اس کے پاؤں سے گرنے والے پانی کے ساتھ خارج ہو جاتی ہیں اور جب وہ اپنے گھر سے مسجد کی طرف نکلتا ہے تو ہر قدم کے بدلے اس کی ایک برائی مٹادی جاتی ہے اور ایک نیکی کا اضافہ کر دیا جاتا ہے حتیٰ کہ وہ مسجد میں داخل ہو جاتا ہے۔ الجامع لعبدالرزاق عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۰۳۱۱۔ کوئی مسلمان ایسا نہیں جو وضو کرے، اپنے ہاتھوں کو دھوئے، منہ میں کلی کرے اور جس طرح حکم دیا گیا ہے اسی طرح وضو کرے مگر اللہ پاک اس کے ہر وہ گناہ جو اس نے بولے ہوں، ہر وہ گناہ جن کو اس کے ہاتھوں نے چھوا ہو اور ہر وہ گناہ جن کی طرف اس کے قدم اٹھے ہوں، سب کے سب اللہ پاک معاف کر دیتے ہیں حتیٰ کہ گناہ اس کے اعضاء سے بہ جاتے ہیں پھر جب وہ مسجد کی طرف نکلتا ہے تو ایک قدم اس کا نیکی لکھتا ہے اور دوسرا قدم برائی مٹاتا ہے۔ الکبیر للطبرانی، الضیاء للمقدسی عن ابی امامہ رضی اللہ عنہ

۲۰۳۱۲۔ کوئی مسلمان ایسا نہیں جو اذان سنے پھر وضو کے لیے کھڑا ہو مگر اس پہلے قطرے کے ساتھ جو اس کی ہتھیلی کو لگے اس کی بخشش کر دی جاتی ہے، اس قطرے کے بعد اللہ پاک اس کے پچھلے سب گناہ معاف کر دیتے ہیں پھر وہ نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو وہ نماز اس کے لیے ایک زائد ثواب ہوتا ہے۔ الکبیر للطبرانی، الضیاء للمقدسی عن ابی امامہ

وضو سے بھی گناہ معاف ہوتے ہیں

۲۰۳۱۳۔ کوئی بندہ مسلم ایسا نہیں جو نماز کے واسطے وضو کرے پھر کلی کرے مگر پانی کے (بہنے والے) قطروں کے ساتھ اس کے وہ گناہ جن کو اس کی زبان نے بولا ہو خارج ہو جاتے ہیں۔ پھر جب ناک میں پانی چڑھتا ہے تو بہنے والے پانی کے ساتھ اس کے وہ گناہ خارج ہو جاتے ہیں جن

کی خوشبو اس کے ناک نے سونکھی ہو، جب چہرہ دھوتا ہے تو اس کی آنکھوں سے بہنے والے پانی کے ساتھ وہ گناہ خارج ہو جاتے ہیں جن کی طرف اس کی آنکھوں نے دیکھا ہو، جب وہ ہاتھ دھوتا ہے تو پانی کے بہنے والے قطروں کے ساتھ وہ سب گناہ گر جاتے ہیں جن کو اس کے ہاتھوں نے پکڑا ہو اور جب وہ پاؤں دھوتا ہے تو پاؤں سے بہنے والے پانی کے قطروں کے ساتھ اس کے وہ سب گناہ دھل جاتے ہیں جن کی طرف اس کے قدم چل کر گئے ہوں۔ پھر جب وہ مسجد کی طرف نکلتا ہے تو اس کے ہر قدم کے عوض ایک نیکی لکھی جاتی ہے اور ایک برائی مٹائی جاتی ہے حتیٰ کہ وہ واپس اپنے گھر لوٹ آئے۔ الاوسط للطبرانی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۳۱۴..... کوئی بندہ نہیں جو اچھی طرح وضو کرے، اپنے ہاتھوں، پیروں اور چہرے کو دھوئے، پہلے کلی کرے پھر جس طرح اللہ نے وضو کا حکم دیا ہے وضو مکمل کرے مگر اس سے اس دن کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں جن کو اس کی زبان نے بولا ہو یا ان کی طرف اس کے قدم چل کر گئے ہوں حتیٰ کہ (تمام) گناہ اس کے اعضاء سے گر جاتے ہیں۔ پھر جب وہ مسجد کی طرف نکلتا ہے تو اس کے ہر قدم کے عوض جو وہ مسجد کی طرف اٹھاتا ہے ایک نیکی لکھی جاتی ہے۔ پھر اس کی نماز از اند ثواب بن جاتی ہے پھر وہ اپنے گھر لوٹتا ہے اور ان پر سلام کرتا ہے اور اپنے بستر پر لیٹ جاتا ہے تو اس کو ساری رات عبادت کا ثواب لکھا جاتا ہے۔ ابن السنی عن ابی امامۃ

۲۰۳۱۵..... جب بندہ وضو کرتا ہے پھر اپنا چہرہ دھوتا ہے تو اس کے چہرے کی خطائیں اس کی ڈاڑھی کے اطراف سے خارج ہو جاتی ہیں، جب وہ ہاتھ دھوتا ہے تو اس کے ہاتھوں کی خطائیں اس کے ناخنوں کے درمیان سے خارج ہو جاتی ہیں۔ جب وہ سر کا مسح کرتا ہے تو اس کے سر کی خطائیں اس کے بالوں کے اطراف سے نکل جاتی ہیں اور جب وہ پاؤں دھوتا ہے تو اس کے پاؤں کے خطائیں اس کے پاؤں کے نیچے سے نکل جاتی ہیں۔ پھر جب وہ جماعت والی مسجد میں آتا ہے اور اس میں (جماعت کے ساتھ) نماز پڑھتا ہے تو اس کا اجر اللہ پر لازم ہو جاتا ہے۔ پھر اگر وہ

کھڑا ہو کر دو رکعت نفل نماز پڑھتا ہے یہ رکعات اس کے لیے کفارہ بن جاتی ہیں۔ عبدالرزاق عن عمرو بن عبسہ
۲۰۳۱۶..... جس شخص نے وضو کیا پھر مسجد کی طرف چلا تا کہ وہاں نماز پڑھے تو اس کو ہر قدم کے عوض ایک نیکی ملے گی اور ایک برائی مٹائی جائے گی۔ اور ایک نیکی دس گنا ہوگی۔ پھر جب وہ نماز پڑھ کر طلوع عتس کے بعد لوٹے گا تو اس کو اس کے جسم کے ہر بال کے عوض ایک نیکی ملے گی اور ایک حج مبرور (گناہوں سے پاک حج) کا ثواب لے کر لوٹے گا جبکہ ہر حاجی کا حج مبرور نہیں ہوتا۔ لیکن اگر وہ بیٹھا ہے تو اس کے نفل نماز پڑھے تو ہر رکعت کے بدلے اس کو دس لاکھ نیکیاں ملیں گی۔ اور جو بھی اس طرح فجر کی نماز پڑھے گا اس کو اسی طرح ثواب ملے گا اور وہ عمرہ مبرور کا ثواب لے کر لوٹے گا جبکہ ہر عمرہ کرنے والے کا عمرہ مبرور نہیں ہوتا۔

ابن عساکر عن محمد بن شعیب بن شایبہ عن سعید بن خالد بن ابی طویل عن انس رضی اللہ عنہ
کلام:..... سعید کے بارے میں ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے اس کی حدیث اہل صدق کی حدیث معلوم نہیں ہوتی۔ نیز حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ان کی احادیث معروف نہیں ہیں۔ ابو زرعة رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: سعد نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی نسبت سے بہت سی مناکیر (غلط روایات نقل کی ہیں۔ نیز فرمایا کہ ایسی احادیث روایت کی ہیں جن کی مثل کوئی اور روایت کسی سے منقول نہیں۔ جبکہ اس روایت میں دوسرا راوی محمد بن شعیب تو لاشی کسی بھروسے کا آدمی نہیں۔

۲۰۳۱۷..... جس نے اپنے گھر میں وضو کیا اور اچھی طرح وضو کیا پھر مسجد میں آیا وہ اللہ کا مہمان ہے اور میزبان پر مہمان کا اکرام لازم ہوتا ہے۔ الکبیر للطبرانی عن سلمان رضی اللہ عنہ

۲۰۳۱۸..... جس نے وضو کیا اور اچھی طرح وضو کیا پھر اللہ کی مساجد میں سے کسی مسجد میں آیا اور اس کا مقصود نظر صرف نماز تھا۔ تو اللہ پاک اس کے آنے سے اسے خوش ہوتے ہیں جیسے تمہارے پاس کوئی پچھڑا ہوا دوست آئے۔ الحاکم فی المکنی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۳۱۹..... کوئی وضو کرتا ہے اور اچھی طرح وضو کرتا ہے اور کامل وضو کرتا ہے پھر مسجد میں آتا ہے اور اس کا مقصد صرف نماز پڑھنا ہوتا ہے تو اللہ پاک اس کی آمد سے اسے خوش ہوتے ہیں جیسے کوئی پچھڑا ہوا اپنے گھر والوں کے پاس آئے تو ان کو خوشی ہوتی ہے۔

مسند احمد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۳۲۰۔ جس نے وضو کیا پھر اپنے کپڑوں کو سمینا اور مسجد کی طرف نکل گیا تو اس کے لیے فرشتہ ہر قدم کے عوض دس نیکیاں لکھے گا اور آدمی جب تک نماز کے انتظار میں ہوتا ہے نمازیوں میں لکھا جاتا ہے اپنے گھر سے نکلنے سے واپس لوٹنے تک۔ الکبیر للطبرانی عن عقبہ بن عامر
۲۰۳۲۱۔ جس نے اس (فرض) نماز کے لیے آنا جانا رکھا اللہ پاک اس کے پچھلے سب گناہ معاف کر دیں گے۔

الکبیر للطبرانی عن الحارث بن عبد الحمید بن عبد الملک بن ابی واقد اللیثی عن ابیہ عن جدہ عن ابی واقد
۲۰۳۲۲۔ جو پاکیزہ حالت میں فرض نماز کی طرف چلا اس کا اجر احرام باندھے ہوئے حاجی کی طرح ہے جو چاشت کے نفل کے لیے (مسجد) گیا اور جانے سے اس کا مقصد صرف یہی ہو تو اس کا اجر عمرہ کرنے والے کی طرح ہے اور نماز کے بعد (نفل نماز) پڑھنا علیین میں لکھا جاتا ہے۔ مسند احمد، الکبیر للطبرانی، السنن لسعد بن منصور عن ابی امامہ رضی اللہ عنہ

۲۰۳۲۳۔ معلوم ہے تم کو کہ میں کیوں چھوٹے چھوٹے قدم بھرتا ہوں؟ (حضرت زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) میں نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ فرمایا: بندہ جب تک نماز کی طلب اور جستجو میں رہتا ہے نماز میں شمار ہوتا ہے۔

الکبیر للطبرانی عن انس رضی اللہ عنہ عن زید بن ثابت
فائدہ:..... حضرت زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ جا رہا تھا اور ہمارا مقصد نماز کے لیے جانا تھا اور آپ ﷺ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھا رہے تھے۔ تب آپ ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا۔

۲۰۳۲۴۔ کیا تو جانتا ہے میں تیرے ساتھ اس طرح کیوں چلا؟ میں نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ ارشاد فرمایا: تاکہ نماز

کی طلب میں میرے زیادہ سے زیادہ قدم اٹھیں۔ مسند ابی داؤد الطیالسی، الکبیر للطبرانی، شعب الایمان للبیہقی عن زید بن ثابت

۲۰۳۲۵۔ ایسا نہ کرو، جہاں تم تھے وہیں سے آیا کرو کوئی بندہ ایسا نہیں جو وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے پھر مسجد کی طرف نکلے مگر اللہ پاک

اس کے ہر قدم کے بدلے ایک نیکی لکھتے ہیں اور ایک برائی مٹا دیتے ہیں۔ مصنف ابن ابی شیبہ عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۰۳۲۶۔ تم اپنی جگہ برقرار رہو گویا تم وہاں کے کھوٹے ہو۔ کیونکہ بندہ نماز کے لیے قدم نہیں اٹھاتا مگر اللہ پاک اس کو اس کے بدلے اجر عطا

فرماتا ہے۔ مسند ابی داؤد الطیالسی، السنن لسعد بن منصور عن عبدالرحمن بن جابر عبد اللہ عن ابیہ عن جدہ

فائدہ:..... عبدالرحمن بن جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم قبیلہ بنی سلمہ والوں (جو مسجد نبوی ﷺ سے دور رہتے تھے) کا ارادہ بنا کہ اپنی جگہ سے (مسجد نبوی کے قریب) منتقل ہو جائیں، تب آپ ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۲۰۳۲۷۔ اپنے گھروں میں مطبوظی سے جمے رہو۔ جس نے مسجد کی طرف ایک قدم اٹھایا اس کو اس کا اجر ملے گا۔

سمویہ السنن لسعد بن منصور عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۰۳۲۸۔ اپنے گھروں میں ہی رہو بے شک تم کو ہر قدم کے عوض ایک نیکی ملتی ہے۔ عبد بن حمید عن جابر رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کچھ لوگوں کے گھر مسجد سے دور آباد تھے انہوں نے نبی کریم ﷺ سے اس کی شکایت کی تو آپ

نے یہ ارشاد فرمایا۔

۲۰۳۲۹۔ بے شک اس کے لیے ہر قدم کے بدلے جو وہ مسجد کی طرف اٹھاتا ہے ایک (بلند) درجہ ہے۔

مسند احمد، الحمیدی عن ابی رضی اللہ عنہ

۲۰۳۳۰۔ تم اپنی جگہ آباد رہو۔ بے شک تمہارے نشانات قدم (جو مسجد کی طرف اٹھتے ہیں) لکھے جاتے ہیں۔ عبدالرزاق عن ابی سعید

فائدہ:..... حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بنی سلمہ کے لوگوں نے نبی اکرم ﷺ سے اپنے گھروں کے مسجد سے دور ہونے کی شکایت

عرض کی تو اللہ پاک نے یہ وحی نازل فرمائی:

ونکتب ما قدموا و آثارہم۔

اور ہم لکھ لیتے ہیں جو انہوں نے آگے بھیجا اور ان کے آثار (نشانات قدم) کو۔

تب آپ ﷺ نے مذکورہ جواب ارشاد فرمایا۔

۲۰۳۳۱..... جو شخص اپنے گھر سے نماز کے ارادے سے نکلا وہ نماز میں مصروف لکھ دیا گیا خواہ جماعت اس سے فوت ہو جائے یا وہ جماعت کو پالے۔

بخاری، الحاکم فی تاریخہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۳۳۲..... جو شخص مسجد کی طرف چلا اس کو ہر قدم کے عوض دس نیکیاں حاصل ہوں گی۔

آدم بن ابی ایاس فی ثواب الاعمال عن انس عن زید بن مالک

اہل علم فرماتے ہیں زید بن مالک سے مراد زید بن ثابت ہیں ان کو زید بن مالک اپنے جد اعلیٰ کی طرف منسوب کر کے کہہ دیا گیا ہے۔

۲۰۳۳۳..... یہ اس کے لیے خیر کی بات ہے۔ ابو داؤد عن ابی یوب رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... نبی کریم ﷺ سے ایک شخص کے بارے میں سوال کیا گیا کہ وہ پہلے اپنے گھر میں (نفل سنت وغیرہ) پڑھتا ہے پھر مسجد میں آتا ہے

اور ان کے ساتھ نماز پڑھتا ہے۔ تو آپ ﷺ نے اس کی تصویب فرمائی۔

۲۰۳۳۴..... بے شک تم نے صحیح بات کو پایا اور اچھا کیا، جب تمہارا امام نہ آسکے اور نماز کا وقت آجائے تو اپنے میں سے کسی کو آگے کر دو وہ تم کو نماز

پڑھا دے گا۔ ابن حبان عن المغیرۃ بن شعبہ

۲۰۳۳۵..... اگر تم میں سے کسی کو معلوم ہو جائے کہ جو شخص میرے ساتھ نماز میں حاضر ہوگا اس کو ایک فربہ بکری کے گوشت کا ایک حصہ ملے گا تو وہ

ضرور نماز میں حاضر ہو لیکن جو اس کو اجر ملتا ہے وہ اس سے افضل ہے۔ شعب الایمان للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۳۳۶..... میں تمہارے لیے کوئی رخصت (گنجائش) نہیں پاتا۔ اگر یہ جماعت سے پیچھے رہ جانے والا جان لیتا کہ اس جماعت کے لیے آنے

کا کیا اجر ہے تو وہ ضرور اس میں شریک ہوتا خواہ اپنے ہاتھوں اور پیروں کے بل گھسٹ کر آتا۔ الکبیر للطبرانی عن ابی امامۃ

۲۰۳۳۷..... اگر اذان کی آواز تیرے کان میں پڑ جائے تو ہر حال میں نماز کے لیے حاضر ہو خواہ تجھے گھسٹ کر آنا پڑے۔

الایمان للطبرانی عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۰۳۳۸..... اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نداء دے گا: کہا ہیں میرے پڑوسی؟ ملائکہ پوچھیں گے: کون ایسا ہے جو آپ کا پڑوسی بننے کا اہل

ہو سکتا ہے؟ پروردگار فرمائیں گے: کہاں ہیں مساجد کو آباد کرنے والے۔ ابن النجار عن انس رضی اللہ عنہ

۲۰۳۳۹..... پروردگار عزوجل قیامت کے روز اعلان فرمائیں گے: کہاں ہیں میرے پڑوسی؟ ملائکہ کہیں گے: کون آپ کا پڑوسی بن

سکتا ہے؟ پروردگار فرمائیں گے: میرے گھروں (مسجدوں) کو آباد کرنے والے۔ حلیۃ الاولیاء عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۲۰۳۴۰..... مساجد کو آباد کرنے والے ہی اللہ کے گھر والے ہیں۔

مسند ابی داؤد الطیالسی، مسند ابی یعلی، حلیۃ الاولیاء، ابو داؤد، الامثال للعسکری عن انس رضی اللہ عنہ

۲۰۳۴۱..... کوئی بندہ نماز یا اللہ کے ذکر کے لیے مسجد کو اپنا ٹھکانے نہیں بناتا مگر اللہ پاک اس سے ایسے خوش ہوتے ہیں جیسے کوئی کچھڑا ہوا اپنے گھر

واپس لوٹ آئے۔ ابن حبان عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۳۴۲..... جب تم کسی (نیک) بندے کو دیکھو کہ اس نے مسجد کو لازم پکڑ لیا ہے تو اس بات میں کوئی حرج نہیں کہ تم اس کے متعلق مؤمن ہونے

کی شہادت دو بے شک اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

انما یعمر مساجد اللہ من آمن باللہ. سورۃ التوبہ

بے شک اللہ کی مسجدوں کو اللہ پر ایمان لانے والے ہی آباد کرتے ہیں۔ (مسند رک الحاکم عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۲۰۳۴۳..... اللہ عزوجل فرماتے ہیں: میں اہل زمین پر عذاب دینے کا ارادہ کرتا ہوں لیکن جب میں اپنے گھروں کو آباد کرنے والوں کو

دیکھتا ہوں جو میرے لیے ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں اور سحر گاہی میں اٹھنے والوں کو دیکھتا ہوں تو اپنا عذاب اہل زمین سے پھیر

دیتا ہوں۔ شعب الایمان للبیہقی عن انس رضی اللہ عنہ

- ۲۰۳۲۳ مسجد جس شخص کا گھر بن جائے اللہ اس کو روح (سکینہ) رحمت اور پل صراط پر آسانی کے ساتھ گذر کر جنت جانے کی ضمانت دیتے ہیں۔
 الاوسط للطبرانی، الخطیب فی تاریخ عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ
- ۲۰۳۲۵ ... جس نے مسجد میں سکونت اختیار کی اللہ پاک اس کو روح رحمت اور پل صراط عبور کرنے کی ضمانت دیتے ہیں۔
 الکبیر للطبرانی عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ
- ۲۰۳۲۶ مسجد میں اللہ کے گھر ہیں اور جس نے مسجدوں کو اپنا گھر بنا لیا اللہ پاک اس کو روح، راحت اور پل صراط کو عبور کر کے جنت جانے کی ضمانت دیتے ہیں۔ شعب الایمان للبیہقی عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ
- ۲۰۳۲۷ مسجد میں اللہ کے گھر ہیں۔ اور مؤمنین اللہ کے مہمان ہیں اور میزبان پر اپنے مہمان کا اکرام لازم ہے۔
 التاریخ للحاکم عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

مسجد کی فضیلت

- ۲۰۳۲۸ مسجدیں آخرت کے بازاروں میں سے ایک بازار ہیں۔ جو ان میں داخل ہو گیا وہ اللہ کا مہمان بن گیا، اللہ پاک مغفرت کے ساتھ اس کی خاطر تواضع فرمائیں گے اور کرامت و بزرگی کا تحفہ عنایت فرمائیں گے۔ پس تم خوب رتاع کرو۔ (یعنی چرو پھرو) صحابہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا یا رسول اللہ! یہ رتاع کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: دعا اور اللہ تعالیٰ سے رغبت کرنا۔
- الحرقی فی فوائد الحاکم فی تاریخ، الخطیب فی تاریخ، مسند البزار، الضیاء للمقدسی عن جابر رضی اللہ عنہ
- ۲۰۳۲۹ مسجد ہر مقل کا گھر ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس شخص کے لیے جو مسجد کو اپنا گھر بنا لے روح، رحمت اور پل صراط عبور کر کے اللہ کی رضا پانے کا ذمہ لیا ہے۔ السنن لسعید بن منصور۔ الکبیر للطبرانی، حلیۃ الاولیاء، ابن عساکر عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ، الکبیر للطبرانی، شعب الایمان للبیہقی عن سلمان رضی اللہ عنہ
- ۲۰۳۵۰ کچھ لوگ مسجدوں کے کھونٹے ہوتے ہیں، ملائکہ ان کے ہم نشین ہوتے ہیں۔ اگر وہ غائب ہو جاتے ہیں تو ملائکہ ان کو تلاش کرتے ہیں، اگر مریض ہو جاتے ہیں تو ملائکہ ان کی عیادت کرتے ہیں اور اگر وہ حاجت مند ہوتے ہیں تو ملائکہ ان کی مدد کرتے ہیں مسجد میں بیٹھنے والا مسلمان بھائی تین فائدے حاصل کرتا ہے۔ فائدہ پہنچانے والا بھائی، حکمت کی بات اور خدا کی رحمت۔
- ابن النجار عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
- کلام: ... سند میں ابن لہیعہ متکم فیہ راوی ہے۔

- ۲۰۳۵۱ کچھ لوگ مسجد کی کیلیں ہیں۔ ملائکہ ان کے ہم نشین ہوتے ہیں۔ لہذا ان کو تلاش کرتے ہیں، اگر وہ حاجت مند ہوتے ہیں تو ملائکہ ان کی مدد کرتے ہیں، اگر وہ بیمار پڑ جاتے ہیں تو ملائکہ ان کی عیادت کرتے ہیں، اگر وہ غائب ہو جاتے ہیں تو ملائکہ ان کو ڈھونڈتے ہیں اور جب وہ حاضر ہوتے ہیں تو ان کو اللہ کا ذکر کرنے کی تلقین کرتے ہیں۔
- عبدالرزاق، شعب الایمان للبیہقی عن عطاء الخراسانی مرسلأ
- ۲۰۳۵۲ جس نے نداء (اذان) سنی اور صحیح اور فارغ تھا لیکن اس نے اس پکار کا جواب نہیں دیا اس کی نماز صحیح نہیں۔
 مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ

جماعت چھوڑنے کی وعید

- ۲۰۳۵۳ لوگ جماعت چھوڑنے سے باز آ جائیں ورنہ میں ان کے گھروں کو جلا دوں گا۔ ابن ماجہ عن اسامۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۳۵۲..... جب کسی بستی یا دیہات میں تین افراد ہوں اور وہاں اذان اور نماز کی اقامت نہ ہوتی ہو تو شیطان ان پر غالب آجاتا ہے۔ لہذا تم پر جماعت لازم ہے۔ کیونکہ بھیریا تنہا بکری کو کھا جاتا ہے۔

مسند احمد، ابو داؤد، النسائی، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ، صحیح.

۲۰۳۵۵..... شیطان انسان کا بھیریا ہے، جس طرح بکری کا بھیریا اکیلی بکری کو کھا جاتا ہے پس تم بھی جدا جدا گھاٹیوں میں بیٹنے سے اجتناب کرو اور اپنے اوپر جماعت، عامۃ الناس اور مسجد کو لازم کر لو۔ مسند احمد عن معاذ رضی اللہ عنہ

۲۰۳۵۶..... میرا ارادہ بنا کہ میں چند نوجوانوں کو لکڑیاں اکٹھی کرنے کا حکم دوں پھر ان لوگوں کے پاس جاؤں جو اپنے گھروں میں نماز پڑھ لیتے ہیں اور ان کو کوئی بیماری بھی نہیں ہے۔ پھر میں ان کے گھروں کو جلا ڈالوں۔ ابو داؤد، الترمذی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۳۵۷..... قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے! میرا ارادہ تھا کہ میں لکڑیاں اکٹھی کرواؤں پھر نماز کے لیے اذان کا حکم دوں اور کسی کو نماز پڑھانے کے لیے کہہ دوں۔ پھر ان لوگوں کے پاس جاؤں اور ان کے گھروں کو جلا ڈالوں۔ (جو نماز میں نہیں آتے) قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر کسی کو معلوم ہو جائے کہ وہ (مسجد میں) موٹی بکری کا گوشت یا دو گھر ہی حاصل کر لے گا تو عشاء میں حاضر ہو جائے گا۔ مؤطا امام مالک، بخاری، النسائی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۳۵۸..... سب سے بھاری نماز منافقین پر عشاء اور فجر کی نماز ہے۔ اگر ان کو معلوم ہو جائے کہ ان دونوں نمازوں میں کیا کچھ اجر ہے تو وہ ضرور ان نمازوں میں حاضر ہوں، خواہ ان کو گھسٹ گھسٹ کر آنا پڑے۔ میں نے پختہ ارادہ کر لیا ہے کہ نماز (کی جماعت) کھڑی کرنے کا حکم دوں۔ پھر کسی کو نماز پڑھانے کے لیے کہوں اور وہ لوگوں کو نماز پڑھائے۔ پھر کچھ لوگوں کو لے کر جن کے پاس لکڑیاں ہوں، ان لوگوں کے پاس جاؤں جو نماز میں حاضر نہیں ہوتے اور ان کے ساتھ ان کے گھروں کو جلا ڈالوں۔

مسند احمد، البخاری، مسلم، ابو داؤد، ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

الاکمال

۲۰۳۵۹..... فارغ اور تندرستی کی حالت میں نداء (اذان) سنی اور اس نے جواب نہیں دیا (یعنی جماعت میں حاضر نہ ہوا) اس کی نماز درست نہیں۔

مسند رک الحاکم، السنن للبیہقی عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ

۲۰۳۶۰..... جس نے نداء سنی اور بغیر کسی ضرر اور عذر کے اس نے جواب نہیں دیا (یعنی جماعت میں حاضر نہیں ہوا) اس کی نماز مقبول نہیں۔

الکبیر للطبرانی عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ

۲۰۳۶۱..... جس نے حی علی الفلاح کی آواز سنی اور اس نے جواب نہ دیا پس وہ ہمارے ساتھ ہے اور اکیلا ہے۔

حلیۃ الاولیاء عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۰۳۶۲..... جس نے نداء سنی اور تین مرتبہ تک لبیک نہ کہا (یعنی جماعت میں حاضر نہ ہوا) اس کو منافقین میں لکھ دیا جاتا ہے۔

البغوی عن ابی زرارۃ الانصاری

کلام:..... امام بغوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: معلوم نہیں زرارۃ کو صحبت نبوی ﷺ حاصل رہی ہے یا نہیں۔

۲۰۳۶۳..... اس شخص کی نماز نہیں جو نداء سنے اور بغیر کسی عذر کے مسجد نہ آئے۔ ابو بکر بن المقرئ فی الاربعین عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۰۳۶۴..... اس شخص کی (گھر میں) نماز نہیں جس نے نداء سنی پھر (مسجد میں) نہ آیا ہاں مگر کسی عذر کی وجہ سے۔

الحاکم فی الکنی و ضعف عن جابر رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... (آپ ﷺ نے فرمایا) میں ارادہ کرتا ہوں کہ لوگوں کو نماز پڑھانے کے لیے امام بناؤں اور پھر نکل کر ایسے شخص جس پر میں قادر

- ہوں اور وہ جماعت کی نماز چھوڑ کر گھر میں بیٹھا ہے اس کے گھر کو اس پر جلاؤ والوں۔ مسند احمد عن ابن ام مکتوم
- ۲۰۳۶۵ میرا ارادہ تھا کہ میں کسی کو نماز پڑھانے کے لیے کہوں پھر کچھ جوانوں کو حکم دوں جو ان لوگوں کے پاس جائیں جو جماعت میں حاضر نہیں ہوتے اور ان کے اوپر ان کے گھروں کو ٹکڑیوں کے ساتھ جلا دوں۔ اور اگر کسی کو معلوم ہو جائے کہ وہ مسجد میں آئے تو اس کو گوشت لگی ہڈی یا دوپائے حاصل ہوں گے تو وہ ضرور نماز میں حاضر ہوگا۔ مسند احمد عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ
- ۲۰۳۶۶ میں نے ارادہ کیا ہے کہ نماز کے لیے اذان دینے والے کو اذان کا حکم دوں پھر ان لوگوں کے پاس جاؤں جو نماز سے پیچھے رہ جاتے ہیں اور جا کر ان کے گھروں کو ان پر جلا دوں۔ ابو داؤد الطیالسی عن جابر رضی اللہ عنہ
- ۲۰۳۶۷ میں نے ارادہ کیا ہے کہ بال کو کہوں کہ وہ نماز کھڑی کریں پھر میں ان لوگوں کے پاس جاؤں جو اذان کی آواز سن کر بھی نماز کو نہیں آئے اور ان کے گھروں کو جلا دوں۔ الاوسط للطبرانی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ
- ۲۰۳۶۸ میرا ارادہ ہے کہ میں نماز سے پیچھے رہ جانے والوں کے پاس جاؤں اور ان کے اوپر ان کے گھروں کو جلا دوں۔

مستدرک الحاکم عن ابن ام مکتوم

- ۲۰۳۶۹ اگر کوئی شخص اس لوگوں کو تھوڑے سے گوشت یا کھیر (پائے) پر بلائے تو لوگ چلے آئیں گے لیکن ان کو جماعت کی نماز کی طرف بلایا جاتا ہے مگر نہیں آتے۔ بس میرا ارادہ ہے کہ کسی کو لوگوں کی نماز پڑھانے کا حکم دوں اور خود ان لوگوں کے پاس جاؤں جو اذان سن کر نماز کو نہیں آتے اور ان پر آگ بھڑکا دوں۔ بے شک جماعت کی نماز سے منافق ہی پیچھے رہتا ہے۔ الاوسط للطبرانی عن انس رضی اللہ عنہ
- ۲۰۳۷۰ کیا بات ہے لوگ نماز کے لیے بلاوا سنتے ہیں پھر پیچھے رہ جاتے ہیں میں چاہتا ہوں کہ نماز کھڑی کرنے کو کہوں پھر جو بھی پیچھے رہ جائے والا ہے اس کے گھر کو جلا دوں۔ مصنف عبدالرزاق عن عطاء مرسلًا
- ۲۰۳۷۱ کسی شہر یا دیہات میں تین آدمی جمع ہوں لیکن ان میں جماعت نہ ہوتی ہو تو شیطان ان پر غالب آجاتا ہے۔

ابن عساکر عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

جماعت سے نماز پڑھنے والے شیطان پر غالب

- ۲۰۳۷۲ جہاں کہیں پانچ گھر (مسلمانوں کے) ہوں اور وہاں نماز کے لیے اذان نہ ہوتی ہو تو شیطان ان پر غالب آجاتا ہے۔
- مسند احمد، الکبیر للطبرانی عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ
- ۲۰۳۷۳ جو تین شہری یا دیہاتی جمع ہوں اور وہ نماز کھڑی نہ کریں تو شیطان ان کا چوتھا ساتھی بن جاتا ہے۔
- ابن عساکر عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

دوسری فصل..... امامت اور اس سے متعلق

اس میں چار فروع ہیں۔

پہلی فرع..... ترہیب (امامت کی وعید) اور آداب میں

امامت کی ترغیب میں

- ۲۰۳۷۴ امام اور مؤذن کو ان سب کے مثل ثواب ہے جو ان کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں۔ ابوالشیخ عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۰۳۷۵۔ مسجد میں سب سے افضل امام پھر مؤذن پھر وہ لوگ ہیں جو امام کی دائیں طرف ہیں۔

مسند الفردوس للديلمی، رواية الفردوس

۲۰۳۷۶۔ رحمت پہلے امام پر نازل ہوتی ہے پھر دائیں طرف لوگوں پر الاول فالاول۔ ابو الشیخ فی الثواب عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

الاکمال

۲۰۳۷۷۔ جب دو افراد ہوں تو ساتھ ساتھ کھڑے ہو کر نماز پڑھیں اگر تین ہوں تو امام آگے بڑھ جائے۔ الدارقطنی عن سمرة رضی اللہ عنہ

۲۰۳۷۸۔ جب تین افراد ہوں تو ان میں سب سے زیادہ کتاب اللہ کا پڑھا ہو ان کی امامت کرے اور اگر وہ اس منصب میں برابر ہوں تو ان میں سب سے سن رسیدہ شخص امام بنے۔ اور اگر سن میں بھی برابر ہوں تو خوبصورت چہرے کا مالک شخص امامت کرے۔

السنن للبیہقی عن ابی زید الانصاری

۲۰۳۷۹۔ قوم کی امامت ان میں سب سے زیادہ کتاب اللہ کو جاننے والا کرے گا۔ الزرار عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

۲۰۳۸۰۔ قوم کی امامت سب سے زیادہ قرآن پڑھا ہو شخص کرے گا اگر وہ قرآن میں برابر ہوں تو سب سے پہلے ہجرت کرنے والا آگے بڑھے اور اگر ہجرت میں برابر ہوں تو سب سے زیادہ فقیہ امامت کرے گا اور اگر فقہت میں سب برابر ہوں تو سب سے زیادہ عمر رسیدہ شخص

امامت کرے گا۔ (السنن للبیہقی، مستدرک الحاکم، عن ابی مسعود الانصاری

فائدہ:..... ہجرت منسوخ ہو چکی ہے اور یہ فرمان ہجرت فرض ہونے کے زمانہ سے متعلق ہے۔

۲۰۳۸۱۔ تم میں سب سے زیادہ قرآن پڑھا ہو تمہاری امامت کرے خواہ وہ ولد الحرام کیوں نہ ہو۔

ابن حزم فی کتاب الاعراب والدیلمی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۰۳۸۲۔ تمہاری امامت تمہارا سب سے زیادہ قرآن پڑھا ہو شخص کرے۔ البغوی والخطیب عن عمرو بن سلمہ عن ابیہ

کلام:..... عمرو بن سلمہ سے اور کوئی روایت منقول نہیں۔

۲۰۳۸۳۔ جب تم پر وہی امیر نہ ہو تو تم میں سب سے زیادہ قرآن پڑھنے والا تمہاری امامت کرے گا۔ الدیلمی عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۲۰۳۸۴۔ اپنے میں سے زیادہ قرآن پڑھے ہوئے کو آگے کرو۔ ابن ابی شیبہ عن عمرو بن سلمہ عن ابیہ

۲۰۳۸۵۔ تم میں سے زیادہ قرآن پڑھے ہوئے کو تمہاری امامت کرنی چاہیے۔ مسند احمد عن عمرو بن سلمہ عن رجال من الصحابة

۲۰۳۸۶۔ امامت سب سے پہلے ہجرت کرنے والا کرے، اگر ہجرت میں برابر ہوں تو دین کی فقہ میں سب سے زیادہ سمجھ بوجھ رکھنے والا

امامت کرے، اگر دین (کی فقہ میں) برابر ہوں تو زیادہ قرآن پڑھا ہو امامت کرے، لیکن کسی کی بادشاہت میں کوئی دوسرا امامت نہ کرے اور نہ

بقس کی مسند (بیٹھنے کی خاص جگہ) پر کوئی دوسرا بیٹھے۔ مستدرک الحاکم عن ابی مسعود الانصاری

۲۰۳۸۷۔ تمہاری امامت ان میں سب سے عمر رسیدہ شخص کرے۔ الکبیر للطبرانی عن مالک بن الحویرث

۲۰۳۸۸۔ تمہاری کامیابی کا راز اس میں ہے کہ تم نماز کو پاکیزہ رکھو اس طرح کہ اپنے بہترین افراد کو امامت کے لیے آگے کرو۔

الخطیب عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

۲۰۳۸۹۔ اپنی نمازوں میں اور اپنے جنازوں میں اپنے بے وقوف لوگوں کو آگے نہ ہونے دو۔

ابن قانع وعبدا و ابو موسی عن الحکم بن الصنت القریشی

۲۰۳۹۰۔ اپنی نمازوں میں بے وقوف لوگوں اور لڑکوں کو آگے نہ کیا کرو اور نہ اپنے جنازوں پر ان کو آگے کیا کرو بے شک امام تمہارے اللہ کے

پاں نماز دے ہوتے ہیں۔ الدیلمی عن علی رضی اللہ عنہ

امامت سے متعلق وعید

امام کے ضامن ہونے اور اس کے احوال اور دعائیں اس کے آداب کا بیان

۲۰۳۹۱..... امام ضامن ہے اور مؤذن امانت دار ہے۔ اے اللہ اماموں کو سیدھی راہ دکھا اور مؤذنین کی مغفرت فرما۔

ابوداؤد، الترمذی، ابن حبان، السنن للبیہقی عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ، مسند احمد عن ابی امامہ رضی اللہ عنہ
فائدہ:..... امام کی غلطی سے اگر سب کی نماز خراب ہو تو امام اس کا ذمہ دار ہے۔ اور مؤذن امانت دار ہے کہ نمازوں کے لیے صحیح وقت پر اذان
واقامت دے۔

۲۰۳۹۲..... امام تم کو نماز پڑھاتے ہیں، اگر وہ صحیح رہیں تو تمہارے لیے فائدہ ہے اور اگر ان سے خطا ہو جائے تو تمہارے لیے کوئی وبال نہیں
ہے۔ ان پر اس کا وبال ہے۔ البخاری عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۰۳۹۳..... امام ضامن ہے۔ اگر اس نے اچھی نماز پڑھائی تو اس کو اور تم کو سب کو ثواب ہے۔ اور اگر نماز میں کوتاہی کی تو اس پر وبال ہے
مقتدیوں پر کچھ وبال نہیں۔ ابوداؤد، ابن ماجہ، مستدرک الحاکم عن سہل بن سعد

کلام:..... اس کی اسناد میں عبدالحمید بن سلیمان کے متعلق محدثین کا ضعیف ہونے کا اتفاق ہے۔ زوائد ابن ماجہ
۲۰۳۹۴..... جس نے لوگوں کی امامت کی اور صحیح وقت پر کی اور اچھی طرح مکمل نماز پڑھائی تو اس کا ثواب امام اور مقتدیوں سب کو ہے۔ اور جس

امام نے کمی کوتاہی کی تو اس کا وبال امام پر ہے مقتدیوں پر کچھ نہیں۔ (مسند احمد، ابوداؤد، ابن ماجہ، مستدرک الحاکم عن عقبہ بن عامر
۲۰۳۹۵..... جس شخص نے کسی قوم کی امامت کی حالانکہ وہ اس کی امامت کو ناپسند کرتے ہیں تو اس امام کی نماز اس کے کانوں سے اوپر نہیں جائے گی۔

الکبیر للطبرانی عن طلحہ رضی اللہ عنہ
۲۰۳۹۶..... جس نے کسی قوم کی امامت کی اور وہ اس کو ناپسند کرتے تھے تو اس کی نماز اس کے زخروں سے اوپر نہیں جائے گی۔

الکبیر للطبرانی عن جنادہ
۲۰۳۹۷..... جس نے کسی قوم کی امامت کی حالانکہ مقتدیوں میں اس سے زیادہ کتاب اللہ کا پڑھا ہوا ہے اور اس سے زیادہ علم جاننے والا ہے تو وہ
شخص قیامت تک پستی کی طرف رہے گا۔ الضعفاء للعقیلی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۰۳۹۸..... تین باتیں کسی کو کرنا زیب نہیں دیتیں: کوئی شخص لوگوں کی امامت کرے پھر دعائیں اپنے آپ کو خاص کر لے۔ اگر اس نے
ایسا کیا تو بلاشک اس نے مقتدیوں سے خیانت برتی۔ اور کوئی شخص کسی کے گھر میں اندر نظر نہ ڈالے اجازت ملنے سے قبل، اگر اس نے ایسا
کیا تو وہ پہلے ہی اندر داخل ہو گیا۔ اور کوئی شخص پیشاب پاخانے کے دباؤ میں نماز نہ پڑھے جب تک کہ ہلکانہ ہو جائے۔

ابوداؤد، الترمذی عن ثوبان رضی اللہ عنہ
۲۰۳۹۹..... حضور اکرم ﷺ نے منع فرمایا اس بات سے کہ امام کسی (تخت وغیرہ یا کسی اونچی جگہ) اوپر کھڑا ہو جائے اور لوگ اس کے پیچھے (نیچے)

کھڑے ہوں۔ ابوداؤد، مستدرک الحاکم عن حذیفہ رضی اللہ عنہ
۲۰۴۰۰..... نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا کہ امام مؤذن ہو۔ السنن للبیہقی عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۰۴۰۱..... جو امام بھول چوک کی وجہ سے جنسی حالت میں لوگوں کو نماز پڑھا دے اور نماز پوری ہو جائے تو اس کو چاہیے کہ غسل کرے اور نماز لوٹالے
اسی طرح اگر بغیر وضو کے نماز پڑھا دے تب بھی یہی حکم ہے۔ ابونعیم فی معجم شیوخہ عن البراء رضی اللہ عنہ

الاکمال

۲۰۴۰۲... جو کسی قوم کی امامت کرے وہ اللہ سے ڈرے اور اس بات کو ملحوظ رکھے کہ وہ ضامن ہے اور مقتدیوں کی نماز کے بارے میں اس سے سوال کیا جائے گا۔ اور اگر اس نے اچھی طرح نماز پڑھائی تو اس کو ان سب جتنا ثواب ہوگا جو اس کے پیچھے نماز پڑھنے والے ہیں۔ بغیر ان کے اجر میں کچھ بھی کمی کیے ہوئے۔ اور جو کمی کوتاہی امام سے سرزد ہوگی اس کا وبال صرف اسی پر ہوگا۔

الاورسط للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۰۴۰۳... امام ضامن ہے۔ مؤذن امانت دار ہے۔ اے اللہ! اماموں کی رہنمائی فرما اور مؤذنین کی مغفرت فرما۔

عبدالرزاق، مسند احمد، مسند ابی یعلیٰ، الکبیر للطبرانی، السنن لسعید بن منصور عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، ابن عساکر فی غرائب مالک، مسند احمد، مسند ابی یعلیٰ، الکبیر للطبرانی، السنن لسعید بن عمرو عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۴۰۴... امام ضامن ہے اور مؤذن امانت دار ہے۔ اللہ پاک امام کی رہنمائی فرمائے اور مؤذنین کو معاف فرمائے۔

مسند احمد، الکبیر للطبرانی، ابن حبان، السنن للبیہقی عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۰۴۰۵... امام ضامن ہے اور مؤذن امین ہے۔ اللہ پاک ائمہ کو رشد و بھلائی دے اور مؤذنین کی مدد فرمائے۔

الکبیر للطبرانی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۴۰۶... امام ضامن ہے اور مؤذن امانت دار۔ اے اللہ! مؤذنین کی مغفرت فرما اور ائمہ کو ہدایت نصیب کر۔

ابوالشیخ، الکبیر للطبرانی عن وائلۃ

۲۰۴۰۷... ائمہ ضمانت دار ہیں اور مؤذن امانت دار۔ اللہ ائمہ کو رشد و ہدایت دے اور مؤذنین کی مغفرت فرمائے۔

الشافعی، السنن للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

امام نماز کا ضامن ہے

۲۰۴۰۸... امام ڈھال ہے اگر وہ نماز پوری (اور صحیح) پڑھائے تو اس کا ثواب تمہارے لیے بھی اور اس کے لیے بھی ہے۔ اور اگر وہ کسی کوتاہی کا

شکار ہو تو اس کا نقصان امام پر ہی ہے جبکہ تم مقتدیوں کے لیے کامل ثواب ہے۔ الباوردی، الکبیر للطبرانی عن شریح العدوی

۲۰۴۰۹... جو بندہ کسی قوم کی امامت کرتا ہے وہ ان کا نگہبان ہوتا ہے، ان پر ان کی نماز کا وبال نہیں ہوتا۔ اگر امام صحیح امامت کرتا ہے تو اس کا ثواب

اس کو اور سب مقتدیوں کو ہوتا ہے اور اگر وہ کسی خطا کا مرتکب ہوتا ہے تو اس کا وبال صرف امام ہی پر ہوتا ہے جبکہ مقتدی بری الذمہ ہوتے ہیں۔

الکبیر للطبرانی عن عقبہ بن عامر

۲۰۴۱۰... جب امام کی نماز فاسد ہو جائے تو پیچھے رہنے والوں کی نماز بھی فاسد ہو جائے گی۔

المتفق والمفترق للخطیب عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

صفات الامام اور اس کے آداب

۲۰۴۱۱... جب تین افراد جمع ہوں تو ان کی امامت ان میں سے سب سے زیادہ کتاب اللہ کا پڑھا ہوا شخص کرے گا۔ اگر وہ قراءت قرآن میں

سب برابر ہوں تو ان میں سے سب سے سن رسیدہ شخص امامت کرے گا۔ اور اگر عمر میں بھی تینوں برابر ہوں تو سب سے زیادہ حسین رو شخص امامت

کرتا ہے۔ السنن للبیہقی عن ابی زید الانصاری

- ۲۰۴۱۲۔ تمباری امامت تم میں سے سب سے زیادہ حسین چہرے والا شخص کرے کیونکہ ممکن ہے وہی تم میں سب سے زیادہ اچھے اخلاق کا مالک بھی ہو۔ الکامل لابن عدی عن عائشہ رضی اللہ عنہا
- ۲۰۴۱۳۔ قوم کی امامت ان کا سب سے زیادہ قرآن پڑھا ہوا آدمی کرے۔ مسند احمد عن انس رضی اللہ عنہ
- ۲۰۴۱۴۔ قوم کی امامت سب سے زیادہ قرآن پڑھا ہوا شخص کرے گا۔ اگر وہ قرأت میں برابر ہوں تو سنت کو زیادہ جاننے والا امامت کرے گا۔ اگر سنت کے علم میں سب برابر ہوں تو ہجرت میں سب سے مقدم شخص امامت کرے گا۔ اگر ہجرت میں بھی سب برابر ہوں تو سب سے مقدم نبی اسلام شخص امامت کرے گا۔ کسی شخص کے گھر اور نہ کسی کی بادشاہت میں دوسرا کوئی شخص امامت کرنے کا اہل ہے اور کوئی شخص کسی دوسرے کی ناس بیٹھنے کی جگہ (مسند) پر نہ بیٹھے۔ مسند احمد، مسلم، ابوداؤد، الترمذی، النسائی، ابن ماجہ عن ابی مسعود رضی اللہ عنہ
- ۲۰۴۱۵۔ جب تو کسی قوم کی امامت کرے تو ان کو ہلکی پھلکی نماز پڑھا۔ مسلم، ابن ماجہ عن عثمان بن ابی العاص
- ۲۰۴۱۶۔ اللہ تعالیٰ ہر چیز میں فضل (اضافہ) کو پسند فرماتے ہیں۔ حتیٰ کہ نماز میں بھی۔ (ابن عساکر عن ابن عمرو)
- ۲۰۴۱۷۔ جب تم میں سے کوئی شخص لوگوں کو نماز پڑھائے تو ہلکی نماز پڑھائے۔ کیونکہ لوگوں میں ضعیف، بیمار اور بڑے بوڑھے بھی ہوتے ہیں۔ اور جب کوئی اپنی تنہا نماز پڑھے تو جتنی چاہے لمبی نماز پڑھے۔ مؤطا امام مالک، البخاری، ابوداؤد، النسائی عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ
- ۲۰۴۱۸۔ اپنی قوم کی امامت کرا اور جو بھی کسی قوم کی امامت کرے ہلکی کرے۔ کیونکہ قوم میں بوڑھے بھی، مریض بھی ہیں، کمزور بھی ہیں اور حاجت مند بھی ہیں۔ پس جب کوئی اکیلے نماز پڑھے تو جیسے چاہے (لمبی) پڑھے۔ مسلم عن عثمان بن ابی العاص
- ۲۰۴۱۹۔ میں بچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں تو نماز کو مختصر کر دیتا ہوں۔ ابن ماجہ عن عثمان بن ابی العاص
- ۲۰۴۲۰۔ اللہ کی قسم! میں نماز میں بچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں تو اس ڈرنے سے کہیں اس کی ماں پریشان ہو نماز کو مختصر کر دیتا ہوں۔ الترمذی عن انس رضی اللہ عنہ

منتقدیوں کی خاطر نماز میں تخفیف

- ۲۰۴۲۱۔ میں نماز پڑھانے کھڑا ہوتا ہوں اور میرا ارادہ طویل نماز پڑھانے کا ہوتا ہے لیکن کسی بچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں تو نماز کو مختصر کر دیتا ہوں اس ڈرنے سے کہ کہیں اس کی ماں پر (بچے کا رونا) شاق نہ گزرے۔
- مسند احمد، البخاری، ابوداؤد، النسائی عن ابی قتادہ رضی اللہ عنہ
- ۲۰۴۲۲۔ میں نماز میں داخل ہوتا ہوں اور لمبی نماز پڑھنے کا ارادہ کرتا ہوں لیکن کسی بچے کے رونے کی آواز سن لیتا ہوں تو نماز کو مختصر کر دیتا ہوں کیونکہ میں بچے کے رونے پر ماں کی بے تابی اور پریشانی کو جانتا ہوں۔ مسند احمد، البخاری، مسلم، ابن ماجہ عن انس رضی اللہ عنہ
- ۲۰۴۲۳۔ تو ان کا امام ہے لیکن تو ان کے کمزور ترین فرد کا خیال کر اور اذان کے لیے کسی ایسے شخص کو مقرر کر جو اذان پر اجرت نہ لیتا ہو۔
- مسند احمد، ابوداؤد، النسائی، مستدرک الحاکم عن عثمان بن ابی العاص
- ۲۰۴۲۴۔ جس جگہ فرض نماز پڑھی جا چکی ہو وہاں کوئی امام امامت نہ کرائے حتیٰ کہ وہاں سے ہٹ جائے۔

ابوداؤد، ابن ماجہ عن المغیرہ بن شعبہ

۲۰۴۲۵۔ کیا تم میں سے کوئی شخص اس بات سے عاجز ہے کہ (فرض نماز کے بعد) نفل نماز میں آگے یا پیچھے یادائیں یا بائیں ہو جائے۔

ابوداؤد، ابن ماجہ عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۰۴۲۶۔ اے لوگو! تم میں سے کچھ لوگ نفرت دلانے والے بھی ہیں۔ پس جو تم میں سے لوگوں کو نماز پڑھائے مختصر پڑھائے۔ کیونکہ اس کے پیچھے ناتواں، بڑے بوڑھے اور کام والے لوگ بھی ہوتے ہیں۔ مسند احمد، البخاری، مسلم عن ابی مسعود رضی اللہ عنہ

- ۲۰۲۲۷۔ اے معاذ! فتنہ انگیز نہ بن، تیرے پیچھے بوڑھے، کمزور، کام والے اور مسافر لوگ بھی ہوتے ہیں۔ ابو داؤد عن حزم بن ابی کعب
- ۲۰۲۲۸۔ اے معاذ! کیا تو فتنہ اٹھانے والا ہے؟! تو نے سبح اسم ربک الاعلیٰ، والشمس وضحاها، واللیل اذا یغشی (ان جیسی دوسری مختصر) سورتیں کیوں نہیں پڑھیں بے تک تیرے پیچھے بڑے بوڑھے، کمزور ناتواں اور کام والے ضرورت مند افراد بھی ہوتے ہیں۔
- البخاری، مسلم۔ ابو داؤد عن جابر رضی اللہ عنہ
- ۲۰۲۲۹۔ جب آدمی کسی قوم کی امامت کرے تو مقتدیوں سے بلند کسی جگہ پر کھڑا نہ ہو۔ ابو داؤد، السنن للبیہقی عن حذیفہ رضی اللہ عنہ
- ۲۰۲۳۰۔ جب دو افراد ہوں تو ساتھ ساتھ کھڑے ہو کر نماز پڑھیں اور جب تین افراد ہوں تو ایک شخص آگے بڑھ جائے۔
- الدارقطنی عن سمرة رضی اللہ عنہ
- ۲۰۲۳۱۔ نماز کی تکبیر اس وقت تک نہ کہو جب تک مؤذن اذان سے فارغ نہ ہو جائے۔ ابن النجار عن انس رضی اللہ عنہ
- ۲۰۲۳۲۔ اپنے انما اپنے بہترین لوگوں کو کرو۔ کیونکہ وہ تمہارے اور تمہارے رب کے درمیان نمائندے بنتے ہیں۔
- الدارقطنی، السنن للبیہقی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ
- ۲۰۲۳۳۔ تمہاری کامیابی کا راز یہ ہے کہ تمہاری نماز قبول ہو جائے لہذا تمہاری امامت تمہارے بہترین لوگ کریں۔
- ابن عساکر عن ابی امامہ رضی اللہ عنہ
- ۲۰۲۳۴۔ تمہارا راز یہ ہے کہ تمہاری نماز قبول ہو جائے، لہذا تمہاری امامت تمہارے علماء کریں بے شک وہ تمہارے اور تمہارے رب کے درمیان نمند (نمائند) ہیں۔ الکبیر للطبرانی عن مرثد الغنوی
- ۲۰۲۳۵۔ نماز میں اختصار سے کام لو۔ بے شک تمہارے پیچھے کمزور ناتواں، بوڑھے اور حاجت مند لوگ بھی ہیں۔
- الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ
- ۲۰۲۳۶۔ مغرب میں اذان و اقامت کے دوران امام کا تھوڑی دیر بیٹھنا بھی سنت میں سے ہے۔
- مسند الفردوس للدیلمی عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ
- ۲۰۲۳۷۔ قوم میں سب سے کمزور فرد کی ہی نماز پڑھا اور ایسے شخص کو مؤذن نہ بنا جو اپنی اذان پر اجرت لے۔ الکبیر عن المغیرہ رضی اللہ عنہ
- ۲۰۲۳۸۔ تمہاری امامت تم میں سب سے زیادہ قرآن پڑھا ہوا شخص سے۔ النسائی عن عمرو بن سلمة رضی اللہ عنہ

الاکمال

- ۲۰۲۳۹۔ تعظیم کرنے والا وضو کرنے والوں کی امامت کا اہل نہیں۔ الدارقطنی وضعفہ عن جابر رضی اللہ عنہ
- ۲۰۲۴۰۔ غیر مختون کے پیچھے نماز درست نہیں۔ السطوق والمفترق لخطیب عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ
- کلام:..... اس روایت کی سند میں مہدی بن بلال ہے جس پر وضع حدیث کی تہمت عائد ہے۔ میزان الاعتدال ۱۹۵/۴
- ۲۰۲۴۱۔ امام اپنے پیچھے والوں سے بلند جگہ پر کھڑے ہو کر نماز نہ پڑھائے۔
- سموہ، السنن للبیہقی عن سلمان، الدیلمی عن ابی سعید رضی اللہ عنہ
- ۲۰۲۴۲۔ جب تو لوگوں کی امامت کرے تو الشمس وضحاها، سبح اسم ربک الاعلیٰ، اقرأ باسم ربک اور واللیل اذا یغشی (جیسی سورتیں) پڑھو۔ مسلم عن جابر رضی اللہ عنہ
- ۲۰۲۴۳۔ تیرے بے یقین سے تو مغرب میں والشمس وضحاها اور ایسی سورتیں پڑھا کر۔ (الدیلمی عن جابر رضی اللہ عنہ)

۲۰۴۴۴..... صبح کی نماز میں بیس آیات سے کم نہ پڑھو اور عشاء کی نماز میں دس آیات سے کم نہ پڑھو۔

الکبیر للطبرانی عن خلاد بن السائب عن رفاعۃ الانصاری، مسند احمد عن انس، النسائی عن جابر رضی اللہ عنہ
۲۰۴۴۵..... کیا تو (لوگوں کو) آزمائش میں ڈالتا ہے۔ ان کو لمبی نماز مت پڑھا، بلکہ سبح اسم ربک الاعلیٰ، والشمس وضحاها اور ان
جیسی سورتیں پڑھا کر اے معاذ! اور قتان (فتنہ انگیز) نہ بن۔ یا تو تو لوگوں کو ہلکی نماز پڑھایا کر یا پھر آ کر میرے ساتھ نماز پڑھ لیا کر۔

مسلم، سمویہ عن رجل من بنی سلمة
۲۰۴۴۶..... جب تو قوم کی امامت کرے تو سب سے ضعیف شخص کا خیال کر (کے نماز پڑھا)۔ الشیرازی فی الالقاب عن عثمان بن ابی العاص
۲۰۴۴۷..... لوگوں میں سب سے ضعیف ترین شخص کا خیال کر۔ کیونکہ ان میں ضعیف، بوڑھے اور حاجت مند لوگ بھی ہوتے ہیں۔ اگر تو
اکیلا ہو تو نماز جتنی لمبی چاہے کر لے۔ اور اگر تیرے پاس مؤذن آئے اور اذان دینے کا ارادہ کرے تو اس کو منع نہ کر۔

الکبیر للطبرانی، الجامع لعبد الرزاق عن عطاء مرسلأ
۲۰۴۴۸..... جو لوگوں کی امامت کرے وہ قوم میں سب سے کمزور کا خیال کرے۔ بے شک قوم میں ضعیف بوڑھے اور حاجت مند لوگ بھی ہوتے ہیں۔

(عبد الرزاق عن الحسن مرسلأ
۲۰۴۴۹..... اے عثمان! نماز میں اختصار کرو اور لوگوں میں ضعیف ترین کا خیال کرو، بے شک مقتدیوں میں بچے، بوڑھے، کمزور، حاجت
مند، حاملہ عورتیں اور دودھ پلانے والی عورتیں بھی ہوتی ہیں۔ میں بچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں تو نماز کو مختصر کر دیتا ہوں۔

الکبیر للطبرانی عن عثمان بن ابی العاص

ہلکی نماز پڑھانا

۲۰۴۵۰..... نماز میں اختصار کر۔ لوگوں میں کمزور ترین شخص کا خیال کر کیونکہ لوگوں میں بچے بوڑھے، کمزور اور حاجت مند افراد بھی ہوتے ہیں۔

مسند احمد عن عثمان بن ابی العاص
۲۰۴۵۱..... اپنے ساتھیوں کو کمزور ترین فرد کی نماز پڑھا۔ کیونکہ ان میں ضعیف، بیمار اور حاجت مند بھی ہوتے ہیں۔ اور مؤذن ایسے شخص کو بنا جو
اذان پر اجرت نہ لے۔ الشیرازی فی الالقاب عن عثمان بن ابی العاص

۲۰۴۵۲..... اے عثمان! اپنی قوم کی امامت کر اور جو کسی قوم کی امامت کرے ہلکی نماز پڑھائے۔ بے شک لوگوں میں کمزور، بوڑھے اور حاجت مند
بھی ہوتے ہیں۔ ہاں جب تو اپنی تنہا نماز پڑھے تو جیسی چاہے (لمبی یا مختصر) نماز پڑھ۔ ابن عساکر عن عثمان بن ابی العاص
۲۰۴۵۳..... میں نے تجھے تیرے ساتھیوں پر امیر مقرر کیا ہے حالانکہ تو سب سے کم سن ہے۔ لہذا جب تو ان کی امامت کرے تو کمزور ترین
شخص کا خیال کر کے نماز پڑھا۔ بے شک تیرے پیچھے بڑے بوڑھے، بچے اور حاجت مند بھی ہیں۔ جب تو صدقات (زکوٰۃ وغیرہ) وصول
کرے تو بچے والا جانور نہ لے، جس میں حاملہ بھی شامل ہے۔ نہ زائد مال لے، نہ بکرا (نر) لے اور کوئی بھی اپنے عمدہ مال کا زیادہ حقدار
ہے۔ اور قرآن کو بغیر طہارت کے نہ چھو، جان لے عمرہ چھوٹا حج ہے۔ اور عمرہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔ اور حج عمرہ سے بہتر ہے۔

الکبیر للطبرانی عن عثمان بن ابی العاص

۲۰۴۵۴..... جو کسی قوم کی امامت کرے وہ ہلکی نماز پڑھائے کیونکہ ان میں کمزور بوڑھے، مریض اور حاجت مند بھی ہوتے ہیں۔ جب اکیلا نماز
پڑھے تو جیسی چاہے پڑھے۔ مسند احمد عن عثمان بن ابی العاص

۲۰۴۵۵..... میں نماز میں ہوتا ہوں اور (نماز میں شامل کسی عورت کے) بچے کے رونے کی آواز سن لیتا ہوں تو نماز مختصر کر دیتا ہوں کہ کہیں اس کی
ماں کو (طویل نماز) بھاری پڑ جائے۔ یا فرمایا: کہیں اس کی ماں آزمائش میں نہ پڑ جائے۔ مصنف ابن ابی شیبہ عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۲۰۳۵۶..... میں اپنے پیچھے (نماز میں شامل کسی عورت کے) بچے کی آواز سنتا ہوں تو نماز ہلکی کر دیتا ہوں اس ڈر سے کہ کہیں اس کی ماں آزمائش میں نہ پڑ جائے۔ عبدالرزاق عن علی بن حسین مرسلًا

۲۰۳۵۷..... میں نماز میں بچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں تو اس کی ماں کے آزمائش میں پڑنے کے ڈر سے نماز ہلکی کر دیتا ہوں۔

المبزار عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۳۵۸..... میں بچے کے رونے کی آواز سن کر نماز مختصر کر دیتا ہوں اس ڈر سے کہ اس کی ماں آزمائش میں نہ پڑ جائے۔

عبدالرزاق عن عطاء مرسلًا

۲۰۳۵۹..... میں نے جدی اس لیے کی ہے تاکہ بچے کی ماں جلدی بچے کو سنبھال لے۔ الاوسط للطبرانی عن انس رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم کو رسول اللہ ﷺ نے دو مختصر سورتوں کے ساتھ فجر کی نماز پڑھانی بعد میں یہ ارشاد فرمایا۔

۲۰۳۶۰..... جب کوئی آدمی قوم کی امامت کرے تو قوم کے سوا اپنے لیے کوئی دعا خاص نہ کرے۔ اگر ایسا کیا تو اس نے مقتدیوں سے خیانت کی، اور

نہ کسی قوم کے گھر میں بغیر اجازت کے آنکھ اندر ڈالے۔ اگر کسی نے ایسا کیا تو اس نے خیانت برتی۔ السنن للبیہقی عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۳۶۱..... جس جگہ فرض نماز ادا کی جا چکی ہو وہاں کسی امام کے پیچھے نماز نہ پڑھی جائے۔ ابن عساکر عن المغیرۃ بن شعبۃ، سند حسن

دوسری فرع..... مقتدی سے متعلق آداب کا بیان

۲۰۳۶۲..... جب امام بیٹھ کر نماز پڑھائے تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔ مصنف ابن ابی شیبہ عن معاویۃ

۲۰۳۶۳..... جب امام تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو، جب امام رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو، جب امام سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو۔ جب امام رکوع سے سر اٹھائے تو تم بھی سر اٹھا لو اور جب امام بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بھی سب لوگ بیٹھ کر اقتداء کرو۔

الکبیر للطبرانی عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۳۶۴..... امام کو اس لیے آگے کیا جاتا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے۔ لہذا جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو، جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع

کرو، جب وہ سر اٹھائے تو تم بھی سر اٹھاؤ، اور جب امام کہے: سمع اللہ لمن حمدہ تو تم کہو: اللہم ربنا لک الحمد۔ جب امام سجدہ کرے تو سجدہ کرو اور جب امام بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بھی سب بیٹھ کر نماز پڑھو۔

موطا امام مالک، البخاری، مسند احمد، ابوداؤد عن انس رضی اللہ عنہ، البخاری، مسلم، ابوداؤد، ابن ماجہ عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۰۳۶۵..... امام اس لیے بنایا جاتا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے، پس جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو۔ جب پڑھے تو خاموش رہو، اور جب

امام غیر المغضوب علیہم ولا الضالین۔ کہے تو تم: آمین کہا کرو۔ جب رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو، جب امام سمع اللہ لمن

حمدہ کہے تو: اللہم ربنا لک الحمد کہو، جب وہ سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھائے تو تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔

ابن ابی شیبہ، ابن ماجہ، السنن للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۳۶۶..... میں جسیم ہو گیا ہوں، (اس لیے رکوع و سجود میں تاخیر ہوتی ہے) پس جب میں رکوع کروں تو تم بھی رکوع کرو اور جب میں سجدہ

کروں تو تم بھی سجدہ کرو اور میں کسی کو رکوع اور سجدے میں پہل کرتا ہوں نہ پاؤں۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ

۲۰۳۶۷..... رکوع و سجود میں مجھ سے سبقت نہ کرو، میں جب بھی تم سے سبقت کر جاتا ہوں رکوع کرتا ہوں تم اس کو میرے سر اٹھانے سے پہلے

پا سکتے ہو، کیونکہ میں جسیم ہو چکا ہوں۔ یونہی جب میں سبقت کر کے سجدہ کرتا ہوں تو تم مجھے سر اٹھانے سے پہلے پا سکتے ہو۔ کیونکہ میرا جسم بڑا

بوجھل ہو گیا۔ مسند احمد، ابوداؤد، ابن ماجہ عن معاویہ رضی اللہ عنہ

۲۰۳۶۸..... ابھی تم نے فارس اور روم والوں کا طریقہ اپنایا ہے۔ وہ بھی اپنے بادشاہوں کے روبرو کھڑے رہتے ہیں اور بادشاہ بیٹھے رہتے ہیں۔ تم

اپنے امام کی اقتداء کرو۔ اگر وہ کھڑا ہو کر نماز پڑھائے تو تم بھی کھڑے ہو کر پڑھو اور اگر وہ بیٹھ کر نماز پڑھائے تو تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔

النسائی، ابن ماجہ عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۰۳۶۹ ... امام سے پہلے نہ کرو۔ جب وہ تکبیر کہے تو تم تکبیر کہو، جب وہ ولا الضالین کہے تو تم آمین کہو، جب وہ رکوع کرے تو تم رکوع کرو، جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم اللھم ربنا ولك الحمد کہو اور اس سے پہلے سر نہ اٹھاؤ۔

مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۳۷۰ ... اے علی! امام کے پیچھے فاتحہ نہ پڑھ۔ ابو داؤد عن علی رضی اللہ عنہ

۲۰۳۷۱ ... جب امام کہے سمع اللہ لمن حمدہ تو تم کہو ربنا لك الحمد۔ بے شک جس کا قول ملائکہ کے قول کے موافق ہو گیا اس کے پچھلے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ مؤطا امام مالک، البخاری، مسلم، ابو داؤد، الترمذی، النسائی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۳۷۲ ... جب امام کہے سمع اللہ لمن حمدہ تو تم کہو ربنا ولك الحمد

ابن ماجہ، مستدرک الحاکم عن ابی سعید، ابن ماجہ، ابن حبان عن انس رضی اللہ عنہ، ابن حبان عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۳۷۳ ... امام اس لیے بنایا جاتا ہے کہ اس کی اقتداء کی جائے، پس جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو، جب وہ قرأت کرے تو تم خاموش رہو اور جب امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم اللھم ربنا ولك الحمد کہو۔ النسائی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۳۷۴ ... امام اس لیے بنایا جاتا ہے تاکہ اس کی اقتداء کی جائے۔ پس جب امام کھڑا ہو کر نماز پڑھائے تو تم بھی کھڑے ہو کر نماز پڑھو اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھائے تو تم بھی بیٹھ کر اقتداء کرو۔ اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھائے تو تم کھڑے ہو کر اقتداء نہ کرو۔ جیسے اہل فارس اپنے بڑوں کے ساتھ یہ برتنڈ کرتے ہیں۔ مسند احمد، مسلم، ابو داؤد عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۰۳۷۵ ... امام ڈھال ہے۔ پس جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھائے تو تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔ جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم: اللھم ربنا لك الحمد کہو۔ جب اہل زمین کا قول اہل آسمان کے قول کے موافق ہو جاتا ہے تو اس کے پچھلے سب گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

امام کی پیروی لازم ہے

۲۰۳۷۶ ... امام اس لیے بنایا جاتا ہے تاکہ اس کی پیروی کی جائے۔ لہذا تم اس سے اختلاف نہ کرو۔ بلکہ جب وہ تکبیر کہے تو تم تکبیر کہو۔ جب وہ رکوع کرے تو تم رکوع کرو۔ جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم اللھم ربنا ولك الحمد کہو۔ جب وہ سجدہ کرے تو تم سجدہ کرو اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بھی سب بیٹھ کر نماز پڑھو۔ مسند احمد، البخاری، مسلم ابو داؤد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۳۷۷ ... جب تم نماز پڑھو تو پہلے اپنی صفوں کو سیدھا کرو پھر تم میں سے ایک فرد تمہاری امامت کرے، جب وہ تکبیر کہے تو تم تکبیر کہو، جب وہ قرأت کرے تو تم خاموش رہو، جب وہ غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کہے تو تم آمین کہو۔ اللہ پاک تمہاری دعا قبول کرے گا جب امام تکبیر کہے اور رکوع کرے تو تم بھی تکبیر کہو اور رکوع کرو۔ بے شک امام تم سے پہلے رکوع کرتا ہے اور تم سے پہلے سر اٹھاتا ہے تم بھی پیچھے پیچھے رہو۔ جب امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم اللھم ربنا لك الحمد کہو اللہ پاک تمہارے کلام کو سنے گا۔ جب وہ تکبیر کہے اور سجدہ کرے تو تم تکبیر کہو اور سجدہ کرو۔ بے شک امام تم سے پہلے سجدہ کرتا ہے اور تم سے پہلے سر اٹھاتا ہے، تم بھی اس طرح اس کے پیچھے پیچھے رہو۔ جب امام قعدہ کرو تو تم میں سے ہر شخص پہلے یہ کلمات پڑھے:

التحيات الطيبات والصلوات لله السلام عليك ايها النبي ورحمة الله وبركاته السلام علينا وعلى

عباد اللہ الصالحین اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمدا عبده و رسوله .

مسند احمد، مسلم، ابو داؤد، النسائی، ابن ماجہ عن ابی موسی رضی اللہ عنہ

۲۰۲۷۸ ... جو شخص امام سے قبل جھک جائے اور اس سے قبل ہی سر اٹھائے اس کی پیشانی شیطان کے ہاتھ میں ہے۔

البزار عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۲۷۹ ... جو اپنی نماز میں امام سے پہلے سر اٹھاتا ہے وہ اس خطرے سے آزاد نہیں ہے کہ اللہ پاک اس کی سورت گدھے کی صورت جیسی بنا دے۔

مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۲۸۰ ... جو امام سے پہلے سر اٹھائے یا رکھے اس کی نماز قبول نہیں۔ ابن قانع عن شیبان

۲۰۲۸۱ ... تم سمجھتے ہو میرا قبلہ سامنے ہے اللہ کی قسم مجھ پر تمہارا خشوع (خضوع) اور تمہارا رکوع (سجود) مخفی نہیں ہے۔ میں تم کو اپنی کمر کے پیچھے

سے بھی دیکھتا ہوں۔ مؤطا امام مالک، البخاری، مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۲۸۲ ... اے لوگو! میں تمہارے آگے ہوں۔ لہذا رکوع و سجود میں نہ قیام و قعود میں اور نہ نماز تم کرنے میں مجھ سے پہلے کرو۔ میں تم کو آگے سے اور

پیچھے سے دیکھتا ہوں قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر تم وہ سب کچھ دیکھتے جو میں دیکھتا ہوں تو تم کم ہنسو اور زیادہ روؤ۔

مسند احمد، مسلم، النسائی عن ابی موسی رضی اللہ عنہ

۲۰۲۸۳ ... اے لوگو! کیا بات ہے جب نماز میں تم کو کوئی بات پیش آجائے تو تالیاں پٹیتے ہو۔ تالی تو صرف عورتوں کے لیے ہے۔ اور مرد کو کوئی

بات پیش آجائے تو وہ سبحان اللہ کہہ دے۔ بے شک جب کوئی سبحان اللہ کہتا ہے تو سننے والا توجہ کر لیتا ہے۔ البخاری عن سہل بن سعد

۲۰۲۸۴ ... جب نماز کے لیے اقامت کہی جائے تو کھڑے نہ ہو جب تک مجھے نہ دیکھ لو۔

مسند احمد، البخاری، مسلم، ابو داؤد، النسائی عن ابی قتادہ

ابو داؤد، ترمذی اور نسائی میں یہ اضافہ ہے: حتی کہ مجھے نہ دیکھ لو کہ میں تمہاری طرف نکل پڑا ہوں۔

الاکمال

۲۰۲۸۵ ... امام کو درمیان میں سر لو اور درمیانی خلاؤں کو پر کر لو۔ السنن للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۲۸۶ ... جب نماز کی اقامت ہو جائے تو کھڑے نہ ہو حتی کہ مجھے دیکھ لو اور وقار کو لازم رکھو۔ ابن حبان عن ابی قتادہ

۲۰۲۸۷ ... جب امام تکبیر کہے تو سب تکبیر کہو۔ جب رکوع کرے تو سب رکوع کرو۔ جب سجدہ کرنے تو سب سجدہ کرو۔ جب وہ رکوع سے سر

اٹھائے تو سب سر اٹھاؤ۔ اور اگر وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بھی سب بیٹھ کر نماز پڑھو۔ (الکبیر للطبرانی عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۲۸۸ ... جب امام تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو۔ بے شک امام تم سے پہلے رکوع کرتا ہے اور تم سے

پہلے سر اٹھاتا ہے۔ مصنف ابن ابی شیبہ عن ابی موسی

۲۰۲۸۹ ... امام اس لیے کیا جاتا ہے تاکہ اس کی اقتداء کی جائے، جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ قراءت کرے تو تم خاموش رہو۔

الدارقطنی فی السنن، السنن للبیہقی وضعفہ عن ابی موسی

۲۰۲۹۰ ... امام اس لیے بنایا جاتا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے۔ پس جب وہ تکبیر کہے تو تم تکبیر کہو، جب تک وہ تکبیر نہ کہے تم تکبیر نہ کہو، جب وہ

رکوع کرے تم رکوع کرو، جب تک وہ رکوع نہ کرے تم رکوع نہ کرو، جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم اللہم ربنا لک الحمد کہو۔

جب وہ سجدہ کرے تو تم سجدہ کرو۔ اس کے سجدہ کرنے سے قبل سجدہ نہ کرو۔ جب وہ کھڑا ہو کر نماز پڑھائے تم کھڑے ہو اور اس کی پیروی کرو اور

جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھائے تو تم سب بیٹھ کر نماز پڑھو۔ ابو داؤد، السنن للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

- ۲۰۴۹۱..... امام اس لیے ہوتا ہے تاکہ اس کی اقتداء کی جائے، جب وہ تکبیر کہے تم تکبیر کہو، جب وہ رکوع کرے تم رکوع کرو، جب وہ کہے سمع اللہ لمن حمدہ تو تم الحمد لله کہو۔ الاوسط للطبرانی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
- ۲۰۴۹۲..... امام اس لیے بنایا جاتا ہے تاکہ اس کی اتباع کی جائے، پس جب وہ تکبیر کہے تم تکبیر کہو۔ جب وہ رکوع کرے تم رکوع کر لو۔ جب وہ سجدہ کرے تم سجدہ کرو اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھائے تم بھی سب بیٹھ کر نماز پڑھو۔ المتفق والمفترق للخطیب عن ابن عمر رضی اللہ عنہ
- ۲۰۴۹۳..... امام (تمہاری نمازوں کا) ضامن ہے، جو کچھ وہ کرے تم بھی کرو۔
- السنن للدارقطنی، السنن للبیہقی فی القرآءة، الاوسط للطبرانی، الخطیب فی تاریخ عن جابر رضی اللہ عنہ
- ۲۰۴۹۴..... امام سے پہلے نہ کرو رکوع میں جب تک وہ رکوع نہ کرے اور نہ سجدے میں جب تک وہ سجدہ نہ کرے اور اپنے سروں کو بھی امام سے پہلے نہ اٹھاؤ جب تک وہ نہ اٹھائے۔ بے شک امام اس لیے بنایا جاتا ہے تاکہ اس کی پیروی کی جائے۔
- ابن عساکر عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ
- ۲۰۴۹۵..... اے لوگو! میں تمہارا امام ہوں، لہذا مجھ سے رکوع و سجود میں اور کھڑے ہونے میں پہلے نہ کرو نہ نماز ختم کرنے میں سبقت کرو۔ بے شک میں تم کو اپنے آگے سے اور اپنے پیچھے سے دیکھتا ہوں۔ ابن ابی شیبہ عن انس رضی اللہ عنہ
- ۲۰۴۹۶..... اے لوگو! میرا جسم وزنی ہو گیا ہے لہذا مجھ سے پہلے رکوع و سجود نہ کیا کرو بلکہ میں تم سے سبقت کر سکتا ہوں کیونکہ جو تم سے رہ جائے گا تم اس کو پاسکتے ہو۔ السنن للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
- ۲۰۴۹۷..... رکوع و سجود میں مجھ سے پہلے نہ کرو۔ کیونکہ میں جسم ہو چکا ہوں، میں رکوع میں تم سے سبقت کروں گا تم مجھے پاسکتے ہو جب تک کہ میں سر اٹھاؤں۔ اور میں سجدہ میں بھی تم سے پہلے کروں گا تم مجھے سر اٹھانے سے پہلے پاسکتے ہو۔ السنن للبیہقی عن معاویہ رضی اللہ عنہ
- ۲۰۴۹۸..... میں جسم میں بوجھل ہو گیا ہوں لہذا رکوع و سجود میں مجھ سے پہلے نہ کیا کرو۔

سمویہ، الضیاء للمقدسی عن محمد بن جبیر بن مطعم عن ابیہ

نماز میں امام سے آگے نہ بڑھے

- ۲۰۴۹۹..... میں جسم ہو گیا ہوں لہذا نماز کے اندر قیام، رکوع اور سجود میں مجھ سے پہلے نہ کیا کرو۔
- ابن ابی شیبہ عن نافع بن جبیر بن مطعم مرسلًا، الکبیر للطبرانی عن ابیہ
- ۲۰۵۰۰..... میرا جسم بڑھ گیا ہے، لہذا تم رکوع میں مجھ سے پہلے نہ کرو، نہ سجدوں میں مجھ سے پہلے کرو۔ جو میرے ساتھ رکوع نہ پاسکے وہ میرے قیام میں اس کو جو سستی کی وجہ سے دیر تک ہوگا پالے گا۔ ابن سعد، البغوی عن ابن مسعود صاحب الجیوش
- ۲۰۵۰۱..... میں وزنی جسم کا ہو گیا ہوں پس رکوع و سجود میں مجھ سے پہلے نہ کرو، میں جب بھی رکوع میں تم سے پہلے کروں گا تو تم مجھے سر اٹھانے سے قبل پاسکتے ہو۔ اور جب میں سجدہ میں تم سے پہلے کروں گا تو تم مجھے سر اٹھانے سے پہلے پاسکتے ہو۔
- الافراد للدارقطنی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، ابن ابی شیبہ، الکبیر للطبرانی عن معاویہ، ابن ابی شیبہ عن محمد بن یحییٰ بن حبان
- ۲۰۵۰۲..... میں بھاری بدن ہو گیا ہوں سو جس سے رکوع فوت ہو جائے وہ مجھے قومہ میں پاسکتا ہے جو دیر تک ہوگا۔

الجامع لعبدالرزاق عن ابن مسعود صاحب الجیوش صحابی

- ۲۰۵۰۳..... میں بھاری جسم ہو گیا ہوں جس سے میرا رکوع فوت ہو جائے وہ مجھے میرے قومے میں جو قدرے دیر تک ہوگا پاسکتا ہے۔
- الافراد للدارقطنی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
- ۲۰۵۰۴..... جو شخص امام سے قبل سجدہ کرے اور امام سے قبل سر اٹھالے اس کی پیشانی شیطان کے ہاتھ میں ہے۔

الافراد للدارقطنی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۵۰۵ جو شخص نماز میں امام سے (رکوع و سجود میں) قبل سر اٹھائے وہ اس بات سے قطعاً مامون نہیں ہے کہ اللہ پاک اس کا سر گدھے کے سر کی طرح کر دے۔ الاوسط للطبرانی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۵۰۶ ... وہ شخص ہر نماز مامون نہیں ہے جو امام سے پہلے سر اٹھائے اس بات سے کہ اللہ پاک اس کا سر گدھے کا سر بنا دیں۔

الاوسط للطبرانی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۵۰۷ جو شخص امام سے قبل سر اٹھاتا ہے وہ اس بات سے محفوظ نہیں ہے کہ اللہ پاک اس کا سر گدھے جیسا کر دیں۔

الخطیب فی المتفق والمفترق عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۵۰۸ جو شخص امام سے قبل سر اٹھائے وہ اس بات سے مامون نہیں ہے کہ اللہ پاک اس کا سر گدھے کے سر میں بدل دیں۔

الجامع لعبدالرزاق عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۵۰۹ کیا وہ شخص جو امام سے قبل سر اٹھاتا ہے اور امام سے قبل سر رکھتا ہے اس بات سے خوفزدہ نہیں کہ اللہ پاک اس کا سر گدھے کے سر میں بدل دیں۔ الخطیب فی التاریخ عن بھز بن حکم عن ابیہ عن جدہ

۲۰۵۱۰ کیا وہ شخص اس بات سے خوفزدہ نہیں کہ اللہ پاک اس کا سر گدھے کے سر میں بدل دیں یا اس کی شکل گدھے جیسی بنا دیں، جو امام سے قبل سر اٹھاتا ہے۔ مسد احمد، ابن ابی شیبہ، البخاری، مسلم، ابوداؤد، الترمذی، النسائی، ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۵۱۱ جب کوئی شخص امام سے پہلے سر اٹھاتا ہے تو کیا وہ اس بات سے مامون ہو جاتا ہے کہ اللہ پاک اس کا سر مینڈھے جیسا کر دیں۔

الخطیب فی التاریخ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۵۱۲ امام امیر ہے، لہذا جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھائے تم سب لوگ بیٹھ کر نماز پڑھو۔

الشیرازی فی الالقاب والدیلمی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۵۱۳ امام امام ہے۔ اگر وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بیٹھ کر نماز پڑھو اور اگر وہ کھڑے ہو کر پڑھے تو تم بھی کھڑے ہو کر نماز پڑھو۔

عبدالرزاق عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۵۱۴ قریب ہے کہ تم فارس اور روم والوں کے افعال اپنالو۔ وہ اپنے بادشاہوں کے سامنے کھڑے رہتے ہیں جبکہ ان کے بادشاہ بیٹھے رہتے ہیں۔ تم ایسا ہرگز نہ کرو۔ اپنے امام کی اتباع کرو اگر وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھائے تم بھی کھڑے ہو کر اقتداء کرو اور اگر وہ بیٹھ کر نماز پڑھائے تو تم بیٹھ کر اقتداء کرو۔ الکبیر للطبرانی عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۰۵۱۵ پیچھے بیٹھ کر نماز پڑھو کیونکہ امام اسی لیے ہوتا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے۔ اگر وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم سب بیٹھ کر نماز پڑھو۔

مستدرک الحاکم عن اسید بن حضیر

۲۰۵۱۶ مؤذن بن جا آدمی نے عرض کیا: میں اس کی ہمت نہیں رکھتا۔ فرمایا: امام بن جا۔ عرض کیا: میں اس کی ہمت نہیں رکھتا۔ فرمایا: امام کے پیچھے کھڑا ہو جایا کر۔ الاوسط للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

فائدہ: ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے کوئی ایسا عمل بتائیے جو مجھے جنت میں داخل کر دے۔ تب آپ نے یہ ارشاد فرمایا۔

۲۰۵۱۷ میرے بعد کوئی شخص بیٹھ کر آئین نہ کہے۔ الکامل لابن عدی، السنن للبیہقی، وضعفه عن الشعبي مرسلًا

۲۰۵۱۸ اگر تجھ سے ہو سکے کہ تو امام کے پیچھے ہو تو ایسا کرو نہ اس کے دائیں طرف رہ۔ الاوسط للطبرانی السنن للبیہقی عن ابی ہریرۃ

۲۰۵۱۹ مسجد میں سب سے اچھی جگہ امام کے پیچھے کا حصہ ہے جب رحمت نازل ہوتی ہے تو پہلے امام پر آتی ہے پھر جو اس کے پیچھے ہے، پھر دائیں، پھر بائیں، پھر مسجد کے تمام لوگوں میں ہر طرف پھیل جاتی ہے۔ الدیلمی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۵۲۰ امام کے پیچھے نماز میں فاتحہ نہ پڑھو۔ عبدالرزاق عن علی ضعیف

۲۰۵۲۱ آدمی کے لیے کافی ہے کہ وہ امام کے ساتھ کھڑا رہے حتیٰ کہ نماز سے فارغ ہو جائے۔ اس کو اس کے بدلے رات کی عبادت کا ثواب

متا ہے۔ الکبیر للطبرانی عن عوف بن مالک

مقتدی کی قرأت..... الاکمال

- ۲۰۵۲۲۔ کیا تم امام کے پیچھے نماز میں قرأت کرتے ہو جبکہ امام بھی قرأت کرتا ہے؟ ایک شخص نے کہا: ہاں ہم ایسا کرتے ہیں۔ فرمایا: ایسا نہ کرو ہاں کوئی شخص دل میں فاتحہ پڑھ سکتا ہے (یعنی اس کا خیال باندھ سکتا ہے)۔ الصحیح لابن حبان عن انس رضی اللہ عنہ
- ۲۰۵۲۳۔ کیا تم میرے پیچھے بھی قرأت کرتے ہو؟ لوگوں نے عرض کیا: جی ہاں۔ ارشاد فرمایا: ایسا نہ کیا کرو سوائے ام القرآن (سورہ فاتحہ) کے۔ مسند احمد، عبد بن حمید، مسند ابی یعلیٰ، السنن للبیہقی، السنن لسعید بن منصور عن ابی قتادہ
- ۲۰۵۲۴۔ کیا تم نماز میں تلاوت کرتے ہو جبکہ امام بھی تلاوت کرتا ہے؟ ایک نے یا کئی لوگوں نے عرض کیا: ہم ایسا کرتے ہیں۔ ارشاد فرمایا: نہ لیا کرو، ہاں کوئی فاتحہ پڑھ سکتا ہے دل میں۔ الاوسط للطبرانی، السنن للبیہقی عن انس رضی اللہ عنہ
- ۲۰۵۲۵۔ کیا تم میرے پیچھے قرأت کرتے ہو جبکہ میں بھی قرأت کر رہا ہوتا ہوں۔ ایسا نہ کیا کرو۔ کوئی بھی شخص دل میں سرفاتحہ پڑھ سکتا ہے۔

عبدالرزاق عن ابی قلابہ مرسلًا

- ۲۰۵۲۶۔ جب امام قرأت کرے تو تم میں سے کوئی قرأت نہ کرے سوائے ام القرآن کے۔ ابن عساکر عن عبادۃ بن الصامت
- ۲۰۵۲۷۔ کیا جب تم میرے ساتھ نماز میں شریک ہوتے ہو تو کیا قرأت کرتے ہو؟ ہم نے عرض کیا: جی ہاں۔ ارشاد فرمایا: ام القرآن کے سوا ایسا نہ کیا کرو۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عمرو، مستدرک الحاکم عن عبادۃ بن الصامت
- ۲۰۵۲۸۔ کیا تم میرے پیچھے قرآن کی تلاوت کرتے ہو۔ صحابہ نے عرض کیا: جی ہاں۔ ارشاد فرمایا: نہ کرو۔ ہاں ام القرآن دل میں پڑھ سکتے ہو۔ البیہقی فی السنن فی القراءات عن ابن عمر عن عبادۃ بن الصامت
- ۲۰۵۲۹۔ شاید تم بھی قرأت کرتے ہو جب امام قرأت کرتا ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: جی ہاں ہم ایسا کرتے ہیں۔ ارشاد فرمایا: ایسا نہ کیا کرو۔ ہاں کوئی فاتحہ الکتاب پڑھ سکتا ہے۔ مصنف عبدالرزاق، مسند احمد، السنن للبیہقی عن رجل من الصحابة وقال البيهقي اسنادہ جيد
- ۲۰۵۳۰۔ جب میں آواز کے ساتھ تلاوت کروں تو کوئی بھی قرآن نہ پڑھے سوائے ام القرآن کے۔ ابو داؤد عن عبادۃ بن الصامت
- ۲۰۵۳۱۔ جب تو امام کے ساتھ ہو تو امام سے پہلے یا اس کی خاموشی کے وقت ام القرآن پڑھ لے۔ عبدالرزاق عن ابن عمرو حسن
- ۲۰۵۳۲۔ جس نے امام کے ساتھ فرض نماز پڑھی وہ خاموشی کے وقفوں میں فاتحہ الکتاب پڑھ لے۔ اور جس نے ام القرآن پوری پڑھ لی اس کے لیے کافی ہے۔ مستدرک الحاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
- ۲۰۵۳۳۔ جس نے امام کے ساتھ قرأت نہیں کی اس کی نماز ادھوری ہے۔ ابن عساکر عن عمرو بن میمون بن مهران عن ابیہ عن جدہ
- ۲۰۵۳۴۔ جس نے میرے پیچھے سبح اسم ربک الاعلیٰ پڑھی میں تجھے دیکھ رہا ہوں کہ تو قرآن میں میرے ساتھ جھگڑ رہا ہے؟ جو تم میں سے امام کے پیچھے نماز پڑھے اس کے لیے امام کی قرأت کافی ہے۔ البیہقی فی المعرفة عن جابر رضی اللہ عنہ
- ۲۰۵۳۵۔ تم میں سے کسی نے سبح اسم ربک الاعلیٰ پڑھی ہے؟ ایک شخص نے کہا: میں نے۔ تب آپ ﷺ نے فرمایا: میں بھی کہوں کیا بات ہے قرآن میں مجھ سے کون جھگڑ رہا ہے۔ عبدالرزاق عن عمران بن حصین
- ۲۰۵۳۶۔ کیا کسی نے میرے ساتھ قرأت کی ہے؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ فرمایا: مجھے تعجب ہوا میں نے کہا: کون ہے یہ جو مجھ سے قرآن پڑھنے میں جھگڑ رہا ہے؟ جب امام قرأت کرے تو تم ام القرآن کے سوا کچھ نہ پڑھا کرو۔ بے شک جس نے اس کو نہ پڑھا اس کی نماز نہیں۔
- مستدرک الحاکم وتعقب عن عبادۃ بن الصامت
- کلام:..... امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے عبادہ رضی اللہ عنہ سے اس کے منقول ہونے پر کلام فرمایا ہے۔

۲۰۵۳۸ ... کیا ابھی کسی نے میرے ساتھ نماز میں قرأت کی ہے؟ ایک شخص نے کہا: جی ہاں یا رسول اللہ میں نے کی ہے۔ ارشاد فرمایا: میں بھی کہوں کیا بات ہے مجھ سے قرآن پڑھنے میں جھگڑا ہو رہا ہے۔ مؤطا امام مالک، الشافعی، مسند احمد، ابن ابی شیبہ، الترمذی، حسن، السنائی، ابن ماجہ، السنن للبیہقی، ابن حبان عن عبد اللہ بن بحینہ

۲۰۵۳۹ ... کیا ابھی کسی نے میرے ساتھ قرأت کی ہے؟ لوگوں نے اثبات میں جواب دیا تو ارشاد فرمایا: میں کہوں: مجھ سے قرآن میں کون جھگڑ رہا ہے۔ الاوسط للطبرانی عن عبد اللہ بن بحینہ

۲۰۵۴۰ ... کیا بات ہے مجھ سے قرآن میں کیوں نزاع کیا جاتا ہے؟ جب میں جہراً (آواز کے ساتھ) قرأت کروں تو کوئی بھی شخص قرآن کا کوئی حرف نہ پڑھے ہوائے ام القرآن کے۔ الدار فطنی فی السنن وحسنہ، السنن للبیہقی عن عبادۃ بن الصامت

۲۰۵۴۱ ... کیا بات ہے مجھ سے قرآن میں جھگڑا ہوتا ہے؟ جب تم امام کے پیچھے نماز پڑھو تو خاموش رہو۔ کیونکہ امام کی قرأت مقتدی کی قرأت ہے اور امام کی نماز مقتدی کی نماز ہے۔ الخطیب عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۰۵۴۲ ... میں فلاں فلاں آیت بھول گیا تھا اور آدمی کی نماز کی عمدگی اور اچھائی یہ ہے کہ وہ امام کی قرأت کو یاد رکھے۔

مسند البزار عن عبد اللہ بن بريدة عن ابیہ

۲۰۵۴۳ ... جو شخص کسی امام کی پیروی کرے وہ اس کے ساتھ قرأت نہ کرے۔ کیونکہ امام کی قرأت اس کی قرأت ہے۔

البیہقی فی کتاب القراءۃ وضعفہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۰۵۴۴ ... تجھے امام کی قرأت کافی ہے آواز کے ساتھ پڑھے یا سراً (آہستہ) پڑھے۔

البیہقی فی کتاب القراءۃ وضعفہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۰۵۴۵ ... امام کے پیچھے قرأت نہیں ہے۔ البیہقی فی القراءۃ عن الشعبي رحمة اللہ علیہ

۲۰۵۴۶ ... امام کے پیچھے نماز میں کہیں بھی قرأت نہ کر۔ الطحاوی عن جابر، الطحاوی عن زید بن ثابت موقوفاً

۲۰۵۴۷ ... جس شخص کا امام ہو تو اس کے لیے امام کی قرأت کافی ہے۔ ابن ابی شیبہ عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۰۵۴۸ ... امام کے پیچھے کسی پر قرأت لازم نہیں۔ التاریخ للحاکم عن ابی سعید وقال: اسنادہ ظلمات.

۲۰۵۴۹ ... امام جب قرأت کرتا ہے تو میں سمجھتا ہوں وہ (سب کے لیے) کافی ہے۔

الکبیر للطبرانی، السنن للبیہقی وضعفہ عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

تیسری فرع..... صفوں کو سیدھا کرنے، صفوں کی فضیلت، آداب

اور صفوں سے نکلنے کی ممانعت کے بیان میں

صفوں کی فضیلت کے بیان میں

۲۰۵۵۰ ... اللہ اور اس کے ملائکہ پہلی صف پر رحمت بھیجتے ہیں۔ مؤذن کی اس قدر طویل مغفرت کی جاتی ہے جہاں تک اس کی آواز جاتی ہے۔ اور ہر خشک و تر چیز اس کی آواز سن کر تصدیق کرتی ہے اور اس کو اس کے ساتھ نماز پڑھنے والوں کے مثل اجر ہوگا۔

مسند احمد، السنائی، الضیاء عن البراء رضی اللہ عنہ

۲۰۵۵۱ ... اللہ پاک اور اس کے ملائکہ ان لوگوں پر رحمت بھیجتے ہیں جو صف اول (میں یا اس) کے قریب ہوتے ہیں۔ اور اللہ کے ہاں سب سے

اچھا قدم وہ ہے جس کے ساتھ صف ملائی جائیں۔ ابو داؤد عن البراء رضی اللہ عنہ
 ۲۰۵۵۲... اللہ اور اس کے ملائکہ پہلی صفوں والوں پر رحمت بھیجتے ہیں۔ النسائی عن البراء رضی اللہ عنہ
 ۲۰۵۵۳... اللہ پاک اور اس کے ملائکہ پہلی صف والوں پر رحمت بھیجتے ہیں۔ اپنی صفوں کو سیدھا رکھو۔ اپنے شانوں کو سیدھ میں رکھو۔ اپنے
 بھائیوں کے ساتھ شانے نرم رکھو۔ درمیانی خلاؤں کو پر کرو، بے شک شیطان تمہاری درمیان خلاؤں میں بھیڑ کے چھوٹے بچوں کی طرف گھس
 جاتا ہے۔ مسند احمد، الکبیر عن ابی امامہ

۲۰۵۵۴... اللہ پاک اور اس کے ملائکہ صفوں کو ملانے والوں پر رحمت بھیجتے ہیں۔ کوئی بندہ صف میں نماز نہیں پڑھتا مگر اللہ پاک اس کے بدلے
 اس کا ایک درجہ بلند فرمادیتے ہیں اور ملائکہ اس پر نیکیاں نچھاور کرتے ہیں۔ الاوسط للطبرانی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
 ۲۰۵۵۵... تم صف کیوں نہیں بناتے جس طرح ملائکہ اپنے رب کے پاس صف بناتے ہیں؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ملائکہ
 اپنے رب کے پاس کس طرح صف بناتے ہیں؟ ارشاد فرمایا: ملائکہ پہلی صفوں کو مکمل کرتے ہیں اور ایک دوسرے کے ساتھ مل کر کھڑے ہوتے ہیں۔

مسند احمد، مسلم، ابو داؤد، النسائی، ابن ماجہ عن جابر بن سمرۃ
 ۲۰۵۵۶... صفیں بناؤ، جس طرح ملائکہ اپنے رب کے پاس صفیں بناتے ہیں۔ (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں) ہم نے عرض کیا: یا رسول
 اللہ! ملائکہ اپنے رب کے پاس کس طرح صفیں بناتے ہیں؟ ارشاد فرمایا: وہ صفوں کو سیدھا رکھتے ہیں اور شانوں کو ملا کر رکھتے ہیں۔

الاوسط للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ
 ۲۰۵۵۷... اپنی صفوں کو ملا کر رکھو، اور صفوں کو قریب قریب کرو، اور گردنوں کو سیدھ میں رکھو۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان
 ہے میں شیاطین کو دیکھتا ہوں گویا وہ بھیڑ کے بچوں کی طرح صفوں کے خلاؤں میں گھس رہے ہیں۔

مسند احمد، ابو داؤد، النسائی، ابن حبان عن انس رضی اللہ عنہ

نماز میں امام کے قریب کھڑا ہونا

۲۰۵۵۸... اسی صف میں آ جاؤ جو میرے قریب ترین ہے۔ مسند احمد، النسائی، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن قیس بن عباد عن ابی
 ۲۰۵۵۹... اے اکیلے (صف) میں نماز پڑھنے والے! تو صف میں کیوں نہیں آ کر ملا؟ آ کر ان کے ساتھ صف میں داخل ہو جاتا۔ یا اگر پہلی
 صف میں جگہ تنگ تھی تو اپنی طرف پہلی صف میں سے کسی ایک شخص کو کھینچ لیتا اور وہ تیرے ساتھ کھڑا ہو جاتا۔ اب اپنی نماز کو لوٹالے کیونکہ تیری نماز
 نہیں ہوتی۔ الکبیر للطبرانی عن وابصہ

۲۰۵۶۰... جب تم میں سے کوئی شخص صف میں پہنچے اور وہ پوری ہو چکی ہو تو اپنی طرف ایک آدمی کو کھینچ لے اور اس کو پچھلی صف میں اپنے پہلو میں
 کھڑا کر لے۔ الاوسط للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۰۵۶۱... اپنی نماز کی طرف متوجہ رہو۔ بے شک جس نے صف کے پیچھے اکیلے کھڑے ہو کر نماز پڑھی اس کی نماز قبول نہیں۔

ابن ابی شعیبہ، ابن ماجہ، ابن حبان عن علی بن شیبان

۲۰۵۶۲... سیدھے (کھڑے) ہو جاؤ اور اپنے صفوں کو بھی سیدھا رکھو۔ ابو داؤد، السنن للبیہقی عن انس رضی اللہ عنہ

۲۰۵۶۳... صفوں کو پورا کرو۔ بے شک میں تم کو اپنی کمر کے پیچھے سے دیکھتا ہوں۔ مسلم عن انس رضی اللہ عنہ

۲۰۵۶۴... اپنی صفوں کو سیدھا رکھو کہیں شیطان تمہارے بیچ میں نہ گھس آئے۔ بھیڑ کے بچوں کی طرح۔ مسند احمد عن البراء رضی اللہ عنہ

۲۰۵۶۵... پہلی صف کو دوسری تمام صفوں پر فضیلت حاصل ہے۔ الکبیر للطبرانی عن الحکم بن عمیر

۲۰۵۶۶... تم پر پہلی صف لازم ہے نیز دائیں طرف کو لازم رکھو اور صفوں کے درمیان راستے بنانے سے گریز کرو۔

الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۰۵۶۷..... اگر تم کو معذور ہو جائے کہ پہلی صف میں کیا فضیلت ہے تو تم قرعہ اندازی کے ساتھ آگے بڑھو۔

مسلم، ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۵۶۸..... شیطان سے حفاظت کرنے والی سب صفوں میں سے پہلی صف ہے۔ ابو الشیخ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۵۶۹..... صفوں کو سیدھا رکھو، شانوں کو برابر کرو اور خاموشی اختیار کرو۔ بہرے کے خاموش رہنے کا اجر بھی سننے والے خاموش کے اجر کے برابر ہے۔

عبدالرزاق، عن زید بن اسلم مرسلًا عن عثمان بن عفان موقوفًا

۲۰۵۷۰..... صفوں کو سیدھا رکھو، بے شک تم ملائکہ کی صفوں کی طرح صف بناتے ہو۔ اور شانوں کو برابر رکھو، درمیانی خلاؤں کو پر کرو۔ اپنے

بنائیوں کے ساتھ نرم بازو رہو۔ شیطان کے لیے کھلی جگہیں نہ چھوڑو۔ جس نے صف ملائی اللہ اس کو ملائیں گے اور جس نے صف توڑی اللہ

غزوبل اس کو توڑ دیں گے۔ مسند احمد، ابو داؤد، الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۰۵۷۱..... نماز میں صف سیدھی رکھو، بے شک صف سیدھی کرنا نماز کے اکمال میں سے ہے۔ مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۵۷۲..... اپنی صفوں کو سیدھی رکھو بل مل کر کھڑے ہو، بے شک میں تم کو اپنی پشت پیچھے سے دیکھتا ہوں۔

البخاری، النسائی عن انس رضی اللہ عنہ

۲۰۵۷۳..... اپنی صفوں کو سیدھا رکھو اور مل مل کر کھڑے ہو کرو۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں شیطانوں کو تمہاری

صفوں کے درمیان بکری کے بچوں کی طرح پھرتا ہوا دیکھتا ہوں۔ مسند ابی داؤد الطیالسی عن انس رضی اللہ عنہ

۲۰۵۷۴..... نماز میں صفوں کو اچھی طرح سیدھا کرو۔ مسند احمد، ابن حبان عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۵۷۵..... صفوں کو سیدھا کرو تمہارے دل بھی سیدھے ہو جائیں گے۔ ایک دوسرے سے ہمدردی و غم خواری کا برتاؤ کرو تم پر رحم کیا جائے گا۔

الایوسط للطبرانی، حلیۃ الاولیاء عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۰۵۷۶..... نماز و پورا کرنے میں صف سیدھی کرنا بھی شامل ہے۔ مسند احمد عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۰۵۷۷..... دو قدم ہیں، ایک اللہ کو سب سے محبوب ترین قدم ہے اور دوسرا قدم اللہ کو مبغوض ترین قدم ہے۔ جو قدم اللہ کو محبوب ترین ہے وہ ایسے

شخص کا قدم ہے جو دینے کے صف میں جگہ خالی ہے تو وہ آگے قدم بڑھ کر اس خلا کو پر کر دے۔ اور اللہ کو مبغوض ترین قدم ایسے شخص کا ہے جو (سجدہ یا

قعدہ سے) اٹھنے کا ارادہ کر لے تو اپنی دائیں ٹانگ کھڑی کرے اور اس پر اپنا ہاتھ رکھ لے اور بائیں ٹانگ پیچھے رہنے دے پھر اٹھ کر کھڑا ہو جائے۔

مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی عن معاذ رضی اللہ عنہ

صف اول کی فضیلت

۲۰۵۷۸..... مردوں کی صفوں میں بہترین صف پہلی صف ہے اور سب سے بدترین صف آخری صف ہے۔ عورتوں کی صفوں میں سب سے

بہترین صف آخری صف ہے اور سب سے بری صف پہلی صف ہے۔

الکامل لابن عدی، مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، الکبیر للطبرانی عن ابی امامۃ وعن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۰۵۷۹..... اپنی صفوں و ملاؤں بے شک شیطان درمیانی خلاؤں میں گھس جاتا ہے۔ مسند احمد عن انس رضی اللہ عنہ

۲۰۵۸۰..... اپنی صفوں و ملاؤں اور ان کو قریب قریب بناؤ اور گردنوں کو سیدھے رکھو۔ مسند احمد عن انس رضی اللہ عنہ

۲۰۵۸۱..... اپنی صفوں کو سیدھا کرو بے شک صفوں کو سیدھا کرنا نماز کے اکمال میں سے ہے۔

مسند احمد، البخاری، مسلم، ابو داؤد، ابن ماجہ، ابن حبان عن انس رضی اللہ عنہ

۲۰۵۸۲..... نماز کو اچھی طرح پڑھنے کے لیے صف کو سیدھا کرنا ضروری ہے۔ مستدرک الحاکم عن انس رضی اللہ عنہ

۲۰۵۸۳..... نماز کی زینت شانوں کو برابر برابر رکھنے میں ہے۔ مسند ابی یعلیٰ عن علی رضی اللہ عنہ
 ۲۰۵۸۴..... جس نے صف کو ملایا اللہ اس کو ملائے گا اور جس نے صف توڑی اللہ اس کو توڑ دے گا۔

النسائی، مستدرک الحاکم عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۰۵۸۵..... مجھے تین خصلتیں عطا کی گئی ہیں۔ نماز کو صفوں میں پڑھنا، نیز مجھے سلام عطا کیا گیا ہے اور یہی اہل جنت کی مبارک باد ہے۔ اور مجھے
 آمین عطا کی گئی ہے جو تم سے پہلے کسی کو نہیں عطا کی گئی، ہاں اللہ پاک نے صرف ہارون علیہ السلام کو عطا کی تھی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام دعا
 فرماتے تھے اور ہارون سایہ السلام آمین کہتے جاتے تھے۔ الحارث، ابن مردویہ عن انس رضی اللہ عنہ

۲۰۵۸۶..... اللہ پاک اور اس کے ملائکہ ان لوگوں پر رحمت بھیجتے ہیں جو صفوں کو ملاتے ہیں اور جو شخص درمیانی جگہ کو پر کرتا ہے اللہ پاک اس کے
 بدلے اس کو ایک درجہ بلند عطا کرتے ہیں۔ مسند احمد، ابن ماجہ، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن انس رضی اللہ عنہ

۲۰۵۸۷..... اللہ تعالیٰ اور اس کے ملائکہ صف اول پر رحمت بھیجتے ہیں۔ مسند احمد، ابو داؤد، ابن ماجہ، مستدرک الحاکم عن البراء رضی
 اللہ عنہ، ابن ماجہ عن عبدالرحمن بن عوف، الکبیر للطبرانی عن النعمان بن بشیر۔ البزار عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۰۵۸۸..... اللہ عزوجل اور اس کے ملائکہ دائیں طرف والی صفوں پر رحمت بھیجتے ہیں۔ ابو داؤد، ابن ماجہ، ابن حبان عن عائشہ رضی اللہ عنہا

آداب

۲۰۵۸۹..... جس نے مسجد کے میسرہ (بائیں جانب) کو آباد کیا (یعنی اس طرف نماز، ذکر اور تلاوت میں مشغول ہوا) اس کے لیے اجر کے
 دو پورے ہیں۔ ابن ماجہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۰۵۹۰..... جس نے مسجد کے بائیں جانب کو آباد کیا اس وجہ سے کہ اس طرف لوگ کم ہیں تو اس کے لئے دو ہرا اجر ہے۔

ابن ماجہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۰۵۹۱..... اعرابی (دیہاتی) لوگ مہاجر و انصار کے پیچھے کھڑے ہوا کریں تاکہ نماز میں ان کی اقتداء کریں۔ (یعنی نماز کے آداب کو ان سے سیکھیں)۔

مسند احمد، الکبیر للطبرانی عن سمرة رضی اللہ عنہ

۲۰۵۹۲..... تم میں سے میرے قریب تمہارے عقل مند اور سمجھ دار لوگ رہا کریں۔ پھر وہ لوگ جو (سمجھ داری میں) ان کے قریب ہوں، پھر وہ

لوگ جو ان کے قریب ہوں۔ (صفوں میں) آگے پیچھے نہ ہوا کریں ورنہ ان کے دل آپس میں اختلاف کا شکار ہو جائیں گے اور بازار میں

شور و شغب سے احتراز کیا کرو۔ مسلم، ابو داؤد، ابن ماجہ، سنن الترمذی، سنن النسائی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۰۵۹۳..... (نماز میں) تم میں سے میرے قریب وہ لوگ رہا کریں جو مجھ سے (علم) حاصل کرتے ہیں۔

مستدرک الحاکم عن ابی مسعود رضی اللہ عنہ

۲۰۵۹۴..... صف اول کو پہلے پورا کرو۔ پھر اس کے بعد والی صف کو پھر اس کے بعد والی صف کو، اگر کوئی صف ادھوری ہو تو وہ صرف آخری صف ہو۔

مسند احمد، ابو داؤد، سنن النسائی، صحیح ابن حبان، ابن خزیمہ، الضیاء عن انس رضی اللہ عنہ

۲۰۵۹۵..... صفوں کو سیدھا رکھو اور آگے پیچھے مت ہوا کرو ورنہ تمہارے دل منافرت کا شکار ہو جائیں گے۔ اور تم میں سے صاحب عقل اور سمجھ دار

لوگ میرے قریب ہوا کریں، پھر جو ان کے قریب ہوں، پھر جو ان کے قریب ہوں۔ مسند احمد، مسلم، النسائی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۰۵۹۶..... صفیں بناؤ اور پھر تم میں سے افضل شخص آگے بڑھ جائے۔ بے شک اللہ عزوجل ملائکہ اور انسانوں میں سے رسولوں کو منتخب فرماتے ہیں۔

الکبیر للطبرانی عن واثلة

۲۰۵۹۷..... امام کو بیچ میں لے لو اور خلاؤں کو پر کر لو۔ ابو داؤد عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۰۵۹۸..... حضور اکرم ﷺ نے بچوں کو پہلی صف میں کھڑا کرنے سے منع فرمایا ہے۔ ابن نصر عن راشد بن سعد مرسلًا

صفیں سیدھی نہ کرنے پر وعید

۲۰۵۹۹..... نماز میں صفوں کو سیدھی رکھا کرو ورنہ اللہ پاک تمہارے دلوں کو اختلاف کا شکار کر دیں گے۔

مسند احمد، الكبير للطبرانی عن النعمان بن بشير رضی اللہ عنہ

۲۰۶۰۰..... صفوں کو (اچھی طرح) سیدھا کرو ورنہ تمہاری شکلیں بگڑ جائیں گی، یا تمہاری آنکھیں بند ہو جائیں گی یا ان کا نور اڑ جائے گا۔

(مسند احمد، الكبير للطبرانی عن ابی امامة رضی اللہ عنہ

۲۰۶۰۱..... اپنی صفوں کو سیدھا کرتے رہو ورنہ اللہ پاک تمہارے چہروں کو اختلاف (اور ترش روئی) میں مبتلا کر دیں گے۔

النسائی عن النعمان بن بشير رضی اللہ عنہ

۲۰۶۰۲..... تین بار صفوں کو سیدھا (کرنے کا اہتمام) کیا کرو۔ اللہ کی قسم! تم صفوں کو سیدھا کرتے رہو ورنہ اللہ پاک تمہارے دلوں میں پھوٹ

ڈال دیں گے۔ ابو داؤد عن النعمان بن بشير

۲۰۶۰۳..... اپنی صفوں کو سیدھا رکھو تمہارے دل اختلاف میں نہیں پڑیں گے۔ مسند الدارمی ابن ماجہ عن النعمان بن بشير رضی اللہ عنہ

۲۰۶۰۵..... اے بندگان خدا! اپنی صفوں کو سیدھا کرو ورنہ اللہ پاک تمہارے درمیان اختلاف پیدا کر دیں گے۔

صحيح البخاری، مسلم، ابو داؤد، النسائی عن النعمان بن بشير رضی اللہ عنہ

۲۰۶۰۶..... کوئی قوم مستقل پہلی صف سے پیچھے رہنے لگتی ہے حتیٰ کہ اللہ پاک ان کو جہنم کے آخر میں ڈال دیتا ہے۔

ابو داؤد عن عائشة رضی اللہ عنہا

الاکمال

۲۰۶۰۷..... جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو تو اپنی صفوں کو سیدھی رکھو اور خلاؤں کو پر رکھو، یقیناً تم کو اپنی پیٹھ پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔

مصنف ابن ابی شیبہ عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۲۰۶۰۸..... (صفوں میں) سیدھے رہو، سیدھے رہو، سیدھے رہو، اور سکون کے ساتھ جھے رہو، قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں

میری جان ہے میں تم کو اپنے پیٹھ پیچھے سے یوں دیکھتا ہوں جس طرح اپنے آگے سے دیکھتا ہوں۔

النسائی، مسند ابی یعلیٰ، ابو عوانہ عن انس رضی اللہ عنہ

۲۰۶۰۹..... اپنی صفوں کو سیدھا رکھا کرو، میں تم کو اپنے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔ مستدرک الحاکم عن انس رضی اللہ عنہ صحیح

۲۰۶۱۰..... اپنی صفوں کو سیدھا رکھو اور شیاطین کے لیے درمیان میں خالی جگہیں نہ چھوڑو۔ جو حذف کے بچوں کی طرح خالی جگہوں میں گھس

باتے ہیں۔ پوچھا گیا یا رسول اللہ! حذف کے بچے کون سے ہیں؟ ارشاد فرمایا: بغیر بالوں والی کالی بھیڑ جو یمن میں ہوتی ہے۔

مسند احمد، مصنف ابن ابی شیبہ، مستدرک الحاکم، السنن لسعید بن منصور عن البراء رضی اللہ عنہ بن عازب

۲۰۶۱۱..... صفوں کو درست قائم کرو بے شک صفوں کو سیدھا کرنا نماز کو پورا کرنے میں شامل ہے۔ ابن حبان عن انس رضی اللہ عنہ

۲۰۶۱۲..... اپنی صفوں کو سیدھا رکھو ورنہ اللہ پاک قیامت کے روز تمہارے درمیان اختلاف کر دے گا۔

الكبير للطبرانی عن النعمان بن بشير رضی اللہ عنہ

۲۰۶۱۳..... اپنی صفوں کو سیدھا رکھو، بے شک صف سیدھی کرنا حسن صلوٰۃ میں شامل ہے۔ مصنف ابن ابی شیبہ عن انس رضی اللہ عنہ

۲۰۶۱۳۔ صفیں قائم کرو۔ بے شک تمہاری صفیں ملائکہ کی صفوں کی ترتیب پر قائم ہوتی ہیں۔ شانوں کو برابر رکھو۔ خالی جگہوں کو پر کرو۔ شیطانوں کے لیے خالی جگہیں نہ چھوڑو۔ جس نے (آگے بڑھ کر) صف کو پورا کیا اللہ اس کو جوڑے گا۔ البغوی عن ابی شجرۃ کثیر بن مرہ کلام:..... ابو جعفر کثیر بن مرہ کے صحابی ہونے میں شک ہے۔

۲۰۶۱۵۔ نماز کے تمام اور کمال میں سے صف کو قائم کرنا ہے۔

مصنف عبدالرزاق، مسند احمد، الاوسط للطبرانی، السنن لسعيد بن منصور عن جابر رضی اللہ عنہ، عبدالرزاق عن انس رضی اللہ عنہ ۲۰۶۱۶۔ ان صفوں کا اہتمام کرو بے شک میں تم کو پیچھے سے دیکھتا ہوں۔ عبدالرزاق، عبد بن حمید عن انس رضی اللہ عنہ وهو صحیح

۲۰۶۱۷۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں مری جان ہے! میں نماز میں اپنے پیچھے سے بھی یونہی دیکھتا ہوں جس طرح اپنے آگے سے دیکھتا ہوں، پس تم اپنی صفوں کو سیدھا رکھنا کرو اور اپنے رکوع و سجود کو اچھی طرح ادا کرو۔

مصنف عبدالرزاق عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ وهو صحیح

۲۰۶۱۸۔ اپنی صفوں کو سیدھا رکھو بے شک صفوں کو سیدھا کرنا نماز کو قائم کرنے میں شامل ہے۔

مسند ابی داؤد الطیالسی، مسند احمد، السنن للدارمی، البخاری، مسلم، ابو داؤد، ابن ماجہ، ابن خزیمہ، ابن حبان عن انس رضی اللہ عنہ ۲۰۶۱۹۔ اپنی صفوں کو سیدھا رکھو، اور اپنے رکوع و سجود کو اچھی طرح ادا کرو۔ مصنف ابن ابی شیبہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۶۲۰۔ اپنی صفوں کو سیدھا رکھو، آگے پیچھے مت ہو ورنہ تمہارے دل اختلاف میں پڑ جائیں گے۔ بے شک اللہ اور اس کے ملائکہ صف اول پر رحمت بھیجتے ہیں۔ یا فرمایا پہلی صفوں پر رحمت بھیجتے ہیں۔ اور جس شخص نے درخت یا دودھ کا جانور پھل اور دودھ کے لیے دیا یا کوئی راستے کے لیے جگہ دی اس نے گویا غلام آزاد کر دیا۔ عبدالرزاق عن البراء صحیح

۲۰۶۲۱۔ (صف میں) اختلاف کا شکار مت ہو ورنہ تمہارے دل اختلاف میں پڑ جائیں گے۔ بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے ملائکہ پہلی صفوں پر رحمت بھیجتے ہیں۔ ابن حبان عن البراء رضی اللہ عنہ

۲۰۶۲۲۔ جس طرح ملائکہ رحمن کے پاس صفیں بناتے ہیں اس طرح تم کیوں صف نہیں بناتے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے دریافت کیا: ملائکہ کس طرح صف بناتے ہیں؟ ارشاد فرمایا: وہ پہلی صفوں کو پہلے پورا کرتے ہیں اور صفوں کو ملاتے ہیں اور خود مل کر کھڑے ہوتے ہیں۔

الکبیر للطبرانی عن جابر بن سمرہ

فرشتوں کی مانند صف بندی

۲۰۶۲۳۔ تم میرے پیچھے یوں صف کیوں نہیں بناتے جس طرح ملائکہ رحمن کے پاس صفیں بناتے رکھتے ہیں۔ وہ اگلی صفوں کو پہلے پورا کرتے ہیں اور صف میں مل کر کھڑے ہوتے ہیں۔ الکبیر للطبرانی عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۰۶۲۴۔ صف کے درمیان خالی جگہیں چھوڑنے سے بچو۔ عبدالرزاق عن ابن جریج عن عطاء بلاغا

۲۰۶۲۵۔ صف میں خالی جگہوں سے بچو۔ مصنف ابن ابی شیبہ عن ابن جریج عن عطاء مرسل، الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۰۶۲۶۔ صف میں مل کر کھڑے ہو کہیں اولاد حذف درمیان میں نہ آگھے۔ پوچھا گیا یا رسول اللہ! اولاد حذف کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: بغیر

باؤں والی کالی بھینڑ جو ارض یمن میں ہوتی ہے۔ مسند ابی جریج، السنن للبیہقی عن البراء رضی اللہ عنہ

۲۰۶۲۷۔ صف میں مل کر کھڑے ہو اور سیدھے کھڑے رہو۔ بے شک میں تم کو پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔

مسند احمد، الدارقطنی فی السنن، النبیاء للقدسی عن انس رضی اللہ عنہ

۲۰۶۲۸۔ اللہ اور اس کے ملائکہ صفوں کو ملانے والوں پر رحمت بھیجتے ہیں اور جو کسی صف کی درمیانی خالی جگہ کو پر کرتا ہے اللہ پاک اس کا ایک درجہ

- بندرہ ماریات۔ عبدالرزاق، مسند احمد، ابن ماجہ، ابن حبان، مصنف ابن ابی شیبہ، السنن للبیہقی عن عائشہ رضی اللہ عنہا
 ۲۰۵۲۹ اللہ پاک اور اس کے ملائکہ ان لوگوں پر رحمت بھیجتے ہیں جو پہلی صفوں کو پر کرتے ہیں اور اللہ کے ہاں اس قدم سے زیادہ محبوب کوئی
 قدم نہیں جو صف کو پر کرنے کے لیے بڑھایا جائے۔ السنن للبیہقی، ابو داؤد، عن البراء رضی اللہ عنہ
- ۲۰۶۳۰ اللہ اور اس کے ملائکہ ان لوگوں پر رحمت بھیجتے ہیں جو صفوں کو ملاتے ہیں اور تنہا شخص کی نماز اور جماعت کے ساتھ پڑھنے والے کی نماز
 میں پچیس درجوں کا فرق ہے۔ الاوسط للطبرانی عن عبد اللہ بن زید بن عاصم
- ۲۰۶۳۱ اللہ پاک اور اس کے ملائکہ ان لوگوں پر رحمت بھیجتے ہیں جو صفوں کو بھرتے ہیں، اور کوئی بندہ کسی عاف میں نہیں ملتا مگر اللہ پاک اس کا
 ایک درجہ بندہ کر دیتا ہے۔ اور ملائکہ اس پر نیکیوں کی بارش کرتے ہیں۔ الکبیر للطبرانی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
- ۲۰۶۳۲ جو صف میں آکر ملا جہاد میں یا نماز میں، اللہ پاک اس کے قدم جنت کی طرف ملائے گا یا جس نے کسی نادم کا خریدا ہو مال واپس کر لیا
 اللہ پاک اس کی جان کو قیامت کے روز واپس کر دے گا۔ عبدالرزاق عن ابن حریج عن ہارون بن ابی عائشہ رضی اللہ عنہا مرسل
 ۲۰۶۳۳ جو کسی صف میں خالی جائے دیکھے وہ خود آگے بڑھ کر اس کو پر کر دے۔ اگر وہ ایسا نہ کرے تو کوئی دوسرا اس کی گردن پر پاؤں رکھ کر بھی
 آگے جائے کیونکہ اس کی عزت و حرمت باقی نہیں رہی۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ
- ۲۰۶۳۴ جس نے کسی عاف کی خالی جگہ پر کی اللہ پاک اس کا ایک درجہ بلند کرے گا اور جنت میں اس کے لیے گھر بنائے گا۔
 مصنف ابن ابی شیبہ عن عمرو بن الزبیر مرسل
- ۲۰۶۳۵ جس نے صف کی خالی جگہ پر بھری اس کی مغفرت کر دی جائے گی۔ مسند البزار عن ابی جحیفہ
- ۲۰۶۳۶ کوئی قدم اللہ کے ہاں زیادہ اجر والا نہیں ہے اس قدم سے جو آدمی اٹھا کر صف کی خالی جگہ پر کرے۔
- ابو الشیخ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ
- ۲۰۶۳۷ تم میں بہترین لوگ وہ ہیں جو (جماعت کی) نماز میں اپنے شانے نرم رکھیں۔ اور کوئی قدم اللہ کے ہاں اس قدم سے زیادہ اجر والا
 نہیں ہے جو آدمی اٹھائے اور صف کی خالی جگہ کو پر کرے۔ الاوسط للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ
- ۲۰۶۳۸ تم میں سے اچھے لوگ نماز میں نرم کندھوں والے ہیں۔ عبدالرزاق، عن معمر عن زید بن اسلم مرسل
- ۲۰۶۳۹ اللہ پاک اور اس کے ملائکہ پہلی صف پر رحمت نازل کرتے ہیں۔
- الجامع لعبدالرزاق عن ابی صالح وعلی بن ربیعہ مرسل، ابن ابی شیبہ عن البراء رضی اللہ عنہ
- ۲۰۶۴۰ اللہ پاک اور اس کے فرشتے پہلی صفوں پر رحمت نازل کرتے ہیں۔ ابن ابی شیبہ عن البراء رضی اللہ عنہ
- ۲۰۶۴۱ بے شک صف اول ملائکہ کی صف کے مثل ہے اگر تم اس کی اہمیت جانتے تو آیت دوسرے سے آگے بڑھتے۔
- ابن ابی شیبہ عن ابی رضی اللہ عنہ
- ۲۰۶۴۲ تم پر صف اول لازم ہے۔ اور دائیں طرف کو خاص طور پر پر کرو۔ اور ستونوں کے درمیان صف بنانے سے احتراز کرو۔
- ابن ابی شیبہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ
- ۲۰۶۴۳ اگر لوگوں کو صف اول کی اہمیت نا علم ہو جائے تو قرعہ اندازی کے ساتھ اس میں شامل ہوں۔
- مصنف ابن ابی شیبہ۔ الکبیر للطبرانی۔ السنن لسعید بن منصور عن عامر بن مسعود القرظی
- ۲۰۶۴۴ مردوں کے لیے بہترین صف آگے کی میں ہیں اور ان کے لیے بدترین صفیں آخری میں ہیں۔ عورتوں کی بہترین صفیں آخری میں
 ہیں اور بدترین صفیں شروع کی میں ہیں۔ اس ابی شیبہ عن جابر رضی اللہ عنہ
- ۲۰۶۴۵ مردوں کی بہترین صفیں آگے میں ہیں اور بری صفیں پچھلی میں ہیں۔ عورتوں کی بہترین صفیں پچھلی اور بری صفیں آگے میں ہیں۔
- ابن ابی شیبہ عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

صفوں میں ترتیب

- ۲۰۶۳۶ ... مردوں کی بہترین صفیں شروع کی صفیں ہیں اور بری صفیں پچھلی صفیں ہیں۔ اور عورتوں کی بہترین صفیں پچھلی ہیں جبکہ عورتوں کے لیے اگلی صفیں بری ہیں۔ اے عورتوں کی جماعت! جب مرد سجدہ کریں تو تم اپنی آنکھیں بند کر لیا کرو اور مردوں کی تنگب ازاروں سے ان کی شرمگاہیں نہ دیکھا کرو۔ مسند احمد، ابن ماجہ، مسند ابی یعلیٰ، ابن منیع، حلیۃ الاولیاء، الضیاء للمقدسی عن جابر رضی اللہ عنہ
- ۲۰۶۳۷ ... جس نے کسی مسلمان کو ایذا سے بچانے کے لیے صف اول چھوڑی اور دوسری یا تیسری میں نماز پڑھی اللہ پاک اس کو پہلی صف کا اجر و گنا عطا فرمائیں گے۔ الاوسط للطبرانی، ابن النجار عن ابن عباس رضی اللہ عنہ
- ۲۰۶۳۸ آگے بڑھو اور میری اقتداء کرو اور تمہارے پیچھے والے تمہاری اقتداء (یعنی نقل) کریں۔ اور کوئی قوم مسلسل پیچھے رہنے لگتی ہے حتیٰ کہ اللہ پاک قیامت کے دن ان کو مؤخر کر دیتا ہے۔ الکامل لابن عدی، الباوردی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ، مسند ابی داؤد الطیالسی، مسند احمد، عبد بن حمید، مسلم، ابو داؤد، النسائی، ابن ماجہ، ابن خزیمہ عن ابی سعید رضی اللہ عنہ
- ۲۰۶۳۹ تم میری اتباع کرو اور تمہارے پیچھے والے تمہاری اتباع کریں۔ کوئی قوم مستقل پیچھے رہتی رہتی ہے حتیٰ کہ اللہ پاک قیامت کے دن ان کو مؤخر کر دے گا۔ حلیۃ الاولیاء عن ابی سعید رضی اللہ عنہ
- ۲۰۶۴۰ ... صف اول میں صرف مہاجرین اور انصاری کھڑے ہوا کریں۔ مستدرک الحاکم عن ابی بن کعب رضی اللہ عنہ
- ۲۰۶۴۱ ... کوئی قوم مستقل پہلی صف سے پیچھے رہتی ہے حتیٰ کہ اللہ پاک ان کو تمام لوگوں میں پیچھے کر دیتے ہیں۔
- ابو داؤد، السنن للبیہقی عن عائشہ رضی اللہ عنہا
- ۲۰۶۴۲ جو لوگ مسلسل صف اول سے پیچھے رہتے ہیں اللہ پاک ان کو جہنم میں پیچھے ڈال دیتا ہے۔ عبدالرزاق عن عائشہ رضی اللہ عنہا
- ۲۰۶۴۳ اے (صف میں) اکیلے نماز پڑھنے والے! اپنی نماز لوٹالے۔ ابن عساکر عن ابن عباس رضی اللہ عنہ
- فائدہ: نبی اکرم ﷺ نے پہلی صف کے پیچھے کسی کو اکیلے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو مذکورہ ارشاد فرمایا۔
- ۲۰۶۴۴ اے (صف میں) تنہا نماز پڑھنے والے! تو (اگلی) صف تک کیوں نہیں پہنچا، ان کے ساتھ صف میں داخل ہو جاتا یا کسی کو کھینچ کر پیچھے اپنے ساتھ ملا لیتا۔ اب اپنی نماز کو لوٹا۔ کیونکہ تیری نماز نہیں ہوئی۔ الشیرازی فی الالقباب عن وابصہ بن معبد
- ۲۰۶۴۵ جس نے صف کے پیچھے اکیلے نماز پڑھی اس کی نماز نہیں۔ ابن قانع عن عبدالرحمن غلی بن شیان عن ابیہ عن جدہ
- ۲۰۶۴۶ نہیں اپنی نماز لوٹالے کیونکہ صف کے پیچھے اکیلے کھڑے ہونے والے شخص کی نماز نہیں۔ السنن للبیہقی عن علی بن شیان
- ۲۰۶۴۷ جو شخص صفوں سے نکل جائے اس کو شیطان محسوس کر لیتا ہے اور جو شخص امام سے قبل سر اٹھاتا اور رکھتا ہے اس کے سر کی باگ ڈور شیطان کے ہاتھ میں ہوتی ہے وہ اپنی مرضی سے اس کا سر اٹھاتا اور جھکاتا ہے۔ عبدالرزاق عن ابن جریج عن ابن المنکدر مرسل
- ۲۰۶۴۸ اپنی نماز کی جگہ میں آگے بڑھ کر کھڑا ہو کہیں شیطان (سامنے آ کر) تیری نماز نہ توڑ دے۔

البغوی، ابن قانع، الکبیر للطبرانی عن سہل بن حنظلہ

چوتھی فرع جماعت حاصل کرنے میں

- ۲۰۶۴۹ جب تو جماعت میں آئے تو وقار اور سکون کے ساتھ آ۔ جو حصہ نماز کامل جائے پڑھ لے اور جو فوت ہو جائے اس کو قضا کر لے۔ (یعنی امام کے ساتھ جتنا حنظل جائے پڑھ لے۔ پھر امام کے سلام پھیرنے کے بعد اپنا باقی حصہ پورا کر لے)۔

الاوسط للطبرانی عن سعد رضی اللہ عنہ

- ۲۰۶۶۰۔ جب تم نماز کو آؤ تو سکون کے ساتھ آؤ۔ دوڑتے ہوئے نہ آؤ۔ جتنی نماز مل جائے ادا کر لو اور جو حصہ فوت ہو جائے اس کو پورا کر لو۔
مسند احمد، البخاری، مسلم عن ابی قتادہ
- ۲۰۶۶۱۔ جب تم میں سے کوئی نماز کو آئے اور امام نماز میں ہو تو امام کی طرح نماز پڑھے (یعنی اس کی اتباع کرے)۔
التومذی عن علی و معاذ رضی اللہ عنہما
- ۲۰۶۶۲۔ جب تم میں سے کوئی شخص عصر کی نماز میں سے ایک سجدہ غروب شمس سے قبل پالے تو وہ اپنی نماز پوری کر لے۔ اسی طرح جب صبح کی نماز میں سے ایک سجدہ طلوع شمس سے قبل حاصل کر لے تو اپنی نماز پوری کر لے۔ البخاری، النسائی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
- ۲۰۶۶۳۔ جس نے صبح کی نماز کی ایک رکعت طلوع شمس سے قبل پڑھ لی اس نے صبح کی نماز (وقت میں) پڑھ لی۔ اور جس نے عصر کی ایک رکعت غروب شمس سے قبل پڑھ لی تو اس نے عصر کی نماز پڑھ لی۔ مسند احمد، البخاری، مسلم، النسائی، ابن ماجہ، ابو داؤد، الترمذی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، مسند احمد، النسائی، ابن ماجہ عن عائشہ رضی اللہ عنہا، مسلم عن ابن عباس رضی اللہ عنہ
- ۲۰۶۶۴۔ جس نے امام کے ساتھ ایک رکعت حاصل کر لی اس نے وہ پوری نماز حاصل کر لی۔ مسند احمد، مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
- ۲۰۶۶۵۔ جس نے نماز کی ایک رکعت پالی اس نے نماز پالی۔ (یعنی جماعت حاصل کر لی)۔
البخاری، مسلم، ابو داؤد، الترمذی، النسائی، ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
- ۲۰۶۶۶۔ جس نے (امام کے ساتھ) کوئی رکعت نہیں پائی اس نے (جماعت کی) نماز نہیں پائی۔ السنن للبیہقی عن رجل
- ۲۰۶۶۷۔ جب نماز کے لیے اقامت کہی جائے تب اس نماز کے سوا کوئی نماز جائز نہیں ہے۔
الاوسط للطبرانی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
- ۲۰۶۶۸۔ جب تم نماز کو آؤ اور ہم کو (یعنی جماعت کو) سجدے میں پاؤ تو تم بھی سجدہ میں آ جاؤ۔ اور کوئی زائد چیز نہ ادا کرو۔ اور جس نے امام کے ساتھ ایک رکعت پالی اس نے پوری نماز پالی۔ ابو داؤد، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
- فائدہ:..... کوئی زائد چیز نہ ادا کرو۔ یعنی امام کے ساتھ شامل ہو جاؤ اور اس سے پہلے اپنی فوت شدہ رکعت اور دیگر ارکان کو پورا کرنے کی کوشش نہ کرو بلکہ امام کے سلام پھیرنے کے بعد فوت شدہ رکعات وغیرہ پوری کر لو۔
- ۲۰۶۶۹۔ جب تم میں سے کوئی شخص اپنے کجاوے میں (فرض) نماز ادا کر لے پھر (آ کر) امام کو (اسی نماز میں) پالے اور امام نے ابھی نماز نہ پڑھی ہو تو امام کے ساتھ بھی شریک نماز ہو جائے کیونکہ اس کی یہ نماز نفل ہو جائے گی۔
ابو داؤد، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی عن یزید بن الاسود
- ۲۰۶۷۰۔ جب تم دونوں اپنے کجاووں میں نماز پڑھ چکے ہو پھر تم جماعت کی مسجد میں آؤ تو ان کے ساتھ بھی نماز پڑھ لو کیونکہ یہ (بعد والی) نماز تمہارے لیے نفل ہو جائے گی۔ مسند احمد، الترمذی، النسائی، السنن للبیہقی عن یزید بن الاسود
- ۲۰۶۷۱۔ جب تم دونوں اپنے کجاووں میں نماز پڑھ لو پھر امام کے پاس (جماعت میں) آؤ تو اس کے ساتھ بھی نماز پڑھو یہ تمہارے لیے نفل ہو جائے گی۔ اور کجاووں میں پڑھی ہوئی نماز فرض ہو جائے گی۔ السنن للبیہقی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ
- ۲۰۶۷۲۔ منقریب ایسے امراء آئیں گے جو نمازوں کو ان کے وقت سے مؤخر کر کے پڑھیں گے۔ یاد رکھو! تم اپنے وقت پر نماز پڑھنا پھر ان کے پاس جانا اور وہ نماز پڑھ چکے ہوں تو تم اپنی نماز پڑھ ہی چکے ہو ورنہ ان کے ساتھ بھی نماز پڑھ لینا اور یہ نماز تمہارے لیے نفل بن جائے گی۔
مسند احمد، النسائی، ابن ماجہ عن ابی ذر رضی اللہ عنہ
- ۲۰۶۷۳۔ منقریب تمہارے اوپر ایسے امیر آئیں گے جن کو دوسرے کام نماز کو وقت پر پڑھنے سے روک دیں گے۔ حتیٰ کہ نماز کا وقت ہی جاتا رہے گا۔ پس تم اپنے وقت پر نماز پڑھنا۔ ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اگر مجھے ان کے ساتھ نماز مل جائے تو کیا ان کے ساتھ بھی نماز پڑھاؤں۔ ارشاد فرمایا: ہاں اگر تو چاہے۔ مسند احمد، ابو داؤد، الضیاء عن عبادۃ بن الصامت

۲۰۶۷۴۔ عنقریب تم پر ایسے امیر آئیں گے جو نماز کو اس کے وقت سے مؤخر کر دیں گے اور نئی نئی بدعات پیدا کریں گے۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں اس وقت کیا کروں؟ ارشاد فرمایا: اے ام عبد کے فرزند تو کیا کرے گا؟ جو نماز فرمائی کرے اس کی کیا فرمانبرداری۔

ابن ماجہ، السنن للبیہقی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

نمازوں کو وقت میں ادا کرنا

۲۰۶۷۵۔ تمہارا کیا حال ہوگا جب تم پر ایسے امراء آئیں گے جو نمازوں کو غیر وقت میں پڑھیں گے۔ اس وقت تو نماز کو اپنے وقت پر پڑھنا اور ان کے ساتھ اپنی نماز کو نفل کر لینا۔ ابو داؤد عن معاذ رضی اللہ عنہ

۲۰۶۷۶۔ تم اس وقت کیا (عمل) ہوگا جب تجھ پر ایسے امراء مسلط ہوں گے جو نماز کو اس کے وقت سے مؤخر کر دیں گے، تو اس وقت نماز کو اپنے وقت پر پڑھنا پھر ان کے ساتھ کسی نماز میں نفل ہو جائے گی۔

مسلم، ابو داؤد، الترمذی، النسائی، ابن ماجہ عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۲۰۶۷۷۔ نماز کو اس کے وقت پر پڑھو۔ پھر اگر امام کو دیکھو کہ لوگوں کو نماز پڑھنا چاہے تو ان کے ساتھ بھی نماز پڑھ لو اور اس سے پہلے تم اپنی نماز کو محفوظ رکھو۔ اور یہ نماز تمہارے لیے نفل ہو جائے گی۔ ابن ماجہ عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۲۰۶۷۸۔ نماز کو اس کے وقت پر پڑھو۔ پھر اگر لوگوں کے ساتھ (جماعت کی) نماز میں جائے تو وہ بھی پڑھ لے اور یہ نہ کہہ کہ میں نماز پڑھ چکا ہوں اس لیے اب نماز نہیں پڑھتا۔ (کیونکہ یہ بات موجب فساد ہے)۔ النسائی، ابن حبان عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۲۰۶۷۹۔ شاید تم ایسی اقوام کو پاؤ جو نماز کو اس کے غیر وقت پر پڑھیں گے، اگر ایسے لوگوں کو پاؤ تو پہلے اپنی نماز کو اپنے وقت پر پڑھنا اور پھر ان کے ساتھ پڑھ لینا یہ (دوسری) نماز تمہارے لیے نفل ہو جائے گی۔ مسند احمد، النسائی، ابن ماجہ عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۰۶۸۰۔ ابو ذر! عنقریب میرے بعد تم پر ایسے امیر مسلط ہوں گے جو نماز کو (غیر وقت پر پڑھ کر) مار دیں گے۔ پس تم نماز کو اس کے وقت پر پڑھنا اور پھر ان کے ساتھ نماز پڑھو تو وہ تمہارے لیے نفل ہو جائے گی ورنہ تم اپنی نماز تو پڑھ ہی چکے ہو۔

مسلم، الترمذی عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۲۰۶۸۱۔ میرے بعد تم پر ایسے امیر حاکم ہوں گے جو نماز کو مؤخر کر دیں گے یہ تمہارے لیے فائدہ مند ہوگا اور ان کے لیے باعث وبال۔ پس تم ان کے ساتھ نماز پڑھتے رہنا جب تک وہ تمہارے قبل کی طرف منہ کر کے پڑھتے رہیں۔ ابو داؤد عن قیصہ بن وقاص

۲۰۶۸۲۔ عنقریب ایسے امراء آئیں گے جن کو دوسرے کام مشغول کر لیں گے اور وہ لوگ نماز کو وقت سے مؤخر کر دیں گے۔ پس تم ان کے ساتھ نفل نماز پڑھ لینا۔ ابن ماجہ عن عبادة بن الصامت

۲۰۶۸۳۔ عنقریب میرے بعد ایسے امیر آئیں گے جو نماز کو اس کے وقت سے مؤخر کر دیں گے۔ تم نماز کو اپنے وقت پر پڑھنا پھر ان کے پاس جاؤ تو ان کے ساتھ بھی نماز پڑھ لینا۔ الکبیر للطبرانی عن عمرو

۲۰۶۸۴۔ جب تو نماز کی طرف آئے اور لوگوں کو نماز پڑھتا ہوا پائے تو ان کے ساتھ نماز میں شریک ہو جاؤ اپنی نماز پڑھ چکا ہے تب وہ نماز تیرے لیے نفل ہو جائے گی اور یہ فرض۔ ابو داؤد، السنن للبیہقی عن یزید بن عامر

۲۰۶۸۵۔ جب تو آئے لوگوں کے ساتھ بھی نماز پڑھ لے خواہ تو پہلے نماز پڑھ چکا ہے۔

موطا امام مالک، الشافعی، النسائی، ابن حبان عن محجن

۲۰۶۸۶۔ جب تو مسجد میں داخل ہو تو لوگوں کے ساتھ نماز پڑھ خواہ تو پہلے نماز پڑھ چکا ہے۔ السنن لسعید بن منصور عن محجن الدیلمی

الاکمال

۲۰۶۸۷۔ جب تم میں سے کوئی شخص اپنے کجاوے میں نماز پڑھ لے، پھر امام کے پاس آئے تو اس کے ساتھ نماز پڑھ لے اور وہ نماز جو اس نے (کجاوے یا) گھر میں پڑھی ہے اس کو نقل شمار کر لے۔ السنن للبیہقی عن جابر بن یزید عن ابیہ
فائدہ:..... گھر میں نماز پڑھنے کے بعد اگر امام کے ساتھ نماز مل جائے اگر وہ وقت پر پڑھی جا رہی ہو تو پہلی نماز نقل شمار کر لے اور اگر وہ وقت نکال کر پڑھی جا رہی ہو تو اس نماز کو جو جماعت کے ساتھ پڑھے نقل شمار کر لے۔
۲۰۶۸۸۔ جب آدمی گھر میں فرض نماز پڑھ لے پھر جماعت کو پالے تو ان کے ساتھ نماز پڑھے اور اپنی نماز کو نقل کر لے۔

الکبیر للطبرانی عن ابن ابی الخریف عن ابیہ عن جده

۲۰۶۸۹۔ جب تو اپنے گھر میں نماز پڑھ لے پھر مسجد کی طرف آئے اور لوگوں کو نماز پڑھتا ہوا پالے تو ان کے ساتھ نماز پڑھ اور اپنی نماز کو نقل کر لے۔

مسند احمد، الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم عن بشر بن محجن عن ابیہ

۲۰۶۹۰۔ تم دونوں کو ہم ہمارے ساتھ نماز پڑھنے سے کس چیز نے روکا؟ تم نے ہمارے ساتھ نماز کیوں نہیں پڑھی یہ تمہارے لیے نقل ہو جاتی اور پہلی نماز تمہارے لیے اصل فرض ہوتی۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عمرو

۲۰۶۹۱۔ تجھے اس بات سے کیا چیز مانع رہی کہ تو لوگوں کے ساتھ نماز پڑھتا۔ کیا تو مسلمان نہیں ہے؟ جب تو (جماعت کے پاس) آئے تو ان

کے ساتھ نماز پڑھ، خواہ تو (وہی نماز) پہلے پڑھ چکا ہو۔ الکبیر للطبرانی عن بشر بن محجن عن ابیہ
فائدہ:..... یہ حکم فجر اور عصر کے علاوہ نمازوں کا ہے۔ کیونکہ فجر اور عصر کے بعد نقل نماز کی ممانعت ہے۔

۲۰۶۹۲۔ کون اس کے ساتھ تجارت کرے گا کہ اس کے ساتھ نماز پڑھے۔

ابو عوانہ، الدارقطنی فی السنن، الاوسط للطبرانی، الضیاء للمقدسی عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:..... یعنی امام کے ساتھ نماز پڑھ کر کامیاب تجارت حاصل کرے۔

۲۰۶۹۳۔ امام کے رکوع سے کھڑا ہونے سے قبل جو امام کے ساتھ نماز میں شریک ہو جائے تو اس نے وہ رکعت حاصل کر لی۔

الکامل لابن عدی، السنن للبیہقی، ضعفاء عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۰۶۹۴۔ جو امام کو سجدوں میں پالے تو وہ اس کے ساتھ سجدہ ریز ہو جائے اور جو شخص رکوع میں پالے وہ اس کے ساتھ رکوع کر لے اور اس

رکعت کو ادا شدہ شمار کر لے۔ الخطیب فی المتفق والمفترق عن عبدالرحمن بن عوف

۲۰۶۹۵۔ جب تم نماز کو آؤ اور امام رکوع میں ہو تو رکوع کرو، اگر وہ سجدہ میں ہو تو سجدہ کرو اور سجدوں کو شمار نہ کرو جب ان کے ساتھ رکوع نہ ہو۔

السنن للبیہقی عن رحیل

۲۰۶۹۶۔ جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو جائے اور امام تشہد میں ہو تو وہ تکبیر کہے اور امام کی طرح تشہد میں بیٹھ جائے۔

جب امام سلام پھیرے تو اپنی بقیہ نماز کے لیے کھڑا ہو جائے۔ اور بے شک وہ جماعت کی فضیلت حاصل کر چکا ہے۔

الدیلمی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۰۶۹۷۔ جو شخص امام کو سلام پھیرنے سے قبل تشہد میں پالے تو اس نے نماز اور اس کی فضیلت پالی۔

الحاکم فی تاریخہ عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۰۶۹۸۔ جس نے نماز کی ایک رکعت پالی اس نے جماعت پالی۔ الکامل لابن عدی عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

مسبق کا بیان..... الاکمال

۲۰۶۹۹ جو شخص جس قدر نماز پالے، پڑھ لے اور جو فوت ہو جائے قضاء کر لے۔ الاوسط للطبرانی عن ابی قتادة
 ۲۰۷۰۰ معاذ نے تمہارے لیے اچھا طریقہ جاری کیا ہے تم ان کی اقتداء کرو۔ پس جب کوئی شخص نماز کو آئے اور پچھ نماز اس سے نکل چکی ہو تو وہ امام کے ساتھ اس کی نماز میں شریک ہو جائے جب امام فارغ ہو جائے تو جس قدر نماز نکل چکی ہے اس کی قضاء کر لے۔

الكبير للطبرانی عن معاذ رضی اللہ عنہ
 فائدہ:..... اوائل اسلام میں جب کوئی شخص مسجد میں آتا اور امام کچھ نماز پڑھ چکا ہوتا تو وہ پہلے نکلی ہوئی نماز ادا کرتا پھر امام کے ساتھ شریک فی الصلوٰۃ ہو جاتا۔ ایک مرتبہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نیت باندھ کر آپ علیہ السلام کے ساتھ شریک فی الصلوٰۃ ہو گئے، آپ علیہ السلام کے سلام پھیرنے کے بعد بقیہ نماز پوری کی۔ آپ علیہ السلام نے ان کے عمل کی تحسین فرمائی اور دوسروں کو بھی ایسا کرنے کا حکم جاری فرمایا۔
 ۲۰۷۰۱ اللہ تیری حرص کو زیادہ کرے لیکن آئندہ نہ کرنا۔

عبدالرزاق، مسند احمد، البخاری، ابو داؤد، النسائی، ابن حبان عن ابی بکرہ رضی اللہ عنہ
 فائدہ:..... ایک شخص نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا آپ نماز پڑھا رہے تھے اور رکوع کی حالت میں تھے وہ شخص صف اول میں پہنچنے سے قبل ہی رکوع میں چلا آیا، تب آپ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۲۰۷۰۲ اللہ عزوجل بھلائی پر تیری حرص زیادہ کرے لیکن آئندہ ایسا نہ کرنا۔ الكبير للطبرانی عن ابی بکرہ
 ۲۰۷۰۳ جب تم میں سے کوئی اقامت سے تو نماز کی طرف آئے پر سکون ہو کر۔ جس قدر نماز مل جائے امام کے ساتھ پڑھ لے جو حصہ فوت ہو جائے اس کو امام کے سلام پھیرنے کے بعد پورا کر لے۔ ابن النجار عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ
 ۲۰۷۰۴ جب اقامت سے تو اپنی بیعت (اور پر سکون حالت) پر نماز آؤ، جتنا حاصل جائے پڑھ لے اور جو حصہ فوت ہو جائے اس کی قضاء کر لے۔

عبدالرزاق عن انس و صحیح
 ۲۰۷۰۵ جب تم اقامت سنو تو سکون اور وقار کے ساتھ نماز کی طرف آؤ اور تیزی کے ساتھ نہ آؤ۔ پھر جو نماز مل جائے پڑھ لو اور جو فوت ہو جائے بعد میں پوری کر لو۔ البخاری عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ
 ۲۰۷۰۶ جو تم میں سے نماز کو آئے تو وقار اور سکون کے ساتھ آئے۔ جس قدر نماز پالے پڑھ لے اور جو فوت ہو جائے اس کی قضاء کر لے۔

الجامع لعبدالرزاق عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ
 ۲۰۷۰۷ نماز اس حال میں آؤ کہ تم پر سکون نہ طاری ہو۔ جو حصہ نماز کامل جائے پڑھ لو اور جو حصہ نکل چکا ہو اس کی قضاء کر لو۔

ابو داؤد عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ
 ۲۰۷۰۸ جب تم نماز کو آؤ تو سکون نہ اپنے اوپر لازم کر لو، دوڑتے ہوئے نماز کو نہ آؤ۔ جو پالو، پڑھ لو اور جو فوت ہو جائے اس کو پورا کر لو۔

مسند احمد، سنن للدارمی، البخاری، مسلم، ابن حبان عن عبد اللہ بن ابی قتادہ عن ابیہ
 ۲۰۷۰۹ جب تم نماز کو آؤ تو دوڑتے ہوئے نہ آؤ بلکہ پر سکون ہو کر آؤ جو حصہ نماز کامل جائے پڑھ لو اور جو حصہ فوت ہو جائے اس کی قضاء کر لو۔

النسائی، ابن حبان عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ
 ۲۰۷۱۰ جب تم نماز کو آؤ تو پر سکون حالت میں آؤ پھر جتنی نماز مل جائے پڑھ لو اور جو نماز نکل جائے اس کی قضاء کر لو۔

الاوسط للطبرانی عن انس رضی اللہ عنہ
 ۲۰۷۱۱ جب تم نماز آؤ تو سکون اور وقار کے ساتھ آؤ۔ جو مل جائے پڑھ لو اور جو فوت ہو جائے پوری کر لو۔

الخطیب فی المتفق والمفترق عن ابی ہریرہ عن عاصم

- ۲۰۷۱۲... جب نماز کھڑی ہو جائے تو ہر شخص وقار اور اپنی حالت پر نماز کو آئے، پھر چھٹی نماز مل جائے پڑھ لے اور جو فوت ہو جائے قضاء کر لے۔
 الاوسط للطبرانی عن انس رضی اللہ عنہ
- ۲۰۷۱۳... جلد بازی مت کرو، جب نماز کو آؤ تو پرسکون حالت میں آؤ، جو پالو پڑھ لو، اور جو نکل جائے اس کو پوری کر لو۔ ابن حبان عن ابی قتادہ
- ۲۰۷۱۴... جب نماز کے لئے نداء دی جائے تو اس حال میں آؤ کہ سکون کے ساتھ چلتے ہوئے آؤ۔ پھر جس قدر نماز مل جائے پڑھ لو اور جو فوت ہو جائے اس کی قضاء کرو۔ مسند احمد عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

جماعت چھوڑنے کے اعذار

- ۲۰۷۱۵... جب موسلا دھار بارش ہو تو اپنے ٹھکانوں میں نماز پڑھ لو۔ مسند احمد، مستدرک الحاکم عن عبدالرحمن بن سمرہ

الاکمال

- ۲۰۷۱۶... جب رات میں بارش ہو یا تاریکی ہو تو اپنے ٹھکانوں میں نماز پڑھ لو۔ الدیلمی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ
- ۲۰۷۱۷... جب موسلا دھار بارش ہو تو اپنے ٹھکانوں میں نماز پڑھ لو۔
- مسند احمد، الحاکم فی الکنی، مستدرک الحاکم عن عبدالرحمن بن سمرہ
- ۲۰۷۱۸... تم میں سے جو چاہے اپنے کجاوے میں نماز پڑھ لے۔ الصحیح لابن حبان عن جابر رضی اللہ عنہ
- فائدہ:..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے کہ برسات ہو گئی تب آپ ﷺ نے مذکورہ فرمان ارشاد فرمایا۔

تیسری فصل... مسجد کے فضائل، آداب اور ممنوعات

مسجد کے فضائل

- ۲۰۷۱۹... تمام جگہوں میں اللہ کے نزدیک محبوب ترین جگہیں مسجدیں ہیں۔ اور تمام جگہوں میں مبغوض ترین جگہیں اللہ کے ہاں بازار ہیں۔
- مسلم عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ، الکبیر للطبرانی عن جبیر بن مطعم
- ۲۰۷۲۰... بہترین مقامات مسجدیں ہیں اور بدترین مقامات بازار ہیں۔ الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم عن ابن عمر رضی اللہ عنہ
- ۲۰۷۲۱... جنت کے باغات مسجدیں ہیں۔ ابوالشیخ فی الثواب عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ
- ۲۰۷۲۲... مساجد میں صبح و شام آنا جانا جہاد فی سبیل اللہ میں شامل ہے۔
- ابو مسعود الاصبہانی فی معجمہ، ابن النجار، مسند الفردوس للدیلمی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ
- ۲۰۷۲۳... مسجد سے قریبی گھر کی فضیلت دور والے گھر پر ایسی ہے جیسی غازی کی فضیلت جہاد سے بیٹھ جانے والے پر۔
- مسند احمد عن حلیفہ رضی اللہ عنہ
- ۲۰۷۲۴... ہر عورت قیامت کے دن اپنے بنانے والے پر وبال ہوگی سوائے مسجد کے۔ شعب الایمان للبیہقی عن انس رضی اللہ عنہ
- ۲۰۷۲۵... کوئی مسلمان مساجد کو نماز اور ذکر کے لیے اپنا ٹھکانہ نہیں بناتا مگر اللہ پاک اس کے گھر سے نکلنے کے وقت سے یوں خوش ہوتے ہیں جس طرح کسی غائب کے گھر والے غائب کے واپس آ جانے سے خوش ہوتے ہیں۔
- ابن ماجہ، مستدرک الحاکم عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

- ۲۰۷۲۶ ... جس نے مسجد کے کوئی کونڈی لٹائی اللہ پاک اس کے لیے جنت میں گھر بنائے گا۔ ابن ماجہ عن ابی سعید رضی اللہ عنہ
- ۲۰۷۲۷ ... جس نے مسجد سے الفت لڑی اللہ پاک اس سے الفت فرمائیں گے۔ الصغیر للطبرانی عن ابی سعید رضی اللہ عنہ
- ۲۰۷۲۸ ... جس نے اللہ کے لیے مسجد بنائی اللہ پاک اس کے لیے جنت میں گھر بنائے گا۔ ابن ماجہ عن علی رضی اللہ عنہ
- ۲۰۷۲۹ ... جس نے اللہ کے لیے مسجد بنائی تاکہ اس میں اللہ ویاد لیا جائے اللہ پاک اس کے لیے جنت میں گھر بنائے گا۔

مسند احمد، النسائی عن عمرو بن عبسہ، ابن ماجہ عن عمر رضی اللہ عنہ

- ۲۰۷۳۰ ... جس نے اللہ کی رضا کے لیے مسجد بنائی اللہ پاک اس کے لیے اس جیسا جنت میں گھر بنائے گا۔

مسند احمد، البخاری، مسلم، الترمذی، ابن ماجہ عن عثمان رضی اللہ عنہ

- ۲۰۷۳۱ ... جس نے اللہ کے لیے مسجد بنائی خواہ وہ کونج اندے کے پرندے کے اندے دینے کی جگہ جتنی ہو اللہ پاک اس کے لیے جنت میں گھر بنا دے گا۔ مسند احمد عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

- ۲۰۷۳۲ ... جس نے اللہ کے لیے مسجد بنائی کونج کے گھونسلے کے بقدر یا اس سے بھی چھوٹی اللہ پاک اس کے لیے جنت میں گھر بنا دے گا۔

ابن ماجہ عن جابر رضی اللہ عنہ

مسجد تعمیر کرنے کی فضیلت

- ۲۰۷۳۳ ... جس نے اللہ کے لیے گھر بنایا خواہ چھوٹا، ویابز اللہ پاک اس کے لیے جنت میں گھر بنا دے گا۔

ابن ماجہ، الترمذی عن انس رضی اللہ عنہ

- ۲۰۷۳۴ ... جس نے اللہ کے لیے گھر بنایا اللہ اس کے لیے اس سے کشادہ گھر جنت میں بنائے گا۔ الکبیر للطبرانی عن ابی امامہ رضی اللہ عنہ

- ۲۰۷۳۵ ... جو شخص مسجد میں نماز کا انتظار کرتا ہے وہ حضورؐ تک نماز ہی میں شمار ہوتا ہے۔ مسند احمد، النسائی، ابن ماجہ عن سہل بن سعد

- ۲۰۷۳۶ ... مسجد ہر مؤمن کا گھر ہے۔ حلیۃ الاولیاء عن سلمان رضی اللہ عنہ

- ۲۰۷۳۷ ... مسجد کے پڑوسی کے لیے (فرض) نماز صرف مسجد ہی میں جائز ہے۔

السنن للدارقطنی عن جابر رضی اللہ عنہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

- ۲۰۷۳۸ ... جب تم کسی آدمی کو مسجد میں آنے کا عادی دیکھو تو اس کے لیے ایمان کی شہادت دو۔

مسند احمد، الترمذی، ابن ماجہ، ابن خزیمہ، ابن حبان، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

- ۲۰۷۳۹ ... جب تم بستان کے باغوں میں کدرو تو خوب چرو۔ پوچھا گیا: جنت کے باغات کیا ہیں؟ ارشاد فرمایا: مساجد۔ پوچھا گیا: چرنا کیا ہے؟ ارشاد فرمایا:

سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر۔ الترمذی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

- ۲۰۷۴۰ ... زمین میں اللہ کے گھر مسجدیں ہیں۔ اور اللہ پر لازم ہے کہ اس کے گھر میں جو اس کی زیارت کو آئے اس کا اکرام کرے۔

الکبیر للطبرانی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

- ۲۰۷۴۱ ... جو شخص مسجد سے زیادہ سے زیادہ اور وہ زیادہ سے زیادہ اجر کا مستحق ہے۔

مسند احمد، ابوداؤد، ابن ماجہ، مستدرک الحاکم، شعب الایمان للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

- ۲۰۷۴۲ ... اللہ کے گھر میں کوآباد کرنے والے ہی اللہ عزوجل کے گھر والے ہیں۔

عبد بن حمید، مسند ابی یعلیٰ، الاوسط للطبرانی، السنن للبیہقی عن انس رضی اللہ عنہ

- ۲۰۷۴۳۔ نماز کے بعد دوسری نماز کے انتظار میں بیٹھے رہنا (مراسر) عبادت ہے۔ اور عالم کے چہرے کو دیکھنا عبادت ہے اور عالم کا سانس لینا بھی عبادت ہے۔ مسند الفردوس للذیلمی عن اسامة بن زید
- ۲۰۷۴۴۔ جامع مسجد (جس مسجد میں جمعہ ہوتا ہو) میں نماز پڑھنا فرض حج کے برابر ہے۔ جو (مہرور ہو یعنی) گناہوں سے پاک ہو۔ اور نفل نماز حج مقبول کی مانند ہے۔ اور جامع مسجد میں نماز پڑھنا دوسری مساجد میں نماز پڑھنے کے مقابلے میں پانچ سو نمازوں کے بقدر فضیلت رکھتا ہے۔
- الارسط للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ
- ۲۰۷۴۵۔ تمام زمینیں قیامت کے دن ختم ہو جائیں گی سوائے مساجد کے۔ مساجد ایک دوسرے کے ساتھ مل جائیں گی (اور دوام پذیر ہوں گی)۔
- الارسط للطبرانی، الکامل لابن عدی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ
- ۲۰۷۴۶۔ جو شخص مسجد میں کسی کام سے آیا وہی اس کا حصہ ہے۔ ابو داؤد عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

الاکمال

- ۲۰۷۴۷۔ سب سے افضل جگہیں مساجد ہیں۔ اہل مسجد میں سب سے افضل شخص وہ ہے جو سب سے پہلے مسجد میں داخل ہو اور سب سے آخر میں نکلے۔ اور جس شخص سے جماعت نکل گئی گویا اس سے ایمان نکل گیا۔ الرافعی عن عثمان بن صہیب عن ابیہ
- ۲۰۷۴۸۔ بہترین مقامات مسجدیں ہیں۔ اور بدترین مقامات بازار ہیں۔

صحیح ابن حبان، الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

- ۲۰۷۴۹۔ جب تم کسی شخص کو مسجد میں آنے جانے کا عادی دیکھو تو اس کے ایمان کی گواہی دو۔ بے شک اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

انما يعمر مساجد الله من آمن بالله واليوم الآخر. التوبة: ۱۸

بے شک اللہ کی مسجدوں کو وہ لوگ آباد کرتے ہیں جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہیں۔

مسند احمد، عبد بن حمید، سنن الدارمی، الترمذی حسن غریب، ابن ماجہ، ابن خزیمہ، ابن حبان، مستدرک الحاکم، حلیۃ الاولیاء، السنن للبیہقی، السنن لسعید بن منصور عن ابی سعید

- ۲۰۷۵۰۔ اللہ پاک جب کسی بندے کو محبوب بناتے ہیں تو اس کو (اپنے گھر یعنی) مسجد کا متولی (نگران) بنا دیتے ہیں۔ اور جب اللہ پاک کسی بندے کو مبغوض رکھتے ہیں تو اس کو حجام کا نگران بنا دیتے ہیں۔ ابن النجار عن ابن عباس وسندہ حسن

۲۰۷۵۱۔ جس نے مسجد میں ایک کمرہ (یا کوئی حصہ) تعمیر کرایا اس کے لیے جنت ہے۔ ابو نعیم فی فضائل الصحابة عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۰۷۵۲۔ جس شخص نے میری اس مسجد (نبوی ﷺ) کی توسیع کی اللہ پاک اس کے لیے جنت میں گھر بنا دے گا۔

ابن ماجہ، ابو نعیم فی فضائل الصحابة عن انس رضی اللہ عنہ

- ۲۰۷۵۳۔ جس نے اللہ کے لیے مسجد بنائی اللہ پاک اس کے لیے جنت میں گھر بنائے گا۔ ابن ماجہ، ابن عساکر عن علی رضی اللہ عنہ، ابن

عساکر عن عثمان، الکبیر للطبرانی عن اسماء بنت یزید، الارسط للطبرانی، شعب الایمان للبیہقی عن عائشة رضی اللہ عنہا، الدارقطنی

فی العلل، الارسط للطبرانی عن نییط بن شریط، ابن عساکر عن معاذ بن جبل وام حبیبہ

۲۰۷۵۴۔ جس نے مسجد بنائی تاکہ اس میں اللہ کو یاد کیا جائے اللہ پاک اس کے لیے جنت میں گھر بنا دے گا۔

ابن ماجہ، ابن حبان عن عمر رضی اللہ عنہ

- ۲۰۷۵۵۔ جس نے اللہ کے لیے مسجد تعمیر کی اللہ پاک اس کے لیے جنت میں محل بنائے گا موتیوں، یاقوت اور زبرجد کے پتھروں سے۔

ابن ماجہ، ابن حبان عن عمر رضی اللہ عنہ

- ۲۰۷۵۶۔ جس نے اللہ کے لیے مسجد تعمیر کی اللہ پاک اس کے لیے جنت میں محل بنائے گا۔ مصنف ابن ابی شیبہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ
- ۲۰۷۵۷۔ جس نے اللہ کے لیے مسجد تعمیر کی خواہ وہ قطا (کونج) پرندے کے گھونسلے کے برابر ہو اللہ پاک اس کے لیے جنت میں گھر تعمیر کرے گا۔
- ابن ابی شیبہ، مسند ابی داؤد الطیالسی، مسند ابی یعلیٰ، ابن حبان، الرویانی، الصغیر للطبرانی، السنن للبیہقی، الضیاء للمقدسی فی المختارۃ عن ابی ذر رضی اللہ عنہ، مصنف ابن ابی شیبہ عن عثمان، الخطیب عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ، الاوسط للطبرانی، الخطیب، ابن النجار عن ابن عمر رضی اللہ عنہ
- ۲۰۷۵۸۔ جس نے اللہ کے لیے (اپنے) حلال مال سے مسجد بنائی تاکہ اس میں اللہ کی عبادت کی جائے اللہ پاک اس کے لیے موتی اور یاقوت کا گھر بنا کرے گا۔ مسند ابی یعلیٰ، الاوسط للطبرانی، شعب الایمان للبیہقی، ابن عساکر، ابن النجار عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
- ۲۰۷۵۹۔ جس نے اللہ کے لیے مسجد بنائی تاکہ اس میں نماز پڑھی جائے اللہ پاک اس کے لیے جنت میں اس سے افضل گھر بنا کرے گا۔
- مسند احمد، الکبیر للطبرانی، حلیۃ الاولیاء، النسائی عن وائلۃ
- ۲۰۷۶۰۔ جس نے اللہ کے لیے مسجد بنائی اس کو جنت میں داخل کیا جائے گا۔ الکبیر للطبرانی عن عمرو بن عبسہ
- ۲۰۷۶۱۔ جس نے اللہ کے لیے مسجد بنائی اللہ پاک اس کے لیے اس سے کشادہ گھر جنت میں بنا کرے گا۔
- مسند احمد عن ابن عمرو، مسند احمد عن اسماء بنت یزید

جنت میں گھر بنانا

- ۲۰۷۶۲۔ جس نے مسجد بنائی تاکہ اس میں اللہ کا نام لیا جائے اللہ پاک اس کے لیے جنت میں گھر بنائے گا۔
- ابن ابی شیبہ، ابن حبان عن عمر رضی اللہ عنہ
- ۲۰۷۶۳۔ جس نے اللہ کے لیے مسجد بنائی تاکہ اللہ پاک خوش ہو اللہ پاک اس کے لیے جنت میں گھر بنائے گا اور اگر وہ اسی دن مر گیا تو اس کی بخشش کر دی جائے گی اور جس نے قبر کھودی تاکہ اللہ پاک اس سے خوش ہو اللہ پاک اس کے لیے جنت میں گھر بنا دے گا اور اگر وہ بھی اسی دن مر گیا تو اس کی مغفرت کر دی جائے گی۔ الاوسط للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ
- ۲۰۷۶۴۔ جس نے اللہ کے لیے مسجد بنائی شہرت اور دکھاوا مقصود نہ ہو تو اللہ پاک اس کے لیے جنت میں گھر بنائے گا۔
- الاوسط للطبرانی عن عائشہ رضی اللہ عنہا
- ۲۰۷۶۵۔ جس نے اللہ کے لیے مسجد بنائی اللہ پاک اس کے لیے جنت میں گھر بنائے گا۔ پوچھا گیا: اور یہ مساجد جو مکہ کے راستے میں ہیں؟ فرمایا: ہاں یہ مساجد بھی جو مکہ کے راستے میں ہیں۔ ابن ابی شیبہ عن عائشہ رضی اللہ عنہا
- ۲۰۷۶۶۔ مساجد بناؤ اور ان میں سے کوڑا کچرا نکالو (بے شک) جس نے اللہ کے لیے مسجد بنائی اللہ پاک اس کے لیے جنت میں گھر بنائے گا۔ ایک شخص نے کہا: یا رسول اللہ! اور یہ مساجد جو راستوں میں بنائی جاتی ہیں؟ ارشاد فرمایا: ہاں، (ان کا بھی یہی ثواب ہے۔) اور مسجدوں سے کچرا اور گندگی نکالنا حور میں کامبر ہے۔ الکبیر للطبرانی، ابن النجار عن ابی فرصانہ
- ۲۰۷۶۷۔ جس نے اللہ کے لیے مسجد بنائی اللہ پاک اس کے لیے جنت میں گھر بنائے گا۔ اور جس نے مسجد میں قندیل آویزاں کی اس پر ستر ہزار ملکہ رحمت بھیجیں گے جب تک کہ وہ قندیل روشن ہو۔ جس نے مسجد میں چٹائی بچھائی اس پر ستر ہزار فرشتے رحمت بھیجیں گے حتیٰ کہ وہ چٹائی ٹوٹے۔ اور جس نے مسجد سے گندگی نکالی اس کو دو بوریے اجر کے ملیں گے۔ الراعی عن معاذ بن جبل
- ۲۰۷۶۸۔ جس نے مسجد میں قندیل آویزاں کی اس کے لیے ستر ہزار فرشتے قندیل گل ہونے تک رحمت کی دعا کریں گے۔
- ابن النجار عن معاذ رضی اللہ عنہ

آداب

۲۰۷۶۹ مسجدیں بڑی بڑی بناؤ (جن میں زیادہ لوگ آسکیں) اور اپنے شہروں کا رخ مشرق کی طرف کرو۔

ابن ابی شیبہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۰۷۷۰ مسجدیں بناؤ اور ان کو کشادہ رکھو۔ ابن ابی شیبہ، السنن للبیہقی عن انس رضی اللہ عنہ

۲۰۷۷۱ مجھے مسجدوں کو کشادہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ السنن للبیہقی عن انس رضی اللہ عنہ

۲۰۷۷۲ مسجدیں کشادہ اور وسیع بناؤ، ان میں سے گندگی نکالو، جس نے اللہ کے لیے گھر بنایا اللہ پاک اس کے لیے جنت میں گھر بنائے گا۔

مسجدوں سے گندگی نکالنا حورین کا حق مہر ہے۔ الکبیر للطبرانی، الضیاء فی المختارۃ عن ابی قریصافہ

۲۰۷۷۳ جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو نبی پر (دروو) سلام بھیجے اور یوں کہے:

اللہم افتح لی ابواب رحمتک۔

اے اللہ مجھ پر اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔

اور جب مسجد سے نکلے تب بھی نبی پر (دروو) سلام بھیجے اور یوں کہے:

اللہم انی اسألك من فضلك۔

(اے اللہ! میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں)۔ ابو داؤد عن ابی حمید و ابی اسید، ابن ماجہ عن ابی حمید

۲۰۷۷۴ مسجدوں کو ان کا حق دو یعنی (مسجد آنے کے بعد) بیٹھنے سے قبل (کم از کم) دو رکعات نفل ادا کر لو۔

ابن ابی شیبہ عن ابی قتادہ رضی اللہ عنہ

۲۰۷۷۵ جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو دو رکعات پڑھنے سے قبل نہ بیٹھے۔

مسند احمد، البخاری، مسلم، ابو داؤد، الترمذی، ابن ماجہ، التسانی عن ابی قتادہ رضی اللہ عنہ ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۷۷۶ جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو دو رکعات پڑھنے سے قبل نہ بیٹھے۔ اور جب کوئی شخص اپنے گھر میں داخل ہو تو دو رکعات

پڑھنے سے قبل (دوسرے کاموں کے لیے) نہ بیٹھے۔ بے شک اللہ تعالیٰ اس کی دو رکعات کی وجہ سے اس کے گھر میں خیر و برکت ڈالیں گے۔

الضعفاء للعقبلی، الکامل لابن عدی، شعب الایمان للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۷۷۷ جب تم میں سے کوئی مسجد میں آئے تو دو سجود ادا کر لے قبل اس سے کہ وہ بیٹھے، پھر چاہے تو بیٹھ جائے یا اپنے کام کیلئے چلا

جائے۔

ابو داؤد عن ابی قتادہ

۲۰۷۷۸ دو رکعات مختصر پڑھ لو۔ اور جب کوئی مسجد میں آئے اور امام جمعہ کے دن خطبہ دے رہا ہو تو مختصر سی دو رکعات پڑھ لے۔

الکبیر للطبرانی عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۰۷۷۹ جب تم میں سے کسی کو جمعہ کے دن مسجد میں اونگھ آئے تو وہ اس جگہ سے اٹھ کر دوسری جگہ بدل لے۔

ابو داؤد، البخاری، مسلم عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۰۷۸۰ اپنی مسجدوں کو کشادہ رکھو اور ان کو بھرو۔ الکبیر للطبرانی عن کعب بن مالک

۲۰۷۸۱ ملائکہ کا تحفہ مسجدوں کو خوشبو کی دھونی دینا ہے۔ ابو الشیخ عن سمرة رضی اللہ عنہ

۲۰۷۸۲ آدمی اسی مسجد میں نماز پڑھ لے جو اس کے قریب ترین ہو اور دوسری مسجدوں کو تلاش کرنا نہ پھرے۔

الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۰۷۸۳۔۔۔ جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو نبی ﷺ پر سلام بھیجے اور کہے:

اللهم افتح لی ابواب رحمتک۔ اور جب نکلے تو نبی ﷺ پر سلام بھیجے اور کہے: اللهم اعصمنی من الشیطان الرجیم۔ (ابن اللہ شیطان مردود سے میری حفاظت فرما)۔ الترمذی، ابن ماجہ، ابن حبان، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۷۸۴۔۔۔ جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو یہ پڑھے: اللهم افتح لی ابواب رحمتک۔ اور جب نکلے تو یہ کہے: اللهم انی اسألك من فضلک۔

مسند احمد، مسلم عن ابی حمید وعن ابی اسید، مسند احمد، النسائی، ابن حبان، السنن للبیہقی عن ابی حمید و ابی اسید معا

۲۰۷۸۵۔۔۔ مسجدیں پر بیزگاروں کے گھر ہیں اور مسجدیں جن کے گھر ہوں اللہ پاک ان کے لیے رحمت اور سکینہ کا فیصلہ فرمادیتے ہیں اور پل صراط پر آسانی کے ساتھ گزار کر جنت میں داخل کر دیں گے۔ الکبیر للطبرانی عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۲۰۷۸۶۔۔۔ جب کوئی مسجد سے نکلنے کا ارادہ کرتا ہے تو ابلیس کے لشکر اکٹھے ہو جاتے ہیں اور ایک دوسرے کو بلا تے ہیں جس طرح شہد کی کھیاں ایک نر بادشاہ مکھی پر جمع ہو جاتی ہیں۔ پس جب کوئی مسجد کے دروازے پر کھڑا ہو تو یوں کہے:

اللهم انی اعوذ بک من ابلیس و جنودہ۔

اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں ابلیس اور اس کے لشکر سے۔

پس جب وہ یہ کہے لے تو شیطان اس کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ ابن السنی عن ابی امامہ رضی اللہ عنہ

الاکمال

۲۰۷۸۷۔۔۔ جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو سلام کرے اور کہے: اللهم افتح لی ابواب رحمتک۔ اور جب نکلے تو یوں کہے:

اللهم افتح لی ابواب فضلک۔ الضیاء للمقدسی فی المختارۃ عن ابی حمید الساعدی

۲۰۷۸۸۔۔۔ جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو یہ پڑھے:

صلی اللہ علی محمد اللهم افتح لی ابواب رحمتک واغلق عنی ابواب سخطک واصرف عنی شیطان

ووسوستہ۔

اے اللہ! محمد پر درود بھیج، اے اللہ! میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول، اپنی ناراضگی کے دروازے بند کر دے اور شیطان اور

اس کے وسوسے کو مجھ سے پھیر دے۔ الدیلمی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۰۷۸۹۔۔۔ جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو نبی ﷺ پر درود بھیجے اور کہے:

اللهم اعفر لنا ذنوبنا افتح لنا ابواب فضلک۔

اے اللہ! ہمارے گناہوں کو بخش اور ہم پر اپنے فضل کے دروازے کھول دے۔ اور جب مسجد سے نکلے تو نبی ﷺ پر درود بھیجے اور کہے:

اللهم افتح لنا ابواب فضلک

اے اللہ! ہم پر اپنے فضل کے دروازے کھول دے۔ الاوسط للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۰۷۹۰۔۔۔ (مسجد میں آنے کے بعد) دو رکعات پڑھنے سے قبل مت بیٹھ۔ عبدالرزق عن عامر بن عبد اللہ بن الزبیر

فائدہ:۔۔۔ ایک شخص (حضور اکرم ﷺ کے سامنے) مسجد میں داخل ہوا تو آپ ﷺ نے اس کو یہ ارشاد فرمایا۔

۲۰۷۹۱۔۔۔ اے ابن عوف! کیا میں تجھے وہ کلمات نہ سکھاؤں جو تو مسجد میں داخل ہوتے وقت اور نکلتے وقت پڑھا کرے؟ کیونکہ ہر بندے کے

ساتھ ایک شیطان ہوتا ہے۔ لہذا جب کوئی بھی مسجد کے دروازے پر پہنچے تو داخل ہوتے وقت ایک بار یہ پڑھے:

السلام عليك ايها النبي ورحمة الله وبركاته اللهم افتح لي ابواب رحمتك .
اے نبی! آپ پر سلام ہو، اللہ کی رحمت ہو اور اس کی برکات نازل ہوں۔ اے اللہ! مجھ پر اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔
پھر یہ دعائیں بار پڑھے:

اللهم اعني على حسن عبادتك وهون على طاعتك .
اے اللہ! اپنی اچھی طرح عبادت کرنے پر میری مدد فرما اور اپنی اطاعت کو مجھ پر سہل کر دے۔
اور جب مسجد سے نکلے تو ایک بار یہ کہے:

السلام عليك ايها النبي ورحمة الله وبركاته اللهم اعصمني من الشيطان الرجيم ومن شر ما خلقت .
اے نبی! آپ پر سلام ہو، اللہ کی رحمت ہو اور اس کی برکتیں نازل ہوں۔ اے اللہ! میری حفاظت فرما شیطان مردود سے اور ہر اس چیز کے شر سے جو تو نے پیدا فرمائی ہے۔

پھر آپ ﷺ نے فرمایا (اے ابن عوف!) کیا میں تجھے گھر میں داخل ہوتے وقت پڑھنے کی چیز نہ بتاؤں۔ پہلے بسم اللہ پڑھ پھر اپنے آپ پر اور اپنے گھر والوں پر سلام کر، پھر جو اللہ نے تجھے کھانے کو دیا ہو اس پر بسم اللہ پڑھ اور فراغت پر اللہ کی حمد کر۔
الدارقطنی فی الافراد عن عبدالرحمن بن عوف

مسجد میں پیشاب کرنے کی ممانعت

۲۰۷۹۲..... یہ مسجد ہے اس میں پیشاب نہیں کیا جاتا۔ یہ اللہ کے ذکر اور نماز کے لیے بنائی گئی ہے۔ ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
۲۰۷۹۳..... یہ مسجدیں ہیں، ان میں گندگی پھیلا نا پیشاب پاخانہ کرنا جائز نہیں۔ یہ تو اللہ عزوجل کے ذکر نماز اور تلاوت قرآن کیلئے بنائی جاتی ہیں۔
مسند احمد، مسلم عن انس رضی اللہ عنہ
۲۰۷۹۴..... ان گھروں کے رخ مسجد سے پھیر دو، کیونکہ میں مسجد کو کسی حیض والی عورت اور جنبی شخص کے آنے کے لیے حلال نہیں کرتا۔
ابو داؤد عن عائشہ رضی اللہ عنہا

الاکمال

۲۰۷۹۵..... یہ مسجد ہے اس میں پیشاب نہیں کیا جاتا یہ اللہ کے ذکر اور نماز کے لیے بنائی گئی ہے۔ البخاری عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
۲۰۷۹۶..... اس جگہ میں پیشاب نہیں کیا جاتا۔ یہ نماز کے لیے بنائی گئی ہے۔ عبدالرزاق عن انس رضی اللہ عنہ
۲۰۷۹۷..... بے شک یہ مسجد اللہ کے ذکر اور نماز کے لیے بنائی گئی ہے اور اس میں پیشاب نہیں کیا جاتا۔
الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

مسجد میں گندگی پھیلانے اور ناک کی ریزش صاف کرنے

اور وہاں سے کنکریاں نکالنے کی ممانعت

۲۰۷۹۸..... جب تم میں سے کوئی مسجد میں آئے تو دیکھ لے کہ اس کے جوتوں میں گندگی یا کوئی تکلیف دہ شے تو نہیں اگر ہو تو اس کو صاف کر لے پھر
ان میں نماز پڑھ لے۔ ابو داؤد عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... جوتوں کے ساتھ نماز پڑھنا بالکل جائز ہے بشرطیکہ وہ پاک ہوں۔

۲۰۷۹۹ مسجدوں کے دروازوں کے پاس اپنے جوتوں کو دیکھ لیا کرو۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... جبکہ ان میں نماز پڑھنا مقصود ہو۔ لیکن آج کل بغیر جوتوں کے نماز پڑھی جاتی ہے اور جوتے اصل مسجد جہاں نماز ہوتی ہے وہاں نہیں لے جائے جاتے اس لیے اگر جوتوں میں کچھ گندگی لگی ہو تو اس کا اثر نماز پر نہ ہوگا۔

۲۰۸۰۰ کنکری اس شخص کو واسطہ دیتی ہے جو اس کو مسجد سے نکالتا ہے (کہ مجھے یہاں سے مت نکال)۔

ابوداؤد، ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... آنحضرت ﷺ کے دور میں فرش پر کنکریاں بچھی ہوتی تھیں، ان کو نکالنے کی ممانعت فرمائی گئی ہے۔ لیکن اگر موجودہ دور میں جہاں مسجدوں میں صاف ستھرے فرش چٹائیوں اور قالینوں کا رواج ہے کوئی کنکر پڑا ہو تو وہ باعث تکلیف ہو سکتا ہے اس کو نکالنا مسجد سے کچرا نکالنے کے ثواب میں شامل ہے۔

۲۰۸۰۱ اشو، مسجد میں نہ سوؤ۔ الجامع لعبدالرزاق عن جابر رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... اس حدیث سے یہ سبق ملتا ہے کہ مسجد کو اپنے دنیوی کاموں کے لیے استعمال نہ کیا جائے۔ اور پہلے کئی حدیثوں میں گذر چکا ہے کہ مسجدیں نماز، ذکر اور تلاوت کے لیے بنائی جاتی ہیں۔ لہذا مسجد کو صرف انہی کاموں میں استعمال کیا جائے۔

۲۰۸۰۲ جو شخص اس مسجد میں داخل ہوا پھر اس میں تھوکا یا ناک کی ریزش صاف کی تو اس کو چاہیے کہ زمین کھود کر اس کو دفن کر دے۔

ابوداؤد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۸۰۳ مسجد میں ناک صاف کرنا گناہ ہے اور اس کا کفارہ اس کو دفن کرنا ہے۔ مسند احمد، السنن للبیہقی عن انس رضی اللہ عنہ

۲۰۸۰۴ مسجد میں تھوکرنا گناہ ہے اور اس کا کفارہ اس کو دفن کرنا ہے۔

مسند احمد، السنن للبیہقی، ابوداؤد، الترمذی، النسائی، ابن ماجہ، الکبیر للطبرانی عن انس رضی اللہ عنہ

۲۰۸۰۵ مسجد میں تھوکرنا برائی ہے اور اس کو دفن کرنا (یا صاف کرنا) نیکی ہے۔ مسند احمد، الکبیر للطبرانی عن ابی امامۃ

۲۰۸۰۶ مسجد میں تھوکرنا خطا ہے اور اس کا کفارہ اس کو چھپانا (یا صاف کرنا) ہے۔ ابوداؤد عن انس رضی اللہ عنہ

۲۰۸۰۷ مجھ پر میری امت اپنے اچھے اور برے اعمال کے ساتھ پیش کی گئی ہے۔ میں نے ان کے اچھے اعمال میں راستے سے تکلیف دوشے

بنانا دیکھا اور ان کے برے اعمال میں مسجد میں تھوکرنا اور پھر اس کو دفن نہ کرنا دیکھا۔ مسند احمد، مسلم، ابن ماجہ عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۲۰۸۰۸ جب تم میں سے کوئی مسجد میں ناک نکالے تو اس کو غائب کر دے تاکہ کسی مؤمن کی جلد یا اس کے کپڑے آلودہ نہ ہوں۔

مسند احمد، وابن خزیمہ، شعب الایمان للبیہقی، الضیاء عن سعد رضی اللہ عنہ

الاکمال

۲۰۸۰۹ جو مسجد میں داخل ہونے کا ارادہ کرتا ہے پھر اپنے موزوں یا جوتوں کے نیچے دیکھتا ہے تو ملائکہ کہتے ہیں: تو پاکیزہ ہو گیا اور جنت تیرے

لیے خوشگوار ہو گئی لہذا سلامتی کے ساتھ داخل ہو جا۔ الدیلمی وابن عساکر عن عقبہ بن عامر

۲۰۸۱۰ کیا تم اس بات کی طاقت نہیں رکھتے کہ جب مسجد سے نکلو تب ناک کا قرف نہ نکالو۔ پوچھا گیا: ناک کا قرف کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: ناک کی

ریشہ (ریش)۔ الشیرازی فی کتاب الالقباب عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۸۱۱ جب بندہ مسجد میں تھوکنے کا ارادہ کرتا ہے تو اس کے اعضاء مضطرب اور پریشان ہو جاتے ہیں اور یوں سکڑ جاتے ہیں جس طرح کھال

آگ میں سکڑ جاتی ہے۔ پھر اگر وہ تھوک کو نگل لے تو اللہ پاک اس سے بہتر (۷۲) بیماریاں نکال دیتے ہیں اور اس کے لیے بیس لاکھ نیکیاں

لکھ دیتے ہیں۔ الدیلمی عن انس رضی اللہ عنہ

۲۰۸۱۲... یہ شخص اس بات سے مامون نہیں ہے کہ اس کی پیشانی پر داغ لگ جائے۔

الجامع لعبدالرزاق عن ابی سعید عن رجل من اهل الشام

فائدہ:..... نبی اکرم ﷺ نے مسجد کے قبلہ روناک لگی دیکھی۔ آپ نے اس کو کھرج دیا اور مذکورہ فرمان ارشاد فرمایا۔

۲۰۸۱۳... جس نے قبلہ رو تھوکا اور اس کو چھپایا نہیں تو وہ قیامت کے دن سخت ترین گرم ہو کر اس کی آنکھوں کے درمیان آچکے گا۔

الکبیر للطبرانی عن ابی امامة رضی اللہ عنہ

۲۰۸۱۴... جس نے مسجد میں ناک صاف کی اور اس کو دفن نہیں کیا (یا صاف نہیں کیا) تو یہ برائی ہے اور اگر دفن کر دیا تو یہ نیکی ہے۔

مسند ابی یعلیٰ، الکبیر للطبرانی، ابن النجار، السنن لسعید بن منصور عن ابی امامة رضی اللہ عنہ

۲۰۸۱۵... جو شخص اس مسجد میں داخل ہوا پھر تھوکا یا ناک صاف کی تو اس کو چاہیے کہ وہ کھود کر اس کو دفن کر دے، اگر وہ ایسا نہ کرے تو اپنے کپڑے

میں تھوک لے پھر (بعد میں) اس کو نکال دے۔ مسند البزار، السنن للبیہقی عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

۲۰۸۱۶... مسجد میں تھوکنے کا گناہ ہے اور اس کو دفن کرنا اس کا کفارہ ہے۔ الاوسط للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

متفرق ممنوع امور کا بیان

۲۰۸۱۷... تم جس شخص کو مسجد میں شعر کہتا ہو اور دیکھو اس کو تین بار کہو: فض الله فاك (اللہ پاک تیرا منہ توڑے) اور جس شخص کو تم مسجد میں گم شدہ

شے تلاش کرتا دیکھو تو اس کو تین مرتبہ یہ کہو: لا وجدتها. (اللہ کرے تجھے تیری گمشدہ شے نہ ملے)

اور جس شخص کو تم مسجد میں خریداری یا فروختگی کرتا دیکھو تو اس کو کہو: لا اربح الله تجارتك اللہ تیری تجارت کو فائدہ مند نہ کرے۔

ابن مندہ، ابو نعیم عن عبدالرحمن بن ثوبان عن ابیہ

۲۰۸۱۸... جو شخص مسجد میں کسی گمشدہ شے کے اعلان کرنے والے کو دیکھے تو اس کو یہ کہے:

لا ردھا اللہ علیک.

اللہ تجھے تیری گمشدہ شے نہ لوٹائے۔

کیونکہ مسجدیں اس کام کے لیے نہیں بنائی جاتیں۔ مسند احمد، مسلم، ابوداؤد، ابن ماجہ عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

۲۰۸۱۹... تجھے وہ چیز نہ ملے، تجھے وہ چیز نہ ملے، تجھے وہ چیز نہ ملے۔ کیونکہ یہ مسجدیں عبادت وغیرہ کے کاموں کے لیے بنائی گئی ہیں (نہ کہ

تیرے ان کاموں کے لیے)۔ مسند احمد، مسلم، ابوداؤد، ابن ماجہ عن بريدة رضی اللہ عنہ

۲۰۸۲۰... ان چند امور کا مسجد میں لحاظ کرے۔ مسجد کو راستہ نہ بنایا جائے، اسلحہ کی نمائش نہ کی جائے، کمان کو (تیر اندازی کے لیے) پکڑا نہ

جائے، تیروں کو (ترکش سے نکال کر) منتشر نہ کیا جائے، کچا گوشت مسجد میں نہ لایا جائے، کسی کو مسجد میں حد (شرعی سزا) جاری نہ کی جائے، کسی

سے قصاص مسجد میں نہ لیا جائے اور نہ مسجد کو بازار بنا لیا جائے۔ ابن ماجہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۰۸۲۱... جب تم کو کسی مسجد میں گمشدہ شے کا اعلان کرتا دیکھو تو کہو: لا ردھا اللہ علیک اللہ تجھے تیری شے واپس نہ لوٹائے۔

الترمذی، مستدرک الحاکم عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

۲۰۸۲۲... ہماری ان مسجدوں سے بچوں، مجنونوں، خرید و فروخت کو اور اپنے جھگڑوں کو آواز بلند کرنے کو، حدود جاری کرنے کو اور تلوار سونٹنے کو

دور رکھو۔ نیز مسجد کے دروازوں پر پاکی حاصل کرنے کے لوازمات رکھو اور جمعہ کی نمازوں میں مسجدوں کو (خوشبو کی) دھونی دو۔

ابن ماجہ عن واثلة رضی اللہ عنہ

۲۰۸۲۳..... میں تم کو دیکھ رہا ہوں کہ تم اپنی مسجدوں کو میرے بعد اس طرح بلند کرو گے جس طرح یہودیوں نے اپنے کنبسے اور نصاریٰ نے اپنے گرجے بلند کیے۔ ابن ماجہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۰۸۲۴..... مسجدوں کو جنگ خانہ نہ بناؤ۔ الکبیر للطبرانی، السنن للبیہقی عن ابن عمرو رضی اللہ عنہ

۲۰۸۲۵..... مسجد کسی چٹنی کے لیے اور کسی حائض (ناپاک مرد و عورت اور ماہواری والی عورت) کے لیے حلال نہیں ہے۔

ابن ماجہ عن ام سلمة رضی اللہ عنہا

۲۰۸۲۶..... مسجد میں بنسنا قبر میں تاریکی کا باعث ہے۔ مسند الفردوس عن انس رضی اللہ عنہ

۲۰۸۲۷..... مجھے مسجدوں پر چونا کرنے کا حکم نہیں دیا گیا ابو داؤد عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۰۸۲۸..... کسی قوم کا عمل کبھی ضائع نہیں کیا مگر انہوں نے مسجدوں کو مزین کیا۔ (توان کا یہ عمل ضائع گیا)۔ ابن ماجہ عن عمر رضی اللہ عنہ

۲۰۸۲۹..... مسجدوں میں حدود جاری نہ کی جائیں اور والد کو اولاد کے بدلے قتل نہ کیا جائے۔

مسند احمد، الترمذی، ابن ماجہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

مسجد میں گمشدہ چیز تلاش کرنے کی ممانعت

۲۰۸۳۰..... نبی اکرم ﷺ نے مسجد میں خرید و فروخت سے منع کیا، نیز مسجد میں گمشدہ سسے کے اعلان سے منع کیا اور مسجد میں شعر و شاعری سے منع کیا اور جمعہ کے روز نماز سے قبل سرمنڈوانے سے منع کیا۔ مسند احمد، ابن ماجہ، ابو داؤد، الترمذی، النسائی عن ابن عمرو

۲۰۸۳۱..... نبی اکرم ﷺ نے مساجد میں حد جاری کرنے سے منع فرمایا۔ ابن ماجہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۰۸۳۲..... نبی اکرم ﷺ نے مسجدوں (کی تعمیر) میں ایک دوسرے پر فخر کرنے سے منع فرمایا۔ ابن حبان عن انس رضی اللہ عنہ

۲۰۸۳۳..... ہر چیز کی گندگی ہوتی ہے، مسجد کی گندگی نہیں، اللہ کی قسم، ہاں اللہ کی قسم ہے۔ (یعنی بات بات پر مسجد میں قسم کھانا)۔

اللاوسط للطبرانی عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

الاکمال

۲۰۸۳۴..... اپنی مسجدوں سے بچوں اور پاگلوں کو دور رکھو، نیز مسجد میں تلوار سونٹنے۔ حدود قائم کرنے، آوازیں بلند کرنے اور اپنے جھگڑے نمٹانے سے اجتناب برتو۔ جمعہ جمعہ مسجدوں کو خوشبو کی دھونی دو۔ اور مسجدوں کے دروازوں پر پاکی حاصل کرنے کا انتظام کرو۔ الکامل لابن

عدی، الکبیر للطبرانی، السنن للبیہقی، ابن عساکر عن مکحول عن وائلة وعن ابی اللرداء رضی اللہ عنہ و ابی امامة رضی اللہ عنہ

۲۰۸۳۵..... اپنی مسجدوں سے بچوں اور پاگل مجنونوں کو دور رکھو۔ مسجدوں میں آواز بلند کرنے، تلوار سونٹنے، خرید و فروخت کرنے، حدود قائم کرنے اور جھگڑے نمٹانے سے کنارہ کشی کرو۔ جمعہ کے دن مسجد کو دھونی دو اور پاکیزگی حاصل کرنے کے انتظامات مسجدوں کے دروازوں پر کرو۔

عبدالرزاق عن مکحول عن معاذ رضی اللہ عنہ

۲۰۸۳۶..... اپنی مساجد سے پاگلوں اور بچوں کو دور رکھو۔ عبدالرزاق عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ وعن مکحول مرسلًا

۲۰۸۳۷..... اپنے کاریگروں کو مسجدوں (پر پیشہوری کرنے) سے دور رکھو۔ الدیلمی عن عثمان رضی اللہ عنہ

۲۰۸۳۸..... اس سال کے بعد ہماری اس مسجد (حرام) میں کوئی مشرک داخل نہ ہو سوائے اہل کتاب اور ان کے خادموں کے۔

مسند احمد عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۰۸۳۹..... زمین کسی مشرک کے مسجد میں داخل ہونے سے ناپاک نہیں ہوتی۔ عبدالرزاق عن الحسن مرسلًا

۲۰۸۳۰..... مسجد میں ہر طرح کا کلام لغو ہے سوائے قرآن، ذکر اللہ اور اچھے سوال کرنے اور اس کو عطا کرنے کے۔

الدیلمی عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

۲۰۸۳۱..... جس نے اللہ کے داعی کو لبیک کہا اور مساجد اللہ کی عمارتوں کو اچھا کیا تو اللہ کی طرف سے جنت اس کا تحفہ ہوگا۔ پوچھا گیا: یا رسول اللہ! مساجد اللہ کی عمارت کو اچھا کرنے سے کیا مراد ہے؟ ارشاد فرمایا: مسجدوں میں آواز بلند نہ کی جائے اور گناہ کی بات نہ کی جائے۔

ابن المبارک عن عبید اللہ بن ابی حفص مرسلًا

۲۰۸۳۲..... اے (گمشدہ شے کے) اعلان کرنے والے! (تیری شے کو) پانے والا تجھے واپس نہ کرے۔ اس کام کے لیے مسجدیں نہیں بنائی گئی ہیں۔

عبدالرزاق عن ابراہیم بن محمد عن شعیب بن محمد عن ابی بکر بن محمد

قائدہ:..... رسول اللہ ﷺ نے مسجد میں کسی کو گمشدہ شے کا اعلان کرتے سنا تو مذکورہ ارشاد فرمایا۔

عن ابن عیینہ عن محمد بن المنکدر کے طریق سے اس کے مثل روایت منقول ہے۔

۲۰۸۳۳..... وہ اپنی گمشدہ شے نہ پاسکے۔ عبدالرزاق عن طاؤس

قائدہ:..... ایک شخص نے اپنی گمشدہ شے کا مسجد میں اعلان کیا تو آپ ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۲۰۸۳۴..... تم یوں کہو: لا رد اللہ علیک ضالتک. اللہ تجھے تیری گمشدہ شے واپس نہ کرے۔ الکبیر للطبرانی عن عصمة بن مالک

قائدہ:..... ایک شخص اپنی گمشدہ چیز کا مسجد میں اعلان کرنا پھر رہا تھا۔ آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اس کے متعلق یہ ارشاد فرمایا۔

۲۰۸۳۵..... مساجد میں اشعار بازی نہ کرو اور نہ مسجدوں میں حدود (شرعی سزا) قائم کرو۔ ابن خزیمہ، مستدرک الحاکم عن حکیم بن حزام

۲۰۸۳۶..... مجھ پر میری امت اپنے اچھے اور برے اعمال کے ساتھ پیش کی گئی، میں نے ان کے اچھے اعمال میں راستے سے تکلیف دہ شے کو ہٹانا دیکھا اور ان کے برے اعمال میں مسجد میں ناک صاف کرنا اور پھر اس کو دفن نہ کرنا دیکھا۔

ابو داؤد، مسند احمد، مسلم، ابن ماجہ، ابن خزیمہ، ابو عوانہ، ابن حبان عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۲۰۸۳۷..... جب تمہارا یہ شخص مر جائے تو مجھے اطلاع کرو دینا میں نے اس کو مسجد سے کچرا چننے کی وجہ سے جنت میں دیکھا ہے۔

الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۰۸۳۸..... میری امت اپنے دین کی اچھی اور عمدہ شریعت پر قائم رہے گی جب تک مسجدوں میں نصاریٰ کی طرح اونچی جگہیں نہ بنائے گی۔

(الدیلمی عن عائشة رضی اللہ عنہا)

قائدہ:..... اس سے امام کی جگہ اونچی کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

۲۰۸۳۹..... یہ امت یا فرمایا: میری امت خیر پر قائم رہے گی جب تک اپنی مسجدوں میں نصاریٰ کی قربان گاہ کی طرح اونچی جگہیں نہ بنوائے گی۔

ابن ابی شیبہ عن موسیٰ الجہنی

۲۰۸۵۰..... مسجدوں میں تلواریں نہ نکالی جائیں، مسجدوں میں تیر نہ پھیلائے جائیں، مسجدوں میں اللہ کی قسم نہ کھائی جائے، کسی مقیم یا مسافر کو

مسجدوں میں قیلوب (دوپہر میں آرام) کرنے سے نہ روکا جائے۔ (مسجدوں میں) تصویریں نہ بنائی جائیں۔ شیشہ نگاری نہ کی جائے، بے شک

مسجدیں امانت کے ساتھ بنائی جاتی ہیں اور کرامت کے ساتھ معزز ہوتی ہیں۔ الکبیر للطبرانی عن نافع بن جبیر بن مطعم عن ابیہ

جوؤں کو قتل کرنا

۲۰۸۵۱..... جب تم میں سے کوئی مسجد میں جوؤں پائے تو اس کو دفن کر دے یا اس کو مسجد سے نکال دے۔

الاورسط للطبرانی عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

۲۰۸۵۲..... جب تو دوران سجدہ کسی جوں کو پائے تو اس کو اپنے کپڑے میں لپیٹ لے حتیٰ کہ تو وہاں سے نکلے۔

الترمذی، مستدرک الحاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۸۵۳..... جب کوئی شخص دوران نماز جوں پائے تو اس کو قتل نہ کرے بلکہ اس کو (کپڑے وغیرہ میں) باندھ لے۔ حتیٰ کہ نماز سے فارغ ہو جائے۔ (تو تبت قتل کر دے)۔ السنن للبیہقی عن رجل من الانصار

الاکمال

۲۰۸۵۴..... جب تم میں سے کوئی مسجد میں جوں دیکھے تو اس کو مسجد میں قتل نہ کرے بلکہ اپنے کپڑے میں باندھ لے پھر نکلے تو قتل کر دے۔

عبدالرزاق عن یحییٰ بن ابی بکر بلاغاً

۲۰۸۵۵..... جب کوئی شخص اپنے کپڑے پر جوں پائے تو اس کو گرہ میں باندھ لے اور مسجد میں اس کو نہ چھوڑے۔

مسند احمد عن رجل من الانصار

۲۰۸۵۶..... جب تو مسجد میں جوں پائے تو اس کو کپڑے میں لپیٹ لے جب تک کہ تو مسجد سے نکلے۔ (پھر نکل کر اس کو مار ڈال)۔

السنن لسعید بن منصور عن رجل من بنی خطمۃ

۲۰۸۵۷..... اس کو کپڑے میں روک لے اور مسجد میں نہ ڈال حتیٰ کہ تو اس کو لے کر مسجد سے نکل جائے۔ البغوی عن شیخ من اهل مکہ من قریش فاکدہ:..... رسول اللہ ﷺ نے مسجد میں ایک شخص کو جوں پکڑے ہوئے دیکھا تو مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۲۰۸۵۸..... ایسا نہ کر، بلکہ اس کو اپنے کپڑے میں واپس رکھ لے حتیٰ کہ تو مسجد سے نکلے۔

فاکدہ:..... ایک شخص نے اپنے کپڑوں میں جوں دیکھی تو اس کو مسجد میں پھینکنے لگا تب آپ ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔

مسجد میں مباح (جائز) امور کا بیان

۲۰۸۵۹..... کیسا اچھا ہے یہ کہ تم۔ ابو داؤد عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

فاکدہ:..... ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، ایک دن ہم پر برسات ہوئی زمین تر ہو گئی۔ ایک شخص اپنے کپڑے میں کنکریاں بھر کر لایا اور اپنے نیچے بچھائیں۔ تب آپ ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۲۰۸۶۰..... اگر تم چاہو کہ تمہیں سو جاؤ اور اگر چاہو تو مسجد میں سو جاؤ۔ عبد الرزاق عن رجل من اهل الصفة

التحیہ من الاکمال

۲۰۸۶۱..... جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو دو رکعات پڑھنے سے قبل نہ بیٹھے۔

مؤطا امام مالک، الجامع لعبد الرزاق، مسند احمد، ابن ابی شیبہ، الدارمی، البخاری، مسلم، ابن ابی داؤد، الترمذی، النسائی،

ابن ماجہ، ابن خزیمہ، ابن حبان عن عامر بن عبد اللہ بن الزبیر عن عمرو بن سلیم الزرقی عن ابی قتادہ، الطحاوی عن عمرو عن

حابر وابن مقلوب، قال الحافظ: الاول هو المحفوظ، ابن ماجہ، الاوسط للطبرانی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۸۶۲..... جب تو مسجد میں داخل ہو تو بیٹھنے سے قبل دو رکعات نماز ادا کر لے۔ ابن ابی شیبہ عن ابی قتادہ رضی اللہ عنہ

۲۰۸۶۳..... بیٹھنے سے قبل دو رکعات پڑھ لے۔ ابن حبان عن جابر رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... ایک شخص مسجد میں داخل ہوا تو نبی کریم ﷺ جمعہ کے دن کا خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ آپ نے اس شخص کو مذکورہ ارشاد فرمایا۔
 ۲۰۸۶۳... اے نعمان! دو رکعت نماز پڑھ اور ان میں اختصار سے کام لے، اور جب کوئی شخص (مسجد میں) آئے اور امام خطبہ دے رہا ہو تو وہ ہلکی سی دو رکعتیں ادا کر لے۔ ابو نعیم عن جابر رضی اللہ عنہ
 ۲۰۸۶۵... اے سلیم! اٹھ کھڑا ہو اور دو رکعتیں مختصر ادا کر لے۔ ابن حبان عن جابر رضی اللہ عنہ
 ۲۰۸۶۶... اے سلیم! اٹھ کھڑا ہو اور دو مختصر رکعتیں ادا کر۔ ابن حبان عن جابر رضی اللہ عنہ
 ۲۰۸۶۷... دو رکعتیں پڑھ لے اور آئندہ ایسا نہ کرنا۔ (کہ بغیر نماز پڑھے بیٹھ جاؤ)۔ الدارقطنی فی السنن، ابن حبان عن جابر رضی اللہ عنہ
 فائدہ:..... سلیم غطفانی ایک مرتبہ مسجد میں جمعہ کے روز داخل ہوئے، نبی کریم ﷺ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے تب آپ ﷺ نے ان کو یہ ارشاد فرمایا۔

فصل..... عورتوں کے مسجد جانے کے متعلق احکام

ممانعت..... از الاکمال

۲۰۸۶۸ عورتوں کی مساجد میں سے بہترین جگہ گھر کا بالکل اندرونی حصہ ہے۔ مسند احمد، السنن للبیہقی عن ام سلمة رضی اللہ عنہا
 ۲۰۸۶۹ عورت کی نماز اندر کے کمرے میں پڑھنا باہر کے کمرے میں پڑھنے سے بہتر ہے اور باہر کے کمرے میں نماز پڑھنا صحن میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے اور صحن میں نماز پڑھنا باہر نماز پڑھنے سے بہتر ہے۔ الاوسط للطبرانی عن ام سلمة رضی اللہ عنہا
 ۲۰۸۷۰ میں جانتا ہوں تو میرے پیچھے نماز پڑھنے کو بہت پسند کرتی ہے۔ لیکن تیرا اندرونی کمرے میں نماز پڑھنا بیرونی کمرے میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے، بیرونی کمرے میں نماز پڑھنا صحن میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے، صحن میں نماز پڑھنا اپنی قوم کی مسجد میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے اور تیرا اپنی قوم کی مسجد میں نماز پڑھنا میری اس مسجد میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے۔

مسند احمد، ابن حبان عن ام حمید زوجة ابی حمید الساعدی

۲۰۸۷۱ عورت کا کمرے سے بھی اندرونی کمرے میں نماز پڑھنا کمرے میں نماز پڑھنے سے زیادہ اجر والا ہے۔ کمرے میں نماز پڑھنا صحن میں نماز پڑھنے سے زیادہ اجر والا ہے۔ صحن میں نماز پڑھنا اپنی قوم کی مسجد میں نماز پڑھنا بیرونی کمرے میں نماز پڑھنے سے زیادہ اجر رکھتا ہے۔ اور عورت جماعت والی (بڑی) مسجد میں نماز پڑھے یہ زیادہ باعث اجر ہے اس بات سے کہ وہ جنگ کے دن باہر نکلے۔ ابن جریر عن جریر بن ایوب البجلي عن جدہ ابی زرعة عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ
 کلام:..... معنی میں یہاں ہے کہ محدثین نے جریر کی حدیث کو متروک قرار دیا ہے۔

اذن (اجازت)

۲۰۸۷۲ جب رات کے وقت تم بارے عورتیں مسجد کے لیے اجازت مانگیں تو ان کو اجازت دے دو۔

البخاری، ابن حبان عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۰۸۷۳ جب تم بارے عورتیں تم سے نماز کے لیے اجازت مانگیں تو ان کو انکار مت کرو۔

مسند احمد، الضیاء للمقدسی فی المختارۃ عن عمر رضی اللہ عنہ

۲۰۸۷۴ دو شیرہ لڑکیاں، پردہ دار لڑکیاں اور بالغ عورتیں خیر کے کاموں اور مؤمنین کی دعا میں حاضر ہوا کریں اور حیض والی عورتیں

جائے نماز سے الگ رہا کریں۔ البخاری، النسائی، ابن ماجہ عن ام عطیہ
۲۰۸۷۵... عورتوں کی جماعت میں کوئی خیر نہیں سوائے جماعت والی مسجد یا شہید کے جنازے میں (حاضری کے)۔

الاولیٰ للطبرانی عن عائشہ رضی اللہ عنہا

فائدہ:..... یعنی عورتوں کو جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کی صرف دو صورتوں میں خیر ہے جماعت والی مسجد میں مردوں کے پیچھے یا شہید کے جنازے میں مردوں کے پیچھے نماز پڑھنے کے لیے۔

۲۰۸۷۶..... جب تو عشاء کے لیے نکلے تو خوشبو مت لگا۔ ابن حبان عن زینب الثقفیہ

۲۰۸۷۷..... تم عورتوں میں سے جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتی ہیں وہ (سجدے) میں اپنے سروں کو نہ اٹھائیں جب تک مرد اپنے سر نہ اٹھالیں۔ یہ حکم مردوں کے کپڑوں کے تنگ ہونے کی وجہ سے ہے۔

مسند احمد، ابو داؤد، الکبیر للطبرانی، الخطیب عن اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا

۲۰۸۷۸... اے عورتوں کی جماعت! جب مرد سجدے میں جائیں تو اپنی آنکھیں بند کر لو اور مردوں کی شرمگاہوں پر نظر نہ پڑنے دو، ان کی ازاریں تنگ ہونے کی وجہ سے۔ ابن ابی شیبہ عن جابر رضی اللہ عنہ۔ ابن ابی شیبہ عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

چوتھی فصل..... اذان، اس کی ترغیب اور آداب میں اذان کی ترغیب

۲۰۸۷۹..... اللہ پاک اہل ارض کی کسی شے کو کان نہیں لگاتے سوائے مؤذنوں کی اذان اور قرآن کی اچھی آواز کے۔

الخطیب فی التاریخ عن معقل بن یسار

۲۰۸۸۰... مؤذن کی مغفرت کر دی جاتی ہے جہاں تک اس کی آواز جاتی ہے اور ہر خشک و تر شے جو اس کی آواز سنتی ہے اس کی تصدیق کرتی ہے۔ اور اس کی آواز پر حاضر ہونے والا پچیس درجے (نماز کی) فضیلت پاتا ہے۔ مسند احمد عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۰۸۸۱... مؤذن اور تلبیہ (لیک لیک اللهم لیکن الخ) پڑھنے والے (حاجی و معتمر) اپنی قبروں سے اس حال میں نکلیں گے کہ مؤذن اذان دیتے ہوں گے اور ملبی (حاجی و معتمر) تلبیہ پڑھتے ہوں گے۔ الاولیٰ للطبرانی عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۰۸۸۲... میں تجھے دیکھتا ہوں کہ تو بکریوں کو اور دیہاتی زندگی کو پسند کرتا ہے۔ پس جب تو بکریوں میں اور دیہات میں ہو تو اذان دے نماز کے لیے اور آواز کو خوب بلند کر۔ کیونکہ جن، انسان، پتھر، درخت اور ہر شے جو مؤذن کی اذان سنے گی وہ قیامت کے دن اس کی گواہی دے گی۔

مؤطا امام مالک، مسند احمد، البخاری، النسائی، ابن ماجہ عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۲۰۸۸۳... جب نماز کے لیے اذان دی جاتی ہے تو شیطان گوز (پاد) مارتا ہوا بھاگ جاتا ہے تاکہ اذان کی آواز نہ سن سکے۔ پھر اذان مکمل ہو جاتی ہے تو واپس لوٹ آتا ہے پھر جب نماز کے لیے اقامت کہی جاتی ہے تو دوبارہ بھاگ جاتا ہے۔ حتیٰ کہ اقامت پوری ہوتی ہے اور وہ واپس آ جاتا ہے اور نمازی اور اس کے دل کے درمیان آ جاتا ہے اور اس کو حکم دیتا ہے: فلاں چیز یاد کر، فلاں چیز یاد کر، حتیٰ کہ پہلے جو چیز اس کو قطعاً نہ یاد آرہی تھی وہ بھی یاد آ جاتی ہے لیکن آدمی کو معلوم نہیں رہتا کہ اس نے کتنی رکعات پڑھی ہیں۔

مؤطا امام مالک، البخاری، مسلم، ابو داؤد، النسائی عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۰۸۸۴... شیطان جب نماز کے لیے اذان کی آواز سنتا ہے تو گوز (پاد) مارتا شروع کر دیتا ہے۔ تاکہ اذان کی آواز نہ سن پائے۔ جب مؤذن خاموش ہو جاتا ہے تو شیطان واپس لوٹ آتا ہے۔ اور نمازی کو سو سے ڈالتا ہے۔ پھر جب اقامت کی آواز سنتا ہے تب پھر بھاگ

جاتا ہے تاکہ اقامت کی آواز نہ سن سکے۔ اقامت کہنے والا جب خاموش ہوتا ہے تو شیطان واپس آجاتا ہے اور نماز میں وسوسے ڈالتا ہے۔

مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۸۸۵..... شیطان جب نماز کی اذان کی آواز سنتا ہے تو چلا جاتا ہے حتیٰ کہ روحاء (مدینے کے باہر پہاڑیوں) پر چلا جاتا ہے۔

مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۸۸۶..... اذان دینے میں ایک دوسرے پر سبقت کرو، لیکن اقامت کہنے میں سبقت نہ کرو۔ (بلکہ اذان دینے والے کے لیے اقامت چھوڑ دو

الایہ کہ وہ کسی کو اجازت دے)۔ ابن ابی شیبہ عن یحییٰ

۲۰۸۸۷..... مؤذن کی مغفرت کر دی جاتی ہے اس قدر طویل جہاں تک کہ اس کی آواز جاتی ہے، ہر خشک وتر شے اس کی شہادت دیتی ہے۔ اذان کی آواز پر حاضر ہونے والے کے لیے پچیس درجے نماز لکھی جاتی ہے اور اس کے دونوں نمازوں کے درمیان کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

مسند احمد، ابو داؤد، النسائی، ابن حبان، ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۸۸۸..... مؤذن کی آواز جانے کے بعد مسافت جتنی اس کی عظیم مغفرت کر دی جاتی ہے اور اس کے ساتھ نماز پڑھنے والوں کے مثل اس کو اجر

میتا ہے۔ الکبیر للطبرانی عن ابی امامۃ

۲۰۸۸۹..... ثواب کی خاطر اذان دینے والا خون میں لت پت شہید کی طرح ہے اور ایسا مؤذن جب مرتا ہے تو اس کو قبر میں گیزے نہیں کھاتے۔

الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۰۸۹۰..... مؤذن مسلمانوں کے ان کے روزوں کے افطار اور سحری پر امین ہیں۔ الکبیر للطبرانی عن ابی محذورۃ

۲۰۸۹۱..... مؤذن مسلمانوں کے ان کی نمازوں اور حاجت (افطار و سحر) پر امانت دار ہیں۔ السنن للبیہقی عن الحسن مرسلأ

۲۰۸۹۲..... جب مؤذن اذان دینا شروع کرتا ہے تو پروردگار اپنا ہاتھ اس کے سر پر رکھ دیتے ہیں اور اسی طرح رکھے رکھتے ہیں حتیٰ کہ مؤذن

اذان سے فارغ ہو جاتا ہے جہاں تک اس کی آواز جاتی ہے اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔ جب وہ فارغ ہوتا ہے پروردگار فرماتے ہیں

میرے بندے نے سچ کہا: (اور مؤذن کو فرماتے ہیں) تو نے حق بات کی شہادت دی۔ پس خوش ہو جا۔

الحاکم فی التاريخ، مسند الفردوس للذہبی عن انس رضی اللہ عنہ

اذان کی فضیلت

۲۰۸۹۳..... جب کسی بستی میں اذان دے دی جاتی ہے تو اللہ پاک اس بستی کو اس دن کے لیے عذاب سے امن دے دیتے ہیں۔

الایسٹ للطبرانی عن انس رضی اللہ عنہ

۲۰۸۹۴..... قیامت کے روز سب سے لمبی لمبی گردنوں والے مؤذن ہوں گے۔ مسند احمد، مسلم، ابن ماجہ عن معاویۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۸۹۵..... مؤذن قیامت کے دن سب سے لمبی گردن والے ہوں گے۔ مسند احمد، مسلم، ابن ماجہ عن معاویۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۸۹۶..... مسلمانوں کی نماز اور ان کے سحری (وافطار کے وقت) پر مؤذن امانت دار ہیں۔ السنن للبیہقی عن ابی محذورۃ

۲۰۸۹۷..... اللہ تعالیٰ مؤذنین کو قیامت کے دن سب سے لمبی گردن والا کر کے اٹھائیں گے بوجہ ان کے لا الہ الا اللہ کہنے کے۔

الخطیب فی التاريخ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۸۹۸..... اہل آسمان اہل زمین کی کوئی آواز نہیں سنتے سوائے اذان کے۔

ابو امیۃ الطرسوسی فی مسندہ، الکامل لابن عدی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۰۸۹۹..... جس قوم کے بیچ میں صبح کو اذان دے دی جائے وہ قوم شام تک اللہ کے عذاب سے مامون ہو جاتی ہے اور جس قوم میں شام کے وقت

اذان دیدی جائے وہ قوم صبح تک اللہ کے عذاب سے مامون ہو جاتی ہے۔ الکبیر للطبرانی عن معقل بن یسار
 ۲۰۹۰۰۔ میں جنت میں داخل ہوا تو وہاں میں کھڑو (موتیوں) کے غنچے دیکھے جو مشک کی مٹی میں لگے ہوئے تھے۔ میں نے پوچھا: اے جبرئیل
 یہ کس کے لیے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: اے محمد! یہ آپ کی امت کے مؤذنین اور ماموں کے لیے ہیں۔ مسند ابی یعلیٰ عن ابی رضی اللہ عنہ
 ۲۰۹۰۱۔ اگر میں قسم کھا لوں تو سچا نکلوں گا اس بات پر کہ اللہ کو سب سے زیادہ محبوب شمس و قمر کی رعایت کرنے والے ہیں (یعنی اوقات
 کی رعایت کرنے والے مؤذن) اور یہ لوگ قیامت کے دن اپنی لمبی گردن کے سبب پہچان لیے جائیں گے۔

الخطیب فی تاریخ عن انس رضی اللہ عنہ

۲۰۹۰۲۔ بندگان خدا میں بہترین لوگ وہ ہیں جو ذکر اللہ کے لیے شمس و قمر، ستاروں اور سیاروں کی رعایت کرتے ہیں۔

الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم عن ابن ابی اوفی

۲۰۹۰۳۔ اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ ان کو اذان دینے میں کیا اجر ملے گا تو وہ آپس میں تلوار کے ساتھ ایک دوسرے سے لڑ پڑیں۔

مسند احمد عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۲۰۹۰۴۔ جس نے ثواب کی خاطر سات سال اذان دی اللہ پاک اس کے لیے جہنم سے برأت لکھ دیں گے۔

الترمذی، ابن ماجہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۰۹۰۵۔ جس نے بارہ سال اذان دی اس کے لیے جنت واجب ہو جائے گی۔ اور ہر روز اذان دینے کے سبب اس کے لیے ساٹھ نیکیاں لکھی
 جائیں گی۔ اور اقامت کے سبب تیس نیکیاں لکھی جائیں گی۔ ابن ماجہ، مستدرک الحاکم عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۰۹۰۶۔ جس نے ایمان کے ساتھ ثواب کی خاطر پانچوں نمازوں کے لیے اذان دی اس کے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ اور
 جس نے ایمان کے ساتھ ثواب کی خاطر اپنے اصحاب کی پانچوں نمازوں میں امامت کی اس کے بھی پچھلے سب گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

السنن للبیہقی عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

اذان کہنے کی فضیلت

۲۰۹۰۷۔ جس نے سال بھر اذان دی اور کوئی اجرت طلب نہ کی تو اس کو قیامت کے دن بلا کر جنت کے دروازے پر کھڑا کر دیا جائے گا اور کہا
 جائے گا کہ جس کے لیے چاہے شفاعت کر۔ ابن عساکر عن انس رضی اللہ عنہ

۲۰۹۰۸۔ جس نے سال تک اذان دینے کی پابندی کی اس کے لیے جنت واجب ہو جائے گی۔

شعب الایمان للبیہقی عن ثوبان رضی اللہ عنہ

۲۰۹۰۹۔ مسلمانوں کے مؤذنین کی گردنوں میں دو چیزیں یعنی نماز اور روزے معلق ہوتے ہیں۔ ان کی پابندی ان کو حاصل ہو جاتی ہے۔

ابن ماجہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۰۹۱۰۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ایام زمانہ کو ان کی ہیئت پر اٹھائیں گے اور جمعہ (کے دن) کو جمعہ پڑھنے والوں کے ساتھ روشن چمکدار
 کمرے اٹھائیں گے۔ اہل جمعہ جمعہ کو دلہن کی طرح لے کر چلیں گے جس طرح کوئی دلہن اپنے خاوند کے پاس لے جاتی جاتی ہے۔ جمعہ کا دن
 روشنی دے گا اور اہل جمعہ اس کی روشنی میں چلیں گے۔ ان کے رنگ برف کی طرح سفید ہوں گے، ان کی خوشبو مشک کی طرح تیز اور چمکدار
 ہوگی، وہ کافروں کے پہاڑوں میں گھسیں گے، جن و انس ان کو دیکھیں گے۔ تعجب میں ان کے سر نیچے نہ ہوں گے حتیٰ کہ وہ جنت میں داخل
 ہو جائیں گے۔ کوئی ان کے ساتھ شامل نہ ہوگا سوائے ثواب کی خاطر اذان دینے والوں کے۔

مستدرک الحاکم، الکبیر للطبرانی عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ

الاکمال

۲۰۹۱۱... جب مؤذن اذان دیتا ہے تو وہ اللہ عزوجل کا ستون بن جاتا ہے۔ جب امام آگے بڑھتا ہے تو وہ اللہ کا نور ہوتا ہے اور جب صفیں سیدھی ہوتی ہیں تو یہ اللہ کے ارکان ہوتی ہیں۔ پس تم اللہ کے ستون بننے میں سبقت کرو، اللہ کے نور سے روشنی حاصل کرو اور زمین میں اللہ کے ارکان بن جاؤ۔

ابن النجار عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۰۹۱۲... مؤذن اللہ کا داعی ہے۔ امام اللہ کا نور ہے، صفیں اللہ کے ارکان ہیں، قرآن اللہ کا کلام ہے، پس اللہ کے داعی کو لبیک کہو، اللہ کے نور سے روشنی حاصل کرو، اللہ کے ارکان اور اس کا دین بن جاؤ اور اس کے کلام کو سیکھو۔ الدیلمی عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۲۰۹۱۳... مؤذن اللہ کے ستون ہیں، امام اللہ کا نور ہے، صفوف اللہ کی ارکان ہیں۔ پس اللہ کے ستون کی آواز پر آؤ اور اللہ کے نور سے روشنی حاصل کرو اور اللہ کے ارکان بن جاؤ۔ میرة بن علی فی مشیخہ والدیلمی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۰۹۱۴... جب مؤذن اذان دیتا ہے تو آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں اور دعا قبول ہوتی ہے۔ پس جب اقامت کہی جاتی ہے تو کوئی دعا رد نہیں کی جاتی۔ ابو الشیخ فی الاذان عن انس

کلام:..... اس میں یزید الرقاشی ایک راوی متروک ہے۔ جس کی بناء پر روایت ضعیف ہے۔

۲۰۹۱۵... مؤذن کی آواز جانے کی حد تک اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے اور ہر ترخشک شے اس کی تصدیق کرتی ہے۔

ابن ابی شیبہ عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

۲۰۹۱۶... مؤذن کی اس کی آواز جانے کی حد تک مغفرت کر دی جاتی ہے اور ہر خشک وتر شے جو اس کی آواز سنتی ہے اس کی شہادت دیتی ہے۔

الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ، ابو الشیخ فی العظمة عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۲۰۹۱۷... مؤذن کی مغفرت کر دی جاتی ہے اس کی آواز جانے کی حد تک۔ (یعنی خوب خوب مغفرت کر دی جاتی ہے) اور ہر پتھر اور درخت جو اس کی آواز سنتا ہے اس کی شہادت دیتا ہے۔ ابو الشیخ عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

۲۰۹۱۸... ثواب کی خاطر اذان دینے والا اس شہید کی مانند ہے جو اپنے خون میں لت پت ہوتی کہ وہ اپنی اذان سے فارغ ہو۔ اور ہر خشک وتر شے اس کے لیے شہادت دیتی ہے اور اگر وہ مرتا ہے تو اس کا جسم کیزے مکوڑوں کے کھانے سے محفوظ رہتا ہے۔

الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

امام و مؤذن کے حق میں دعا

۲۰۹۱۹... مؤذن امانت دار ہیں اور ائمہ ضامن ہیں۔ اے اللہ! ائمہ کو سیدھی راہ دکھا اور مؤذنین کی مغفرت فرما۔

عبدالرزاق و ابو الشیخ عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

۲۰۹۲۰... جب منادی نداء دیتا ہے تو آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں اور دعا قبول ہوتی ہے۔ پس جس پر کوئی مصیبت یا سختی نازل شدہ ہو تو وہ منادی کی نداء کے وقت کا انتظار کرے۔ پس جب وہ تکبیر کہے تو وہ بھی تکبیر کہے، وہ شہادت دے تو وہ بھی شہادت دے۔ جب وہ حی علی الصلوٰۃ کہے تو وہ بھی حی علی الصلوٰۃ کہے، جب وہ حی علی الفلاح کہے تو وہ بھی حی علی الفلاح کہے، پھر (اذان ختم ہونے کے بعد یہ دعا) پڑھے:

اللهم رب هذه الدعوة التامة الصادقة الحق المستجابة المستجاب لها دعوة الحق و كلمة التقوى،
احينا عليها، و امتنا عليها و ابعتها عليها و اجعلنا من خيار اهلها محيانا و مماتنا.

اے اللہ! اے اس دعوت کاملہ کے رب جو سچی، حق، قبول شدہ، حق کی دعوت اور تقویٰ کی بات ہے۔ ہمیں اسی پر زندہ رکھ! اسی پر موت دے، اسی پر ہم کو اٹھا، ہم کو اس دعوت والوں میں سب سے اچھا بنا اور ہماری زندگی دعوت اسی میں آردے۔

پھر اس کے بعد اپنی حاجت کا سوال کرے۔ مسند ابی یعلیٰ، ابن السنی، ابو الشیخ فی الاذان، مستدرک الحاکم و تعقب، حلیۃ

الاولیاء، السنن لسعید بن منصور عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۹۲۱... مؤذن قیامت کے روز سب سے لمبی گردن والے ہوں گے۔ ابن ابی شیبہ عن معاویہ رضی اللہ عنہ

۲۰۹۲۲... اے بلال! کیا تو اس بات پر راضی نہیں ہے کہ مؤذنون کی گردنیں قیامت کے روز سب سے طویل ہوں گی۔

السنن لسعید بن منصور، الکبیر للطبرانی، شعب الایمان للبیہقی عن بلال و صحیح

۲۰۹۲۳... مؤذن قیامت کے دن لوگوں میں اپنی سب سے لمبی گردنوں کے سبب پہچانے جائیں گے۔

ابو الشیخ فی الاذان عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۹۲۴... مؤذن لا الہ الا اللہ کی آواز بلند کرنے کی وجہ سے قیامت کے دن سب سے لمبی گردن والے کر کے اٹھائے جائیں گے۔

ابو الشیخ فی الاذان عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۹۲۵... رحمن کا ہاتھ مؤذن کے سر کے اوپر ہوتا ہے حتیٰ کہ وہ اپنی اذان سے فارغ ہو جائے۔ اور جہاں تک اس کی آواز جاتی ہے اس کی بخشش

کردی جاتی ہے۔ ابو الشیخ فی الاذان، الخطیب، ابن النجار عن انس و ضعف

۲۰۹۲۶... مؤذن کی اذان جہاں تک جاتی ہے اس کی مغفرت کردی جاتی ہے۔ اور ہر تر اور خشک چیز جو اس کی آواز سنتی ہے اس کے لیے مغفرت

کی دنا کرتی ہے۔ مسند احمد عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۰۹۲۷... مؤذن کی آواز جانے کی حد تک اس کی مغفرت کردی جاتی ہے اور ہر تر اور خشک شے جو اس کی آواز سنتی ہے اس کی تصدیق کرتی ہے۔

الکبیر للطبرانی عن عطاء بن یسار مرسلًا

۲۰۹۲۸... مؤذن کی مغفرت کردی جاتی ہے اس کی آواز جانے تک، اور تر و خشک شے جو اس کی آواز سنتی ہے اس کو جواب دیتی ہے اور اس کو ان

تمام لوگوں کے مثل اجر دیتا ہے جو اس کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں۔ ابو الشیخ فی الاذان عن البراء رضی اللہ عنہ

۲۰۹۲۹... کوئی بندہ کسی چٹیل میدان میں اذان دیتا ہے تو کوئی درخت، پتھر، ریت کے ذرات اور کوئی شے باقی نہیں رہتی مگر وہاں کی ہر شے

روپڑتی ہے کیونکہ ایسی جگہ میں بہت کم اللہ کا ذکر ہوتا ہے۔ سمویہ، الدیلمی عن ابی ہریرۃ الاسلمی

۲۰۹۳۰... کوئی شخص کسی چٹیل زمین میں ہوتا ہے تو نماز کے وقت آنے پر وہ اذان دیتا ہے اور نماز کے لیے اقامت کہتا ہے تو اس کے پیچھے اس

قدر کثیر تعداد میں ملائکہ نماز پڑھتے ہیں جن کے سرے نظر نہیں آتے۔ وہ امام کے رکوع کے ساتھ رکوع کرتے ہیں، اس کے سجدے کے ساتھ سجدہ

کرتے ہیں اور اس کی دعا پرائیں کہتے ہیں۔ السنن للبیہقی عن سلمان مرفوعًا و موقوفًا قال و الصحیح الموقوف

۲۰۹۳۱... جب آدمی کسی چٹیل میدان میں ہو اور نماز کا وقت ہو جائے تو اس کو چاہیے کہ وہ وضو کرے، اگر پانی میسر نہ ہو تو تیمم کر لے اور کھڑا

ہو جائے۔ اگر اس نے اقامت کہہ لی تو اس کے ساتھ دو فرشتے نماز پڑھیں گے اور اگر اذان اور اقامت دونوں کہہ لیں تو اس کے پیچھے اس قدر

اللہ کی مخلوق نماز پڑھے جس کے کنارے نظر نہیں آتے۔

الجامع لعبد الرزاق، الکبیر للطبرانی، ابو الشیخ فی کتاب الاذان، السنن لسعید بن منصور عن سلمان رضی اللہ عنہ

۲۰۹۳۲... اللہ پاک اہل ارض کی کسی چیز پر کان نہیں لگاتے سوائے مؤذنون کی آواز اور قرآن پڑھے جانے کی اچھی آواز پر۔

الکبیر للطبرانی عن معقل بن یسار

۲۰۹۳۳... اللہ پاک اہل ارض کی کسی چیز پر کان نہیں دھرتے سوائے مؤذنون کی اذان اور اچھی آواز میں قرآن پڑھنے والے کی آواز پر۔

ابو الشیخ فی الاذان عنہ

۲۰۹۳۳۔ اہل آسمان اہل زمین کی اذان کے سوا کسی چیز کو نہیں سنتے۔ ابو الشیخ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۰۹۳۵۔ اے بلال! تیرے اس عمل سے افضل کوئی عمل نہیں ہے سوائے جہاد فی سبیل اللہ کے یعنی اذان (سے بڑھ کر کوئی عمل نہیں)۔

عبد بن حمید عن بلال رضی اللہ عنہ

۲۰۹۳۶۔ جس نے سال بھر سچی نیت کے ساتھ اذان دی، کوئی اجر طلب نہیں کی تو قیامت کے دن اس کو بلایا جائے گا اور جنت کے دروازے پر کھڑا کر دیا جائے گا، پھر اس کو کہا جائے گا:

جس کے لیے چاہے شفاعت کرتا جا۔ ابو عبد اللہ الحسن بن جعفر الجرجانی فی امالیہ و حمزۃ بن یوسف السہمی فی معجمہ وابن

عساکر و الرافعی وابن النجار عن موسی الطویل

۲۰۹۳۷۔ جنت میں داخل ہونے والی پہلی مخلوق انبیاء کی ہوگی، پھر شہداء، پھر کعبۃ اللہ کے مؤذن، پھر بیت المقدس کے مؤذن اور پھر میری اس مسجد کے مؤذن اپنے اپنے اعمال کے بقدر (آگے پیچھے داخل ہوں گے)۔

ابن سعد، الحاکم فی التاریخ، شعب الایمان للبیہقی وضعفہ عن جابر رضی اللہ عنہ

کلام:..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اس کو روایت کرنا امام بیہقی نے ضعیف قرار دیا ہے۔

۲۰۹۳۸۔ ایام قیامت کے دن اپنی سابقہ حالت پر انھیں گے، جمعہ کا دن اپنے اہل کے ساتھ روشن چمکدار اٹھائے گا۔ اس کے اہل اس کو یوں لے

کر جائیں گے جس طرح دہن سجا سنوار کر اپنی خلوت گاہ میں لے جائی جاتی ہے۔ جمعہ کا دن اپنے اہل کے لیے روشن ہوگا، وہ اس کی روشنی میں

چلیں پھریں گے۔ ان کے رنگ سفیدی میں برف کی طرح ہوں گے، ان کی خوشبو مشک کی ہوگی، وہ کافور کے پہاڑوں میں گھومیں گے۔ جن

وانس ان کو رشک کی نظر سے دیکھیں گے۔ وہ اکڑتے ہوئے چلیں گے حتیٰ کہ جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ ان میں صرف ثواب کی خاطر اذان

والے مؤذن شامل ہوں گے۔ الکبیر للطبرانی عن ابی موسی رضی اللہ عنہ

۲۰۹۳۹۔ اللہ پاک ایام کو ان کی حالت پر اٹھائے گا، جمعہ کا دن روشن و چمکدار اٹھایا جائے گا۔ اہل جنت جمعہ کے دن کو گھیرے ہوں گے جس

طرح دہن کو لوگوں کے جلو میں اس کے خاندان کے گھر لے جایا جاتا ہے۔ جمعہ کا دن اہل جنت کے لیے روشن چمکدار ہوگا وہ اس کی روشنی میں چلیں

گے۔ ان کے رنگ سفیدی میں برف کی مانند ہوں گے، ان کی خوشبو مشک کی لپیشیں مارے گی، وہ کافور میں پھریں گے اور ان میں صرف ثواب کی

آس پر اذان دینے والے مؤذن شامل ہوں گے۔ ابو الشیخ فی الاذان عن ابی موسی

۲۰۹۴۰۔ قیامت کے روز مؤذن جنت کی اونٹنیوں پر سوار ہوں گے، بلال ان کے آگے آگے ہوں گے، ان کی آوازیں اذان کے ساتھ بلند ہوں

گے، تمام لوگ ان کی طرف دیکھتے ہوں گے، پوچھا جائے گا: یہ کون لوگ ہیں؟ جواب آئے گا: امت محمدیہ کے مؤذن۔ اس وقت دوسرے لوگ

خوفزدہ ہوں گے لیکن ان کو مطلق خوف نہ ہوگا، اس وقت دوسرے لوگ رنجیدہ خاطر ہوں گے مگر رنج ان کے پاس بھی نہ پھٹکے گا۔

الخطیب فی التاریخ وابن عساکر عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:..... اس روایت میں داؤد الزرقان متروک راوی ہے۔

۲۰۹۴۱۔ عنقریب لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ وہ اذان کا کام اپنے کمزور ضعیف لوگوں پر چھوڑ دیں گے۔ یہ لوگ ایسے اجسام کے مالک

ہوں گے جن کو اللہ پاک آگ پر حرام کر دے گا اور یہ مؤذنین کے اجسام اور گوشت پوست ہوں گے۔

السنن للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۹۴۲۔ جب مؤذن اذان دیتا ہے تو شیطان پیچھے سے آواز مارتا ہوا بھاگ جاتا ہے۔ مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۹۴۳۔ جب مؤذن اذان دیتا ہے تو شیطان بھاگ جاتا ہے حتیٰ کہ روحاء مقام پر جا پہنچتا ہے۔

ابن ابی شیبہ، مسند احمد، عبد بن حمید عن جابر رضی اللہ عنہ

اذان کی آواز سے شیطان بھاگتا ہے

۲۰۹۴۵..... مؤذن جب اذان دیتا ہے تو شیطان پیچھے سے آواز نکالتا ہوا بھاگ جاتا ہے۔ جب مؤذن خاموش ہو جاتا ہے تو شیطان واپس لوٹ آتا ہے۔ حتیٰ کہ مسلمان آدمی کو اس کی نماز میں ملتا ہے اور اس کے اور اس کی جان کے درمیان (وسوسہ انداز بن کر) داخل ہو جاتا ہے۔ پھر اس کو نہیں معلوم رہتا کہ اس نے زیادہ رکعات پڑھی ہیں یا کم۔ پس جب تم میں سے کوئی شخص یہ صورت پائے تو وہ تشہد کی حالت میں سلام پھیرنے سے قبل دو سجدے سہو کے ادا کر لے اور پھر سلام پھیر دے۔ السنن للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۹۴۶..... جب مؤذن اذان دیتا ہے تو شیطان گوز مارتا ہوا پیٹھ دے کر بھاگ جاتا ہے۔ جب مؤذن خاموش ہوتا ہے تو شیطان لوٹ آتا ہے۔ پھر جب مؤذن اقامت کہتا ہے تو شیطان دوبارہ پیٹھ پھیر کر گوز مارتا ہوا بھاگ جاتا ہے۔ جب مؤذن خاموش ہو جاتا ہے اور آدمی اور اس کے دل کے درمیان حائل ہو جاتا ہے۔ حتیٰ کہ آدمی کو معلوم نہیں رہتا کہ اس نے کتنی رکعات ادا کی ہیں؟ پس تم میں سے جب کوئی شخص یہ صورت حال پائے تو وہ تشہد کی حالت میں دو سجدے کر لے۔ شعب الایمان للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۹۴۷..... جب نماز کے لیے اذان دی جاتی ہے تو شیطان گوز مارتا ہوا پیٹھ دے کر بھاگ جاتا ہے تاکہ اذان کو نہ سن سکے۔ جب اذان مکمل ہو جاتی ہے تو وہ واپس لوٹ آتا ہے، حتیٰ کہ جب اقامت کہی جاتی ہے تو دوبارہ بھاگ جاتا ہے۔ جب اقامت مکمل ہو جاتی ہے تو دوبارہ متوجہ ہوتا ہے حتیٰ کہ آدمی اور اس کے دل کے درمیان کھٹکتا ہے اور کہتا ہے: فلاں چیز یاد کر، فلاں چیز یاد کر، حتیٰ کہ جو بات پہلے قطعاً یاد نہ آرہی تھی وہ بھی یاد آ جاتی ہے اور آدمی کو معلوم نہیں رہتا کہ اس نے کتنی رکعات پڑھی ہیں؟

مستدرک الحاکم، الجامع لعبدالرزاق عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۹۴۸..... جب کسی کو معلوم نہ رہے کہ تین رکعات پڑھی ہیں یا چار۔ تو وہ تشہد میں سلام سے قبل دو سجدے ادا کر لے۔

موظا امام مالک، عبدالرزاق، بخاری، مسلم، ابو داؤد، النسائی، ابن حبان عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۹۴۹..... جب نماز کے لیے اذان دی جاتی ہے تو شیطان پیٹھ دے کر مقام روحاء تک بھاگ جاتا ہے تاکہ اذان کی آواز نہ سن سکے اور آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں اور دعا قبول ہوتی ہے۔ الاوسط للطبرانی عن انس رضی اللہ عنہ

۲۰۹۵۰..... جب تم کو مؤذن نماز کے لیے نداء دیتا ہے تو شیطان بھاگ کر روحاء تک دور چلا جاتا ہے۔

الضیاء للمقدسی فی المختارۃ عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۰۹۵۱..... شیطان جب نماز کے لیے اذان کی آواز سنتا ہے تو بھاگ کر روحاء چلا جاتا ہے۔

مسلم، ابو داؤد، ابن خزیمہ، ابن حبان عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۰۹۵۲..... ان شاء اللہ یہ خواب سچا ہوگا۔ تم بلال کے ساتھ کھڑے ہو جاؤ اور جو تم نے دیکھا ہے بلال کو کہتے جاؤ اور وہ ان کلمات کو بطور اذان بلند کریں گے۔ کیونکہ وہ تم سے زیادہ بلند آواز والے ہیں۔ مسند احمد، ابن حبان عن عبد اللہ بن زید بن عبد ربہ

فائدہ:..... عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ چونکہ نماز کے لیے زیادہ فکر مند تھے کہ کس طرح لوگوں کو نماز کے لیے بلایا جائے۔ حضور ﷺ کے مشورے کے بعد کسی نے ناقوس اور کسی نے بگل بجانے کا مشورہ دیا تھا اور کسی نے آگ جلانے کی بھی رائے دی تھی۔ انہی دنوں میں عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے خواب میں ایک فرشتے کو موجودہ اذان دیتے دیکھا انہوں نے یہ خواب حضور ﷺ کو ذکر کیا۔ تب آپ ﷺ نے مذکورہ فرمان ارشاد فرمایا۔

۲۰۹۵۳..... اے بلال! کھڑا ہو اور نماز کے لیے اذان دے۔ مسلم عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۰۹۵۴..... کھڑا ہوا بلال اور ہم کو نماز کے ساتھ راحت پہنچا۔ ابو داؤد عن رجل من الانصار

موذن کے آداب

۲۰۹۵۵۔۔۔۔۔ جب تو اذان دے تو اپنی انگلیاں اپنے کانوں میں دے لے۔ اس طرح تیری آواز بلند ہوگی۔

الكبير للطبرانی عن بلال الباوردی، ابو داؤد عن سعد القرظ

۲۰۹۵۶۔۔۔۔۔ جب تو مغرب کی اذان دے تو ذرا جلدی جلدی دے، جبکہ سورج (کے آثار قدرے) ٹھہرے ہوئے ہوں۔

الكبير للطبرانی عن ابی محذورة رضی اللہ عنہ

۲۰۹۵۷۔۔۔۔۔ جب توحی علی الفلاح پر پہنچے تو (فجر کی اذان میں) کہہ: الصلوة خیر من النوم۔

ابو الشیخ فی کتاب الاذان عن ابی محذورة رضی اللہ عنہ

۲۰۹۵۸۔۔۔۔۔ اذان نرم اور سہل چیز ہے۔ اگر تیری اذان نرم اور سہل ہے تو ٹھیک ہے ورنہ تو اذان مت دے۔

الدارقطنی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۰۹۵۹۔۔۔۔۔ اذان نہ دے حتیٰ کہ فجر اس طرح کھل جائے۔ پھر آپ ﷺ نے اپنے ہاتھوں کو جانبین میں پھیلا دیا۔ ابو داؤد عن بلال رضی اللہ عنہ

۲۰۹۶۰۔۔۔۔۔ اے بلال! جب تو اذان دے تو اپنی اذان میں الفاظ کو قدرے آرام کے ساتھ ٹھہر ٹھہر کر ادا کر اور جب تو اقامت کہے تو جلدی

جلدی کلمات ادا کر۔ اپنی اذان اور اقامت کے درمیان اس قدر وقت رکھ کہ کھانے والا اپنے کھانے سے فارغ ہو جائے، پینے والا پینے سے فارغ ہو جائے اور قضائے حاجت کے لیے جانے والا واپس آجائے اور جب تک مجھے نہ دیکھ لو کھڑے مت ہو۔

الترمذی، مستدرک الحاکم عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۰۹۶۱۔۔۔۔۔ اپنی اذان اور اقامت کے درمیان اس قدر اطمینان کے ساتھ سانس لے لیا کر کہ وضو کرنے والا سہولت کے ساتھ وضو کر لے اور کھانا کھانے والا سہولت کے ساتھ کھانے سے فارغ ہو جائے۔

مسند عبد اللہ بن احمد بن حنبل عن ابی ابوالشیخ فی الاذان عن سلمان وعن ابی هريرة رضی اللہ عنہ

۲۰۹۶۲۔۔۔۔۔ اذان کے کلمات دو مرتبہ ادا کر اور اقامت کے کلمات ایک ایک مرتبہ ادا کر۔

التاریخ للخطیب عن انس رضی اللہ عنہ، الدارقطنی فی الافراد عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۰۹۶۳۔۔۔۔۔ موذن اذان کا زیادہ صاحب اختیار ہے اور امام اقامت کے لیے زیادہ صاحب اختیار ہے۔

ابو الشیخ فی کتاب الاذان عن ابی هريرة رضی اللہ عنہ

فائدہ:۔۔۔۔۔ یعنی اذان کو وقت کے اندر دینے کے لیے موذن مرضی کا مالک ہے اور اس سے اقامت کہلوانے میں امام کا حق زیادہ ہے کہ جب چاہے نماز کھڑی کروائے۔

۲۰۹۶۴۔۔۔۔۔ اذان کے انیس کلمات ہیں اور اقامت کے سترہ کلمات ہیں۔ النسائی عن ابی محذورة

فائدہ:۔۔۔۔۔ اذان کے انیس کلمات یوں بنتے ہیں پندرہ کلمات تو یہی جو آج کل اذان میں کہے جاتے ہیں۔ جبکہ چار کلمات کا اضافہ یوں

ہوتا ہے کہ پہلے شہادتیں پست آواز میں کہی جائیں پھر بلند آواز میں۔ اور شہادتیں کے کلمات چار ہیں۔

اور اقامت کے سترہ کلمات ہی آج کل نمازوں سے قبل کہے جاتے ہیں۔

۲۰۹۶۵۔۔۔۔۔ اذان صرف با وضو شخص ہی دیا کرے۔ الترمذی عن ابی هريرة رضی اللہ عنہ

۲۰۹۶۶۔۔۔۔۔ کسی نماز میں دوبارہ نماز کے لیے اطلاع نہ دے سوائے فجر کی نماز کے۔ الترمذی، ابن ماجہ عن بلال رضی اللہ عنہ

۲۰۹۶۷۔۔۔۔۔ اخصاء نے اذان دی ہے، پس اقامت بھی وہی کہے۔

مسند احمد، البخاری، مسلم، الترمذی، ابن ماجہ، النسائی، ابو داؤد عن زیاد بن الحارث الصدائی

۲۰۹۶۸... اقامت وہ کہے جس نے اذان دی ہے۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ
 ۲۰۹۶۹... تمہارے لیے اذان کا بیڑہ تمہارے بہترین لوگ اٹھائیں اور تمہاری امامت تمہارے قاری لوگ کریں۔

ابوداؤد، ابن ماجہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

الاکمال

۲۰۹۷۰... مؤذن اذان کا زیادہ حقدار ہے اور امام اقامت کا زیادہ حقدار ہے۔ ابوالشیخ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ
 ۲۰۹۷۱... جب تو اذان دے تو آواز کو بلند کر۔ کیونکہ جو شے بھی تیری آواز سے گی قیامت کے دن تیرے لیے شاہد بنے گی۔

ابوالشیخ عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۲۰۹۷۲... یوں کہا کر:

اللہ اکبر اللہ اکبر	اللہ اکبر اللہ اکبر
اشہد ان لا الہ الا اللہ	اشہد ان لا الہ الا اللہ
اشہد ان محمداً رسول اللہ	اشہد ان محمداً رسول اللہ
ان چاروں کلمات کو قدرے پست آواز میں کہہ، پھر بلند آواز میں ان کو دوبارہ کہہ:	
اشہد ان لا الہ الا اللہ	اشہد ان لا الہ الا اللہ
اشہد ان محمداً رسول اللہ	اشہد ان محمداً رسول اللہ
حی علی الصلوٰۃ	حی علی الصلوٰۃ
حی علی الفلاح	حی علی الفلاح

صبح کی اذان ہو تو یہ بھی کہہ:

الصلوٰۃ خیر من النوم	الصلوٰۃ خیر من النوم
لا الہ الا اللہ	اللہ اکبر اللہ اکبر

(ابن حبان عن محمد بن عبد الملک بن ابی مخلدورہ عن ابیہ عن جدہ)

فائدہ:..... ابو محمد زورہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے اذان کا طریقہ سکھا دیجئے تب آپ ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا۔
 ایک مرتبہ حضرت ابو محمد زورہ رضی اللہ عنہ جبکہ ابھی مسلمان نہ ہوئے تھے اور بچے تھے۔ بچوں کو اذان کی نقل کر کے سنا رہے تھے۔ اور شہادتین کے وقت آواز پست کی ہوئی تھی۔ آپ ﷺ نے ان کو دیکھ لیا۔ سر پر شفقت بھرا ہاتھ پھیرا جس کے نتیجے میں انہوں نے بھی محبت نبوی میں وہ بال کبھی زندگی بھر نہ کٹوائے۔ پھر انہوں نے مسلمان ہونے کے بعد ایک مرتبہ اذان کا طریقہ پوچھا تو آپ نے ان کا بطور خاص لحاظ کرتے ہوئے اسی طرح اذان بتائی جس طرح انہوں نے پہلے پہل بچوں کو سنائی تھی اور نبی ﷺ نے شہادتین کو بلند آواز سے کہلوا یا تھا جبکہ انہوں نے خود شہادتین کو پست آواز میں کہا تھا۔ اس طرح اذان کے کلمات انیس ہو گئے۔ ورنہ عام طور پر اذان پندرہ کلمات ہی میں پڑھی جاتی تھی اور شہادتین کو بھی عام کلمات کی طرح بلند آواز میں کہا جاتا تھا۔

۲۰۹۷۳... اس میں الصلوٰۃ خیر من النوم کا اضافہ کر لے۔ حلیۃ الاولیاء عن ابی مخلدورہ رضی اللہ عنہ

۲۰۹۷۴... اے بلال! یہ بول کس قدر اچھا ہے! اس کو اپنی اذان میں شامل کر لو۔ ابن داؤد عن بلال رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... حضرت بلال رضی اللہ عنہ صبح کے وقت حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ ﷺ سورہ ہے تھے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے

الصلوة خیر من النوم کی آواز لگائی۔ آپ ﷺ کو یہ بول اچھے لگے تو آپ نے مذکورہ حکم فرمادیا۔
۲۰۹۷۵..... اذان ندے جب تک فجر اس طرح ظاہر نہ ہو۔ اور آپ ﷺ نے ساتھ میں دونوں جانبوں میں ہاتھ پھیلائے۔

ابن ابی شیبہ، ابو داؤد، مسند ابی یعلیٰ، الکبیر للطبرانی، الضیاء للمقدسی فی المختارۃ عن بلال رضی اللہ عنہ
۲۰۹۷۶..... اے ابن عباس! اذان نماز کے ساتھ متصل ہے، پس کوئی بغیر طہارت کے اذان ندے۔

ابو الشیخ فی کتاب الاذان عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۰۹۷۷..... اے بنی حطمہ! تمہارے نزدیک جو افضل شخص ہو اس کو اپنا مؤذن بناؤ۔ السنن للبیہقی عن صفوان بن سلیم

۲۰۹۷۸..... اے بلال! اپنی اذان اور اقامت کے درمیان کچھ توقف کر لیا کر، تاکہ کھانے والا بسہولت کھانے سے فارغ ہو جائے اور وضو کرنے والا بسہولت کے ساتھ فارغ ہو جائے۔ مسند احمد عن ابی بن کعب

۲۰۹۷۹..... جو اذان دے وہ زیادہ حقدار ہے کہ اقامت بھی کہے۔ ابن قانع عن زیاد بن الحارث

۲۰۹۸۰..... اقامت نہ کہے مگر وہی شخص جو اذان دے۔ ابن قانع عن حبان بن زیاد بن حارث الصدانی

۲۰۹۸۱..... عورتوں پر اذان ہے اور نہ اقامت۔ ابو الشیخ فی الاذان عن اسماء بنت ابی بکر

۲۰۹۸۲..... جب مؤذن اللہ اکبر کہے تو سننے والا اللہ اکبر کہے۔ پھر مؤذن اشہد ان لا الہ الا اللہ کہے تو سننے والا بھی اشہد ان لا الہ الا اللہ کہے۔ جب وہ اشہد ان محمداً رسول اللہ کہے تو سننے والا بھی اشہد ان محمداً رسول اللہ کہے۔ جب وہ حی علی الصلوٰۃ کہے تو سننے والا: لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہے۔ جب وہ حی علی الفلاح کہے تو سننے والا: لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہے۔ پھر جب وہ اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ کہے تو سننے والا لا الہ الا اللہ کہے اور دل سے یہ جوابات دے تو وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔

مسلم، ابو داؤد عن عمر رضی اللہ عنہ

۲۰۹۸۳..... جب مؤذن اذان دے لے تو سننے والا یہ کہے:

اللهم رب هذه الدعوة التامة و الصلوة القائمة اعط محمدًا سؤلہ

اے اللہ! اس دعوت تامة اور کھڑی ہونے والی نماز کے رب! محمد (ﷺ) کو ان کا سوال عطا فرما۔

تو اس کو محمد ﷺ کی شفاعت حاصل ہو جائے گی۔ ابو الشیخ فی فوائد الاصبہانین ابن ابی شیبہ عن انس رضی اللہ عنہ

۲۰۹۸۴..... وسیلہ اللہ کے ہاں ایسا درجہ ہے جس سے اوپر کوئی درجہ نہیں پس اللہ سے سوال کرو کہ قیامت کے دن وہ درجہ اللہ پاک مجھے برسر تمام

خلوق عطا فرمائے۔ ابن مردویہ عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۲۰۹۸۵..... مغرب کی اذان کے وقت کہو:

اللهم هذا اقبال لیلک و ادبار نہارک و اصوات دعواتک و حضور صلواتک اسالک ان تغفر لی۔

اے اللہ! یہ تیری رات کی آمد، دن کی پشت پھیری، تجھ سے مانگنے والوں کی پکار اور تیری رحمتوں کی حضوری کا وقت ہے میں تجھ

سے سوال کرتا ہوں کہ تو میری بخشش کر دے۔

الترمذی، ابن السنی، الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی عن ام سلمة رضی اللہ عنہا

۲۰۹۸۶..... جو نداء سنتے وقت کہے:

اللهم رب هذه الدعوة التامة، و الصلوة القائمة آت محمدًا بالوسيلة و الفضيلة، و ابعثہ مقاماً محموداً

الذی وعدتہ۔

تو اس کے لیے قیامت کے دن میری شفاعت حلال ہو جائے گی۔

مسند احمد، البخاری، ابو داؤد، الترمذی، النسائی، ابن ماجہ عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۰۹۸۔۔۔ جب مؤذن اذان دے لے تو کوئی (مسجد سے) نہ نکلے حتیٰ کہ نماز پڑھ لے۔ شعب الایمان للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
 ۲۰۹۸۸۔۔۔ جو مسجد میں اذان کو پالے پھر بغیر کسی ضرورت کے باہر نکلے اور لوٹنے کا ارادہ بھی نہ رکھے تو (بلاشک) منافق ہے۔

ابن ماجہ عن عثمان رضی اللہ عنہ

۲۰۹۸۹۔۔۔ جب تم مؤذن کو اقامت کہتا سنو تو اسی طرح کہو جس طرح وہ کہہ رہا ہے۔ مسند احمد عن معاذ بن انس رضی اللہ عنہ
 ۲۰۹۹۰۔۔۔ جب تم مؤذن کو اذان کہتا سنو تو کہو:

اللہم افتح اقفال قلوبنا بذکرک واتمم علينا نعمتک من فضلک واجعلنا من عبادک الصالحین۔
 اے اللہ! ہمارے دلوں کے تالے اپنے ذکر کی بدولت کھول دے، ہم پر اپنے فضل سے اپنی نعمتیں کامل کر اور ہم کو اپنے نیک بندوں
 میں شامل کر لے۔ ابن السنی عن انس رضی اللہ عنہ

۲۰۹۹۱۔۔۔ (اے غور تو!) جب تم اس حبشی کی اذان اور اقامت سنو تو تم بھی یونہی کہو جس طرح یہ کہتا ہے۔ الکبیر للطبرانی عن میمونہ
 ۲۰۹۹۲۔۔۔ تو بھی یوں ہی کہہ جس طرح دوسرے (مؤذن) کہیں۔ پھر جب اذان پوری ہو جائے تو سوال کر تجھے عطا کیا جائے گا۔

مسند احمد، ابن داؤد، النسائی، ابن حبان عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۰۹۹۳۔۔۔ جس نے اذان کی آواز سنی اور بغیر عذر کے مسجد نہ آیا تو اس کی نماز قبول نہیں۔

ابن ماجہ، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۰۹۹۴۔۔۔ جس نے منادی کو سنا اور کوئی عذر بھی اس کو مانع نہ تھا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا: عذر کیا ہے؟ فرمایا: خوف یا مرض۔ تو اس سے
 وہ نماز قبول نہ ہوگی جو اس نے (گھر یا دکان میں) پڑھی۔ ابن داؤد، مستدرک الحاکم عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۰۹۹۵۔۔۔ جب تو اذان سے تو اللہ کے داعی کو جواب دے (یعنی مسجد میں حاضر ہو)۔ الکبیر للطبرانی عن کعب بن عجرۃ

۲۰۹۹۶۔۔۔ جب تو نداء سے تو جواب دے (یعنی مسجد میں پہنچ) اس حال میں کہ تجھ پر سکون طاری ہو۔ اگر تو کشادگی پائے تو صف کے درمیان
 آگے جا اور نہ اپنے بھائی پر تنگی نہ کر۔ اور (دل میں) قرأت کو اسی حصے کی جو تو سنے۔ اور (آواز کر کے) اپنے پڑوسی کو ایذا نہ دے۔ اور (زندگی

کو) الوداع کرنے والے کی سی نماز پڑھ۔ ابونصر السجزی فی الابانۃ وابن عساکر عن انس رضی اللہ عنہ
 ۲۰۹۹۷۔۔۔ جب تم نداء سنو تو مؤذن کے الفاظ کے مثل تم بھی دہراؤ۔

موطا امام مالک، مسند احمد، السنن للبیہقی، ابو داؤد، الترمذی، ابن ماجہ، النسائی عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۲۰۹۹۸۔۔۔ جب تم مؤذن کو سنو تو جیسے وہ کہے تم بھی کہتے جاؤ، پھر مجھ پر درود پڑھو۔ بے شک جس نے مجھ پر ایک بار درود پڑھا اللہ پاک اس پر
 دس بار رحمتیں نازل فرمائے گا۔ پھر میرے لیے وسیلہ کا سوال کرو۔ وہ جنت میں ایک رتبہ ہے جو تمام بندگان خدا میں سے صرف ایک شخص کے لیے
 ہے۔ اور مجھے امید ہے کہ وہ شخص میں ہوگا۔ پس جس نے میرے لیے اللہ سے وسیلہ کا سوال کیا اس کے لیے میری شفاعت حلال ہوگی۔

مسند احمد، مسلم، ابو داؤد، الترمذی، النسائی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۰۹۹۹۔۔۔ ظلم ہے، مہ اس ظلم ہے اور کفر و نفاق ہے۔ جو اللہ کے منادی کی نداء سے جو نماز کے لیے نداء دے رہا ہو اور فلاح و کامیابی کی طرف
 بلا رہا ہو۔ لیکن وہ اس کی دعوت قبول نہ کرے۔ الکبیر للطبرانی عن معاذ بن انس رضی اللہ عنہ

۲۱۰۰۰۔۔۔ مؤمن کیلئے بدبختی اور ناکامی کی یہ بات کافی ہے کہ وہ مؤذن کو اقامت کہتا سنے لیکن اس کی دعوت قبول نہ کرے (اور نماز کو نہ جائے)۔

الکبیر للطبرانی عن معاذ بن انس رضی اللہ عنہ

۲۱۰۰۱۔۔۔ جب تم نداء سنو تو اٹھ کھڑے ہو، بے شک اللہ کی طرف سے یہ بڑی نیکی کی بات ہے۔ حلیۃ الاولیاء عن عثمان رضی اللہ عنہ

۲۱۰۰۲۔۔۔ جس نے مؤذن کی آواز سنی اور اس کے مثل کلمات دہرائے تو اس کو بھی مؤذن کے مثل اجر ملے گا۔

الکبیر للطبرانی عن معاویۃ رضی اللہ عنہ

الاکمال

- ۲۱۰۰۳ جب مؤذن اذان دے تو تم بھی اس کی مثل کہو۔ ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
 ۲۱۰۰۴ جب مؤذن شہادتین پڑھے تو تم بھی اسی طرح پڑھو۔ ابن النجار عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
 ۲۱۰۰۵ جب تو اذان کی آواز سنے تو اللہ کے داعی کی دعوت قبول کر۔ الکبیر للطبرانی عن کعب بن عجرۃ
 ۲۱۰۰۶ جب تم مؤذن کو سنو تو ایسے ہی کہو جیسے وہ کہہ رہا ہو۔ پھر مجھ پر درود پڑھو۔ ابن ابی شیبہ، ابو الشیخ فی الاذان عن ابن عمرو
 ۲۱۰۰۷ جس نے اس (مؤذن) کے مثل یقین کے ساتھ کہا وہ جنت میں داخل ہوگا۔

النسائی، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

فائدہ: حضرت بلال رضی اللہ عنہ کھڑے اذان دے رہے تھے، ان کی فراغت کے بعد آپ ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۲۱۰۰۸ مؤذن کے اذان دیتے وقت جس نے اسی کے مثل کلمات دہرائے اس کی مغفرت ہو جائے گی۔

ابو الشیخ فی کتاب الاذان عن المغیرۃ بن شعبۃ

کلام: اس روایت کی سند ضعیف ہے۔

- ۲۱۰۰۹ اے عورتوں کی جماعت! جب تم اس حبشی کی آواز سنو اذان دیتے وقت اور اقامت کہتے وقت تو تم بھی یونہی کہا کرو جیسا یہ کہہ رہا ہو۔
 بے شک اللہ پاک ہر کلمہ کے بدلے ایک لاکھ نیکیاں تمہارے لیے لکھ دے گا۔ اور ہزار درجے بلند کرے گا اور ہزار برائیاں تم سے مٹا دے گا۔
 عورتوں نے کہا: یہ تو عورتوں کے لیے ہے مردوں کے لیے کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: مردوں کے لیے دگنا ہے۔

ابن عساکر و ابن صصری فی امالیہ عن معمر عن الجراح عن میسرۃ عن بعض اخوانہ یروفع الحدیث

- ۲۱۰۱۰ اے عورتوں کی جماعت! جب تم اس حبشی کی اذان اور اقامت سنو تو اسی طرح کہو جس طرح یہ کہے۔ بے شک تمہارے لیے ہر حرف کے بدلے دس لاکھ نیکیاں ہوں گی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یہ تو عورتوں کے لیے ہوا، مردوں کے لیے کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: اے عمر! مردوں کے لیے عورتوں کی نسبت دگنا اجر ہے۔ الکبیر للطبرانی عن میمونۃ

- ۲۱۰۱۱ تم عورتیں بھی یونہی کہو جس طرح مؤذن کہے۔ بے شک تمہارے لیے ہر حرف کے عوض دو ہزار نیکیاں ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ تو عورتوں کے لیے ہوا، مردوں کے لیے کیا ہے؟ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ابن الخطاب! ان کے لیے دگنا ہے۔

الخطیب فی التاریخ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

- ۲۱۰۱۲ مؤذن کو آنے والے نمازیوں پر دو سو بیس نیکیوں کی زائد فضیلت ہے، سوائے اس شخص کے جو اسی کے مثل کہے۔ اگر اس نے اقامت کہی تو اس کو دوسرے لوگوں پر ایک سو چالیس نیکیوں کی زائد فضیلت ہے سوائے اس شخص کے جس نے اسی کے مثل کہا۔

الحاکم فی التاریخ، ابونعیم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

- ۲۱۰۱۳ جب مؤذن اذان دے تو سننے والا اخلاص کے ساتھ اس کے مثل کہے تو وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔

السنن لسعید بن منصور عن حفص بن عاصم مرسلًا

- ۲۱۰۱۴ جب کوئی نماز کے لیے اذان کی آواز سنے تو، پس منادی تکبیر کہے تو وہ بھی تکبیر کہے اور منادی لا الہ الا اللہ اور محمد رسول اللہ کی شہادت دے تو سننے والا بھی اس کی شہادت دے اور یہ دعا کرے:

اللهم اعط سیدنا محمدًا الوسيلة واجعل فی العالین درجته وفي المصطفین محبته وفي المقربین ذکره
 اے اللہ! ہمارے سردار محمد (ﷺ) کو وسیلہ عطا فرما، عالی مرتبت لوگوں میں ان کا درجہ بلند فرما، برگزیدہ لوگوں میں ان کی محبت کو

جاگزس فرما اور مقرب بندوں میں ان کا ذکر جاری فرما۔

تو اس شخص کے لیے قیامت کے دن میری شفاعت واجب ہو جائے گی۔ ابن السنی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ
 ۲۱۰۱۵ جب منادی نداء دے تو جو مسلمان منادی کی تکبیر پر تکبیر کہے، منادی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی شہادت دے تو وہ بھی شہادت دے پھر
 یہ دعا پڑھے:

اللہم اعط محمد الوسيلة واجعله في الاعلين درجته وفي المصطفين محبته وفي المقربين ذكره.
 تو قیامت کے دن اس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جائے گی۔ الطحاوی، الکبیر للطبرانی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ
 ۲۱۰۱۶ جواذان کی آواز سنے پھر کہے:

اللهم رب هذه الدعوة التامة والصلوة القائمة آت محمدًا الوسيلة والفضيلة، وابعثه المقام المحمودًا
 الذي وعدته.

تو اس کے لیے قیامت کے دن میری شفاعت ضرور ہوگی۔ ابو الشیخ فی الاذان عن ابن عمر رضی اللہ عنہ
 ۲۱۰۱۷ جواذان کی آواز سنے پھر کہے:

اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له وان محمدًا عبده ورسوله اللهم صل عليه وبلغه درجة
 الوسيلة عندك واجعلنا في شفاعته يوم القيامة.

میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور یہ کہ محمد اس کے بندے اور اس کے رسول
 ہیں۔ اے اللہ! ان پر رحمت بھیج، ان کو اپنے پاس وسیلہ عطا فرما اور ہم کو قیامت کے دن ان کی شفاعت نصیب فرما۔

تو اس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جائے گی۔ الکبیر للطبرانی، ابو الشیخ فی الاذان عن ابن عباس رضی اللہ عنہ
 ۲۱۰۱۸ جو مؤذن کو اذان دیتا ہے اور اسی طرح کہے جس طرح وہ کہہ رہا ہے، پھر یہ دعا پڑھے:

رضيت بالله ربا وبالا سلام دينا وبمحمد نبيا وبالقرآن اماماً وبالكعبة قبلة اشهد ان لا اله الا الله وحده
 لا شريك له، واشهد ان محمدًا عبده ورسوله اللهم اكتب شهادتي هذه في عليين، واشهد عليها
 ملائكتك المقربين، وانبياءك المرسلين وعبادك الصالحين واختم عليها بآمين واجعلها لي
 عندك عهدا توفنيه يوم القيامة انك لا تخلف الميعاد.

میں راضی ہوں اللہ کے رب ہونے پر، اسلام کے دین ہونے پر، محمد (ﷺ) کے نبی ہونے پر، قرآن کے امام (پیشوا) ہونے پر اور
 کعبہ کے قبلہ ہونے پر۔ میں شہادت دیتا ہوں کہ محمد اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اے اللہ! میری یہ شہادت علیین میں لکھ
 دے، اپنے ملائکہ، مقربین، اپنے انبیاء مرسلین اور اپنے بندگان صالحین کو اس پر گواہ بنا اور آمین یعنی قبولیت کی اس پر مہر لگا دے۔ اور
 اس کو اپنے پاس وعدہ رکھ لے، جس کو تو قیامت کے دن مجھے پورا کر دے، بے شک تو وعدہ خلافی نہیں کرتا۔
 تو اس کہنے والے کے لیے عرش کے نیچے سے ایک وثیقہ گرتا ہے جس میں اس کے لیے جہنم سے امان لکھی ہوتی ہے۔

الدعوات للبيهقي، ابن صصري في اماليه عن ابى هريرة رضی اللہ عنہ

۲۱۰۱۹ جب منادی نماز کے لیے نداء دے تو جو شخص یہ دعا پڑھے:

اللهم رب هذه الدعوة القائمة والصلوة النافعة صل على محمد وارض عني رضا لا سخط بعده.

اے اللہ! اے اس دعوت قائمہ اور نفع مند نماز کے مالک! محمد (ﷺ) پر درود (رحمت) نازل فرما اور مجھ سے راضی ہو جا جس کے بعد
 کوئی ناراضگی نہ ہو تو اللہ پاک اس کی دعا قبول فرمائیں گے۔ مسند احمد، ابن السنی، للاوسط للطبرانی عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۱۰۲۰ جب کوئی شخص اذان سن کر یہ دعا پڑھے:

اللهم رب هذه الدعوة التامة آت محمدا الوسيلة وابعثه المقعد المقرب الذي وعدته
تو اس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔ الدارقطنی فی الافراد عن جابر رضی اللہ عنہ

جماعت میں حاضر نہ ہونا بد بختی ہے

۲۱۰۲۱..... مؤمن کی بد بختی اور ناکامی کے لیے یہ کافی ہے کہ مؤذن کو نماز کی اقامت کہتا ہے مگر حاضر نہ ہو۔ الکبیر للطبرانی عن معاذ بن انس
۲۱۰۲۲ جب منادی ندا دے اور کوئی یہ دعا پڑھے:

اللهم رب هذه الدعوة التامة و الصلوة القائمة صل على محمد وارض عنى رضالا سخط بعده.
تو اللہ پاک اس کی دعا قبول فرمائیں گے۔ ابن السنی عن جابر رضی اللہ عنہ
۲۱۰۲۳..... مؤذن جب اذان دے اور سننے والا کہے:

مرحبا بالقائلین عدلا مرحبا بالصلوة واهلا.

مرحبا عدل کی بات کہنے والے مؤذنین کو مرحبا نماز کو مرحبا اہل نماز کو۔

تو اللہ پاک اس کے لیے بیس لاکھ نیکیاں لکھیں گے، بیس لاکھ برائیاں مٹائیں گے اور بیس لاکھ درجے اس کے بلند فرمائیں گے۔

الخطیب عن موسى بن جعفر عن ابي عن جده

۲۱۰۲۴..... اقامہ اللہ وادامہا۔ اللہ نے اس کو قائم کیا ہے اور اللہ ہی اس کو دوام بخشنے گا۔ ابن داؤد، ابن السنی عن شہر بن حوشب عن ابی امامة
قائدہ:..... ابوامامہ رضی اللہ عنہ یا دوسرے کسی صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ اقامت کہہ رہے تھے جب آپ
رضی اللہ عنہ نے قد قامت الصلوة (نماز کھڑی ہوگئی) کہا تو آپ ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔
قد قامت الصلوة سننے والے کو بھی یہی جواب دینا چاہیے۔

۲۱۰۲۵..... پہلی اذان اس لیے رکھی گئی ہے تاکہ نمازیوں کو نماز میں آنے میں سہولت ہو۔ پس جب تم اذان سنو تو اچھی طرح کامل وضو کرو اور
جب تم اقامت سنو تو تکبیر اولیٰ حاصل کرنے کے لیے جلدی کرو۔ کیونکہ وہ نماز کی شاخ اور اس کا کمال ہے۔ اور قاری (امام) سے رکوع و سجود
میں پہل نہ کرو۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۱۰۲۶..... اذان اور اقامت کے لیے پہل کرو۔ عبدالرزاق عن یحییٰ بن ابی کثیر مرسلہ

۲۱۰۲۷..... اذان کے بعد مسجد سے صرف منافق ہی نکلتا ہے، ہاں مگر وہ شخص جس کو کوئی حاجت نکالنے اور وہ واپس نماز میں آنے کا بھی ارادہ
رکھتا ہو۔ ابوالشیخ فی الاذان عن سعید بن المسیب وعن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ
۲۱۰۲۸..... اذان کے بعد مسجد سے صرف منافق ہی نکلتا ہے، ہاں مگر وہ شخص جو کسی حاجت کے لیے نکلے اور واپس مسجد آنے کا ارادہ رکھے۔

عبدالرزاق عن سعید بن المسیب مرسلہ

۲۱۰۲۹..... تم میں سے جو میری اس مسجد میں ہو اور اذان کی آواز سنے پھر بغیر کسی حاجت کے نکل جائے اور واپس نہ لوئے تو وہ صرف منافق ہی
ہو سکتا ہے۔ الاوسط للطبرانی، ابوالشیخ فی الاذان عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

۲۱۰۳۰..... جب مؤذن اذان دے تو مسجد سے نہ نکلے جب تک کہ نماز نہ پڑھے لے۔ شعب الایمان للبیہقی عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

چھٹا باب..... جمعہ کی نماز اور اس سے متعلقات کے بیان میں

اس میں چھ فصلیں ہیں۔

فصل اول جمعہ کے فضائل اور اس کی ترغیب میں

- ۲۱۰۳۱ ... جمعہ مسکینوں کا حج ہے۔ ابن زنجویہ فی ترغیبہ، القضاعی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ
- ۲۱۰۳۲ ... جمعہ فقراء کا حج ہے۔ القضاعی وابن عساکر عن ابن عباس رضی اللہ عنہ
- ۲۱۰۳۳ ... اللہ کے نزدیک افضل الايام یوم الجمعہ ہے۔ شعب الایمان للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
- ۲۱۰۳۴ ... ہر جمعہ کو اللہ تعالیٰ چھ لاکھ افراد کو جہنم سے آزاد کرتے ہیں، جنہوں نے اپنے اوپر جہنم کو واجب کر لیا ہوتا ہے۔
- مسند ابی یعلیٰ عن انس رضی اللہ عنہ
- ۲۱۰۳۵ ... اللہ پاک ہر روز نصف النہار کے وقت جہنم کو بھڑکاتا ہے لیکن جمعہ کے روز اس کو بچھا دیتا ہے۔
- الکبیر للطبرانی عن واثلۃ رضی اللہ عنہ
- ۲۱۰۳۶ ... جہنم جمعہ کے سوا ہر روز بھڑکائی جاتی ہے۔ ابو داؤد عن ابی قتادہ رضی اللہ عنہ
- ۲۱۰۳۷ ... تمہارے دنوں میں سب سے افضل دن جمعہ کا دن ہے، اسی دن آدم کی تخلیق ہوئی تھی۔ اسی دن ان کی روح قبض ہوئی، اسی دن پہلی مرتبہ صور پھونکا جائے گا، اسی دن دوبارہ صور پھونکا جائے گا۔ پس اس دن مجھ پر کثرت کے ساتھ درود بھیجیو۔ بے شک تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ یقیناً جمعہ کا دن عید اور خدا کو یاد کرنے کا دن ہے۔ پس اپنے عید والے دن کو روزوں کا دن نہ بنا دو۔ ہاں اس دن کو خدا کی یاد کا دن بناؤ، ہاں جب دوسرے دنوں کے ساتھ ملا کر (اس میں روزہ رکھو تو) صحیح ہے۔ شعب الایمان للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
- ۲۱۰۳۸ ... اللہ کے ہاں سب دنوں کا سردار جمعہ کا دن ہے، جو عید النضیٰ اور عید الفطر کے دن سے بھی افضل ہے۔ اس میں خصوصیات ہیں: اسی روز اللہ پاک نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا، اسی دن میں ان کو جنت سے زمین کی طرف اتارا گیا، اسی دن ان کی روح پرواز ہوئی، اس دن میں ایک ایسی گھڑی ہے جس میں بندہ اللہ پاک سے جو بھی سوال کرے اللہ پاک اس کو عطا فرماتے ہیں، سوائے گناہ یا قطع رحمی کی دعا کے۔ اسی دن قیامت قائم ہوگی، کوئی مقرب فرشتہ، آسمان، یا زمین، یا ہوا، یا پہاڑ، یا پتھر ایسا نہیں ہے جو جمعہ کے دن سے نہ ڈرتا ہو۔
- الشافعی، مسند احمد، التاریخ للبخاری عن سعد بن عبادۃ
- ۲۱۰۳۹ ... جمعہ کا نام اس وجہ سے پڑا کیونکہ اس دن میں آدم علیہ السلام کی خلقت جمع ہوئی تھی۔ (یعنی آدم کے اعضاء جمع ہوئے تھے)۔
- التاریخ للخطیب عن سلمان رضی اللہ عنہ
- ۲۱۰۴۰ ... جمعہ کی فضیلت رمضان میں ایسی ہے جیسی رمضان کی فضیلت دوسرے تمام مہینوں پر۔
- مسند الفردوس للدیلمی عن جابر رضی اللہ عنہ
- ۲۱۰۴۱ ... اللہ کے ہاں کوئی دن اور کوئی رات لیلۃ الغراء (جمعہ کی رات) اور ایوم الاذہر (جمعہ کے دن) سے افضل نہیں ہے۔
- ابن عساکر عن ابی بکر رضی اللہ عنہ
- ۲۱۰۴۲ ... اور نمازوں میں سے جمعہ کے دن فجر کی نماز باجماعت سے کوئی نماز افضل نہیں ہے۔ اور جو اس نماز میں حاضر ہو میں اس کے لیے مغفرت ہی کی امید رکھتا ہوں۔ الحکیم، الکبیر للطبرانی عن ابی عبیدۃ
- ۲۱۰۴۳ ... جب ہم میں سے ستر آدمی جمعہ کی طرف چل پڑیں گے تو وہ لوگ موسیٰ علیہ السلام کے ستر رفقاء جیسے یا ان سے بھی افضل ہوں گے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ اپنے رب کے پاس گئے تھے۔ الاوسط للطبرانی عن انس رضی اللہ عنہ
- ۲۱۰۴۴ ... جمعہ کی رات اور جمعہ کے دن میں چوبیس گھنٹیاں ہیں۔ اور اللہ پاک ہر گھنٹہ میں چھ لاکھ افراد جہنم سے آزاد فرماتے ہیں جنہوں نے اپنے اوپر جہنم واجب کر لی ہوتی ہے۔ الخلیلی عن انس رضی اللہ عنہ

۲۱۰۴۵۔۔۔ کوئی مسلمان جو جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات میں مرتا ہے اللہ پاک اس کو قبر کے فتنہ سے بچالیتا ہے۔

مسند احمد، الترمذی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

جمعہ کے روز مسلمانوں کی مغفرت

۲۱۰۴۶۔۔۔ اللہ پاک جمعہ کے دن کسی کو مغفرت کیے بغیر نہیں چھوڑتے۔ الخطیب فی تاریخ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۰۴۷۔۔۔ لوگ قیامت کے دن اللہ کے نزدیک اپنے جمعوں میں جانے کے بقدر قریب ہوں گے۔ جو سب سے پہلے جانے والا ہوگا وہ سب

سے زیادہ قریب ہوگا، پھر دوسرا، پھر تیسرا، پھر چوتھا (الی آخرہ)۔ ابن ماجہ عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۱۰۴۸۔۔۔ جمعہ سے جمعہ درمیانی گناہوں کے لیے کفارہ ہے، جب تک کبائر کا ارتکاب نہ کیا جائے۔ ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۰۴۹۔۔۔ جب جمعہ درست ہو تو تمام ایام درست رہتے ہیں اور جب رمضان درست ہو تو پورا سال درست رہتا ہے۔

الدارقطنی فی الافراد عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۱۰۵۰۔۔۔ بہترین دن جس پر سورج طلوع ہو جمعہ کا دن ہے، اسی دن آدم کی تخلیق ہوئی، اسی دن ان کو جنت میں داخل کیا گیا، اسی دن ان کو جنت

سے نکالا گیا اور قیامت جمعہ ہی کے دن قائم ہوگی۔ مسند احمد، مسلم، الترمذی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۰۵۱۔۔۔ بہترین دن جس میں سورج طلوع ہو جمعہ کا دن ہے، اسی میں آدم علیہ السلام پیدا ہوئے اسی دن زمین پر اتارے گئے، اسی دن

ان کی توبہ قبول ہوئی، اسی دن ان کی روح قبض ہوئی، اسی دن قیامت قائم ہوگی، روئے زمین پر کوئی ایسا جانور نہیں جو جمعہ کے دن قیامت

کے وقت نہ چیختا ہو، جو اے ابن آدم کے۔ اور اس دن ایک ایسی گھڑی ہے کہ کوئی بندہ مؤمن اس گھڑی میں نماز میں اللہ سے سوال نہیں کرتا

نکرا اللہ پاک اس کو عطا کرتے ہیں۔

در طحا امام مالک، مسند احمد، ابن ماجہ، الترمذی، ابو داؤد، النسائی، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۰۵۲۔۔۔ اللہ پاک نے ہم سے پہلے لوگوں کو جمعہ کے دن سے گمراہ کر دیا تھا۔ پس یہود کے لیے ہفتہ کا دن تھا، نصاریٰ کے لیے اتوار کا دن اور ہم

کو اللہ نے جمعہ کے دن کی ہدایت بخش۔ پس ترتیب یوں ہوئی جمعہ، ہفتہ، اتوار۔ یوں یہ دونوں فریق ہمارے قیامت کے دن بھی ہمارے تابع

ہوں گے اگرچہ ہم دنیا میں آخر میں آنے والے ہیں اور قیامت میں تمام مخلوق سے پہلے ہمارا فیصلہ ہوگا۔

مسلم، النسائی، ابن ماجہ عن حذیفہ و ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۰۵۳۔۔۔ اللہ پاک جمعہ کے دن مسلمانوں میں سے کسی کو بھی مغفرت کے بغیر نہیں چھوڑتے۔ الاوسط للطبرانی عن انس رضی اللہ عنہ

۲۱۰۵۴۔۔۔ ملائکہ جمعہ کے دن مسجدوں کے دروازوں پر کھڑے ہوتے ہیں ان کے پاس رجسٹر ہوتے ہیں۔ وہ لوگوں میں سب سے پہلے آنے

والے کا نام لکھتے ہیں، پھر دوسرے، پھر تیسرے اور اسی طرح لکھتے رہتے ہیں۔ حتیٰ کہ امام خطبہ کے لیے نکلتا ہے تو رجسٹر بند کر دیتے ہیں۔

مسند احمد، مسند ابی یعلیٰ، الکبیر للطبرانی، الضیاء للمقدسی فی المختارۃ عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۰۵۵۔۔۔ اللہ پاک نے اس دن کو مسلمانوں کے لیے عید کا دن بنایا ہے، پس جو شخص جمعہ کو آئے تو غسل کرے اور اگر اس کے پاس خوشبو ہو تو

لگا لے اور تم پر سواک لازم ہے۔ مؤطا امام مالک، الشافعی عن عبید بن اسحاق مرسلًا، ابن ماجہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۱۰۵۶۔۔۔ جمعہ کے روز ملائکہ کو مسجدوں کے دروازوں پر تعینات کیا جاتا ہے۔ جو آنے والوں کو اول فالاول کی ترتیب سے لکھتے جاتے ہیں۔

جب امام منبر پر چڑھ جاتا ہے تو سچے پیٹے بیٹے ہیں۔ الکبیر للطبرانی عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۰۵۷۔۔۔ جمعہ کے دن نیکیوں کی کنز بڑھ جاتی ہیں۔ الاوسط للطبرانی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۰۵۸۔۔۔ مسجدوں کے دروازوں میں سے ہر دروازے پر دو فرشتے مقرر ہوتے ہیں۔ جو اول فالاول آنے والوں کا نام لکھتے ہیں پہلے آنے والا

ثواب میں اونٹ کی قربانی دینے والے کے مثل ہوتا ہے، پھر گائے کی قربانی دینے والے کے مثل ہوتا ہے۔ پھر بکری کی قربانی دینے والے کے مثل ہوتا ہے۔ پھر پرندے کی قربانی دینے والے کے مثل، پھر اٹھنے کی قربانی دینے والے کے مثل (اسی طرح آنے والوں کا ثواب لکھا جاتا ہے) حتیٰ کہ جب امام خطبہ کے لیے منبر پر چڑھ جاتا ہے تو اعمال نامے لپیٹ دیئے جاتے ہیں۔ ابن حبان عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ ۲۱۰۵۹۔ کوئی بندہ ایسا نہیں جو جمعہ کے دن حکم کے مطابق طہارت حاصل کرے پھر اپنے گھر سے نکلے حتیٰ کہ حاضر ہو اور خاموش رہے حتیٰ کہ اپنی نماز پوری کر لے تو اس کی یہ نماز پچھلے جمعہ تک کے گناہوں کے لیے کفارہ ہو جائے گی۔ انسائی عن سلمان رضی اللہ عنہ ۲۱۰۶۰۔ جس نے جمعہ کے دن وضو کیا اور اچھی طرح وضو کرے۔ پھر جمعہ کی نماز کو آئے۔ اور خاموش رہ کر خطبہ سنے تو اس کے اس جمعہ سے پچھلے جمعہ تک کے تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے بلکہ مزید تین ایام تک کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ اور جس نے کنکریوں کو چھوا اس نے لغو کام کیا۔ مسند احمد، ابو داؤد، الترمذی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۰۶۱۔ جمعہ کا دن دنوں کا سردار اور اللہ کے ہاں سب دنوں سے زیادہ عظمت والا ہے۔ اور یہ دن اللہ کے ہاں عید الاضحیٰ اور عید الفطر کے دنوں سے زیادہ عظیم ہے۔ اس میں پانچ خصوصیات ہیں، اسی میں اللہ پاک نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا، اسی دن اللہ پاک نے آدم علیہ السلام کو زمین پر اتارا، اسی دن اللہ پاک نے آدم علیہ السلام کو وفات دی، اس دن میں ایک گھڑی ایسی ہے کہ کوئی بندہ اللہ پاک سے کسی چیز کا سوال نہیں کرتا مگر اللہ پاک اس کو وہ شے عطا کر دیتے ہیں جب تک کہ وہ کسی حرام شے کا سوال نہ کرے۔ اسی دن قیامت قائم ہوگی۔ کوئی مقرب فرشتہ یا آسمان یا زمین یا ہوا یا پہاڑ یا سمندر ایسا نہیں ہے جو جمعہ کے دن قیامت قائم ہونے سے نہ ڈرتا ہو۔ مسند احمد، ابن ماجہ عن ابی لبابہ بن عبد المنذر ۲۱۰۶۲۔ مجھ پر ایام پیش کیے گئے، جن میں جمعہ کا دن بھی تھا۔ وہ (دوسرے دنوں میں) سفید آئینے کی طرح روشن تھا۔ لیکن اس کے پیچوں بیچ ایک سیاہ نکتہ تھا۔ میں نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ کہا گیا: یہ قیامت ہے۔ الاوسط للطبرانی عن انس رضی اللہ عنہ

الاکمال

۲۱۰۶۳۔ میرے پاس حضرت جبرئیل تشریف لائے اور ان کے ہاتھ میں سفید آئینہ تھا جس میں سیاہ نکتہ تھا۔ میں نے پوچھا: اے جبرئیل! یہ کیا ہے؟ فرمایا: یہ جمعہ ہے۔ میں نے پوچھا: تمہارے لیے اس میں خیر ہے۔ میں نے پوچھا: اور ہمارے لیے اس میں کیا ہے؟ فرمایا: یہ دن آپ کے لیے اور آپ کی امت کے لیے عید کا دن ہے۔ یہود و نصاریٰ (اس میں آپ کے تابع ہوں گے میں نے پوچھا: اور ہمارے لیے اس میں کیا ہے؟ فرمایا: اس دن میں تمہارے لیے ایک ایسی گھڑی بھی ہے جس میں کوئی مسلمان بندہ دنیا و آخرت کی کسی شے کا اللہ سے سوال نہیں کرتا جو اس کے لیے لکھ دی گئی ہے مگر اللہ پاک اس کو وہ شے ضرور عطا کرتے ہیں۔ اور اگر وہ شے اس کی قسمت میں نہیں ہے تو اس کے لیے اس سے بہتر چیز کو ذخیرہ کر دیا جاتا ہے۔ یا وہ کسی شے سے پناہ مانگتا ہے جو اس پر لکھا جا چکا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے بڑی مصیبت کو پناہ مانگنے والے سے پھیر دیتے ہیں۔ تو حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: پھر میں نے پوچھا: (اس آئینے میں) یہ نکتہ کیا ہے؟ جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا: یہ قیامت ہے جو جمعہ کے دن ہی قائم ہوگی۔ یہ دن ہمارے نزدیک تمام دنوں کا سردار ہے۔ اور قیامت کے دن (سے) ہم اس دن کو یوم المیزید کہا کریں گے۔ میں نے پوچھا: یہ کیوں؟ فرمایا: اللہ پاک نے جنت میں سفید مشک کی ایک واہی بنائی ہے جب جمعہ کا دن ہوتا ہے تو اللہ تبارک و تعالیٰ علیین سے اپنی کرسی پر جلوہ افروز ہوتے ہیں۔ پھر کرسی کے اطراف میں نور کے منبر بچھ جاتے ہیں اور انبیاء آکر ان پر جلوہ افروز ہوتے ہیں۔ پھر ان نور کے منبروں کے اطراف میں سونے کی کرسیاں بچھ جاتی ہیں اور صدیقین اور شہداء آکر ان پر جلوہ افروز ہوتے ہیں۔ پھر دوسرے جنتی آکر آس پاس ٹیلوں پر بیٹھ جاتے ہیں پھر پروردگار تبارک و تعالیٰ تجلی فرمالتے ہیں اور ارشاد فرماتے ہیں: مجھ سے سوال کرو، میں تم کو عطا کروں گا۔ سب لوگ آپ سے رضا کا سوال کرتے ہیں۔ پروردگار فرماتے ہیں: میری رضا نے تو تم کو میرے گھر (جنت) میں اتارا ہے اور میری کرامت و عزت تم کو حاصل ہوتی ہے۔ پس مجھ سے اور سوال کرو۔ میں عطا کروں گا۔ جنتی پھر آپ سے رضا کا سوال کریں گے۔ تب پروردگار ان کو گواہ بنا نہیں

گے کہ گواہ رہو میں تم سے راضی ہو گیا ہوں۔ پھر اللہ پاک ان کے لیے وہ نعمتیں ظاہر فرمائیں گے جن کو کسی آنکھ نے دیکھا ہوگا، نہ کسی کان نے سنا ہوگا اور نہ کسی بشر کے دل پر ان کا خیال گذرا ہوگا اور یہ سارا کام تمہارے جمعہ کی نماز (میں جانے اور اس) سے آنے کے بقدر وقت میں ہو جائے گا۔ پھر پروردگار عزوجل کی تجلی اٹھ جائے گی اور انبیاء، صدیقین اور شہداء بھی اٹھ جائیں گے اور دوسرے جنتی اپنے بالا خانوں میں لوٹ جائیں گے جو سفید موتی کے ہوں گے جن میں کوئی جوڑ ہوگا اور نہ توڑ۔ وہ بالا خانے سرخ موتی کے ہوں گے یا سبز زبرجد کے ہوں گے۔ ان میں ان کے بالا خانے اور ان بالا خانوں کے دروازے ہوں گے۔ ان میں نہریں بھی ہوں گی، نیچے جھکے پھلوں والے درخت ہوں گے، وہ (ان تمام نعمتوں کے حصول کے بعد) جمعہ کے دن سے زیادہ کسی چیز کے محتاج نہ ہوں گے تاکہ جمعہ کے دن میں وہ اپنے رب کا دیدار کریں اور پروردگار سے مزید عزت و کرامت حاصل کریں۔ ابن ابی شیبہ عن انس رضی اللہ عنہ

۲۱۰۶۲..... جب جمعہ کا دن ہوتا ہے تو پرندہ پرندے کو وحشی جانور وحشی جانور کو اور درندہ بھی درندے کو آواز دیتا ہے: سلام علیکم یہ جمعہ کا دن ہے۔

الدیلمی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۰۶۵..... اللہ کے نزدیک تمام دنوں میں افضل دن جمعہ کا ہے اور یہ شاید ہے (جس کی سورہ بروج میں قسم کھائی گئی) مشہور عرفہ کا دن ہے اور موعود قیامت کا دن ہے، (جن کی قسمیں سورہ بروج میں کھائی گئی ہیں)۔ شعب الایمان للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۰۶۶..... جمعہ کی رات روشن رات ہے اور جمعہ کا دن روشن دن ہے۔ ابن السنی فی عمل یوم ولیلۃ عن انس رضی اللہ عنہ

۲۱۰۶۷..... اللہ کے ہاں سید الایام یوم الجمعہ ہے۔ اسی دن تمہارے باوا آدم پیدا ہوئے، اسی دن تمہارے باوا آدم جنت میں داخل ہوئے، اسی دن جنت سے نکلے اور اسی دن قیامت قائم ہوگی۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۱۰۶۸..... میری امت کے فقراء کا حج جمعہ ہے۔ عبدالقادر بن عبدالقادر الجرجانی فی جزئہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۱۰۶۹..... تمام دنوں کا سردار جمعہ کا دن ہے۔ ابن ابی شیبہ عن سعید بن المسیب مرسلًا

۲۱۰۷۰..... سید الایام یوم الجمعہ ہے، اللہ پاک کے ہاں سب سے زیادہ عظیم دن ہے، حتیٰ کہ یوم الفطر اور یوم الاضحیٰ سے بھی زیادہ عظیم دن ہے۔ اس دن میں پانچ خاص باتیں ہیں: اللہ پاک نے آدم علیہ السلام کو جمعہ کے دن پیدا کیا، جمعہ کے دن ان کو زمین پر بھیجا، جمعہ کے دن میں آدم علیہ السلام کی وفات ہوئی، اس دن میں ایک ایسی گھڑی ہے کہ کوئی بندہ اس گھڑی میں اللہ سے کوئی بھی سوال کرتا ہے تو اللہ پاک اس کو وہ عطا کرتے ہیں بشرطیکہ وہ حرام کا سوال نہ کرے۔ اسی دن قیامت کا وقوع ہوگا۔ کوئی مقرب فرشتہ، آسمان، زمین، ہوا میں، پہاڑ اور سمندر ایسی کوئی چیز نہیں جو جمعہ کے دن سے نہ ڈرتی ہو (کہ کہیں اس دن میں قیامت واقع نہ ہو جائے)۔

۲۱۰۷۱..... سید الایام یوم الجمعہ ہے۔ اسی دن اللہ نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا، اسی دن ان کو جنت میں داخل کیا گیا، اسی دن ان کو جنت سے نکالا گیا اور قیامت بھی جمعہ ہی کے دن قائم ہوگی۔ مستدرک الحاکم، شعب الایمان للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲..... جمعہ کا نام جمعہ کیوں پڑا؟ اس لیے کہ تیرے باپ آدم کی مٹی اسی دن میں جمع کی گئی، اسی دن صور پھونکا جائے گا اور اسی دن لوگوں کو قیامت میں جمع کیا جائے گا۔ اور اسی دن پکڑ ہوگی (اور زمین میں بھونچال آئے گا) اور جمعہ کے دن کی آخری تین گھڑیوں میں ایک ایسی گھڑی ہے جس میں کوئی بندہ اللہ سے جو سوال کرتا ہے قبول ہوتی ہے۔ مسند احمد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۰۷۳..... جمعہ کے دن نیکیاں اجر میں کئی گنا بڑھ جاتی ہیں۔ الاوسط للطبرانی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۰۷۴..... ٹھہر جا! اللہ پاک بدکلامی اور بخش کاموں کو ناپسند کرتا ہے۔ انہوں نے ایسی بات کہی تھی، ہم نے بھی ان کو جواب دیا تو اس سے ہمارا انتہان نہیں ہے؟ جب کہ ان کو قیامت تک یہ برائی لازم ہے۔ وہ (یہود)، ہم پر اتنا حسد کسی اور چیز میں نہیں کرتے سوائے ایک جمعہ کے جس کی اللہ نے ہم کو ہدایت بخشی اور ان کو اس سے گمراہ کیا اور اس قبلہ پر جس کی اللہ نے ہم کو ہدایت دی اور وہ اس سے گمراہ ہو گئے اور وہ ہماری آئین پر بھی حسد کرتے ہیں جو ہم امام کے پیچھے کہتے ہیں۔ مسند احمد عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۱۰۷۵..... سات دنوں میں سے اللہ نے ایک دن تمام دنوں کے مقابلے میں پسند کیا ہے: جمعہ کا دن۔ اس دن اللہ پاک نے آسمانوں اور زمین کو

پیدا کیا، اس دن اللہ پاک نے مخلوق کی تخلیق کا فیصلہ کیا۔ اس دن اللہ پاک نے جنت اور جہنم کو پیدا کیا۔ اس دن اللہ پاک نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا۔ اس دن اللہ نے ان کو جنت سے اتارا۔ اس دن اللہ پاک نے آدم علیہ السلام کی توبہ قبول فرمائی۔ اسی دن قیامت قائم ہوگی۔ کوئی چیز اللہ کی مخلوق میں سے ایسی نہیں جو اس دن میں صبح کو نہ جیتی ہو اس ڈر سے کہ کہیں قیامت قائم ہوگئی ہو سوائے جن وانس کے۔

ابوالشیخ فی العظمة عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

۲۱۰۷۶۔۔۔ جمعہ کے دن میں پانچ خصلتیں یا خصوصیات ہیں۔ اسی دن آدم علیہ السلام پیدا ہوئے، اسی دن آدم علیہ السلام زمین پر اترے، اس دن میں ایک ایسی گھڑی ہے کوئی بندہ اللہ سے کسی چیز کا سوال نہیں کرتا مگر اللہ پاک اس کو عطا کرتے ہیں جب تک وہ گناہ یا قطع رحمی کا سوال نہ کرے، اسی دن قیامت قائم ہوگی اور کوئی مقرب فرشتہ، آسمان، زمین، ہوا، پہاڑ اور سمندر ایسا نہیں ہے جو جمعہ کے دن قیامت قائم ہونے سے نہ ڈرتا ہو۔ شعب الایمان للبیہقی عن سعد بن عبادہ

۲۱۰۷۷۔۔۔ سورج جمعہ کے دن سے زیادہ افضل کسی دن پر طلوع ہوتا ہے اور نہ غروب۔ اور کوئی جانور ایسا نہیں ہے جو جمعہ کے دن سے نہ گھبراتا ہو سوائے جن وانس کے۔ ابن حبان عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

۲۱۰۷۸۔۔۔ اللہ کے ہاں کوئی دن اور نہ کوئی رات جمعہ کے دن اور جمعہ کی رات کے برابر نہیں ہے۔ ابن عساکر عن ابی بکر رضی اللہ عنہ

۲۱۰۷۹۔۔۔ میری امت کی عیدوں میں سے کوئی عید جمعہ کے دن سے افضل نہیں ہے۔ اور جمعہ کے دن کی دو رکعت جمعہ کے علاوہ دنوں میں ہزار رکعت پڑھنے سے افضل ہے۔ اور جمعہ کے دن ایک تسبیح کرنا اور دنوں میں ہزار تسبیحات سے افضل ہے۔ الدیلمی عن انس رضی اللہ عنہ

۲۱۰۸۰۔۔۔ جمعہ کا دن اور جمعہ کی رات میں چوبیس گھڑیاں ہیں اور کوئی گھڑی ایسی نہیں ہے جس میں اللہ کی طرف سے ایسے چھ سو افراد جہنم سے آزاد نہ کیے جاتے ہوں جنہوں نے اپنے اوپر جہنم واجب کر لی ہوتی ہے۔ مسند ابی یعلیٰ عن انس رضی اللہ عنہ

۲۱۰۸۱۔۔۔ جمعہ کی رات (اور دن) میں چوبیس گھڑیاں ہیں اور کوئی گھڑی ایسی نہیں ہے جس میں اللہ کی طرف سے چھ لاکھ افراد جہنم سے آزاد نہ کیے جاتے ہوں جن کے اوپر جہنم واجب ہو چکی ہو۔ الخلیلی والرافعی عن انس رضی اللہ عنہ

۲۱۰۸۲۔۔۔ کوئی جمعہ کا دن ایسا نہیں ہے جس میں چھ لاکھ سے چھ لاکھ بیس ہزار تک ایسے افراد جو مستوجب نار ہیں اللہ کی طرف سے آزاد نہ کیے جاتے ہوں۔ الدیلمی عن انس رضی اللہ عنہ

۲۱۰۸۳۔۔۔ جو جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات میں اس دنیا سے کوچ کر گیا عذاب قبر سے محفوظ رہے گا اور اس کے عمل (کا ثواب) جاری رہے گا۔

الشیرازی فی الالقاب عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

جمعہ کی موت سے عذاب قبر سے نجات

۲۱۰۸۴۔۔۔ جو جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات میں مرا عذاب قبر سے مامون ہو گیا۔ اور وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس پر شہداء کی مہر لگی ہوگی۔ حلیۃ الاولیاء عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۱۰۸۵۔۔۔ کیا میں تم کو اہل جنت کی خبر نہ دوں؟ وہ لوگ جن کو شدید گرمی، شدید سردی اور کوئی سخت حاجت بھی جمعہ سے باز نہ رکھ سکے۔

الدیلمی عن انس رضی اللہ عنہ

۲۱۰۸۶۔۔۔ جس نے جمعہ کی نماز ادا کی اس کے لیے مقبول حج کا ثواب لکھ دیا گیا۔ اگر اس نے عصر کی نماز پڑھی تو اس کے لیے عمرہ کا ثواب ہے اگر عصر کے بعد وہیں بیٹھے ہوں وہ شام کر دے اور اللہ سے جو سوال بھی کرے گا اللہ پاک اس کو عطا کرے گا۔ الدیلمی عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۲۱۰۸۷۔۔۔ مسلمان جمعہ کے دن (حاجی کی طرح) محرم ہوتا ہے۔ اگر وہ جمعہ پڑھ لیتا ہے تو حلال ہو جاتا ہے، اگر وہ جمعہ کے بعد عصر تک بیٹھا رہے تو وہ اس شخص کی طرح ہے جس نے گویا حج و عمرہ ادا کر لیا۔

ابو اسحاق ابراہیم بن احمد بن سافلہ فی معجمہ وابن النجار عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۱۰۸۸ جمعہ اپنے اور پہلے جمعہ کے مابین اور مزید تین ایام کے گناہوں کے لیے کفارہ ہے۔ اور یہ اس لیے کہ فرمان خداوندی ہے:

من جاء بالحسنة فله عشر امثالها. الانعام ۱۶۰

جو شخص ایک نیکی لے کر آیا اس کے لیے دس نیکیاں ہیں۔ نمازیں درمیانی اوقات کے لیے کفارہ ہیں، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

ان الحسنات يذهبن السيئات. هود ۱۱۴۰

نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں۔ الکبیر للطبرانی عن ابی مالک شعری

۲۱۰۸۹ جمعہ سے جمعہ اور پانچ نمازیں درمیانی اوقات اور دنوں کے لیے کفارہ ہیں اس شخص کے لیے جو کبائر سے اجتناب برتے۔

محمد بن نصر عن ابی بکر

۲۱۰۹۰ جمعہ سے جمعہ اور پانچ نمازیں درمیانی اوقات کے لیے کفارہ ہیں جب تک وہ بڑے گناہوں سے اجتناب کرتا رہے۔ جمعہ کو غسل کرنا

کفارہ ہے، جمعہ کے نیچے چلنے میں ہر قدم بیس سال کے عمل کے برابر ہے، پس جب وہ جمعہ کی نماز سے فارغ ہوتا ہے تو دو سو سال کے عمل کے

برابر ثواب پالیتا ہے۔ شعب الایمان للبیہقی عن ابی بکر رضی اللہ عنہ

فصل ثانی جمعہ کے وجوب اور اس کے احکام میں

۲۱۰۹۱ اللہ پاک نے تم پر جمعہ لکھا ہے اس جگہ میں، اس گھڑی میں، اس مہینے میں، اس سال میں، قیامت تک۔ جس نے اس کو امام عادل یا

امام ظالم کے ساتھ بغیر کسی عذر کے چھوڑ دیا تو اس کا کام جمع ہوگا اور نہ اس کے کسی کام میں برکت ہوگی۔ خبردار! ایسے شخص کی کوئی نماز نہیں،

خبردار! ایسے شخص کا کوئی حج نہیں، خبردار! ایسے شخص کا کوئی صدقہ نہیں۔

الایوسط للطبرانی عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۲۱۰۹۲ اے لوگو! اپنے رب سے توبہ کر لو قبل اس سے کہ موت (کی نیند) میں چلے جاؤ۔ آج نیک اعمال میں مشغول ہو جاؤ قبل اس سے کہ کسی

مشغولیت میں پھنس جاؤ، اور اس شخص کے ساتھ صلح رحمی برتو جو تمہارے اور تمہارے پروردگار کے درمیان واسطہ ہے، پروردگار کا کثرت کے ساتھ

ذکر اور سزا و عذاب کثرت کے ساتھ صدقہ کرو۔ تم کو اجر ملے گا، تمہارے عمل کی قدر ہوگی، تمہارے رزق میں برکت ہوگی، تمہاری نصرت و مدد ہوگی

اور تمہاری کمزوری کا مداوا ہوگا۔ جان لو! اللہ نے تم پر اس جگہ میں، اس دن میں، اس مہینے میں، اس سال میں قیامت تک کے لیے جمعہ کو فرض کیا

ہے۔ جو جمعہ میں آسکتا ہو وہ میری زندگی میں اس کا انکار کر دے یا اس کو بے وقعت جانے اور اس کو ترک کر دے حالانکہ اس کا کوئی امام عادل یا

امام ظالم ہو تو اس کا کام جمع ہوگا اور نہ اس کے کسی کام میں کوئی برکت ہوگی۔ خبردار! اس کی کوئی نماز نہیں، خبردار! اس کا کوئی وضو نہیں، خبردار! اس کا

کوئی حج نہیں، خبردار! اس کی کوئی نیکی نہیں جب تک کہ وہ توبہ نہ کرے۔ ہاں جس نے توبہ کی اللہ اس کی توبہ قبول کرے گا۔ آگاہ رہو! کوئی عورت

کسی مرد کو امانت نہ دے، کوئی دیہاتی کسی ہجرت کرنے والے کو امانت نہ دے، کوئی فاسق کسی مؤمن کو امانت نہ دے مگر یہ کہ سلطان اس پر زور

زبردستی کرے اور وہ اس کے ظلم و ستم سے ڈرتا ہو۔ ابن ماجہ، السنن للبیہقی عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۱۰۹۳ جمعہ ہر مسلمان پر جماعت کے ساتھ واجب حق ہے، سوائے چار لوگوں کے، مملوک، غلام، عورت، بچے اور مریض کے۔

ابوداؤد، مستدرک الحاکم عن طارق بن شہاب

۲۱۰۹۴ جمعہ اس شخص پر ہے جس وراثت اپنے گھر میں بسر کرنا نصیب ہو۔ الترمذی عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۱۰۹۵ جمعہ واجب ہے مگر عورت، بچے، مریض، غلام اور مسافر پر نہیں۔ الکبیر للطبرانی عن تمیم الداری

فائدہ: لیکن اگر ان میں کوئی بھی فرد جمعہ ادا کرے تو اس سے ظہر کی نماز ساقط ہو جائے گی۔

۲۱۰۹۶ پانچ افراد ہیں جن پر جمعہ واجب نہیں: عورت، مسافر، غلام، بچہ اور اہل دیہات۔ الاوسط للطبرانی عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... اہل دیہات پر جمعہ نہیں ہے۔ لیکن اگر دیہات قصبہ کی شکل میں ہو اور وہاں کی مسجد میں پنج وقتہ نماز قائم ہو، نیز ان کی مسجد اہل دیہات کو جمع کر سکتی ہو یعنی جامع مسجد ہو اور اہل دیہات کو اپنی روزمرہ کی ضروریات زندگی کے لیے کسی اور جگہ نہ جانا پڑتا ہو تو ان پر بھی جمعہ واجب ہے۔ مزید تفصیل کتب فقہیہ میں ملاحظہ کریں۔

۲۱۰۹۷۔۔۔ جمعہ پچاس افراد پر واجب ہے اور پچاس سے کم پر واجب نہیں۔ الکبیر للطبرانی عن ابی امامہ رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... یعنی جس دیہات کے باسیوں کی تعداد پچاس یا اس سے اوپر ہوں ان پر جمعہ واجب ہے کیونکہ وہ دیہات گاؤں نہیں بلکہ قریہ (بڑی بستی) ہے۔ اس سے یہ مراد ہرگز نہیں ہے کہ اگر مسجد میں پچاس سے کم افراد حاضر ہوں تو ان پر جمعہ نہیں ہے۔

۲۱۰۹۸۔۔۔ جب ہم میں سے ستر افراد جمعہ کی طرف نکلیں گے تو وہ موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ جانے والے ستر افراد کے مانند ہوں گے جو اپنے پروردگار کے پاس بصورت وفد گئے تھے، یا ان سے بھی افضل ہوں گے۔ الاوسط للطبرانی عن انس رضی اللہ عنہ

۲۱۰۹۹۔۔۔ جمعہ ہر بستی پر واجب ہے۔ خواہ اس بستی میں چار سے زائد فرد نہ ہوں۔

الدارقطنی فی السنن، السنن للبیہقی عن ام عبد اللہ الدوسیہ

۲۱۱۰۰۔۔۔ جمعہ ہر اس شخص پر واجب ہے جو (جمعہ کی) اذان سن لے۔ ابو داؤد عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۱۱۰۱۔۔۔ جب جمعہ کے روز منادی اذان دے دے تو ہر کام حرام ہو جاتا ہے۔ مسند الفردوس للذہبی عن انس رضی اللہ عنہ

۲۱۱۰۲۔۔۔ جمعہ ہر مسلمان پر واجب ہے سوائے عورت، بچے اور غلام کے۔ الشافعی، السنن للبیہقی عن رجل من بنی وائل

۲۱۱۰۳۔۔۔ جمعہ کو جانا ہر بالغ پر واجب ہے۔ النسائی عن حفصہ رضی اللہ عنہا

۲۱۱۰۴۔۔۔ جمعہ کے دن ہر بالغ پر جمعہ کے لیے نکلنا واجب ہے اور اس روز غسل کرنا جنابت سے غسل کرنے کی طرح ضروری ہے۔

الکبیر للطبرانی عن حفصہ رضی اللہ عنہا

۲۱۱۰۵۔۔۔ پچاس افراد پر جمعہ واجب ہے اس سے کم پر واجب نہیں۔ الدارقطنی فی السنن عن ابی امامہ رضی اللہ عنہ

۲۱۱۰۶۔۔۔ عورتوں پر بھی وہ احکام فرض ہیں جو مردوں پر ہیں سوائے جمعہ، جنازوں اور جہاد کے۔ الجامع لعبدالرزاق عن الحسن مرسلًا

۲۱۱۰۷۔۔۔ ہر بالغ شخص پر جمعہ میں جانا واجب ہے۔ اور جمعہ کے لیے جانے والے ہر شخص پر غسل بھی ضروری ہے۔

ابو داؤد عن حفصہ رضی اللہ عنہا

۲۱۱۰۸۔۔۔ جس نے جمعہ کی ایک رکعت پالی تو وہ اس کے ساتھ (امام کے سلام کے بعد) دوسری ملا لے۔

ابن ماجہ، مستدرک الحاکم عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۱۱۰۹۔۔۔ جس نے جمعہ کی ایک رکعت پالی اس نے نماز پالی۔ النسائی، مستدرک الحاکم عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۱۱۱۰۔۔۔ جس نے نماز جمعہ یا کسی اور نماز کی ایک رکعت پالی تو اس کی نماز پوری ہوگئی۔ النسائی، ابن ماجہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... یعنی اس نے جماعت کا ثواب مکمل حاصل کر لیا لہذا اس رکعت کے بعد بقیہ نماز بھی پوری کر لے۔

۲۱۱۱۱۔۔۔ جب تم جمعہ پڑھ لو تو اس کے بعد چار رکعات مزید (نفل) ادا کر لو۔ ابو داؤد، ابن ماجہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۱۱۱۲۔۔۔ جو شخص تم میں سے جمعہ کے بعد نماز پڑھے وہ چار رکعات ادا کر لے۔ ابو داؤد، الترمذی عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۱۱۱۳۔۔۔ جو جمعہ کے لیے آئے اور امام خطبہ دے رہا ہو تو وہ مختصر نفل پڑھے۔ ابن عساکر عن ابن عمرو

۲۱۱۱۴۔۔۔ جمعہ نام اس وجہ سے پڑا کیونکہ اس دن آدم کی خلق جمع ہوئی تھی، (یعنی ان کے لیے مختلف مقامات سے مٹی جمع کی گئی اور اس سے ان کے

اعضاء بنائے اور جمع کیے گئے تھے)۔ الخطیب فی التاریخ عن سلمان رضی اللہ عنہ

الاکمال

۲۱۱۱۵ جمعہ واجب ہے مگر غلام یا بیمار پر نہیں۔ الکبیر للطبرانی، السنن للبیہقی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۱۱۱۶ جمعہ ہر اس بستی پر واجب ہے جہاں امام (حاکم) ہو خواہ اس بستی میں چار افراد نہ ہوں۔

الکامل لابن عدی، السنن للبیہقی عن ام عبد اللہ الدوسیة

۲۱۱۱۷ جمعہ ہر بالغ پر واجب ہے سوائے چار افراد کے: بچہ، غلام، عورت اور مریض۔

مصنف ابن ابی شیبہ، السنن للبیہقی عن مولی لآل الزبیر

۲۱۱۱۸ جمعہ واجب ہے ہر بستی پر خواہ وہاں صرف تین افراد ہوں اور چوتھا ان کا امام ہو۔ الدیلمی عن ام عبد اللہ الدوسیة

۲۱۱۱۹ جمعہ کو جانا ہر بالغ شخص پر واجب ہے اور ہر وہ شخص جو جمعہ کو جائے اس پر غسل کرنا لازم ہے۔

النسائی، السنن للبیہقی عن ابن عمر عن حفصة رضی اللہ عنہا

۲۱۱۲۰ جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو اس پر روز جمعہ جمعہ واجب ہے، سوائے مریض، مسافر، عورت، بچے یا غلام کے۔ اور جو شخص کسی لہو

ولعب یا تجارت میں مشغول ہو کہ اس سے بے نیاز ہو گیا تو خدا اس سے بے نیاز ہے اور اللہ پاک بے نیاز قابل تعریف ہے۔

الکامل لابن عدی، السنن للدارقطنی، السنن للبیہقی، مسند البزار عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۱۱۲۱ جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو اس پر جمعہ کے روز جمعہ پڑھنا واجب ہے، سوائے عورت یا بچے کے۔ اور جو شخص کسی لہو ولعب یا

تجارت وغیرہ میں مشغول ہو کر جمعہ سے غافل ہو گیا اللہ بھی اس سے بے نیاز ہے اور اللہ پاک غنی اور حمید ہے۔

الاولیٰ للطبرانی عن ابی ہریرة رضی اللہ

نماز جمعہ کا وجوب

۲۱۱۲۲ جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو اس پر جمعہ کے روز جمعہ واجب ہے۔ سوائے عورت یا بچے یا غلام یا مریض کے۔

ابن ابی شیبہ عن محمد بن کعب القرظی مرسلاً

۲۱۱۲۳ جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو اس پر جمعہ کے روز جمعہ واجب ہے، مگر یہ کہ کوئی عورت، بچہ، غلام، مریض یا مسافر ہو۔ اور جو

کسی لہو ولعب میں پڑ کر یا تجارت میں مشغول ہو کر اس سے بے نیاز ہو گیا تو اللہ پاک اس سے بے نیاز ہے۔ اور اللہ غنی و حمید ہے۔

الافراد للدارقطنی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۱۱۲۴ جمعہ اس شخص پر ہے جس کی رات اپنے گھر میں بسر ہو۔ (یعنی مسافر پر جمعہ نہیں)۔

الذیلمی عن عائشة رضی اللہ عنہا، لوین فی جزئہ عن انس رضی اللہ عنہ موقوفاً

۲۱۱۲۵ جب کسی ایک دن میں دو عیدیں جمع ہو جائیں تو پہلی عید ان کے لیے کافی ہے۔ ابو داؤد، مسند البزار عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

۲۱۱۲۶ تمہارے اس روز میں دو عیدیں جمع ہو گئی ہیں، پس جو شخص چاہے اس کو جمعہ سے پہلی عید کافی ہے، انشاء اللہ ہم جمعہ بھی قائم کرنے والے ہیں۔

الخطیب فی التاریخ عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

فائدہ: یعنی جو لوگ دور دراز دیہاتوں سے آ کر پہلی عید میں جمع ہو جائیں اور پھر واپس اپنے گاؤں دیہات میں چلے جائیں تو ان کے لیے

دو بارہ جمعہ کے لیے آنا ضروری نہیں ہے۔ لیکن جمعہ پھر بھی قائم ہوگا اور اہل شہر جمعہ ادا کریں گے۔

۲۱۱۲۷ اے لوگو! تم نے (نماز عید پڑھ کر) خیر اور اجر حاصل کر لیا۔ اب ہم جمعہ بھی ادا کریں گے۔ جو ہمارے ساتھ جمعہ ادا کرنا چاہے وہ جمعہ ادا

کرے اور جو واپس اپنے گھر لوٹنا چاہے تو لوٹ جائے۔

۲۱۱۲۸... الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ، ابن ماجہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ، ابن ماجہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ جو جمعہ کی ایک رکعت پالے وہ اس کے ساتھ دوسری رکعت بھی پڑھے۔

۲۱۱۲۹... ابن ماجہ، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ جس نے جمعہ کی ایک رکعت پالی وہ دوسری رکعت بھی اس کے ساتھ ملا لے، اور جو جماعت کو تشہد میں پالے وہ چار رکعت (یعنی ظہر کی نماز) ادا کرے۔ السنن للبیہقی، حلیۃ الاولیاء عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۱۳۰... تمہارے اس روز میں دو عیدیں جمع ہو گئی ہیں، جو (اہل دیہات کا فرد) چاہے اس کو پہلی عید جمعہ کے بدلے کافی ہے اور ہم انشاء اللہ جمعہ بھی قائم کریں گے۔ ابو داؤد، ابن ماجہ، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

ترک جمعہ پر وعیدات

۲۱۱۳۱... میں نے ارادہ کیا ہے کہ کسی شخص کو نماز پڑھانے کا حکم دوں پھر ان لوگوں کو جو نماز جمعہ سے پیچھے رہ جاتے ہیں ان کے گھروں سمیت جلا دوں۔ مسند احمد، مسلم عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۱۱۳۲... ممکن ہے تم میں سے کوئی شخص بکریوں کا ایک ریوڑ لے اور ایک دو میل دور چلا جائے پھر وہاں اس کو گھاس چارے کی مشکل ہو تو مزید دور نکل جائے پھر اس کو جمعہ کا دن آجائے لیکن وہ جمعہ میں حاضر نہ ہو اور پھر دوبارہ جمعہ آئے اور وہ حاضر نہ ہو پھر جمعہ آئے مگر وہ حاضر نہ ہو حتیٰ کہ اللہ پاک اس کے دل پر (گمراہی کی) مہر ثبت کر دیں۔ ابن ماجہ، مستدرک الحاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۱۳۳... جس نے سستی اور کاہلی سے تین جمعہ چھوڑ دیئے اللہ پاک اس کے دل پر مہر لگا دیں گے۔

۲۱۱۳۴... مسند احمد، ابو داؤد، الترمذی، ابن ماجہ، النسائی، مستدرک الحاکم عن ابی الجعد لوگ جمعوں کو چھوڑنے سے باز آجائیں ورنہ اللہ پاک ان کے دلوں پر مہر لگا دیں گے پھر وہ نافرین میں سے ہو جائیں گے۔

۲۱۱۳۵... مسند احمد، النسائی، ابن ماجہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ و ابن عمر رضی اللہ عنہ جس شخص نے بغیر کسی عذر کے تین جمعہ چھوڑ دیئے اس کو منافقین میں لکھ دیا جائے گا۔ الکبیر للطبرانی عن اسامۃ بن زید

۲۱۱۳۶... جس نے بغیر کسی ضرورت کے پے در پے تین جمعہ چھوڑ دیئے اللہ پاک اس کے دل پر مہر لگا دیں گے۔

۲۱۱۳۷... مسند احمد، مستدرک الحاکم عن ابی قتادہ، مسند احمد، النسائی، ابن ماجہ مستدرک الحاکم عن جابر رضی اللہ عنہ جس نے بغیر عذر کے جمعہ چھوڑ دیا وہ ایک دینار صدقہ کر دے اور اگر ایک دینار میسر نہ ہو تو نصف دینار صدقہ کر دے۔

۲۱۱۳۸... مسند احمد، ابو داؤد، النسائی، ابن ماجہ، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن سمرة رضی اللہ عنہ جس نے بغیر عذر کے جمعہ چھوڑ دیا وہ ایک درہم یا نصف درہم یا ایک صاع یا ایک مد صدقہ کر دے۔

۲۱۱۳۹... السنن للبیہقی عن سمرة رضی اللہ عنہ جس شخص نے بغیر عذر کے جمعہ چھوڑ دے وہ ایک درہم یا نصف درہم یا ایک یا آدھا صاع گندم صدقہ کر دے۔

ابو داؤد عن قدامة بن وبرة مرسلًا

الاکمال

۲۱۱۴۰... میں نے ارادہ کیا ہے کہ اپنے جانوروں کو لکڑیاں جمع کرنے کا حکم دوں پھر جا کر ان لوگوں کو ان کے گھروں سمیت جلا دوں جو جمعہ میں

ناظر نہیں ہوتے۔ السنن للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۱۴۱۔۔۔ لوگ جمعہ چھوڑنے سے باز آجائیں ورنہ اللہ پاک ان کے دلوں پر مہر کر دیں گے پھر وہ غافلین میں شمار ہوں گے۔

مسند احمد، الاوسط للطبرانی، السنن للبیہقی، ابن ماجہ، ابن حبان، عن ابن عباس وابن عمر رضی اللہ عنہما، ابن خزیمہ، ابن

عساکر عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ و ابی سعیدہ معاً، ابن عساکر عن ابن عمر و ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہما، مسلم

۲۱۱۴۲۔۔۔ وہ لوگ جو جمعہ کے دن اذان جمعہ سنیں وہ جمعہ میں نہ آنے سے باز آجائیں ورنہ اللہ پاک ان کے دلوں پر مہر لگا دیں گے۔

الکبیر للطبرانی، حلیۃ الاولیاء عن کعب بن مالک

۲۱۱۴۳۔۔۔ لوگ جمعوں کو چھوڑنے سے باز آجائیں ورنہ اللہ پاک ان کے دلوں پر مہر کر دیں گے پھر ان کو غافلین میں لکھ دیا جائے گا۔

ابن النجار عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

جمعہ ترک کرنے والا منافق ہے

۲۱۱۴۴۔۔۔ جس نے بغیر کسی ضرورت کے جمعہ ترک کر دیا اس کو ایسی کتاب میں منافق لکھ دیا جائے گا جو مٹائی جاسکتی ہے اور نہ اس میں

رد و بدل کیا جاسکتا ہے۔ الشافعی، المعرفة للبیہقی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۱۱۴۵۔۔۔ جس نے سستی سے بغیر کسی نذر کے تین جمعے ترک کر دیئے اللہ پاک اس کے دل پر مہر کر دیں گے۔

ابن ابی شیبہ، مسند احمد، ابو داؤد، الترمذی حسن، النسائی، ابن ماجہ، مسند ابی یعلیٰ، الکبیر للطبرانی، البغوی، الباوردی،

الحاکم فی الکنی، مستدرک الحاکم، ابونعیم فی المعرفة، السنن للبیہقی عن ابی الجعد الضمری

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ابوالجعد الضمری سے اس کے علاوہ کوئی اور روایت منقول نہیں ہے۔

۲۱۱۴۶۔۔۔ جس نے بغیر عذر کے تین جمعے چھوڑ دیئے اللہ پاک اس کے دل پر مہر ثبت کر دیں گے۔ ابن عساکر عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۱۴۷۔۔۔ جس شخص نے بغیر کسی بیماری، مرض اور عذر کے تین بار جمعہ چھوڑ دیا اللہ پاک اس کے دل پر (گمراہی کی) مہر ثبت کر دیں گے۔

المحاملی فی امالیہ والخطیب و ابن عساکر عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۱۱۴۸۔۔۔ جس نے بغیر عذر کے چار جمعے چھوڑ دیئے اس نے اسلام کو اپنی پشت کے پیچھے پھینک دیا۔

الشیرازی فی الالقباب عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۱۱۴۹۔۔۔ جس نے جمعہ کے دن اذان سنی اور نماز جمعہ کو نہ آیا پھر (دوسری) اذان سنی اور تب بھی نہ آیا تو اس کے دل پر مہر لگ جائے گی اور اس کا

دل منافق کا دل ہوگا۔ الکبیر للطبرانی، شعب الایمان للبیہقی عن ابن ابی اوفیٰ

۲۱۱۵۰۔۔۔ ممکن ہے کہ کوئی شخص دو یا تین میلوں پر جا کر بکریوں کا ریوڑ چرائے اور جمعہ آئے تو حاضر نہ ہو پھر دوبارہ جمعہ آئے اور وہ حاضر نہ ہو تو اللہ

پاک اس کے دل پر مہر لگا دے گا۔ الکامل لابن عدی، شعب الایمان للبیہقی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۱۱۵۱۔۔۔ ممکن ہے کسی شخص پر جمعہ آئے اور وہ مدینہ سے ایک میل کی مسافت پر ہو اور جمعہ میں حاضر نہ ہو پائے، ممکن ہے کسی شخص پر جمعہ آئے اور

وہ مدینہ سے دو میل کی مسافت پر ہو مگر جمعہ کو نہ آئے، ممکن ہے کوئی شخص مدینہ سے تین میل کی مسافت پر ہو اور جمعہ کو نہ آئے تو اللہ پاک ایسے

لوگوں کے دل پر مہر لگا دے گا۔ شعب الایمان للبیہقی عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۱۱۵۲۔۔۔ قریب ہے کہ کوئی شخص بکریوں کا ریوڑ لے کر دو تین میل دور چلا جائے اور جمعہ آئے تو حاضر نہ ہو، پھر جمعہ آئے اور حاضر نہ ہو، پھر جمعہ

آئے اور حاضر نہ ہو تو اللہ پاک اس کے دل پر مہر ثبت کر دیں گے۔ ابن ابی شیبہ عن محمد بن عباد بن جعفر مرسلأ

۲۱۱۵۳۔۔۔ کوئی شخص اپنے اونٹوں کو چراتا ہے اور جماعت میں بھی حاضر ہوتا ہے، پھر اس کے اونٹوں کا چارہ پانی مشکل ہو جاتا ہے تو وہ کہتا ہے:

اگر میں اس جگہ سے زیادہ گھاس والی زرخیز جگہ تلاش کروں تو میرے اونٹوں کے لیے بہتر ہوگا چنانچہ وہ دور جا کر جگہ بدل لیتا ہے۔ اور وہاں سے وہ جمعہ میں بھی نہیں آ پاتا۔ پھر (کچھ عرصہ میں) اس کے اونٹوں کے چارے پانی کا مسئلہ مشکل ہو جاتا ہے تو وہ پھر کہتا ہے: اگر میں اپنے اونٹوں کے لیے اس سے اچھی جگہ تلاش کر لوں تو بہتر ہوگا چنانچہ وہ مزید جگہ تبدیل کر لیتا ہے اور وہاں سے جمعہ میں شریک ہوتا ہے اور نہ کسی جماعت میں تب اللہ پاک اس کے دل پر مہر کر دیتا ہے۔ مسند احمد عن حارثة بن النعمان

۲۱۱۵۴۔ کوئی شخص اپنا بکریوں کا گلہ بستی کے کنارے لے جاتا ہے وہیں رہتا رہتا ہے اور نماز میں آ کر حاضر ہو جاتا ہے اور اپنے اہل و عیال کے پاس بھی آتا جاتا ہے، حتیٰ کہ جب وہ اپنے ارد گرد کے گھاس پھوس کو چروا لیتا ہے تو اس پر اس زمین میں رہنا مشکل ہو جاتا ہے، تب وہ کہتا ہے: اگر میں مزید اوپری جانب جہاں اس سے زیادہ گھاس ہے چلا جاؤں تو بہتر ہے چنانچہ وہ اپنی جگہ تبدیل کر لیتا ہے اور وہاں جا کر وہ نمازوں میں آنا چھوڑ دیتا ہے، صرف جمعوں میں حاضری دیتا ہے حتیٰ کہ جب اس کی بکریاں وہاں کی چراگاہ کو بھی کھا لیتی ہیں اور وہ زمین ان کے چارے پانی کے لیے مشکل ہو جاتی ہے تو وہ پھر کہتا ہے اگر میں مزید اوپری جانب چلا جاؤں جہاں اس سے زیادہ گھاس ہے تو اچھا ہوگا چنانچہ وہ اس جگہ کو چھوڑ کر مزید آگے چلا جاتا ہے، حتیٰ کہ وہاں وہ پانچ نمازوں میں سے کسی نماز میں حاضر ہوتا ہے اور نہ اس کو جمعہ کا علم رہتا ہے کہ جمعہ کیا ہے پھر اللہ پاک

اس کے دل پر مہر کر دیتے ہیں۔ الحسن بن سفیان، البغوی، ابن قانع، الکبیر للطبرانی، ابونعیم، السنن للبیہقی عن حارثة بن النعمان

۲۱۱۵۵۔ بندہ مسلسل جمعہ میں سستی کا شکار رہتا ہے حتیٰ کہ اللہ پاک اس پر غضب ناک ہو جاتے ہیں۔ الدیلمی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۱۵۶۔ جس نے بغیر عذر کے جمعہ ترک کیا قیامت سے قبل اس کے لیے کوئی شے کفارہ نہیں بن سکتی۔ الدیلمی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۱۵۷۔ جس سے نماز جمعہ فوت ہو جائے وہ نصف دینار صدقہ کر لے۔ الخطیب عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۱۱۵۸۔ جس سے جمعہ فوت ہو جائے وہ ایک دینار اور نہ ہونے کی صورت میں آدھا دینار صدقہ کر دے۔

مسند احمد، مسند ابی یعلیٰ، الکبیر للطبرانی، ابن حبان، السنن لسعید بن منصور عن سمرة بن جندب

تیسری فصل..... جمعہ کے آداب میں

۲۱۱۵۹۔ جمعہ میں حاضر ہوا کرو اور امام سے قریب رہا کرو کیونکہ کوئی بندہ مسلسل پیچھے رہنے کا عادی ہو جاتا ہے تو اللہ پاک اس کو جنت میں بھی

پیچھے کر دیتے ہیں خواہ وہ جنت میں داخل ہو جائے۔ (مسند احمد، ابوداؤد، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی عن سمرة رضی اللہ عنہ

۲۱۱۶۰۔ جمعہ میں حاضر ہوا کرو اور امام سے قریب ترین رہا کرو۔ بے شک آدمی جمعہ میں پیچھے رہتا ہے حتیٰ کہ وہ جنت سے پیچھے رہ جاتا ہے خواہ

وہ اہل جنت میں سے ہو۔ مسند احمد، السنن للبیہقی، الضیاء عن سمرة رضی اللہ عنہ

۲۱۱۶۱۔ جمعہ میں تین طرح کے اشخاص حاضر ہوتے ہیں: ایک وہ آدمی جو جمعہ میں حاضر ہو اور لغو کاموں میں مشغول ہو جائے، پس اس کو جمعہ کا

بہی فائدہ ہے۔ ایک وہ شخص جو جمعہ میں حاضر ہو اور خدا سے دعائیں کرے۔ پس اس شخص نے اللہ سے دعا کی ہے اللہ چاہے گا تو اس کو عطا

کرے گا اور اگر چاہے گا تو منع کر دے گا۔ اور ایک شخص وہ ہے جو جمعہ میں حاضر ہو خاموشی اور سکوت کو لازم رکھے اور کسی مسلمان کی گردن نہ

پھلانگے اور نہ کسی کو ایذا دے، پس یہ جمعہ اس کے لیے دوسرے جمعہ تک بلکہ مزید تین ایام تک کے گناہوں کے لیے کفارہ ہے اور یہ اس کے

لیے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

من جاء بالحسنة فله عشر امثالها. الانعام: ۱۶۰

جو شخص ایک نیکی لے کر آیا اس کے لیے دس مثل ہے۔ مسند احمد، ابن داؤد عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۱۱۶۲۔ جب کوئی جمعہ کے دن اونٹن لگے تو اپنے ساتھی کو اپنی جگہ بٹھا دے اور اس کی جگہ خود بیٹھ جائے۔

السنن للبیہقی، الضیاء عن سمرة رضی اللہ عنہ

۲۱۱۶۳..... جب تم میں سے کوئی شخص جمعہ کے دن حاضر ہو اور امام خطبہ دے رہا ہو تو وہ مختصر سی دو رکعت ادا کر لے۔

مسند احمد، السنن للبيهقي، ابن داؤد، النسائي، ابن ماجه عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۱۱۶۴..... جب تم میں سے کوئی جمعہ پڑھے تو اس کے بعد جب تک کوئی بات چیت نہ کر لے وہاں سے نکل نہ جائے کوئی نماز نہ پڑھے۔

الكبير للطبراني عن عصمة بن مالك

۲۱۱۶۵..... جب کوئی جمعہ پڑھے تو اس کے بعد چار رکعت پڑھ لے۔ مسند احمد، مسلم، النسائي عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

۲۱۱۶۶..... جمعہ کے دن عمامہ باندھنے والوں پر اللہ تعالیٰ اور اس کے ملائکہ رحمت بھیجتے ہیں۔ الكبير للطبراني عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

جمعہ میں جلدی آنے کی فضیلت

۲۱۱۶۷..... جب جمعہ کا دن ہوتا ہے ملائکہ مسجد کے دروازوں پر بیٹھ جاتے ہیں، پس جو لوگ آتے ہیں ملائکہ ان کو حسب مراتب لکھتے جاتے ہیں۔

کسی شخص کے لیے اونٹ قربان کرنے کا ثواب کسی کے لیے گائے قربان کرنے کا ثواب، کسی کے لیے بکری، کسی کے لیے مرغی، کسی کے لیے چڑیا اور کسی کے لیے انڈہ صدقہ کرنے کا ثواب لکھتے ہیں۔ جب مؤذن اذان کہتا ہے اور امام منبر پر بیٹھ جاتا ہے تو ملائکہ اپنے رجسٹر بند کر لیتے ہیں

اور مسجد میں داخل ہو کر خطبہ سنتے ہیں۔ مسند احمد، الضیاء عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۲۱۱۶۸..... جب جمعہ کا دن ہوتا ہے تو شیاطین اپنے جھنڈے لے کر بازاروں کی طرف نکل جاتے ہیں لوگوں کو مکر و فریب میں الجھادیتے ہیں اور

جمعہ میں شرکت سے ان کو روکتے ہیں۔ جبکہ ملائکہ مسجد کے دروازوں پر بیٹھ جاتے ہیں۔ کسی آدمی کی ایک گھڑی لکھتے ہیں اور کسی کی دو گھڑیاں لکھتے ہیں۔ حتیٰ کہ امام نکل آتا ہے۔ پس جب آدمی کسی جگہ بیٹھتا ہے اور کان اور آنکھیں امام کی طرف لگا دیتا ہے چپ رہتا ہے اور کوئی لغو کام نہیں کرتا تو اس کو اجر کا ایک گٹھالا ملتا ہے اور اگر کسی جگہ بیٹھتا ہے، کان اور آنکھیں امام کی طرف لگا دیتا ہے مگر کوئی لغو کام کر لیتا ہے اور خاموش نہیں رہتا تو اس پر گناہ کا ایک گٹھالا دیا جاتا ہے۔ اور جو شخص جمعہ کے دن اپنے ساتھی کو کہتا ہے: چپ رہ تو اس کہنے والے نے بھی بے شک لغو کام کیا اور اس کو اس

جمعہ کا کچھ ثواب نہیں ملتا۔ مسند احمد، ابو داؤد عن علی رضی اللہ عنہ

۲۱۱۶۹..... ملائکہ جمعے کے دن مسجدوں کے دروازوں پر بیٹھ جاتے ہیں اور پہلے، دوسرے اور تیسرے نمبر پر آنے والوں کو لکھتے ہیں حتیٰ کہ جب امام

خطبہ کے لیے نکلتا ہے تو وہ صحیفے بند کر لیتے ہیں۔ مسند احمد عن ابی امامة رضی اللہ عنہ

۲۱۱۷۰..... اس شخص کی مثال جو نماز جمعہ کے لیے سب سے پہلے نکلے اللہ کی راہ میں اونٹ دینے والے کی سی ہے، پھر جو شخص اس کے بعد آئے

اس کی مثال اللہ کی راہ میں گائے دینے والے کی سی ہے، پھر جو اس کے بعد آئے اس کی مثال مینڈھے کا ہدیہ کرنے والے کی سی ہے، پھر جو اس کے بعد آئے مرغی ہدیہ کرنے والے کی سی ہے، اور پھر جو کوئی اس کے بعد آئے اس کی مثال اللہ کی راہ میں انڈہ ہدیہ کرنے والے کی سی ہے۔

النسائي عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

۲۱۱۷۱..... جب جمعہ کا دن ہوتا ہے تو ملائکہ مسجد کے تمام دروازوں پر بیٹھ جاتے ہیں اور لوگوں کو حسب مراتب الاول فالاول کی ترتیب سے لکھتے

ہیں۔ جب امام (منبر پر) بیٹھ جاتا ہے تو وہ اپنے صحیفے لپیٹ لیتے ہیں۔ اور آ کر خطبہ سنتے ہیں۔ اور سب سے پہلے آنے والے کی مثال (اللہ کی راہ میں) اونٹ ہدیہ کرنے والے کی سی ہے، پھر گائے ہدیہ کرنے والے کی سی ہے، پھر مینڈھا ہدیہ کرنے والے کی سی ہے، پھر مرغی ہدیہ کرنے والے

کی سی ہے اور پھر انڈہ ہدیہ کرنے والے کی سی ہے۔ البخاری، مسلم، النسائي، ابن ماجه عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

۲۱۱۷۲..... اگر کوئی گنجائش پائے تو اپنے محنت و مشقت کے کپڑوں کے علاوہ دو کپڑے (یعنی ایک جوڑا) صرف جمعہ کے لیے خاص کر دے تو اس

میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ابو داؤد عن یوسف بن عبد اللہ بن سلام، ابن ماجه عن عائشة رضی اللہ عنہا

الاکمال

۲۱۷۳۔ تمہارے لیے ہر جمعہ میں حج اور عمرہ ہے۔ حج تو جمعہ کے لیے سب سے پہلے جانا ہے اور عمرہ جمعہ کے بعد عصر کے انتظار میں بیٹھا رہنا ہے۔ شعب الایمان للبیہقی عن سہل بن سعد

۲۱۷۴۔ تمہارے لیے ہر جمعہ کے روز حج اور عمرہ ہے۔ حج تو جمعہ کیلئے پہلے جانا ہے اور عمرہ یہ ہے کہ بندہ جمعہ کے بعد عصر تک اسی جگہ بیٹھا رہے۔

الکامل لابن عدی، السنن للبیہقی وضعفہ عن سہل بن سعد

۲۱۷۵۔ جب جمعہ کا دن ہوتا ہے تو ملائکہ مسجد کے دروازوں پر بیٹھ جاتے ہیں، لوگوں کے نام ان کے حسب مراتب لکھتے ہیں پہلے آنے والا اونٹنی کی قربانی دینے والا ہے، پھر آنے والا گائے یا اونٹ کی قربانی دینے والا ہے، پھر آنے والا بکری کی قربانی دینے والا ہے، پھر آنے والا پندے کی قربانی دینے والا ہے اور پھر آنے والا ائذہ بدیہ کرنے والا ہے۔ اور جب امام نکلتا ہے تو صحیفے لپیٹ لیتے ہیں۔

ابن مردویہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

فرشتوں کی مسجد میں حاضری

۲۱۷۶۔ جب جمعہ کا دن ہوتا ہے تو ملائکہ مسجدوں کے دروازوں پر بیٹھ جاتے ہیں اور آنے والے لوگوں کا نام لکھتے ہیں، ان کے حسب مراتب پس کوئی شخص تو اونٹ دینے والا ہوتا ہے، کوئی گائے دینے والا، کوئی بکری دینے والا، کوئی چڑیا دینے والا اور کوئی ائذہ خدا کی راہ میں دینے والا ہوتا ہے۔ پس جب مؤذن اذان دے دیتا ہے اور امام منبر پر بیٹھ جاتا ہے تو ملائکہ اپنے صحیفے لپیٹ لیتے ہیں اور مسجد میں داخل ہو کر ذرا ذکر سننے میں مصروف ہو جاتے ہیں۔ مسند احمد، الطحاوی، الضیاء للمقدسی فی المختارۃ عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۲۱۷۷۔ اللہ تعالیٰ جمعہ کے روز ملائکہ کو مسجدوں کے دروازوں پر بھیجتے ہیں، جو آنے والے لوگوں میں پہلے، دوسرے، تیسرے، چوتھے، پانچویں اور چھٹے شخص کا نام علی الترتیب لکھتے ہیں۔ پس جب آنے والے ساتویں نمبر پر پہنچتے ہیں تو وہ گویا چڑیوں کو خدا کی راہ میں دینے والے ہوتے ہیں۔

الکبیر للطبرانی عن وائلۃ

۲۱۷۸۔ ملائکہ مسجد کے دروازوں پر بیٹھے آنے والوں کا نام حسب نزول لکھتے جاتے ہیں۔ فلاں شخص فلاں وقت آیا، فلاں شخص فلاں وقت آیا اور فلاں شخص اس وقت آیا جب امام خطبہ دے رہا تھا جبکہ فلاں شخص آیا تو خطبہ اس سے فوت ہو گیا تھا اور نماز اس کو مل گئی تھی۔

ابن ابی شیبہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۷۹۔ جمعہ کی مثال ایسی ہے کہ کوئی قوم بادشاہ کے پاس حاضر ہوئی، بادشاہ نے ان کے لیے اونٹ نحر (ذبح) کرایا، پھر ایک قوم آئی ان کے لیے گائے ذبح کرائی، پھر ایک قوم آئی ان کے لیے بکری ذبح کرائی، پھر ایک قوم آئی ان کے لیے شتر مرغ ذبح کرایا پھر ایک قوم آئی ان کے لیے بٹخ ذبح کرائی، پھر ایک قوم آئی ان کے لیے مرغی ذبح کرائی اور پھر جو قوم آئی ان کے لیے چڑیا ذبح کروائیں۔

ابن عساکر عن بشر بن عوف الدمشقی القرشی عن بکار بن تمیم عن مکحول عن وائلۃ

کلام: امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ میزان میں فرماتے ہیں کہ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ اس نسخے میں سو کے قریب احادیث ہیں جو تمام کی تمام موضوع (معنی گھڑت) ہیں۔

۲۱۸۰۔ جمعہ میں جلدی آنے والا ایسا ہے جیسے اونٹ اللہ کی راہ میں دینے والا، اس کے بعد آنے والا گائے اللہ کی راہ میں دینے والا ہے، پھر

بکری اللہ کی راہ میں دینے والا اور پھر آنے والا ایسا ہے گویا مرغی کو اللہ کی راہ میں دینے والا۔ الکبیر للطبرانی عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۸۱۔ جمعہ کو جلدی آنے والا ایسا ہے گویا اس نے اونٹ کی قربانی کی، پھر آنے والا ایسا ہے گویا اس نے گائے کی قربانی کی، پھر بکری کی اور پھر

آنے والا پرندے کی قربانی کرنے والا ہے۔ ابن ابی شیبہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
 ۲۱۱۸۲ جمعہ کو جلدی آنے والا ایسا ہے گویا اونٹ اللہ کی راہ میں دینے والا، پھر آنے والا ایسا ہے گویا اس نے بکری اللہ کی راہ میں دی پس جب امام منبر پر بیٹھ جاتا ہے تو صحیفے لپیٹ لیے جاتے ہیں اور ملائکہ خطبہ سننے کے لیے بیٹھ جاتے ہیں۔ ابن زنجویہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۱۸۳ جمعہ میں پہلے آنے والا اللہ کی راہ میں اونٹ دینے والا ہے، پھر آنے والا گائے اللہ کی راہ میں دینے والا ہے پھر آنے والا بکری اللہ کی راہ میں دینے والا اور پھر آنے والا مرغی اللہ کی راہ میں دینے والا ہے۔ الکبیر للطبرانی عن ابی سمیرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۱۸۴ ملائکہ جمعہ کے دن مسجدوں کے دروازوں پر بیٹھ جاتے ہیں لوگوں کا نام ان کے آنے کی ترتیب پر لکھتے ہیں۔ پس ان میں کوئی اونٹ بدیہ کرنے والا ہے، کوئی گائے، کوئی بکری، کوئی مرغی، کوئی چڑیا اور کوئی صرف اٹھ ہدیہ کرنے والا ہے۔ النسائی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
 ۲۱۱۸۵ ملائکہ جمع کے دن (جمعہ کی نماز سے قبل) مسجدوں کے دروازوں پر بیٹھ جاتے ہیں جو لوگوں کی آمد کے اوقات لکھتے ہیں حتیٰ کہ امام نکل آتا ہے جب امام نکل آتا ہے تو ملائکہ اپنے صحیفے لپیٹ لیتے ہیں اور قلم روک لیتے ہیں تب ملائکہ یہ دعا کرتے ہیں:

اللہم ان کان مریضاً فاشفہ، وان کان ضالاً فاهدہ وان کان عانلاً فاعنہ

اے اللہ! اگر وہ مریض ہو اس کو شفا دے، اگر وہ گمراہ ہو اس کو ہدایت دے اور اگر وہ فقیر اور اہل و عیال والا ہو تو اس کو مالدار کر دے۔

السنن للبیہقی عن ابن عمرو

۲۱۱۸۶ جب جمعہ کا دن ہوتا ہے تو حمد کے جھنڈے ملائکہ کے سپرد کر دیے جاتے ہیں جو ہر جمعہ والی مسجد میں ان جھنڈوں کے ساتھ جاتے ہیں۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام مسجد حرام میں حاضر ہوتے ہیں ان کے ساتھ تمام نامہ اعمال لکھنے والے فرشتے ہوتے ہیں۔ ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح ہوتے ہیں۔ جن کے پاس چاندی کے اوراق والے رجسٹر اور سونے کے قلم ہوتے ہیں، یہ فرشتے لوگوں کے نام ان کی آمد کے حسب مراتب لکھتے ہیں۔ پس ہر وہ شخص جو امام کے خطبے کے لیے نکلنے سے قبل نکلے سابقین میں لکھا جاتا ہے۔ جو امام کے نکلنے کے بعد حاضر ہو اس کو حاضرین خطبہ میں لکھا جاتا ہے اور جو اس کے بھی بعد میں آئے اس کو حاضرین جمعہ میں لکھا جاتا ہے۔ جب امام سلام پھیر دیتا ہے تو فرشتے لوگوں کے چہروں پر پرمارتا ہے، جو اس جمعہ میں غائب ہوتے ہیں جبکہ پہلے جمعوں میں حاضرین میں سے ہوتے تھے اس کے لیے فرشتہ دعا کرتا ہے:

اے اللہ! فلاں بندے کو ہم سابقین میں سے لکھتے تھے لیکن معلوم نہیں اس کو کس چیز نے روک لیا ہے۔ اے اللہ! اگر وہ مریض ہو تو اس کو شفا دے دے۔ اگر وہ غائب ہو تو اس کو اچھی رفاقت نصیب کر اور اگر آپ نے اس کی روح قبض کر لی ہو تو اس پر رحم فرما۔ ساتھ والے فرشتے آمین کہتے جاتے ہیں۔ ابوالشیخ فی الثواب عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

متفرق آداب..... الاکمال

۲۱۱۸۷ جمعہ کے دن مؤمن کی مثال اس محرم (احرام باندھنے والے) کی ہے جو بال کالے اور نہ ناخن کالے حتیٰ کہ نماز پوری ہو جائے۔ پوچھا گیا: یا رسول اللہ! ہم جمعہ کے لیے کب سے تیاری کریں؟ فرمایا: جمعہ کے دن۔

ابوالحسن الصیقلی فی اعمالہ والخطیب عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۱۱۸۸ جمعہ میں سونا اور اونگھنا شیطان کا کام ہے۔ جب کوئی اونگھے تو اپنی جگہ بدل لے۔ ابن ابی شیبہ عن الحسن مرسلأ

۲۱۱۸۹ جب تم میں سے کوئی شخص جمعہ کے روز مسجد میں اونگھے تو وہ اس جگہ سے اٹھ کھڑا ہو۔

مسند احمد، ابن ابی شیبہ، الترمذی حسن صحیح، مستدرک الحاکم، ابن حبان، السنن للبیہقی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ،

الكبير للطبراني عن سمرة رضي الله عنه

۲۱۱۹۰..... جو شخص جمعہ کے روز اپنی مجلس سے کھڑا ہو اور واپس آئے تو وہی اس جگہ کا زیادہ حقدار ہے۔ السنن للبيهقي عن عروة مرسل
۲۱۱۹۱..... جس نے جمعہ کی صبح کو نماز فجر سے قبل تین بار یہ کلمات کہے:

استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم واتوب اليه.

اللہ پاک اس کے تمام گناہ بخش دے گا خواہ وہ سمندر کی جھاگ سے زیادہ ہوں۔

ابن السني، الاوسط للطبراني، ابن عساكر، ابن النجار عن انس رضي الله عنه

کلام:..... اس روایت کی سند میں نصیب بن عبدالرحمن الجزري ہے، جس کو امام احمد نے ضعیف قرار دیا ہے جبکہ امام ابن معین نے ان کی توثیق فرمائی ہے۔
۲۱۱۹۲..... ملائکہ مسجد کے دروازوں پر لوگوں کا نام ان کی آمد کی ترتیب پر لکھتے ہیں کہ فلاں شخص اس وقت آیا، فلاں شخص اس وقت آیا، جبکہ
فلاں شخص اس وقت آیا جبکہ امام خطبہ دے رہا تھا اور فلاں شخص نے نماز تو پالی مگر خطبہ اس سے فوت ہو گیا۔

۲۱۱۹۳..... جمعہ کی مثال ایسی ہے کہ کوئی قوم بادشاہ کی خدمت میں حاضر ہو۔ بادشاہ ان کی ضیافت میں اونٹ قربان کرے، پھر دوسری قوم
آئے، بادشاہ ان کی ضیافت میں گائے ذبح کرے، پھر دوسری قوم آئے تو بادشاہ ان کی ضیافت میں بکری ذبح کرے، پھر دوسری قوم آئے تو
بادشاہ ان کی ضیافت میں شتر مرغ ذبح کرے، پھر دوسری قوم آئے تو بادشاہ ان کے لیے بطخ ذبح کرے، پھر جو قوم آئے تو ان کے لیے بادشاہ
مرغی ذبح کرے اور اس کے بعد آنے والی قوم کے لیے بادشاہ چڑیاں ذبح کرے۔

ابن عساكر عن بشر بن عوف الدمشقي القرشي عن بكار بن تميم عن مكحول عن وائلة

کلام:..... امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ میزان میں فرماتے ہیں: اس نسخے میں (جہاں سے یہ حدیث لی گئی) سو کے قریب احادیث ہیں جو سب کی
سب موضوع اور من گھڑت ہیں۔

۲۱۱۹۴..... کیا تم جمعہ کی حقیقت سے واقف ہو؟ وہ ایسا دن ہے جس میں تمہارے باپ کی تخلیق کا سامان جمع ہوا۔ میں تم کو جمعے کے بارے میں
بتاتا ہوں: جو مسلمان طہارت حاصل کرے، پھر مسجد کی طرف چلے، پھر وہاں خاموش رہے حتیٰ کہ امام اپنی نماز پوری کر لے تو وہ نماز اس کے لیے
اس جمعے اور اس سے پہلے جمعے کے درمیانی گناہوں کے لیے کفارہ ہوگی بشرطیکہ وہ کبیرہ گناہوں سے اجتناب کرتا رہے۔

شعب الايمان للبيهقي عن سلمان رضي الله عنه

جمعہ کی نماز سے گناہوں کی مغفرت

۲۲۱۱۹۵..... کیا تو جانتا ہے جمعہ کیا ہے؟ لیکن میں جانتا ہوں کہ جمعہ کیا ہے، کوئی شخص طہارت حاصل کرے اور اچھی طرح طہارت حاصل
کرے پھر جمعہ کو آئے اور خاموش رہے حتیٰ کہ امام نماز پوری کر لے تو یہ اس کے لیے اس جمعے اور ما قبل جمعے کے درمیان کے گناہوں کے
لیے کفارہ ہوگا جب تک کہ وہ ہلاک کرنے والے (کبیرہ) گناہوں سے اجتناب کرتا رہے۔

(مسند احمد، النسائي، السنن لسعيد بن منصور عن سلمان رضي الله عنه)

۲۲۱۱۹۶..... اے مسلمان کیا تو جانتا ہے کہ جمعہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ ارشاد فرمایا: اے مسلمان! یہ جماعت
کا دن ہے جس میں تمہارے باپ آدم (کی مٹی) کو جمع کیا گیا اور میں تم کو جمعے کی حقیقت کے بارے میں بیان کرتا ہوں کوئی شخص جمعے کے دن حکم
کے مطابق طہارت حاصل کرتا ہے پھر اپنے گھر سے نکل کر جمعے کے لیے آتا ہے اور بیٹھ کر خاموشی سے خطبہ سنتا ہے حتیٰ کہ نماز پوری ہو جاتی ہے تو
یہ جمعہ اس کے لیے پچھلے جمعے تک کے گناہوں کے لیے کفارہ بن جاتا ہے۔ مستدرک الحاکم عن سلمان رضي الله عنه

۲۲۱۱۹۷..... جب آدمی پاکی حاصل کرتا ہے اور اچھی طرح پاکی حاصل کرتا ہے پھر جمعہ کے لیے آتا ہے اور کوئی لغویا جہالت کا کام نہیں کرتا حتیٰ کہ

امام نماز پوری کر لیتا ہے تو یہ جمعہ اس کے لیے دوسرے جمعے تک کے گناہوں کا کفارہ بنتا ہے۔ اور جمعہ کے روز ایک ایسی گھڑی ہے کوئی بندہ مسلمان اس گھڑی میں اللہ عزوجل سے کسی چیز کا سوال نہیں کرتا مگر اللہ پاک اس کو اس کا سوال ضرور عطا فرماتے ہیں۔ اسی طرح دوسری فرض نمازیں بھی درمیانی اوقات کے گناہوں کے لیے کفارہ ہیں۔ مسند احمد، ابن خزیمہ عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۲۱۱۹۸۔ جو پاکی حاصل کرے اور اچھی طرح پاکی حاصل کرے پھر جمعہ میں آئے اور کوئی لہو و لعب کرے اور نہ جہالت کا کام کرے تو یہ اس کے لیے دونوں جمعوں کے درمیان کے لیے کفارہ ہوگا اسی طرح پانچوں نمازیں بھی درمیانی اوقات کے لیے کفارہ ہیں اور جمعہ (کے دن) میں ایک ایسی گھڑی ہے کہ مسلمان بندہ اس گھڑی میں اللہ عزوجل سے جس خیر کا سوال کرتا ہے اللہ پاک اس کو ضرور عطا کرتے ہیں۔

مصنف ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۲۱۱۹۹۔ اے مسلمان! جمعہ کا دن کیا ہے؟ میں نے تین بار عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ ارشاد فرمایا: اے مسلمان جمعے کے دن میں تمہارا باپ یا فرمایا تمہارے ماں باپ (کی مٹی) کو جمع کیا گیا تھا۔ پس جو شخص جمعہ کے دن طہارت و نظافت حاصل کرے جیسے اس کا حکم دیا گیا ہے پھر وہ گھر سے نکلے اور جمعے میں حاضر ہو اور وہاں بیٹھ کر خاموش رہے حتیٰ کہ نماز پوری ہو جائے تو یہ جمعہ اس کے لیے پچھلے جمعے تک کے گناہوں کے لیے کفارہ بن جائے گا۔ الکبیر للطبرانی عن سلمان رضی اللہ عنہ

۲۱۲۰۰۔ اے مسلمان! جانتا ہے جمعہ کا دن کیا حقیقت رکھتا ہے؟ میں نے عرض کیا: یہ وہ دن ہے ناں، جس میں اللہ نے آپ کے والدین کو جمع کیا تھا: ارشاد فرمایا: نہیں، میں تم کو جمعے کی حقیقت بیان کرتا ہوں۔ کوئی مسلمان طہارت حاصل کرے اور اپنے پاس موجود سب سے اچھے کپڑے زیب تن کرے اور اگر گھروالوں کے پاس خوشبو ہو تو وہ بھی لگائے ورنہ پانی کے چھینٹے مار لے پھر مسجد میں آئے اور خاموش رہے حتیٰ کہ امام نکلے اور نماز پڑھا دے تو اس کی یہ نماز دوسرے جمعے تک کے گناہوں کے لیے کفارہ بن جائے گی جب تک کہ وہ کبیرہ گناہوں سے بچتا رہے اور یہ حکم ساری زندگی کا ہے۔ الکبیر للطبرانی عن سلمان رضی اللہ عنہ

۲۱۲۰۱۔ اے مسلمانوں کے گروہ! تم میں کسی شخص پر کوئی حرج (اور گناہ) نہیں ہے کہ وہ خاص جمعے کے لیے دو کپڑے (یعنی ایک جوڑا) مختص کر لے جو اس کے کام کے کپڑوں کے سوا ہو۔ اور خوشبو بھی اگر میسر ہو اور تم پر مسواک تو لازم ہے۔

شعب الایمان للبیہقی عن انس رضی اللہ عنہ موقوفاً

۲۱۲۰۲۔ خطبہ میں حاضر ہو جاؤ اور امام کے قریب رہو۔ بے شک کوئی آدمی مسلسل پیچھے رہتا ہے حتیٰ کہ جنت میں بھی اس کو پیچھے کر دیا جاتا ہے خواہ وہ جنت میں داخل ہو جائے۔ مسند احمد، ابن داؤد، السنن للبیہقی، مستدرک الحاکم عن سمرۃ رضی اللہ عنہ

چوتھی فصل..... جمعہ میں ممنوع باتوں کا بیان

۲۱۲۰۳۔ جو جمعہ کے دن لوگوں کی گردنیں پھلانگتا ہے اور امام کے نکلنے کے بعد دو آدمیوں کے درمیان (بیٹھ کر) جدائی ڈالتا ہے وہ ایسا ہے جیسے

ہنم میں اپنی آنتیں کھینچنے والا شخص۔ مسند احمد، الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم عن الارقم

۲۱۲۰۴۔ بیٹھ جا! تو نے لوگوں کو اذیت دی اور تکلیف پہنچائی ہے۔ آپ ﷺ نے یہ ارشاد اس شخص کو فرمایا جو جمعہ کے دن لوگوں کو پھلانگ رہا تھا۔

مسند احمد، ابو داؤد، السنن للبیہقی عن عبد اللہ بن بسر، ابن ماجہ عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۱۲۰۵۔ جمعہ کے دن امام جب نماز کے لیے نکلے تو اس سے دوسروں کی (انفرادی) نمازیں ٹوٹ جاتی ہیں۔ اسی طرح جب امام خطبہ وغیرہ

ارشاد کرتا ہے تو دوسروں کی بات چیت ختم ہو جاتی ہے۔ السنن للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۲۰۶۔ اس شخص کی مثال جو جمعہ کے دن امام کے خطبہ دیتے وقت بات چیت کرے اس گدھے کی ہے جس نے کتابیں لا درکھی ہوں۔ اور جو

شخص کسی کو کہے: چپ: وہ اس کا بھی جمعہ نہیں ہے۔ مسند احمد عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۱۲۰۷..... جمعہ کے دن جب امام خطبہ دے رہا ہو اس وقت جو کسی کو چپ کرانے کے لیے بھی کہے چپ ہو جا اس نے بھی لغو کام کیا۔

الترمذی، النسائی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۲۰۸..... حضور ﷺ نے امام کے خطبہ دیتے وقت جو وہ باندھ کر بیٹھنے سے منع فرمایا۔

مسند احمد، ابو داؤد، الترمذی، مستدرک الحاکم عن معاذ بن انس رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... جو وہ کہتے ہیں اکڑوں بیٹھ کر سرینیں زمین پر رکھ دی جائیں اور ہاتھوں کا حلقہ بنا کر ٹانگوں کے گرد باندھ لیا جائے۔ یا کسی کپڑے کے ساتھ کمر اور ٹانگوں کو باندھ لیا جائے۔

۲۱۲۰۹..... جب تم میں سے کوئی شخص جمعہ کے دن حاضر ہو تو کسی کو بھی اس کی جگہ سے کھڑا کر کے خود وہاں نہ بیٹھے۔

الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۱۲۱۰..... کوئی شخص جمعہ کے روز اپنے بھائی کو اس کی جگہ سے نہ اٹھائے کہ پھر اس جگہ خود بیٹھ جائے، ہاں یہ کہے تھوڑا تھوڑا سمٹ کر بیٹھ جاؤ۔

مسلم عن جابر رضی اللہ عنہ

الاکمال

۲۱۲۱۱..... جب آدمی جمعہ کے روز اپنے ساتھی کو کہے حالانکہ امام خطبہ دے رہا ہو کہ چپ ہو جا تو اس نے لغو کام کیا، حتیٰ کہ خطبہ پورا ہو۔

الخطیب عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۲۱۲..... جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہو اور امام منبر پر ہو تو اس وقت اس کے لیے کوئی نماز درست نہیں اور نہ کسی سے بات چیت کرنا جائز ہے حتیٰ کہ امام فارغ ہو جائے۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۱۲۱۳..... جو جمعہ کے دن امام کے خطبہ کے دوران کلام کرے وہ کتابیں اٹھانے والے گدھے کی طرح ہے اور جو اس کو چپ ہونے کا کہے اس کا بھی جمعہ (قبول) نہیں۔ مصنف ابن ابی شیبہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۱۲۱۴..... جمعہ کے دن (دوران خطبہ) کوئی شخص اپنے بھائی سے بات نہ کرے۔ ابو عوانہ عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۱۲۱۵..... ابی (الدرداء رضی اللہ عنہ) نے سچ کہا۔ پس جب تو امام کو خطبہ دیتے سنے تو چپ ہو جب تک کہ امام فارغ نہ ہو جائے۔

مسند احمد عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۲۱۲۱۶..... وہ خاموش شخص جس کو خطبہ کی آواز سنائی نہ دے رہی ہو اس کا اجر اس شخص کا ہے جو خاموشی کے ساتھ سن رہا ہو۔

الجامع لعبدالرزاق عن عبدالرحمن بن اسلم مرسلًا، الجامع لعبدالرزاق عن عثمان بن عفان موقوفًا

۲۱۲۱۷..... امام کے نکلنے کے بعد جو شخص لوگوں کی گردنیں پھندے یا دو شخصوں کے درمیان بیٹھے وہ اس شخص کی طرح ہے جو جہنم میں اپنی آنتیں کھینچتا پھر رہا ہو۔ الکبیر للطبرانی عن عثمان بن الازرق

۲۱۲۱۸..... وہ شخص جو جمعہ کے دن لوگوں کی گردنیں پھلانگے اور آدمیوں کے درمیان جدائی ڈالے اس شخص کی مانند ہے جو جہنم میں اپنی آنتیں کھینچتا پھر رہا ہو۔ ابونعیم عن الارقم بن الارقم

۲۱۲۱۹..... کوئی شخص پہلے تاخیر کرتا ہے پھر لوگوں کو پچاندتا ہوا آگے آتا ہے اور ان کو ایذا دیتا ہے۔ الاوسط للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۱۲۲۰..... بیٹھ جاتا تو نے لوگوں کو ایذا دی ہے اور ان کو پیچھے کر کے تکلیف میں مبتلا کیا ہے۔ ابن ماجہ عن جابر رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... ایک شخص جمعہ کے دن مسجد میں داخل ہوا، رسول اللہ ﷺ خطبہ دے رہے تھے۔ وہ لوگوں کی گردنیں پھلانگ کر آگے آنے لگا

تب آپ نے یہ ارشاد فرمایا۔

مسند احمد، ابو داؤد، السنائی، ابن خزیمہ، ابن حبان، مستدرک الحاکم، البخاری و مسلم، الضیاء عن عبد اللہ بن بسر ۲۱۲۲۲ میں نے تجھے لوگوں کی گردنیں پھاندتا دیکھا ہے اور یہ تو نے ان کو ایذا دی ہے۔ جس نے مسلمانوں کو ایذا دی اس نے مجھے ایذا دی، جس نے مجھے ایذا دی اس نے اللہ عزوجل کو ایذا دی۔ شعب الایمان للبیہقی عن انس رضی اللہ عنہ

خطبہ کے آداب..... الاکمال

۲۱۲۲۳ بے شک خطبہ کو مختصر کرنا اور نماز کو طول دینا آدمی کے فقیہ ہونے کی علامت ہے۔ پس نماز کو لمبا کرو اور خطبہ کو مختصر کرو۔ اور بعضے بیان جاہلانیہ ہوتے ہیں اور تمہارے بعد ایسے لوگ آئیں گے جو خطبوں کو طویل کریں گے اور نماز کو مختصر کریں گے۔

البزار عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

جمعہ کی سنت..... الاکمال

۲۱۲۲۴ جو جمعہ کے بعد نماز پڑھنا چاہے وہ چار رکعات پڑھے، اگر کسی کو کسی کام کی جلدی ہو تو وہ دو رکعات ادا کر لے۔

الخطیب عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۱۲۲۵ جو نفل نماز پڑھنا چاہے وہ جمعہ سے پہلے چار رکعات اور جمعہ کے بعد چار رکعات پڑھے۔

ابن النجار عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۱۲۲۶ جو شخص تم میں سے جمعہ کے بعد نماز پڑھے وہ چار رکعات پڑھے اگر اس کو کوئی کام ہو تو دو رکعت مسجد میں اور دو رکعات گھر میں پڑھے۔

ابن حبان عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

پانچویں فصل..... جمعہ کے دن غسل کے بارے میں

۲۱۲۲۷ جس نے جمعہ کے دن غسل کیا اور اچھی طرح غسل کیا، پاکی حاصل کی اور اچھی طرح پاکی حاصل کی، اپنے پاس موجود کپڑوں میں سے اچھے کپڑے زیب تن کیے اور گھر میں موجود خوشبو لگائی یا تیل لگایا پھر مسجد میں آیا اور کوئی لغو کام نہ کیا اور نہ دو آدمیوں کے درمیان (بیٹھ کر) جدائی ڈان و اندہ پاک اس جمعہ اور دوسرے جمعے کے دوران اس کے گناہوں کو معاف فرمادیں گے۔

مسند احمد، ابن ماجہ، مستدرک الحاکم عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۲۱۲۲۸ جس شخص نے جمعہ کے دن جنابت والا غسل کیا، پھر پہلی گھڑی میں جمعہ کے لیے گیا، گویا اس نے اللہ کی راہ میں اونٹ دیا۔ جو

دوسری گھڑی میں گیا گویا اس نے اللہ کی راہ میں گائے دی۔ جو تیسری گھڑی میں گیا گویا اس نے اللہ کی راہ میں سینگوں والے مینڈھا

دیا۔ جو چوتھی گھڑی میں گیا اس نے مرغی اللہ کی راہ میں دی۔ اور جو پانچویں گھڑی میں گیا گویا اس نے اللہ کی راہ میں انڈہ ہدیہ

کیا۔ پس جب امام مہتمم بنے تو ملائکہ خطبہ سننے کے لیے اندر حاضر ہو جاتے ہیں۔

البخاری، مسلم، ابو داؤد، الترمذی، السنائی عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۱۲۲۹ جس نے جمعہ کے دن غسل کیا پھر جمعہ آیا اور مقدر میں کھڑی نماز پڑھی پھر چپ رہا حتیٰ کہ امام خطبہ سے فارغ ہو گیا پھر اس کے ساتھ

نماز پڑھی تو اس کے دوسرے جمعے تک اور مزید تین ایام تک کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ مسلم عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۱۲۳۰..... جو جمعہ کے دن غسل کرے، مسواک کرے، خوشبو لگائے اگر اس کے پاس موجود ہو اور موجودہ کپڑوں سے عمدہ ترین کپڑے زیب تن کرے۔ پھر گھر سے نکلے اور مسجد میں آئے۔ اور لوگوں کی گردنیں نہ پھلانگے۔ پھر جو اللہ چاہے نماز پڑھے۔ پھر امام نکلے تو خاموش رہے حتیٰ کہ امام نماز سے فارغ ہو جائے تو یہ جمعہ دوسرے جمعہ تک اس کے گناہوں کے لیے کفارہ ثابت ہوگا۔

مسند احمد، ابو داؤد، الصحيح لابن حبان، مستدرک الحاکم عن ابی سعید و ابی ہریرة رضی اللہ عنہما
 ۲۱۲۳۱..... جس نے جمعہ کے دن غسل کیا، خوشبو لگائی اگر موجود ہو اور اچھے کپڑے زیب تن کیے پھر لوگوں کی گردنوں کو نہ پھاندا اور نہ خطبہ کے وقت کوئی لغو کام کیا تو یہ اس کے دونوں جمعوں کے درمیان گناہوں کا کفارہ ہو جائے گا۔ اور جس نے لغو بے کار کام کیا اور لوگوں کی گردنوں کو پھلانگا تو اس کے لیے فقط ظہر کی نماز ہوگی۔ ابو داؤد عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۱۲۳۲..... جب تم میں سے کوئی شخص جمعہ کو آئے تو غسل کر لے اور پاکی و صفائی حاصل کر لے۔ ابن عساکر عن ابن عمر رضی اللہ عنہ
 ۲۱۲۳۳..... جب تم میں سے کوئی شخص جمعہ کے لیے جانا چاہے تو غسل کر لے۔ البخاری عن عمر رضی اللہ عنہ
 ۲۱۲۳۴..... جمعہ کے روز غسل کرو اور اپنے سروں کو دھوؤ خواہ تم کو جنابت نہ پیش آئی ہو اور خوشبو لگاؤ۔

مسند احمد، ابن حبان عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

غسل جمعہ کا اہتمام

۲۱۲۳۵..... اے لوگو! جب یہ دن ہو تو غسل کر لو اور جس کے پاس جو عمدہ ترین خوشبو یا تیل ہو وہ لگا لے۔

ابو داؤد، مستدرک الحاکم عن ابن عباس رضی اللہ عنہ
 ۲۱۲۳۶..... جمعہ کے دن ہر بالغ شخص پر غسل لازم ہے اسی طرح ہر بالغ عورت پر بھی۔ ابن حبان عن ابن عمر رضی اللہ عنہ
 ۲۱۲۳۷..... جو جمعہ کو آئے پہلے غسل کر لے۔ مسند احمد، النسائی، ابن ماجہ عن عمر رضی اللہ عنہ
 ۲۱۲۳۸..... جس نے جمعہ کے دن غسل کرایا اور غسل کیا پھر دوسروں کو جلدی نکالا اور خود بھی جمعہ کے لیے جلدی نکلا اور پیدل چل پڑا، سواری پر سوار نہ ہوا۔ اور امام کے قریب ہو کر بیٹھا اور اس کی طرف توجہ کے ساتھ کان لگائے اور خاموش رہا، کوئی لغو بے کار کام نہ کیا تو اس کو ہر قدم کے بدلے جو وہ گھر سے مسجد تک اٹھائے ایک سال کے روزوں اور نمازوں کا اجر ہے۔

مسند احمد، ابو داؤد، الترمذی، النسائی، ابن ماجہ، مستدرک الحاکم، ابن حبان عن اوس بن اوس
 ۲۱۲۳۹..... کوئی شخص جمعہ کے دن غسل کرتا ہے اور وسعت کے بقدر طہارت حاصل کرتا ہے پھر تیل یا خوشبو لگاتا ہے، پھر گھر سے نکل کر مسجد میں دو آدمیوں کے درمیان جدائی نہیں ڈالتا پھر متدور پھر نماز پڑھتا ہے پھر جب تک امام خطبہ دے خاموش رہتا ہے تو اس کے دوسرے جمعہ تک کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ مسند احمد، البخاری عن سلمان رضی اللہ عنہ
 ۲۱۲۴۰..... جمعہ کے دن غسل کرنا ہر بالغ شخص پر واجب ہے۔

مؤطا امام مالک، مسند احمد، ابو داؤد، النسائی، ابن ماجہ عن ابی سعید رضی اللہ عنہ
 ۲۱۲۴۱..... جمعہ کے دن غسل کرنا جنابت کے غسل کی طرح واجب ہے۔ الرافعی عن ابی سعید رضی اللہ عنہ
 ۲۱۲۴۲..... جمعہ کے روز غسل کرو، بے شک جس نے جمعہ کے روز غسل کیا اس کے لیے جمعہ سے جمعہ تک اور مزید تین یوم کا کفارہ ہوگا۔

الکبیر للطبرانی عن ابی امامة رضی اللہ عنہ
 ۲۱۲۴۳..... جمعہ کے دن غسل ضرور کرو خواہ تم کو ایک پیالہ پانی ایک دینار کے عوض ملے۔

الکامل لابن عدی عن انس، مصنف ابن ابی شیبہ عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ موقوفاً

- ۲۱۲۴۳ ... جو جمعہ کے دن غسل کرے وہ دوسرے جمعہ تک طہارت میں رہے گا۔ مستدرک الحاکم عن ابی قتادہ
- ۲۱۲۴۴ ... اللہ کا ہر مسلمان بندے پر یہ حق ہے کہ وہ ہر سات دنوں میں سے ایک دن غسل کر لے اور اپنے سر اور جسم کو دھوئے۔
- البخاری، مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
- ۲۱۲۴۵ ... جمعہ کے دن غسل کرنا گناہوں کی جڑوں تک سے کھینچ کر نکال دیتا ہے۔ الکبیر للطبرانی عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ
- ۲۱۲۴۶ ... ہر مسلمان بندہ پر ہر سات دنوں میں ایک دن غسل کرنا لازم ہے اور وہ جمعہ کا دن ہے۔
- مسند احمد، النسائی، ابن حبان عن جابر رضی اللہ عنہ
- ۲۱۲۴۷ ... جمعہ کے دن غسل کرنا سنت ہے۔ الکبیر للطبرانی، حلیۃ الاولیاء عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ
- ۲۱۲۴۸ ... ہر مسلمان پر سات دنوں میں اپنے جسم اور بالوں کو دھونا واجب ہے۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ
- ۲۱۲۴۹ ... جمعہ کے دن ہر بالغ شخص پر غسل کرنا واجب ہے نیز یہ کہ مسواک کرے اور اگر خوشبو ہو تو وہ بھی لگائے۔
- مسند احمد، البخاری، مسلم، ابو داؤد عن ابی سعید رضی اللہ عنہ
- ۲۱۲۵۰ ... جمعہ کے دن غسل کرنا ہر بالغ شخص پر لازم ہے۔ نیز مسواک کرنا اور خوشبو لگانا اگر میسر ہو خواہ اپنی عورت کی خوشبو ہو تو اس کو زیادہ لگائے۔ (کیونکہ خواتین کی خوشبو ملکی ہوتی ہے)۔ النسائی، ابن حبان عن ابی سعید رضی اللہ عنہ
- ۲۱۲۵۱ ... ان دنوں میں غسل کرنا واجب ہے: جمعہ، عید الفطر، عید الاضحیٰ اور عرفہ کے دنوں میں۔
- مسند الفردوس للدیلمی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
- ۲۱۲۵۲ ... تین چیزیں ہر مسلمان پر حق ہیں: جمعہ کے دن غسل کرنا مسواک کرنا اور خوشبو لگانا اگر میسر ہو۔ ابن ابی شیبہ عن رجل
- ۲۱۲۵۳ ... جس نے جمعہ کے دن وضو پر اکتفاء کیا اچھا کیا اور جس نے غسل کیا یہ زیادہ افضل ہے۔
- مسند احمد، ابو داؤد، الترمذی، النسائی، ابن خزیمہ عن سمرۃ رضی اللہ عنہ

الاکمال

- ۲۱۲۵۴ ... اے گروہ مسلمان! تم میں سے جو شخص جمعہ کو آئے وہ غسل کر لے اور اگر خوشبو میسر ہو تو اس کو لگانے میں کوئی حرج نہیں اور مسواک تو تم پر لازم ہے۔ الکبیر للطبرانی عن ابی ایوب رضی اللہ عنہ
- ۲۱۲۵۵ ... اے مسلمانوں کی جماعت! اس دن کو اللہ نے تمہارے لیے عید کا دن بنایا ہے، لہذا اس روز غسل کر لیا کرو اور تم پر مسواک بھی لازم ہے۔
- السنن للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
- ۲۱۲۵۶ ... جب تم میں سے کسی پر جمعہ آئے تو وہ غسل ضرور کر لے۔
- ابو داؤد عن عمر رضی اللہ عنہ، ابو داؤد، الترمذی، مستدرک الحاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
- ۲۱۲۵۷ ... جب کوئی جمعہ میں آنا چاہے تو پہلے غسل کر لے۔ مسلم عن ابن عمر رضی اللہ عنہ
- ۲۱۲۵۸ ... جب تم میں سے کوئی جمعہ کو آئے تو پہلے جنابت والا غسل کر لے۔ ابوبکر العاقلی فی فوائدہ عن عمر رضی اللہ عنہ
- ۲۱۲۵۹ ... جب تم جمعہ کو آؤ تو پہلے غسل کر لو۔ شعب الایمان للبیہقی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ
- ۲۱۲۶۰ ... جمعہ کے دن غسل کرو خواہ ایک پیالہ پانی ایک دینار کے عوض ملے۔
- الکامل لابن عدی، الدیلمی عن انس رضی اللہ عنہ، ابن ابی شیبہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ موقوفاً

- ۲۱۲۶۱ ... مسلمانوں پر یہ حق ہے کہ وہ جمعہ کے دن غسل کریں اور خوشبو لگائیں اگر میسر ہو۔ اور اگر خوشبو میسر نہ ہو تو پانی بھی ان کے لیے بمنزلہ

خوشبو ہے۔ مسند احمد، الترمذی حسن، ابن ابی شیبہ، الطحاوی عن البراء رضی اللہ عنہ
 ۲۱۲۶۳..... ہر مسلمان پر اللہ تعالیٰ کا یہ حق ہے کہ وہ ہر سات دنوں میں سے ایک دن غسل کر لے۔ اور اگر اس کو خوشبو میسر ہو تو وہ بھی لگائے۔

ابن حبان عن ابن عمر رضی اللہ عنہ
 ۲۱۲۶۳..... ہر مسلمان پر اللہ کا یہ حق ہے کہ وہ سات دنوں میں سے ایک دن ضرور غسل کر لے اور جسم کا ہر حصہ دھوئے، مسواک کرے اور خوشبو میسر ہو تو وہ بھی لگائے۔ ابن عساکر عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۱۲۶۵..... یہ عید کا دن ہے، اللہ نے اس کو لوگوں کے لیے عید بنایا ہے پس جو جمعہ کو آئے وہ غسل کر لے، اگر خوشبو میسر ہو تو وہ بھی لگائے اور تم پر مسواک لازم ہے۔ مؤطا امام مالک، الشافعی، السنن للبیہقی عن عبید بن السائب مرسلًا، ابو نعیم فی کتاب السوائک عن عبید بن

السباق عن ابن عباس رضی اللہ عنہ، ابن عبدالبر عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ و ابی سعید، السنن للبیہقی عن انس رضی اللہ عنہ
 ۲۱۲۶۶..... مردوں اور عورتوں میں سے جو بھی جمعہ کو آئے وہ غسل کر لے اور جو جمعہ کو نہ آئے مرد ہو یا عورت اس پر غسل نہیں۔

السنن للبیہقی ابن حبان عن ابن عمر رضی اللہ عنہ
 ۲۱۲۶۷..... جو جمعہ کو آئے اور وضو کرے تو اچھا ہے لیکن جو غسل کرے وہ زیادہ افضل ہے۔

ابن جریر عن ابی مسعود رضی اللہ عنہ وعن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ وعن انس رضی اللہ عنہ
 ۲۱۲۶۸..... جو شخص جمعہ کے دن غسل کرتا ہے اللہ پاک اس سے سارے گناہ نکال دیتے ہیں پھر اس کو کہا جاتا ہے، نئے سرے سے غسل کر۔

الدیلمی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ
 ۲۱۲۶۹..... جس شخص نے جمعہ کے دن پاکی حاصل کی اور ثواب کی خاطر غسل کیا حالانکہ اس کو جنابت لاحق نہ تھی تو اس کے ہر بال کے بدلے جو سر، داڑھی یا جسم کے کسی حصہ کا ہو اور تر ہو جائے ایک نیکی ہے۔ الحاکم فی التاریخ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ و ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ
 ۲۱۲۷۰..... تم میں سے جو شخص جمعہ کو آئے وہ غسل کر لے۔

الشیرازی فی الالقیاب عن عثمان رضی اللہ عنہ، الکبیر للطبرانی، النسائی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ
 ۲۱۲۷۱..... تم میں سے جو جمعہ کو حاضر ہو وہ جنابت کی طرح کا غسل کر لے۔ الخطیب عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۱۲۷۲..... جو جمعہ کو آئے وہ غسل کر لے۔ ابن حبان عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۱۲۷۳..... جمعہ کے دن ہر بالغ پر غسل واجب ہے۔ ابن جریر فی تہذیبہ عن ابی سعید وعن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہما

۲۱۲۷۴..... جمعہ کے حق میں سے مسواک اور غسل ہے۔ اور جو خوشبو پائے لگائے۔ الکبیر للطبرانی عن سہل بن حنیف

۲۱۲۷۵..... تین چیزیں ہر مسلمان پر حق ہیں جمعہ کے دن غسل کرنا، مسواک کرنا اور خوشبو لگانا اگر میسر ہو۔

مصنف ابن ابی شیبہ عن رجل من الانصار من الصحابة رضی اللہ عنہم
 ۲۱۲۷۶..... ہر مسلمان پر یہ حق ہے کہ جمعہ کے دن غسل کرے، مسواک کرے اور خوشبو لگائے اگر گھر والوں کے پاس میسر ہو۔

مسند احمد، السنن للبیہقی عن رجل من الانصار من الصحابة رضی اللہ عنہم
 ۲۱۲۷۷..... ہر مسلمان پر سات دنوں میں سے ایک دن غسل کرنا لازم ہے اور وہ دن جمعہ کا دن ہے۔

(ابن ابی شیبہ عن جابر رضی اللہ عنہ وهو صحیح
 ۲۱۲۷۸..... ہر مسلمان پر حق ہے کہ وہ سات دنوں میں غسل کر لے اور خوشبو میسر ہو تو وہ بھی لگائے۔ ابن حبان عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۱۲۷۹..... ہر مسلمان پر اللہ کا یہ حق ہے کہ وہ سات دنوں میں ایک دن ضرور غسل کرے اور اپنے سر اور جسم کو دھوئے۔

السخاری عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۱۲۸۰۔۔۔ ہر سات دنوں میں جمعہ کے دن ہر مسلمان پر غسل کرنا ضروری ہے۔

مسند احمد، عبد بن حمید، الطحاوی، السنن لسعید بن منصور عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۱۲۸۱۔۔۔ جمعہ کے دن ہر بالغ پر غسل کرنا ضروری ہے۔ مؤطا امام مالک، مسند احمد، مسند الدارمی، الشافعی، ابوداؤد، النسائی، مسلم،

ابن الجارود، ابن خزیمہ، الطحاوی، ابن حبان عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۲۱۲۸۲۔۔۔ ہر بالغ پر جمعہ کے دن غسل کرنا جنابت کے غسل کی طرح ضروری ہے۔ ابن حبان عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۲۱۲۸۳۔۔۔ جمعہ کا غسل ہر مسلم پر واجب ہے۔ البغوی عن ابن الدنیا

۲۱۲۸۴۔۔۔ کاش تم اس دن طہارت حاصل کرتے۔ البخاری، ابن حبان عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۱۲۸۵۔۔۔ اے لوگو! جب تم جمعہ کو آؤ تو غسل کرو اور اگر کسی کے پاس خوشبو میسر ہو تو وہ بھی لگالے۔ مسند احمد عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۱۲۸۶۔۔۔ اے مسلمان! جانتا ہے جمعہ کیا ہے؟ اس دن تمہارے باپ آدم کی مٹی جمع کی گئی۔ پس جس نے جمعہ کے دن غسل کیا پھر مسجد میں آیا تو

اس کی بخشش کر دی جائے گی۔ الکبیر للطبرانی عن سلمان رضی اللہ عنہ

۲۱۲۸۷۔۔۔ مسلمان جب جمعہ کے دن غسل کرتا ہے پھر مسجد کی طرف آتا ہے اور کسی کو اذیت نہیں دیتا، اگر امام نہ نکلا ہو تو مقدور پھر نماز پڑھتا ہے

اور اگر امام نکل چکا ہو تو بیٹھ جائے اور کان لگا کر خطبہ سنے اور خاموش رہے حتیٰ کہ امام خطبہ اور جمعہ سے فارغ ہو تو اگر اس کے تمام گناہوں کی بخشش

نہ ہوئی تب بھی پچھلے جمعے تک کے گناہوں کے لیے کفارہ ہو جائے گا۔ مسند احمد عن نبیثہ

۲۱۲۸۸۔۔۔ جس نے جمعے کے دن غسل کیا اور دوسرے جمعے تک پاک رہے گا۔ ابن حبان عن ابی قتادہ رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... یعنی اگر اس کو جنابت لاحق نہ ہوئی تو یہ غسل اس کے لیے دوسرے جمعے تک کافی ہے۔

۲۱۲۸۹۔۔۔ جس نے جمعے کے دن غسل کیا، عمدہ کپڑے پہنے، جلدی جمعہ کو گیا اور امام کے قریب رہا یہ عمل دوسرے جمعے تک کے گناہوں کا کفارہ

ہو جائے گا۔ ابن مندہ، ابو نعیم، ابن عساکر عن یحییٰ بن عبدالرحمن بن حاطب بن ابی بلتعہ عن ابیہ عن جدہ قال ابن مندہ غریب

کلام:..... ابن مندہ فرماتے ہیں: یہ روایت ضعیف ہے۔

۲۱۲۹۰۔۔۔ جس نے جمعہ کے دن جنابت کی طرح کا غسل کیا، تیل یا خوشبو جو میسر ہو گا کئی موجود عمدہ کپڑے پہنے پھر جمعہ کو آیا اور دو آدمیوں کے

درمیان (بیٹھ کر ان کے درمیان) انتراق پیدا نہ کیا اور مقدر میں لکھی نماز (نفل) پڑھی۔ پھر جب امام نکلا تو خاموش رہا اور توجہ کے ساتھ خطبہ سنا تو

اس کے دوسرے جمعے تک کے گناہ بخش دینے جائیں گے۔

مسند ابوداؤد الطیالسی، الدارمی، ابن حبان، ابن زنجوبہ، الکبیر للطبرانی، السنن للبیہقی عن سلمان رضی اللہ عنہ

۲۱۲۹۱۔۔۔ جس نے جمعہ کے دن غسل کیا، اچھے کپڑے زیب تن کیے اور خوشبو میسر ہو تو لگالے پھر جمعہ کو نکلے اور پروقار رہے، کسی کی گردن نہ

چپلائے اور نہ کسی کو ایذا دے، پھر جو ہو سکے نماز پڑھے پھر امام کا انتظار کرے حتیٰ کہ امام نماز پوری کر لے تو اس کے دونوں جمعوں کے درمیان

کے گناہ عاف کر دیئے جائیں گے۔ مسند احمد، الکبیر للطبرانی عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۲۱۲۹۲۔۔۔ جس نے جمعے کے دن غسل کیا اور اچھی طرح غسل کیا، اچھے کپڑے زیب تن کیے اور اپنے گھر کی خوشبو یا تیل لگایا تو اس کے دوسرے

جمعے تک کے گناہ بخش دیئے جائیں گے مزید اس کے بعد تین دنوں کے گناہ بھی بخش دیئے جائیں گے۔ ابن حبان عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۱۲۹۳۔۔۔ جس نے جمعہ کے دن غسل کیا اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے، پھر وہ جمعہ کے لیے نکلا تو ہر قدم کے بدلے بیس سال کی نیکیاں

لکھی جائیں گی پھر جب وہ نماز پڑھ کر لوٹے گا تو دو سو سال کے نیک اعمال کے بقدر ثواب اس کے لیے لکھا جائے گا۔ الدارقطنی فی العلل،

وقال غیر ثابت، الکبیر للطبرانی، ابن النجار عن ابی بکر و عمران بن حصین معاً، مسند احمد، ابن حبان عن ابن الدرداء رضی اللہ عنہ

کلام:..... یہ حدیث غیر ثابت ہے۔ العلل للدارقطنی

۲۱۲۹۴۔۔۔ جب جمعہ دن ہو کوئی سر دھوئے پھر غسل کرے اور جلدی جمعہ کو جائے امام کے قریب رہے اور خاموش ہو کر خطبہ سنے تو اس کو ہر قدم

کے عوض جو وہ جمعہ کے لیے اٹھائے گا ایک سال کے روزہ کا ثواب ہے۔ الکبیر للطبرانی عن اوس بن اوس
۲۱۲۹۶... جس نے غسل کیا اور خوب اچھی طرح غسل کیا، جلدی جمعہ کو گیا، امام کے قریب رہا، خاموشی کے ساتھ خطبہ سنا اور جمعہ کے دن کوئی لغو
کام نہ کیا اللہ پاک اس کے ہر قدم کے بدلے جو وہ مسجد کی طرف اٹھائے گا ایک سال کے روزوں اور عبادت کا ثواب لکھے گا۔

الکبیر للطبرانی عن اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحة عن ابیہ عن جدہ

۲۱۲۹۷... جس نے جمعہ کے دن غسل کیا اور خوب اچھی طرح غسل کیا، پھر جلدی جمعہ کو آیا اور شروع حصہ میں بیٹھا، امام کے قریب ہو کر اور امام
کے خطبہ پر خاموش رہا تو اس کے لیے ہر اٹھنے والے قدم کے عوض ایک سال کے روزوں اور عبادت کا ثواب لکھا جائے گا۔ اور یہ اللہ کے لیے
آسان ہے۔ الکبیر للطبرانی عن اوس بن اوس

۲۱۲۹۸... جس نے جمعہ کے دن غسل کیا اور خوب اچھی طرح غسل کیا اور سویرے جمعہ میں آیا، امام کے قریب رہا اور توجہ سے خطبہ سنا تو اس کو اجر
کے دو گنٹے ملیں گے۔ الکبیر للطبرانی عن ابی امامہ رضی اللہ عنہ

۲۱۲۹۹... جس نے اچھی طرح غسل کیا اور سویرے جمعہ میں آیا اور آگے آ کر بیٹھا، خاموش رہ کر خطبہ سنا اس کے دوسرے جمعے تک کے گناہ
معاف کر دیئے جائیں گے۔ الخطیب عن ابی ہدبہ عن انس رضی اللہ عنہ

۲۱۳۰۰... جس نے جمعہ کو اچھی طرح غسل کیا اور سویرے جمعہ میں آیا اور خاموش رہ کر خطبہ سنا اس کے دونوں جمعوں کے درمیان اور مزید تین
دنوں کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ اور جس نے کچھی ہوئی کنکریوں کو سیدھا کیا اس نے لغو کام کیا۔

مستدرک الحاکم، وتعقب، السنن للبیہقی عن اوس بن اوس

۲۱۳۰۱... اسلام کی فطرت میں سے جمعہ کے دن غسل کرنا، مسواک کرنا، ناک کی صفائی کرنا، مونچھوں کو لینا اور داڑھی کو چھوڑنا ہے۔ کیونکہ مجوسی
اپنی مونچھوں کو لمبا چھوڑتے ہیں اور داڑھیوں کو کٹواتے ہیں۔ تم ان کی مخالفت کرو۔ مونچھوں ترشواؤ اور داڑھیاں چھوڑ دو۔

ابن حبان عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

۲۱۳۰۲... جس نے جمعہ کے دن صبح کی اور خوب اچھی طرح غسل کیا، جلدی جمعہ میں نکلا اور سوار نہ ہوا بلکہ پیدل چلا، امام کے قریب رہا اور کوئی لغو
کام نہ کیا تو اس کو ہر قدم کے بدلے بیسی کے اعمال نماز اور روزے کا ثواب ہوگا۔ الاوسط للطبرانی عن اوس بن اوس

چھٹی فصل..... جمعہ کے دن مبارک ساعت کے تعین کے بارے میں

۲۱۳۰۳... جمعہ کے دن جس گھڑی میں دعا کی قبولیت کی امید ہوتی ہے اس کو عصر کے بعد سے غروب شمس تک تلاش کرو۔

الترمذی عن انس رضی اللہ عنہ

۲۱۳۰۴... جمعہ میں ایک ایسی گھڑی ہے کوئی بندہ مسلمان نماز میں گھڑ اللہ سے اس گھڑی میں کسی خیر کا سوال نہیں کرتا مگر اللہ پاک اس کو ضرور
خطا فرماتے ہیں۔ مؤطا امام مالک، مسند احمد، مسلم، النسائی، ابن ماجہ عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

۲۱۳۰۵... جمعہ میں ایک ایسی گھڑی ہے کوئی بندہ اس میں اللہ سے بخشش نہیں مانگتا مگر اللہ پاک اس کی بخشش کر دیتے ہیں۔

ابن السنی عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

۲۱۳۰۶... اگر جمعے کے دن مبارک گھڑی میں اس دعا کے ساتھ مشرق و مغرب کے درمیان کی کسی چیز پر دعا کی جائے تو وہ کرنے والے کے لیے
قبول ہوگی، وہ دعا یہ ہے:

لا الہ الا انت یا حنان یا منان یا بديع السموات والارض یا ذا الجلال والاکرام.

الخطیب فی التاریخ عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۱۳۰۷ جمعہ کے دن میں بارہ گھڑیاں ہیں، ایک گھڑی ایسی ہے کہ اس میں کوئی مسلمان بندہ اللہ سے کسی چیز کا سوال نہیں کرتا مگر اللہ پاک اس کو ضرور عطا فرماتا ہے۔ لہذا تم اس گھڑی کو عصر کے بعد تلاش کرو۔

ابوداؤد، النسائی، مستدرک الحاکم عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۱۳۰۸ جمعہ میں ایک گھڑی ہے، بندہ اس میں اللہ پاک سے کسی خیر کا سوال نہیں کرتا مگر اللہ پاک اس کو ضرور عطا کرتے ہیں۔ لوگوں نے پوچھا: یا رسول اللہ! وہ کون سی گھڑی ہے؟ ارشاد فرمایا: نماز قائم ہونے سے فارغ ہونے تک۔ الترمذی، ابن ماجہ عن عمرو بن عوف

۲۱۳۰۹ مجھے وہ گھڑی جو جمعہ میں (قبولیت کی گھڑی) ہے بتائی گئی تھی، پھر مجھے وہ گھڑی بھلا دی گئی جیسے لیلۃ القدر بھلا دی گئی۔

ابن ماجہ، ابن خزیمہ، مستدرک الحاکم، شعب الایمان للبیہقی عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۲۱۳۱۰ یہ گھڑی امام کے بیٹھنے سے لے کر نماز پوری ہونے تک ہے۔ یعنی قبولیت کی گھڑی ہے۔ مسلم، ابوداؤد عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ

الاکمال

۲۱۳۱۱ جمعہ میں جس گھڑی کا انتظار ہوتا ہے اس کو عصر سے غروب شمس تک تلاش کرو۔ ساتھ میں آپ ﷺ نے ایک مٹھی کا اشارہ کر کے فرمایا: اس قدر۔ (یعنی تھوڑے وقت تک یہ عرصہ رہتا ہے)۔ الکبیر للطبرانی عن انس رضی اللہ عنہ

۲۱۳۱۲ جس گھڑی کا جمعہ میں انتظار ہوتا ہے اس کو عصر کے بعد سے غروب شمس تک تلاش کرو۔ الترمذی عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:..... حدیث ضعیف اور غریب ہے۔

۲۱۳۱۳ جمعہ میں ایک ایسی گھڑی ہے بندہ اس میں اللہ سے کسی خیر کا سوال نہیں کرتا مگر اللہ پاک اس کو ضرور عطا کرتے ہیں جب کہ آدھا سورج غروب ہو جائے۔ شعب الایمان للبیہقی عن فاطمة الزہراء رضی اللہ عنہا

۲۱۳۱۴ جمعہ میں ایک ایسی گھڑی ہے، اس میں بندہ کھڑا ہوا اللہ سے کسی خیر کا سوال نہیں کرتا مگر اللہ پاک اس کو ضرور عطا کرتے ہیں۔ اور یہ بہت تھوڑا وقت ہے۔ مؤطا امام مالک، مسند احمد، النسائی، ابن ماجہ عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۱۳۱۵ جمعہ میں ایک ایسی گھڑی ہے بندہ اس میں اللہ سے جس چیز کا سوال کرتا ہے اللہ پاک اس کو ضرور عطا کرتے ہیں۔

الخطیب فی المتفق والمفترق عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۱۳۱۶ جمعہ میں ایک ایسی گھڑی ہے کوئی بندہ مؤمن اس میں اللہ سے کسی چیز کا سوال نہیں کرتا مگر اللہ پاک اس کی دعا قبول کرتا ہے۔ پوچھا گیا: یا رسول اللہ! وہ کون سی گھڑی ہے؟ ارشاد فرمایا: نماز عصر سے لے کر غروب شمس تک۔

الحاکم فی الکنی عن ابی رزین العقبلی عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۱۳۱۷ جمعہ میں ایک ایسی گھڑی ہے، کوئی مسلمان بندہ اس میں اللہ سے کسی چیز کا سوال نہیں کرتا مگر اللہ پاک اس کو قبول کرتا ہے۔

ابن ابی شیبہ عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۱۳۱۸ جمعہ کے دن میں ایک ایسی گھڑی ہے کوئی بندہ (نماز میں) کھڑا اللہ سے کسی خیر کا سوال نہیں کرتا مگر اللہ پاک اس کو ضرور عطا کرتے ہیں۔

شعب الایمان للبیہقی عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۱۳۱۹ اس دن میں ایک ایسی ساعت ہے بندہ اس میں اپنے رب سے کوئی دعا نہیں کرتا مگر اللہ پاک اس کو قبول کرتے ہیں۔ وہ وقت امام کے کھڑے ہونے کا ہے۔ الکبیر للطبرانی عن میمونۃ بنت سعد

۲۱۳۲۰ اس میں ایک ایسی ساعت ہے کوئی مسلمان بندہ کھڑا ہوا اللہ سے اس گھڑی میں کسی چیز کا سوال نہیں کرتا مگر اللہ پاک اس کو ضرور عطا کرتا ہے۔ مؤطا امام مالک، البخاری عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

جمعہ کے بعد کی دعائیں

۲۱۳۲۱۔ جس نے سنتے (کے فرض) کے بعد اپنی جگہ سے اٹھنے سے قبل سو بار کہا:

سبحان الله وبحمده سبحان الله العظيم وبحمده واستغفر الله.

تو اللہ پاک اس کے ایک لاکھ اور اس کے والدین کے چوبیس ہزار گناہ معاف کر دے گا۔

ابن السنی، الدیلمی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۱۳۲۲۔ جس نے سنتے کے ان سات مرتبہ یہ کلمات کہے پھر اسی دن مر گیا تو جنت میں داخل ہوگا اور اسی طرح جس نے جمعہ کی رات میں یہ کلمات کہے اور پھر اُس رات میں مر گیا تو وہ جنت میں داخل ہوگا:

اللهم انت ربی لا اله الا انت خلقتنی، وانا عبدک وابن امتک وفي قبضتک، ناصیتی بیدک، امسیت علی عهدک ووعدک ما استطعت، اعوذ بک من شر ما صنعت ابوء بنعمتک وعلی ابوء بذنبی، فاغفر لی ذنوبی انه لا یغفر الذنوب الا انت.

اے اللہ! تو میرا رب ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو نے مجھے پیدا کیا ہے، میں تیرا بندہ ہوں اور تیری باندی کا بیٹا ہوں، تیری منہی میں ہوں، میری پیشانی تیرے ہاتھ میں ہے، میں تیرے عہد پر قائم ہوا اور تیرے وعدے پر مقدر ہوں۔ اے رب! میں تیری پناہ مانگتا ہوں اپنے گنہگاروں کے شر سے، میں تیری نعمت کا اقرار کرتا ہوں اور اپنے گناہوں کا بھی، میرے گناہوں کو بخش دے۔ بے شک تیرے سوا کوئی گناہوں کو بخشنے والا نہیں۔ شعب الایمان للبیہقی، ابن النجار عن انس رضی اللہ عنہ

۲۱۳۲۳۔ جس نے جمعہ کے بعد سورۃ فاتحہ، قل هو اللہ احد، قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس (چاروں سورتیں) پڑھیں تو اس کی آئندہ جمعے تک حفاظت کی جائے گی۔ ابن ابی شیبہ عن اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہ

ساتواں باب..... نفل نمازوں کے بارے میں

اس میں تین فصول ہیں۔

فصل اول..... نوافل سے متعلق ترغیبات اور فضائل

۲۱۳۲۴۔ تمہارے اس زمانے میں تمہارے رب کے مبارک جھونکے ہیں، تم ان کو تلاش کرو۔ شاید کوئی جھونکا تم کو چھو جائے تو کبھی اس کے بعد شقی نہ ہو گے۔ الکبیر للطبرانی عن محمد بن مسلمة

۲۱۳۲۵۔ زمانہ بھر خیر کی تلاش میں رہو۔ اللہ کی مبارک گھڑیاں حاصل کرو۔ بے شک اللہ کی رحمت کے لمحات اسی کو حاصل ہوتے ہیں جس کے لیے پروردگار چاہتا ہے۔ اللہ سے سوال کرو کہ تمہارے عیوب پر پردہ ڈالے اور تمہارے خطرات کو امن بخشے۔ ابن ابی الدنیا فی الفرج والحکیم، شعب الایمان للبیہقی، حلیۃ الاولیاء عن انس رضی اللہ عنہ، شعب الایمان للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۳۲۶۔ سنت (عمل) دو سنتیں ہیں: ایک سنت فرض میں ہے اور ایک سنت غیر فرض میں۔ وہ سنت جو فرض میں ہے اس کی اصل (دلیل) کتاب اللہ میں ہے، لہذا اس کا لینا (اور اس پر عمل کرنا) ہدایت ہے اور اس کو چھوڑنا گمراہی ہے۔ اور وہ سنت (جو غیر فرض میں ہے) اس کی اصل کتاب اللہ میں نہیں ہے، اس کو لینا فضیلت ہے اور اس کو چھوڑنا گناہ نہیں ہے۔ الاوسط للطبرانی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۳۲۷۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: جس نے میرے ولی سے دشمنی مولیٰ میرا اس کو اعلان جنگ ہے۔ اور کوئی بندہ میرا قرب حاصل نہیں کرتا مگر

اسی چیز کے ساتھ جو میں نے اس پر فرض کی ہے۔ اور کوئی بندہ مسلسل نوافل کے ساتھ میرے قریب ہوتا رہتا ہے حتیٰ کہ میں اس کو اپنا محبوب بنا لیتا ہوں۔ جب میں اس کو اپنا محبوب بنا لیتا ہوں تو اس کا کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے، اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے، اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں، جس سے وہ پکڑتا ہے اور اس کا پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے۔ اگر وہ مجھ سے سوال کرتا ہے تو میں اس کو عطا کرتا ہوں۔ اگر وہ مجھ سے پناہ مانگتا ہے تو میں اس کو پناہ دیتا ہوں۔ اور میں کسی کام کو کرنے میں اتنا تردد کا شکار نہیں ہوتا (کہ کروں یا نہ کروں) جتنا مؤمن کی روح قبض کرنے میں تردد کرتا ہوں کیونکہ وہ موت کو ناپسند کرتا ہے اور میں اس کی اس بات کو ناپسند کرتا ہوں۔

البخاری عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۳۲۸۔ دو بلکی سی نفل نماز کی رکعات جن کو تم کچھ خیال نہیں کرتے جو انسان کے عمل کو بڑھاتی ہیں، یہ میرے نزدیک تمہاری باقی دنیا سے زیادہ محبوب ہیں۔ ابن المبارک عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۳۲۹۔ تجھ پر کثرت سجود ایزی ہے۔ ب شک جب بھی تو اللہ کے لیے ایک سجدہ بھی ادا کرتا ہے اللہ پاک تجھے اس کے بدلے ایک درجہ بلند کر دیتے ہیں اور ایک خطا مٹا دیتے ہیں۔ مسند احمد، الترمذی، ابن ماجہ، النسائی عن ثوبان و ابی الدرداء رضی اللہ عنہما

۲۱۳۳۰۔ اللہ پاک نے کسی بندہ کو دو رکعت یا اس سے زیادہ نفل نماز سے بڑھ کر کسی چیز میں مصروف نہیں کیا بندہ جب تک نماز میں رہتا ہے نیکی اس کے سر پر اٹھ لی جاتی رہتی ہے اور بندگان خدا اللہ عزوجل کا قرب اس چیز سے زیادہ افضل کسی دوسری شے کے ساتھ حاصل نہیں کر سکتے جو اس سے نیکی یعنی قرآن۔ مسند احمد، الترمذی عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۳۳۱۔ کسی بندے کو دنیا میں اس سے زیادہ افضل کوئی چیز عطا نہیں کی گئی کہ اس کو دو رکعت نماز پڑھنے کی توفیق مل جائے۔

الکبیر للطبرانی عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۳۳۲۔ دو بلکی سی رعیتیں بھی دنیا اور جو پچھ دنیا پر ہے سب سے بہتر ہیں اور اگر تم وہ عمل کرتے جس کا تم کو حکم دیا گیا ہے تو تم بغیر محنت اور بغیر ذلت کے کھاتے پیتے۔ مسوید، الکبیر للطبرانی عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۳۳۳۔ آدمی کا نفل نماز گھر میں پڑھنا ایسی جگہ پڑھنے سے جہاں اس کو لوگ دیکھتے ہوں اس قدر فضیلت رکھتا ہے جس قدر فرض کو نفل پر فضیلت و برتری حاصل ہے۔ الکبیر للطبرانی عن صہیب بن النعمان

۲۱۳۳۴۔ فرض مسجد میں اور نفل نماز گھر میں ہو۔ مسند ابی یعلیٰ عن عمر رضی اللہ عنہ

۲۱۳۳۵۔ جس نے دو رکعت (نفل نماز) ایسی تنہائی میں پڑھیں جہاں اس کو اللہ اور ملائکہ کے سوا کوئی نہ دیکھتا ہو تو اس کے لیے جہنم سے نجات لکھی جاتی ہے۔ ابن عساکر عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۱۳۳۶۔ آدمی کا اپنے گھر میں نفل نماز پڑھنا لوگوں کے پاس نفل نماز پڑھنے سے ایسی فضیلت رکھتا ہے جیسی فرض نماز جماعت کے ساتھ پڑھنا کیلئے فرض کے پڑھنے پر فضیلت رکھتا ہے۔ مصنف ابن ابی شیبہ عن رجل

۲۱۳۳۷۔ فرض نماز کے سوا ہر نماز گھر میں پڑھنے کی زیادہ فضیلت اور برتری ہے۔ البخاری عن زید بن ثابت رضی اللہ عنہ

۲۱۳۳۸۔ اے لوگو! اپنے گھروں میں نماز پڑھا کرو اور گھروں میں نوافل پڑھنا ہرگز نہ چھوڑو۔

الدارقطنی فی الافراد عن انس رضی اللہ عنہ و جابر رضی اللہ عنہ

نفل نماز گھر میں پڑھنا

۲۱۳۳۹۔ کسی کا گھر میں نماز پڑھنا میری اس مسجد میں نماز پڑھنے سے زیادہ افضل ہے سوائے فرض نماز کے۔

ابوداؤد عن زید بن ثابت، ابن عساکر عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۱۳۳۰..... تمہاری افضل ترین نماز تمہارے گھر میں ہے سوائے فرض نماز کے۔ الترمذی عن زید بن ثابت

الاکمال

۲۱۳۳۱..... اپنے دنوں میں (نفل نمازوں اور دیگر عبادات کے ساتھ) اللہ کی رضا تلاش کرو۔ بے شک اللہ عزوجل نے کچھ لمحات ایسے رکھے ہیں اگر تم کو ان میں سے ایک لمحہ بھی میسر آجائے تو کبھی بھی بد بخت نہ بنو۔ ابن النجار عن ابن عمر رضی اللہ عنہ
۲۱۳۳۲..... تم میں کوئی شخص بھی اپنی (فرض) نماز میں کوئی کمی کو تاہی نہیں کرتا مگر اللہ پاک اس کی نفل نمازوں کے ساتھ اس کے فرض کی کمی کو پورا فرمادیتے ہیں۔ مسند احمد عن رجل من الانصار
۲۱۳۳۳..... جس نے نماز پڑھی اور پوری طرح ادا نہ کی تو اس کی نفل نمازوں سے اس کی کمی کو پورا کیا جاتا ہے۔

الکبیر للطبرانی عن عبد اللہ بن قرط
۲۱۳۳۴..... اللہ تعالیٰ نے دن کو بارہ ساعتیں (گھنٹے) بنا کر پیدا کیا ہے۔ اور ہر ساعت میں دو رکعات نماز رکھی ہیں جو تجھ سے اس ساعت کے گناہ کو دور کر دیتی ہیں۔ الدیلمی من طریق عبد الملک بن ہارون بن عنترہ عن ابیہ عن جدہ عن ابی ذر رضی اللہ عنہ
۲۱۳۳۵..... جس نے خاموشی کے ساتھ (تہائی میں) دو رکعات نفل نماز پڑھی لیس اللہ پاک اس سے نفاق کا نام دفع کر دیں گے۔

ابو الشیخ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ
۲۱۳۳۶ نفل نماز ایسی کسی جگہ پڑھنا جہاں پڑھنے والے کوئی کوئی انسان نہ دیکھے ایسی جگہ نفل نماز پڑھنے سے جہاں اس کو کوئی دیکھتا ہو، پچیس درجے زیادہ اجر رکھتا ہے۔ ابو الشیخ عن صہیب

۲۱۳۳۷..... تمہاری بہترین نماز تمہارے گھر کی نماز ہے سوائے فرض نماز کے۔ الخطیب فی المتفق والمفترق عن زید بن ثابت
کلام:..... امام خطیب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: کہ ابن جو صا کہتے ہیں: اس حدیث کو مرفوع بیان کرنے میں کسی نے اسماعیل بن ابان بن محمد بن حری کی متابعت نہیں کی ہے۔ انتہی۔ اس روایت کو اسماعیل نے ابی مسہر عبدالاعلیٰ بن مسہر عن مالک رحمۃ اللہ علیہ کے طریق سے روایت کیا ہے اور یہ مؤطا امام مالک میں موقوف بیان کی گئی ہے اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے اسماعیل پر کوئی جرح بھی نہیں فرمائی۔

۲۱۳۳۸..... تو دیکھتا ہے کہ میرا گھر مسجد کے کس قدر قریب ہے؟ مجھے اپنے گھر میں نماز پڑھنا مسجد میں نماز پڑھنے سے کہیں زیادہ محبوب ہے سوائے فرض نماز کے۔ ابن سعد عن عبد اللہ بن سعد

۲۱۳۳۹..... کوئی شخص اپنے گھر میں نماز پڑھے یہ اس کیلئے میری اس مسجد (نبوی ﷺ) میں نماز پڑھنے سے زیادہ افضل ہے، سوائے فرض نماز کے۔ ابن عساکر عن ابیہ، الکبیر للطبرانی عن زید بن ثابت

۲۱۳۵۰..... اے اوگوا یہ نمازیں اپنے گھروں میں پڑھو (سوائے فرائض کے)۔ السنن للبیہقی عن کعب بن عجرہ
فائدہ:..... نبی اکرم ﷺ نے بنی عبدالاشہل کی مسجد میں مغرب کی نماز پڑھی نماز سے فراغت کے بعد لوگوں کو سنت اور نفل نمازیں پڑھنا دیکھا تب آپ ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا۔

۲۱۳۵۱..... تمہاری افضل ترین نماز تمہارے گھر کی نماز ہے سوائے فرض نماز کے۔ الترمذی حسن عن زید بن ثابت رضی اللہ عنہ
۲۱۳۵۲..... رات اور دن کی نماز دو دو رکعتیں کر کے ہیں۔ ابن ابی شیبہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۱۳۵۳..... رات اور دن کی نمازیں دو دو رکعتیں ہیں اور ہر دو رکعات کے بعد سلام پھیرنا ہے۔ ابن جریر عن ابن عمر رضی اللہ عنہ
۲۱۳۵۴..... جب تم میں سے کوئی فرض نماز پڑھے پھر وہ کچھ نفل (جس میں ہر طرح کی سنت اور وتر نماز شامل ہے) پڑھنا چاہے تو وہ اپنی جگہ سے تھوڑا سا آگے بڑھ جائے یا دائیں یا بائیں یا پیچھے ہٹ جائے۔ الجامع لعبدالرزاق عن عبدالرحمن بن سابط مرسلأ

کلام:..... اس روایت میں لیث بن ابی سلیم (متکلم فیہ) راوی ہے۔
۲۱۳۵۵ کیا تمہارا کوئی بھی شخص اس بات سے عاجز ہے کہ جب وہ فرض نماز پڑھ لے پھر بقیہ نماز پڑھنا چاہے تو آگے پیچھے ہو جائے یا دائیں بائیں ہٹ جائے۔ السنن للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۳۵۶..... جس نے جمعہ کی رات میں دو رکعتیں پڑھیں اور ان میں فاتحہ الکتاب اور پندرہ مرتبہ اذ از لزلت الارض پڑھی تو اللہ پاک اس کو عذاب قبر اور قیامت کی ہولناکیوں سے مامون کر دے گا۔ ابوسعید الادریسی فی تاریخ سمرقند، ابن النجار، الدیلمی عن انس رضی اللہ عنہ
۲۱۳۵۷..... دو ملکی رکعتیں جن کو تم معمولی خیال کرتے ہو اور جو نفل نماز ہیں یہ تمہارے عمل میں اضافہ کا سبب بنتی ہیں یہ میرے نزدیک تمہاری بقیہ دنیا سے زیادہ محبوب ہے۔ ابن المبارک عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ کسی تازہ قبر کے پاس سے گذرے تو آپ ﷺ نے (دنیا کی مذمت اور آخرت کی طرف سبقت کرنے کے لیے) مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۲۱۳۵۸..... نفل نماز کے لیے بہترین وقت وہ ہے جب سورج آسمان کے جگر سے زائل ہو جائے (یعنی زوال شمس ہو جائے) اور یہ برگزیدہ لوگوں کی نماز ہے۔ اور اس وقت میں بھی جب شدت کی گرمی کا وقت ہو اس وقت کی نفل نماز سب سے زیادہ افضل ہے۔

الدارقطنی فی الافراد، الدیلمی عن عوف بن مالک
۲۱۳۵۹..... آسمان کے دروازے اور جنت کے دروازے اس گھڑی میں کھول دیئے جاتے ہیں یعنی جب سورج زائل ہو جائے پھر اس وقت تک یہ دروازے بند نہیں کیے جاتے جب تک یہ (نفل) نماز نہ پڑھ لی جائے۔ پس میں چاہتا ہوں کہ میرا عمل عبادت گزاروں کے عمل میں سب سے آگے ہو۔ ابن عساکر عن ابی امامہ عن ابی ایوب رضی اللہ عنہ

دوسری فصل..... سنن مؤکدہ اور نوافل میں

اس میں تین فروع ہیں۔

فرع اول..... سنن کے بارے میں اجمالاً

۲۱۳۶۰..... جس نے بارہ رکعت سنتوں پر مداومت کر لی اللہ پاک اس کے لیے جنت میں گھر بنا دے گا۔ ظہر سے قبل چار رکعات، دو رکعات ظہر کے بعد، دو رکعت مغرب کے بعد، دو رکعات عشاء کے بعد اور فجر سے قبل دو رکعات۔

الترمذی، النسائی، ابن ماجہ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا
۲۱۳۶۱..... جس نے ہر روز بارہ رکعتیں ادا کیں اللہ پاک اس کے لیے جنت میں گھر بنا دے گا۔ ظہر سے قبل چار رکعات، ظہر کے بعد دو رکعات، عصر سے قبل دو رکعات، مغرب کے بعد دو رکعات، اور فجر سے قبل دو رکعات۔

النسائی، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن ام حبیبہ رضی اللہ عنہا
فائدہ:..... پہلی حدیث میں عشاء کے بعد اور اس حدیث میں عصر سے قبل دو رکعات کا ذکر ہے جبکہ زیادہ تاکید عشاء کے بعد دو رکعات کی آئی ہے نہ کہ عصر سے قبل دو رکعات کی۔ اس لیے بارہ رکعات پہلی حدیث کے مطابق پڑھی جائیں اور اگر عصر سے قبل بھی دو یا چار رکعات پڑھ لی جائیں تو بڑی فضیلت کی بات ہے۔

۲۱۳۶۲..... جو بندہ مسلم وضو کرتا ہے اور اچھی طرح کامل وضو کرتا ہے پھر رضائے الہی کی خاطر ہر روز بارہ رکعات نفل (سنن مؤکدہ کی) فرائض کے علاوہ پڑھتا ہے تو اللہ پاک اس کے لیے جنت میں گھر بنا دیتا ہے۔ مسلم عن ام حبیبہ رضی اللہ عنہا

۲۱۳۶۳..... جس نے ایک دن ایک رات میں بارہ رکعات پڑھیں اللہ پاک اس کے لیے جنت میں گھر بنا دے گا۔ چار رکعات ظہر سے قبل، دو رکعات ظہر کے بعد، دو رکعات مغرب کے بعد، دو رکعات عشاء کے بعد اور دو رکعات فجر سے قبل۔

الترمذی عن ام حبیبہ رضی اللہ عنہا

۲۱۳۶۴..... جس نے ایک دن میں بارہ رکعات پڑھیں اللہ پاک اس کے لیے جنت میں گھر بنائے گا، فجر سے قبل دو رکعتیں، ظہر سے قبل دو رکعتیں، ظہر کے بعد دو رکعتیں، عصر سے قبل دو رکعتیں، مغرب کے بعد دو رکعتیں اور عشاء کے بعد دو رکعتیں۔

مصنف ابن ابی شیبہ، ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۳۶۵..... میں تجھے اس شخص کی خبر بتاؤں جو نفع میں رہا؟ عرض کیا: وہ کون ہے یا رسول اللہ؟ ارشاد فرمایا: نماز کے بعد دو رکعت پڑھنے والا۔

ابوداؤد عن رجل

فائدہ:..... یعنی ظہر، مغرب اور عشاء کے بعد دو رکعات ادا کرنے والا کامیاب شخص ہے۔

۲۱۳۶۶..... ہر دو اذانوں کے درمیان نماز ہے جو چاہے پڑھے۔

مسند احمد، البخاری، مسلم، ابوداؤد، الترمذی، النسائی، ابن ماجہ عن عبد اللہ بن مغفل

فائدہ:..... یعنی اذان و اقامت کے درمیان سنت نماز ہے۔

۲۱۳۶۷..... ہر دو اذانوں کے درمیان نماز ہے سوائے مغرب کے۔ البزار عن بریدۃ رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... مغرب کی اذان کے بعد اگر کہیں نماز دیر سے قائم ہو تو وہاں بھی دو نفل ادا کر لینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ یہاں ممانعت مقصود نہیں بلکہ وقت کی قلت کی وجہ سے ایسا ارشاد فرمایا گیا ہے۔

الاکمال

۲۱۳۶۸..... ہر دو اذانوں (یعنی اذان و اقامت) کے درمیان دو رکعت ہیں سوائے مغرب کی نماز کے۔

الدارقطنی فی السنن عن عبد اللہ بن بریدہ عن ابیہ او عن ابن بریدہ عن عبد اللہ بن مغفل المزنی

کلام:..... امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ روایت محفوظ ہے۔

۲۱۳۶۹..... ہر دو اذانوں کے درمیان نماز ہے۔ ہر دو اذانوں کے درمیان نماز ہے اس شخص کیلئے جو پڑھنا چاہے۔

مسند احمد، البخاری، ابوداؤد، الترمذی، النسائی، عن عبد اللہ بن بریدۃ عن عبد اللہ بن مغفل المزنی

۲۱۳۷۰..... جس نے بارہ رکعات سنتوں پر مداومت کی اللہ پاک اس کے لیے جنت میں گھر بنا دے گا۔ چار رکعات ظہر سے قبل، دو رکعات ظہر کے

بعد، دو رکعات مغرب کے بعد، دو رکعات عشاء کے بعد، اور دو رکعات فجر سے قبل۔ ابن جریر عن ام حبیبہ رضی اللہ عنہا

۲۱۳۷۱..... جس شخص نے دن میں فرائض کے علاوہ بارہ رکعات پڑھیں اس کا اللہ پر یہ حق ہے کہ اس کو جنت میں گھر دے۔

ابن جریر عن ام حبیبہ رضی اللہ عنہا

۲۱۳۷۲..... جس نے ایک دن میں بارہ رکعات پڑھیں اللہ پاک اس کا گوشت آگ پر حرام کر دیں گے۔

مسند ابی بعلی، الصیاء عن انس رضی اللہ عنہ

۲۱۳۷۳..... دن و رات میں جس نے بارہ رکعات پڑھیں اللہ پاک اس کے لیے جنت میں گھر بنا دے گا۔

مسند احمد، ابن ابی شیبہ، ابن زنجویہ، مسلم، النسائی، ابوداؤد، ابن ماجہ، ابن جریر عن ام حبیبہ، النسائی، الضعفاء للعقیلی عن

ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، مسند احمد، الکبیر للطبرانی عن ام موسیٰ

- ۲۱۳۷۴... جس نے دن میں بارہ رکعات سنت پر مداومت کی اللہ پاک اس کا جنت میں گھر بنا دے گا۔ ابن النجار عن عائشہ رضی اللہ عنہا
- ۲۱۳۷۵... جس نے دن میں بارہ رکعات سنت ادا کر لیں اللہ پاک جنت میں اس کے لیے گھر بنا دے گا اور جس نے اللہ کے لیے مسجد بنائی اللہ پاک اس کے لیے جنت میں گھر بنائے گا۔ انکبیر للطبرانی عن ام حبیبہ رضی اللہ عنہا
- ۲۱۳۷۶... جس نے دن کی نمازوں کے ساتھ بارہ رکعات ادا کر لیں اللہ پاک اس کے لیے جنت میں گھر بنا دے گا۔ (ابن عساکر عن ام حبیبہ) رات سے مراد ہے کہ تہجد رات کے نوافل ہیں ان کے علاوہ جن بارہ رکعات کا تین نمازوں کے ساتھ ذکر آیا ہے وہ مراد ہیں فجر سے قبل دو رکعت، ظہر سے قبل چار اور اس کے بعد دو، مغرب اور عشاء کے بعد دو دو رکعات۔
- ۲۱۳۷۷... کوئی شخص نہیں جو فرض کے سوا بارہ رکعات سنت کی ادا کرے مگر اللہ پاک اس کے لیے جنت میں گھر بنا دے گا۔

ابن حبان عن ام حبیبہ رضی اللہ عنہا

دوسری فرع..... قیام اللیل (تہجد کے نوافل)

- ۲۱۳۷۸... جب تم میں سے کوئی شخص سوتا ہے تو شیطان اس کے سر کے پیچھے گدی پر تین گرہیں مار دیتا ہے اور ہر گرہ پر اس کو کہتا ہے، رات بہت لمبی پڑی ہے، طمینان سے سو جا، اگر وہ بیدار ہو کر اللہ کا ذکر کر لیتا ہے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے، اگر اٹھ کر وضو بھی کر لیتا ہے تو دوسری گرہ کھل جاتی ہے اور اگر نماز ادا کرتا ہے تو تمام گرہیں کھل جاتی ہیں۔ پھر وہ صبح کو نشاط انگیز اور خوشگوار موڈ میں رہتا ہے، ورنہ سارا دن بد شکل، ست اور کابل بنا رہتا ہے۔

مسند احمد، السنن للبیہقی، ابو داؤد، النسائی، ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

- ۲۱۳۷۹... افضل ترین نماز نصف رات کی نماز ہے لیکن اس کو پڑھنے والے بہت تھوڑے ہیں۔ شعب الایمان للبیہقی عن ابی ذر رضی اللہ عنہ
- ۲۱۳۸۰... افضل ترین نماز درمیانی رات کی نماز ہے۔ ابن ابی شیبہ عن الحسن مرسلًا
- ۲۱۳۸۱... جو رات کو بیدار ہو اور یہ کلمات پڑھے:

لا الہ الا اللہ و حمدہ لا شریک لہ، لہ الملک و لہ الحمد، یحیی و یمیت بیدہ الخیر و هو علی کل شیء قذیر، سبحان اللہ و الحمد للہ و لا الہ الا اللہ و اللہ اکبر و لاحول و لا قوۃ الا باللہ.

پھر اللہم اغفر لی کہے یا کوئی بھی دعا کرے تو اس کی دعا قبول ہوگی۔ پھر اگر وہ اٹھے اور وضو کرے اور نماز پڑھے تو اس کی نماز قبول ہوگی۔

مسند احمد، البخاری، ابو داؤد، الترمذی، ابن ماجہ عن عبادۃ بن الصامت

- ۲۱۳۸۲... اے اللہ کے بندے! فلاں کی طرح نہ بن، جو پہلے رات کو کھڑا ہوتا تھا لیکن پھر رات کا قیام ترک کر دیا۔

مسند احمد، البخاری مسلم، النسائی، ابن ماجہ عن ابن عمرو

- ۲۱۳۸۳... جب تو بیدار ہو تو نماز پڑھ لیا کر۔ مسند احمد، ابو داؤد، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن ابی سعید رضی اللہ عنہ
- ۲۱۳۸۴... جب اللہ پاک کسی مسلمان بندے کو رات کے وقت اس کی روح واپس لوٹاتے ہیں (اور اس کو بیدار کرتے ہیں) پھر وہ تسبیح کرتا ہے، اللہ کی حمد و ثنا کرتا ہے اور اپنے گناہوں کی بخشش مانگتا ہے تو اللہ پاک اس کے پچھلے سب گناہ معاف کر دیتا ہے۔ اور اگر وہ کھڑا ہو کر وضو کرتا ہے، نماز پڑھتا ہے، ذکر اذکار کرتا ہے، استغفار کرتا ہے اور اللہ سے دعا کرتا ہے تو اللہ پاک اس کی دعا قبول فرماتا ہے۔

ابن السنن و الخیرانی فی مکارم الاخلاق عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

- ۲۱۳۸۵... جب تم میں سے کوئی شخص رات میں کھڑا ہو تو پہلے دو، بلکہ رکعتیں پڑھ لیا کرے۔ (پھر جتنی چاہے لمبی لمبی نماز پڑھے)۔

ابو داؤد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

تہجد کا اہتمام کرنا

- ۲۱۳۸۶۔۔۔۔۔ رات کا قیام فرض ہے حامل قرآن پر خواہ دو رکعتیں ہی پڑھ لے۔ مسند الفردوس عن جابر رضی اللہ عنہ
- ۲۱۳۸۷۔۔۔۔۔ جس نے دس آیات رات کی نماز میں پڑھ لیں اس کو غافلین میں شمار نہیں کیا جائے گا۔ اور جس نے رات کی نماز میں سو آیات پڑھ لیں اس کو قانتین میں لکھا جائے گا اور جو ہزار آیات پڑھ لے اس کو خیر کا خزانہ پالینے والوں میں لکھا جائے گا۔ ابن ماجہ، ابن حبان عن ابن عمرو
- ۲۱۳۸۸۔۔۔۔۔ میرے پاس جب تکلیف علیہ السلام تشریف لائے اور فرمایا: اے محمد! جی لے جتنا چاہے، کیونکہ آپ ایک دن مرنے والے ہیں۔ محبت کر لیں جس سے چاہیں کیونکہ ایک دن اس سے جدا ہونے والے ہیں۔ جو چاہے عمل کر لیں کیونکہ آپ کو اس کا بدلہ ملنے والا ہے۔ جان لیں کہ مؤمن کا شرف اور اس کی عزت رات کے قیام میں ہے۔ اور اس کی عزت لوگوں سے امید نہ رکھنے میں ہے۔ الشیرازی فی الالقاب، مستدرک الحاکم، شعب الایمان للبیہقی عن سہل بن سعد، وعن جابر رضی اللہ عنہ، خلیۃ الاولیاء عن علی رضی اللہ عنہ
- ۲۱۳۸۹۔۔۔۔۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کی ماں ام سلیمان بن داؤد علیہ السلام نے ایک مرتبہ اپنے بیٹے سلیمان علیہ السلام کو فرمایا: اے بیٹے! رات کو زیادہ نہ سو، کیونکہ رات کو کثرت سے سونا انسان کو قیامت کے دن فقیر بنا دے گا۔ ابن ماجہ، شعب الایمان للبیہقی عن جابر رضی اللہ عنہ
- ۲۱۳۹۰۔۔۔۔۔ کوئی بندہ جو رات کو نماز پڑھنے کا مادی ہو پھر کسی دن اس پر نیند غالب آجائے تو اللہ پاک اس کے لیے رات کا اجر لکھ دے گا اور اس کی نیند اس پر صدقہ ہوگی۔ ابو داؤد، النسائی عن عائشہ رضی اللہ عنہا
- ۲۱۳۹۱۔۔۔۔۔ جو شخص اپنے بستر پر آئے اور یہ نیت کرے کہ رات کو اٹھ کر نماز پڑھے گا لیکن اس پر نیند غالب آجائے حتیٰ کہ وہ صبح کر دے تو اس کو اس کی نیت کا اجر ملے گا اور اس کی نیند اس کے رب کی طرف سے اس پر صدقہ ہوگی۔
- النسائی، ابن ماجہ، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ
- ۲۱۳۹۲۔۔۔۔۔ جس نے ایک رات میں سو آیات پڑھیں اس کے لیے رات کی عبادت کا ثواب لکھا جائے گا۔ (مسند احمد، النسائی عن تمیم)
- ۲۱۳۹۳۔۔۔۔۔ جس نے ایک رات میں سو آیات پڑھیں اس کو غافلین میں نہیں لکھا جائے گا۔ مستدرک الحاکم عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ
- ۲۱۳۹۴۔۔۔۔۔ جس نے رات کو نماز کی کثرت رکھی دن میں اس کا چہرہ حسین ہوگا۔ ابن ماجہ عن جابر رضی اللہ عنہ
- ۲۱۳۹۵۔۔۔۔۔ رات کی نماز نہ چھوڑنا خواہ تو بکری کے دودھ دوہنے کے وقت کے بقدر ہی پڑھے۔ الاوسط للطبرانی عن جابر رضی اللہ عنہ
- ۲۱۳۹۶۔۔۔۔۔ افضل ترین گھڑیاں رات کا آخری حصہ ہے۔ الکبیر للطبرانی عن عمرو بن عبسہ
- ۲۱۳۹۷۔۔۔۔۔ افضل ترین نماز فرض نماز کے بعد رات میں نماز پڑھنا ہے۔ اور رمضان کے بعد افضل ترین روزے اللہ کے محترم ماہ ماہ محرم کے روزے رکھنا ہے۔ مسلم، ابو داؤد، الترمذی، النسائی، ابن ماجہ عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ، الرؤیانی فی مسندہ، الکبیر للطبرانی عن جندب
- ۲۱۳۹۸۔۔۔۔۔ اللہ پاک مہلت دیتا ہے حتیٰ کہ جب رات کا آخری پہر ہوتا ہے تو اللہ پاک آسمان دنیا پر نزول فرماتا ہے اور نداء دیتا ہے: ہے کوئی مغفرت چاہنے والا؟ ہے کوئی توبہ کرنے والا؟ ہے کوئی سوال کرنے والا؟ ہے کوئی دعا کرنے والا۔ حتیٰ کہ فجر طلوع ہو جاتی ہے۔
- مسند احمد، مسلم عن ابی سعید و ابی ہریرہ رضی اللہ عنہما
- ۲۱۳۹۹۔۔۔۔۔ صبح کا سونا رزق کو روکتا ہے۔
- مسند عبد اللہ بن احمد بن حنبل، الکامل لابن عدی، شعب الایمان للبیہقی عن عثمان، الصحیح لابن حبان عن انس رضی اللہ عنہ
- ۲۱۴۰۰۔۔۔۔۔ آدمی جب رات کو اٹھتا ہے اور اپنے گھر والوں کو بھی اٹھاتا ہے اور دو رکعت نماز پڑھتا ہے تو ان کو ان مردوں میں لکھ دیا جاتا ہے جو کثرت کے ساتھ اللہ کا ذکر کرنے والے ہیں اور ان عورتوں میں لکھ دیا جاتا ہے جو کثرت کے ساتھ اللہ کا ذکر کرنے والی ہیں۔
- ابو داؤد، النسائی، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ، و ابی سعید معاً

۲۱۳۰۱ اللہ تعالیٰ نے ہر نبی کی پسند بنائی ہے، میری پسند رات کو اللہ کی بارگاہ میں کھڑا ہونا ہے۔ رات کو بیدار ہونے کے بعد، لہذا کوئی شخص اس وقت میرے پیچھے نماز کے لیے کھڑا نہ ہو (بلکہ اپنی منفرد نماز پڑھ لے اسی طرح اللہ پاک نے ہر نبی کے لیے رزق کا بندوبست کیا ہے اور میرے لیے یہ تمس (مالِ غنیمت کا پانچواں حصہ) رکھا ہے۔ پس جب میں اس دنیا سے اٹھایا جاؤں تو یہ تمس میرے بعد حاکم وقت کے لیے ہے۔

الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

فائدہ: مالِ غنیمت کے پانچویں حصہ واللہ نے رسول کی مرضی پر چھوڑا ہے۔ لہذا آپ اس میں سے اپنے گھر والوں کا خرچہ نکال کر بقیہ راہِ خدا میں رشتہ داروں، یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں پر خرچ کر دیتے تھے۔ باغِ فدک اور خیبر کی غنیمت میں سے کچھ اراضی اسی سلسلے کے لیے وقف تھیں جو بعد میں خنساء، راشدین کے زیرِ نگرانی آئیں وہ بھی ان میں سے نبی کی ازواجِ مطہرات کا خرچہ نکال کر بقیہ مال انہی امور پر صرف کر دیتے تھے جن پر نبی اکرم ﷺ کیا کرتے تھے۔

۲۱۳۰۲ رات کے سہ میں ایک ایسی گھڑی ہے جس میں کوئی مسلمان بندہ اللہ سے دنیا یا آخرت کی کسی خیر کا سوال نہیں کرتا مگر اللہ پاک اس کو عطا کرتے ہیں اور یہ گھڑی تمام رات رہتی ہے۔ مسند احمد، مسلم عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۱۳۰۳ اللہ پاک ایسے بندے پر رحم فرمائے جو رات کو اٹھے، نماز پڑھے اور اپنی بیوی کو بھی اٹھائے وہ بھی نماز پڑھے، اگر وہ انکار کرے تو اس کے منہ پر پانی کے چھینٹے مارے۔ اسی طرح اللہ پاک ایسی بندی پر رحم کرے، جو رات کو اٹھے، نماز پڑھے اور اپنے شوہر کو بھی اٹھائے اور وہ بھی نماز پڑھے اور اگر وہ اٹھنے سے انکار کرے تو اس کو چہرے پر پانی کے چھینٹے مارے۔

مسند احمد، ابو داؤد، النسائی، ابن ماجہ، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۳۰۴ رات میں دو رکعتیں نوافل پڑھنا گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہیں۔ مسند الفردوس عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۱۳۰۵ دو رکعتیں جن کو ابن آدم آخر رات کے حصے میں پڑھے اس کے لیے دنیا و مافیہا سے بہتر ہیں۔ اور اگر مجھے اپنی امت پر مشقت کا خوف دامن نہ ہوتا تو یہ دو رکعت نماز ان پر فرض کر دیتا۔ ابن نصر عن حسان بن عطیہ مرسلًا

۲۱۳۰۶ مؤمن کا شرف رات کی نماز میں ہے اور اس کی عزت لوگوں کے ہاتھ میں جو کچھ ہے اس سے ناامید اور بے نیاز ہونے میں ہے۔

الضعفاء للعقبلی، الحطیب عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۳۰۷ رات کو نماز پڑھو خواہ دو یا چار رکعت ہی کیوں نہ پڑھو، کسی گھر میں بھی اگر کوئی رات کو نماز پڑھنے والا ہوتا ہے تو ایک منادی ان کو نداء دیتا ہے: اے اہل بیت اپنی نماز کے لیے اٹھ کھڑے ہو۔ ابن نصر، شعب الایمان للبیہقی عن الحسن مرسلًا

۲۱۳۰۸ تم پر رات کی نماز ضروری ہے خواہ ایک رکعت ہی کیوں نہ پڑھو۔

الزهد للامام احمد، ابن نصر، الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

فائدہ: کبیر مقسود ہے ورنہ صرف ایک رکعت پڑھنا منقول ہے اور نہ مسنون۔ یعنی بلکہ کم از کم دو رکعت پڑھنے کا حکم ہے۔

۲۱۳۰۹ تم پر رات کا قیام لازم ہے۔ یہ صالحین کا شعار ہے، اللہ تعالیٰ کے ہاں قرب کا ذریعہ ہے، گناہوں سے باز رکھنے کا سبب ہے برائیوں کا کفارہ ہے، جسمانی بیماریوں کو دفع کرنے والی ہے۔

مسند احمد، الترمذی، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی عن بلال، الترمذی، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی عن ابی امامہ،

ابن عساکر عن ابی الدرداء، رضی اللہ عنہ، الکبیر للطبرانی عن سلمان، ابن السنی عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۱۳۱۰ سبحان اللہ! آج رات کیا فتنے نازل ہوئے ہیں اور کیا کیا خزانے کھلے ہیں۔ اے حجروں والیو! اٹھو! پس بہت سی دنیا میں پسندنے والی

آخرت میں عیال ہیں۔ مسند احمد، البخاری، الترمذی عن ام سلمہ رضی اللہ عنہا

۲۱۳۱۱ رات کی غسل نماز کی فضیلت دن کی غسل نماز پر ایسی ہے جیسی خفیہ صدقہ کی فضیلت اعلانیہ صدقہ پر ہے۔

ابن المبارک، الکبیر للطبرانی، حلیۃ الاولیاء عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

رات کی نماز دو دو رکعت

۲۱۳۱۲ رات کی نماز دو دو رکعات ہیں۔ پس جب کسی کو صبح کا ڈر ہو تو ایک رکعت پڑھ کر اپنی نماز کو وتر کر لے۔

مؤطا امام مالک، مسند احمد، البخاری، مسلم، ابو داؤد، الترمذی، النسائی، ابن ماجہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ
فائدہ:..... یہ حکم اس شخص کے لیے ہے جو وتر پڑھ کر نہ سویا ہو، وہ آخری دو رکعت میں ایک رکعت ملا کر اس کو وتر بنا لے۔

۲۱۳۱۳ رات کی نماز دو دو رکعات ہیں۔ پس جب تجھے صبح کا خوف دامن گیر ہو تو ایک رکعت کے ساتھ نماز کو طاق کر لے، بے شک اللہ طاق ہے اور طاق کو پسند کرتا ہے۔ ابن نصر، الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۱۳۱۴ رات اور دن کی (نفل) نماز دو دو رکعات ہیں۔ مسند احمد، ابو داؤد، الترمذی، النسائی، ابن ماجہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۱۳۱۵ رات کی نماز دو دو رکعات ہیں۔ اور رات کے درمیانی پہر میں دعا زیادہ قبول ہوتی ہے۔

ابن نصر، الکبیر للطبرانی عن عمرو بن عبسہ

۲۱۳۱۶ رات کی نماز دو دو رکعات ہیں اور آخر رات میں ایک رکعت کا اضافہ وتر ہے۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۱۳۱۷ رات کی نماز دو دو رکعات ہیں۔ وتر ایک رکعت ہے۔ اور ہر دو رکعت کے بعد تشہد ہے۔ اور دعا میں خدا کے آگے گزر گڑاتا، مسکنت کا اظہار کرنا اور اللہم اغفر لی اللہم اغفر لی کہنا ہے جو یوں نہ کہے اس کی نماز ادھوری ہے۔

مسند احمد، ابو داؤد، الترمذی، ابن ماجہ عن المطلب بن ابی رداة

۲۱۳۱۸ جب تم میں سے کوئی شخص بیدار ہو تو یہ دعا پڑھے:

الحمد لله الذي رد علي روحي وعافاني في جسدي واذن لي بذكوره.

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھ پر میری روح واپس لوٹائی، میرے جسم کو عافیت بخشی اور مجھے اپنے ذکر کی توفیق نصیب فرمائی۔

ابن السنی عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

۲۱۳۱۹ سب سے محبوب ترین کلام جب بندہ رات کو نیند سے اٹھے تو یہ ہے:

سبحان الذي يحيى الموتى وهو على كل شيء قدير.

پا ہے وہ ذات جو مردوں کو زندہ کرتی ہے اور وہ ہر شے پر قادر ہے۔ الخطیب عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۱۳۲۰ جب رات کو کوئی بیدار ہو اور (نیند کے غلبے سے) قرآن اس کی زبان پر نہ ٹھہرے اور اس کو اپنے پڑھے ہوئے قرآن کی سمجھ بھی نہ آئے تو وہ جا کر سو جائے۔ مسند احمد، مسلم، ابو داؤد، ابن ماجہ عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

۲۱۳۲۱ جب رات کو کوئی شخص بیدار ہو تو وہ دو دو رکعتی نماز کی ابتداء کرے۔ مسند احمد، مسلم، عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

۲۱۳۲۲ جب کوئی نماز پڑھتے ہوئے اونگھ کا شکار ہو رہا ہو تو وہ سو جائے حتیٰ کہ اس کی نیند پوری ہو جائے۔ کیونکہ جب کوئی اونگھتے ہوئے نماز پڑھے گا تو ممکن ہے کہ وہ استغفار کرنا چاہے مگر اس سے اپنے لیے بددعا نکل جائے۔

مؤطا امام مالک، البخاری، مسلم، ابو داؤد، الترمذی، ابن ماجہ عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۱۳۲۳ جب کوئی (نفل) نماز پڑھتے ہوئے اونگھنے لگے تو وہ جا کر سو جائے حتیٰ کہ اس کو معلوم ہو جائے کہ وہ کیا پڑھ رہا ہے۔

مسند احمد، البخاری، النسائی عن انس رضی اللہ عنہ

۲۱۳۲۴ جب کوئی نماز کے دوران اونگھ رہا ہو وہ جا کر سو جائے کیونکہ نہ معلوم وہ اپنے خلاف بددعا نہ کر لے اور اس کو علم ہی نہ ہو۔

النسائی، ابن حبان عن عائشہ رضی اللہ عنہا

الاکمال

۲۱۳۲۵۔۔۔ جبریل مسلسل مجھے رات کے قیام کی وصیت فرماتے رہے حتیٰ کہ میں نے سمجھ لیا کہ میری امت کے بہترین لوگ رات کو تھوڑا ہی سوئیں گے۔ مسند الفردوس عن انس رضی اللہ عنہ

۲۱۳۲۶۔۔۔ رات کے پیٹ میں دو رکعتیں پڑھنا بھی گناہوں کو دھو دیتا ہے۔ الحاکم فی تاریخ عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۱۳۲۷۔۔۔ رات کی نماز کے بغیر چارہ کار نہیں، خواہ ایک اونٹنی کے دودھ دوہنے کی بقدر ہو، اور خواہ ایک بکری کے دودھ دوہنے کی بقدر ہو اور عشاء کے بعد جو بھی نماز پڑھی جائے وہ رات کی نماز ہے۔ الکبیر للطبرانی، ابو نعیم عن ایاس بن معاویہ المزنی

۲۱۳۲۸۔۔۔ تم پر رات کا قیام لازمی ہے۔ کیونکہ یہ تم سے پہلے صالحین کا شعار ہے، رات کا قیام اللہ کے قرب کا ذریعہ ہے، گناہوں سے باز رکھنے کا ذریعہ ہے، گناہوں کا کنارہ ہے، جسم سے برائیوں کو دفع کرنے والا ہے۔ مسند احمد، الترمذی، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی، ابن

السنی، ابو نعیم فی الطب عن ابی ادريس الخولانی عن بلال، وقال الترمذی، غریب لا یصح، الترمذی، ابن جریر، ابن خزیمہ، ابو نعیم، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی عن ابی ادريس عن ابی امامة قال الترمذی وهذا اصح من حدیث ابی ادريس عن بلال، ابن عساکر

عن ابی ادريس عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ، ابن السنی عن جابر رضی اللہ عنہ
۲۱۳۲۹۔۔۔ تم پر رات کا قیام لازمی ہے بے شک یہ تم سے قبل صالحین کا شعار ہے، یہ اللہ کے قرب کا ذریعہ، گناہوں کا کفارہ اور گناہوں سے باز

رکھنے والا ہے۔ الاوسط للطبرانی عن ابی امامة رضی اللہ عنہ

۲۱۳۳۰۔۔۔ تم پر رات کا قیام لازم ہے کیونکہ یہ تم سے پہلے صالحین کا شعار ہے، اللہ کی قربت کا ذریعہ ہے، پروردگار کی رضامندی، گناہوں کا کفارہ ہے اور ان سے دور رکھنے والا ہے اور جسمانی بیماریوں کے لیے دافع ہے۔

الکبیر للطبرانی، ابن السنی، ابو نعیم، شعب الایمان للبیہقی وابن عساکر عن سلمان رضی اللہ عنہ

۲۱۳۳۱۔۔۔ تم پر رات کی نماز لازم ہے خواہ ایک رکعت ہی ہو۔ بے شک رات کی نماز گناہوں سے باز رکھتی ہے، رب تبارک وتعالیٰ کے غصے کو فرو کرتی ہے اور اپنے پڑھنے والے سے جہنم کی آگ کو دفع کرتی ہے۔ اور مخلوق میں سے اللہ کے نزدیک مبغوض ترین (جن پر اللہ کو سخت غصہ

آتا ہے) تین اشخاص ہیں: وہ آدمی جو دن میں بھی کثرت سے سوئے اور رات کی نماز (تہجد) میں بھی سے کچھ نہ پڑھے۔ دوسرا وہ شخص جو کھائے تو بہت زیادہ مگر کھانے پر اللہ کا نام تک نہ لے اور نہ کھانے کے بعد اللہ کا شکر کرے اور تیسرا وہ شخص جو بغیر بات کے خوب نئے۔ بے شک کثرت

کے ساتھ بنسادل کر مردہ کر دیتا ہے اور فقر و فاقہ کو پیدا کرتا ہے۔ الدیلمی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۱۳۳۲۔۔۔ فرض نماز کے بعد افضل ترین نماز رات کی نماز (تہجد) ہے۔ ابن جریر عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

۲۱۳۳۳۔۔۔ فرض نماز کے بعد افضل ترین نماز رات میں نماز پڑھنا ہے۔ ابن جریر عن جندب الجلی

۲۱۳۳۴۔۔۔ فرض نماز کے بعد افضل ترین نماز رات کی نماز ہے اور افضل ترین روزے ماہ رمضان کے بعد اس ماہ کے روزے ہیں جس کو لوگ ماہ

مترم کہتے ہیں۔ ابن زنجویہ، حلیۃ الاولیاء عن جندب الجلی

۲۱۳۳۵۔۔۔ دو رکعتیں جن کو ابن آدم اخیر رات میں پڑھتا ہے اس کے لیے دنیا و مافیہا سے بہتر ہیں۔ اور اگر مجھے اپنی امت پر مشقت کا خوف

و امن میر نہ ہوتا تو یہ نماز ان پر فرض کر دیتا۔ آدم فی الثواب و ابونصر عن حسان بن عطیہ مرسلاً، الدیلمی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۱۳۳۶۔۔۔ رات کا افضل حصہ آخر رات کا حصہ ہے۔ پھر فجر کی نماز تک نماز مقبول ہے۔ پھر طلوع شمس تک کوئی نماز مقبول نہیں پھر عصر کی نماز تک

نماز مقبول ہے، پھر غروب شمس تک کوئی نماز نہیں، پوچھا گیا: یا رسول اللہ! رات کی نماز کیسے ہے؟ ارشاد فرمایا: دو رکعت۔ پوچھا گیا: دن کی نماز کیسے ہے؟ ارشاد فرمایا: چار چار رکعت۔ اور جس نے نماز کے بعد نماز پڑھی اللہ پاک اس کے لیے ایک قیراط ثواب لکھیں گے۔ اور قیراط احد پہاڑ

کے برابر ہے۔ بندہ جب کھڑا ہو کر وضو کرتا ہے، پھر اپنی ہتھیلیاں دھوتا ہے تو اس کے گناہ اس کی ہتھیلیوں سے نکل جاتے ہیں، پھر وہ کلی کرتا ہے اور ناک میں پانی ڈالتا ہے تو اس کے گناہ ناک کے نتھنوں سے بھی نکل جاتے ہیں، پھر جب وہ اپنا چہرہ دھوتا ہے تو اس کے گناہ چہرے، کانوں اور آنکھوں سے بھی نکل جاتے ہیں۔ پھر جب وہ اپنے بازو دھوتا ہے تو اس کے گناہ بازوؤں سے بھی نکل جاتے ہیں۔ پھر جب وہ سر کا مسح کرتا ہے تو اس کے گناہ سر سے بھی نکل جاتے ہیں۔ پھر جب وہ اپنے پاؤں دھوتا ہے تو اس کے گناہ پاؤں سے بھی نکل جاتے ہیں اور جب وہ نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو اپنے گناہوں سے یوں نکل جاتا ہے جیسے آج اس کی ماں نے اس کو جنم دیا ہے۔ الجامع لعبدالرزاق عن علی رضی اللہ عنہ

۲۱۴۳۷۔ اللہ پاک ایسے بندے پر رحم فرمائے جو رات کو کھڑا ہو، پھر نماز پڑھے اور اپنے گھر والوں کو جگائے۔ پس نماز پڑھو۔ اللہ ایسی عورت پر رحم کرے جو رات کو کھڑی ہو اور نماز پڑھے پھر اپنے شوہر کو جگائے تو وہ بھی نماز پڑھے۔ ابن ابی شیبہ عن الحسن مرسلًا

۲۱۴۳۸۔ اللہ پاک ایسے شخص پر رحم فرمائے جو رات کو کھڑا ہو اور نماز پڑھے، اور اپنی اہلیہ کو اٹھائے تو وہ بھی نماز پڑھے۔ اگر وہ انکار کر دے تو اس کے چہرے پر پانی کے چھینٹے مارے۔ اللہ پاک ایسی عورت پر رحم کرے جو رات کو اٹھے، نماز پڑھے اور اپنے شوہر کو جگائے تو وہ بھی نماز پڑھے، اگر وہ انکار کرے تو اس کے منہ پر پانی کے چھپکے مارے۔

مسند احمد۔ ابو داؤد، النسائی، ابن ماجہ، ابن جریر، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی، ابن حبان عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۴۳۹۔ جو شخص رات کو بیدار ہو اور اپنی بیوی کو بھی بیدار کرے۔ اگر اس پر نیند کا غلبہ ہو تو اس کے چہرے پر پانی کے چھینٹے مارے۔ پھر وہ دونوں اپنے گھر میں کھڑے ہو کر رات کی ایک گھڑی اللہ کا ذکر کریں (نماز پڑھیں) تو ضرور ان کی بخشش کر دی جائے گی۔

الکبیر للطبرانی عن ابی مالک الاشعری

گھر والی کو تہجد کے لئے بیدار کرنا

۲۱۴۴۰۔ جب تم میں سے کوئی رات کو کھڑا ہو تو اپنی اہلیہ کو بیدار کر لے اور اگر وہ بیدار نہ ہو تو اس کے منہ پر پانی کے چھینٹے مارے۔

الدیلمی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۴۴۱۔ کوئی مسلمان مرد یا عورت ایسا نہیں جو سوئے مگر اس پر ایک گرہ لگ جاتی ہے اگر وہ بیدار ہو کر اللہ کا ذکر کر لیتا ہے تو وہ گرہ کھل جاتی ہے اور پھر اگر وہ وضو کر کے نماز کے لیے کھڑا ہو جاتا ہے تو اس کی صبح نشاط انگیز اور خوشگوار ہوتی ہے اور وہ خیر پاتا ہے اور اس کی تمام گرہیں کھل جاتی ہیں۔ اگر وہ صبح اٹھے اور اللہ کا ذکر نہ کرے تو اس پر گرہ لگی رہتی ہے اور وہ صبح کو بوجھل اور ست روی کا شکار ہو جاتا ہے اور کوئی خیر بھی نہیں پاتا۔

ابن حبان عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۱۴۴۲۔ میری امت کے دو شخص ہیں۔ ان میں سے ایک رات کو اٹھتا ہے اور پاکی و طہارت میں مشغول ہو جاتا ہے اور اس پر گرہیں لگی ہوتی ہیں وہ وضو کرتا ہے: جب ہاتھ دھوتا ہے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے، جب چہرہ دھوتا ہے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے، جب بازو دھوتا ہے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے، جب سر کا مسح کرتا ہے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے، جب اپنے پیروں کو دھوتا ہے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے تب اللہ پاک پردے کے پیچھے فرشتوں سے فرماتا ہے: دیکھو میرا یہ بندہ طہارت و صفائی میں مشغول ہے تاکہ مجھ سے سوال کرے پس یہ جس چیز کا سوال بھی کرے گا وہ اس کے لیے ہے۔ مسند احمد، ابن حبان، الکبیر للطبرانی عن عقبہ بن عامر

۲۱۴۴۳۔ تم پر گرہیں لگی ہوتی ہیں۔ پس جب تم میں سے کوئی ہاتھ دھوتا ہے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے، جب پاؤں دھوتا ہے تب بھی ایک گرہ کھل جاتی ہے۔ پس اللہ پاک پردے کے پیچھے والے فرشتوں سے ارشاد فرماتا ہے: میرے اس بندے کو دیکھو جو پاکی حاصل کرنے میں مشغول ہے تاکہ مجھ سے مانگے۔ پس میرا بندہ جو بھی مانگے گا وہ اس کو عطا ہوا۔ الکبیر للطبرانی عن عقبہ بن عامر

۲۱۴۴۴۔ تم میں سے کوئی رات کے سہ اٹھتا ہے، پاکی حاصل کرتا ہے تو اس پر گرہیں لگی ہوتی ہیں وہ وضو کرتا ہے اور ہاتھ دھوتا ہے تو ایک گرہ

کھل جاتی ہے، جب وہ خیرہ دھوتا ہے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے، جب وہ سر کا مسح کرتا ہے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے اور جب وہ پاؤں دھوتا ہے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے۔ پس اللہ پاک پردے کے پیچھے فرشتوں کی جماعت سے ارشاد فرماتا ہے۔ میرے اس بندے کو دیکھو جو اپنے نفس کی طہارت میں مشغول ہے تاکہ مجھ سے سوال کرے، پس یہ جو سوال کرے گا وہ اس کو عطا ہوا۔ نصر عن عقبہ بن عامر

۲۱۴۳۵۔ جب کوئی بندہ سوتا ہے تو اس کے کانوں پر گرہیں لگادی جاتی ہیں۔ پھر وہ اللہ کا ذکر کرتا ہے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے، وضو کرتا ہے تو دوسری گرہ کھل جاتی ہے۔ اگر وہ نماز پڑھتا ہے تو سب گرہیں کھل جاتی ہیں۔ اگر وہ بیدار نہ ہو اور وضو نہ کرے اور نہ صبح کی نماز پڑھے تو اس پر وہ سب گرہیں اسی طرح لگی رہتی ہیں۔ اور شیطان اس کے کانوں میں پیشاب کر دیتا ہے۔ ابن النجار عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۲۱۴۳۶۔ کوئی مرد یا عورت ایسی نہیں، سوتے وقت جس کے سر پر تین گرہیں ندلگ جاتی ہوں۔ اگر وہ بیدار ہو کر اللہ کا ذکر کرتا ہے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے، اگر وہ اٹھ کر وضو کرتا ہے تو دوسری گرہ کھل جاتی ہے اور جب وہ نماز کو آتا ہے تو سب گرہیں کھل جاتی ہیں۔

مسند احمد، الشاشی، ابن نصر و ابن خزیمہ، السنن لسعید بن منصور عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۱۴۳۷۔ اے بیٹی! اٹھ کھڑی ہو، اپنے پروردگار کے رزق کی تقسیم (کے وقت) حاضر رہ، اور غافلین میں سے مت بن۔ بے شک اللہ تعالیٰ طلوع فجر سے طلوع شمس تک رزق تقسیم فرماتا ہے۔ شعب الایمان للبیہقی وضعفه عن فاطمة رضی اللہ عنہا و علی رضی اللہ عنہ

۲۱۴۳۸۔ جب کوئی سونے لگے اور اس کا ارادہ ہو کہ رات کو اٹھ کر نماز پڑھے گا تو وہ دائیں ہاتھ سے ایک مٹھی منی کی بھر کر رکھ لے۔ جب بیدار ہو تو دائیں ہاتھ سے وہ مٹھی اٹھا کر بائیں کے ساتھ مل لے۔

ابن حبان فی الضعفاء، الکبیر للطبرانی عن النعمان بن بشیر ووردہ ابن الجوزی فی الموضوعات

کلام:۔۔۔۔۔ یہ روایت موضوع (خود ساختہ ہے) دیکھئے الموضوعات لابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ۔

۲۱۴۳۹۔ جب کوئی رات کو اٹھے تو ابتداء دو بلکی رکعات سے کرے۔ ابن حبان عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۴۴۰۔ جب تو رات کو اٹھے اور نماز پڑھنے کا ارادہ ہو تو تھوڑی سی آواز بلند کر لے تاکہ شیطان گھبرا جائے اور تیرے پڑوسی اٹھ جائیں اور رحمن تجھ سے راضی ہو جائے۔ مسند الفردوس للذہبی عن انس رضی اللہ عنہ

۲۱۴۴۱۔ جو رات کو اٹھے، پھر وضو کرے، کلی کرے پھر سو بار سبحان اللہ کہے، سو بار الحمد للہ کہے، سو بار اللہ اکبر کہے اور سو بار لا الہ الا اللہ کہے تو اس کے تمام گناہ بخشے جائیں گے سوائے خون اور مال کے۔ کیونکہ یہ باطل نہیں ہوتے۔ الکبیر للطبرانی عن سعد بن جنادہ

فائدہ:۔۔۔۔۔ خون اور مال یہ معاف کرنے سے معاف ہو سکتے ہیں یا خون کا قصاص اور مال کا بدل ادا کرنے سے معاف ہو سکتے ہیں۔ ایک صحابی رضی اللہ عنہ عین بھڑکتی جنگ کے وقت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور پوچھا: اگر میں اس آگ میں گھس جاؤں تو میرے لیے اس کا کیا صلہ ہے آپ نے ارشاد فرمایا: جنت۔ جب صحابی اس جنگ کی چکی میں پسے کے لیے آگے بڑھے تو آپ نے ان کو واپس بلایا اور ارشاد فرمایا: میرے پاس ابھی جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے تھے اور وہ فرما گئے ہیں: الا القرض سوائے قرض کے۔ یعنی ہر گناہ معاف ہو جائے گا سوائے قرض کے وہ ادا کیے ہی سے معاف ہوگا۔ الا من شاء اللہ ان یرحمہ۔

۲۱۴۴۲۔ جس شخص نے کسی رات میں سو آیات تلاوت سے نماز پڑھ لی اس کو غافلین میں سے نہیں لکھا جائے گا اور جس شخص نے دو سو آیات کے ساتھ نماز پڑھ لی اس کو قاتلین خالصین (خالصاً اللہ کے لیے عبادت کرنے والوں) میں لکھا جائے گا۔

مستدرک الحاکم، شعب الایمان للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۴۴۳۔ جس نے رات کو دس آیات کے ساتھ نماز پڑھ لی اس کو غافلین میں سے نہیں لکھا جائے گا اور جس نے نماز میں سو آیات پڑھ لیں اس کو قاتلین میں لکھا جائے گا۔ (یعنی اللہ کے تابعدار اور برگزیدہ لوگ) اور جس نے نماز میں ایک ہزار آیات پڑھ لیں اس کو شاکرین (شکر گزاروں) میں لکھا جائے گا۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۱۴۴۴۔ جو دس آیات کے ساتھ رات کا قیام کر لے وہ غافلین میں سے نہیں لکھا جائے گا۔ جو سو آیات کے ساتھ قیام اللیل کر لے اس کو قاتلین

میں لکھا جائے گا اور جو شخص دو سو آیات کے ساتھ قیام کر لے وہ کامیاب و کامران لوگوں میں لکھا جائے گا۔

الشیرازی فی الالقاب وابن مردویہ عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۲۱۳۵۵ جس نے کسی رات میں دس آیات تلاوت کی وہ (تہجد کے) نمازیوں میں شمار ہوگا، اور اس کو غافلین میں نہیں لکھا جائے گا۔ جس نے پچاس آیات پڑھ لیں اس کو حافظین میں لکھا جائے گا۔ جس نے سو آیات پڑھ لیں اس کو قانتین میں لکھا جائے گا۔ اور جس نے تین سو آیات پڑھ لیں اس رات قرآن اس سے نہ جھگڑے گا۔ اور پروردگار اسی کے متعلق فرمائے گا۔ میرا بندہ میرے لیے تھک گیا۔ اور جس نے ایک ہزار آیات پڑھ لیں اس کو ایک قنطار (بہت بڑا ڈھیر) اجر کا نصیب ہوگا۔ جس میں صرف ایک قیراط بھی دنیا و ما فیہا سے بہتر ہے۔ اور جب قیامت کا دن ہوگا اس کو کجا جائے گا پڑھتا جا اور چڑھتا جا۔ وہ جب بھی ایک آیت پڑھے گا ایک درجہ اوپر چڑھ جائے گا حتیٰ کہ وہ اپنے کو یاد سارا قرآن پڑھ لے۔ پھر پروردگار عزوجل اس کو ارشاد فرمائیں گے: اپنے دائیں ہاتھ میں خلد (ہمیشہ جنت میں رہنا) پکڑ لے اور بائیں ہاتھ میں نعیم (جنت کی نعمتیں) تمام لے۔ محمد بن نصر، شعب الایمان للبیہقی وابن عساکر عن فضالہ بن عبید وتمیم الداری معاً

۲۱۳۵۶ جس نے کسی رات میں دو سو آیات پڑھیں اس کو قانتین میں لکھا جائے گا۔

ابن مردویہ عن ابی الدرداء، ابن مردویہ عن عائشہ رضی اللہ عنہا

رات کو تین سو آیات پڑھنا

۲۱۳۵۷ جس نے کسی رات میں تین سو آیات پڑھیں اس کو قانتین میں لکھا جائے گا۔ ابن مردویہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۱۳۵۸ جس نے کسی رات میں دس آیات پڑھیں اس کے لیے ایک قنطار اجر لکھا جائے گا اور قنطار دنیا و ما فیہا سے بہتر ہے۔ اور جب قیامت کا دن ہوگا بندہ کو اللہ عزوجل فرمائے گا: پڑھتا جا ہر آیت کے ساتھ ایک درجہ بلند ہونا جا حتیٰ کہ تجھے یاد قرآن پورا ہو جائے۔ پھر پروردگار فرمائے گا: پکڑ لے۔ وہ پکڑ لے گا۔ بندہ عرض کرے گا: اے پروردگار! میں نے جس چیز کو پکڑا ہے اسی کی حقیقت سے آپ ہی زیادہ واقف ہیں۔ پروردگار فرمائے گا: اس دائیں ہاتھ میں خلد یعنی تیرے لیے جنت کا دوام ہے اور اس بائیں ہاتھ میں جنت کی نعمتیں اور آسائشیں ہیں۔

الکبیر للطبرانی عن فضالہ بن عبید وتمیم الداری معاً

۲۱۳۵۹ جس نے کسی رات میں سو آیات پڑھ لیں اس کو غافلین میں نہیں لکھا جائے گا۔ جس نے سو آیات پڑھ لیں اس کو قانتین میں لکھا جائے گا۔ جس نے پانچ سو سے ہزار آیات تک پڑھ لیں وہ صبح اس حال میں کرے گا کہ اس کو اجر کا ایک قنطار حاصل ہو چکا ہوگا۔ اس میں سے صرف ایک قیراط ہی بہت بڑے نیلے کے مثل ہوگا۔

عبید بن حمید فی تفسیرہ، ابن ابی شیبہ، وابن جریر وابن نصر، الکبیر للطبرانی وابن مردویہ عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۲۱۳۶۰ جس نے ایک رات میں دس آیات پڑھیں اس کو غافلین میں نہیں لکھا جائے گا، جس نے سو آیات پڑھیں اس کو رات بھر کی عبادت (کا ثواب) لکھا جائے گا۔ جس نے دو سو آیات پڑھ لیں اس کو قانتین میں لکھا جائے گا، جس نے چار سو آیات پڑھ لیں اس کو عابدین میں لکھا جائے گا، اور جس نے پانچ سو آیات پڑھ لیں اس کو حافظین میں لکھا جائے گا، جس نے چھ سو آیات پڑھیں اس کو خاشعین میں لکھا جائے گا، جس نے آٹھ سو آیات پڑھیں اس کو متقین (خدا کے برگزیدہ لوگوں) میں لکھا جائے گا۔ جس نے ہزار آیات پڑھیں اس کو ایک قنطار اجر ملے گا۔ اور ایک قنطار میں بارہ سو اوقیہ ہیں۔ ایک اوقیہ آسمان وزمین کے مابین چیزوں سے بہتر ہے۔ یا ارشاد فرمایا کہ ایک اوقیہ ہر اس چیز سے بہتر ہے جس پر سورج طلوع ہوتا ہے اور جس نے دو ہزار آیات پڑھ لیں اس کو موحبین، جن کے لیے جنت واجب ہوگئی ان میں لکھا جائے گا۔

الدارمی، الکبیر للطبرانی عن ابی امامہ رضی اللہ عنہ

۲۱۳۶۱..... جس نے رات میں سو آیات پڑھیں اس کو غافلین میں نہیں لکھا جائے گا۔ جس نے دو سو آیات پڑھیں اس کو قائلین (اللہ کی بارگاہ میں کھڑے نماز پڑھنے والوں) میں لکھا جائے گا اور جس نے چار سو آیات پڑھیں اس کے لیے ایک قیراط ہے اور ایک قیراط واحد پہاڑ کے برابر ہے۔

شعب الایمان للبیہقی، الخطیب عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۱۳۶۲..... جس نے ہر رات میں سو آیات پڑھیں قرآن اس سے نہ جھگڑے گا۔ ابن نصر عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۲۱۳۶۳..... جس نے ہر رات میں سو آیات پڑھیں قرآن اس سے نہ جھگڑے گا، جس نے دو سو آیات پڑھیں اس کو پوری رات کی عبادت کا ثواب ہوگا، جس نے پانچ سو سے ہزار آیات تک پڑھیں اس کو جنت میں ایک قطار حاصل ہوگا اور یہ تم میں سے کسی ایک کی پوری دیت ہے (یعنی خون بہا) اور خیر سے خالی گھر وہ ہیں جن میں قرآن نہ پڑھا جائے۔ ابن الضریس و محمد بن نصر عن الحسن مرسلاً

۲۱۳۶۴..... جس نے رات میں دس آیات پڑھیں اس کو غافلین میں نہیں لکھا جائے گا، جس نے سو آیات پڑھیں اس کے لیے رات کی عبادت لکھی جائے گی، جس نے دو سو آیات پڑھیں اس کو قائلین میں لکھا جائے گا، جس نے چار سو آیات پڑھیں اس کو قائلین (برگزیدہ لوگوں) میں لکھا جائے گا، جس نے ایک ہزار آیات پڑھیں اس کو ایک قطار یعنی بارہ سو اوقیہ اجر ہوگا۔ ایک اوقیہ آسمان وزمین کی درمیانی چیزوں سے بہتر ہے۔ اور جس نے دو ہزار آیات پڑھیں اس کو سو جہین (جنہوں نے اپنے لیے جنت واجب کر لی ان) میں لکھا جائے گا۔

الکبیر للطبرانی، السنن لسعید بن منصور عن عبادۃ بن الصامت

غافلین میں شمار نہ ہونا

۲۱۳۶۵..... جس نے ایک رات میں پچاس آیات پڑھیں اس کو غافلین میں نہیں لکھا جائے گا، جس نے سو آیات پڑھیں اس کے لیے رات بھر کی پوری عبادت کا ثواب لکھا جائے گا، جس نے دو سو آیات پڑھیں اور وہ قرآن کا حافظ ہے تو گویا اس نے قرآن کا حق ادا کر دیا، جس نے پانچ سو سے زیادہ تک پڑھیں گویا اس نے صبح سے قبل ایک قطار صدقہ کر دیا۔ پوچھا گیا: قطار کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: ایک ہزار دینار۔

محمد بن نصر و ابن السنی فی عمل یوم و لیلۃ عن انس رضی اللہ عنہ

۲۱۳۶۶..... جس نے رات میں دس آیات پڑھیں اس کو غافلین میں نہیں لکھا جائے گا اور جس نے سو آیات پڑھیں اس کو قائلین میں لکھا جائے گا۔

مستدرک الحاکم عن ابن عمر، ابن ابی شیبہ عنہ موقوفاً

۲۱۳۶۷..... جس نے رات دن میں پچاس آیات پڑھیں اس کو غافلین میں نہیں لکھا جائے گا، جس نے ایک دن میں سو آیات پڑھیں اس کو قائلین میں لکھا جائے گا، جس نے دو سو آیات پڑھیں اس سے قیامت کے روز قرآن نہ جھگڑے گا اور جس نے پانچ سو آیات پڑھیں اس کو اجر کا ایک قطار ملے گا۔ ابن السنی عن انس رضی اللہ عنہ

۲۱۳۶۸..... جب کوئی بندہ تین سو آیات پڑھتا ہے تو اللہ عزوجل ملائکہ کو فرماتے ہیں: ملائکہ! میرا بندہ تھک گیا ہے، اے ملائکہ! میں تم کو گواہ بنا تا ہوں کہ میں نے اس کی مغفرت کر دی۔ ابن السنی عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۱۳۶۹..... جو اپنے اور دو وظائف پڑھنے سے سو گیا پھر فجر اور ظہر کے درمیان ان کو پڑھ لیا تو اللہ پاک اس کے لیے رات میں پڑھنے کا ثواب لکھ

دیتے ہیں۔ مسند احمد، مسند الدارمی، و ابن زنجویہ، ابو داؤد، الترمذی، النسائی، ابن حبان، مسند ابی یعلیٰ عن عمر رضی اللہ عنہ

۲۱۳۷۰..... جس نے رات میں دس آیات پڑھیں اس کو غافلین میں نہیں لکھا جائے گا۔

ابن السنی، شعب الایمان للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۳۷۱..... جس نے رات کو بلکا پھلکا کھانا کھایا اور نماز پڑھنے میں مصروف ہو گیا تو حورین اس کے ارد گرد پھریں گی حتیٰ کہ وہ صبح کرے۔

الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

- ۲۱۳۷۲ ... جو اپنے ذکر اذکار پڑھنے سے رہ گیا اور اس کا ارادہ اٹھ کر پڑھنے کا تھا تو اس کی نیند اللہ کی طرف سے اس پر صدقہ ہے اور اس کو ذکر اذکار پڑھنے اور رات کو قیام کرنے کا ثواب ہوگا۔ حلیۃ الاولیاء عن عسر رضی اللہ عنہ
- ۲۱۳۷۳ ... جس شخص ورات کی کسی گھڑی میں کھڑا ہونا نصیب ہوتا ہو پھر وہ کسی دن سوتا رہ جائے تو اس کو اس کی نماز کا اجر ملے گا اور اس کی نیند اس پر صدقہ ہوگی۔ مسند احمد عن عائشہ رضی اللہ عنہا
- ۲۱۳۷۴ ... جو شخص رات بواٹھنے کا ارادہ رکھے مگر اس کی نیند اس پر غالب آجائے تو اللہ پاک اس کے لئے رات کی عبادت کا ثواب نکھیں گے اور اس کی نیند اس پر صدقہ فرمادیں گے۔ الجامع لعبدالرزاق عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ
- ۲۱۳۷۵ ... جو بندہ اپنے کورات کو اٹھنے کا پابند کرے پھر رات کو سو جائے تو اس کی نیند اس پر صدقہ ہے اور اس کو اس کی نیت کا اجر ہے۔

- ابن حبان عن ابی ذر رضی اللہ عنہ، أو ابی الدرداء رضی اللہ عنہ
- ۲۱۳۷۶ ... رات کی نماز دو دو رکعات پڑھے۔ اور ہر دو رکعت کے بعد تشهد پڑھے اللہ کے آگے گڑگڑائے، مسکت کا اظہار کرتے ہوئے ہاتھ اٹھا اِنْحَاكِرِ اللّٰهَ اَغْفِرْ لِي اَغْفِرْ لِي كِتَابٌ اور جو ایسا نہ کرے اس کی نماز اذھوری ہے۔ ابن ماجہ عن المطلب وداعۃ
- ۲۱۳۷۷ ... قیلا۔ (دو پہر کو آرام) کیا کرو۔ بنے شک شیطان قبول نہیں کرتا۔ الاوسط للطبرانی وابونعیم فی الطب عن انس رضی اللہ عنہ
- ۲۱۳۷۸ ... مسورا کرم ﷺ نے عشاء سے قبل سونے سے اور عشاء کے بعد گفتگو کرنے سے منع فرمایا ہے۔

- الكبير للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ
- ۲۱۳۷۹ ... عشاء کے بعد قصہ گوئی درست نہیں مگر نمازی یا مسافر کے لیے۔ مسند احمد عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ
- ۲۱۳۸۰ ... چہل پہل فتم ہونے کے بعد قصہ گوئی سے احتراز کرو۔ تم کو نہیں معلوم اللہ پاک مخلوق میں کیا چیز بھیجنا چاہتا ہے۔
- مستدرک الحاکم عن جابر رضی اللہ عنہ
- ۲۱۳۸۱ ... جس نے عشاء کے بعد شعر کہا اللہ پاک اس رات اس کی نماز قبول نہ فرمائیں گے حتیٰ کہ صبح ہو جائے۔ مسند احمد، عن شداد بن اوس
- ۲۱۳۸۲ ... عشاء کے بعد کوئی قصہ گوئی اور پکبری درست نہیں مگر کسی نمازی یا مسافر کے لیے۔

- عبدالرزاق، حلیۃ الاولیاء عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ
- ۲۱۳۸۳ ... عشاء کے بعد مجلس قائم کرنے سے احتراز کرو اور رات کو جب گدھا ہنبنائے تو اللہ پاک کی پناہ مانگو شیطان مروود ہے۔
- عبدالرزاق عن ابن جریج عن عثمان بن محمد عن رجل من بنی سلمة
- ۲۱۳۸۴ ... دن کو کچھ سو کر رات کو عبادت کرنے پر مدد حاصل کرو۔ اور سحری کے کھانے کے ساتھ دن کے روزے پر مدد حاصل کرو۔
- الكبير للطبرانی، شعب الایمان للبیہقی عن طاؤس مرسلاً
- ۲۱۳۸۵ ... دن کو آرام کر کے رات کو عبادت کرنے پر مدد پاؤ اور سحری کے کھانے کے ساتھ دن کے روزوں پر مدد حاصل کرو۔
- ابن نصر، الكبير للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

تیسری فرع..... چاشت کی نماز

- ۲۱۳۸۶ ... مجھے چاشت کی دو رکعات پڑھنے کا حکم ملا ہے لیکن تم کو نہیں حکم دیا گیا اور مجھے قربانی کا حکم دیا گیا ہے اور اس کو فرض نہیں کیا گیا۔
- مسند احمد عن ابن عباس رضی اللہ عنہ
- ۲۱۳۸۷ ... اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اے ابن آدم! تو میرے لیے شروع دن میں چار رکعات پڑھ لیا کر میں آخردن تک تیری کفایت آروں گا۔
- مسند احمد عن عقبہ بن عامر

۲۱۴۸۸..... جو شخص فجر کی نماز پڑھ کر اپنی جگہ بیٹھا رہے پھر چاشت کے نوافل پڑھے اور اس عرصہ میں خیر کی بات کے سوا کوئی بات نہ کرے تو اس کی ساری خطائیں معاف ہو جائیں گی خواہ وہ سمندر کی جھاگ سے زیادہ ہوں۔ ابو داؤد عن معاذ بن انس رضی اللہ عنہ

۲۱۴۸۹..... چاشت کی نماز اوامین (برگزیدہ لوگوں) کی نماز ہے۔ الفردوس عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۱۴۹۰..... جنت میں ایک دروازہ ہے، جس کو سخی کہا جاتا ہے، جب قیامت کا دن ہوگا تو ایک منادی نداء دے گا: کہاں ہیں وہ لوگ جو چاشت کی نماز پر دوام اور پابندی کیا کرتے تھے! یہ تمہارا دروازہ ہے، اس سے جنت میں اللہ کی رحمت کے ساتھ داخل ہو جاؤ۔

الاوسط للطبرانی عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۱۴۹۱..... چاشت کے وقت کی دو رکعات اللہ کے نزدیک مقبول حج اور مقبول عمرہ کے برابر ہیں۔ ابو الشیخ فی الثواب عن انس رضی اللہ عنہ

۲۱۴۹۲..... میں نے اپنے پروردگار سے سوال کیا کہ میری امت پر چاشت کے نوافل فرض کر دے۔ پروردگار نے ارشاد فرمایا: یہ ملائکہ کی نماز ہے، جو چاہے پڑھے اور جو چاہے ترک کر دے اور جو یہ نوافل پڑھنا چاہے وہ اس وقت تک نہ پڑھے جب تک سورج کچھ بلند نہ ہو جائے۔

مسند الفردوس للدیلمی عن عبد اللہ بن یزید

۲۱۴۹۳..... صبح اور چاشت کی نماز پڑھ بے شک یہ اوامین برگزیدہ لوگوں کی نماز ہے۔ زاہر بن طاہر فی سدا سیاتہ عن انس رضی اللہ عنہ

۲۱۴۹۴..... چاشت کی دو رکعتیں چاشت کی دو سورتوں کے ساتھ پڑھو الشمس وضحها اور والضحی واللیل اذا سجدی.

مسند الفردوس، شعب الایمان للبیہقی عن عقبہ بن عامر

۲۱۴۹۵..... ابن آدم کے ہر جوڑ پر ہر روز ایک ایک صدقہ فرض ہے اور چاشت کی دو رکعات ان تمام جوڑوں کا صدقہ ہے۔

الاوسط للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۱۴۹۶..... تم پر چاشت کی دو رکعتیں لازم ہیں۔ کیونکہ ان میں بڑی ترغیبات ہیں۔ الخطیب فی تاریخ عن انس رضی اللہ عنہ

۲۱۴۹۷..... انسان میں تین سو ساٹھ جوڑ ہیں پس اس پر ہر جوڑ کی طرف سے صدقہ کرنا لازم ہے۔ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس کی کون طاقت رکھتا ہے؟ ارشاد فرمایا: مسجد میں ناک کی ریش کو دفن کرنا صدقہ ہے، راستے سے تکلیف دہ شے کو ہٹانا صدقہ ہے اور اگر ان چیزوں کی ہمت نہ ہو تو چاشت کی دو رکعتیں (سب جوڑوں کی طرف سے) صدقہ ہیں۔

مسند احمد، ابو داؤد، ابن حبان عن بریدہ رضی اللہ عنہ

۲۱۴۹۸..... اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اے ابن آدم! شروع دن میں چار رکعات پڑھنے سے ہرگز عاجز نہ ہو میں تجھے آخردن تک کفایت کروں گا۔

مسند احمد، ابو داؤد عن نعیم بن ہمار، الکبیر للطبرانی عن النواس

چاشت کی نماز کی فضیلت

۲۱۴۹۹..... اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اے ابن آدم! میرے لیے شروع دن میں چار رکعت پڑھ لے میں آخردن تک تیری کفایت کروں گا۔

مسند احمد عن ابی مرۃ الطائفی، مسند احمد، الترمذی عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۲۱۵۰۰..... مجھ پر قربانی فرض کی گئی ہے اور تم پر فرض نہیں کی گئی اور مجھے چاشت کی نماز کا حکم ہوا ہے اور تم کو (بطور فرض) حکم نہیں ہوا۔

مسند احمد، الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۱۵۰۱..... جس نے چاشت کی دو رکعت پر پابندی کی اس کے تمام گناہ معاف ہو جائیں گے خواہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔

مسند احمد، الترمذی، ابن ماجہ عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۱۵۰۲..... جس نے سال تک پابندی کے ساتھ چاشت کے نفل پڑھے اللہ پاک اس کے لیے جہنم سے برأت لکھ دیں گے۔

سمویہ عن سعد رضی اللہ عنہ

۲۱۵۰۳ جس نے چاشت کی چار رکعات پڑھیں اور اولیٰ (فجر کی نماز) سے قبل چار رکعت پڑھیں اس کے لیے جنت میں گھر بنایا جائے گا۔

(الایوسط للطبرانی عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ

۲۱۵۰۴ جس نے چاشت کی بارہ رکعات پڑھیں اللہ پاک جنت میں اس کے لیے سونے کا محل تعمیر فرمادیں گے۔

الترمذی، ابن ماجہ عن انس رضی اللہ عنہ

۲۱۵۰۵ منافق چاشت کی نماز پڑھتا ہے اور نہ قل یا ایہا الکفرون پڑھتا ہے۔ مسند الفردوس عن عبد اللہ بن جراد

۲۱۵۰۶ او ایمن کی نماز (چاشت) کے وقت ہے جب دن گرم ہو جائے۔

مسند احمد، مسلم، عن زید بن ارقم، عبد بن حمید، سمویہ عن عبد اللہ بن ابی اوفی

۲۱۵۰۷ چاشت کی نماز پر صرف او اب (خدا کو یاد کرنے والا) ہی پابندی کرتا ہے اور یہ برگزیدہ لوگوں کی نماز ہے۔

مسند رکن الحاکم عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

اشراق کی نماز

۲۱۵۰۸ جس نے فجر کی نماز باجماعت ادا کی پھر اپنی جگہ بیٹھ کر ذکر اللہ کرتا رہتا حتیٰ کہ طلوع شمس ہو گیا پھر دو رکعت نماز نفل ادا کی تو اس کو تام تام تام (مکمل) حج و عمرہ کا ثواب ہوگا۔ الترمذی عن انس رضی اللہ عنہ

چاشت کی نماز..... الاکمال

۲۱۵۰۹ اگر تو چاشت کی دو رکعت پڑھ لے تو تجھے نافلین میں سے نہیں لکھا جائے گا۔ اگر تو چار رکعات پڑھ لے تو تجھے محسنین میں لکھا جائے گا، اگر تو چھ رکعات پڑھ لے تو تجھے قانتین میں لکھا جائے گا، اگر تو آٹھ رکعات پڑھ لے تو تجھے فائزین (کامیاب لوگوں) میں لکھا جائے گا، اگر تو دس رکعات پڑھ لے تو اس دن تیرا ولی گناہ نہ لکھا جائے گا اور اگر تو بارہ رکعات پڑھ لے تو اللہ پاک تیرے لیے جنت میں گھر بنا دے گا۔

ابونعیم، السنن للبیہقی عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۲۱۵۱۰ اگر تو چاشت کی دو رکعتیں پڑھ لے تو تجھے نافلین میں نہیں لکھا جائے گا، اگر تو چار رکعات پڑھ لے تو تجھے عابدین میں لکھا جائے گا، اگر تو چھ رکعات پڑھ لے تو تجھے کوئی گناہ لاحق نہ ہوگا، اگر تو آٹھ رکعات پڑھ لے تو تجھے قانتین میں لکھا جائے گا اور اگر تو بارہ رکعتیں پڑھ لے تو تیرے لیے جنت میں گھر بنایا جائے گا۔ اور کوئی دن اور کوئی گھڑی ایسی نہیں ہے جس میں اللہ پاک اپنے بندوں میں سے جس پر چاہے صدقہ کا احسان نہ کرے۔ اور اللہ پاک نے کسی بندے پر اپنے ذکر کی توفیق بخشے سے بڑھ کر کوئی احسان نہیں کیا۔

البزار عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۲۱۵۱۱ جس نے چاشت کی دو رکعتیں پڑھیں اس کو نافلین میں نہیں لکھا جائے گا، جس نے چار رکعات پڑھیں اس کو عابدین میں لکھا جائے گا، جس نے چھ رکعات پڑھیں اس کو اس دن کفایت کی جائے گی، جس نے آٹھ رکعتیں پڑھیں اللہ پاک اس کو قانتین میں لکھ دیں گے اور جس نے بارہ رکعتیں چاشت کی پڑھیں اللہ پاک اس کیلئے جنت میں گھر بنا دے گا۔ اور کوئی دن اور کوئی رات ایسی نہیں جس میں اللہ پاک اپنے کسی بندے پر کوئی احسان نہ کرنا ہو اور صدقہ نہ کرتا؛ اور اللہ پاک نے کسی بندے پر اس سے بڑھ کر کوئی احسان نہیں کیا کہ اس کو اپنے ذکر کی توفیق بخش دی۔

الکبیر للطبرانی عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۲۱۵۱۲ کیا میں تم کو اس لشکر سے زیادہ جلدی واپس لوٹنے والا اور زیادہ مال غنیمت حاصل کر کے آنے والا نہ بتاؤں؟ وہ ایسا شخص ہے جو اپنے گھر میں وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے، پھر مسجد میں جائے اور صبح کی نماز پڑھے پھر چاشت کی نماز پڑھے تو وہ اس لشکر سے زیادہ جلدی

۲۱۵۱۳۔ واپس لوٹنے والا اور زیادہ مال غنیمت لے کر آئے والا ہے۔ ابن حبان عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ
 کیا پھر مسجد میں گیا اور چاشت کے نوازل پڑھے وہ قریب ترین غزوہ ہے، زیادہ غنیمت ہے اور قابل رشک واپسی ہے۔

۲۱۵۱۴۔ مسند احمد، الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما
 جو اپنی نماز کی جگہ بیٹھا رہتی کہ چاشت کی نماز پڑھی تو اس کے سب گناہ بخش دیئے جائیں گے خواہ وہ سمندر کی جھاگ کے مثل ہوں۔

۲۱۵۱۵۔ ابن شاہین عن معاذ بن انس رضی اللہ عنہ
 جس نے چاشت کی نماز پڑھی، مہینہ کے تین روزے رکھے اور سفر میں اور حضر میں وتر کبھی نہ چھوڑے اس کے لیے شہید کا اجر لکھا جائے گا۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۱۵۱۶۔ جس نے چاشت کی چار رکعات پڑھیں اور اولیٰ (فجر) سے پہلے چار رکعات (تجد کی) پڑھیں اللہ پاک اس کے لیے جنت میں گھر بنا دے گا۔ الکبیر للطبرانی عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ

۲۱۵۱۷۔ جس نے چاشت کی دس رکعات پڑھیں اس کے لیے جنت میں گھر بنا دیا جائے گا۔ ابن جریر عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ
 ۲۱۵۱۸۔ جب سورج بلند ہو تو جو شخص اٹھے، وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے پھر کھڑا ہو کر دو رکعت نماز پڑھے تو اس کی خطائیں معاف کر دی جائیں گی یا فرمایا: وہ جس دن اس کی ماں نے اس کو جنم دیا تھا اس دن کی طرح گناہوں سے پاک صاف ہو جائے گا۔

مسند احمد، الدارمی عن عقبہ بن عامر

دس لاکھ نیکیاں

۲۱۵۱۹۔ عچاشت کی دو رکعتوں میں آدمی کے لیے دس لاکھ نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں۔ مستدرک الحاکم عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ
 ۲۱۵۲۰۔ حضرت داؤد علیہ السلام کی اکثر (نفل) نماز چاشت کی نماز ہوا کرتی تھی۔ الدیلمی عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ
 ۲۱۵۲۱۔ جنت میں ایک دروازہ ہے جس کو مٹھی کہا جاتا ہے اور اس دروازے سے صرف چاشت کی نماز پڑھنے والے ہی داخل ہوں گے، چاشت کی نماز اپنے پڑھنے والے کی طرف اس طرح لپکتی اور دم بھرتی ہے جس طرح اونٹنی اپنے چھوٹے بچے کی طرف لپکتی ہے۔

ابن عساکر عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:..... اس روایت میں یعقوب بن الجہم متہم راوی ہے۔

۲۱۵۲۲۔ سورج جب اپنی طلوع گاہ سے طلوع ہوتا ہے اور مغرب سے قبل عصر کے وقت کے بقدر طلوع شمس کے بعد کوئی بندہ دو رکعتیں اور چار سجدے ادا کرتا ہے تو اس کو اس کے سارے دن کی نیکیوں کا ثواب ملتا ہے اور اس دن کے گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے۔ اور اگر وہ اسی دن مرجائے تو جنت میں داخل ہوتا ہے۔ الکبیر للطبرانی عن ابی امامہ رضی اللہ عنہ

۲۱۵۲۳۔ مغرب سے قبل عصر کا جتنا وقت طلوع شمس ہے اس قدر بعد اگر کوئی بندہ اٹھے اور دو رکعتیں چار سجدے ادا کرے تو اس سارے دن کی نیکیاں اس کے لیے لکھی جاتی ہیں اور اس دن کی تمام خطائیں اس سے مٹائی جاتی ہیں۔ ابو الشیخ فی الثواب عن ابی امامہ رضی اللہ عنہ
 ۲۱۵۲۴۔ ابن آدم! شروع دن میں میرے لیے دو رکعتوں کی ضمانت دیدے میں آخر دن تک تیرے کاموں کے لیے کافی ہو جاؤں گا۔

الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۱۵۲۵۔ اے ام ہانی! یہ اشراق کی نماز ہے۔ الکبیر للطبرانی عن ام ہانی

۲۱۵۲۶۔۔۔ جو شخص چاشت کی نماز پڑھتا ہو پھر وہ اس کو چھوڑ دے تو وہ نماز اللہ پاک کے پاس چھٹی ہے اور عرض کرتی ہے: اے پروردگار! فلاں شخص میرے حفاظت کرتا ہے تو بھی اس کی حفاظت کر اور فلاں شخص نے مجھے ضائع کر دیا ہے تو بھی اس کو ضائع کر دے۔

ابوبکر الشافعی و الدیلمی عن سمح الجنی

زوال شمس کے نوافل..... الاکمال

۲۱۵۲۷۔۔۔ آسمان اور جنت کے دروازے اس گھڑی میں کھول دیئے جاتے ہیں یعنی جب زوال شمس ہو جائے۔ پھر وہ دروازے بند نہیں ہوتے

حتیٰ کہ یہ نماز پڑھ لی جائے پس میں چاہتا ہوں کہ میرا عمل عبادت گزاروں کے عمل میں آگے ہو۔ ابن عساکر عن ابی امامۃ عن ابی ایوب
۲۱۵۲۸۔۔۔ جب سورج زوال کے بعد ٹھہر جائے پھر کوئی وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے پھر کھڑا ہو کر دو رکعت نماز پڑھے تو اس کے گناہ بخشے جائیں گے یا فرمایا وہ اس دن کی طرح گناہوں سے پاک ہو جائے گا جس دن اس کی ماں نے اس کو جنم دیا تھا۔

مسند احمد، الدارمی، مسند ابی یعلیٰ عن عقبہ بن عامر

۲۱۵۲۹۔۔۔ نفل نماز کے لیے بہترین وقت وہ ہے جب سورج آسمان کے جگر سے زائل ہو جائے۔ اور یہ تختین (برگزیدہ لوگوں) کی نماز ہے۔ اور اس کا افضل وقت سخت گرمی کا وقت ہے۔ الافراد للدارقطنی و الدیلمی عن عرف بن مالک

تیسری فصل..... مختلف اسباب اور اوقات کے نوافل

صلوة الاستخاره

۲۱۵۳۰۔۔۔ جب تم میں سے کوئی شخص کسی چیز کا ارادہ کرے تو وہ فرض نماز کے سوا دو رکعت پڑھے پھر یہ دعا پڑھے:

اللہم انی استخیرک بعلمک، واستقدرک بقدرتک، واسألک من فضلک العظیم فانک تقدر ولا اقدر، وتعلم ولا اعلم وانت علام الغیوب اللہم ان کنت تعلم ان هذا الامر..... خیر لی فی دینی ومعاشی وعاقبة امری فاقدره لی ویسرہ، ثم بارک لی فیہ، اللہم وان کنت تعلمہ شرأ لی فی دینی ومعاشی وعاقبة امری فاصرفنی عنہ، واصرفہ عنی واقدر لی الخیر حیث کان ثم ارضنی بہ.

مسند احمد، البخاری، ابوداؤد، الترمذی، النسائی عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۱۵۳۱۔۔۔ جب تو کسی چیز کا ارادہ کرے تو اس معاملے میں اپنے پروردگار سے سات مرتبہ استخاره کر پھر دیکھو وہ چیز جس کی طرف تیرا دل مائل ہو۔

کیونکہ خیر اس میں ہے۔ اس السنی فی عمل یوم ولیلۃ، مسند الفردوس للدیلمی عن انس رضی اللہ عنہ

۲۱۵۳۲۔۔۔ جس نے استخاره کیا نا کام نہ ہوا، جس نے مشورہ کیا نا کام نہ ہوا اور جس نے میانہ روی اختیار نہ کی وہ تنگ دست نہ ہوا۔

الایوسط للطبرانی عن انس رضی اللہ عنہ

۲۱۵۳۳۔۔۔ ابن آدم کی سعادت اللہ سے استخاره کرنے میں ہے، نیز آدمی کی سعادت میں سے یہ بھی ہے کہ اللہ کے فیصلے پر راضی رہے اور آدمی

کی شقاوت کے لیے کافی ہے کہ وہ اللہ سے استخاره نہ کرے اور یہ بھی اس کی شقاوت اور بدبختی ہے کہ اللہ کے فیصلے پر ناراض رہے۔

الترمذی، مسند رک الحاکم عن سعد رضی اللہ عنہ

۲۱۵۳۴۔۔۔ فی الحال پیغام نکاح نہ دے اور اس کو چھپا۔ پھر وضو کر اور اچھی طرح وضو کر، پھر اللہ نے جو تیرے لیے مقدر کی ہے نماز پڑھ، پھر اپنے

رب کی حمد اور بزرگی بیان کر، پھر کہو۔

اللهم انک تقدر ولا اقدر، وتعلم ولا اعلم وانت علام الغیوب فان رأیت فی فلاتة (لڑکی کا نام) خیراً فی دینی و دنیای و آخرتی، فاقدرها لی، وان کان غیرها خیراً لی منها فی دینی و دنیای و آخرتی فاقدرها لی. (پھر جو دل میں خیال آئے وہ کر۔) مسند احمد، ابن حبان، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی عن ابی ایوب رضی اللہ عنہ
۲۱۵۳۵..... جب تم میں سے کوئی شخص کسی چیز کا ارادہ کرے تو وہ یوں کہے:

اللهم انی استخیرک بعلمک واستقدرک بقدرتک واسألک من فضلک العظیم فانک تقدر ولا اقدر، وتعلم ولا اعلم وانت علام الغیوب اللهم ان کان کذا وکذا من الامر... لی خیراً فی دینی ومعیشتی وعاقبة امری فیسره لی والافصره عنی واصرفنی عنه ثم قدر لی الخیر اینما کان ولا حول ولا قوة الا باللہ.

اے اللہ! میں علم کے ساتھ خیر طلب کرتا ہوں، تیری قدرت کے ساتھ قدرت چاہتا ہوں، تیرے عظیم فضل کے ساتھ سواں کرتا ہوں، بے شک تو قادر ہے اور میں قادر نہیں، تو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا اور تو غیب کی باتوں کا جاننے والا ہے۔ اے اللہ! اگر یہ کام میرے لیے بہتر ہو میرے دین، روزگار اور آخرت کے بارے میں تو اس کو میرے لیے آسان کر دے، ورنہ اس کو مجھ سے پھیر دے، پھر خیر کو میرے لیے مقدر کر دے، جہاں کہیں ہو اور ہر طرح کی طاقت و قوت اللہ ہی کی مدد کے ساتھ ممکن ہے۔

مسند ابی یعلیٰ، ابن حبان، شعب الایمان للبیہقی، الضیاء عن ابی سعید، ابن حبان عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

صلوة الحاجت

۲۱۵۳۶..... جس کو اللہ سے کوئی حاجت ہو یا کسی بنی آدم سے کوئی حاجت ہو تو وہ وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے پھر دو رکعتیں پڑھے، پھر اللہ کی حمد و ثناء کرے، نبی اکرم ﷺ پر درود پڑھے اور پھر یہ دعا پڑھے:

لا اله الا الله الحليم الكريم سبحان الله رب العرش العظيم الحمد لله رب العالمين، اسالك موجبات رحمتك وعزائم مغفرتك والغنيمه من كل بر والسلامة من كل اثم لاتدع لي ذنبا الا غفرته ولاهما الا فرجتہ، ولا حاجة هي لك رضا الا قضيتها يا ارحم الراحمين.

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اللہ بربار اور کریم ہے، پاک ہے اللہ عرش عظیم کا رب تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے، میں تجھ سے تیری رحمت کو لازم کرنے والے اسباب، تیری کامل مغفرت، ہر طرح کی نیکی کا حصول اور ہر گناہ سے حفاظت کا سوال کرتا ہوں، پس میرا کوئی گناہ بخشے بغیر نہ چھوڑ، نہ کوئی رنج دور کیے بغیر چھوڑ اور نہ کوئی حاجت جو تیری رضا کا سبب ہو پوری کیے بغیر چھوڑ اے ارحم الراحمین! الترمذی، ابن ماجہ، مستدرک الحاکم عن عبد اللہ بن ابی اوفیٰ

صلوة الاستخاره..... الاكمال

۲۱۵۳۷..... اے علی! جس نے استخارہ کیا نا کام نہ ہو اور جس نے مشورہ کیا وہ نادم نہ ہو۔ اے علی! تجھ پر رات کی تاریکی لازم ہے۔ بے شک زمین رات کو لپٹ جاتی ہے جتنا دن میں نہیں لپٹتی۔ اے علی! اللہ کے نام کے ساتھ صبح کو کام میں لگ جا بے شک اللہ نے میری امت کے لیے صبح کے وقت میں برکت رکھی ہے۔ الخطیب عن علی رضی اللہ عنہ

۲۱۵۳۸..... جب تم میں سے کوئی شخص کسی کام کا ارادہ کرے تو وہ یہ دعا پڑھے:

اللهم انی استخیرک بعلمک واستقدرک بقدرتک واسألک من فضلک العظیم فانک تقدر

ولا اقدر وتعلم ولا اعلم وانت علام الغيوب. اللهم ان كان كذا وخيراً لى فى دینى وخيراً لى فى معیشتى وخيراً لى فى عاقبة امرى فاقدره لى وبارک لى فيه وان كان غیر ذلك خيراً لى فاقدر لى الخیر حیث ما كان ورضنى به بقدرتك۔ ابن حبان، المخلص فى اماليه وابن النجار عن ابى هريرة رضى الله عنه
 ۲۱۵۳۹۔۔۔ اے انس! جب تو کسی کام کا ارادہ کرتے تو اپنے پروردگار عزوجل سے اس کام کے بارے میں سات بار استخارہ کر پھر دیکھ تیرا دل کس چیز کی طرف جاتا ہے کیونکہ خیر اسی میں ہوگی۔ ابن السنی فی عمل الیوم والليلة عن انس رضى الله عنه

تراویح کی نماز

۲۱۵۳۰۔۔۔ اما بعد! آج رات مجھے تمہاری حالت کا ڈر نہ تھا بلکہ میں اس بات سے ڈرا کہ کہیں تم پر رات کی (یہ) نماز فرض نہ ہو جائے اور پھر تم اس سے عاجز ہو جاؤ۔ مسلمہ عن عائشہ رضى الله عنها

۲۱۵۳۱۔۔۔ اے لوگو! تمہارا یہ طریقہ مسلسل ایسا رہا (کہ تم تراویح مسجد میں پابندی کے ساتھ پڑھتے رہے) حتیٰ کہ میں نے گمان کیا کہ کہیں تم پر یہ نماز فرض نہ ہو جائے۔ لہذا تم یہ نماز اپنے اپنے گھروں میں پڑھو۔ بے شک آدمی کی بہترین نماز اس کے گھر میں ہوتی ہے سوائے فرض نماز کے۔

ابوداؤد عن زید بن ثابت

۲۱۵۳۲ میں نے دیکھا جو تم نے کیا لیکن مجھے تمہارے پاس آنے سے صرف یہ بات مانع رہی کہ کہیں تم پر یہ نماز فرض نہ ہو جائے اور یہ

رفضان میں ہے۔ مؤطا امام مالک، النسائی عن عائشہ رضى الله عنها

۲۱۵۳۳ تمہارا یہ طریقہ چلتا رہا حتیٰ کہ مجھے ڈر ہوا کہ کہیں تم پر یہ فرض نہ ہو جائے اور اگر تم پر یہ نماز فرض ہو گئی تو تم اس کو ادا نہ کر سکو گے۔ پس اے لوگو! اپنے گھروں میں یہ نماز پڑھا کرو۔ کیونکہ آدمی کی افضل ترین نماز اس کے گھر ہی میں ہوتی ہے سوائے فرض نماز کے۔

مسند احمد، البخاری، مسلم، النسائی عن زید بن ثابت

الاکمال

۲۱۵۳۴۔۔۔ میں نے تمہارا طریقہ دیکھ لیا، پس میں اس لیے تمہارے پاس نہ آیا کہ کہیں یہ نماز تم پر فرض نہ ہو جائے۔

مؤطا امام مالک، البخاری، مسلم، ابن داؤد عن عائشہ رضى الله عنها

۲۱۵۳۵۔۔۔ میں نے تمہارا طریقہ دیکھا اور جان لیا پس تم اپنے گھروں میں یہ نماز پڑھا کرو بے شک آدمی کی افضل ترین نماز اس کے اپنے گھر میں ہوتی ہے سوائے فرض نماز کے۔ ابن حبان عن زید بن ثابت

صلوة التسبیح

۲۱۵۳۶۔۔۔ اے عباس! کیا میں تجھے ایک عطیہ نہ کروں؟ میں تجھے ایک خیر نہ دوں؟ کیا میں آپ کے ساتھ اچھا سلوک نہ کروں؟ کیا میں آپ کو دس فضیلتیں نہ دوں؟ جب آپ اس پر نمل کر لیں گے تو اللہ پاک آپ کے اگلے پچھلے سب گناہ بخش دے گا، برابنے، نئے، بھول کر کیے ہوئے، جان بوجھ کر کیے ہوئے، چھوٹے، بڑے، خفیہ اور اعلانیہ ہر طرح کے گناہ بخش دے گا۔ یہ دس کلمات ہیں تو چار رکعات نماز پڑھ ہر رکعت میں فاتحۃ الكتاب اور کوئی سورت پڑھ۔ جب پہلی رکعت میں قرأت سے فارغ ہو جائے تو کھڑے کھڑے سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اکبر پندرہ مرتبہ پڑھ۔ پھر رکوع کر، اور رکوع میں (تسبیح کے بعد) یہی کلمات دس مرتبہ پڑھو، پھر سر اٹھا کر جب کھڑا ہو تو (ربنا لک الحمد کے بعد) دس بار پھر کہہ، پھر سجدے میں جا کر (سجدے کی تسبیح کے بعد) دس بار پڑھ۔ پھر سجدہ سے اٹھ کر دس

بار پڑھ، پھر سجدے میں جا کر دس بار پھر پڑھ۔ پھر بیٹھ کر دس بار پڑھ۔ یہ ایک رکعت میں پچھتر کی تعداد ہوگئی، اس طرح چاروں رکعات میں پڑھ۔ اگر تیرے گناہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں گے یا ریت کے ذرات کے برابر ہوں گے تب بھی اللہ تیرے سب گناہ بخش دے گا۔ اگر تجھ سے ہو سکے تو ہر روز ایک بار یہ نماز پڑھ لیا کر، اگر ایسا نہیں کر سکتا تو ہر جمعہ میں ایک بار پڑھ لیا کر، اگر ایسا نہیں کر سکتا تو ہر مہینہ میں ایک بار پڑھ لیا کر اور اگر ایسا بھی نہیں کر سکتا تو ہر سال میں ایک بار پڑھ لیا کر اور اگر ایسا بھی نہیں کر سکتا تو زندگی میں ایک بار ضرور پڑھ لے۔

ابوداؤد، النسائی، ابن ماجہ و ابن خزيمة، مستدرک الحاکم عن ابن عباس رضی اللہ عنہ
۲۱۵۲۷۔ اے چچا! کیا میں آپ کو صلہ نہ دوں؟ میں آپ کو خیر کی چیز نہ دوں؟ میں آپ کو ایک نفع دہ چیز نہ دوں؟ انہوں نے عرض کیا: کیوں نہیں یا رسول اللہ! تب آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے چچا! چار رکعات پڑھ، ہر رکعت میں فاتحہ الكتاب اور کوئی سورت پڑھ، جب قرأت پوری ہو جائے تو پندرہ بار اللہ اکبر والحمد لله وسبحان ولا اله الا الله پندرہ بار پڑھ رکوع کرنے سے قبل۔ پھر رکوع کر اور سر اٹھانے سے قبل دس بار پڑھ، پھر سر اٹھا اور سجدہ کرنے سے قبل دس بار پڑھ، پھر سجدہ کر اور دس بار پڑھ، پھر سر اٹھا اور دس بار پڑھ، پھر سجدہ کر اور دس بار پڑھ، پھر سر اٹھا اور کھڑا ہونے سے قبل دس بار پڑھ، یہ ہر رکعت میں پچھتر تسبیحات ہوتیں اور چار رکعت میں تین سو کی تعداد ہو جائے گی۔
پس اگر تیرے گناہ ریت کے ذرات سے زیادہ ہوں گے تب بھی اللہ ان کو بخش دے گا۔ اگر تو ہر روز یہ نماز نہیں پڑھ سکتا تو ہر ماہ میں ایک بار پڑھ لیا کر اور اگر یہ بھی نہیں کر سکتا تو ہر سال میں ایک بار ضرور پڑھ لیا کر۔ الترمذی، ابن ماجہ عن ابی رافع

الاکمال

۲۱۵۲۸۔ اے چچا! کیا میں تجھے ایک صلہ نہ دوں؟ کیا میں تجھے ایک خیر نہ دوں؟ کیا میں تجھے ایک نفع مند شے نہ دوں؟ انہوں نے عرض کیا: کیوں نہیں یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: چار رکعات پڑھ۔ ہر رکعت میں فاتحہ الكتاب اور کوئی سورت پڑھ۔ پھر قرأت کے بعد پندرہ بار پڑھ: اللہ اکبر والحمد لله وسبحان الله ولا اله الا الله رکوع سے قبل پھر رکوع کر اور دس بار پڑھ سر اٹھانے سے قبل، پھر سر اٹھا اور دس بار پڑھ سجدہ کرنے سے قبل۔ پھر سجدہ کر اور سر اٹھانے سے قبل دس بار پڑھ۔ پھر سر اٹھا اور دس بار پڑھ، پھر سجدہ کر اور دس بار پڑھ، پھر سر اٹھا اور کھڑا ہونے سے قبل بیٹھ کر دس بار پڑھ۔ یہ رکعت میں پچھتر کی تعداد ہوگئی اور چار رکعات میں تین سو کی تعداد ہوگئی۔

اگر تیرے گناہ ریت کے ذرات سے زیادہ یا فرمایا سمندر کی جھاگ سے زیادہ ہوں گے اللہ پاک ان کو بخش دے گا۔ پوچھا: یا رسول اللہ! یہ نماز ہر روز کون پڑھ سکتا ہے؟ ارشاد فرمایا: اگر ہر روز نہیں پڑھ سکتا تو ہر جمعہ میں ایک بار پڑھا کر، اگر یہ بھی کر سکتا تو ہر ماہ میں ایک بار پڑھا کر اور اگر اس کی بھی ہمت نہیں کر سکتا تو ہر سال میں ایک بار پڑھ لیا کر۔ الترمذی غریب، ابن ماجہ، الکبیر للطبرانی عن ابی رافع
کلام: امام ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو موضوعات میں شمار کر کے غلطی کی ہے۔ امام ابن عساکر نے اس کو عن ابی رافع عن العباس کے طریق سے نقل کیا اور فرمایا یہ حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ کی حضور ﷺ سے روایت کردہ حدیث ہے۔

۲۱۵۲۹۔ اے نلام! کیا میں تجھے ایک چیز نہ بخشوں؟ کیا میں تجھے ایک عطیہ نہ کروں؟ کیا میں تجھے ایک خیر کی شے نہ دوں؟ تو ہر روز دن یا رات میں چار رکعات پڑھ۔ اس میں سورہ فاتحہ اور سورہ پڑھ۔ پھر پندرہ بار سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله و الله اکبر پڑھ۔ پھر رکوع کر اور دس بار یہی کلمات پڑھ، پھر سر اٹھا کر دس بار یہ کلمات پڑھ، اسی طرح ہر رکعت میں پڑھ، پھر تشهد کے بعد اور سلام پھیرنے سے قبل یہ دعا کر:

اللهم انی اسألك توفیق اهل الهدی و اعمال اهل الیقین و مناصحة اهل التوبة و عزم اهل الصبر و جد
اهل الخشية و طلبه اهل الرغبة و تعبد اهل الورع و عرفان اهل العلم، حتی اخافک. اللهم انی
اسألك مخافة تحجزنی بها عن معاصیک و حتی اعلم بطاعتک عملا استحق به رضاک و حتی
اناصحک فی التوبة خوفا منك و حتی اخلص لک النصيحة حبالک، و حتی اتوکل علیک فی

الامور، وحسن الظن بک، سبحان خالق النور.

پس جب اے ابن عباس! تو نے یہ کرایا تو اللہ پاک تیرے گناہ معاف کر دے گا چھوٹے اور بڑے، پرانے اور نئے، خفیہ اور اعلانیہ، جان بوجھ کر کیے ہوئے اور جو بھول چوک سے سرزد ہوئے، سب گناہ معاف کر دے گا۔

ترجمہ دعا: اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اہل بدایت کی توفیق کا، اہل یقین کے اعمال کا، اہل توبہ کی سچائی کا، اہل صبر کے عزم کا، اہل خشیت کی کوشش اور محنت کا، اہل رغبت کی طلب کا، متقیوں کی عبادت کا، اہل علم کے عرفان کا تاکہ میں آپ سے خوف کرنے لگوں۔ اے اللہ! میں آپ سے ایسے خوف کا سوال کرتا ہوں، جو مجھے آپ کی نافرمانیوں سے روک دے، نیز تاکہ میں آپ کی اطاعت کرنے لگوں جس سے آپ کی رضا مجھے حاصل ہو جائے، نیز تاکہ میں سچی توبہ کروں آپ سے ڈرتے ہوئے۔ تاکہ آپ سے محبت کرتے ہوئے آپ کی سچی لگن اور نصیحت حاصل کروں، نیز تاکہ امور میں آپ پر پورا بھروسہ کرنے لگوں، اور تجھ سے اچھا گمان رکھنے لگوں اے نور والے! حلیقا لاولیاء عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

سورج گرہن، چاند گرہن اور سخت ہوا چلتے وقت کی نماز

۲۱۵۵۰۔۔۔ جب سورج گرہن ہو جائے تو قریب ترین فرض نماز جو پڑھی ایسی ہی ایک اور نماز بھی پڑھ لو۔ الکبیر للطبرانی عن النعمان بن بشیر
۲۱۵۵۱۔۔۔ سورج اور چاند اللہ کی آیتوں (نشانوں) میں سے دو آیات (نشانیوں) ہیں۔ یہ کس کی موت یا زندگی کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے۔ جب تم ایسا معاملہ دیکھو تو اللہ کو پکارو، اللہ اکبر اللہ اکبر پڑھو، لا الہ الا اللہ لا الہ الا اللہ کہو اور صدقہ خیرات کرو۔ اے امت محمد! اللہ کی قسم کوئی شخص اللہ سے زیادہ غیرت کھانے والا نہیں ہے اس بات پر کہ اس کا کوئی بندہ زنا کرے یا اس کی کوئی بندی زنا کرے اے امت محمد! اللہ کی قسم اگر تم جانتے جو میں جانتا ہوں تو تم تھوڑا ہنستے اور زیادہ روتے۔ اے اللہ کیا میں نے پیغام پہنچا دیا۔

مزطا امام مالک، مسند احمد، البخاری، مسلم، ابوداؤد، النسائی عن عائشہ رضی اللہ عنہا
۲۱۵۵۲۔۔۔ شمس و قمر کسی کی موت کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے، بلکہ یہ خدا کی مخلوق میں سے دو مخلوق ہیں اور اللہ پاک اپنی مخلوق میں جیسا چاہتا ہے تصرف کرتا ہے۔ اللہ پاک جب کسی مخلوق پر تجلی ظاہر کرتے ہیں تو وہ اللہ کے آگے خشوع و خضوع کرتی ہے۔ پس ان میں جو کچھ رونما ہو تم نماز میں مصروف ہو جاؤ حتیٰ کہ وہ گرہن سے کھل جائیں یا اللہ پاک کوئی امر پیدا کر دیں۔ النسائی عن فیصۃ الہلالی
۲۱۵۵۳۔۔۔ جاہلیت کے لوگ کہا کرتے تھے: شمس و قمر اہل ارض کے کسی عظیم شخص کے انتقال کی وجہ سے گرہن ہوتے ہیں۔ درحقیقت یہ کسی کی موت کی وجہ سے گرہن ہوتے ہیں اور نہ کسی کی زندگی کی وجہ سے گرہن ہوتے ہیں۔ بلکہ یہ دونوں خدا کی مخلوق میں سے دو مخلوق ہیں اور اللہ پاک اپنی مخلوق میں جو چاہتا ہے تصرف کرتا ہے، پس ان دونوں میں جو بھی گرہن ہو جائے تو نماز میں مصروف ہو جاؤ حتیٰ کہ گرہن کھل جائے یا اللہ پاک کوئی اور معاملہ رونما فرمادے۔ النسائی عن النعمان بن بشیر

۲۱۵۵۴۔۔۔ لوگ گمان کرتے ہیں کہ سورج اور چاند اہل زمین کے کسی عظیم شخص کے انتقال کی بناء پر گرہن ہوتے ہیں، حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ سورج اور چاند کسی کی موت کی وجہ سے گرہن ہوتے ہیں اور نہ کسی کی زندگی کی وجہ سے۔ بلکہ یہ دونوں خدا کی نشانوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ اللہ پاک اپنی مخلوق میں سے جس پر ظاہر ہوتے ہیں وہ اس کے لیے خشوع کرتی ہے (اور جھک جاتی ہے) پس جب تم ایسی صورت حال دیکھو تو قریب ترین فرض نماز جو پڑھی ہو ایسی ہی (رکعت والی) نماز اور (باجماعت) پڑھو۔ النسائی، ابن ماجہ عن النعمان بن بشیر

۲۱۵۵۵۔۔۔ یہ نشانیاں جو اللہ پاک بھیجتا ہے کسی کی موت یا زندگی کی وجہ سے متغیر نہیں ہوتیں بلکہ اللہ پاک ان کو متغیر کر دیتا ہے بندوں کو ڈرانے کے لیے۔ پس جب تم ایسی کوئی چیز دیکھو تو ذکر اللہ اور دعا و استغفار کی طرف لپکو۔ النسائی، البخاری، مسلم عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ
۲۱۵۵۶۔۔۔ مجھ پر جنت پیش کی گئی حتیٰ کہ اگر میں ہاتھ بڑھاتا تو اس کے پھل حاصل کر لیتا اور مجھ پر جہنم پیش کی گئی حتیٰ کہ میں اس پر پھونک

مار رہا تھا تا کہ اس کی گرمی تم کو نہ جھلسادے۔ میں نے جہنم میں رسول اللہ ﷺ کے اونٹ کے چور کو دیکھا، نیز بستی دعدع کا ایک شخص جہنم میں دیکھا ایک سلامتی کی چوری کی وجہ سے جہنم میں تھا، جب اس کو پکڑا جاتا تھا تو وہ کہتا تھا یہ ڈنڈے کا کام ہے۔ (اس میں اٹک گئی ہے) نیز میں نے جہنم میں ایک لمبی جیشی عورت کو دیکھا جس نے ایک بلی کو باندھا تھا مگر اس کو کھلایا پلایا اور نہ ہی اس کو چھوڑا کہ وہ خود گھوم پھر کر زمین کا گھاس کھا لیتی حتیٰ کہ وہ مر گئی۔ بے شک یہ شمس و قمر کسی کی موت یا زندگی کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے، بلکہ یہ اللہ کی دونشانیاں ہیں۔ پس ان میں سے جب بھی کوئی مرتب ہو جائے تو اللہ عزوجل کے ذکر کی طرف دوڑو۔ النسائی عن ابن عمرو

۲۱۵۵۷۔ مجھ پر جنت اور جہنم کو پیش کیا گیا۔ جنت اس قدر قریب کی گئی کہ میں ہاتھ بڑھا کر اس کے پھل کا خوشہ لے سکتا تھا مگر میں نے اپنا ہاتھ روک لیا اور مجھ پر جہنم پیش کی گئی حتیٰ کہ میں اس سے پیچھے ہٹا رہا کہ نہیں وہ مجھے ڈھانپ نہ لے۔ میں نے جہنم میں ایک حمیری سیاہ قام طویل عورت دیکھی جو ایک بلی کی وجہ سے عذاب میں مبتلا تھی۔ اس نے بلی کو باندھا لیا تھا اس کو کھلاتی تھی اور نہ پلاتی تھی اور نہ اس کو کھلا چھوڑتی تھی تا کہ وہ زمین کا گھاس پھوس کھا لیتی۔ میں نے جہنم میں ابو ثمامہ عمرو بن مالک کو بھی دیکھا جو جہنم میں اپنی آنتوں کو کھینچتا پھر رہا تھا۔

جاہلیت کے لوگ کہا کرتے تھے کہ شمس و قمر کسی عظیم شخص کی موت کی وجہ سے گرہن ہوتے ہیں لیکن درحقیقت یہ اللہ کی دونشانیاں ہیں جو اللہ تمہیں دکھا رہا ہے۔ پس جب یہ گرہن ہوں تو نماز پڑھو جب تک کہ انکا گرہن ختم نہ ہو جائے۔ مسلم عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۱۵۵۸۔ اے لوگو! شمس و قمر اللہ کی نشانیوں میں سے دونشانیاں ہیں۔ یہ دونوں کسی انسان کی موت کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے۔ جب تم ایسی کوئی چیز دیکھو تو نماز میں مشغول ہو جاؤ جب تک کہ گرہن ختم نہ ہو۔ تم سے جس چیز کا بھی وعدہ کیا جاتا ہے اس کو آج میں نے اپنی اس نماز میں دیکھ لیا ہے۔ جب تم نے مجھے پیچھے ہٹا دیکھا تھا تب میرے سامنے جہنم پیش کی گئی تھی تو میں اس خوف سے پیچھے ہٹا تھا کہ اس کی لپٹ مجھے جھلسادے۔ حتیٰ کہ میں پکارا اٹھا! پروردگار! اور میں ان میں تھا۔ پھر میں نے ایک ڈنڈے والے کو دیکھا جو حاجیوں کا مال اپنے ڈنڈے سے کھینچ لیتا تھا اگر اس کی حرکت پکڑی جاتی تو کہتا کہ میرے ڈنڈے میں پھنس گیا تھا اور اگر کسی کو پتہ نہ چلتا تو وہ مال لے اڑتا تھا۔ نیز میں نے جہنم میں ایک بلی والی نو دیکھا جس نے بلی کو باندھا اور اس کو کھلایا نہ پلایا اور نہ اس کو کھلا چھوڑا کہ وہ گھاس پھوس کھا لیتی حتیٰ کہ وہ بھوک سے مر گئی۔ میرے پاس جنت الہی تھی اور یہ وہ وقت تھا جب تم نے مجھے آگے بڑھتے دیکھا تھا حتیٰ کہ میں اپنی جگہ کھڑا ہوا اور ادھر اپنا ہاتھ آگے بڑھا دیا تا کہ جنت سے کچھ پھل لے لوں تا کہ تم بھی ان کو دیکھو لیکن پھر خیال آیا کہ ایسا نہ کروں۔ مسند احمد، مسلم عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۱۵۵۹۔ شمس و قمر کسی کی موت یا زندگی کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے، بلکہ یہ اللہ کی نشانیوں میں سے دونشانیاں ہیں۔ اللہ پاک ان کے ساتھ بندوں کو ڈراتا ہے۔ پس جب تم ایسا دیکھو تو نماز اور دعا میں مشغول ہو جاؤ جب تک کہ یہ کھل نہ جائیں۔ البخاری، النسائی عن ابی بکر،

البخاری، مسلم، النسائی، ابن ماجہ عن ابی مسعود، البخاری، مسلم، النسائی عن ابن عمر، البخاری، مسلم عن المغیرة

۲۱۵۶۰۔ جب تم کسی نشانی کو دیکھو تو سجدہ میں پڑ جاؤ۔ ابو داؤد، الترمذی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۱۵۶۱۔ شمس و قمر میں سے جب کوئی اللہ کی عظمت کا مشاہدہ کر لیتا ہے تو اپنے مدار سے مرک جاتا ہے اور اس کے نتیجے میں گرہن ہو جاتا ہے۔

ابن النجار عن انس رضی اللہ عنہ

الاکمال

۲۱۵۶۲۔ جب تم ان آیات میں سے کسی چیز کو دیکھو تو یہ اللہ کی طرف سے ڈرانا اور خوف دلانا ہے پس تم ایسے وقت قریب ترین جو فرض نماز پڑھی ہے ایسی نماز میں مشغول ہو جاؤ۔ مسند احمد عن قبیصة بن معارق

۲۱۵۶۳۔ اے لوگو! شمس و قمر اللہ کی آیات میں سے دو آیتیں (نشانیاں) ہیں۔ جو کسی بڑے کی موت کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے اور نہ کسی کی زندگی کی وجہ سے گرہن ہوتے ہیں۔ پس جب تم ایسی صورت حال دیکھو تو مساجد کی طرف گھبرا کر لپکو۔

مسند احمد، وابن سعد عن محمود بن لیبید

۲۱۵۶۴ لوگوں کا گمان ہے کہ شمس و قمر یا ایک جب گرہن ہوتے ہیں تو کسی عظیم شخص کی موت (کے صدے) میں گرہن ہوتے ہیں، حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ بلکہ یہ اللہ کی دو مخلوق ہیں اور اللہ پاک اپنی کسی مخلوق پر جب تجلی فرماتا ہے تو وہ خشوع و عاجزی کی وجہ سے جھک جاتی ہے۔

مسند احمد، عن النعمان بن بشیر

۲۱۵۶۵ شمس و قمر کا گرہن لگنا اللہ کی نشانیوں میں سے ہے۔ جب تم ایسا دیکھو تو جلدی جلدی نماز کی طرف بڑھو۔

ابن ابی شیبہ عن عبدالرحمن بن ابی لیلی قال: حدثنی فلان و فلان

۲۱۵۶۶ اللہ کی نشانیاں بندوں کو ڈرانے کے لیے رونما ہوتی ہیں، پس جب تم ایسا دیکھو تو قریب ترین جو فرض نماز ادا کی ہے اس جیسی دوسری نماز پڑھنا شروع کرو۔ السنن للبیہقی عن قبیصہ

۲۱۵۶۷ سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں جو کسی کی موت یا زندگی کی وجہ سے گرہن نہیں ہوا کرتی، جب تم کسی ایک کو گرہن شدہ دیکھو تو اپنی گھبراہٹ اور پریشانی اللہ کی طرف لے جاؤ۔ السنن للبیہقی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۱۵۶۸ اے لوگو! آفتاب و ماہتاب خدا کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ جب ان میں سے کسی نشانی کو گرہن لگ جائے تو مساجد کی طرف لپکا کرو۔ ابن حبان عن ابن عمرو

۲۱۵۶۹ اے لوگو! شمس و قمر اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں، جو کسی کی موت یا حیات کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے۔ پس جب تم ایسا کچھ دیکھو تو نماز، صدقہ خیرات اور ذکر اللہ کی طرف دوڑو۔ اور میں نے تم سے ستر ہزار افراد ایسے دیکھے ہیں جو چودھویں رات کے چاند کا چہرہ رکھتے

یہاں اور بغیر حساب کتاب کے جنت میں داخل ہو رہے ہیں۔ الکبیر للطبرانی عن اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما

۲۱۵۷۰ شمس و قمر کسی کی موت اور کسی کی زندگی کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے۔ پس جب تم ایسا دیکھو تو نماز میں مشغول ہو جاؤ جب تک کہ وہ کھل جائیں یا اللہ پاک کوئی چیز رونما کریں۔ ابن حبان عن ابی بکر رضی اللہ عنہ

۲۱۵۷۱ سورج چاند کسی کی موت اور زندگی سے گہن نہیں لگتا، بلکہ یہ اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ پس جب تم ایسا ہوادیکھو تو قریب ترین فرض نماز جیسی نماز پڑھو۔ الکبیر للطبرانی عن ملال رضی اللہ عنہ

۲۱۵۷۲ آفتاب و ماہتاب کو کسی کی موت یا زندگی سے گہن نہیں لگتا۔ بلکہ یہ اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں، جب تم ان کو گہن لگا دیکھو تو نماز میں مصروف ہو جاؤ۔ ابن حبان عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۱۵۷۳ شمس و قمر اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں جو کسی انسان کی موت کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے۔ پس جب ایسی صورت حال ہو تو نماز پڑھو۔ ابن ابی شیبہ عن ابی بکر رضی اللہ عنہ

۲۱۵۷۴ شمس و قمر اللہ کی آیات میں دو آیتیں ہیں، جو کسی کی موت یا زندگی کی وجہ سے گہن نہیں کھاتے۔ پس جب تم ایسا کچھ دیکھو تو نماز کی طرف لپکو۔ الکبیر للطبرانی عن عقبہ بن عامر، مسند احمد عن محمود بن لبید

۲۱۵۷۵ سورج اور چاند کسی کی موت یا زندگی کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے۔ بلکہ یہ اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں جن کے ساتھ اللہ پاک اپنے بندوں کو ڈراتا ہے پس جب تم ایسا دیکھو تو قریب میں جو فرض نماز ادا کی ہو ایسی ایک نماز میں مشغول ہو جاؤ۔

النسائی عن بلال، مسند احمد، ابو داؤد، النسائی، مستدرک الحاکم عن قبیصہ بن مخارق الہلالی

۲۱۵۷۶ شمس و قمر اللہ کی آیتوں میں سے دو آیتیں ہیں۔ جو کسی کی موت یا زندگی کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے۔ جب تم ایسا دیکھو تو اللہ کو یاد کرو۔ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم نے آپ کو دیکھا تھا کہ آپ اپنی اس جگہ پر کھڑے ہوئے آگے سے کچھ لینے کی کوشش فرما رہے تھے۔ پھر آپ پیچھے ہٹے؟ ارشاد فرمایا: میں نے جنت کو دیکھا اور اس سے پھل کا ایک خوشہ لینے کا ارادہ کیا تاکہ تم رہتی دنیا تک اس سے ہمیشہ کھاتے رہو۔

(سکین پھر میں نے ارادہ بدل لیا۔) پھر میں نے جہنم کو دیکھا اور ایسا خوفناک گھبراہٹ والی منظر نہیں دیکھا۔ اہل جہنم میں اکثریت میں نے تورتوں کی دیکھی تھی۔ لوگوں نے پوچھا: وہ کیوں یا رسول اللہ! ارشاد فرمایا: اس لیے کہ وہ کفران کرتی ہیں۔ پوچھا گیا: کیا اللہ کے ساتھ کفر کرتی

ہیں؟ ارشاد فرمایا: وہ شوہر کا کفر ان (یعنی ناشکری) کرتی ہیں اور احسان کو جھٹلاتی ہیں۔ اگر تو کسی عورت کے ساتھ زندگی بھر احسان کا معاملہ کرے پھر وہ کبھی تیری طرف سے کوئی کمی دیکھے تو کہے گی: اللہ کی قسم! میں نے تجھ سے کبھی کوئی خیر نہیں دیکھی۔

مسند احمد، البخاری، مسلم، النسائی، ابن حبان، ابن جریر عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۱۵۷۷۔ شمس و قمر خدا کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ جو کسی کی موت یا زندگی کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتیں۔ جب تم ان کو گرہن دیکھو تو نماز پڑھو جب تک کہ اللہ پاک اس صورت کو کھول دے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے اپنی اس جگہ کھڑے کھڑے ہر وہ چیز دیکھی جس کا تم سے وعدہ ہوتا رہا ہے اور جب تم نے مجھے آگے بڑھتے دیکھا تو میں جنت سے پھلوں کا ایک خوشہ لینے کا ارادہ کر رہا تھا۔ اور جب تم نے مجھے پیچھے ہٹا دیکھا تو میں نے جہنم کو دیکھا تھا وہ ایک دوسرے میں گھس رہی تھی اور میں نے جہنم میں عمرو بن لُحی کو بھی دیکھا جس نے سوائب کی رسم ڈالی۔ (سوائب سائبہ کی جمع ہے وہ اونٹ جو بت کے نام پر آزاد چھوڑ دیا جائے)۔ البخاری، مسلم عن عائشہ رضی اللہ عنہا

فائدہ:..... ایک مرتبہ حضور ﷺ کسوف شمس (سورج گرہن) ہونے پر نماز پڑھا رہے تھے نماز کے دوران آپ کو جنت، جہنم دکھائی گئی۔ نماز کے بعد آپ ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔

گرہن کے وقت اللہ تعالیٰ کو کثرت سے یاد کرنا

۲۱۵۷۸۔ شمس و قمر خدا کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں، جب تم کسی ایک کو گرہن لگا دیکھو تو اللہ کے ذکر کی طرف دوڑو۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے جنت مجھ سے اس قدر قریب کر دی گئی تھی اگر میں ہاتھ بڑھاتا تو اس میں سے کوئی خوشہ اٹھا لیتا۔ اور جہنم بھی اس قدر قریب ہو گئی تھی کہ میں پیچھے ہٹنے لگا اس ڈر سے کہ تم کو وہ لپیٹ میں نہ لے لے۔ میں نے جہنم میں ایک حمیری سیاہ قام طویل قامت عورت دیکھی جس کو ایک بلی کی وجہ سے عذاب دیا جا رہا تھا۔ اس نے بلی کو باندھ دیا تھا نہ اسکو چھوڑا کہ وہ گھوم پھر کر گھانس پھونس کھا کر گزارہ کر لیتی اور نہ اس کو کھلایا پایا۔ حتیٰ کہ وہ مر گئی۔ میں نے اس کو دیکھا کہ وہ بلی اس عورت کو سامنے سے نوچ رہی ہے اگر عورت منہ پھیرتی ہے تو اس کو پیچھے سر کی طرف سے نوچتی ہے۔ میں نے جہنم میں بنی الدعدع کا ایک شخص بھی دیکھا جو اپنے ٹیڑھے منہ والی لاشی سے چوری کرتا تھا۔ میں نے جہنم میں مڑے ہوئے منہ والی لاشی سے چوری کرنے والے (ایک دوسرے) شخص کو بھی دیکھا، جو اپنی لاشی سے حاجیوں کا سامان چوری کرتا تھا۔ اگر لوگ اس کی حرکت کو دیکھ لیتے تو کہتا میں نے چوری نہیں کی بلکہ میری لاشی میں تمہارا سامان پھنس گیا تھا۔ وہ اسی لاشی پر ٹیک لگائے ہوئے جہنم میں بانپ رہا تھا اور کہہ رہا تھا میں لاشی کے ساتھ چوری کرتا تھا۔ مسند احمد، النسائی وابن جریر عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۱۵۷۹۔ شمس و قمر تم میں سے کسی کی موت یا تمہارے کسی اہم واقعے کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے بلکہ یہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں، جن کے ساتھ بندے عبرت حاصل کرتے ہیں، اللہ سے ڈرنے والے اور اس کا ذکر کرنے والے اس کا شکر کرتے ہیں۔ پس جب تم اللہ کی کسی نشانی کو دیکھو تو اللہ کے ذکر کی طرف بڑھو، اس کا ذکر کرو اس سے ڈرو۔ تم دنیا میں جو چیز بھی دیکھتے ہو یہ درحقیقت آخرت کی چیزوں کا محض ایک رنگ اور نمونہ ہے۔ اور تم کو جنت یا جہنم کی جس چیز کی بھی خبر ہو گئی ہے، ابھی مسجد کے سامنے کی دیوار میں مجھے اس کی صورت دکھائی گئی تھی جب میں تم کو نماز پڑھا رہا تھا تو وہ سب چیزیں مسجد کی دیوار میں نظر آ رہی تھیں۔ الکبیر للطبرانی عن سمرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۵۸۰۔ جب تم کسی نشانی کو دیکھو تو سجدو ریز ہو جاؤ۔ ابن داؤد، الترمذی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

ہوا کا تیز چلنا

۲۱۵۸۱۔ اب وہی اسم، ائمہ پیش آجائے یا تاریک آندھی زور پکڑے تو تم پر تکبیر اللہ اکبر اللہ اکبر کہنا لازم ہے۔ کیونکہ اس سے آندھی تاریکی پس جاتی ہے۔ ابن السنی عن حبان رضی اللہ عنہ

الاکمال

۲۱۵۸۲..... اللہم انی اعوذ بک من شر الريح، ومن شر ما تجيء به الريح ومن الريح الشمال فانها ریح العقیم۔
اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں بری ہوا سے، ہوا کے شر سے جس کو ہوائے کرا آئے اور باد شمالی سے کیونکہ وہ بیماری کی ہوا ہے۔

مستدرک الحاکم عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۱۵۸۳..... اللہم انی اعوذ بک من شر الريح۔ (مستدرک الحاکم عن جابر رضی اللہ عنہ)

۲۱۵۸۴..... ہوا کو گالی مت دو اور اللہ کی پناہ مانگو اس کے شر سے۔ الشافعی البیہقی فی المعرفة عن صفوان بن سلیم مرسلأ

۲۱۵۸۵..... ہوا کو گالی نہ دے کیونکہ یہ تو (من جانب اللہ) مامور ہے۔ بلکہ یہ دعا پڑھ:

اللہم انی اسألك خیرها وخیر ما فیہا، وخیر ما امرت به واعوذ بک من شرها وشر ما فیہا وشر ما امرت به۔

اے اللہ! میں تجھ سے اس ہوا کی خیر کا سوال کرتا ہوں اور اس کا خیر کا جو اس میں ہے۔ اور اس خیر کا جس کا اس ہوا کو حکم ہوا ہے۔ میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس کے شر سے جو اس میں ہے اس کے شر سے اور اس چیز کے شر سے جس کا اس کو حکم ہوا ہے۔

عبد بن حمید عن ابی بن کعب

فائدہ:..... ایک مرتبہ حضور اکرم ﷺ کے زمانے میں سخت آندھی چلی ایک شخص نے ہوا کو گالی دی تو آپ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۲۱۵۸۶..... رات کو اور نہ دن کو گالی دو، نہ سورن، چاند اور ہوا (وغیرہ) کو گالی دو، کیونکہ یہ ایک قوم کیلئے رحمت ہوتی ہیں اور دوسری قوم کیلئے عذاب۔

ابن مردویہ عن جابر رضی اللہ عنہ

بارش کی طلب اور قحط کے اسباب

۲۱۵۸۷..... تم نے اپنے علاقے کی قحط سالی کا شکوہ کیا ہے اور ایک زمانے سے بارش نہ ہونے کی شکایت کی ہے۔ اللہ نے تم کو حکم دیا ہے کہ اس کو پکارو اور اس سے تم سے قبولیت کا وعدہ کیا ہے:

الحسب للہ رب العالمین الرحمن الرحیم مالک یوم الدین لا الہ الا اللہ یفعل ما یرید اللہم انت اللہ لا الہ الا انت الغنی ونحن الفقراء انزل علینا الغیث واجعل ما انزلت لنا قوۃ وبلاغا الی خیر۔

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو بڑا مہربان اور رحم کرنے والا ہے، قیامت کے دن کا مالک ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ اے اللہ! تو ہی معبود ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو غنی ہے اور ہم سب فقیر۔ ہم پر بارش برس اور اس کو ہمارے لیے قوت اور ایک زمانے تک فائدہ مند بنا دے۔ ابو داؤد عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۱۵۸۸..... قحط سالی یہ نہیں کہ تم پر بارش نہ ہو بلکہ قحط سالی یہ ہے کہ بارش ہو پھر بارش ہو لیکن زمین کچھ نہ اگائے۔

الشافعی، مسند احمد، مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۵۸۹..... انبیاء میں سے ایک نبی لوگوں کو لے کر بارش مانگنے کے لیے نکلے۔ دیکھا کہ آیف چیونٹی اپنا پاؤں آسمان کی طرف اٹھا کر دغاے بارش

کر رہی ہے۔ نبی نے فرمایا: لوٹ چلو، اس چیونٹی کی وجہ سے تمہارے لیے دعا قبول ہو گئی ہے۔ مستدرک الحاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۵۹۰..... رات اور دن کی ایسی کوئی گھڑی نہیں ہے، جس میں آسمان نہ برستا ہو اور اللہ اس کو جہاں چاہتا ہے پھیر دیتا ہے۔

الشافعی عن المعطل بن حنطب

- ۲۱۵۹۱..... کوئی سال اس سال سے زیادہ بارش والا نہ ہو اور کوئی جنوبی ہوائ نہ چلے مگر وادی بہرہ پڑی۔ السنن للبیہقی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ
- ۲۱۵۹۲..... کوئی قوم خدا کی رحمت کے بغیر بارش نہ پاسکی۔ اور جب بھی کوئی قوم قحط سالی کا شکار ہوئی تو خدا کی ناراضگی کی وجہ سے۔
- ابو الشیخ فی العظمة عن ابی امامة رضی اللہ عنہ
- ۲۱۵۹۳..... کوئی قوم قحط سالی میں مبتلا نہ ہوئی مگر اللہ پر سرکشی کرنے کی وجہ سے۔ الادب المفرد فی رواة مالک عن جابر رضی اللہ عنہ
- ۲۱۵۹۴..... جب اللہ پاک کسی قوم کو قحط سالی میں مبتلا فرمانا چاہتا ہے تو ایک منادی آسمان سے نداء دیتا ہے:
- اے معدو! خوب فراخ ہو جاؤ۔ اور اے چشمو! سیراب نہ کرو اور اے برکت اٹھ جا۔ ابن النجار فی التاریخ عن انس رضی اللہ عنہ
- ۲۱۵۹۵..... جب تم مشرقی جانب میں ماہ رمضان کے اندر سرخ ستون دیکھو تو سال بھر کا غلہ ذخیرہ کر لو کیونکہ یہ بھوک کا سال ہے۔
- الکبیر للطبرانی عن عبادة بن الصامت
- ۲۱۵۹۶..... اللہ تعالیٰ جب کسی امت پر غصہ فرماتا ہے تو ان پر حسف (دھنسنے) اور سخ (صورتیں بگڑنے) کا عذاب نازل نہیں کرتا بلکہ ان کے غلے مہلکے کر دیتا ہے، ان کی بارش روک دیتا ہے اور بدترین لوگوں کو ان پر نگران اور حاکم مقرر کر دیتا ہے۔ ابن عساکر عن علی رضی اللہ عنہ
- ۲۱۵۹۷..... جب شریا ستارہ طلوع ہو جائے تو کھیتیاں آفت سے مامون ہو جاتی ہیں۔ الصغیر للطبرانی عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ
- ۲۱۵۹۸..... ستارہ جب بھی صبح کو طلوع ہوتا ہے اور کوئی آفت نازل ہوتی ہے تو وہ آفت اٹھ جاتی ہے۔ یا بلکی ہو جاتی ہے۔
- مسند احمد عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

الاکمال

۲۱۵۹۹..... اللهم صاحت بلادنا، واغربت ارضنا وهامت دوابنا، اللهم منزل البركات من اماكنها، وناشر الرحمة من معادنها بالغيث المغيث انت المستغفر للاثم فنستغفرك للذمات من ذنوبنا، ونتوب اليك من عظم خطايانا، اللهم ارسل السماء علينا مدراراً، واكفامغزوراً، من تحت عرشك، من حيث ينفعنا غيثاً مغيثاً دار عاً رانها ممرعاً طبقاً غدقاً خصباً تسرع لنا به النبات وتكثر لنا به البركات وتقبل به الخيرات اللهم انت قلت في كتابك (وجعلنا من الماء كل شى حتى) (الانبياء: ۳۰) اللهم فلاحياة لشي خلق من الماء الا بالماء، اللهم وقد قنط الناس او من قد قنط منهم، وساء ظنهم، وهامت بهانمهم وعجت عجيج الثكلى على اولادها اذا حبست عنا قطر السماء فلدقت لذلك عظمها، وذهب لحمها وذاب شحمها اللهم ارحم انين الآنة، وحنين الحانة، ومن لا يحمل تزوقه غيرك، اللهم ارحم البهائم الحائمة والانعام السائمة، والاطفال السائمة اللهم ارحم المشايخ الركع والاطفال الرقع والبهائم الرقع، اللهم زدنا قوة الى قوتنا، ولا تردنا محرومين، انك سميع الدعاء برحمتك يا ارحم الراحمين.

ترجمہ:..... اے اللہ! ہمارے بڑا دلچسپ رہے ہیں، ہماری سرزمین غبار آلود ہو گئی ہے، ہمارے چوپائے لاغر و کمزور ہو گئے ہیں۔ اے اللہ! شہروں پر برکتیں نازل کرنے والے! موسلا دھار بارش کے ساتھ رحمت بھیجنے والے! آپ ہی سے گناہوں کی مغفرت طلب کی جاتی ہے، پس ہم آپ سے اپنے تمام گناہوں کی مغفرت چاہتے ہیں۔ اور اپنے تمام عظیم گناہوں سے توبہ کرتے ہیں، اے اللہ! ہم پر آسمان کو خوب برسا بھر بھر کر برسا اپنے عرش کے نیچے سے، ایسی بارش جو ہم کو نفع پہنچائے، خوب برسنے والی، خوشگوار، سیراب کرنے والی، پے در پے برسنے والی، سرسبزی پیدا کرنے والی، جو ہماری نباتات کو جلد آگائے ہم کو خوب برکات پہنچائے، اور آپ اس سے خیرات کو قبول فرمائیں۔ اے اللہ! آپ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے:

اور ہم نے ہر زندہ چیز کو پانی سے پیدا کیا ہے۔ الانبياء: ۳۰

اے اللہ! پس ہر چیز چونکہ پانی سے پیدا ہوتی ہے، پانی کے لیے بغیر پانی کے اس کی زندگی نہیں۔ اے اللہ! لوگ مایوس ہو چکے ہیں، ان کی امیدوں پر ابس پڑ چکی ہے، ان کے مویشی لاغر و کمزور ہو گئے ہیں۔ کمشدہ بچے کی ماں کی طرح چیخ و پکار کر رہے ہیں۔ کیونکہ ہم پر آسمان کے قطرے تک ٹپکنا بند ہو گئے ہیں، جانداروں کی ہڈیاں مدقوق ہوئی ہیں، ان کا گوشت اتر گیا ہے، ان کی چربی پگھل گئی ہے، اے اللہ! رونے والے کے رونے پر رحم فرما، سکنے والے کے سکنے پر مہربانی کر، جن کے رزق کا مدار آپ کے سوا کسی پر نہیں، اے اللہ! پیاس سے بلکنے والے جانوروں پر رحم فرما، تھکے ماندہ جانوروں پر رحم فرما، بھوکے بچوں پر رحم فرما، اے اللہ! جھلکے ہوئے بوزھوں پر رحم فرما، دودھ پینے والے بچوں پر رحم فرما، چرنے کے لیے ترسنے والے جانوروں پر رحم فرما۔ اے اللہ! ہماری قوت میں اپنی قوت شامل فرما، ہم کو محروم و نامراد واپس نہ کر، بے شک تو دعاؤں کا سننے والا ہے اے رحیم الرحیم۔

الخطابی فی غریب الحدیث وابن عساکر عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۱۶۰۰۔ اے اللہ! ہمارے پہاڑ چیخ رہے ہیں ہماری زمین غبار آلود ہو گئی ہے، ہمارے مویشی لاغر و کمزور ہو گئے ہیں اے خیرات عطا کرنے والے! اے رحمت نازل کرنے والے! اے موسلا دھار بارش کے ساتھ برکتیں بھیجنے والے! تجھ ہی سے مغفرت طلب کی جاتی ہے، ہم اپنے تمام گناہوں سے کامل مغفرت چاہتے ہیں اور اپنے تمام گناہوں سے آپ کی جناب میں سچی توبہ کرتے ہیں، اے اللہ! آسمان کو ہم پر موسلا دھار برسسا، اپنے عرش کے نیچے سے ایسی بارش برسسا جو ہم کو نفع دے جو ہم پر خود اپنے درپے، ہنزہ پیدا کرنے والی بن کر برے۔

ابن صصری فی اہالیہ عن جعفر بن عمرو بن حریت عن ابیہ عن جدہ

۲۱۶۰۱۔ اللہم اسقنا غیثا مغیثا ہنیئاً مریناً عاجلاً غیر رائث نافعاً غیر ضار سقیاً رحمةً ولا سقیاً عذاباً ولا ہدم ولا غرق۔
اللہم اسقنا الغیث وانصرنا علی الاعداء۔

اے اللہ! ہم پر بارش برسسا موسلا دھار، خوشگوار، جلد آنے والی، پراگندہ کرنے والی، نفع دینے والی، نقصان نہ دینے والی، رحمت کی بارش نہ کہ عذاب کی بارش، جس سے کوئی گرس نہ غرق ہو۔ اے اللہ! ہم کو بارش پہنچا اور ہمارے دشمنوں پر ہماری مدد فرما۔

ابن شاہین عن یزید بن رومان

۲۱۶۰۲۔ اللہم اسقنا غیثاً مغیثاً مریناً طباقاً عاجلاً غیر رائث نافعاً غیر ضار۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ
۲۱۶۰۳۔ اللہم اسق بلادک وبھا نمک وانشر رحمتک واحی بلدک المیت، اللہم اسقنا غیثاً مغیثاً مریناً مریناً مریناً طباقاً واسعاً عاجلاً غیر آجل نافعاً غیر ضار اللہم اسقنا سقیاً رحمةً ولا سقیاً عذاباً ولا ہدم ولا غرق ولا محق اللہم اسقنا الغیث وانصرنا علی الاعداء۔ ابن سعد عن ابی وجزة السعدی اسمہ یزید بن عبید
۲۱۶۰۴۔ اللہم اسقنا غیثاً مغیثاً مریناً طباقاً عاجلاً غیر آجل نافعاً غیر ضار۔

عبد بن حمید وابن خزیمہ، مستدرک الحاکم السنن للبیہقی، الضیاء للمقدسی عن جابر رضی اللہ عنہ، الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی، مسند احمد، ابن ماجہ عن کعب بن مرہ، ابن ماجہ، الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ
۲۱۶۰۵۔ اللہم جلالنا سحبا کثیفا قسیفا دلوفاً حلوقاً ضحوقاً زبرجاً تمطرنا منه رذاذاً قطعاً سجلاً بعاقاً یا ذالجلال والا کرام۔

اے اللہ! ہم کو سیراب کر ایسے بادل سے جو گہرا ہو، گرجدار ہو، پے در پے برسنے والا ہو، گڑھے بھرنے والا ہو، ہسار دینے والا (سیاہ مائل بہ) سرخ تیل بادل، جس سے آپ ہم کو خوب خوب پے در پے برسائیں۔ اے بزرگی اور کرم کرنے والے۔

ابن صصری والدیلمی عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۲۱۶۰۶۔ اللہم بارک لہم فی محضہا ومنحضہا ومدقہا۔ واحبس الزمن بیانع الثمر وافجر لہم الثمد وبارک لہم فی الولد۔

اے اللہ! ان کو برکت دے ان کے برتے والے اور بھرتے ہوئے پانی والے بادلوں میں اور انکو پھلوں سے بھر دے اور ان کے بچوں کو

پانی سے خوب خوب بھر دے اور ان کی اولاد میں برکت دے۔ ابن الجوزی فی الواہیات عن علی رضی اللہ عنہ
۲۱۶۰۷..... جب سمندری ہوائیں چلیں پھر شامی ہوائیں چلیں تو زیادہ بارش کا سبب ہے۔

الشافعی، البیہقی فی المعرفة عن اسحاق بن عبید اللہ مرسلًا

۲۱۶۰۸..... جب سمندری بادل اٹھیں پھر شامی بادل اٹھیں تو یہ خوب برسنے والا سال ہے۔ ابو الشیخ فی العظمة عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۱۶۰۹..... جنوب سے کوئی ہوا کسی وادی کی بیگنی کو حرکت نہیں دیتی مگر اس کو پانی سے بھر دیتی ہے۔

الکبیر للطبرانی و ابو الشیخ فی العظمة عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۱۶۱۰..... اللہ پاک جب کسی امت پر غضب کرتا ہے تو ان پر عذاب نازل نہیں کرتا بلکہ ان کے نرخ چڑھ جاتے ہیں، ان کی عمریں تھوڑی ہو جاتی

ہیں، ان کی تجارت کامیاب اور نفع مند نہیں رہتی، ان سے بارش رک جاتی ہے، ان کی نہریں بہنا کم ہو جاتی ہیں اور ان کے بد بختوں کو ان پر مسلط

کروایا جاتا ہے۔ الدیلمی و ابن النجار عن علی رضی اللہ عنہ

۲۱۶۱۱..... تمہارا پروردگار فرماتا ہے: اگر میرے بندے میری اطاعت کرتے تو میں رات میں ان کو بارش سے سیراب کرتا، دن میں سورج طلوع کرتا

اور بجلی کی گرج کڑک بھی ان کو نہ سناتا۔ مستدرک الحاکم عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۱۶۱۲..... اس سال سے زیادہ کوئی سال برسنے والا نہیں۔ ابو نعیم عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے بارش کے لیے دعا کی اس سال اس قدر بارش ہوئی جس کے متعلق مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۲۱۶۱۳..... جب ستارہ طلوع ہو جائے تو ہر شہر سے آفت اٹھ جاتی ہے۔ مسند احمد عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

اللہ کا شکر ہے کہ کنز العمال حصہ ہفتم اختتام کو پہنچا

محمد اصغر عفا اللہ عنہ

خداوندی تعلیم و ہدایت کا جو سرمایہ قائم النہین حضرت محمد ﷺ کے ذریعے دنیا کو ملا اس کے دو حصے ہیں، کتاب اللہ اور رسول اللہ ﷺ کے وہ ارشادات اور تمام قولی و عملی ہدایات و تعلیمات جو آپ نے بحیثیت نبی و رسول اللہ تعالیٰ کی کتاب کے معلم و شارح ہونے کی بحیثیت سے اُمت کو دی ہیں۔ دنیا کی ہمیشہ کے لیے رہنمائی کے لیے رسول اللہ ﷺ نے یہ دو حصے چھوڑے ہیں جن کی ظاہری و باطنی حفاظت کے انتظامات اللہ تعالیٰ نے فرمائے۔ رسول اللہ ﷺ کی عملی زندگی محفوظ رکھنے کے لیے ہر دور میں علماء و محدثین نے مختلف مجموعے تیار کیے ہیں۔ کنز العمال کا شمار بھی انہی مجموعوں میں ہوتا ہے جو علامہ علاء الدین علی المصطفیٰ کی تالیف ہے۔ آپ نے اُمت مسلمہ کی صراطِ مستقیم کی طرف راہنمائی کرنے اور ظاہری و باطنی علوم سے آراستہ کرنے کے لیے مذکورہ مجموعہ تیار کیا، ہر دور میں اس کی افادیت مسلم رہی اُمت نے اس سے بھرپور استفادہ کیا، واعظین، خطباء، علماء، مصنفین میں سے کوئی بھی اس کتاب سے مستغنی نہیں رہا۔ بعد کے دور کی تقریباً کوئی کتاب کنز العمال کے حوالے سے خالی نہیں۔

ذخیرۃ احادیث کے اس عظیم مجموعہ سے براہِ راست استفادہ عربی میں ہونے کی وجہ سے علماء تک محدود تھا۔ کتاب کی افادیت اور عصر حاضر کے خاص علمی تقاضوں کو مدنظر رکھتے ہوئے حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہم العالیہ کے مشورہ سے کتاب ہذا کا اپنے انتظامات سے اردو ترجمہ مختلف جید علماء سے کروایا گیا۔ جس کی پہلی حدیث کا ترجمہ حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہم العالیہ نے فرمایا تھا۔ جو لینہ شامل ہے۔

پہلی فصل

ایمان کی حقیقت کے بارے میں

۱ " ایمان یہ ہے کہ تم اللہ پر، اہل اس کے فرشتوں پر، اور اس کے کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لادو، نیز جنبت، جہنم اور نارا لادو، اور مرنے کے بعد دوبارہ اٹھانے کا جانے اور اچھی بڑی تقدیر پر ایمان لادو "

الحمد للہ اردو ترجمہ کا یہ کام تقریباً نو سال کی محنت کے بعد مکمل ہوا۔ آسان، عام فہم و سلیس ترجمہ اس انداز سے کیا گیا کہ مفہوم باسانی سمجھ میں آجائے۔ نیز روایۃ حدیث سے متعلق کلام بھی مستند کتب سے مع حوالہ جات نقل کیا گیا ہے اس سے اردو نسخہ کی افادیت میں اضافہ ہو گیا۔ مولانا مفتی احسان اللہ شائق صاحب معین مفتی دارالافتاء جلدیہ الرشید کراچی نے مکمل ترجمہ پر نظر ثانی و بالاسیعیاب موازنہ کیا اور عنوانات کا اضافہ بھی فرمایا، جاہل تصحیحات کے مزید نافع بنادیا۔ نبی کریم ﷺ کی قولی و عملی تعلیمات و ہدایات پر بے مثال کتاب اور ہر زمانے کے طالبانِ ہدایت کے لیے مشعلِ راہ۔ اللہ تعالیٰ ہمیں نبی آخر الزمان ﷺ کی اتباع اور آخرت میں شفاعت نصیب فرمائے۔

اللہ تعالیٰ کا محض فضل و کرم ہے کہ ذخیرۃ احادیث کی ۱۶ جلدوں پر مشتمل کتاب کا اردو ترجمہ علماء کرام کی جماعت کے ذریعہ کرا کے اردو داں مسلمانوں کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے دونوں جہانوں کے لیے قبول فرمائیں۔ آمین

E-mail: ishaat@pk.netsolir.com
ishaat@cyber.net.pk

کنز العمال



DIU-03815